جلد دوم
سوانح عمری

لارڈ لارنس مرحوم سابق ویسراے و گورنر جنرل ہند الملقب بہ حافظ الملک

SWANAH-I-UMRI LORD LAWRENCE

OR

URDU TRANSLATION OF THE LIFE OF LORD LAWRENCE.

VOL. II.

BY

R. BOSWORTH SMITH, M. A.

LATE FELLOW OF TRINITY COLLEGE, OXFORD &c., &c.,

PUBLISHED

AT THE SUGGESTION OF A. J. LAWRENCE ESQUIRE C. S., BY MUNSHI NEWUL KISHORE

DEDICATED TO

His Excellency the Right Honorable Sir Frederick Temple Hamilton Temple Earl of Dufferin K. P., G. C. B., G. C. M. G., P. C., F. R. S., D. C. L. G. M. S. I.,

VICEROY AND GOVERNOR GENERAL OF INDIA.

جسکو فاضل جلیل مسٹر باسورتھ اسمتھ صاحب سابق ممبر ٹرنٹی کالج آکسفورڈ نے بزبان انگریزی دو جلدون مین مرتب و مدون کیا

اور

حسب الایماے اے۔ جے۔ لارنس صاحب بہادر جو لارڈ مرحوم کے بھتیجے ہین اور فی الحال منصب جلیلہ کمشنری الہ آباد پر حکمران ہین

منشی نول کشور صاحب نے

اس نادر الوجود تصنیف کے ترجمہ اور اشاعت کا ذمہ لیا اور منشی صاحب ممدوح کی فرمایش سے

منشی سجاد حسین صاحب مترجم اودھ اخبار نے

کمال عرقریزی اور احتیاط کے ساتھ بمشورت جناب ماسٹر جان سی نسفیلڈ صاحب بہادر انسپکٹر سررشتہ تعلیم صوبہ اودھ و ڈاکٹر تھیبو صاحب پرنسپل بنارس کالج کے ترجمہ کیا

اور آنریبل راجہ شیو پرشاد صاحب بہادر سی ایس آئی۔ رئیس بنارس نے کل ترجمہ کی نظر ثانی فرمائی اور مترجم کی لیاقت اور جانکاہی سے [illegible]

کیا اور اس ترجمہ کو مستند کیا

بہ پذیرائی نذر نظر ہز اکسلنسی رایٹ آنریبل سر فریڈرک ٹمپل ہملٹن ٹمپل ارل آف ڈفرن

کے پی۔ جی سی بی۔ جی سی ایم جی۔ پی سی۔ جی ایم ایس آئی۔ ایف آر ایس۔ ڈی سی ایل

ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند

۱۸۸۸ع

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین طبع ہوئی

فہرست مضامین جلد دوم سوانح عمری لارڈ لارنس مرحوم

باب اوّل

مشکل کا وقت اور حلال مشکل مئی لغایت جون ۱۸۵۷ء

صفحہ

باب دوم

جان لارنس کی حکمت عملی بلوۂ ہندوستان کے متعلق مئی لغایت جون ۱۸۵۷ء

باب ششم

جان لارنس کی فیاضی کا زمانہ — ستمبر لغایت فروری سنہ ۱۸۵۹ع

باب ہفتم

جان لارنس کی صلح آمیز کارروائی کا زمانہ - ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء لغایت جولائی سنہ ۱۸۵۸ء

باب ہشتم

اعتراف خدمات - جنوری ۱۸۵۸ء لغایت فروری ۱۸۵۹ء

باب نہم

قیام انگلستان - فروری ۱۸۵۸ء لغایت دسمبر ۱۸۶۳ء

باب دہم

سر جان لارنس بحیثیت وایسراے ہند ۱۸۶۴ء

باب یازدہم

دربار اعظم لاہور - اکتوبر ۱۸۶۴ء

باب دوازدہم

والیسرائی کا زمانہ سنہ ۱۸۶۵ء لغایت ۱۸۶۶ء

باب سیزدہم

وائسرائی کا زمانہ (تتمہ) - سنہ ۱۸۶۶ء لغایت سنہ ۱۸۶۹ء

باب چہاردہم

کاشتکارون کا حق اور بیرونی حکمت عملی سنہ ۱۸۶۴ء لغایت سنہ ۱۸۶۹ء

باب پانزدہم

جان لارنس کے آخری ایام ۱۸۶۹ء لغایت ۱۸۷۹ء

صفحہ

توضیحات جلد دوم

سوانح عمری لارڈ لارنس مرحوم

جلد دوم

باب اول

مشکل کا وقت اور حالات مشکل

مئی لغایت جون ۱۸۵۷ء

ہندوستان کے بلوہ کی داستان ایک سترہ مرتبہ کی کہی ہوئی کہانی ہے جسکو باوصف اُسکی مبالغہ آمیز ندرت اور اُس محنت کے جو مجھکو اُسکے تمام و کمال حالات پر عبور حاصل کرنے مین صرف کرنا پڑی ہے میرا منشا نہین ہے کہ اس کتاب مین پھر دوہرانے کا قصد کرون۔ میرا کام بحیثیت راقم سوانح عمری سر جان لارنس بہت محدود ہے حالانکہ محدود ہونے کے سبب سے وقت مین کچھ کم نہین ہے۔ میرا کام صرف اسقدر ہے کہ جہانتک ممکن ہو اختصار کے ساتھ اُن کارروائیون کا حال بیان کرون جو سر جان لارنس کی مساعی جمیلہ و عاقبت اندیشی اور اُنکے اور اُنکے ماتحتون کے استقلال سے ظاہر ہوئین اگر پہلے تو اس امر کی باعث ہوئین کہ وہ جس صوبہ پر حکمران تھے وہ قریب الوقوع خطرہ سے محفوظ ہو گیا پھر اُنکے سبب سے صوبہ مذکور غلہ خانہ اور سلاح خانہ اور نئے سپاہی بھرتی کرنے کا میدان بن گیا اور آخر مین انھین کارروائیون سے اُنکے دوران زندگی کی سربلند ترین کامیابی (بلکہ وہ ہر شخص کے دوران زندگی کی سربلند ترین کامیابی ہو سکتی ہے) حاصل ہوئی یعنی دہلی کے محاصرے اور تسخیر کا کام انجام کو پہونچا۔ اسمین شک نہین کہ محاصرۂ دہلی اُس شہر کی تواریخی ناموری اور محصورین کی قوت اور کثرت اور فراہمی وسائل اور اُن معدودے چند آدمیون کی کمزوری اور بے سروسامانی اور مشکلات اور کامیابی یا ناکامی کی امید و بیم کے اعتبار سے جو محاصر کہلاتے تھے ایک ایسا کام تھا کہ حالکی تواریخ مین اُسکی کوئی نظیر مشکل سے مل سکتی ہے۔

باوصف اس قید کے بھی جس میدان کے طے کرنے کا مین نے قصد کیا ہے وہ بہت وسیع ہے۔ اس میدان کے

صہ ۲

خاص خاص نبرد آزما ایسے خودسر ہین اور اُنکی کارروائیان ایسے دور دراز مقامات تک چارون طرف پھیل کر اور جوابدہی اور اختیار کے ایسے مختلف مدارج کے ساتھ منضم ہو کر عمل مین آئی ہین کہ اُنکو ایک مناسب طریقہ اور قرار واقعی موزون طور پر اُس شخص سے منسوب کر کے بیان کرنا نہایت مشکل بات ہے (شاید میری تمام مشکلون سے بڑھکر یہی مشکل ہے) جس سے وہ لوگ متفق الراے خواہ مختلف الراے ہون خواہ اُسکو ضرورت سے زیادہ محتاط یا تند مزاج خواہ حد سے بڑھکر رحیم یا بے رحم خواہ پلے سرے کا خود پسند وہ یا کانون کا ہلکا تصور کرتے ہون لیکن سب کے سب یکسان اپنا حاکم خیال کرتے تھے اور جو ایسا شخص تھا جسکی قابلیت اور تجویز اور مرضی سے ہر شخص اسلیے مطمئن رہتا تھا کہ جس بات کی وہ خواہش یا فیصلہ یا تعمیل کریگا (خواہ اُن لوگون کی تجویز کے مطابق ہو یا نہو) وہ آخر مین منجر بصواب ثابت ہوگی۔

ابھی غدر کا دور ختم نہونے پایا تھا (گو مشکل آسان ہو چکی تھی) کہ سر جان لارنس کے پاس رزیڈنٹ برار کی ایک چٹھی آئی جسمین اس بات کی استدعا کی گئی تھی کہ اُنکا جو ضابطہ ہو اُسکے متعلق مختصراً ہدایت کیجاے۔ اُنھون نے جواب مین لکھا کہ "ہمارا کوئی ضابطہ نہین ہے ضابطہ ہمارے آدمی ہین" چنانچہ سر جان لارنس کے بھائی اور خود جان لارنس نے پہلے آدمیون ہی کو جمع کیا اور پھر اُن طریقون سے جنکا سابق کے ابواب مین بیان کیا گیا ہے سب کو ایک جگہ فراہم رکھا۔ یہ وہ لوگ تھے جنکو موصوف الیہ باوصف اُنکی کجروی کے کام کے آدمی سمجھتے تھے اور جو اس آزمایش کے وقت مین اُنکی ہمت اور سرکاری کامون مین اپنی دلسوزی دیکھکر ستعد ہو گئے تھے اور جوابدہی کچھ اندیشہ نہین کرتے تھے اور جنمین سے ہر ایک شخص اکثر دوسرے کی کارروائیون سے محض ناواقف ہونے کی حالت مین بھی اپنے حصے کے مطابق مخلصی کے اہم کام مین شرکت کرتا تھا۔

پس سب کے پہلے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پنجاب کو کیا کیا وسائل حاصل تھے کیونکہ ہمکو یقین کرنا چاہیے کہ صاحب چیف کمشنر کے دل مین اُسوقت بار بار یہی سوال گذرتا تھا جب راولپنڈی کی وحشت ناک خبر سُنکر وہ تمام خطرات اور اُن وسائل کا خیال کرکے جنکے ذریعہ سے وہ خطرات قرار واقعی رفع دفع ہو سکتے تھے (جیسا کہ مین نے اِس سوانح عمری کے باب اول مین بیان کیا ہے) خاموشی کے ساتھ متفکر رہا کرتے تھے۔

پنجاب ہماری سلطنت کا سرحدی صوبہ تھا۔ اور اِس لحاظ سے یہان جسقدر ولایتی اور ہندوستانی دونون قسم کی سپاہ رہتی تھی اُسقدر شاید ہندوستان کے باقی پانچ صوبون کی سپاہ بحیثیت مجموعی بھی نہوگی۔ ولایتی فوج تخمیناً ۱۱ رجمنٹ یعنی گیارہ ہزار کے قریب قریب تھی ہندوستانی سپاہ جو خاص کر قواعددان آدمیون سے شامل تھی ۳۶ ہزار اور پنجابی سپاہ جسمین خاص کر کے غیر قواعددان سپاہی تھے ۱۴ ہزار تھی۔ یہ فوج کیا کم تھی لیکن خیال کرنے کی بات ہے کہ یہ کمزوری کا ذریعہ یا قوت کا وسیلہ تھی۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہندوستانی سپاہ جسکی نسبت ابھی سے اِس امر کے باور کرنے کی وجہ پائی جاتی تھی کہ زیادہ تر حصہ مین غدر اور بدگمانی کا خیال پھیل گیا تھا ولایتی اور پنجابی دونون

قسم کی سپاہ سے تعداد میں ڈیوڑھی تھی۔ پس لیٹن زبان کی ضرب المثل "جتنے غلام اُتنے ہی دشمن" بہ تبدیل الفاظ روم کے بتنزل غلاموں کی طرح پنجاب کے سپاہیوں پر بھی جو ناز و نعمت سے پالے گئے تھے صادق آتی تھی۔۔اور جب یہ بات تھی تو ظاہر ہے کہ ہمارے دشمنوں یعنی مسلح پنجابی سپاہیوں کی تعداد جنکو ہم نے خود تعلیم دیا تھا گوروں کی تعداد سے سہ چند تھی۔

اب غیر قواعد دان سپاہیوں پر خیال کرنا چاہیے کہ وہ نمک حلال تھے یا نہ تھے۔ اگر تھے تو صوبہ پنجاب اِس قابل تھا کہ جب تک باہر کی مدد پہونچے اُسوقت تک وہ اپنے کو سنبھالے رہتا اور اگر اسکے قابل نہیں تھے تو صاف ظاہر ہے کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ اُسکے اتفاقات چیف کمشنر کی مشتاق اور منتظر آنکھوں میں جیسے اُسوقت معلوم ہوتے تھے اُسیطرح اِسوقت بھی جب واقعات سے تجویز کرنے کا موقع حاصل ہے معلوم ہوتے ہیں۔۔اُدھر تو لوگوں کو خالصہ اور رنجیت سنگھ اور فیروزشاہ اور چلیان والا کا زمانہ یاد تھا جسکو ابھی مشکل سے دس برس گذرے تھے اور کالے چہرے کے ہندوستانیوں اور گورے چہرے کے اجنبیوں کے مابین اگر بالفعل عداوت نہ تھی تو ناچاقی ضرور تھی اور یہ ناچاقی ابھی رفع نہیں ہوئی تھی بہت سے ہندوستانی رئیس ایسے تھے جو بیدخل ہو گئے تھے اور اسوجہ سے وہ کسیقدر باغی تھے ادھر تو ہزارہا جنگجو سکھ جو اسوقت امن و امان کے ساتھ اپنے اپنے کھیت جوتا کرتے تھے ابھی اُنکے ہاتھ ان کو چلانا ہی نہیں بھولی تھی اور اب دُگرو اور خالصہ* کی صدا اُنمیں بیحد جوش و خروش پیدا کرکے اُنکو میدان جنگ میں طلب کر سکتی تھی۔۔اور اُدھر یہ بڑی بات تھی کہ ملک میں امن و امان اور آسودگی اور اطمینان تھا اور پچھلے آٹھ سال سے سر جان لارنس اور سر ہنری لارنس اِن دونوں بھائیوں کی ایسی حکومت رہ چکی تھی کہ بہت کم ملکوں پر اُسطرح کی حکومت رہی ہوگی۔ سکھ لوگ مسلمانوں کے خون کے پیاسے بیٹھے تھے جنھوں نے اُنکو قتل کیا تھا اور اب یہ اُنکو ہلاک کرتے تھے پنجاب کے کٹر سپاہی (ہر مذہب اور ملت کے) اودھ اور بنگال کے لوگوں سے جو بہ نسبت اُنکے جوانمردی میں کم تھے نفرت کرتے تھے۔ اور سب کے بعد باغی شہر یعنی دار السلطنت شاہان مغلیہ کو کمپنی کے اقبال سے لوٹنے کی امید تھی۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ جس فوج کے اجزا کا میں نے اسطور پر بیان کیا ہے وہ ملک میں کسطرح تقسیم کی گئی تھی۔ فوج کا ولایتی حصہ جسپر سب سے پہلے ہمکو کامل بھروسہ ہو سکتا تھا اور جسکے سوا اور کسی دوسرے پر نہیں ہو سکتا تھا خاص کرکے دو مقاموں میں جمع تھا۔ اولاً مقام انبالہ جو قبل فتح پنجاب ہماری سرحد کا حصار تھا اور ثانیاً مقام یا قریب پشاور جو افغانستان کی جانب ہمارے آگے بڑھی ہوئی چوکی تھا۔ کل ۱۲ رجمنٹوں میں سے انبالہ اور اسکے متصل مقامات میں چار رجمنٹیں اور درۂ پشاور میں تین رجمنٹیں تھیں۔۔لیکن اُن دونوں مقامات پر بھی جو زیادہ عزیز تھے ہندوستانی سپاہیوں کی تعداد ولایتی سپاہیوں کی تعداد سے کہیں زیادہ تھی۔۔لاہور راولپنڈی فیروزپور جالندھر اور ہوشیارپور میں

* بواو معروف یعنی دار السلطنت ملک [illegible] واقع یوروپ [illegible]

ہندوستانیون کی تعداد ولایتی سپاہیون سے اس سے بھی زیادہ تھی اور امرتسر سیالکوٹ گرد اس پور جہلم اور ملتان مین یا تو کوئی ولایتی سپاہی نہ تھا یا اگر ولایتیون کی کچھ سپاہ تھی تو بمقابلہ ہندوستانی سپاہیون کے اُسکی کوئی مناسبت نہ تھی۔ غیر قواعد دان سپاہ کی یہ کیفیت ہے کہ وہ (جو بعد کے غدر مین سب سے زیادہ کٹھن ثابت ہوئی) سرحد کی طرف چند میل کے فاصلے مین ہزارہ سے متصل کوٹ تک مختلف مقامات پر کہین کم اور کہین زیادہ تعینات تھی اور جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے الحاق کے زمانہ سے یہ فوج کافی طور پر اس کام کے لیے سرحد پر مامور کر دی گئی تھی کہ اُس دشوار گذار ملک کو بیرونی حملہ آورون کے حملون سے بخوبی تمام محفوظ رکھے اور اگر وہ لوگ ہمارے خیر خواہ تھے تو بھی سرحد سے اُنکا واپس طلب کرنا اور اُسکے بعد کسی دوسرے مقام کو بھیجنا بشرطیکہ اُنکا مقصود نہین ہو سکتا تھا کہ باہر سے اور بڑے بڑے خطرات اپنے لیے پیدا کر لیے جائین۔ غیر قواعد دان سپاہ کی دو رجمنٹون کا حال بالتخصیص بیان کرنے کے قابل ہے۔ ہوتی مردان مین گائیڈس کا حصۂ فوج ڈیلی صاحب کی ماتحتی مین تھا جنکی نسبت تجربہ ہو چکا تھا اور پھر ایک بار یہ بات ثابت ہونے والی تھی کہ وہ ہر ایک جگہ جانے اور ہر ایک کام کے انجام کرنے پر آمادہ تھے اور پشاور کے اُس پار سرحدی تھانون پر ایک اور رجمنٹ تھی جو اپنی بے قیاس بہادری کے سبب جسکا اظہار قلات غلزئی کے بچانے مین بزمانۂ جنگ اول افغانستان ہوا تھا "قلات غلزئی رجمنٹ" کہلاتی تھی اور امید کیجاتی تھی کہ گائیڈس کی رجمنٹ کی طرح اسپر بھی اس بات کا بھروسہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ عمدہ کام دیگی۔ اسکے علاوہ ایک فوج اور تھی یعنی جنگی پولس اور اُسکا جو حصہ قسمت لاہور مین زیر کمان رچرڈ لارنس رہتا تھا وہ ڈکس انفنٹری (ڈکس صاحب کی وہ فوج جو ہٹائے نہین ہٹ سکتی تھی) کہلاتی تھی اور یہ لقب اُنکے بھائی کا دیا ہوا ہے۔ ایک جماعت پندرہ ہزار کی اور تھی جو غیر قواعد دان سپاہ کی قسم سے تھی اور اُس سے امید تھی کہ خواہ ہماری تائید مین ہے خواہ برخلاف مگر اسی کی پیروی کریگی۔

پس صاف ظاہر ہے کہ پنجاب مین کوئی ایسا ضروری مقام نہ تھا جسکی نسبت اِس بات کی امید ہو سکتی کہ غدر پھیلنے کے زمانے مین اُسکا کچھ تردد نہ کرنا پڑیگا۔ لیکن اگر خطرہ کا مقام ایسی سپاہ کے اختیار مین نہین تھا جسپر پورا بھروسہ ہو سکتا [illegible] ایک بھی ایسا کوئی شخص نہ تھا جسپر اعتماد ہو سکتا کہ وہ آدمی ہے کل نہین ہے اور ہمارے استحفاظ کی وہ وہی تدبیر کریگا جو ممکن العمل ہے اور وہ تدبیر نہ کریگا جو ممکن العمل نہین ہے۔ لاہور مین منٹگمری صاحب اور میکلیوڈ صاحب اور ارتھر رابرٹس صاحب کمشنر رچرڈ لارنس صاحب اعلیٰ افسر محکمۂ پولس اور جیمس میکفرسن صاحب فوجی سکرٹری تھے انمین سے ایک ایک شخص بذات واحد ایک لشکر کے برابر تھا اور لوگون کو یاد ہوگا کہ ہر ایک شخص چیف کمشنر کا یا تو ہم مکتب یا ذاتی دوست تھا سب سے بڑھکر خطرناک جگہ پشاور مین اڈورڈس صاحب کمشنر اور نکلسن صاحب ڈپٹی کمشنر اور سڈنی کاٹن صاحب کمانیر فوج قواعد دان" تھے۔ کوہاٹ مین اور معہذا خوش قسمتی سے ایک ایسے مقام پر جہان سے حکام پشاور ہر طرح کی مدد حاصل کر سکتے تھے سرحدی سپاہ کے بریگیڈیر اور سرحد کی بلٹن لڑائیون کے مقدمۃ الجیش سر نیول چیمبرلین تھے۔ ملتان مین ہیملٹن صاحب کمشنر اور کرافورڈ چیمبرلین کمانیر اول رسالۂ غیر قواعد دان تھے جو "ایکٹرس ہارس" (اسکندر صاحب کے رسالہ کے

تمام سے زیادہ تر مشہور تھا - دریاے ستلج کے اُس پار والے علاقہ کے اعلیٰ افسر لیک صاحب اور اِس پار والے علاقہ کے
اعلیٰ افسر بارنس صاحب تھے اور یہ دونوں افسر جان لارنس کے دل کے تھے - فیروزپور میں مارسڈن صاحب
اور راون گورٹ لینڈ صاحب خالصہ عہد کی شہرت والے لوگ مقرر تھے امرتسر میں کوپر صاحب انبالہ میں ڈگلس فورسائتھ صاحب
لودھیانہ میں جو تمام شہروں سے زیادہ مفسد شہر تھا رکِٹس صاحب جالندھر میں فیرنگٹن صاحب اور کانگڑہ میں رینل ٹیلر صاحب
تھے سب کے بعد راولپنڈی میں اِڈورڈ تھارنٹن صاحب کمشنر ضلع تھے اور خوش قسمتی سے اسی مقام پر سویلینوں کا وہ
افسر اعظم اور رستم دوران بھی تھا جو غدر کے ابتدائی تین مہینے کے اندر اپنے تمام صوبے کو اپنی باریک بین آنکھوں سے
چھانتا پھرتا تھا اور خیبر کے تاریک دروازوں سے دہلی تک بھی اپنے آہنی ہاتھوں سے قبضہ کیے ہوئے تھا اور اسی زمانہ میں
وقتاً فوقتاً اپنی خلقی سطوت سے بھی مثل ناگہانی اتفاقات کے گورنر جنرلی اور سپہ سالاری کے عہدہ کا کام ایک ساتھ انجام
کرکے ہر شخص کی مدح و ذم اور سزا اور جزا اور اجازت اور ممانعت کا کام کرتا تھا اور ہر مہم کی تحریک ہر تقرری کی منظوری اور
ہر فوج کشی کی ہدایت کرتا تھا - سر جان لارنس کے لاہور میں نہ رہنے سے اُٹھنے والے غدر کی ابتدائی اور قطعی ضرب
اُن لوگوں پر پڑ گئی جنکو وہ اپنے پیچھے لاہور میں چھوڑ گئے تھے - شاید اِس امر کا وقوع اچھا ہوا اور یہ بات بھی شاید اچھی
ہوئی کہ لاہور اور راولپنڈی کے مابین تار برقی کی آمد و رفت کچھ دنوں تک بند رہی اور جو خبر ۱۱ مئی کو منگل کے روز
عین صبح کے وقت دارالسلطنت میں پہونچی تھی یعنے یہ کہ دہلی پر باغیوں نے قبضہ کر لیا وہ براہ راست صاحب چیف کمشنر کے
پاس نہیں پہونچی - کیونکہ آمد و رفت کی اُن دقتوں کے سبب سے اُنکے ماتحت شروع ہی میں اُن کارروائیوں کے مستحق
پائے گئے کہ جنکے پیشتر خود سر جان لارنس اُسی کے تھوڑے دنوں بعد زیادہ آزادی سے یکبارگی اور قطعی طور پر مجبور ہو
اور اسی طرح پر غدر کے شروع ہوتے ہی نمایاں طریقہ سے ایک عمدہ مثال دی کہ جن لوگوں کو ہر ایک جگہ اپنے اوپر افسر ہونے کے
ہولناک خیال کا اندیشہ نہیں ہوتا (جو جوابدہی کا بھوت کہلاتا ہے) کسقدر کام کر سکتے ہیں -

کچھ دنوں تک سر جان لارنس کا کام اُنکے نائب خاص اور عمر بھر کے دوست رابرٹ منٹگمری پر پڑا - اور
جیسا میں نے بیان کیا ہے یہ بار اُٹھانے کے قابل اُنسے بڑھکر اور کوئی شخص لائق بھی نہ تھا جو ملک اور باشندگان
ملک کی واقفیت اور خطروں کے مقامات اور ہمارے فوجی قوت کے وسائل اور خاص اپنے عجیب خواص سے ضرورت
وقت سے زیادہ قابلیت کے ساتھ اِس کام کو انجام کر سکتا - منٹگمری صاحب نے جو کچھ کیا وہ بہت عجلت کے ساتھ اور سوچ
سمجھکر اپنی رغبت سے کیا - اگر اُنھوں نے تمام دقتوں کی خبرگیری کا جو ہر ایک کارروائی کی راہ میں حائل تھیں
خیال نہیں کیا تو اسمیں شک نہیں کہ اکثر اِس بات میں اُنکو ضرور کامیابی حاصل ہوئی کہ اُنکو راہ سے ہٹا دیا - مگر برخلاف
اسکے جان لارنس اپنی وسیع قوت اور ثابت قدمی سے جو خلقی اور کسبی بھی تھی ایسے ہوشیار اور خبردار رہتے تھے
کہ اُنکے دشمنوں نے اکثر اُنکی مزید احتیاط سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی ہے - قبل اِسکے کہ وہ کسی بات کو تجویز کریں

پہلے وہ اپنے دل مین اُس بات کا خیال کرتے تھے کہ جو کچھ اُس امر کی تائید یا تردید مین معلوم ہوسکے اُس سے یقین
حاصل کیا جاے۔ عین وقت پر وہ بہت جلد خیال کرلیتے تھے لیکن اکثر وہ فرصت کے وقت غور کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔
محض طبعی تحریک پر وہ بہت کم عمل کرتے تھے۔ وہ اکثر یہ بات کہا کرتے تھے کہ اگرچہ ایک مشکل مسئلہ پر غور کرتے وقت مین اکثر
اپنی راے بدل ڈالتا ہون لیکن آخر مین میری راے وہی قائم ہوتی ہے جو مین ابتدا مین محض طبعی شعور سے خیال کرتا ہون
اور اِس سبب سے وہ عین ضرورت کے کامون مین بلا تامل اُس سے بڑھکر اعتماد کے ساتھ فی الفور کام کرسکتے تھے جو عموماً
اُنکی عادت والے آدمیون سے ہوسکتا ہے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ اُس حادثہ خیز صبح کو منٹگمری صاحب اور اُنکے ساتھیون کو
فی الفور تجویز کرنے کا مسئلہ جو آن پڑا تھا اُسکے بارے مین سرجان لارنس نے جنکو لاہور سے باہر اپنے کل صوبہ کی
حفاظت اور پھر اُسکے باہر تمام سلطنت ہندوستان کی حفاظت کا کام انجام کرنا لازم تھا صاحب موصوف کو اسقدر خالی
نہ تصور کیا ہوگا جسقدر وہ ظاہر مین معلوم ہوتے تھے اور اسمین شک نہین کہ جسوقت اُنھون نے پہلے پہل ہتھیار رکھوانے کی
خبر سُنی تو باوصف منٹگمری صاحب کی کامیابی کے اُنکو اُنکی کارروائی پر اعتراض کرنے کی ترغیب ہوئی۔ یہ بات اُنکی
خاص دیانتداری ہی کے شایان تھی کہ اُنھون نے اِس بارے مین اپنا شک ظاہر کیا جسطرح دنیا کے لوگ
کہتے ہین کہ "جو بات بنتی ہے تو خوب بنتی ہے"۔ اسطرح سرجان لارنس نے ہر موقع کے لیے اِس مثل کو صادق
نہین تصور کیا۔ فوج کے صدر مقام کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا تھا کہ "منٹگمری صاحب نے یا تو دنیا بھر سے عقلمندی کا
کام کیا ہے یا دنیا بھر سے بیوقوفی کا کام کیا ہے"۔ اور یہ قول اگرچہ مجمل تھا لیکن اُسکی صحت مین کوئی شبہہ نہین ہے۔
اگر لاہور کے سپاہیون نے اپنے ہتھیار رکھنے سے انکار کیا ہوتا اور علانیہ بغاوت برپا کرکے اُنمین سے بعض لوگ مارے جاتے
اور باقی اِدھر اُدھر ملک مین بھاگ جاتے اور ہر طرف فتنہ و فساد اور کشت و خون کی آگ بھڑکا دیتے تو اِسکا کیا نتیجہ ہوتا۔
اُس صورت مین جس خطرے کا ہمکو انتہا سے زیادہ اندیشہ تھا وہ خود ہماری ہی تدبیرون سے پیدا ہوگیا ہوتا۔ پنجاب کے
دور دراز مقامات کو اِس امر کی خبر پہونچانے کو کہ ہم لوگون پر کیا آفت آنے والی ہے قاصدون کے بھیجنے کا بھی موقع
نہ ملتا اور ملتان کے سپاہی اور پانچ چھ دوسرے ضروری مقامون کے لوگ جہان ولایتی سپاہیون کی تعداد بہت کم تھی
اِس بات کو دیکھکر کہ لاہور مین اُنکو ضرر پہونچانے کی پیش بندی ہوئی ہے اور یہ سمجھکر کہ وہان کے بعد ہماری باری آئیگی
فوراً اپنی مصیبت کی پیشین گوئی کر دیتے اور ملک کے تمام حصون مین غدر برپا کرکے ایک مرتبہ اور قسمت آزمائی کرتے۔
اِن ابتدائی ایام مین بیشک یہ مسئلہ کہ آیا برافروختہ سپاہیون کی طرف سے اپنی آنکھین بند کرلینا چاہیے یا اُنکو اور بھڑکانا
چاہیے اور اپنے شبہات کو اُنپر ظاہر کر دینا چاہیے یا اُنسے چھپانا چاہیے ایسا تھا جسکی نسبت بڑا اختلاف راے واقع تھا
اور جسطرح پنجاب کی خوش قسمتی سے اعلیٰ افسر ایسا تھا جو اپنی بھاری ذمہ داریون سے پیشتر کے عہدے کی نسبت وسیع
اختیار کا کام انجام کرسکتا تھا اُسی طرح اُسکے ماتحت لوگ بھی ایسے تھے جنھون نے خطرے کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھکر بلا تامل

اور بلا تامل سب کے پہلے ضرب لگانے کا ارادہ کرلیا یہ عین وقت پر کا مسئلہ غدر کے زمانے مین بار بار سامنے آتا تھا۔
اور یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ اُدھر تو رجمنٹون کے کمان افسر اپنی نہایت ایمانداری کی وجہ سے قریب قریب ہمیشہ
تاخیر کرنے اور انتہا تک اپنے آدمیون پر بھروسہ کرنے کے واسطے تھے اور اِدھر سوئیلین لوگ مع اپنے اعلیٰ افسر
جان لارنس کے ہمیشہ فوری کارروائی کرنے پر تلے رہتے تھے۔ جب ایک مرتبہ برف کا ٹکڑا پگھل گیا اور راہ کے
اول مرتبہ کے قصد کی کامیابی کا شگون بہتر ہوا (جو صرف سست اعتقادون یا زیادہ مشتاق لوگون ہی کے نزدیک
بیش قیمت نہین تھا) تو اُس مسئلہ کے حل کرنے کا کام فی الواقع بہت آسان ہوگیا۔
ہتھیار لے لینے کا قصہ اکثر بیان ہوا ہے۔ لیکن جو باتین آخر مین واقع ہوئین اُنپر اُسکا اثر ایسا پڑا اور وہ اُن
لوگون سے جنکو صاحب چیف کمشنر نے بڑی خوشی سے جمع کر رکھا تھا ایسا خاص تعلق رکھتا ہے کہ مین اُسکے عام حالات کو
ضرور بیان کرونگا۔ دہلی کا تار ۱۲ مئی کو صبح کے وقت لاہور مین پہونچا تھا اور منٹگمری نے قبل اسکے کہ اِس راز کا افشا ہو
فی الفور تمام سول افسرون کو طلب کرکے ایک کونسل جمع کی۔ یہ تاخیر کا موقع نہین تھا کیونکہ رچرڈ لارنس صاحب کے
ذریعہ سے منٹگمری صاحب کو یہ اطلاع پہونچی تھی کہ میاں میر کی بڑی چھاونی مین جو چار رجمنٹین رہتی تھین وہ
اِس بات پر تیار تھین کہ چاہے جو کچھ ہو مگر جو کچھ ہمارے بھائیون نے دہلی مین کیا ہے ہم بھی اُسی کی تقلید کرینگے۔
ایک معتمد برہمن منشی نے جو اِس خاص کام کے واسطے مقرر ہوا تھا کہ شہر کے لوگون مین جاکر اِس بات کو دریافت کرے
کہ اُنکے خیالات کیا ہین اپنے مالک رچرڈ لارنس کے سامنے اپنے گلے پر انگلی پھیر کر کہا کہ "وہ لوگ شہر مین ہمکو یہ کرڈالنے
تیار بیٹھے ہین"۔ منٹگمری صاحب کے واسطے بس اتنا اشارہ کافی تھا چنانچہ کونسل مین فوراً یہ تحریک کی گئی اور اُسکو
بالاتفاق ہر شخص نے قبول کیا کہ یہ بات نہایت ضرور ہے کہ ہندوستانی سپاہیون کی اُن رجمنٹون سے فوراً ٹوپیاں
ٹوپیان اور سامان جنگ رکھوا لیا جاے۔ لیکن سول افسرون کو اِس بارہ مین کوئی اختیار نہ تھا اور اسواسطے
منٹگمری صاحب اور میکلوڈ صاحب سوار ہوکر میاں میر کو گئے کہ بریگیڈیر سے فوری کارروائی شروع کرنے پر اصرار
کرین۔ جنرل کاربٹ نے جیسا کہ لازم تھا پہلے اِس تجویز کے مطابق عمل کرنے مین تامل کیا لیکن سپاہ پر کہ اپنے اوپر
کامل بھروسہ کرکے تجویز کی کہ اِس سے بھی تجاوز کیا جاے اور سپاہیون سے صرف گولہ باروت ہی نہین بلکہ اُنکے
ہتھیار بھی رکھوا لیے جائین۔
اُسی شب کو وہان کے گورون کی رجمنٹون کی طرف سے ایک دعوت (بال) ہونے والی تھی اور چونکہ
موجودہ فوج سے ہتھیار رکھوا لینے مین کامیابی حاصل کرنے کے واسطے اخفاے راز کی ضرورت تھی اسلیے اُسمین تاخیر
نہین کی گئی۔ اُن چند افسرون کے نزدیک جو اِس راز سے واقف تھے اور معہذا اپنے دل مین یہ خیال کرتے تھے
کہ اِس محفل کی صبح کو جنگ گاہ مین جانا اور قبر مین پانون لٹکانا پڑیگا یہ محفل رقص و سرود بیت الحزن معلوم ہوتا ہوگا

ایک دوسرے کا دل شہر برسلز کے اوس او ر محل کی طرف خوب ہی جاتا ہوگا جہان سے توپون کی باڑھ کی آواز آتی تھی اور واٹر لو کی فتح نمایان کی امید ظاہر ہوتی تھی -

معمول کے مطابق ۱۳ - تاریخ کی صبح کو ایک عام قواعد کا حکم دیا گیا اور منٹگمری او ر میکلیوڈ صاحب میکفرسن اور رابرٹ صاحب رچرڈ لارنس رابرٹ ایجرٹن اور ہیچنسن صاحب سوار ہو کر اس مقام کو گئے جو اِس بات کے دیکھنے کے واسطے مرتب کیا گیا تھا کہ کاربٹ صاحب نے جو بہادری کی تجویز کی تھی یا تو کامیابی کے ساتھ وہ انجام کو پہونچیگی یا اگر اُسمین ناکامی ہوئی تو سب سے بڑھکر شکست حاصل ہوگی - ہندوستانی سپاہی جنکے ہتھیار لینا مقصود تھے اُنکی تین پلٹنین نمبر ۱۶ و نمبر ۲۶ و نمبر ۴۹ اور ایک رسالہ (لیٹ کیولری) نمبر ۸ تھا - ولایتیون مین جو ہتھیار رکھوا لے گئے تھے صرف ایک رجمنٹ نمبر ۸۱ کی پانچ کمپنیان اور ۱۲ توپین تھین ہندوستانی سپاہیون کی رجمنٹین بالکل ناواقف تھین کہ خلاف معمول اُنکے لیے کیا تیاری ہوئی ہے اور اسیطرح وہ بھی چھاونی کے میدان مین آکر جمع ہوئین - صرف ایک مرتبہ کی قواعد مین وہ گورون کے مُنھ کے سامنے آکھڑی ہوئین اور یہ بڑے خطرے کا مقام تھا کیونکہ اُنکے لیے بڑی آسانی تھی کہ اپنے دشمنون سے کینہ کشی کرتے - جسوقت اُن رجمنٹون کے سپاہی اسطرح آکر صف بستہ ہوگئے تو صیغہ جنگ کا ایک افسر سوار ہو کر وہان آیا اور اُسنے باواز بلند بریگیڈیر کے احکام پڑھے - اُسنے سپاہیون کے گذشتہ چال چلن کی تہ دل سے تعریف کی لیکن آخر مین اِس اعلان پر حکمنامہ کو ختم کیا کہ چونکہ باہر کے حصون مین ہندوستانی فوج کے درمیان بدی کا خیال پھیلا ہوا ہے اسواسطے مناسب ہوا کہ اغیار سے اُنکے ہتھیار بچا لئے جائین اور اُنسے حفاظت کرنے کے لیے انکے ہتھیار لے لینا چاہیے - ابھی افسر مذکور حکمنامہ پڑھ ہی رہا تھا کہ پانچ سو گورے اپنی ٹولیون کے پاس ہو اب تک اُنکی نظرون سے چھپائی ہوئی تھین آرہے اور سپاہیون کو ۱۲ توپون کے کالے کالے مُنھ کے آگے چھوڑ دیا جو گولون سے بھری ہوئی تھین اور گولنداز لوگ فلیتے سلگائے ہوئے توپون پر آگئے - اِدھر تقریر کا ختم ہونا تھا کہ اُدھر یہ حکم باواز دیا گیا "ان رجمنٹ نمبر ۱۸ کے سپاہیو بندوقین تیار کرو" اب اُسوقت کی بیتابی کا حال کچھ نہ پوچھیے ہر ہر لمحہ جو گذرتا تھا وہ نصف عمر کی برابر معلوم ہوتا تھا - لوگ کہتے ہین کہ پہلے تو سپاہیون نے کچھ تامل کیا لیکن بندوقون کے بھرنے مین یکبارگی گز کی جھنکار جو آئی تو اُس سے بزبان فصیح یہی صدا پیدا ہوئی کہ اطاعت قبول کرلو چنانچہ سات سو سنگینین یکبارگی زمین پر ڈھیر کردی گئین - قلعہ لاہور مین جو ہندوستانی فوج تعینات تھی رجمنٹ نمبر ۸۱ کے لوگون نے آناً فاناً اُنکے ہتھیار رکھوا لئے اور پنجاب کی دارالسلطنت باغیون کے ہاتھ سے بچ گئی - اِسکی کل جوابدہی بریگیڈیر کاربٹ پر تھی اور اسواسطے اصل تعریف کے وہی مستحق ہین -

کاربٹ صاحب اور منٹگمری صاحب سے صرف لاہور ہی کے محفوظ کرنے پر قناعت نہین کی بلکہ پنجاب کی ... عید (اور اگر پنجاب کے لیے روز عید تھا تو تمام ہندوستان کے لیے روز عید تھا) ختم ہونے کے قبل اُنہون نے ...

ایک کمپنی کے ساتھ جسنے بغیر ایک آواز سر کرنے اور ایک خون کا قطرہ گرانے کے اپنے سات گنے سپاہیون سے
ہتھیار رکھوا لیے تھے امرتسر کو روانہ ہوے امرتسر کے قریب اور اُسکے حصار کے طور پر گوبندگڑھ ہے جو ایک قلعہ ہے
اور گورو گوبند کے نام سے مشہور ہے اِسکے قریب طلائی مندر اور امرتسر تالاب ہے پس یہ مقام وہ تھا جہان تمام
قوم کے لوگ آآکر جمع ہوتے تھے اب اُنکو خواہ خالصہ سلطنت کے حکران سپاہی یا نانکشاہی فرقہ کا مرید خیال کیا جاے
اِسی وجہ سے یہ مقام بہت ضروری تھا۔ گوبندگڑھ پر ایک ہندوستانی سپاہیون کی فوج تعینات تھی لیکن قبل اسکے
کہ دوسری صبح طلوع ہونے پاے انگلش فوج درمیانی تیس۳۰ میل زمین کو طے کرکے اُسکی شہرپناہ کے اندر داخل ہوگئی۔

جس روز لاہور مین ہندوستانی رجمنٹون کے ہتھیار رکھواے گئے تھے اُسکے ایک دن پہلے منٹگمری صاحب نے
فوراً تدبیر کرکے اور اُسی وقت سوچ سمجھکر اپنے معتبر قاصد فیروزپور کو جو ہندوستان کے سب سے بڑے سلح خانون کے
ذیل کا ایک سلح خانہ تھا اور ملتان کو جو تجارت کا ایک مشہور مقام تھا اور وہان کا قلعہ تواریخ مین مشہور تھا اور
توپخانہ کے گورون کی صرف ایک کمپنی جہان رہتی تھی اور قلعہ کانگڑہ کو جسکا رخ اوتر طرف بڑی دور تک سرحدی
جرگون پر پھیلا ہوا تھا جسکا مین ابھی ذکر کرچکا ہون روانہ کیے۔ اِسطور پر دہلی سے خبر آنے کے چالیس گھنٹہ کے اندر
لاہور اور امرتسر دونون بچاے گئے گوبندگڈھ اور فیروزپور کی فوج بڑھادی گئی اور ملتان اور کانگڑہ کی سپاہ کو اطلاع کردی گئی

ص ۱۱

لیکن منٹگمری صاحب نے صرف بڑے شہرون اور بھاری سلح خانون ہی کی طرف اپنا خیال رجوع نہین کیا۔
بلکہ پنجاب کے چھوٹے چھوٹے سول مقامات مین بھی چارون طرف قاصد روانہ کیے اور افسرون کو حکم دیا کہ اپنے اپنے
یہان کا تمام خزانہ اُس فوجی چھاؤنی مین جو سب سے قریب ہو پنجابی پولس کی حراست مین روانہ کردین اور ہندوستانی
گاردون (پہرے کے سپاہیون) پر بھروسا نہ کرین اور ہندوستانی سپاہیون کی جو چٹھیان ڈاکخانون مین آئین اُنکو جانے نہ دین۔
منٹگمری صاحب اِس جرأت کے ساتھ کام کرتے وقت اسطور اپنی قابل تعریف ہدایتین کرتے تھے کہ مین اِس ولولہ کے ساتھ کام کرنے
اور نازک وقت کی ضرورت دیکھنے کی حالت مین بھی سنجیدگی سے یہ راے دیتا ہون کہ خاموشی اور اطمینان سے سب کام کیا جاے خوف
یا انتشار کی کوئی علامت ظاہر کرنا چاہیے بلکہ کام کے لیے مستعد رہنا چاہیے اور جس ذریعہ سے معتبر خبر دریافت ہوسکے اُسکو تمام اطراف سے
دریافت کرانا چاہیے چونکہ سر جان لارنس یہان نہین ہین لہذا جب تک وہ نہ آئین اُسوقت تک مین چاہتا ہون کہ ہر روز یا دوسرے
دن چند سطرین اِس مضمون کی مجھکو لکھ بھیجا کیجیے کہ آپ کے ضلع کے لوگون کے خیالات کیسے ہین۔ الخ۔ اِس مشکل کام مین
مجھکو آپکی مستعدی اور راے پر کامل بھروسہ ہے۔ سر جان لارنس نے اِسکے چند روز بعد اُس شخص کی نسبت
جسنے اُنکی طرف سے ایسی تحریر اور تقریر اور اُنکے کامون کی تعمیل کی تھی اپنے حقیقی جوش طبیعت سے جو اُنھون نے
بہت شاذ و نادر ظاہر کیا ہے الا اُسوقت جب کسی شخص نے ایسا ہی غیر معمولی طور کا قابل تعریف کام کیا منٹگمری صاحب کے
جیسی چٹھی لکھی تو کچھ بعید نہ تھا۔ "آپ کے لاہوریون نے بڑا کارنمایان کیا۔ میرے دل مین آتا ہے کہ اُنکو اپنے گلے سے

لگاتون"۔ ڈونلڈ رابرٹس، میکفرسن اور ڈکس صاحب سب کے سب (گرگ باران دیدہ) ہین"۔ سر جان لارنس جنکی
بہت تعریف کرتے تھے اُسکی شان مین یہی کلمات استعمال کرتے تھے اور اسیطرح انھون نے اور بھی شاندار الفاظ مین
سرکاری طور پر مسٹر منٹگمری کو یہ لکھا کہ "مسٹر منٹگمری کسی تدبیر سے غافل نہین رہتے ہین اور نہ کسی بات کا خوف کرتے ہین
اور ہر شخص کے دل مین اپنے اعتماد اور مستعدی سے ولولہ پیدا کرتے ہین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" اور آگے بڑھکر لکھتے ہین کہ "ہمین
شک نہین کہ تمام سول اور فوجی افسر اُس اطمینان اور مستعدی کو ثابت کر رہے ہین جو کسی وقت پر انگلش جنٹلمینون (شرفا) سے
امید کیجا سکتی ہے اور اُنسے کافی طور پر دل کو اطمینان ہوتا ہے کہ جو کچھ ممکن ہے اُسمین کسیطرح کی کوتاہی نہوگی"۔

اور اب اِس اثنا مین سر جان لارنس کی جسطرح بسر ہوئی اُسکو دیکھنا چاہیے۔ میرٹھ مین غدر پھیلنے کی تار برقی جو
پہلے پہل روانہ کی گئی تھی وہ ۱۲ - تاریخ منگل کے دن صبح تڑکے اُنکے پاس پہونچی - اور ابھی تک وہ بستر علالت ہی پر
پڑے ہوے تھے - دو مہینہ کے عرصے سے اُنکے اعصاب مین درد رہتا تھا اور اُسکے پیشتر کی رات کو ڈاکٹر نے اُنکے بدن کے لیے
کنپٹی پر اکونیٹ (ایک قسم کا روغن زہردار جو بیرٹیے کی چشم سے نکالا جاتا ہے) کی مالش کی تھی - سر جان لارنس
اُسی چٹھی مین جو انھون نے ۱۳ - تاریخ اڈورڈس صاحب کو بھیجی تھی لکھتے ہین کہ "یہ ایک مہلک زہر ہے اور رات کے وقت
اُسکا اثر میری آنکھون پر چھاگیا اور اُنسے مطلق کچھ سوجھتا نہین تھا"۔ جسوقت یہ خبر آئی تھی اُسوقت سر جان لارنس کی
کیفیت یہ تھی - لیکن لیڈی لارنس کو خوب یاد ہے کہ اُسی تکلیف اور بیچینی مین کیونکر وہ اپنے بستر سے اُٹھکر چلے گئے اور
چارون طرف تار برقیان اور چٹھیان بھجوائین - ناشتا کھانے کے بعد اڈورڈ تھارنٹن کمشنر قسمت عیادت کے لیے
آئے اور جسوقت وہ باتین کر رہے تھے اور لیڈی لارنس اور اُنکی بھتیجی ماؤف آنکھ مین دوا ڈال رہی تھین (یہ کوئی
تعجب کی بات نہین ہے کہ ایسے موقع پر جو ایک بڑا تاریخی زمانہ بنانے کا وقت تھا اُن لوگون کے دل پر جو سر جان لارنس کے
پاس موجود تھے ذراسی بات کا بھی گہرا اثر پڑا ہو) اِسوقت ایک اور تار برقی جو پہلی تار برقی سے بھی زیادہ وحشتناک تھی
اِس مضمون کی آئی کہ دہلی پر باغیون نے قبضہ کرلیا اور یورپین اشخاص کو قتل کر ڈالا اور یہ خبر باوازبلند پڑھی گئی - باتچیت
سب موقوف ہوئی - یہ وقت سوچنے اور غور کرنے کا تھا باتین کرنے کا وقت نہ تھا کیونکہ تار برقی مذکور نے جیسا کہ صحیح
خیال کیا گیا تھا یہ خبر دی کہ اِس خاص مقام میرٹھ مین باغیون نے کچھ ناراضی ظاہر کی تھی جو جنرل ہیوٹ کمانیر بریگیڈ
میرٹھ کی مستعدی اور کوشش سے رفع ہوسکتی تھی اب اُنکی لغزش سے جو نہایت مہلک تھی دہلی تک بڑھ گئی اور بڑھتے
بڑھتے دور تک ملک مین انقلاب پھیلا ہے جس سے سواے اسکے کہ سلطنت ہند کا تاک کیا گیا ہو اور کوئی نشانہ نہین ہے
مجھکو ایسی کوئی تحریر دستیاب نہین ہوئی جس سے معلوم ہوتا کہ اُس تاریخی دن کے باقی حصہ مین سر جان لارنس نے
کیا خیال یا بیان یا تحریر کیا - لیکن اُسکا لب لباب اُن چٹھیون کے کامل ذخیرے سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے جنکی
کیفیت اور تعداد ایک غیر معمولی طور کی تھی اور جنکو جان لارنس نے دوسرے دن بنام کمانڈر انچیف [illegible] کو

اور بنام برگیڈیر جنرل پشاور کو اور سر جان سپاہ کے برگیڈیر اور گورنر جنرل کے نام روانہ کیا تھا۔ یہ چٹھیان میرے سامنے ایک بڑی بھاری جلد مین مجلد رکھی ہوئی ہین اور اُنسے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی دوسرے شخص سے ذاتی ملاقات کرنے بغیر وہ ہر امر کی تہ سے بخوبی واقف ہو چکے تھے۔

سر جان لارنس کا پہلا کام خاص اپنے صوبے کی حفاظت تھی۔ لیکن اُنکی لاعلمی مین منٹگمری صاحب اور اُنکی کامل واقفیت اور رضامندی سے اڈورڈس اور نکلسن صاحب پشاور مین بروقت تدبیرین کر چکے تھے اُنکا دوسرا کام (جان لارنس کے نزدیک جیسا کہ اُنکی تاربرقیون اور چٹھیون سے ظاہر ہوتا ہے دوسرا کام ہرگز نہ تھا بلکہ وہ اِس کام کو مقدم سمجھتے تھے) یہ تھا کہ اپنے صوبہ کے ذریعہ سے دہلی پر پھر قبضہ کر لینے کے وسائل پیدا کرین۔ سرکاری منصب دارکی (اگر وہ فی الحقیقت کوئی بڑا صاحب اختیار شخص نہ ہو) عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر شے پر ضابطہ کے ساتھ خیال کرنے مین اپنے دائرہ عقل کو تنگ کر دیتا ہے اور کسی چھوٹی جماعت یا عالی دماغ افسر کے اصولون یا روایتون کا اپنے کو غلام بنا لیتا ہے۔ بہ نسبت اور ممالک کے جو انگلستان سے زیادہ قریب ہین ہندوستان مین یہ بات شاید کم ہے۔ اگر کسی مقام کی بابت یہ بات صادق آسکتی ہے کہ "فلان کا کوئی ملازم نہین ہے بلکہ سب سرکار کے ملازم ہین" تو وہ ہندوستان ہی پر صادق آسکتی ہے۔ لیکن بااینہمہ ہندوستان مین بھی افسرون کی وہ عادت پائی جاتی ہے۔ انگلستان کے ہندوستانی (اینگلو انڈین) مورخون اور مصنفون کا یہ فقرہ پڑھتے پڑھتے طبیعت گھبرا جاتی ہے کہ وہ فلان شخص کے متعلق ہین لیکن یہ اقرار واقعات کا ہے۔ شاید یہی ہر حالت مین ہوتا ہوگا۔ ہندوستان مین ایسے وسیع حساب سے کام کرنا پڑتا ہے اور ایک افسر ضلع کی عملداری بھی اتنی بڑی اور اُسکا کام اُسکے حد سے زیادہ محنت کرنے کی حالت مین بھی اسقدر زیادہ ہوتا ہے اور اُسکی ذات سے ہزارہا بلکہ لکھوکھا آدمی اسطرح متعلق ہوتے ہین اور اُسکے برابر والے یا اعلیٰ افسر ایسے قلیل التعداد ہوتے ہین کہ اُسکے ضلع کو اُسکی دنیا (یہ لفظ دیکھنے مین بڑا معلوم ہوتا ہے لیکن اُسکی صحت مین کوئی شبہہ نہین ہے) کہنا چاہیے لیکن اِس دنیا کا سارا کام اُسی کے ذمہ ہے۔ اور سر جان لارنس جو پنجاب سے اتنے بڑے اور جنگجو اور برافروختہ صوبے کی حفاظت کے ذمہ دار تھے اگر یہ خیال کیا ہوتا تو کوئی تعجب کی بات نہ تھی کہ اُنپر درحقیقت یہی فرض ہے کہ اپنے خاص صوبے پر استحکام قبضہ کیے ہین اور ۲۷ ہزار باغی سپاہیون کو جو پنجاب مین تھے اپنے اختیار مین رکھین اور دہلی کی طرف سے فساد روکنے کے لیے تاکہ وہ اُدھر نہ بڑھنے پائے کوئی مستحکم حصار قبضہ مین کرین یا افغانستان کی طرف حملہ روکنے کے لیے خاص اپنے صوبے کو انگلش حکومت کے تحت مین مستقل طور پر محفوظ رکھین اور جب تک ناظمین دارالسلطنت کو فتح کرنے کے لیے انگلستان سے کمک نہ پہونچے اسوقت تک اِس صوبہ پنجاب پر مستحکم طور سے قبضہ رکھین۔۔۔

لیکن سر جان لارنس اُنلوگون ہندوستان ہی کے عہدہ دارون مین تعلیم پائے ہوئے تھے اور اُن سب سے

زیادہ ہوشیار اور لائق افسر تھے محض ضابطہ ہی کی پابندی کا دل نہین پایا تھا - اُنکے دماغ مین بادشاہت کے خیالات تھے
کسی خاص صوبے کی نظامت کے خیال نہ تھے - وہ پنجاب کے باہر اُس وسیع سلطنت کی طرف نگاہ کرسکتے تھے جسکے
مقابلہ مین اُنکا صوبہ صرف ایک چھوٹا جزو تھا اور بالعوض اسکے کہ وہ اپنے صوبے کے بچالنے کے لیے ہندوستان پر
آنچ آنے دیتے وہ بعض حالتون مین جنکا بیان اسکے بعد آئیگا اپنا کل صوبہ یا اُسکا کوئی جزو اس غرض سے سلطنت پر
قربان کرنے کے واسطے تیار تھے کہ شاید وہ بچ جاے - چنانچہ جسوقت اُنھون نے چٹھی اور تار برقی کے ذریعہ سے اُن
لوگون کی تجویزات کو پسند کیا جنھون نے پنجاب کی کامل حفاظت کے واسطے نیاب اور سچے آدمیون کی ایک جماعت
قائم کی تھی اور جب وہ بہت سی تدبیرین اپنی طبیعت سے نکال رہے تھے تو اُنھون نے اِس اہم مقصد کو نظرانداز نہین کیا
جو اُنکے اختیار سے باہر تھا اور جسمین چار مہینے کامل تک اُنکا دماغ صرف ہوتا رہا -

اِن ۱۲۰ - ابتدائی ایام مین سر جان لارنس نے جو وحشت انگیز چٹھیان اور تار برقیان بھیجی تھین وہ ضرور
اِس قابل ہین کہ اِس مقام پر انتخاباً درج کی جائین کمانڈر انچیف اور گورنر جنرل کے نام کی چٹھیون سے شاید بہت
واضح طور پر معلوم ہوسکتا ہے کہ کیونکر اُنھون نے چارون طرف سے اِس مہم مین اپنے کو پھنسا پایا تھا اور کیونکر اِس بات کو
دیکھکر کہ خطرہ کا اصل مقام کون ہے وہ پیشتر سے (اگر حکام کی طرف سے کوئی تاخیر یا راسے مین لغزش ہوتی تھی) حکم
لگا دیتے تھے کہ غدر ضرور رہوگا - اور کیونکر اپنے مقصد کی تائید مین وہ اپنے ضابطہ اور شان اور معمولی کام کے خس
و خاشاک کو صاف کر ڈالتے تھے - یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ بحیثیت چیف کمشنر پنجاب اُنکو ذاتی یا قانونی کسیطرح کا
کوئی حق اِس امر کی نسبت حاصل نہین تھا کہ وہ کمانڈر انچیف کو کسی امر کی صلاح دیتے - کمانڈر انچیف بیشک
سول اختیار کے پابند تھے لیکن چیف کمشنر پنجاب کے اختیار کے پابند نہ تھے - اور اگر جنرل اَنْسَن نے اِس بات پر
لحاظ نہ کیا ہوتا کہ یہ شاندار ی کا موقع نہین ہے تو وہ بہت اچھی طرح "موچی سے کہہ سکتے تھے کہ قالب سے جوتا بڑھنے نہ پائے"-
جسطرح جنرل اَنْسَن کی بڑی تعریف کی بات یہ ہے کہ اُنھون نے عام مقصد کے حاصل ہونے کی غرض سے اپنی راے
متحد رکھی اور گفتگو کے بعد ادنی ماتحتون سے لیکر سر جان لارنس تک جس شخص نے جو راے ظاہر کی اُسکے رموز
و نکات پر مدبرانہ طریقہ سے غور کیا اُسی طرح سر جان لارنس اِس بات کے واسطے قابل تعریف ہین کہ وہ گویا ایک کوہ
آتش فشان پر جسکے نیچے سے ہر وقت شعلون کے مشتعل ہونے کا خوف تھا بلا تامل قدم رکھے ہوے چلے جاتے تھے -

یہان اُنکی اول تار برقی کا بیان کیا جاتا ہے جو اگرچہ ڈگلس فورسایتھ ڈپٹی کمشنر انبالہ کے نام تھی لیکن اصل مین
بذریعہ ڈپٹی کمشنر موصوف کمانڈر انچیف کے پاس بھیجی گئی تھی تاکہ اُنکے ذریعہ سے جلد پہونچ جاے -

۱۳ - مئی - مین سمجھتا ہون کہ کوہستان کی تمام ولایتی رجمنٹون اور جنوگ کی گورکھاؤن کی رجمنٹون کو یکبارگی
انبالہ مین لاکر جمع کرنا چاہیے اور اُس چھاونی کی حفاظت کی تدبیرین عمل مین لانا واجب و لازم ہے - اس اثنا مین اگر

ص ۱۴

ص ۱۵

اگر میرٹھ کی فوج نے وہان کے باغیون سے ہتھیار نہ رکھوا لیے یا اُنکو ہلاک نہ کیا تو کمانڈر انچیف کے پاس پیشتر سے اس مضمون کے احکام جاری ہونا چاہیے - اُسوقت میرٹھ سے گورون کی ایک بھاری فوج مع اُسقدر ہندوستانی سپاہیون کے جن پر بھروسہ ہو سکے دہلی کو بھیجنا چاہیے اور انبالہ سے بھی ایک منتخب برگیڈ کو براہ کرنال لبے کوچ کے ذریعہ سے دہلی کی طرف روانہ کرین تاکہ ہماری سپاہ جمنا کے دونون طرف سے ایک ساتھ کام کر سکے - شہر دہلی اور میگزین پر یکبارگی قبضہ کر لینا چاہیے مہاراجہ پٹیالہ کو اِس بات پر آمادہ کیجیے کہ ایک رجمنٹ تھانیسر کو اور دوسری لودھیانہ کو روانہ کرین -

اول چٹھی جو جان لارنس نے کمانڈر انچیف کے پاس روانہ کی تھی وہ یہ ہے -

راولپنڈی ۱۳ مئی ۱۸۵۷ء - میرے پیارے صاحب - مین اس لفافہ مین ایک تار برقی کی خبر جسکو مین نے مسٹر فورسایتھ ڈپٹی کمشنر انبالہ کے نام ابھی روانہ کیا ہے ملفوف کر کے بھیجتا ہون - مجھکو گمان ہے کہ میرٹھ کے گورون کی سپاہ وہان کے باغیون کے خلاف یعنی ذیر کرنے مین اب کارروائی کر چکی ہوگی لیکن اگر ایسا نہ کیا ہو تو مین سمجھتا ہون کہ پیشتر سے اُس مضمون کا حکم بھیج دینا چاہیے غالباً وہان مختلف عہدون کے ۰۰ ۱۸ گورے ہین جو یکبارگی اس کام کو انجام کر سکینگے -

دوسرا کام دہلی اور دہلی کے میگزین پر قبضہ کرنے کا ہے - دہلی کا میگزین تمام ہند کا سلح خانہ ہے - اگر دہلی اور انبالہ سے ایک چیدہ فوج جائیگی اور جمنا کے دونون اطراف سے ایک ساتھ کارروائی اور مستعدی ہوگی تو وہ دہلی پر قبضہ حاصل کرنے مین ناکام نہوگی - جب تک یہ نہوگا اُسوقت تک یقیناً فساد بڑھتا ہی جائیگا اور گورون کی سپاہ جدا جدا ہو جائیگی اور شاید اِدھر اُدھر لڑنے بھڑنے مین برباد جائیگی -

مین خیال کرتا ہون کہ گورون کی پلٹنین اور سوار انبالہ کے معاملات کو طے کرنے اور جو سپاہ کام کی ہے اُسکے جمع کرنے کے بعد اپنی دو ثلث تعداد کو بحفاظت دہلی کی طرف روانہ کر سکتے ہین - یہ مقام اوسط درجہ کی دس منزلون کے فاصلے پر واقع ہے فوج چھ سات دن مین اِس فاصلے کو طے کر سکتی ہے - اگر قطعی تدبیرین کیجائین تو ہم یکبارگی باغیون کی سرکوبی کر سکتے ہین اور خیرخواہ اور بزدل لوگون کو مدد دے سکتے ہین - ایسے معاملات مین وقت کا لحاظ رکھنا سب سے زیادہ ضروری بات ہے -

ستلج کے اس پار خیبر تک جو ملک واقع ہے اُسکے واسطے مین مندرجۂ ذیل تدبیرین بتلاتا ہون - مندرجۂ ذیل گشتی کالم فوج کو یہان جمع کیجیے اور اُسکے بعد جہیلم کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیجیے - گورون کی دو پلٹنین یعنی حضور ملکہ معظمہ کی ۲۷ پلٹن نوشہرہ اور چھ منتخب کمپنیان ۲۴ پلٹن مقام مذکور کی - انکے ساتھ شمس آباد کے غیر قواعدوان رسالے اور دو پنجابی پلٹنون کو بھی شامل کیجیے - اِس فوج پر ایک منتخب شخص یعنی برگیڈیر سڈنی کاٹن کو مقرر کر کے اِس بات کا حکم دیجیے کہ جہان جہان ضرورت ہو جا کر ہنگامہ فساد کو فرو کرین - اسطرح سرحد بالکل صاف ہو جائیگی سیالکوٹ لاہور فیروزپور اور جالندھر اپنے کو آپ سنبھال سکتے ہین انھین مقامون کے لیے خطرہ ہے جہان گورون کی فوج نہین ہے جیسے جہلم ہوشیارپور ملتان اور پھلور گشتی کالم فوج جیسا کہ اُسکے نام سے ظاہر ہے بہت فائدہ دے سکیگا اور جس مقام پر خطرہ ہوگا وہان جا کر غدر اور فساد کو فرو کردیگا -

اب ہر ایک بات کوشش اور مستعدی پر منحصر ہے اِسکے دو ایک ہفتے کے بعد پھر موقع نہ رہیگا۔ اگر یور اکسلنسی اِن انتظامات کو منظور فرمائینگے تو برگیڈیر ہیڈ فی کاٹن اور مین ہر ایک بات کا بندوبست کر لونگا۔ مین اِس چٹھی کی ایک نقل صاحب موصوف کے پاس بھیجکر اُنسے اِس بات کی استدعا کرونگا کہ وہ ۲۷ پلٹن کو اِس بات کے واسطے تیار رکھین کہ ایک گھنٹے کی مہلت مین وہ نقل کرنے کے واسطے آمادہ ہو جائے۔ پشاور گوروں کی دو رجمنٹوں سے بخوبی محفوظ رہیگا۔ اور چونکہ وہ دیسی قواعد دان فوج ہے جس سے ہمکو حفاظت کرنا پڑیگی اسواسطے مین سمجھتا ہون کہ اُسکا جو حصہ سرحد پر ہے وہ اپنی عمدگی اور ایک غیر ملک مین ہونے کے سبب سے اور مقامات کی نسبت کم خطرناک ہے۔ مجھکو اِس بات مین کوئی شبہہ نہین معلوم ہوتا کہ اِس ملک کے لوگ اُسوقت تک امن و امان سے رہینگے جب تک کہ ہندوستانی فوج امن و امان سے رہیگی اور اگر ہم زور کے ساتھ اور قطعی طور پر کارروائی کرینگے تو اُسکے بعد بھی صلح سے رہینگے۔ موسم یا کسی اور سبب سے مجکو تاخیر کرنا جائز نہین ہو سکتا۔

مین نے یور اکسلنسی کو عام طور پر ایسی طول طویل جو چٹھی لکھی ہے تو یور اکسلنسی معاف کرینگے۔ مین سمجھتا ہون کہ اب تک ہندوستان مین جو نازک وقت پڑا ہے وہ کبھی اِس سے بڑھکر نازک نہوگا۔ ہماری ولایتی سپاہ ایسی قلیل ہے کہ جب تک ابتدائی طور پر اُسکا انتظام نہ کیا جائیگا اور سختی کی عادت نہ ڈالی جائیگی اُسوقت تک وہ اِس قابل نہوگی کہ ضرورت کا مقابلہ کر سکے لیکن کوشش اور عجلت کرنے سے خدا کی مدد سے اُسکا کوئی مقابلہ نہ کر سکیگا۔

آپکا بڑا صادق دوست جان لارنس

بنام

ہز اکسلنسی جنرل دی آنریبل جارج اینسن۔

التماس مکرر یہ کہ اگر آپ کے نزدیک برگیڈیر نیس کاٹن اِس کام کے لیے منتخب نہ کیے جا سکتے ہون تو آپ اور کوئی افسر جو اپنے نزدیک لائق سمجھتے ہون نقل کرنے والے کالم فوج کے واسطے مقرر فرمائین۔ مین برگیڈیر چمبرلین کو بتاتا ہون لیکن اُنکا فوجی عہدہ ایک دقت کی بات ہے۔

جو تار برقی اُسی روز اِڈمنڈسٹون کے ذریعہ سے لارڈ کیننگ کے نام روانہ ہوئی تھی وہ بھی اُسیطرح کی تھی جو فورسایتھ صاحب کے ذریعہ سے جنرل اینسن کو بھیجی گئی تھی۔

پنجاب مین اب تک ہر طرح سے خیریت ہے۔ لیکن آثار بُرے پائے جاتے ہین کُل دیسی قواعد دان فوج بغاوت پر کمر باندھے بیٹھی ہے۔ اور جب تک فوراً تنبیہ نہ کیجائیگی اُسوقت تک ضرور اِس بات کا کھٹکا رہیگا کہ غیر قواعد دان سپاہ سب بلکہ اُسکی پیروی کریگی۔

ہماری فوج جو ایران مین ہے اُسکو طلب کرائیے۔ جو فوج چین کو جاتی ہے اُسکو راستے مین روک کر کلکتہ مین بُلا لیجیے۔ اگر کُل دیسی سپاہ ہم سے پھر گئی تو ملک کی حفاظت کے لیے ایک ایک گورے کو بچانا پڑیگا۔ یہان ہر ایک مشہور شخص کی رائے یہی ہے

پیش بینی کے ذریعہ سے جو تدبیر مناسب معلوم ہوتی ہے وہ اِس غرض سے عمل مین لائی جاتی ہے کہ ہم اپنے ہی سپاہیون پہ بھروسہ رکھین اور ہندوستانی سپاہیون سے کچھ واسطہ نہ رکھین۔

سر جان لارنس نے اپنی ایک چٹھی مین جو گورنر جنرل کے نام تھی اپنی ایک چٹھی موسومہ جنرل اینسن کی نقل ملفوف کی تھی اور اِس آخری چٹھی سے مین مندرجۂ ذیل مطالب اقتباس کرتا ہون۔

راولپنڈی ۱۵ مئی ۱۸۵۷ء — مائی لارڈ — ہمارے یہان کی کیفیت یہ ہے کہ میرٹھ مین غدر دہلی مین غدر اور کشت و خون اور انبالہ مین غدر ہی غدر مچا ہوا ہے۔ کچھ معلوم نہین ہوتا کہ ان سب باتون کا سبب کیا ہے۔ مین نے سُنا ہے کہ کارتوس کا معاملہ اِس ناراضی کی ابتدا ہے اور اب سپاہی لوگ خیال کرتے ہین کہ گورنمنٹ کا منشا یہ ہے کہ اُنکو روٹیون سے محروم کرے یعنی یہ کہ نوکری سے چھوڑا دے۔ مجھسے لوگون نے بیان کیا ہے کہ چند مہینے پیشتر جو چپاتی پھری تھی وہ اِسی خیال سے تعلق رکھتی تھی۔ چپاتی اُنکی غذا کی علامت تھی اور اُسکے مشتہر کرنے سے یہ امر مقصود تھا کہ اگر سب ملکر اُسکو بچائینگے تو بچیگی ورنہ ہاتھ سے جاتی رہیگی۔ بہرحال اِس بات مین کوئی شک نہین ہے کہ علی العموم دیسی فوج مین ہم لوگون کی نسبت بہت بُرا خیال پھیلا ہوا ہے۔ ہماری ولایتی فوج ہندوستان مین ایسی قلیل ہے کہ وہ رفتہ رفتہ کم ہوتے ہوتے بالکل معدوم ہو جائیگی۔ پس یہ بہت ضرور ہے کہ ہم اپنی غیر قواعددان سپاہ کو جہان تک ہوسکے ترقی دین لیکن ضرورت کے لیے مجھکو ایک ہزار سوار تک بھرتی کرنے کی اجازت ملنا چاہیے۔ مین بیشک اُسوقت تک یہ بات نہ کرونگا جب تک کہ انتہا مرتبے کی ضرورت نہ ہو گی۔

جس غیر قواعددان سپاہ کے بڑھانے کا سر جان لارنس نے مندرجۂ بالا چٹھی مین اشارہ کیا ہے اُسکی تجویز پیشتر ہی سے بذریعۂ تار برقی ظاہر کر دی گئی ہے۔ اُسکا مضمون یہ تھا کہ پچاس پچاس آدمیون کی تین تین کمپنیان ہر ایک پنجابی رجمنٹ مین اور سکھون کی ہر ایک سپاہ اور پولس کی ہر ایک بٹالین مین شامل کر دی جائین جو سب ملاکر ۲۳۴۰ آدمی ہوے۔ اِس بہادرانہ اور پُرزور کارروائی سے اُنھون نے غدر کی ابتدا ہی مین ثابت کر دیا کہ جہان تک وہ پھیلیگا اُسکا مآل ابھی سے مجکو معلوم ہے اور مجھپر ابھی سے اپنی رعایا پر اِس بات کے اعتماد کرنے کی ترغیب ہوتی ہے کہ انکو ہتھیار دیے جائین مگر ہندوستانی سپاہیون سے بشرائط مناسب استحفاظ کیا جاے۔ اُسی روز اُنھون نے صلاح دی کہ رخصت کا دینا یکقلم موقوف کر دیا جاے اور کشمیر کے تمام افسر وہان سے طلب کر لیے جائین۔ جان لارنس نے حکم دیا کہ ہندوستانی سپاہیون کی جو چٹھیان ڈاکخانون مین پڑین وہ کھول ڈالی جائین اور اگر اُنکے مضامین مشتبہ ہون تو رکھ چھوڑی جائین

ص ۱۸

جان لارنس نے یہ بھی حکم دیا کہ ہر مقام سے نئے آدمی بھرتی کیے جائین جو باہر کے مقامون مین تعینات ہون اور دیسی پلٹن کے جو گارد مشتبہ پاے جائین اُنکی جگہ تعینات کیے جائین۔ اُنھون نے بریگیڈیر کیمبل متعینۂ راولپنڈی سے اِس بات کے قصد کرنے کی استدعا کی کہ کارتوسون کے بارے مین کامل تحقیقات کرنے کے بعد سپاہیون کے دل کا شک

رفع کر دیا جاسے اور جو جو تو ہمات اُنکے دماغ مین سمائے ہین وہ دور کر دیے جائین - اُنھون نے اڈورڈس صاحب
کاٹن صاحب اور چیمبرلین صاحب کو یہ راے دی کہ نقل کرنے والے کالم فوج کی اسطور سے ترتیب دیجاسے اور
جسقدر جلد ممکن ہو وہ حرکت کرے - علی الخصوص اُنھون نے گائیڈس کے لوگون کو یہ حکم دیا کہ وہ ہوتی مردان سے
نوشہرہ مین آئین اور راولپنڈی سے ایک گھنٹہ کی مہلت مین روانہ ہونے پر تیار رہین - جان لارنس نے اڈورڈس صاحب کو
لکھا تھا کہ ہم پر کارروائی مین غفلت ہونے سے خرابی پڑسکتی ہے فوج کے کم ہونے سے نہین پڑسکتی ہے اور اس اول ہی
روز کے کام سے اُنھون نے بہت معقول وجہ ثابت کر دی کہ جہان تک پنجابی سپاہیون اور پنجابی افسرون سے
واسطہ ہے دونون مین سے کسی کی کمی نہین ہے -

اڈورڈس صاحب اور نکلسن صاحب دونون ملتانی رسالہ کی کمان لیکے نقل کرنے والے کالم فوج کے ساتھ
جانے کے خواستگار تھے اور اس کالم کے تیار ہونے کی راے پہلے پہل انھین دونون شخصون نے دی تھی -

مین نکلسن صاحب اور آپ کا بڑا مشکور ہون کہ دونون صاحبون نے اس کام مین شریک ہونے کا ایجاب کیا اور آپ دونون
آدمیون کے سوا اور کوئی شخص اس کام کے قابل معلوم نہین ہوتا - لیکن مین نہین سمجھتا کہ جس عہدہ پر آپ لوگ اسوقت مامور ہین
اُسکو چھوڑ کر دوسرے کام پر آپ لوگون کا جانا قرین مصلحت ہو - علی الخصوص سڈنی کاٹن صاحب اور بھی اپنی جگہ سے ہل نہین سکتے ہین
جنرل کاٹن کو ساری مدد آپ لوگون سے لینے کی ضرورت ہوگی -

یہ بڑی دانشمندی کا جواب تھا - اگر غدر اسیطرح سے پھیلا رہتا تو وہ وقت ضرور آتا جب نکلسن صاحب کی خدمتین
پنجاب کے اندرونی ملک مین دہلی پشاور کی نسبت زیادہ مفید ہوتین لیکن وہ خیال کرتے تھے کہ جب تک پشاور مین ۰۰۰ ۶ مفسد مزاج اور مسلح ہندوستانی سپاہی موجود رہینگے اور اُنکی نگرانی اور تہدید کے لیے صرف ۰۰۰ ۳ گورے ہونگے اور جب تک
مہمند آفریدی یوسف زئی اور اسیطرح کے اور دس بارہ نیم مخالف سرحدی جرگے ہمارے طرفدار نہو جائینگے اور جب تک
اُنکے پیچھے (اگرچہ خوش قسمتی سے پہاڑون کے اُس پار) بوڑھے امیر افغانستان رہینگے جنکو عارضی طور پر ہمنے تاج دیا اور دوامی
طور پر اُنکے دلپسند صوبہ سے اُنکو محروم کیا ہے اور جنکو ہمنے حال کے دو عہدنامون سے ابھی نیم راضی کیا ہے اُسوقت تک
پشاور ایک خطرہ کا مقام رہیگا اور خطرہ کے مقام پر ایسے شخص کی کارگزاریون کی حاجت ہے جسکے استقلال اور رعب کا
لحاظ کرکے اسکے بہت پیشتر اُنھون نے کہا تھا کہ وہ بذات واحد ایک رجمنٹ کے پرے کے برابر ہے - اور اس سے بڑھکر دانشمندی کا جواب وہ تھا جسکو

ص ۱۹

جان لارنس نے چندروز بعد مقام پشاور کی اس تجویز تہدید کے بارے مین لکھا تھا کہ اگر نکلسن صاحب کو ملتانی
رسالہ کی کمان یا کوئی اور بھاری فوجی عہدہ نہ ملے تو بہرحال وہ پولیٹکل افسر کے طور پر کالم کے ساتھ کیے جائین ----
سرجان لارنس نے فوراً دریافت کر لیا کہ اس قسم کا انتظام ادنی ماتحتون کے حق مین خلاف انصاف ہوگا جنکو اُنھون نے
بڑی احتیاط سے منتخب کرکے ایسے ایسے عہدون پر مقرر کر دیا تھا جو اُنکے لیے سب سے زیادہ موزون تھے - یہ بات ہرگز

قرین مصلحت نہ تھی کہ اُنکے مقامی تجربہ کی وقعت نقل کرنے والے کالم فوج کے ساتھ ایک پولیٹیکل افسر کو روانہ کرکے کم کردی جاتی - ہر ایک پنجابی افسر کا حق تھا اور بمضمون اُسپر ازروے منصب فرض تھا اور افتخار کی بات تھی کہ وہ اپنے خاص ضلع کا جواب دہ رہتا - اِس سے زیادہ کی اُسکو خواہش نہ تھی اور اِس سے کم پر اُسکو قناعت نہین ہوسکتی تھی -

کونسل پشاور نے ایک اور تجویز یہ کی تھی کہ جنرل ریڈ جو پنجاب کے اعلی افسران فوج سے تھے راولپنڈی کو بھیجے جائین اسکو سر جان لارنس نے بڑی خوشی سے منظور کیا - اسطور پر صوبہ کے خاص سول اور فوجی حکام ایک ہی جگہ پائے جاتے تھے اور جن لوگون نے یہ تجویز کی تھی اُنکی بہتری اُنھین لوگون کے ہاتھ سے نظر آئی پڑتی تھی - جنرل ریڈ ایسے شخص نہ تھے جو فطرتاً اِس بات کے واسطے موزون ہوتے کہ ہنگامہ اور فساد کے زمانے مین آگے بڑھتے اور وہ ایسے شخص نہین تھے کہ بلا ضرورت اپنی اپنے مرتبہ مین فرق آنے دیتے - برخلاف اسکے وہ ایسے عاقل اور وطن دوست تھے کہ اُنھون نے اپنے سے زیادہ روشن دماغ اور اپنے سے بڑھکر ثابت قدم شخص کی ہدایت چاہی جن سے اُسوقت اُنکو سابقہ ہوا تھا -- ۱۲ - تاریخ وہ چیمبرلین صاحب کے ہمراہ راولپنڈی کو گئے اور اُسی روز شام کو اِڈورڈس صاحب کمشنر اِس جماعت مین شریک ہونے کی غرض سے طلب کیے گئے - چنانچہ چند ہی روز کے عرصہ مین جان لارنس کے اُس مختصر مکان کے تین کمرون مین سے جو چھاؤنی کے میدان مین واقع تھا ایک کمرے مین ریڈ صاحب اور اِڈورڈس صاحب اور چیمبرلین صاحب سے ایک کونسل جمع تھی اور اُسی کے متصل دوسرے کمرے مین چیف کمشنر اور اُنکے سکرٹری جیمس صاحب اسطرح بیٹھے ہوے کام کرتے تھے کہ بہت کم لوگون نے اُسطرح کام کیا ہوگا - اسی کمرے سے وہ جوش دلانے والی چٹھیان اور تاربرقیان تیار ہو ہوکر نکلتی تھین جو اسوقت کثرت سے میرے سامنے جمع ہین اور جو ہر روز بلکہ ہر گھنٹہ کے بعد نِکلسن صاحب اور کاٹن صاحب کے نام پشاور کو جنرل اَنسن کے نام انبالہ کو بارٹل فریر صاحب کے نام سندھ کو لارڈ اِلفنسٹون کے نام بمبئی کو لارڈ کیننگ کے نام کلکتہ کو اور منگلز صاحب چیرمین کورٹ آف ڈائرکٹرس کے نام اِنگلستان کو روانہ ہوتی تھین -

مین اِن سب چٹھیون مین سے آخری چٹھی کو منتخب کرکے اِس مقام پر لکھتا ہون - کیونکہ یہ بات جان لارنس کی ذہانت اور کمال واقفیت سے خبر دیتی ہے کہ اُنھون نے ڈائرکٹرون کے چیرمین کو جو اُسوقت بالکل غیر مشہور عہدہ تھا اِس مضمون کی چٹھی لکھی اور اُسمین ظاہر کیا کہ پنجاب کی طرف سے اُسقدر رکشکا نہین ہے جسقدر سلطنت کی جانب سے ہے اور ہمارے خاص فوجی ضابطہ پر نکتہ چینی کی اور اب اِس قسم کے نازک وقت مین بھی جو بقول اُنکے ہندوستان پر کبھی نہین پڑا تھا اُسکی اصلاح کی تدبیر بتائی - وہ چٹھی یہ ہے --

راولپنڈی ۱۵ - مئی ۱۸۵۷ عیسوی -

میرے پیارے صاحب مین ایسے نازک وقت مین ہمراہ راست آپکو جو چٹھی بھیجتا ہون اُسکی گستاخی معاف فرمایئے - اِس چٹھی کے ساتھ ایک یادداشت کی نقل جو لارڈ الفنسٹون کے نام کی ہے آپکی خدمت مین روانہ کرتا ہون - جہان تک مجکو معلوم

اُس سے کہ سکتا ہون کہ غیر قواعد دان سپاہی نمک حلال رہینگے لیکن قواعد دان دیسی سپاہیون مین اکثر بابکہ مجھکو یہ کہنا چاہیے کہ یک قلم ناراضی پھیلی ہوئی ہے - خدا کی مدد سے پنجاب مین ہماری حالت ایسی مستحکم ہے کہ ہم اپنے صوبہ کو بخوبی بچا سکینگے لیکن بنگال اور شمالی صوبون کی حالت بہت نازک ہے - کلکتہ اور آگرے کے درمیان پانچ چھہ ہزار گورون سے زیادہ لوگ نہونگے اور یہ لوگ ملک بھر مین اِدھر اُدھر پھیلے ہوے ہین - میرٹھ مین بھی جہان ہر درجے کے اٹھارہ سَو گورے تعینات ہین ہمنے سنا ہے کہ اُنھون نے باغیون پر حملہ کرنے کی خود تیاری نہین کی بابکہ اُنکی طرف سے حملہ ہونے کا اندیشہ کیا -

ص ۲۱

یہ حال کے مفسدے ظاہراً نئے کارتوسون کے سبب سے ہوے ہین - سپاہیون کے دل مین یہ بات سماگئی ہے کہ کارتوس کے کاغذ مین گاے کی چربی لگائی گئی ہے اور وہ کسیطرح سے نکل نہین سکتی - ظاہراً اُنکے دل مین یہ خیال گذرا ہے کہ اُنکے مذہب کا تاک کیا گیا ہے - ان لوگون سے باتین کرنا اور وجہ دلیل پیش کرنا بے سود ہے جو سپاہ باغی نہین ہے وہ کہتی ہے کہ ہم خیر خواہ ہین اور جسوقت اُسکو موقع ملتا ہے تو بگڑ جاتی ہے - افسر لوگ اِسکی کچھ اور وجہ بیان کرتے ہین لیکن مجھکو کچھ شبہہ ہے جاہل اور متعصب آدمیون کے دماغ مین جو بات ایک مرتبہ آجاتی ہے وہ پھر کسی صورت سے نکلا سے نہین نکلتی - بااینہمہ اسمین کوئی شک نہین کہ مکار اور فطرتی لوگون نے یہ فساد اُٹھایا ہے - تیسرے رسالہ کے سپاہیون مین جسکے تمام لوگ مسلمان ہین ناراضی پھیلنے کی اور بھی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی - اور مجھکو یہ قیاس کرنا چاہیے کہ کسی قسم کی بدانتظامی سے اِن لوگون مین بدی آگئی ہے اور چونکہ وہ بات فوراً اُنکے دلون سے دور نہین کی گئی اسواسطے وہ قواعد دان پلٹنون سے جاکر شریک ہوگئے -

سب سے بڑھکر خرابی کی بات یہ ہے کہ قریب قریب یہ سب لوگ اودھ اور اُسکے گرد نواح کے ہین اور اُنمین اکثر لوگ برہمن ہین - اسی سے انمین اسقدر تعصب اور ایسا خیال ہے اور بڑی آسانی سے وہ آپس مین اتحاد پیدا کرسکتے ہین - ویسی قواعد دان سپاہ کے پورے مین افسر کافی طور پر اپنے سپاہیون سے نہین ملتے ہین اُنکے اصل خیالات کو کسیطرح اُنکے دماغ سے نکال نہین سکتے اور روزمرہ کی نشست برخاست مین اُنکی غمخواری نہین کرتے -

غیر قواعد دان اور قواعد دان سپاہیون کے باہم ایک دوسرے سے ربط نہین ہے اور چونکہ وہ مختلف فرقون سے تعلق رکھتے ہین اور اُنکے کمان پر ایسے افسر ہین جن مین اپنے عہدے کے موافق لیاقت نہین ہے اسپر بھی وہ بھرتی کے لوگ ہین اور دوسرے لوگون کو دیکھکر وہ بھی اور رنگ پکڑتے ہین -

اب تک ہندوستان پر جو نازک وقت آئے میرے نزدیک اُن سب سے یہ وقت گاڑھا ہے اور اِس فساد کے رفع کرنے کے لیے ایک نہایت زبردست انتظام کرنا ہوگا مین بہت زور سے اِس بات پر اصرار کرتا ہون کہ جسقدر جلد ممکن ہو ایک کثیر التعداد گورون کی سپاہ انگلستان سے ہندوستان کو روانہ کرنا چاہیے - جو کچھ واقع ہوا ہے اُسکے بعد اگر اب ہم لوگ اسطور سے اپنا استحکام نکرینگے تو نہایت خرابی واقع ہوگی - موجودہ فوجی ضابطہ کی خرابی ثابت کرنے کے لیے اِس قسم کی

چند باتون کا بیان کرنا ضرور ہے - مین یقین کرتا ہون کہ بعض لوگون کو اس خرابی پر ضرور یقین حاصل ہوگا اور اسی سے وہ
اپنی اپنی قوم کی پیچ کرینگے - ایک سچا فوجی جوش مین افسر لوگ معمولی اوقات مین اس بات کو تسلیم نہین کرتے کہ کوئی بات
غلط ہے - کل قواعد دان ہندوستانی سپاہ اس قابل ہے کہ اُسکا از سر نو انتظام اور ترتیب کی جائے - ویسی سپاہ کے لیے صرف
چند افسرون کی ضرورت ہے - لیکن ان افسرون کو چیدہ اور منتخب ہونا چاہیے اور جسوقت کوئی افسر ناکام ہو تو یہ یاد
رہنا چاہیے کہ فوراً اُسکی جگہ دوسرا شخص مقرر کیا جائے - بہت سے افسر جو ہندوستانی سپاہ کے ساتھ ہین اُنکی ذات سے بڑا
نقصان ہوتا ہے کیونکہ اُنکو کچھ کام نہین کرنا ہوتا ہے اور وہ چاہتے ہین کہ کچھ کام کرین مگر جب اُسمین ناکامی ہوتی ہے تو بیدل
ہو جاتے ہین - تمام ویسی فوج کو غیر قواعد دان سپاہ کے اصول پر ہونا چاہیے اور اُسمین جو کچھ بچت ہو اُس سے گورون کا
ایک کافی سپاہ طلب کر کے اُسکا خرچ چلانا چاہیے -

ص ۳۳

لیکن ان تمام ضرورتون اور تردداتِ مین چیف کمشنر کی زندہ دلی کم نہین گئی تھی اور نہ یہی بات تھی کہ غدر کے
اس ابتدائی زمانے مین سوا اسکے اور کسی بات کا ذکر نہ ہوتا ہو جو شخص اُنکے جلسہ مین شریک تھا اُسکو اب تک
یاد ہوگا کہ اُنکے برآمدے مین شام کے وقت جب ٹھنڈی ہوا چلتی تھی تو ایسے ایسے عجب امورات پیش ہوکر ہنسی کی
شادی تھی بحث ہوتی تھی - ایڈورڈس صاحب جو سب لوگون سے بڑھکر ذی علم تھے (جیسا کہ چاہیے تھا) وہی ابتدا
کرتے تھے - پھر دوسرے اشخاص کو یاد ہوگا کہ ایک روز جب علی الصباح ہوا کھانے نکلے تھے اور راستہ مین تار برقی کے
محکمے کا ایک ہندوستانی آدمی ملا تو چیف کمشنر نے چہرہ بناکر اُس سے پوچھا کہ "یہ شور جو تم تار مین سُن رہے ہو اُسکا
سبب کیا ہے" اُسنے جواب دیا کہ مجھکو نہین معلوم ہے - صاحب چیف کمشنر نے کہا "تو تمکو تار برقی مین رہکر کیا اتنا بھی
معلوم نہوا" وہ شخص سمجھا کہ صاحب مجکو بیوقوف بنا رہے ہین اور شاید اُسنے اس بات کا بھی خیال کرکے کہ غدر کے اس
ابتدائی زمانے مین یہ سوال اسی کے بارے مین کیا گیا ہوگا جواب دیا کہ "حضور اس عہدے پر آئے ہوئے ابھی مجھکو
تھوڑا ہی زمانہ ہوا ہے لیکن مجھکو بہت جلد اُسکا حال معلوم ہوجائیگا" اسیطرح جب بارنس صاحب کمشنر علاقہ این روے
دریاے ستلج نے جو اپنی قسمت کے بڑے بڑے سردارون کو ہمارا طرفدار بنانے کے کام مین عمدہ کارگزاریان کر رہے تھے چیف کمشنر
اس مضمون کا تار دیا کہ "جنرل انسن کا نادرشاہی مزاج ہے - وہ کہتے ہین کہ ہم دہلی کے سفر مین گنجیفہ کے اوراق کی طرح
پریشان نہ پھرینگے بلکہ انبالہ مین جاکر خانہ نشینی کرینگے" اُسکا جواب چیف کمشنر کی اجازت یا اُنکی راے سے یہ دیا گیا کہ "اگر
نہین مانتے ہین جب نادری چپینگی تو آپ ہی مانینگے" یہ ایک ایسا جواب تھا کہ کمانڈر انچیف نے اُنکی بڑی داد دی ہوگی
کیونکہ گنجیفہ بازی کے فن مین ایک بڑا استاد رسالہ اسی زمانے مین اُنھون نے مشتہر کرایا تھا اور علاوہ اسکے مذکورہ بالا جواب
اُن سنجیدہ تاربرقیون کا بھی اشارہ ہوگیا جنکو جان لارنس اپنے مستقل ارادہ پر ثابت قدم رہکر اس بات پر اصرار کرنے کی
غرض سے برابر بھیجے جاتے تھے کہ گو کسی طرح کا خواہ ہو مگر ہر حالت مین دہلی پر فوراً چڑھائی کرنا چاہیے -

اب دیکھنا چاہیے کہ اِس زمانے مین صدر مقامات کی کیا کیفیت ہو رہی تھی - یہ خبر انبالہ مین ۱۱ تاریخ پہونچی اور جنرل برنارڈ کے ایک فرزند فوراً ڈاک کی سواری پر شملہ کو روانہ کیے گئے - وہ ۱۱ تاریخ اپنی منزل مقصود پر پہونچے اگر کمانڈر انچیف نے اسی شب اِس امر کی بھاری ضرورت کو سمجھ لیا ہوتا تو ہمکو یقین کرنا چاہیے کہ وہ ضرور انبالہ مین اپنی فوج کے سامنے پہونچ گئے ہوتے اور اُس بڑے شہر مین جو فوجی اور سول ضلع کا صدر مقام ہے دہلی کی جانب فوراً چڑھائی کرنے مین ہر طرح کی کوشش کرتے - لیکن اُنھون نے ایسا نہین کیا بلکہ تاخیر کر کے صرف ۱۵ - کی صبح کو وہان پہونچے اور اگر بیشتر نہین تو اسوقت صاحب چیف کمشنر کی جوش دلانے والی چٹھی جسکو مین اوپر محول کر چکا ہون پہونچ گئی ہوگی - اُسکے بعد فوراً ایک چٹھی اور آئی جسمین نہایت تاکید کی گئی تھی کہ سپاہیون کو پھر اُنکے عہدے پر اِس مضمون کا اشتہار جاری کر کے واپس بلانے کی ہر طرح سے کوشش کیجائے کہ نئے کارتوس جو طلب ہو کر آئے ہین اُنکا استعمال ہی نہ موقوف کیا جائیگا بلکہ جدید کارتوس آیندہ سے طلب ہی نہ کیے جائینگے -

ہمارا یہ کہنا محض فضول ہے کہ سپاہی لوگ ہمارے کہنے پر یقین کرینگے ان کارتوسون مین ایسی کوئی شے استعمال نہین کی گئی ہے جسپر کوئی اعتراض ہو سکے - وہ کبھی اِس بات کا یقین نہ کرینگے - وہ سمجھتے ہین کہ ہمارا مذہب جاتا ہے اور مخالفت اور بغاوت کرنے پر بھی آمادہ ہین - جو تدبیر ہم اُنسے اپنی حفاظت کرنے کی غرض سے کر رہے ہین اُس سے انکا خوف اور بڑھتا جاتا ہے - فی الحال سواے اسکے اِس بات کا کوئی چارہ نہین ہے کہ بہرحال کچھ دنون کے واسطے اِس بارہ مین سونہ اندازی نہ کیجائے اور جو کچھ ہوا ہے اُس سے آیندہ کے لیے سبق حاصل کیا جاے گورون کی فوج کو ہندوستان مین بڑھانے کی تدبیر کیجائے اور دیسی فوج کا از سر نو انتظام کیا جائے -

مین یور اکسلنسی کو بلا تقید کل حالات کا لکھنا فرض سمجھتا ہون - بیان کیا جاتا ہے کہ کلکتہ سے خط کتابت بند ہے یا بہرحال اسقدر موقع نہین ہے کہ گورنر جنرل سے استصواب راے کیا جاے - ہماری حکمت عملی یہ ہے کہ یکبارگی کارروائی شروع کر دی جاے جو لوگ ہم سے پھرے ہوے ہین اُنکو پھر سمجھا بجھا کر نوکری دیجائے جو لوگ متزلزل الراے ہین اُنکی دلجوئی کیجائے - اور جو لوگ بغاوت مین شریک ہین اُنکی سرکوبی مین ہر طرح سے کوشش کیجائے -

کارتوسون کے بارے مین جو راے دی گئی تھی فوراً اُسکی تعمیل کی گئی لیکن اب وقت گذر چکا تھا - جسوقت اپریل کے مہینے مین جنرل انسن شملہ کو جاتے تھے اور بغاوت کے آثار ہر طرح سے پائے جاتے تھے اور کوئی قطرہ خون کا نہین گرنے پایا تھا اگر اسوقت یہ اشتہار جاری کیا جاتا تو معلوم نہین اُس سے کیا نتیجہ پیدا ہوتا -

تین دن کے بعد آگے بڑھنے کی حکمت عملی پر اعتراضات ہونے کا گمان کر کے (اور مسلم نظائر سے ثابت ہے کہ انبالہ مین کمانڈر انچیف کے صلاح کارون نے اُن پر اِس حکمت عملی کی پیروی کرنے کا اصرار کیا تھا) اِس امید سے پھر ایک چٹھی لکھی کہ اُن اعتراضون مین کچھ کمی واقع ہو - اور اُنھون نے اپنی راے کو اِس خوشخبری سے اور رنگین کر دیا کہ

لوگ دہلی کی طرف روانہ ہو چکے اور پنجاب کے لیے گشتی کالم فوج تیار بھی ہو رہا ہے بلکہ وہ قریب تیار ہو چکا۔

راولپنڈی ۱۹ مئی ۱۸۵۷ء

میرے پیارے صاحب۔ گائڈس کے لوگ آج یہان سے روانہ ہوتے ہین اور امید ہے کہ ۲۵- تاریخ تک لاہور مین پہونچ جائین وہان سے یہ لوگ براہ فیروزپور کرنال جائینگے۔ گشتی کالم فوج ۲۵- تاریخ تک وزیرآباد پہونچ جائیگا اور وہان حضور ملکہ معظمہ کی پلٹن نمبر ۵۲- اور توپخانہ اور ایک ہندوستانی پلٹن کے لوگ ساتھ ہونگے اور یہ سب سیالکوٹ کے ہونگے۔

مجھکو دل سے امید ہے کہ آپ میرٹھ کی سپاہ کو بہت جلد باغیون سے صاف کر دینگے اور اُسکو کام کرنے کے قابل بنا دینگے میرٹھ مین محصور رکھنے سے کچھ دنون کے لیے حفاظت ممکن ہے لیکن اُس سے کوئی فائدہ نہین ہے بلکہ عوام الناس بیدل ہو جائینگے اور آخر مین یہ ہوگا کہ غلہ کا آنا بند ہو جائیگا۔ اور اگر میرٹھ کی فوج آزاد کر دی گئی جو اب تک معطل بیٹھی تھی تو وہ ملک کی نگرانی کریگی جن دیسی سپاہیون نے ابھی تک غدر نہین کیا ہے مگر اُسکی کوشش مین ہین اُنسے ہتھیار رکھوائیگی اور پھر جیسا موقع ہوگا اُسکے مطابق کام کریگی۔ اگر آگرہ اور ممالک مغربی وشمالی مین خطرہ ہے تو مین کہتا ہون کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو گورون کی سپاہ ساتھ لیتے ہوے نقل وحرکت کی جائے اور دشمنون کی سرکوبی کی جائے دریاے ستلج کے اِس پار ہم لوگ بخیریت رہینگے اور گائڈس وغیرہ کے طور پر دیسی سپاہ سے آپ لوگون کو مدد دے سکینگے۔

اگر آپ ایک دیسی قواعددان سپاہ کو گورون کی ایک مناسب تعداد اور اپنی تمام لیڈیون اور ولایتی عورتون اور خزانے کے ساتھ ایک جگہ جمع کر کے چھوڑ دیجیے گا اور دوسرے مقام کی ہندوستانی سپاہ طلب کیجیے گا تو سب کام اچھی طرح سے انجام ہوتا رہیگا۔ ہمکو اِس بات کی احتیاط لازم ہے کہ علٰحدگی نہونے پائے اور ہر مقام کے کمانیر صرف اپنی ذمہ داری کا کام دیکھتے ہین سلطنت کے مشترک فوائد کا لحاظ نہین کرتے۔ مجھکو کھٹکا ہے کہ بہت سے لوگ تاخیر اور تامل کی صلاح دینگے لیکن میرے نزدیک اِس حکمت عملی پر عمل کرنے مین خرابی رکھی ہوئی ہے۔ گورون کی روانگی کے لیے تھکے ماندے اور زخمی سپاہیون کو ہاتھیون اور دوسرے جانورون سے بھی جہان تک ممکن ہوگا مین مدد دونگا۔ میرٹھ اور کلکتہ کے درمیان گورون کی صرف پانچ رجمنٹین ہین جو تمام ملک مین ایک دوسرے سے فاصلہ بعید پر اِدھر اُدھر تعینات ہین۔ اگر ہم نے یہ کیا کہ جو مقام مستحکم ہے اُسی پر قبضہ کیے بیٹھے رہین تو اُنکا اور ہمارے دوسرے ہموطنون کا کیا حال ہوگا۔

اِس مقام پر ایک بات اور ایسی ہے جو مشکل سے نظرانداز ہو سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگرچہ جان لارنس کی آنکھ اور امید دہلی ہی پر تھی لیکن وہ اِس خیال سے کوسون دور تھے کہ دوسرے مقامات مین ہماری فوجین اور بھی زیادہ تاکید کے ساتھ طلب کی جائین۔ وہ صرف دو باتون پر مصر تھے ایک تو یہ کہ کارروائی فوری ہو گو وہ کسی طور کی ہو یعنی کچھ نہ کچھ اِس بات کے دکھانے کے لیے کہ آپ خائف نہین ہین کیے جائے۔ ابتدائی کارروائی آپ ہی شروع کیجیے جو لوگ متزلزل الراے ہین وہ ضرور ہماری پلہ کی طرف رجوع کرینگے۔ میرٹھ مین خاموشی اختیار کرنے سے

ص ۲۵ دہلی کا قبضہ جاتا رہا اور انبالہ مین خاموشی کرنے سے ہندوستان جاتا رہیگا۔ انکی نصیحتون کا لب لباب یہی تھا۔ دوسری یہہ (اور یہہ بھی بہت ضروری بات تھی) کہ خیال مین وسعت رکھیے۔ ویسا نہ کیجیے جیسا لوگ اسوقت میرٹھ مین کر رہے ہین۔ صرف اپنی ہی چھاؤنی یا قلعہ یا سپاہ یا صرف اپنے ہی صوبے کا خیال نہ کیجیے بلکہ سب پر بہیئت مجموعی نگاہ رکھیے۔ اس سے بڑھکر دانشمندی یا عمدگی کی اور کون صلاح ہوگی۔ اگرچہ جان لارنس بہ حیثیت سولین محض فوجی معاملات کے ہر حالت مین قدردان نہین تھے تو وہ اخلاقی اور ملکی حالتون پر (جو بہت ضروری باتین تھین) کامل طور سے حاوی تھے۔ وہ ہندوستان کے لوگون سے بخوبی تمام واقف تھے اور انسے واقفیت رکھنے کی حالت مین انکو اس بات کے بتانے کا حق حاصل تھا کہ کن خطرات کا مقابلہ کرنا اور جنگ کے کن قواعد سے لاپروائی کرنا ضرور ہے۔

جنرل اینسن کو انبالہ مین آکر پریشانی ہی پریشانی حاصل ہوئی یہان سے انکو کوئی مدد یا جرات نہ ملی۔ دریاے ستلج کے اس پار کی قسمت جو پنجاب بھر مین سب سے زیادہ کٹھن اور پیچیدہ تھی انکے اختیار مین تھی اور قریب قریب باقی تمام اضلاع کی بھی کیفیت تھی۔ لارنس صاحب کمشنر اور ڈگلس فورسایتھ صاحب ڈپٹی کمشنر انبالہ اور رکنڈرو صاحب جو پنجاب کے اسسٹنٹ کمشنرون مین تھے اور جارج رکٹس صاحب ڈپٹی کمشنر لودھیانہ یہہ سب لوگ ایسی کارروائیان کرتے تھے جو ایسے نازک وقت مین اچھے سے اچھا آدمی کرسکتا ہے۔ چیف کمشنر کی اس تاربرقی کو جو اوپر محول کی گئی ہے پاکر فورسایتھ صاحب نے پیش بینی کی اور ریاست (محفوظہ) پٹیالہ کے مہاراجہ سے جو چارون طرف ہماری عملداری سے محصور تھی تحریک کی کہ جہان تک انسے ہوسکے اپنے محافظون کی مدد کرین مہاراجہ اسکا جواب دے چکے تھے ملاقات کے لیے خود آگئے تھے اپنی تمام فوج ہماری راہ پر محول کردی تھی اور ایک دستہ سپاہ کا تھانیسر کو گرینڈ ٹرنگ روڈ کی حفاظت کے لیے بھیج دیا تھا جو پنجاب اور دہلی کی آمد و رفت کا اصل راستہ ہے۔ راجہ جھیند نے جو ایک دوسرے باجگذار سردار تھے اپنی فوجین ساتھ

ص ۲۶ لیے ہوے جمع کرکے کرنال کو روانہ کی تھین جو اسکے نزدیک آگئی تھین۔ راجہ نابھہ جو تیسرے باجگذار سردار تھے لودھیانہ کی طرف روانہ ہوچکے تھے جسکی نسبت سر جان لارنس نے ۱۳ مئی کی تاربرقی مین اپنا خطرہ ظاہر کیا تھا انبالہ کا سول خزانہ اور سول لین معتمد سکھ سپاہیان پولس کی حفاظت مین منتقل کردیا گیا تھا دریا کے معابر پر تاکیدی چوکی اور پہرا مقرر تھا اور اسکے سوا سکھون کے اور بہت سے چھوٹے سردارون کو جنکو سالانہ خراج پر جاگیرین عطا ہوئی تھین بارنس صاحب نے بلاکر کہا کہ خراج کے بدلے ایک حصہ فوج جمع کرکے روانہ کرین اور اسکی بھی تعمیل ہوچکی تھی۔

یہہ سب باتین بہت اچھی معلوم ہوتی تھین لیکن چڑھائی مین بہت بڑے بڑے موانع بھی عارض تھے جنکی بابت کمانڈر انچیف پر صرف اپنے حصے بھر کی جوابدہی تھی۔ کمانڈر انچیف اپنے پیچھے جتوگ کے نمک حلال گورکھاؤن مین بھی کچھ آثار بغاوت چھوڑ آئے تھے اور اس سے زیادہ خوف و ہراس جو نہایت ہی ذلت کی بات تھی شملہ کے گورون مین دیکھ آئے تھے۔ گورون کی جو رجمنٹین بعجلت تمام پہاڑ سے انبالہ مین آگئی تھین انھون نے آنے کے ساتھ معمولی بات

جو ضرورت کے وقت انگلش فوج روانہ کرنے کی حالت مین پائی جاتی ہے اور جسمین کبھی اختلاف نہین پڑتا بہ معائنہ کی کوئی شے تیار نہین تھی خیمون اور ڈاکٹری کے اوزارون اور گاڑیون اور بار برداری کے جانورون کا قحط تھا نہ بھاری توپین تھین اور نہ کوئی محفوظ توپخانہ تھا تھوڑا سا سامان جنگ جو ساتھ آیا تھا اُسقدر بھی وہان موجود نہ تھا محاصرہ کا توپخانہ پھلور مین تھا جو وہان سے ۰ میل کے فاصلے پر ہے اور بدرقہ کی کوئی فوج ایسی نہ تھی جو اُسکو حفاظت کے ساتھ یہان تک لے آتی۔ چھاونیون مین جہان کثرت سے آدمی موجود تھے ہیضہ شروع ہوگیا تھا اور سب سے زیادہ خرابی کی بات یہ تھی کہ شملہ سے آتے وقت اپریل کے مہینے مین کمانڈر انچیف جن لوگون کو بغاوت کی حالت مین دیکھکر اُسی طرح چھوڑ آئے تھے وہ اُسوقت سے شورش مچا رہے تھے اور میرٹھ مین غدر شروع ہوتے ہی بغاوت پھیلانے لگے اُس موقع پر باغی لوگ نہ بہ نہین کیے گئے تھے بلکہ گویا بغاوت کا اُنکو اور حوصلہ دیا گیا تھا اور اب اینسن صاحب کو صاف معلوم ہوا کہ نہ تو وہ ان لوگون کو دہلی مین لیجا کر کچھ کر سکینگے اور نہ اُنکو انبالہ ہی مین مسلح چھوڑ کر مطمئن رہ سکینگے پس لاہور کی طرح یہان بھی کارروائی کیون نہ کی گئی اور گورون کی جو سپاہ کثرت سے بہم پہونچ سکتی تھی اُسکے ذریعہ سے ہندوستانی نمک حرام سپاہ کے ہتھیار رکھوا کر اُنکی سرکوبی کیون نہ کر دی گئی۔

جنرل اینسن نے اُنکو یہ حکم دیکر کہ اُنکا ایک ایک پرا آگے بڑھے اُنکی بغاوت کا اس امر سے اور اظہار کر دیا کہ اُنھون نے حکم کی تعمیل نہ کی۔ سر جان لارنس نے بھی چٹھیون اور متواتر تاربرقیون کے ذریعہ سے بیکار اُن باتون پر اصرار کیا جو محض شعور طبعی سے ذاتی حفاظت کے لیے عمل مین لانا ضرور تھین۔ باغی رجمنٹون کے افسر اب تک یہ یقین کرتے جاتے تھے کہ وہ لوگ ہم سے برگشتہ نہین ہین۔ اینسن صاحب نے اپنی بہتر تجویز پر اُن افسرون کی تجویز کو ترجیح دی اور چیف کمشنر کی التجاؤن کا اُسی مسئلہ محالات سے جواب دیا جو جب ایک مرتبہ کسی کے دماغ مین سما جاتا ہے تو پھر کسی طرح نکالے نہین نکلتا اینسن صاحب نے جن ہتھیارون کے رکھنے کی باغیون کو اجازت دی تھی تھوڑے دنون کے بعد وہی ہمارے مقابلہ مین استعمال کیے گئے اور جو بات قرار واقعی طور پر یکبارگی بغیر اسکے کہ ایک گولی بھی چلنے پاتی انجام ہو سکتی تھی آخر مین اُسکا نصف حصہ بھی انجام کو نہ پہونچا اور بے انتہا وقت صرف کرنا پڑا اور دقت اُٹھانا پڑی اور لوگون کی جانین تلف ہوئین

لیکن ہمکو اس بات کی احتیاط لازم ہے کہ جنرل اینسن پر خلاف انصاف کوئی الزام عائد نہونے پائے۔ اسواسطے ہم اس بارے مین اور دوسرے امورات کے متعلق بھی دونون کی چٹھیون کو نقل کرتے ہین جنسے اصل حال آپ معلوم ہو جائیگا۔ ۱۷ مئی کو جب اینسن صاحب انبالہ مین پہونچے تو اُنھون نے صاحب چیف کمشنر کو یہ جواب لکھا۔

میرے پیارے جان صاحب۔ مجھکو آپکی چٹھی مورخہ ۱۴۔ ماہ حال وصول ہوئی جسکا اصل مطلب یہ تھا کہ دہلی پر فوراً قبضہ کر لینے کی تدبیر کی جائے۔ باینہمہ اُس تاریخ سے حالات بدل گئے کل دیسی سپاہ کی نسبت اب کہا جا سکتا ہے کہ وہ غدر کی حالت مین ہے آپ نے جو کامیابی سے رعب پیدا ہونے کا خیال کیا تھا اُسکے علاوہ دہلی کے فتح کرنے مین دو باتون کا اور بڑا بھاری فائدہ تھا

اول یہ کہ یورپین اشخاص کی جانین بچ جاتین اور دوسرے میگزین پر قبضہ ہو جاتا - امر اول یعنی یورپین لوگون کی جانین تو زیادہ تر تلف ہوگئین اور امر دوم یعنی میگزین اُڑا دیا گیا -

لیکن خیمون کے نہونے سے آگے بڑھنا غیر ممکن تھا اور اب تاک غیر ممکن ہے - گورون کی دوسری رجمنٹ کمپین آج صبح کو پہونچی ہے اور سب کے سب ایسی تعجیل اور جلدی مین طلب کیے گئے ہین کہ اُنکے پاس کوئی شئے نہین ہے - ہم نے سُنا ہے کہ بہت سی رجمنٹین دہلی کے باغیون کی شریک ہوگئی ہین - جسکے پھاٹک بند کر لیے گئے ہین اور اُن پر توپین چڑھا دی گئی ہین - شہر پناہ کی دیوارین بھاری مُنھ کی توپون کے آگے کوئی حقیقت نہین رکھتی ہین لیکن پہلو رستہ قریب ہا تکسی مقام پر کوئی توپ نہین ہے - اور چھ پونڈ کے گولہ کی صرف دو توپین ہین میرٹھ مین ایک لیٹ فیلڈ توپخانہ نو پونڈ والی توپون کا ہے میرٹھ سے میرے پاس خبرین بہت کم پہونچتی ہین - مین نے جنرل ہیویٹ کو ہدایت کی ہے کہ وہ جسقدر سپاہ چھاؤنیون کے استحفاظ کی تدبیر کرنے کے بعد بچا سکین اُسکو لیکر مجھسے ملنے کے لیے تیار رہین - مین نے اُنکی تحریر سے اس بارے مین ابھی کچھ نہین سُنا ہے -

ہم اپنی دو ہندوستانی پلٹنون اور ایک رسالہ پر بھروسا نہین کر سکتے - اُنھون نے اپنے تئین حوالہ نہین کر دیا تھا اور میجر جنرل اور اُسکے کمانیرون نے ظاہر کیا کہ اُنکا چال چلن اچھا ہے یہان تک کہ مین نے بھی کہہ دیا کہ وہ معتمد تصور کیے جائین اور جہان فوج کوچ کریگی وہان وہ بھی جائینگے - مین نے سُنا ہے کہ اُنھون نے پروں مین تقسیم کیے جانے سے انکار کیا اور کہا کہ اگر ہم اپنے جھنڈے کے ہمراہ بھیجے جائینگے تو خیر خواہ رہینگے - بایں ہمہ اِن لوگون مین سے کسی پر اعتماد نہ کرنا چاہیے اور مین اس بات سے بہت خوش ہون کہ اُنسے نجات حاصل کی جاے - نصیری کے توپخانے کا میدان مین جانے سے انکار کرنا بڑی قیامت ہے - اتنا اچھا ہوا کہ اُنھون نے کچھ تیزی نہین ظاہر کی لیکن مین نے سُنا ہے کہ ظاہراوہ اپنی راہ جانے پر آمادہ تھے - اور مین نے بمجبوری نمبر ۷۵ کے کچھ آدمی کسولی کو واپس بھیج دیے تاکہ کسولی اور شملہ کی حفاظت کرین پس اسوقت غنیم ہمارے عقب مین ہین اور یہ بات مشکل سے کہی جاسکتی ہے کہ کس طرف سے وہ لوگ آئینگے -

اب یہ بات آپ کے غور کرنے کی ہے کہ یہان جو قلیل فوج ہے اُسکو جوکھم مین ڈال کر کیا دہلی کی مہم پر بھیج دیا جائے - مین سمجھتا ہون کہ یہ بات مناسب نہین ہے - میرے نزدیک اس کام کے لیے اُسکی تعداد بالکل ناکافی ہے اسمین شک نہین کہ جسوقت ہمکو موقع مل جائیگا تو دیوارون کو بھاری توپون سے ضرور منہدم کر دینگے - ممکن ہے کہ پھاٹک کھل جائین اور مقابلہ بہت کم کیا جاے لیکن اتنے قلیل آدمی اس بھاری شہر کی ایسی تنگ گلیون مین جہان ہر گوشہ مین وہان کے لوگ ہتھیارون سے مسلح بیٹھے ہین جا کر میرے نزدیک بہت برے پھنسینگے اور اگر چھ سات سو آدمی مجروح یا مقتول ہوے تو پھر کتنے باقی رہ جائینگے - کیا ہم اُس شہر کو اتنے باغیون کے مقابلہ مین بچا سکینگے - آیا ہم شہر کے اندر یا باہر ٹھہر سکینگے - اِن تمام معاملات پر لحاظ کر کے میری راے یہ ہوتی ہے کہ اگر ہم ہوشیاری کے ساتھ اپنی تمام فوج کو ایک جگہ جمع کر کے اسمین سے مشکوک آدمیون کو خارج کر ڈالین اور اُنکی جگہ معتمد آدمیون کو مقرر کرین تو بھی اس بات کے لیے بہت زمانہ درکار ہے کہ بغیر اس بات کے خطرے کے کہ شاید ہمکو ناکامی

حاصل ہو جسطرف چاہیں اُدھر چلے جائیں۔

جدید سپاہ کی بھرتی کے بارے میں آپ نے تار پر جو خبر بھیجی اُس سے میری رائے مستحکم ہوئی - مجھکو یہاں بیان کر دینا چاہیے کہ میجر جنرل برگیڈیر ایجوٹنٹ جنرل کوارٹر ماسٹر جنرل کاپیٹسری جنرل یہاں کے جن جن لوگوں سے میں نے مشورہ کیا اُن سب نے یہی رائے دی - کاپیٹسری جنرل نے البتہ اس بات سے قطعی انکار کرکے رخنہ اندازی کی کہ ایسی مہم کے لیے جو سامان درکار ہوگا سولہ سے لیکر بیس دن تک اِس سے کم عرصہ میں بندوبست نہیں ہو سکتا - میرا خیال تھا کہ یہ سامان اُس سے کم زمانے میں فراہم ہو سکیگا لیکن یہ رائے میں سابق میں رکھتا تھا جب کرنل ٹامسن سے ملاقات نہیں ہوئی تھی - بیشک مجھکو یہاں آئے ہوئے چالیس گھنٹہ سے کچھ ہی زیادہ عرصہ گذرا ہے اور ہر گھنٹہ ایک ایسی بات ہوتی ہے جس سے سابق کی رائے بالکل بدلنے کے قابل ہو جاتی ہے - . . . . . - اگر آپ اِس [ص۲۹] مشکل امر کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کرینگے تو مجھکو بڑا اطمینان ہوگا - کیونکہ میں اپنے تجربے کی نسبت اُسپر زیادہ اعتماد کرونگا -

آپ کا بڑا صادق دوست

جارج انسن

ص ۲۹

چیف کمشنر نے اِس چٹھی کے پانے کے بعد بلا تاخیر اپنے خیالات ظاہر کیے اور اِس بات کے بیان کرنے کی مشکل سے حاجت معلوم ہوتی ہے کہ وہ کمانڈر انچیف کے خیالات سے مطابق نہیں تھے - میں اس چٹھی کا ایک لفظ بھی نہیں چھوڑ سکتا -

راولپنڈی ۲۱ مئی ۱۸۵۷ء

میرے پیارے صاحب - میں نے آپ کی چٹھی مورخہ ۱۷ - ماہ حال کا جواب کل تار پر بھیجا ہے - میں اپنے نزدیک تو یہ نہیں سمجھتا کہ ملک میں کسی مقام کے آدمی ہمارے خلاف ہوں - اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ یہاں سے اُس مقام تک جہاں سے دہلی چند میل کے فاصلے پر رہ جاتی ہے ملک کے لوگ کسی مقام پر ہمارے خلاف نہیں ہیں - میں نے قریب قریب ۱۳ برس تک دہلی میں کام کیا ہے اور وہاں کے لوگوں سے خوب واقف ہوں - مجھکو یقین ہے کہ اگر سول افسروں کی طرف سے عمدہ انتظام ہوگا تو ہماری فوج کے پہونچتے ہی شہر کے پھاٹک کھل جائینگے - یہ بات کسیطرح سے باور نہیں آتی کہ باغی دہلی پر قبضہ قائم رکھ کے اُسکو بچا سکینگے - تاہم میں تسلیم کرتا ہوں کہ جنگی اصول پر موجودہ صورت معاملات میں دہلی پر چڑھائی کرنا قرین مصلحت نہیں ہے - اور جب تک میرٹھ کی فوج کام کرنے پر تیار نہو اُسوقت تک اور بھی مناسب نہیں ہے اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب وہاں کے سپاہی آزاد کر دیے جائیں - میرٹھ کو ایک مرتبہ بچا لیجیے پھر سارے ملک کی طرف سے اعتماد ہو سکیگا - باربرداری کے بارے میں کوئی دقت نہیں ہو سکتی ہے - عمدہ انتظام سے گاڑیوں کے مالک آپ ہی چلے آئینگے لیکن پھر چاہو وہ خوبی جمع ہو سکتی ہیں -

میرٹھ سے آپ لوگ ایک معقول رائے اِس امر کے متعلق قائم کر سکینگے کہ آیندہ کونسا طریقہ اختیار کیا جائیگا - اگر آگے کے ملک میں فتنہ و فساد پھیلا ہوا اور سپاہیوں نے غدر قائم کیا ہو تو میں خیال کرتا ہوں کہ ہم پر فرض ہوگا کہ آگے بڑھیں اور پھر ایک

مقام کو مدد دین اور باغیون کے ہتھیار رکھوالین اور باغیون کی سرکوبی کرین - اگر برخلاف اسکے ہر مقام محفوظ ہو تو امر تجویز طلب یہ ہوگا کہ آیا آپ اپنی فوج وہان جمع کیجیے یا دہلی پر چڑھائی کیجیے گا -

مین سمجھتا ہون کہ یہ امر قابل قبول ہے کہ ہماری گورون کی سپاہ نہ یہان اور نہ وہان قبضہ رکھنے کے واسطے جمع کی گئی ہے بلکہ اس بات کے واسطے تیار رکھی گئی ہے کہ جہان کہین ضرورت ہو وہان جانے پر مستعد رہے ان سپاہیون کے رہنے کے لیے عمدہ آب وہوا کے اور صدر مقامات منتخب کیے گئے تھے لیکن جب تک ہمارا رعب قائم ہے اور ملک خاموش ہے اُسوقت تک اس بات کا کوئی مضائقہ نہین ہوسکتا کہ کتنی چھاونیان ہم نے چھوڑ دی ہین لیکن یہ ہم اُسوقت نہین کرسکتے ہین جب گورون کی بڑی بڑی جماعتون کے مقابلہ مین یہ ہندوستانی سپاہ کے دُو دُو یا تین تین حصے چھوڑ دین - یہ بات بالکل وقت پر منحصر رہیگی - رفتہ رفتہ مگر یقیناً ہندوستانی سپاہ ہم لوگون کو ہلاک کرڈالیگی -

اُپنے استحکام کی جو تدبیرین ہم سے ممکن ہین اُن سب کو ہم یہان عمل مین لا رہے ہین اور چاہتے ہین کہ اپنے یا دوسرون کے ذریعہ سے جسطرح ممکن ہو مدد دین - لیکن کیا یور اکسیلنسی ایک طرفۃ العین کے لیے بھی یہ تصور کرسکتے ہین کہ غیر قواعد دان سپاہ اُس بات کو دیکھکر خیر خواہ رہیگی کہ ہمارے گورے اپنی چھاونیون مین بیٹھے ہوئے اس بات کے منتظر ہین کہ دیکھیے کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے -

یور اکسیلنسی نے کہا ہے کہ ہمکو اپنی فوج احتیاط کے ساتھ جمع کرنا چاہیے لیکن اس فوج مین سوا گورون اور توپون اور سامان جنگ کے اور کیا ہے - یہ سب ابھی سے مہیا ہین اور بڑے بڑے نتیجے پیدا کرنے کے لیے صرف عقلمندی اور مستعدی کی کارروائی درکار ہے - ہمارے پاس روپیہ بھی ہے اور ملک پر بھی اختیار حاصل ہے - لیکن اگر ناراضی پھیلی تو بلوہ ضرور ہوگا اور اُسوقت نہ تو ہم مالگزاری وصول کرسکینگے اور نہ سامان رسد مہیا کرسکینگے -

مہربانی فرماکر ذرا کل تواریخ ہندوستان کو ملاحظہ فرمائیے - جب ہم نے مستعدی سے کارروائی کی تو ہمکو کبھی ناکامی حاصل نہ ہوئی اور جب ہمنے بزدل مشیرون کی صلاح پر عمل کیا تو کب کامیاب ہوئے - کلائیو صاحب نے بارہ سو آدمی لیکر اپنے ان کل نامی فہمیدون کی راے کے خلاف پلاسی مین جنگ کرکے چالیس ہزار آدمیون کا مقابلہ کیا اور بنگال کو فتح کرلیا - ہالسن صاحب چمبل سے پلٹ آئے تھے اور قبل اسکے کہ وہ آگرے تک آتے اُنکی فوج کا انتظام بگڑگیا اور ایک حصہ فوج کا تباہ ہوگیا - کابل کے سانحہ پر خیال کیجیے - اگر استقلال اور جرأت سے کارروائی کی جاتی تو یہ بلا رد ہو جاتی - غیر قواعد دان سپاہ اور قزلباشون مختصر یہ کہ ہمارے دوستون نے جو تعداد مین بہت سے تھے ہمارا ساتھ صرف اُس وقت چھوڑا جب اُنھون نے دیکھا کہ ہم اُنکے دوست نہین ہین - کیونکہ یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ غیر ملک کے بعض تنخواہ دار لوگ جان و مال ہم پر نثار کرنے کے لیے تیار ہوجائینگے - ایک مدت تک وہ ضرور ہمارے ساتھ رہینگے کیونکہ وہ جانتے ہین کہ ہمکو آخر مین ہمیشہ فتح حاصل ہوئی اور ہم لوگ بہت اچھے مالک ہین - لیکن اس مدت تجاوز کیجیے تو معلوم ہو کہ ہر شخص اپنے حال کے نفع اور موجود حفاظت کا خیال کریگا -

پنجاب کے غیر قواعد دان سپاہی نہایت جوش سے اس امر پر نازان ہوکر کہ اُنپر اعتماد کیا گیا ہے اور قواعد دان سپاہ پر

اپنی فوقیت دکھانے کے اشتیاق میں گورون کے ساتھ پہلو بہ پہلو ملکر جنگ کرنے پر مستعد ہیں۔ لیکن اگر پہونچنے کے بعد وہ دیکھینگے کہ گورے کان میں تیل ڈالے بیٹھے ہیں تو وہ یہ سمجھنے لگین گے کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا۔ اِس بات کو یاد رکھیے کہ جب تک ہم لوگ توقف کرینگے اُسوقت تک باغیون کے جاسوس برابر ہر ایک چھاونی میں جائینگے اور وہان کے حالات دریافت کر کے لکھتے رہینگے۔

مجھکو اِس بات کے خیال کرنے سے افسوس معلوم ہوتا ہے کہ ابھی باغیون پر کہین مصیبت نہین پڑی۔ بریگیڈیر کاربٹ نے بیشک بڑی تعریف کے قابل انتظام کیا ہے۔ چھ کم زور کمپنیون اور اپنے توپخانہ سے اُنھون نے تین رجمنٹون کے ہتھیار رکھوا لیے اور اسطور پر اُنکو ایسا بنا دیا کہ کوئی نقصان اُنکی ذات سے نہین ہو سکتا ہے۔ میرے نزدیک بریگیڈیر ہیرارڈ کو اِن سپاہیون کی تنبیہ کرنے کا بہت عمدہ موقع حاصل تھا لیکن اُنھون نے ہاتھ سے نکل جانے دیا۔ بریگیڈیر موصوف نے اگر کارروائی کی ہوتی تو سیکڑون میل تک خاموشی پیدا کر دیتے۔ حضور ملکہ معظمہ کی پلٹن نمبر ۸۱ نے کوشش کر کے پلٹن نمبر ۴۵ کا حملہ روک دیا لیکن باغی سپاہی صاف نکل گئے اور اُنکو ذرا نقصان نہین پہونچا۔ اور اِسوقت تک بھی اُنکے دل مین نہین ہے کہ ایک جگہ جمع ہون بلکہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہتھیار چھوڑ کر بھاگ گئے۔ دہلی مین سپاہیون نے اپنے افسرون کو مار ڈالا اور ہماری توپین چھین لین لیکن وہان بھی یہ لوگ نہین ٹھہرے۔ اگر گورون کی ایک قلیل تعداد ہتھیارون سے اچھی طرح مسلح ہو تو اِن سپاہیون کی تعداد کثیر بھی اُنکا مقابلہ نہین کر سکتی ہے۔ پچھلے چند برسون مین تو اُنھون نے ایسے وقت مین بھی کوئی کار نمایان نہین کیا جب ہمارے نشان کے نیچے ایک معقول سبب کے لیے اُنکو لڑنا پڑا اور یورپین افسر اُنکے سر پر اور انگلش رفیق اُنکے پہلو مین موجود رہے۔ باغیون کی حیثیت سے تو وہ لڑ نہین سکتے۔ وہ آگ لگا بیٹھینگے لوٹ مار اور کشت و خون کرینگے مگر جنگ نہ کرینگے۔

مجھکو یہ خیال کرنا لازم ہے کہ انبالہ کے سپاہیون سے اگر کوئی ذمہ داری کی گئی تھی تو وہ اُسی وقت سے جاتی رہی جب اُن لوگون کو علحدہ پرے باندھکر چڑھائی کرنے کا حکم دیا گیا اور اِس حکم کی اطاعت سے اُنھون نے انکار کیا۔ اور جب یہ نوبت ہے تو میری خواہش یہی ہے کہ اُن لوگون سے پہلے ہتھیار رکھوا لیے جائین اُسکے بعد اُنکو نوکری سے چھوڑا دیا جائے۔ رسالہ کے سوارون گورون کی سپاہ اِس قابل ہو سکیگی کہ بغیر دقت اور پریشانی کے آگے بڑھے۔ لیکن اگر آپ یہ خیال فرماتے ہین کہ جن لوگون نے ہم پر اعتماد نہین کیا اور نہ کرینگے اُن پر ہم خواہ مخواہ اعتماد کرین تو جس طرح ہو سکے ایک رجمنٹ کو اپنے ساتھ لیجیے اور اِس بات کا بندوبست کر لیجیے کہ وہ یکبارگی ہمسے بدظن ہو کر گورون کی سپاہ کو ہلاک نہ کرنے لگے۔۔۔

مین نہین سمجھ سکتا کہ محکمہ کمسریٹ نے جو ظاہر کیا ہے کہ سامان رسد کے جمع کرنے مین سولہ روز سے لیکر بیس روز تک صرف ہونگے اِسکا کیا مطلب ہے مجھکو ہر طرح سے اِس بات کے یقین کرنے کی ترغیب ہوتی ہے کہ جو کچھ فوج کے ہمراہ بھیجنا ہوگا وہ کئی دن مین بخوبی فراہم ہو سکتا ہے۔ آج کل یہان نہایت عمدہ فصل کٹی ہے اور انبالہ اور میرٹھ کے درمیان بافراط غلہ فراہم ہو سکتا ہے۔ ملک کے زیادہ تر حصہ مین قرار واقعی زراعت ہوتی ہے۔ ہم اپنی فوج بلا دقت ایسے ایسے علاقون کی راہ بھیج رہے ہین جو بمقابلہ یہان کے محض ریگستان کہے جا سکتے ہین۔۔۔

ہماری سچی حکمت عملی یہ ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند اور علی العموم مالک پر (کیونکہ ان سب نے ہماری طرفداری کی وجہ ثابت کی ہے) اعتماد کیا جاوے لیکن قواعد دان ہندوستانی سپاہیون پر بھروسہ نہ کیا جاوے مین تو ہر طور رہنے اس بات کی کوشش کرونگا کہ ہر ایک گورے کو یہان سے بچاؤن یا بہرحال وہین ایک تو ضرور رہ جاویگا۔ رہ رہ کر چڑھائی کرنے اور اپنی قوت کے برابر حملہ آور ہونے سے اُنکی ہمتین قائم رہینگی۔ چنانچہ اس لحاظ سے ہم گائڈس کے لوگون سکھون کی چوتھی پلٹن اور نمبر اول اور نمبر چہارم پنجابی پیادون کی پلٹنون کو پنجاب کے دور دراز حصون کی طرف بھیجے دیتے ہین۔

اگر پنجاب مین کوئی ایسا افسر ہو جسکو حضور اپنی طرف رکھنا چاہتے ہون تو بلا تامل اُسکو طلب فرمالین۔ ہیڈکوارٹر مین فی الحال ایک نوجوان افسر ہے جو اگرچہ کم عمر ہے لیکن اُسنے بہت سے معرکے دیکھے ہین اور اپنے کو ایک نہایت عمدہ سپاہی ثابت کیا ہے۔ وہ افسر کپتان نارمن متعلقہ دفتر ایجوٹنٹ جنرل ہین۔ سر کالن کیمبل صاحب اُنکی نسبت بہت اعلی راے رکھتے ہین اور جب وہ پشاور مین چھوڑ دیے گئے تھے تو لوگون نے خیال کیا کہ ایک نہایت عمدہ افسر اُنکے ہاتھ سے جاتا رہا۔

جان لارنس نے غدر کے زمانے مین جو چٹھیان تحریر کین میرے نزدیک اُن تمام چٹھیون مین ایک خط بھی ایسا نہین ہے جسمین ایک طرف کی راے اس سے زیادہ زور کے ساتھ ظاہر کی گئی ہو۔ یہ کسی طرح ممکن نہین ہے کہ ان سب باتون کو پڑھکر ہماری آنکھون کو وہ کیفیت محسوس نہو جو جان لارنس نے لکھی ہے اور اُس زور و قوت کا اثر کچھ نہ کچھ ہمارے دل مین نہ پیدا ہو جسنے اُس وقت اُنکے تمام ماتحتین کے دل پر اپنا اثر پیدا کیا تھا سر جان لارنس کی چٹھیون اور تاربرقیون کے بارے مین جو اُسوقت لکھی اور بھیجی گئی تھین ایسے لوگون کا جو اُنکی ضرورت سے قرار واقعی واقف تھے جو کچھ خیال تھا میرے نزدیک ایک کتاب مین اُسکی تصویر نہایت دلکش طریقہ سے کھینچی گئی ہے جسکا نام ہے "میرٹھ والنٹیر سوارون کی خدمت اور مہمین غدر کے زمانے مین" آر ڈنلوپ صاحب جو جان لارنس کے ماتحت کبھی نہین رہے اُس کتاب کے مصنف ہین وہ لکھتے ہین کہ

شملہ مین علی العموم جو خوف اور ہیبت طاری رہی اُس سے مسٹرس پی — اور اُنکے شوہر مستثنی ہین۔ اُنکے شوہر ایسے وقت مین اپنی جگہ لینے کے واسطے گئے تھے جبوقت انسان کو داد شجاعت دینا چاہیے۔ اور جو خوفناک کام ہمکو کرنا پڑا تھا اُسکا ذکر مسٹرس موصوفہ نہایت اطمینان اور بشاشت کے ساتھ جیسا انگلستانیون کے لیے لازم ہے کرتی تھین۔

جان لارنس کی نسبت وہ بھی اُسی طرح کہتی تھین جسطرح اور لوگ کہتے تھے یعنی یہ کہ جان لارنس نے خود ہی محنت شاقہ نہین کی بلکہ تمام لوگون کو جو کام مین سستی پیدا کرتے تھے اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اپنے فرائض منصبی کا خیال کرین۔ اُنھون نے جہان جہان ضرورت دیکھی کمال لیاقت سے فی الفور تار پر تار روانہ کیا۔ جان لارنس کی تاربرقیون کے ایک جملہ سے ابتدائی حالت غدر مین ایک شخص کی جان پر بن گئی تھی۔

مندرجہ بالا خط جس روز لکھا گیا تھا اُسکے دوسرے دن راولپنڈی مین ایک خط پہونچا جو اُس چٹھی کا

کچھ جواب نہیں تھا اس خط میں کمانڈر انچیف نے اپنی مشکلات کا حال ظاہر کرکے اس امر سے انکار کیا تھا کہ بیجا طور پر تاخیر نہیں ہوئی - اسمین لکھا تھا کہ وہ مجھسے بڑھکر کسیکو اس بات کی خواہش نہیں ہوسکتی تھی کہ کام مین جلدی کی جاتی لیکن نہ خیمے تھے نہ سامان جنگ تھا اور فی گورا پلٹن بین آوازون کے چھڑے بھی پاس نہ تھے باربرداری بغیر فوج حرکت نہیں کرسکتی تھی - جو اونٹ اور بیل گاڑیان گورون کو پہاڑ سے لائی تھین مجبوری خیمون کے لیے وہ پھر واپس روانہ کی گئین اور اسپر بھی ایک جماعت ۱۷ - کی شام کو کرنال کی طرف بھیجی گئی - اسواسطے کمانڈر انچیف خیال کرتے تھے کہ جیمس صاحب نے بارنس صاحب کو جو اس مضمون کا تار دیا تھا کہ کمانڈر انچیف کے تاخیر کرنے سے کمال نقصان ہو وہ بیجا تھا -

یہان لارنس نے اپنی طرف سے اظہار تاسف کرکے جواب دیا کہ میرے لکھنے سے اگر کچھ برا معلوم ہوا تو اسکا مجھکو نہایت افسوس ہے اور آگے جواب مین اپنے عام خیالات ظاہر کیے اور دہلی کے حالات سے انکو جو ذرہ ذرہ آگاہی تھی اسکے متعلق بہت سی باتون کی صلاح دی -

راولپنڈی - ۲۴ - مئی ۱۸۵۷ء

ڈیر جنرل انسن - مین لیفٹننٹ جیمس کی اس تاربرقی کی ایک نقل جسکا آپنے اپنی ۱۹ - کی چٹھی مین حوالہ دیا ہے اس چٹھی کے ساتھ روانہ کرتا ہون - اس سے آپکو معلوم ہوگا کہ جو قابل اعتراض مطلب آپ اس سے پیدا کرتے ہین وہ اس تاربرقی کی عبارت سے نکل نہین سکتا - اگر میری کسی چٹھی یا تاربرقی سے آپ کے دل کو رنج پہونچا ہو تو مجھکو اسکا بڑا افسوس ہے - مین نے بڑی دلسوزی اور تاکید سے چڑھائی کرنے کی رائے دی ہے کیونکہ مجھکو پورا یقین ہے کہ یہ حکمت عملی بہت صائب ہے - گو ہمارے اوپر کیسا ہی ناگہانی حملہ کیون نہ کیا جائے لیکن ہمارا فوجی انتظام کیسا ہی اس امر کی رکھتا ہے کہ ہم فی الفور کارروائی کرسکین - اس بات کا یقین ہے کہ ملک کے لوگ ہمارا ساتھ دینگے بشرطیکہ ہم انکے ساتھ اس امر مین کوشش کرینگے کہ انکو مصیبت اور پریشانی سے بچالین - اور اسوقت لوگ ہمارا ساتھ دینگے جب ہم خاص اپنے ملک کی فوج سے ان لوگون کے مقابلہ مین کمر باندھینگے جن سے تمام لوگ محبت نہین رکھتے -

اگر کوئی مقام ایسا ہے جہان لوگ ہمارے خلاف سر اٹھاینگے تو وہ درہ پشاور ہے کیونکہ یہان کے لوگ طبعاً مفسد اور پلہ درجہ کے بدطینت اور متعصب ہین اور وہان کے سردار ہم سے پھرے ہوئے ہین - لیکن ابتک ہم نے انکو وفادار پایا - اگر سردار لوگ علٰحدگی اختیار کیے ہوے ہین تو مقدمین موافق آتے اور اپنے حصہ کے آدمی اپنے ہمراہ لاتے جاتے ہین --- .... --- میری سمجھ مین نہین آتا کہ کرنل ناسمتھ کسواسطے اسقدر سامان رسد مانگ رہے ہین - اسقدر غلہ وغیرہ فوج کے ساتھ بھیجنا صفت مین فوج کو زیر بار اور ہمارا روپیہ برباد کرنا ہے - احتیاطاً تین چار روز کی غذا کافی ہے اس سے زیادہ کی کوئی حاجت نہین ہے میرا عقیدہ یہ ہے کہ دس ہزار فوج بخوبی تمام گوشہ شمال و مغرب کی طرف بھیجی جاسکتی ہے اور اگر ضرورت کے موافق روپیہ کی تدبیر کردی گئی

توسامان رسد کے حاصل کرنے مین کوئی وقت نہوگی - مین اب تک یہ سمجھتا ہون کہ دہلی مین ہمارے مقابلہ کا کوئی قصد نہ کیا جایگا لیکن میرٹھ کی فوج کو بیشک سب کے پہلے ہمکو درست کرنا چاہیے اور دہلی کے مقابل حرکت کرنے مین ہمکو جنگ کی تیاری کرنا لازم ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہماری فوج کے پہونچنے پر باغی لوگ یا تو منتشر ہو جائینگے یا شہر کے لوگ فساد کرکے پھاٹک کھول دینگے - اگر کوئی ہوشیار افسر ہو تو وہ تھوڑے سے غیر قواعد دان سپاہیون کو ہمراہ لیکر میرٹھ سے شاہدرہ کو جو دریا سے جمنا کے بائین کنارے پر دہلی سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے جا سکتا ہے - شاہدرہ مین جاکر وہ بخوبی تمام محفوظ ہو جائیگا اور خیر خواہ باشندون سے راہ و رسم پیدا کر سکیگا - اسوقت مذکورہ بالا افسر کو صدہا آدمی مل سکینگے جو تمام ضروری باتون کی خبر لا سکینگے - دریا سے پار اُترنے مین بہت سے مقامون پر کوئی دقت نہوگی - شہر کے اِدھر اُدھر بھی بہت سے معبر ہین - مین نے خود چند سوارون کے ساتھ گھوڑے کی سواری پر آدھی رات کو اس دریا کو عبور کیا ہے لیکن سیلاب کے زمانے مین بھی لوگ بھینسے کی دُم پکڑ کر دریا سے عبور کر جاتے ہین اور اِس طریقہ سے ہمارے آدمی اسطور پر دریا کو عبور کر جائینگے کہ کسیکو شبہہ بھی نہوگا اور اُس پار سے خبر لا سکینگے - مین سمجھتا ہون کہ کرنال پانی پت اور سون پت کے راستے سے جو دہلی کو شاہراہ عام گئی ہے اُسپر دو تین سو سوار راتنی دور تک جا سکتے ہین جہان سے دہلی صرف دو ایک میل رہ جاتی ہے - ہماری فوج جہانتک ممکن ہے اُسقدر جلدی کے ساتھ کوچ کر رہی ہے لیکن آپ کے حصہ کی طرف پہونچتے پہونچتے تھوڑا بہت وقت صرف ہوگا . . . . . ---

مکرر یہ کہ مین نہایت زور دیکر اس بات کی صلاح دیتا ہون کہ قواعد دان سپاہیون کے جو لوگ باغی ہوگئے ہین اُنکی جگہ پر اور لوگون کو مستقل طور پر مقرر کرنے کا کوئی قصد نہ کیا جاوے - اگر فوجی انتظام کے تبدل و تغیر کا کوئی وقت ہے تو وہ وقت یہی ہے -

اس کتاب کے پڑھنے والون پر ظاہر ہوگا کہ معاملات انبالہ کی نسبت جان لارنس کو سب سے بڑھکر اس بات کی وجہ سے پریشانی تھی کہ کرنل ٹامسن کمسریٹ جنرل نے سامان رسد کے جمع کرنے کے لیے سولہ روز کی میعاد مانگی تھی --- جان لارنس کو اُس زمانہ مین یقین تھا (جس طرح غدر کے ختم ہونے کے بعد تمام معاملات پر خاموشی کے ساتھ غور کرنے پر اُنکو یہ یقین ہوتا تھا) کہ اگر ہماری طرف سے دشمن کو نقصان پہونچانے کی کوئی کارروائی نہوگی تو جمنا اور ستلج کے درمیان کی کُل آبادی باغی ہو جائیگی اور سرداران پٹیالہ جھیند اور نابھہ کو جنھون نے بزمانہ مابعد نہایت عمدہ خدمتین انجام دین خود اُنکی فوج (گو وہ سردار ہمارے طرفدار بھی رہے) چھوڑ دیگی یا اگر یہ نہوا تو وہ بھی باغی فوج کے شریک ہو جائینگے - جان لارنس ابھی اس بات کو بھولے نہ تھے کہ اِس زمانہ کے دس برس پیشتر میجر براڈفوٹ ایجنٹ سرحد متعینہ گورنر جنرل نے سکھون کی لڑائی کے شروع ہونے کے وقت خاص اسی مقام سے صرف دس دن کے عرصہ مین فوج کے بڑھنے کے لیے تمام سامان رسد فراہم کر لیا تھا - اگرچہ اُسوقت کے کامیسریٹ جنرل نے لارڈ گف سے کہا تھا کہ ایک مہینہ یا چھ ہفتہ سے کم وقت ضروری سامان رسد کے جمع کرنے مین صرف نہوگا - جان لارنس اس بات کو اور بھی نہین بھولے تھے کہ جب وہ کلکٹر دہلی تھے اور لارڈ ہارڈنگ نے خوفناک جنگ فیروزشاہ کے بعد اُنکو لکھا کہ فوج کی

باربرداری کے لیے لکھا تھا تو اُنھون نے خود چند ہی روز کے عرصہ مین چار ہزار چھکڑے اور باربرداری کے جانور جمع کر دیے تھے اور مالکون کی کمال رضامندی کے ساتھ اُنکو اِس بات کے واسطے روانہ کیا تھا کہ سپاہیون کی نمایان فتح کے حاصل کرنے مین وہ سب شرکت کرین۔ پس جان لارنس نے جو تاکید کی تھی وہ واقعات کی رو سے جائز تھی۔ جو کچھ ایک مرتبہ ہوا تھا وہ دوبارہ پھر ہو سکتا تھا۔ اور خوش قسمتی سے بارنس صاحب اور فورسایتھ صاحب سِول حکام کے ذریعہ سے وہی ہوا جو ملک کے حالات سے اُسوقت کے اور لوگون کی نسبت زیادہ واقف تھے اور جنکو اختیار بھی اسقدر حاصل تھا کہ فوجی حکام کو ہرگز اُسقدر اختیار حاصل نہین ہو سکتا تھا چنانچہ اِس سبب سے افسران مذکور نے ایک ہفتہ سے کم مین دو ہزار اونٹ اور دو ہزار مزدور اور پانچ سو چھکڑے جمع کر لیے۔

صفحہ ۳۵

اسطور پر فوجی چڑھائی کی ایک گاڑھی مشکل کٹ گئی اور لارڈ کیننگ اور جان لارنس کی متواتر تاربرقیون کے اتباع سے جنرل انسن نے تجویز کیا کہ بلا انتظار فوج محاصرہ یکبارگی آگے کی طرف کوچ کیا جاے۔ جنرل انسن نے جنرل ہیوٹ کو لکھا کہ اِس بات کا ہر ایک طرح سے بندوبست کیا جاے کہ میرٹھ کی فوج بمقام باگھپت ساتھ ہو جاے جنرل موصوف نے بتفریق خاص اپنی فوج روانہ کی اور ۲۵ تاریخ باقی ماندہ گورون کو ہمراہ لیکر خود بھی انبالے سے کوچ کیا۔ یہ جنرل موصوف کے کوچ کا پہلا اور پچھلا دن بھی تھا۔ کیونکہ اُسی کے دوسرے روز وہ کرنال مین کشتہ پڑے تھے انبالہ کی بارکون مین جہان آدمیون کی کثرت سے تِل رکھنے کی جگہ نہ تھی اُن لوگون کے غدر مچانے سے جو عہدے اور مرتبہ کی کوئی قدر نہ کرتے تھے ایک فساد کے اُٹھنے سے جنرل انسن کی جان گئی۔ سر ہنری برنارڈ جو جنگ کریمیا کے ایک جنرل تھے بسبیل تعجیل انبالہ کی طرف روانہ کیے گئے اور ٹھیک ایسے وقت پہونچے کہ قریب مرگ جنرل سے چارج لے سکے اور اُنکی وصیت کے کلمات کو سماعت کر سکے۔ جنرل انسن کی قسمت حقیقت مین بُری تھی جس وقت لارڈ کیننگ نے کلکتہ سے اور جان لارنس نے راولپنڈی سے اُنکو لکھا کہ باغیون کی سرکوبی کرین حالانکہ اُنکے محکمہ کے افسر بالاتفاق راے دیتے تھے کہ آگے بڑھنا ناممکن ہے تو ایسی حالت مین اُنکی طبیعت کو چین نہین حاصل ہو سکتا تھا۔ اور ہر شخص اِس بات پر افسوس کریگا کہ ایسا بہادر سپاہی اپنی اہم مشکلات سے بعض بعض دقتون کو رفع کرنے کے بعد اتنے عرصے تک زندہ نہ رہ سکا کہ جو جوانمردی بہت سے لوگون کے عقیدے کے موافق اُسمین پائی جاتی تھی اُسکو ظاہر کرتا اور اگر میدان جنگ مین نہین تو جو کیفیت چھ ہفتے کے بعد اُسکے قائم مقام کی ہوئی اُسی طرح اقل درجہ کامیابی کے ساتھ دشمنون سے تیغ آزمائی کرکے ایسے مقام پر اُسکی جان جاتی جہان سے دہلی کے منارے دکھائی دیتے۔ جنرل انسن کی لاش ایک متصل کمرے مین ابھی رکھی ہوئی تھی کہ جنرل برنارڈ نے کشادہ دلی سے چیف کمشنر کو جنھون نے اُنکی تاخیر پر خفگی ظاہر کی تھی ایک چٹھی لکھی اور اُسمین بیان کیا کہ جنرل انسن کو بڑی بڑی مشکلین لاحق ہوئی تھین اور اُنکے آسان کرنے مین جنرل مذکور نے انتہا مرتبہ کی سعی و کوشش کی۔ اِس بات کا لکھنا بھی خالی از منفعت نہین ہے کہ چیف کمشنر خود

جنرل اینسن کی ہلاکت کے روز ایک ایسی چٹھی کے لکھنے مین مصروف رہے تھے جسمین گذشتہ باتون پر الزام لگانے کا کوئی اشارہ نہین تھا اور خاص کرکے یہی بات بیان کی گئی تھی کہ پنجاب سے بہت جلد کمک کی فوج روانہ ہونے والی ہے —

جان لارنس اور کمانڈر انچیف کے مابین غدر کے اول دو ہفتے کے زمانے مین جو خط کتابت ہوئی تھی اُسکو طوالت کے ساتھ مین نے اِس لحاظ سے نقل کیا ہے کہ بغیر اسقدر حالات کے بھی پڑھے ہوے مصنف کے اصل طریقہ اور حکمت عملی کا حال معلوم نہین ہو سکتا — یہ تکرار اِس امر سے تعلق نہین رکھتی ہے کہ کون تجویز زیادہ صحیح تھی اور اُن شرطون کے ساتھ اصرار کرکے چاہی گئی تھی جنکو خاص فوجی حکام یا وہ وہ لوگ جو موقع اور وقت کی مصلحت کو جانتے ہین بلکہ مسئلہ مذکور یہ ہے کہ بحیثیت مجموعی جان لارنس نے کل حالت معاملات پر کسطرح غور کیا اور کس طریقہ سے اِس بات کو ثابت کر دکھایا کہ جو نقصان اسوقت واقع ہوا ہے یا جو غدر کے پھیلنے سے آیندہ ہوگا اُسکا پورا کرنے والا مین ہون — خود غدر کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر کار یہ موقع اُنھین کے ہاتھ آیا - اول چندروز کی تدبیرون سے بخوبی منکشف ہوتا ہے کہ سر جان لارنس ایسے نہ تھے جو موقع کی کارروائی کرنے مین قاصر رہ سکتے - بیشک اِس امر مین ذرا بھی گنجایش اعتراض نہین ہے کہ جان لارنس نے جنرل اینسن کو یہ بہت صائب رائین دی تھین کہ انبالہ کے سپاہیون سے فوراً ہتھیار رکھوا لیے جائین اور جہانتک جلد ممکن ہو دہلی پر چڑھائی کی جائے - اور انبالہ اور میرٹھ سے ایک ہی طور پر بعجلت فوج روانہ ہو - بعض حکام یہ رائے دیتے تھے کہ جبتک انگلستان سے مدد نہ پہونچے اسوقت تک دہلی کو اسیطرح چھوڑ دینا چاہیے اور باغیون کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنا چاہیے لیکن اِسکا جو کچھ نتیجہ ہندوستان پر پڑتا وہ اِس بات سے بخوبی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ دہلی کا نام اور رعب اور خاندان مغلیہ کا نیا اختیار پشاور سے کلکتہ تک ہر ایک چھاونی اور بازار کے سپاہی پر اپنا اثر پیدا کرتا تھا اور جسوقت ہم نے دہلی پر دھمکی دی بلکہ اُسکے مسخر ہونے کے وقت تک وہ اثر برابر قائم رہا —

انبالہ کے باغی سپاہیون کی نسبت وہان کے فوجی حکام کی حکمت عملی صائب نہین تھی بلکہ سر جان لارنس کی حکمت عملی صائب تھی چنانچہ یہ بات نتیجہ سے بلاشک و شبہہ ثابت ہوگئی - ایک رسالہ اور دو پلٹنین اِن تین رجمنٹون سے بخوبی ہتھیار رکھوا لیے جاسکتے تھے (لاہور مین ابھی سے رکھوا لیے گئے تھے اور پشاور مین عنقریب اسطور سے انکے رکھ لینے کی تدبیر ہوتی تھی کہ ایک قطرہ بھی خون کا نہ گرنے پائے اور ایک ضرب بھی نہ چلنے پائے) ایک رجمنٹ (یعنی ایٹ کیولری) اِس غرض سے کہ وہ زیادہ مضرت نہ پہونچا سکے حصہ حصہ کرکے ایسے مقامون پر بھیجدی گئی جہان اُسکی کوئی ضرورت نہ تھی - پلٹن نمبر ۵ - انبالہ مین ایک اور جماعت کے ساتھ جو حفاظت کے لیے مقرر کی گئی تھی چھوڑ دی گئی - اور آخر کو جب یہ بات دریافت ہوئی کہ اُس رجمنٹ کے لوگون نے محاصرہ کے توپخانہ کی توپین چھیننے مین سازش کی تھی تو اُنکے ہتھیار لے لیے گئے اور وہ خفیہ طور پر جاکر باغیون کے شریک ہوگئے - پلٹن نمبر ۶۰ کی نسبت کمانڈر انچیف نے تجویز کیا تھا کہ جب وہ آگے بڑھین

تو اپنے ہمراہ لیتے جائیں - لیکن جب انکی قلیل ولایتی فوج نے خاص اپنی فوج کے مشتبہ دشمنون کے علاوہ ایک اور زیادہ مشتبہ دشمن کا مقابلہ کرنے سے انکار کیا اور یہ انکار کچھ بیجا نہیں تھا تو کمانڈر انچیف نے اپنے ہمراہ لیجانے کے بدلے ان لوگون کو رہتک بھیجدیا اور یہان تھوڑے ہی دنون کے بعد انھون نے غدر پیدا کرکے اپنے افسرون پر گولیان چلائین اور باغیون کی جماعت کو تقویت دینے کی غرض سے دہلی چلے گئے -

سر ہنری برنارڈ اس ملک مین ابھی نئے نئے آئے تھے اور اس سبب سے انکی بعض بعض ذاتی مشکلون نے بھی انکو مبتلا کر رکھا تھا لیکن انھون نے بہت جلد اس امر سے چیف کمشنر کی دلجمعی کی کہ جسوقت مین کام مین ہاتھ لگاؤنگا تو پھر اس سے منہہ نہ موڑونگا - چنانچہ جس روز انکے جانشین سابق نے انتقال کیا اسی روز سر ہنری برنارڈ نے یہ تحریر کیا -

انبالہ مین ضروری سامان جنگ آج تک نہین پہونچا آج البتہ مین اسکے پہونچنے کا منتظر ہون - مین نے تجویز کیا ہے (مین ضمیر واحد متکلم اس جرأت سے استعمال کرتا ہون کہ جب مین کل رات کو یہان پہونچا اور جنرل انسن نے کمان میرے سپرد کی تو سوائے ان بیچارے کے اور کوئی شخص مجھکو پہچانتا تک نہ تھا) کہ محاصرہ کے توپخانہ کا انتظار نہ کرون بلکہ آج جسوقت چھ پونڈ والی توپون کا نو پونڈ والی توپون سے باہمی تبادلہ ہو جائے تو کل باقیماندہ سپاہ انبالہ سے لیتا آؤن - فوج محاصرہ کی نگرانی منٹر بارنس نے اپنے ذمہ لی ہے نمبر ۲ ہندوستانی پلٹن کو مین نے علحدہ کرکے اس کام کے لیے روانہ کر دیا ہے کہ وہ باغیون کا راستہ روکے یا اگر وہ آگے بڑھنے کا قصد کرین تو انکو پیچھے ہٹائے - ابھی تو یہ ڈھکی ہی ڈھکی معلوم ہوتی ہے لیکن اس انتظام سے ان سپاہیون کے لیے ایک معزز کام بھی نکل آیا اور وہ علحدہ بھی ہو گئے -

اور اسکے دوسرے دن سر ہنری برنارڈ نے یہ چٹھی لکھی -

میرٹھ کے بارہ مین مجھکو کچھ کہنا نہین ہے مگر کہا جائے تو بہت کچھ ہے - اسمین شک نہین کہ اگر آپکی ولایتی فوج ہر ایک شہر کی مقدمۃ الجیش نہ بنادی جائے تو اس ملک مین ہر وقت موت کا سامنا ہے - انبالہ مین بھی بڑی مستعدی اور سرگرمی کی گئی لیکن ایک طور وہ سب معطل رہ گئی کیونکہ ہر شخص سب سے زیادہ اپنے اعوان و انصار کی حفاظت کے لیے ہمہ تن غور و فکر اور سعی و کوشش کرنے مین مصروف تھا معرکہ آرائی کا کسیکو خیال نہ تھا - مین اس بات کا کوئی الزام نہین دیتا ہون ہان افسوس البتہ کرتا ہون - جہان تک میرا بس چل سکتا تھا مین نے ہر طرح کی مدد دی جنرل انسن نے مجھکو کمان دی اور جسوقت تک میرا اختیار چل سکیگا آپ مطمئن رہیے کہ جو امر اسوقت میرے پیش نظر ہے مین ہمہ تن اسمین ساعی رہونگا - یعنی باگھپت کے پل کو محفوظ رکھکے جسقدر فوج مجھ سے جمع ہو سکیگی اسقدر فوج ایک مقام پر جمع کرونگا اور میرٹھ کی آمد و رفت قائم رکھونگا - اس مقصد کے لیے اسوقت تمام تدبیرین عمل مین آرہی ہین - ..... جنرل ریڈ نے خبر دی ہے کہ مین تمھارے وہان آنے والا ہون لیکن اصل یہ ہے کہ انکے پہونچنے کے انتظار مین کسی امر کی تاخیر نہ کی جائیگی - مین کل حالات سے بذریعہ تار برقی آپکو مطلع کرتا ہون -

جان لارنس نے سر ہنری برنارڈ کی ان چٹھیون کا مع انکے اور خطوط کے ۳ مئی کو یہ جواب لکھا -

ص ۴۸

میرے پیارے۔ سر ہنری۔

آپ کی مختلف چٹھیون کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہون مجھکو دل سے اِس بات کی امید ہے کہ جو کچھ مین نے جنرل اَنسن کو لکھا تھا اُسمین کوئی ایسی بات نہوگی جس سے اُنکو اپنے بستر مرگ پر اور بے چینی ہوئی ہو۔ حاشا میرا مقصد یہ نہ تھا کہ مین اُنکو کوئی اِلم لگاتا یا اُنکا دل دُکھاتا۔ مین نے فقط اسیقدر ظاہر کرنا چاہا تھا کہ وہ بڑا نازک وقت تھا اور اُنکے پاؤن گویا قبر مین لٹکے تھے جس سچے دل سے مجھکو ولایتی سپاہیون کا خیال ہے شاید اُس سے بڑھکر کسی شخص کو نہوگا کیونکہ مین اُنکی قدر و قیمت خوب جانتا ہون لیکن بعض وقت ایسا آتا ہے کہ اُنکو تلوار کے سامنے کرنا پڑتا ہے۔ اب تک تو مجھپر اِس قسم کی کوئی بات ظاہر نہین ہوئی کہ سامان حرکت اور کوچ کرنے کے ضروری اسباب سے وہ ایسے مفتقر تھے۔

جو افسر کمانڈر انچیف کے پاس تھے یعنی جو چڑھائی کرنے کی رائے کے خلاف تھے اُنکو کبھی یہ خیال نہ گذرا ہوگا کہ ایک مہینہ کے تھوڑے دنون بعد برسات شروع ہو جائیگی اور معہذا اگر ہم دہلی پر قبضہ کرنے مین تاخیر کرینگے تو پھر ہمکو موسم سرما تک انتظار کرنا پڑیگا لیکن مین اِن افسرون سے پوچھتا ہون کہ اُس زمانے تک برٹش انڈیا کی کیا کیفیت ہو جائیگی سوائے اسکے کچھ نہوگی کہ ملک دشمنون کے قبضہ مین آجائیگا۔ ہماری سب سپاہ (سپاہ سے گورون کی سپاہ مراد ہے) جس مقام پر جس تعداد سے کھڑی ہو جاتی وہان سے ٹالے نہ ٹلتی لیکن اور کچھ نہین کرسکتی تھی اور دیسی قواعد دان سپاہیون کی نسبت مین یقین کرتا ہون کہ وہ سب بدظن اور ساقط الاعتبار ہین بلکہ اکثر غیر قواعد دان ہندوستانی سوار بھی اُنھین کے غمخوار ہین لیکن انبالہ کے سپاہیون کو اِن سب سے بدتر شمار کرنا چاہیے۔ مین پوچھتا ہون کہ انبالہ مین ادھر کئی مہینے سے جو روز آگ لگتی تھی اسکا منشا کیا تھا اسکے بانی کارکون لوگ تھے ہر شخص جانتا ہے کہ یہ ہندوستانی ہی سپاہیون کی شرارت تھی۔

مین دیکھتا ہون کہ جن ہندوستانی سپاہیون نے غدر مچایا ہے اُنکے ساتھ بھی برتاؤ کرنے مین حفاظت ہے کہ اُنکو مغلوب کیا جاے یا اُنکے ہتھیار لے لیے جائین اگر ہم یہ نہین کرتے ہین تو ہر وقت اُنکی طرف سے یہ کھٹکا ہمکو لگا رہیگا کہ مبادا وہ یکبارگی ہم پر پلٹ پڑین اور ہمکو ایک مہلک صدمہ پہونچائین علاوہ برین سب سے زیادہ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم ایک عمدہ سپاہ اُنکی نگرانی کے لیے مقرر کرین تاکہ ہمکو اگر کمزوری حاصل ہو تو ایسے وقت مین ہو جب ہر ایک برٹش سپاہی جو دشمن کے مقابلہ مین کھڑا کیا جاسکتا ہے غنیم کا مقابلہ اچھی طرح سے کرلے۔

اسطور پر اب آخر کار چیف کمشنر کے نہایت اطمینان کے ساتھ جنرل برنارڈ کی فوج پوری منزلین طے کرنے کے ارادہ سے دہلی کی طرف جانے لگی۔ جنرل برنارڈ علی پور مین جو اُنکی تعیناتی کے مقام سے ۱۲ میل کے فاصلے پر واقع ہے ۵۔ جون کو پہونچے۔ لیکن یہان اُنکو محاصرہ کے توپخانہ کے انتظار مین ٹھہرنا پڑا جو پھلور سے آنے والی تھی اور کچھ اُس سپاہ کا بھی انتظار تھا جو بریگیڈیر جنرل وِلسن کی ماتحتی مین دریاے جمنا کے دوسری طرف میرٹھ سے آتی تھی۔ جنرل برنارڈ کو دونون مین سے کسی کے انتظار مین زیادہ توقف نہین کرنا پڑا کیونکہ دوسرے ہی روز صبح کے وقت چند حادثون کے بعد

ص ۳۹

جنکو وہ لوگ جو فوج مذکور کی حفاظت کے ذمہ دار تھے اور جنکو معلوم ہوا کہ کیا گذرا ہے واجبی طور سے معجزہ خیال کر سکتے تھے
محاصرہ کا توپخانہ پہونچ گیا۔ محاصرہ کا توپخانہ تیاری کے حکم پہونچنے پر نامعتبر کوششون سے سات دن کے عرصے مین مرتب
کیا گیا۔ لیکن پھلور انبالہ سے اسّی میل کے فاصلے پر تھا۔ خود ہماری فوج سے ایسا بدرقہ تیار نہین ہو سکتا تھا جس پر بھروسہ
کیا جا سکتا اور ان دونون مقامون کے درمیان دریاے ستلج کا دھارا آنکھین نکالتا ہوا بہ رہا تھا ہر ہر گھنٹہ اُسکا پانی بڑھتا
جاتا تھا اور سواے کشتیون کے جنکو ایک جگہ جمع کر کے اُترنے کی تدبیر کی گئی تھی اور کوئی پل نہ تھا۔ یہ اصل مین ایک
گھوڑ دوڑ تھی جسکی بازی ہوا اور موج سے لگی ہوئی تھی اور محاصرے کے توپخانے نے دو گھنٹہ مین یہ بازی جیت لی۔
کیونکہ آخری توپ کے اُس پار پہونچنے کے بعد دو گھنٹے بھی گذرنے نہ پائے تھے کہ کل پل ایک طرفۃ العین مین بہ گیا[۱۵]۔

پھلور کی تیسری رجمنٹ کے سپاہیون کی نسبت جنھون نے محاصرہ کے توپخانہ کی حفاظت کرنے کو کما تھا پہلے ہی سے
معلوم تھا کہ وہ دل مین ہم سے بدظن ہین۔ اور انھون نے جو علٰحدگی اختیار کی تو اُسکی ایک معقول وجہ ہے۔ ایک نازک
وقت یا غفلت کے وقت مین اُنھون نے ہماری توپون کو دریا کے اُس پار روانہ کرا دیا اور جسوقت پل بہ گیا تو انھون نے
دیکھا کہ ہم اب اور طرف رہ گئے۔ بالفعل انکی خدمتین معطل رکھی گئین اور راجہ صاحب نابھہ نے جو ہمیشہ مدد دینے پر مستعد
رہے بدرقہ کے لیے ان لوگون کے بدلے اپنی فوج کے آدمی ساتھ کر دیے۔ ۲۷ تاریخ یہ فوج انبالہ مین پہونچی اور پانچوین
دیسی پلٹن کی سازشون سے بچ کر تاریخ ۶ جون جنرل برنارڈ سے آ کر مل گئی۔

ساتوین تاریخ ولسن صاحب کا قلیل بریگیڈ جسکو اپنے میرٹھ کے مختصر سفر مین دو مرتبہ دشمنون کا مقابلہ کرنا پڑا اور
دو مرتبہ دہلی کی طرف واپس بھیجنا پڑا پہونچ گیا اور اُسکے دوسرے روز دونون فوجین اُس فتحمندی سے خوش ہو کر جو اُنکو
حاصل ہوئی تھی اور اِس اشتیاق کے جذبہ مین کہ انگلش افسرون اور عورتون اور بچون کا جو بیجا خون ہوا تھا راہ مین جو
کالا آدمی ملجائیگا اور تلوار کریگا اُس سے انتقام لینگے شادان و فرحان ہو کر ایک ساتھ روانہ ہوے۔

ص ۴۴

"بادلے کی سراے" کی نامی گرامی جنگ مین جو صبح کے وقت واقع ہوئی تھی ان لوگون نے دشمنون کو ایک مضبوط
مقام سے جسکو اُنھون نے دہلی سے پانچ میل کے فاصلے پر منتخب کیا تھا ہٹا دیا۔ اور پھر ایک دوسری جنگ مین جو ماہ جون کی
عین تمازت آفتاب مین واقع ہوئی تھی اُنکو ایک دوسرے مقام سے بھگا کر شہر کے اندر کر دیا۔ دشمنون کو کامل تباہی حاصل
ہوئی۔ ہم نے اُنکی تیرہ توپین چھین لین اور ایک مرتبہ پھر اپنی چھاونیون کے خود مختار مالک ہو گئے اور وہ پہاڑی بھی ہمارے
ہاتھ آ گئی جہان آیندہ ۱۲ ہفتے تک اُن اڈہون اور نکلیفون سے جو انسان کے گوشت و استخوان پر پڑ سکتی ہین اِس قسم کی
کوئی بات باقی نہین رہ گئی تھی جو ہم لوگون پر نہ گذری ہو اور جہان سے ہم دشمنون کی تنبیہ کے سوا کبھی نیچے نہین اُترے
اور جب تک وہ مجرم شہر جسکو وہان سے خوف دلایا جاتا تھا یا سچ تو یہ ہے کہ جو اُسکو خوف دلاتا تھا ہاتھ نہ آ گیا اُسوقت تک

---

[۱۵] کپتان پرکون صاحب کی کتاب "پنجاب و دہلی" جلد اول

پہاڑی چھوڑی نہین گئی -

یہ پہاڑی ایک خطرناک مال غنیمت تھی اور وہ ایسی تھی جسکی نسبت شاید ہماری فوج کے اکثر صائب الرائے اور جوانمرد لوگون نے اپنے سامنے کے کام کو دیکھکر یہ خیال کیا ہو گا کہ اُسکے ملنے کی نسبت نہ ملنے کی حالت مین زیادہ عمدگی سے کاروائی ہوسکتی - تین ہزار آدمیون کی ایک فوج نے مع بیس توپون اور قلیل توپخانہ محاصرہ کے اُسکے وسیع رقبہ کے ایک گوشہ مین ایک ایسے شہر کا محاصرہ کرنے یا اقل درجہ محاصرہ کی دھمکی دینے کی کوشش مین مورچہ بندی کی تھی جسمین ۱۵۰۰۰۰ باشندے تھے اور مضبوط خندق شہرپناہ اور برجون سے جنکو ہم نے خود بنوایا اور مرمت کرایا تھا محصور تھا اور جسمین ہماری فوج سے کہین زیادہ اور کہین بھاری توپین لگی ہوئی تھین - شہر کے اندر ایک سلح خانہ تھا جہان ہر قسم کے ہتھیار موجود تھے صرف حکم کی دیر تھی اور یہ سب شہر مع اِس کُل سامان کے اُن باغی سپاہیون سے محفوظ تھا جنکی تعداد ہمارے مجمل قیاسات سے کہین زیادہ تھی اور جنکو خود ہم نے تعلیم کیا تھا اور حرب دیے تھے اور جنمین ہر ایک شخص تعصب مذہبی اور قومی جہالت کے نشہ مین چور تھا اور ہر شخص اِس بات پر کمر باندھے ہوے تھا کہ جب فوج سے بھاگ آنے کے سبب سے ہر وقت اُنکی جان کا خطرہ تھا تو معرکہ مین لڑکر جان دینا کوئی بڑی بات نہ تھی - اور وہ سب سر کٹانے اور جان دینے پر آمادہ تھے -

پھر جسوقت ہماری فوج کے سرغناؤن نے اِس نامی گرامی شہر اور اُسکے شہر پناہ قلعہ اور گنجان آبادی اور اُسکی توانگری باذون اور رونق دار مسجدون اور میٹارون پر لحاظ کیا ہو گا تو اُنکو یہی معلوم ہوا ہو گا کہ ہم ایک فعل عبث کرنے آئے ہین لیکن اُس پہاڑی کے پیچھے گرینڈ ٹرنک روڈ یعنی بڑی سڑک واقع تھی جسپر دفادار سکھ سردار قبضہ کیے تھے اور جہان تک نظر جاتی تھی اُسکے آگے سڑک کی سیدھ کے دونون طرف ملک پنجاب تھا جسمین ابھی تھوڑے زمانے سے انگریزی عملداری ہوئی تھی مگر لوگ نہایت جنگجو اور تمام مقبوضات ہند سے زیادہ معتمد تھے - اور پنجاب پر ایک ایسے شخص کا اعلیٰ اختیار تھا جو اُسپر قبضہ ہونے کے زمانے سے اُسکو اپنے اختیار مین رکھتا اور اُسکی پرورش کرتا گیا تھا اور جسنے اُسپر ہماری حکومت قائم کی تھی اور اب تیار تھا کہ وہان سے ہر ایک رجمنٹ اور معتمد اور لائق افسر لیکر دہلی کو بھیجدے اور ایک رجمنٹ اور ایک افسر بھی وہان نہ رہنے دے - یہ بھی نہین بلکہ اُس شخص کی خواہش یہ تھی کہ اگر ممکن ہو تو دہلی کا تمام خطرہ اپنی سرحد کی طرف کرلے اور دہلی کو جسپر تمام سلطنت کا دارمدار تھا بچالے اور اُسپر کسیطرح کی آنچ نہ آنے دے یہان جو لوگ خیال کرتے تھے کہ گرینڈ ٹرنک روڈ ایک ایسے صوبے کو گئی ہے جہان کا ہر ایک شخص اپنی ٹھیک جگہ پر متعین ہے (اور اُسی کے راستہ سے ہماری مدد کو بہ تعجیل و تواتر نوجوان سکھون کی وہ رجمنٹین جو ہمارے سایہ مین پلی تھین اور قدیم سکھ سپاہیون کے وہ لوگ جو ہمارے مقابلہ مین لڑے تھے اور سرحد کے وہ اکھڑ مسلمان جنھون نے اکثر ہماری جان ہم پر وبال کردی ہے آئینگے - چھکڑون اور باربرداری کے جانورون کی بڑی بڑی قطارین اور گولیون اور گولون کے ذخائر اور تمام سامان رسد اور سامان حرب اور مزید بران کوک صاحب رونھنی صاحب ڈیلی اور ٹیلر صاحب وائلڈ اور رواٹسن صاحب

ص ۴۱

چیمبرلین اور نکلسن صاحب ان سب کے آنے کی راہ یہی تھی اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ راولپنڈی سے کل صوبہ پر سر جان لارنس حد سے زیادہ محتاط آدمیوں سے اصرار کر رہے ہین اور زیادہ بیباک آدمیوں کو پیچھے ہٹا رہے ہین اور سب کے دل مین اتحاد و اتفاق سے کام کرنے کا خیال پیدا کر رہے ہین اور ہر کام کو دیکھ بھال کر اسطور سے انجام کر رہے ہین کہ کبھی اسمین ناکامی نہ ہو) اُنکے قالبون مین تازہ جان آگئی ہو گی اور سمجھنے لگے ہونگے کہ اگر ناممکن شے ممکن ہو سکتی ہے تو انھین کے ذریعہ سے ہو گی۔

ص۴۲

باب دوم
جان لارنس اور حکمت عملی غدر
مئی لغایت جون ۱۸۵۷ء

باب آخر مین مین نے وضاحت کے ساتھ اُن تدبیرون کے بیان کرنے کی کوشش کی ہے جنکو سر جان لارنس اس غرض سے عمل مین لائے تھے کہ اس غدر کے اعضا پر نہین بلکہ اُسکے دل پر کاری ضرب پڑے اور اپنی اُس فوج کے اجتماع اور کوچ کا بیان کیا ہے جو شملہ کی سرد چوٹیون سے دہلی کی مشتعل بھٹی تک اُنکی موجودگی اور ولولہ کو کچھ کچھ سمجھنے لگی تھی۔ اب انکو صرف اُس صلاح کی صواب دید کا دکھلانا باقی رہا تھا جو انھون نے دی تھی اور جسکو بعض لوگ جوانمردی مگر ساتھ ہی اُسکے بے وقوفی کی صلاح تصور کرتے تھے اور جس حالت مین وہ اپنے صوبے کو اپنے ہاتھ مین لیے ہوے تھے اور جسطور سے اُسپر حکمرانی کر رہے تھے کہ گویا ایک بڑی امن و امان کا زمانہ تھا یعنی سپاہی اور روپیہ اور سامان جنگ اُس مہم عظیم اور معرکہ خطرناک کے واسطے بھیج دیا تو کیونکر اُنھون نے ان معاملات کو انجام دیا۔

لاہور اور امرتسر یہ دونون مقام بچا لیے گئے تھے فیروزپور اور پھلور کو منٹگمری صاحب اور اُنکے ساتھیون سے تقویت دی گئی اور انگریزی حکومت کی خوش قسمتی سے وہ وحشتناک خبر جو تار پر آئی تھی ابھی تک صرف انگلش حکام کے کانون تک پہونچی تھی۔ لیکن دیکھنا چاہیے کہ پنجاب کے دور دراز حصون یعنی ملتان اور سیالکوٹ ہزارہ اور دیرہ جات اور سب سے بڑھکر پشاور کی کیا کیفیت تھی۔ ہر ایک طریقہ مین جسکی پیروی کی جا سکتی تھی خطرہ ہی خطرہ تھا لیکن چند ہی گھنٹے کے غور و فکر مین جان لارنس پر بخوبی تمام ثابت ہو گیا کہ کس طریقہ کے اختیار کرنے مین خطرہ کم ہے اور وہ سیدھے اُسی طریقہ مین مشغول ہو گئے۔

غدر کے ان ابتدائی ایام مین سر جان لارنس نے اپنے صوبے کے ماتحتون کو جو چٹھیان لکھی تھین اُن مین عام طور پر یہ اصول ظاہر کیے گئے تھے۔

"غیر قواعددان سپاہیون اور پنجاب کے باشندون پر علی العموم بھروسہ کرو لیکن قواعددان سپاہیون کا اعتبار مت کرو۔ غیر قواعددان سپاہیون سے جو کام تم نکال سکتے ہو اُسکو نکالو ہر حد سے جہان اُنکا کام ختم ہو چکا ہے اُنکو اندرونی

ص۴۳

ملک کے ایسے محفوظ مقامات پر لے آؤ جہان اُنکو کثرت سے نیا نیا کام کرنا ہے - ہر ایک موجودہ رجمنٹ کی تعداد کو کثرت سے بڑھاؤ - بروقت ضرورت جدید رجمنٹین بھرتی کرو لیکن یہ کام مناسب احتیاط کے ساتھ انجام کرو اور اس بات کو یاد رکھو کہ جس ہتھیار سے تم اپنے کو مسلح کر رہے ہو اگر وہ اچھے شخص کے ہاتھ مین نہ دیا جائیگا تو تمھارے ہی مقابلہ مین چلایا جائیگا قواعد دان سپاہیون کا تاک رکھو اُنکو ایک دوسرے سے علٰحدہ کرو اور سرحد کے متفرق قلعون کو جہان کی آبادی اُنکے مخالف ہے اور جہان اتفاق سے اُنکی کارروائی کا عمل مین آنا دشوار ہے اُنکو بھیجدو - اگر وہ کوئی علامت غدر کی ظاہر کرین تو فوراً اُنکے ہتھیار رکھوا لو - اگر وہ غدر برپا کر چکے ہون تو بصورت امکان اُسی جگہ اُنکا قلع قمع کر دو اگر وہ بھاگ جائین تو دیسی باشندون کو بھڑکادو کہ وہ سب ملکر اُنکا شکار کر ڈالین - اگر ابتدا مین دو چار سخت کارروائیان کی جائینگی تو آخر مین کشت و خون بہت کم ہوگا - تمھارے جن جن اضلاع مین سکھ سردار ہون اُنکو دریافت کرو اور اُنمین سے جو سلیقۂ جنگ اور ہندوستانیون سے قطعی عداوت رکھتے ہون اُنکے نام درج فہرست کرلو - مناسب مقامات مین اونٹ اور باربرداری کے جانورون کو جمع کرو تاکہ وہ فوج جو آگے بڑھ رہی ہے نہایت عمدہ حالت مین غنیم کا مقابلہ کر سکے - پولیس کے سوارون کو ایک جگہ جمع کرو تاکہ جس مقام پر خطرہ ہو فوراً وہ اُس مقام پر پہونچ کر ہر مفسدہ کو ابتدا ہی مین رفع دفع کردین - تمام ہندوستانیون کو امانت یا ضرورت کے عہدون سے موقوف کردو - ہر ایک سیاح فقیر کو گرفتار کرلو ہر گھاٹ پر پہرہ رکھو اور ہر سپاہی کی چٹھی کو جانچ لو - انتظام ملک کا کام حسب معمول ہر مقام پر جاری رکھو - اگر تم اطمینان کے ساتھ رہوگے تو اور لوگون کے مطمئن رہنے مین بھی اعانت کرسکوگے - اپنی ذمہ داری سے کام کرنے مین خائف نہو بلکہ جو کچھ واقع ہو اُسکی نسبت ہر امر سے مجھکو اطلاع دو اور جو کچھ تم کرو اُس سے مجھکو تُہُوَ تُہُوَ خبر دو "-

چنانچہ اِس حکم کے اتباع مین اور بعض صورتون مین (خاص کرکے پشاور اور لاہور مین) دوراندیشی کا خیال کرکے پنجاب کا ہر ایک منصب دار خبردار رہتا اور اسطور سے کارروائی کرتا تھا کہ گویا کل صوبے کی حفاظت خاص اُسی کی ذاتی کوششون پر منحصر تھی - ہر شخص کا یہ قول تھا کہ ؎ آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من - این منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے -

اُن پانچ رجمنٹون مین سے جو پشاور کی محافظ تھین - بلکہ یہ کہیے کہ جنکے سبب سے پشاور محصور تھا اور سب سے زیادہ بدظن تصور کی جاتی تھین اُنکو کاٹن اور ایڈورڈس صاحب نے اُسی روز جس دن میرٹھ کے غدر کی خبر پہونچی دو حصون مین تقسیم کرکے مہمندون کے خیالی حملہ کے روکنے کو مچنی شب قدر اور ابازئی کے سرحدی سنسان تھانون پر بھیجدیا - اُسی تاریخ رجمنٹ نمبر ۵۵ جو مشتبہ تھی اور درۂ پشاور کے دوسرے کنارے پر بمقام نوشہرہ تعینات تھی اور شاید نوشہرہ اور اٹک کے درمیان کے راستے مین خلل بھی ڈال سکتی تھی شمالی جانب پہاڑون پر مردان کو جو گائیڈس کی پلٹن کا صدر مقام تھا بھیجدی گئی - جان لارنس کی ہدایت کے مطابق یہ بے نظیر سپاہ ڈیلی صاحب کی ماتحتی مین یکبارگی

نوشہرہ کی طرف روانہ کر دی گئی اور بجز اسکے کہ راستہ مین کسی مقام پر ٹھہر کر دم لینے کا موقع دیا جاتا وہ اٹک پہونچا دی گئی اور وہان سے بلا توقف دہلی کے معرکے کو روانہ کی گئی - جنرل رابرٹس نے جس طرح کابل سے قندھار کو کوچ کیا تھا ایک مرتبہ اور اسکی کیفیت آنکھون کے تلے پھر گئی - جان لارنس کی اجازت خاص سے اڈورڈس صاحب اور نکلسن صاحب جو کوچ کرنے کے بادشاہ تھے اپنی عملداری کے رعب و سطوت کو کام مین لا کر دیرہ جات کے جنگلی مگر موافق خوانین سے متقاضی ہوے کہ وہ ہماری مدد کے لیے ایک ہزار ملتانی سوار بھرتی کرین - شمالی اور مغربی سرحد کے ہر ایک مقام سے یکبارگی غیر قواعد دان سپاہیون کی رجمنٹین خطرے کے مقامات پر گیریزن کا کام کرنے کے واسطے یا نقل کرنے والے کالم فوج کی شرکت کے لیے یا آخر مین دہلی کے معرکے مین شریک ہونے کی تیاری کرنے کے ارادہ سے روانہ ہوئین - انمین سے اول پنجابی پلٹن تھی جو کوک صاحب کی ماتحتی مین تھی اور جسکو جان لارنس نے اپنے انتہا سے تحمل اور عفو سے اس آزمایشی وقت مین بھی بمقام بنون روک رکھا تھا اگرچہ اسکا روکنا ناممکن العمل تھا - اسی فیل مین پنجاب کی دوسری پلٹن بھی تھی جو گرین صاحب کی ماتحتی مین دیرہ غازی خان سے آئی تھی اسی طرح چوتھی پلٹن وایلڈ صاحب کی ماتحتی مین بنون سے اور پانچوین پلٹن واگن صاحب کی ماتحتی مین کوہاٹ اور دوم رسالۂ پنجاب کا ایک بازو بھی چارلس نکلسن صاحب کی ماتحتی مین اس مقام سے آیا تھا - مری کے پہاڑ سے جو ٹھیک اتر طرف واقع ہے کماؤن کے گورکھاؤن کی پلٹن آئی اور اسی طریقے سے قواعد دان سپاہیون کی انتالیسوین پلٹن متعینۂ جہلم جس سے آثار بغاوت پائے جاتے تھے جان لارنس کی صلاح سے سنسان اور دور دراز دیرہ جات مین غیر قواعد دان سپاہیون کی جگہ پر کام کرنے کے واسطے بھیجدی گئی اور بظاہر سفر کی گرمی اور بیچینی سے بغاوت کا جوش اور انکا سارا حوصلہ جاتا رہا - فتح خان خٹک جو ایک نہایت شجاع اور بہادر شخص تھا ایک مرتبہ اور سرحد سے ہماری مدد کے لیے یہان آیا اور سنو پٹھانون کو جمع کر کے گذرگاہ اٹک کے تمام ضروری مقامات کو ہماری مدد کے لیے مستحکم کر لیا -

ص ۴۳

اس مقام پر مین اس بات کو بھی بیان کر سکتا ہون کہ ابتداے غدر مین سر جان لارنس جو لاہور مین نہ تھے بلکہ راولپنڈی مین تھے تو انکے اور انکے صوبے بلکہ تمام ہندوستان کی ایک بڑی خوش قسمتی کی بات تھی - اول تو چند سال سے جس گرمی نے انکی راحت جسمانی پر اپنا اثر پیدا کیا تھا اور جس سے اگرموت کا اندیشہ نہین تو اس بات کا خطرہ ضرور تھا کہ انکو اسکے سبب سے انگلستان کو جانا پڑیگا وہ انکے قوی مین بہت خلل پیدا کرتی - ثانیاً اگر وہ گورنمنٹ کے صدر مقام مین رہتے تو ہزارون چھوٹے چھوٹے مسئلے جنکو اس حیرت انگیز انتظام سے جو عرصہ سے انکے صوبے مین جاری تھا اور جسمین اب بھی زیادہ دست اندازی نہین ہوئی تھی جان لارنس کے ماتحت افسر بھی مثل انکے انجام کر سکتے تھے خواہ مخواہ براہ راست انکے روبرو پیش کیے جاتے - سیکڑون سرکاری نقشون پر غور کرنا پڑتا اور ہزارون ملاقاتین خواہ مخواہ کرنا پڑتین - کیونکہ جس شخص کے پاس کوئی اپنا گھوڑا تھا (اور اس امتحان کے وقت مین امید نہین ہے کہ ایک شخص کے پاس

خاص اپنے کئی گھوڑے نہون) وہ ضرور یہ چاہتا کہ لاؤ اُسکو جبست ویکر چیف کمشنر کی ملاقات کراؤن۔ پس اسطورسے
چھوٹے چھوٹے کام اُنکو عاجز کردیتے جو وقت اور کام مین صرف ہوسکتا تھا وہ وقت اور قوت زیادہ تر بیکار صرف ہوتی
اِن سب باتون کے لحاظ سے راولپنڈی کا جانا بہت اچھا ہوا۔ اُنکے لفٹنٹ بھی نرالے تھے منٹگمری میکلیوڈ میکفرسن
اور رابرٹس صاحب لاہور مین تھے اِڈورڈس صاحب نکلسن اور گاٹن صاحب پشاور مین تھے۔ یہ وہ لوگ تھے
کہ اِدھر کسی بات کو سوچے اور اُدھر اُسکا انجام ہوگیا۔ اِدھر ایک خطرہ دیکھا اور اُدھر اُسکا دفعیہ ہوگیا۔ یہ وہ لوگ تھے
جو سر جان لارنس کی غیبت مین اسطور سے کام کرتے تھے کہ اُنکی موجودگی مین کبھی ویسی سخت محنت کرتے۔ خاصکر کے
منٹگمری صاحب کے پاس سے برابر تیسرے دن رپورٹ آیا کرتی تھی جسمین اُن تمام خبرون کا لُب لباب درج ہوتا تھا جو
مشرقی حصہ پنجاب کے تمام افسران ضلع کے پاس سے لاہور مین آتی تھین۔

اگر شاید کوئی یہ کہے کہ کسی اور مقام پر جان لارنس کا رہنا زیادہ تر قرین مصلحت تھا تو وہ بھی ممکن نہین ہے۔
راولپنڈی گرینڈ ٹرنک کی سڑک پر ایسے مقام مین تھی جہان سے شمالی اور مغربی دونون طرف کی سرحد مین گذر
ممکن تھا۔ پشاور ایسے ضروری مقام کی خبر تار کے ذریعہ سے ساعت بساعت پہونچتی تھی اور جو کام مین فن اُنکی تابعی مین
وہان کام کرتے تھے اُنکے پاس اور دوسرے اطراف مین وہ اپنی خواہشون اور رایون اور احکام سے لاہور امرتسر
جالندھر کرنال اور دہلی کو خبرین پہنچتے تھے اور جب تک کُل خط وکتابت بند نہین ہوئی (بند ہوجانا بہت اچھا تھا)
اُسوقت تک سپریم گورنمنٹ کے پاس کلکتہ کو بھی خبرین روانہ کرتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ "مجھکو تار پر بھروسہ دینا
بہت اچھا معلوم ہوتا ہے کیونکہ جنکے نام مین خبر بھیجتا ہون تار پر نہ تو وہ مجھسے اپنے دلائل بیان کرتے ہین اور نہ میری
دلیلین پوچھتے" پس اِسطور سے وہ پُر ضروری مقام کے قریب تھے اور پھر کسی کے بھی قریب نہ تھے۔ اُنکو زبانی جمع خرچ سے
نجات حاصل ہوگئی تھی اور اُس کثیر التعداد صلاح کارون کی مصلحت سے بھی چھٹکارا مل گیا تھا جسمین اگر حضرت سلیمان کی بھی
راے بھی طلب کی جاتی تو اُنکی تمام قوت اور زور اور یکجہتی اور اتفاق ختم ہوجاتے لیکن اِس نازک وقت کے مناسب حال
کوئی راے نہ پیدا ہوتی۔ افسرون کی بھرمار سے نجات پاکر جان لارنس زیادہ اطمینان اور وسعت خیال کے ساتھ
اِس معاملہ پر بحیثیت مجموعی غور کرنے کے لیے زیادہ سچی نگاہ سے کارروائی کرسکے اپنے قائمقام سکریٹری جیمس صاحب
اور اِڈورڈ تھارنٹن صاحب کمشنر ضلع کو مستثنیٰ کرکے جو ہر روز اُنکی ملاقات کے خواہشمند رہتے تھے اور جنھون نے
میرے سامنے گفتگو مین اپنی مستعدی اور استقلال اور بہادری کا بہت عمدہ ثبوت دیا ہے وہ بالکل تنہا رہتے تھے اور
اُس بلند مقام پر بیٹھے ہوے اِسطرح اپنے تمام صوبہ پر اُسکو اپنے قبضہ مین رکھنے کے لیے نگاہ کرتے جاتے تھے جیسے باز
بلندی پر اُڑ جاتا ہے مگر اُسکی نگاہ اپنے آشیانہ ہی پر رہتی ہے۔ اور اُسکے باہر بمبئی دہلی کابل اور کلکتہ پر بھی نگاہ تھی جنگ
ایران پر جو ابھی فتح ہوئی تھی اور جنگ چین پر جو اب شروع ہو رہی تھی اُسپر بھی اُنکا خیال رجوع تھا اور اِس بات کا

اندازہ کرتے جاتے تھے کہ ہر ایک کا اثر بہیئت مجموعی اس معاملہ پر کہاں تک پڑ سکتا ہے - وہ اپنے ماتحتوں کے طبعی
خواص کو خوب جانتے تھے کہ کون پیٹ کا ہلکا اور کون متین کون محتاط اور کون بدحواس کون چست و چالاک اور
ص ۴۷
کون سست مزاج ہے اور اسلیے جو رپورٹیں وہ لوگ روانہ کرتے تھے انکو وہ مناسب وقعت دیتے تھے - وہ خوب جانتے تھے
کہ ہمت دلانے یا خبردار کرنے کے لیے کس قسم کی عبارت استعمال کرنا اور جہاں ضرورت ہو وہاں کشادہ دلی اور سچائی سے
تعریف کا دریا کس طور پر بہانا اور پھر (گو ایسے افسروں کے ساتھ یہ کبھی نہیں ہوا) تنبیہ کا تازیانہ کیونکر لگانا چاہیے -
سر جان لارنس جس استعارہ کے بہت شائق تھے اسکو استعمال کرکے ہم کہتے ہیں کہ "وہ اس بات سے بہت ہوشیار
رہتے تھے کہ انکے گھوڑے اپنی راہ نہ جانے پائیں" بلکہ بہتر سے بہتر یہ سمجھتے تھے کہ انکا کوچبان ہر وقت کوچ بکس پر بیٹھا ہوا
ہاتھ سے ہر وقت راس تھامے ہے اور اسکی نگاہ ہمیشہ سڑک کی طرف لگی ہے کہ کوئی خطرہ نہ پہونچنے پائے جسکو وہ کوچبان کی
طرح بانکر (پٹے) لگائے ہوئے بھی دیکھ نہیں سکتے تھے (یعنی خاص اپنے صوبے کے کاموں میں اسقدر مشغول تھے کہ سوائے
انکے اور کسی بات کا خیال نہیں کرسکتے تھے) - جان لارنس کے ماتحت افسر اس بات سے واقف تھے اور اسکے
سبب سے خوش تھے - کیونکہ وہ جانتے تھے کہ انکو حکومت کرنے کا مرجح ترین حق حاصل ہے اور اگر وہ کسی شخص یا معمولی
آدمی کی کمزوری کو جائز نہیں رکھتے تھے تو اسکا اصل باعث یہ تھا کہ رفاہ خلائق کے کاموں میں وہ بہت سرگرم تھے -
اگر ماتحتوں کو سستی کے وقت وہ تازیانے سے سزا دیتے تھے تو اپنی طبیعت پر بھی وہ انتہا سے مرتبہ کا جبر کرتے تھے اور اگر وہ
اپنے ماتحتوں کو کم بچاتے تھے تو اپنے کو اس سے بھی کم بچاتے تھے -

یہ بات تھوڑی بہت ان تمام اشخاص کو جو انکی ماتحتی میں کام کرتے تھے یا جنھوں نے ہندوستان کے غدر کی
پوری تواریخ کبھی پڑھی ہے معلوم ہے کہ کیونکر وہ اپنا کام کرتے اور کیونکر اس کام کا منصوبہ باندھتے تھے اور کس طرح سے
بڑی بڑی دور کی باتوں کا لحاظ کرتے تھے - لیکن شاید انکی سوانح عمری کے راقم کی طرح اس بات سے بہت کم لوگ
واقف ہونگے کیونکہ وہ ہمیشہ ہر روز بلکہ ہر گھنٹے اس اعتبار سے انکے ساتھ رہا ہے کہ جو ڈھیروں کاغذات صوبہ پنجاب کے
مختلف مقامات سے سر جان لارنس کے نام آتے اور انکی طرف سے ان لوگوں کے نام جاتے تھے ان سب کو راقم نے
حرف بحرف پڑھا ہے سر جان لارنس کے ماتحتوں میں سے بیشک ہر شخص بہ نسبت اور اشخاص کے اس بات کو
بہتر جانتا ہوگا کہ انھوں نے بذات واحد اس شخص کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا - لیکن جس شخص کو میری طرح کل کاغذات کے گٹھا
پڑھنے کا موقع نہیں ملا ہے اس بات کو مجھ سے بڑھکر نہیں جان سکتا ہے کہ بہیئت مجموعی وہ سب کے ساتھ کس طرح
پیش آتے تھے کیونکر وہ ہر ایک ڈور اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے تھے اور کیونکر وہ دیرہ جات میں دس بارہ سواروں کے
بھرتی ہونے کے طریقہ کو اسی غور کے ساتھ دیکھتے تھے جس طرح برنارڈ ریڈ ولسن گریتھیڈ ٹامسن چیمبرلین اور نکلسن صاحب
خط کتابت کرکے اس اہم کارروائی کی پیروی اور ایک طور سے حکم اور ہدایت کرتے تھے جو آہستہ آہستہ اور رنج دہی کے ساتھ
ص ۴۸

دہلی کی پہاڑی پر ظاہر ہوتی تھی۔

جسوقت غدر کے شروع ہونے کی خبر پہلے پہل سر جان لارنس کے پاس پہونچی تو لیڈی لارنس اُسوقت اُنکے ہمراہ تھین لیکن چند روز بعد بجبر و اکراہ اُنکو اپنے لڑکون سمیت مری کو جانا اور سر جان لارنس کو ایک ایسی آفت کے سامنے چھوڑنا پڑا جسکو لیڈی ممدوح نے قرائن سے فی الفور دریافت کر لیا تھا کہ وہ بڑا گاڑھا وقت ہے جیسا انپر عمر بھر کبھی نہ پڑا ہوگا۔ ان چند حادثہ ناک ایام کی بابت لیڈی موصوفہ نے جو یادداشتین لکھی تھین اُنمین سے چند باتون کا اس موقع پر بیان کرنا خالی از لطف نہین ہے۔

پنج کے معاملات کے متعلق میرے شوہر نے پہلے یہ کام کیا کہ اپنے برادر نسبتی ڈاکٹر ہرنارڈ کو ایک چٹھی لکھی اور اُنمین اطفال کے بارے مین تمام ضروری باتون کی ہدایت کی اور اُسوقت تک جو قلیل سرمایہ ہم لوگون کو میسر تھا اُس سے اُنکا بندوبست کیا۔ میرے شوہر نے ضرورت معاملات پر نگاہ کر کے دریافت کیا کہ شاید ہم لوگون مین سے بچ کر بظاہر وطن کو کوئی واپس نہ جا سکیگا۔ لیکن اُنکو کبھی دم بھر کے لیے بھی بیدلی نہین ہوئی۔ اُنھون نے اپنے مکان کا صرف یہ بندوبست کر دیا تھا کہ جو بات واقع ہو اُسکے لیے اُسی طرح کا سامان مہیا رکھا جاسکے اِسکے بعد اُنھون نے اپنے کو سرکاری کام مین مشغول کیا اور اپنے خانگی معاملات کو یک قلم چھوڑ دیا۔ جو کچھ اُنھون نے کہا اور جس خوش اسلوبی سے انجام کیا وہ ہر شخص کو معلوم ہے اور خدا نے کس رحم کے ساتھ اُنکی صحت اور قوت کو قائم رکھا۔ جوش اور ولولہ مین اُنکی ساری بیماری جاتی رہتی تھی اور رات دن جسوقت کام آجاتا تھا فوراً اُسکو انجام کرتے تھے۔ اس زمانے مین جو وہ تندرست رہے سب سے بڑھکر اُسکا سبب یہ ہے کہ اُنکو اپنے خواب پر پوری قدرت حاصل تھی۔ رات کے وقت جب کوئی تار برقی آتی تھی تو وہ فوراً اُٹھ بیٹھتے تھے اور اُسوقت جو کچھ اُنسے ہوسکتا تھا اُسکو انجام کرتے تھے اور اُسکے بعد واپس آکر پھر غافل سونے لگتے تھے اور ضرورت کے وقت پھر بیدار ہو جاتے تھے۔ تمام مروجہ کام برابر جاری رہتا تھا اور اِسکے سوا غدر کی وجہ سے جو کام اُنکے ذمہ عائد ہوتا اُسکو بھی انجام کرتے تھے۔ جسوقت وہ راولپنڈی مین تھے تو مجھکو اپنے لڑکے لیکر دو مہینے تک مری مین رہنا پڑا اور اِسکے بعد وہان سے پھر لاہور جانا ہوا۔ یہ ہجرت کا زمانہ مجھپر بہت شاق گذرا۔ مین اپنی کیفیت تو یہ بیان کرتی ہون کہ مین انگلستان کے نہ جانے سے بہت خوش ہوئی کیونکہ اگرچہ مین علیحدہ اور میرے شوہر علیحدہ تھے لیکن خط کتابت برابر جاری رہی۔ میرے شوہر نے یہ بندوبست کیا تھا کہ وہ چند سطرین ہر روز مجھکو لکھ بھیجتے تھے اور مین بھی بھیجتی تھی کہ بشرط ضرورت کسی نہ کسی طور سے مجھکو بھی اُن تک رسائی ہونا چاہیے۔

لیڈی لارنس نے جو لکھا ہے کہ جوش اور ولولے کے وقت اور کسی نئے کام کے شروع کرنے کے اضطراب مین وہ اپنی بیماری کو بھول جاتے تھے یہ بہت صحیح ہے لیکن یہ بات بھی اُسیقدر صحیح ہے کہ انتشار کے وقت مین بیماری زیادہ بھی ہو جاتی تھی۔ یہ بات لیڈی لارنس کے نام کی چٹھیون سے تو نہین مگر جان لارنس کے دوستون کے نام کی چٹھیون سے بخوبی ہویدا ہے۔ اُنکی بیماری (یعنی درد اعصاب) پھر عود کر آئی اور جو کام نہایت ہی اہم اور دشوار تھے وہ عارضے کی

ص ۴۹

مین شدت مین انجام کرنا پڑے - ایک شخص یعنی اڈورڈ تھارنٹن کمشنر قسمت راولپنڈی نے جو اب تک زندہ ہین اس حادثہ ناک زمانہ مین جان لارنس کی کیفیت بہت کچھ دیکھی ہے اور انسے مین نے ملاقات کرکے جو بات چیت کی اُسمین بعض امور خاص اِس موقع پر بیان کرنے کے قابل ہین - اور پہلے مین بذریعۂ قیاس یہ کہتا ہون کہ تھارنٹن صاحب نے جان لارنس کے مدرسہ مین تعلیم نہین پائی تھی (اِس فقرے کے معنے معمولی طور پر سمجھنا چاہیے) تھارنٹن صاحب جان لارنس کے نیچے کبھی نہین بیٹھے - وہ اُنکے ہم سن تھے اور پہلے پہل جب وہ ہندوستان مین آئے تھے تو عہدہ اور کام مین بھی اُنکے برابر تھے - پس جو کچھ صاحب موصوف کا بیان ہے اُسکو مین تلمیذانہ حسن اعتقاد پر محمول کرکے نہین بیان کرتا ہون بلکہ ایک حلیم المزاج اور دور اندیش ہم عصر سمجھکر جو جان لارنس سے بہت فاصلہ پر تھا اُنکی باتون کو بیان کرتا ہون - صاحب موصوف نے ایک مرتبہ کی گفتگو مین مجھسے بیان کیا کہ -

جان لارنس زیادہ تر اپنی طبیعت سے بات نہین پیدا کرتے تھے - غدر کے معاملات مین سوا بعض صورتون کے اُنھون نے اپنی طبیعت سے کوئی بات نہین پیدا کی - وہ ہر ایک مقام سے رائین طلب کرکے اُنکو پڑھتے تھے اور سب باتون پر غور کرکے ایک امر اُس سے تجویز کرتے تھے - اصل مین وہ ہر مقام پر اپنے دماغ سے کام لیتے تھے - اڈورڈس اور نکلسن صاحب ایسے بعض اشخاص کو روکنا پڑتا تھا کہ وہ پیچھے کھینچے جائین اور اِنیسن یا برنارڈ یا ولسن صاحب ایسے آدمیون کو وہ آگے بڑھاتے تھے کہ معرکے مین جاکر کام کرین - جان لارنس ہی ایک ایسے شخص تھے جو غلطی نہین ہونے دیتے تھے اور جو غلطی کرنے والا تھا اُسکو روکتے تھے - اکثر اُنسے زیادہ ہوشیار یا مستعد اشخاص جب اپنی دلیلین پیش کرتے تھے وہ اُنکی سماعت کرتے تھے اور بعض اوقات اُنکا اثر بھی اُنپر پڑتا تھا لیکن آخر مین وہ اپنے فہم معمولی کی حیرت انگیز کسوٹی پر ضرور اُسکو کس لیتے تھے - میرے دل مین کبھی ایسی بات کا خیال نہین پیدا ہوا کہ یہ سب کارروائیان جان لارنس کی ہین اسوقت تو خیر مگر خاص اُس زمانہ مین جب کی یہ باتین ہین کبھی خیال نہین ہوا تھا لیکن جو کچھ وقت مین آیا اُس سب پر اسوقت غور کرکے مین بوضاحت اِس بات کو دیکھ سکتا ہون کہ پنجاب جان لارنس ہی کی ذات سے محفوظ رہا اُنکے کسی ماتحت کے سبب سے ایسا نہین ہوا -

بہادر آدمیون مین جو باتین ہونا چاہیین وہ سب جان لارنس مین موجود تھین - وہ اپنے مکان کے کمرے کے باہر بیٹھتے تھے جہان جیمس صاحب اور مین ہوا کرتا تھا اور بڑے اطمینان سے معاملات پر بحث ہوا کرتی تھی - جسوقت وہ بہت خستہ ہو جاتے تھے تو وہ اپنے تنومند جسم کو عین دروازے کے قریب ایک چارپائی پر ڈھیر کر دیتے تھے اور وہان سے لیٹے لیٹے باتین کرتے جاتے تھے پہلے اُنکے مکان پر ایک چوکیدار بھی نہ رہتا تھا جب کونسل جنگ لے جوریٹ صاحب اڈورڈس اور چیمبرلین صاحب سے شامل اور اُنکے مکان مین مجتمع ہوئی تھی بہت اصرار کیا تو اُسکے اصرار سے ایک سنتری پہرے پر کھڑا ہونے لگا مگر سوا ایک سنتری کے دوسرا نہین رہتا تھا - اور یہ شخص جو مقرر ہوا اُسکی بھی یہ کیفیت تھی کہ مکان کے ایک پہلو مین ایسے مقام پر کھڑا رہتا تھا کہ اگر کوئی شخص دوسری طرف سے آکر اُنکا کام بستر خواب پر تمام کر دیتا تو اُسکو اُدھر کی خبر بھی نہوتی -

ص ۵

مجھکو اِس مقام پر بیان کرنا چاہیے کہ جان لارنس کو اپنی جان کا کبھی خوف نہین رہا - ایک مرتبہ سکھون کی دوسری لڑائی کے زمانے مین وہ دن بھر کی محنت شاقہ کے بعد ایک مقام پر بے کھٹکے غافل سو رہے تھے آدھی رات کو کچھ کھٹکا ہوا اور اُنکے ماتحتون مین سے ایک شخص مارے خوف کے بوکھلایا ہوا آیا اور نہایت اضطراب مین بیان کیا کہ "کیا آپ کو معلوم نہین ہے کہ اسوقت ہم ایک خطرہ مین پھنسے ہین" - جان لارنس چونک اُٹھے اور اُس سے یہ کہکر کہ کچھ پروا نہین پھر اُسی طرح سو رہے اور جتنی دیر تک سونا مقصود تھا اُتنی دیر سو لیے - اڈورڈ تھارنٹن صاحب بیان کرتے ہین کہ

مین اُسی زمانے مین جب صورت معاملات سے بالکل مایوسی ظاہر ہوتی تھی اور کوئی تدبیر ممکن نہین معلوم ہوتی تھی جان لارنس کے پاس آیا اور اُنکو دیکھا کہ کچھ کاغذات سامنے رکھے ہوے اکیلے بیٹھے ہین اُنکا کوٹ اور قمیص الگ پڑا ہوا ہے گردن اور بازو برہنہ ہین اور سر پشت کی جانب پھرا ہوا ہے مین نے خیال کیا کہ گویا ثابت قدمی اور استقلال کی ایک تصویر کھنچی ہوئی ہے اُنھون نے مجھسے کہا کہ "مین سمجھتا ہون کہ ابھی کچھ امید ہو سکتی ہے" اور اُنکے اِس کہنے سے مجھکو معلوم ہوا کہ اُنکی صورت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اِس بات کو کر کے دکھا دینگے - مین نے خیال کیا کہ اگر وہ ہلاک ہوے تو بہت سخت موت مرینگے اور اگر ہم لوگون کی جانین بچ گئین تو مجھکو خیال ہوا اور اسوقت بھی یہی خیال ہے کہ اُنھین کے طفیل سے ایسا ہوا - غدر کے اول دو مہینے کے زمانے مین جان لارنس کو سوا ایک روز کے مین نے ہر روز دیکھا - اُس روز بھی حسب معمول مین اُنکے پاس گیا مگر اُس روز دیکھا کہ وہ نہ تھے - وہ اصل مین اپنی زوجہ کی ملاقات کو مری چلے گئے تھے یہ ایک صریحی بیقاعدگی تھی جسکا کوئی بہانہ نہین ہے لیکن اُس سے چارہ نہ تھا - جان لارنس نے جہان تک ممکن تھا اِس سفر مین عجلت کی مری جا کر تھوڑی دیر اپنی زوجہ کو دیکھا اُنکو تسلی اور دلاسا دیا اور چوبیس گھنٹے کے بعد واپس آکر پھر اپنے کام مین مشغول ہوے -

یہ سرشت انسانی کا ایک لطیف اثر تھا بعض لوگ اِسکو انسانی کمزوری بھی خیال کر سکتے ہین بہرحال وہ ایسی بات ہے کہ اگر اُسکو نہ سُنتا تو مجھکو بڑا افسوس ہوتا اور سنکر اگر نہ کہتا تو اور بھی ناشکر ہوتا - یہ ایک دن کا سفر ایسا تھا جیسے کسی متلاطم سمندر مین کوئی جزیرہ ملجائے یا یہ کہیے کہ ہتھیارون کی دائمی جھنکار اور فوجون کی حرکت اور انتظام ملک کے بیشمار افکار و تردداد کا ایک قیلولہ تھا - بلکہ اصل تو یہ ہے کہ اِس بات کا خیال کر کے کہ آہن سرشت جان لارنس کی اُس زرہ مین بھی جو برچھی کی نوک کو توڑ دیتی تھی ایک آدھ کڑی کمزور تھی ہم کو جان لارنس کی قدر کچھ کم نہین بلکہ زیادہ کرنا چاہیے -

ص ۵۱

دوسری قسم کے سب دعوون کو جنکو کمتر بہادری کے قالب کے ڈھلے ہوے آدمی بعض اوقات بہت بڑا سمجھ سکتے ہین (یعنی کنبہ یا احباب یا آسایش و آرام یا تندرستی یا دولت کا خیال) جان لارنس عادتاً اور بڑی احتیاط سے اپنے فرض منصبی کے مقابلہ مین مقدم نہین سمجھتے تھے - اپنے فرض منصبی کے مقابلہ مین اُن دعوون کو ہیچ سمجھتے تھے دنیا مین صرف ایک ہی شے ایسی تھی جسکے دعوون کو وہ بمقابلہ سرکاری کام کے ایک ساعت کے لیے جانچنا جائز جانتے تھے - اُس شے یعنی اپنی زوجہ کی حاجتون کی جانب عدیم الفرصتی کے زمانے مین بھی وہ ہمیشہ متوجہ ہو جاتے تھے - یہ خلاف قاعدگی

ایک لطف کی تھی اور اُس قالب فولادی مین یہ کمزوری خداداد تھی جسکے بارے مین اُنکو چھوٹا بہت کم اشخاص اور بڑا بہت سے
لوگ خیال کرینگے۔ وہ خیال دن بھر کی محنت اور پیچیدگی کے بعد جو اُنکی کٹھن زندگی مین اُنپر پڑتے تھے بمنزلہ اُسکے تھا جیسے
دن بھر کام کرنے کے بعد انسان طبیعت بہلانے کے لیے کچھ سوچتا یا کوئی داستان یا مثنوی پڑھتا ہے نہین بلکہ وہ
خیال اِس سے بھی کچھ زیادہ تھا یعنی وہ اُنکی کُل زندگی کا مخفی چشمہ تھا گو یہ ممکن ہے کہ زیادہ جوش کے زمانے مین بعض
اوقات اُسکی روانی کی آواز سنائی دیتی تھی۔ ملک اسپین مین ایک بڑا بھاری دریا ہے جو بہتے بہتے ایک مقام پر زمین کے
نیچے گھس گیا ہے اور وہان سے اندر اندر تیس میل تک بہتا چلا گیا ہے لیکن بعض اوقات معینہ پر وہ پھوٹ نکلتا ہے
اور سطح زمین پر ڈبرے بھر جاتے ہین جنکو ناواقف شاعرون نے "دریاے گاڈیانا کی آنکھین" باندھا ہے۔ وہ ڈبرے دریا کے
سوا کچھ اور نہین ہین لیکن وہ یقینی اور متواتر علامتین اِس بات کی ہین کہ وہ دریا بے رفتار برابر بلا مزاحمت نیچے بہتا ہے۔
یہی کیفیت جان لارنس کی تھی۔ اور اُنکی زندگی اور عیال و اطفال کی خوشی کا اُن مخفی چشمون کے اُبلنے پر بغیر اسکے کہ کچھ افشاے راز
کرون (کیونکہ اُس سے لطف بیان جاتا رہیگا) میرے لیے اِس بات کا بیان کرنا جائز ہو سکتا ہے کہ اُنکا افشا کیا تھا۔

اِس قسم کے ایک واقعہ کو جو اپنی لطافت اور حسن معنوی مین آپ اپنی نظیر ہے مین نے اِس سوانح عمری کی
جلد اول (صفحہ ۱۴۴) مین بیان کیا ہے۔ اُسی طرح کا ایک اور قصہ جو اُس سے بھی زیادہ عام پسند مگر خاص طور کا ہے
اِس موقع پر پیش کرتا ہون۔ ایک روز جان لارنس اپنے ایک نہایت لائق ماتحت افسر سے اِس مسئلہ پر بحث کر رہے تھے
کہ آیا افسر بندوبست اپنے عہدہ کا کام اُس صورت مین زیادہ عمدگی سے انجام کر سکتا ہے جب اُسکی شادی ہو چکی ہو
یا اُس حالت مین جب وہ بن بیاہا ہو۔ افسر ماتحت کی راے مین یہ آیا کہ جسکی شادی ہو گئی ہو وہ عمدہ کام کر سکیگا اور
اِس بارے مین اپنے خیالات کو اِس عبارت سے ظاہر کرنا چاہا کہ "آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ نے بارہا یہ کہا ہے کہ بندوبست کا
بھاری کام مجھ سے بہتر کوئی شخص نہین کر سکتا ہے" جان لارنس نے جواب دیا "اگر یہ بات ہے تو آپ سے بُرا کوئی
شوہر نہوگا"۔ اِس سے انکا منشا یہ تھا کہ اُنکا ماتحت اپنے کامون مین اسقدر مشغول تھا کہ اپنی بی بی کے لیے وقت اور
دھیان نہین دے سکتا تھا جو ہر شوہر پر لازم ہے۔ اب جان لارنس کے علم و عمل کو دیکھیے۔ کوہ مری جانے کی
صریحی بیقاعدگی کا حال جو ابھی بیان کیا گیا وہ "دریاے گاڈیانا کی ایک اور آنکھ" ہے۔ اور یہ بھی اُن تینون مثالون
جو اوپر بیان کی گئی ہین کچھ کم نہین ہے۔ جو شخص سن شیب مین شباب کا گذشتہ زمانہ یاد کرکے یہ صحیح مقولہ کہہ سکتا ہو
کہ "مجھکو بی بی بغیر پانچ منٹ چین نہین پڑ سکتا" اگر اُسنے اسقدر طول طویل کٹھن زمانے مین ایک مرتبہ چند گھنٹے
اسطور پر دم لے لیا ہو جس سے زمانہ حال کے لیے اُنمین قوت اور استقلال کے واسطے تازہ امید پیدا کی گئی ہو
تو اُسکی خطا بخوبی معاف کرنے کے قابل ہو سکتی ہے۔ جان لارنس نے اپنی آرزوے دل کی صرف ایک مرتبہ
شنوائی کی کیونکہ بحیثیت چیف کمشنر پنجاب اصل مین وہ اُسکی حفاظت کے ذمہ دار تھے اور ایسے مقصد سے

کام کرتے تھے کہ بہت کم لوگون نے کیا ہوگا۔ ایک مرتبہ اپنے دل کی خواہش کو جو اُنھون نے جائز رکھا تو اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوصف اپنی تمام ظاہری رُکھائی اور سرکاری کامون مین ہمہ تن مستعد رہنے کے وہ سچے اور رحیم طبیعت کے آدمی تھے۔

لیکن اب اُس امر کے ثابت کرنے کا وقت ہے جسکو مین نے سر جان لارنس کی محنت اور مشقت اور مستعدی اور دوراندیشی کے بارے مین بیان کیا ہے اور وہ امر جان لارنس کی اُن چٹھیون کے مختصر اقتباسات سے جو اُنھون نے اوائل غدر مین تحریر کی تھین ثابت ہوسکتا ہے اُن اقتباسات کو مشتے نمونہ از خروارے سمجھکر پڑھنا چاہیے اور سب کے پہلے ہم اُنکی خبرداری کا حال بیان کرینگے۔

منٹگمری صاحب کو جو اصل مین بمقام لاہور اُنکی قائم مقامی کرتے تھے جان لارنس نے ۵ مئی کو یہ تحریر کیا تھا۔ فارسِتھ صاحب کو مناسب نہین ہے کہ راجہ کپورتھلہ کو سپاہیون کے بھرتی کرنے کی اجازت دین۔ مین نے چند روز کا عرصہ ہوا کہ اِس بات سے بذریعۂ تار برقی اُنکو خبر دی تھی لیکن اگر اُنکو خبر نہ پہونچی ہو تو کچھ عجب نہین ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ مہاراجہ کے بھیجے ہوے آدمیون سے اُسی طرح کا خطرہ پیدا ہوگا جیسا اور لوگون کی بھیجی ہوئی سپاہ سے قیاس کیا جاتا ہے۔

مین نے منٹگمری صاحب کو آپ سے اِس امر کا بندوبست کرنے کی بابت لکھا ہے کہ پولس کے سوارون اور پیادون کی جگہ جہان تک ممکن ہو اور بہ قدر از بھرتی کر کے اُنکو فرصت دی جاے۔ لیکن بندوبست ایسا کرنا چاہیے کہ پُرانے اور نئے آدمی باہم شامل رہین اور جیلخانون مین چھوٹے چھوٹے فوجی پولس کے گروہ خطرے کے مقامات پر متعین کر دیے جائین اصل غرض یہ ہے کہ پولس کے سوار اور پیادے فتنہ و فساد کے فرو کرنے یا اور ناگہانی ضرورت کے لیے مستعد رہین۔ ہمکو اپنے وسائل کو اختیار مین رکھنا چاہیے۔ عجب نہین کہ کسی وقت روپیہ کا توڑا ہوجاے۔

۱۸۔ مئی کو اُنھون نے منٹگمری صاحب کے نام ایک اور امر کی خبرداری کی بابت جو ابتدا سے نوبت غدر مین اور بھی زیادہ ضروری تھا لکھا کہ

کل قریب قریب دن بھر میری طبیعت بہت علیل رہی لیکن میرے پاس بہت سی خبرین آئین۔ مین پُرانے سکھون کو کثرت سے بھرتی کرنا نہین چاہتا۔ مجھکو اُنکے قومی اتفاق کا زور یاد ہے اِسوقت سے بارہ برس قبل کیونکر اُنھون نے خرابی پیدا کی اور ہماری بربادی سے اُنکا کسقدر فائدہ ہے۔ پس مین پُرانے سکھ سپاہیون کے بھرتی کرنے پر رضامند نہین ہون۔ سکھون اور ہندوون مین بڑی محبت ہے اور اگرچہ مین بتدریج و احتیاط سکھون کی بھرتی کرنے پر رضامند ہون لیکن مین چاہتا ہون کہ مسلمانون اور کوہستانیون کے ساتھ ملا کر اُنکی بھرتی ہو۔ مین کسی حالت مین اُس تعداد سے زیادہ آدمی بھرتی نہ کرونگا جسکی کمال ضرورت ہے۔ کیونکہ اگر فوراً کوئی انسداد نہوگا تو یہ سب لوگ ہمارے حریف ہو جائینگے اور سواے گورون کے اور کسی پر اعتماد نہوسکیگا۔ مین ہزارہ اور دیرہ غازی خان کے جدید سپاہیون کے سوا دیرہ جات مین ہزار ملتانی سوار بھرتی کر رہا ہون۔ اور اُنکے علاوہ

صفحہ ۵۱

بقیہ

پنجابی پیادون اور پولس کی پلٹنون کی کل ۱۸ رجمنٹون کے لیے چار چار کمپنیان اور قائم کر رہا ہون - ان سب لوگون سے پورے دس ہزار آدمی ہوجائینگے - کورٹ لینڈ صاحب فیروزپور مین کام کرنے کے لیے ایک ہزار آدمی بھرتی کر رہے ہین - اگر بہت ضرورت ہوگی تو ان لوگون کی تیاری کے قبل ہم لوگ اور آدمی بھرتی کر سکتے ہین - ہمکو اپنے امکان بھر اس بات کی بڑی کوشش کرنا چاہیے کہ یا تو جانچے ہوے اور غیر خواہ آدمی بھرتی ہون یا بہر حال کم عمر لوگ ہون جنپر پُرانے زمانے کی باتون کا اثر نہ پڑے -

مجھکو اِس مقام پر یہ بھی لکھنا چاہیے کہ جان لارنس کو تجربہ سے فوراً یقین ہوگیا کہ مالوہ کے پُرانے سکھ سپاہیون پر بھی اعتماد ہو سکتا ہے اور جب ایک بار اعتماد ہوگیا تو اُنھون نے ایک واجبی خوشدلی سے اُنکو بھرتی کیا اور نتیجہ بھی عمدہ ہوا - اِسکے بعد ہمکو یہ کہنا چاہیے کہ جان لارنس کو اپنی ہر درجہ کی رعایا کی بہبودی کا خیال کسقدر تھا جو اُنکی تفصیلی ہدایتون سے بخوبی ثابت ہوتا ہے -

منٹگمری صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو بتاریخ ۱۹ مئی اُنھون نے لکھا کہ

فوج سیالکوٹ کے زیادہ تر حصہ کو حکم ہوا ہے کہ وزیرآباد مین جاکر گشتی کالم فوج کی شرکت کرے - اگر یزون کے تمام عیال واطفال لاہور کو یا اُتنی دور تک روانہ ہونے والے ہین جہان اسی طرح کے دوسرے گروہ لاہور کے باشندون کے بجا ہین - اگر آپکو باربرداری کی حاجت ہو تو گوجرانوالہ اور لاہور سے مدد لیجیے ڈپٹی کمشنر لاہور کو لکھدیا جائیگا کہ جسقدر عمدہ گاڑیان اور یکے وہ جمع کر سکتے ہون اُنکو فراہم کرکے آپکے پاس بھیجدین - عورتین جہانتک لاہور کو روانہ ہوسکین اُسیقدر عمدہ بات ہے - یہان وہ خطرے سے محفوظ اور آزاد رہینگی -

بنام اُوزلے ڈپٹی کمشنر شاہ پور ۲۰ مئی -

ہم نے سُنا ہے کہ کوک صاحب ۱۹ - کے قبل بنون سے روانہ ہونے کا قصد نہین رکھتے تھے - پس اِس صورت مین آپکو اِس بات کے واسطے بہت وقت ملا کہ عیسیٰ خیل مین اُن سے جاکر لیجیے جسقدر اونٹ آپکے جمع کرنے سے ممکن ہون جمع کر لیجیے (کوک اور وائلڈ صاحب کی) ہر رجمنٹ کے لیے چار چار ہزار سے کم نہون - اور اُنکو یا تو شاہ پور مین تیار رکھیے یا فوج کے پاس بھیجدیجیے - شاید سب سے عمدہ بات یہ ہوگی کہ سَو سَو اونٹ ہر رجمنٹ کے پاس بھیجدیے جائین اور باقی شاہ پور مین جمع رہین مہربانی کرکے اِسکا لحاظ رکھیگا اور اونٹون کے جمع کرنے مین کوتاہی نہ کیجیے گا - ابھی ہم یہ نہین کہسکتے کہ اُن سب انتظامات پر کِس کِس بات کا دارمدار ہوگا -

بنام منٹگمری صاحب ۱۲ - مئی -

یہان سب خیریت ہے لیکن اِس بات مین مجھکو شبہہ ہے کہ کمانڈر انچیف کی ذات سے کوئی فائدہ ہوگا - اُنکے ساتھ جو لوگ ہین نارمن صاحب کو چھوڑکر سب کے سب شخص ناکارے ہین - مین اڈورڈس صاحب کو بھی اُنکے حوالہ کرنے کو

ص ۵۵

نہ کھوئیگا - اڈورڈس صاحب کی ضرورت جہان ہے وہان ہے - اگر پشاور مین نکلسن صاحب کی کچھ نعوذ باللہ ہوئی تو وہان کے بریگیڈیر کا کوئی رہنما نہ رہیگا - باینہمہ مین نے کمانڈر انچیف کو لکھا ہے کہ اور جس افسر کو چاہین طلب کرلین اور بیشک اگر وہ اڈورڈس صاحب ہی کو پسند کرینگے تو وہ جائینگے - لاہور مین جسقدر اونٹ جمع کیے جاسکین جمع کرلیجیے - سردار خان ٹوانہ وغیرہ اور دوسرے اشخاص انکو جمع کرسکتے ہین - ہم پلٹن گائیڈس چوتھی پلٹن سکھ اور کوک اور وائلڈ صاحب کی رجمنٹون کو ایک ایک اونٹ پر دو دو آدمی سوار کرکے بھیج رہے ہین تاکہ وہ موقع پر جہان تک جلد ممکن ہو پہونچ سکین کمانڈر انچیف کو شاید کچھ گاڑیون کی بھی ضرورت ہوگی - جو کچھ منظور کیا جاسے فوراً ادا کردیا جاسے - گائیڈس کے لوگ کل جہلم مین پہونچ جاوینگے - لفٹنٹ سی نکلسن پنجابی رسالہ نمبر ۲ کے ۱۰۰ سوارون کے ساتھ ایک دن بعد پہونچینگے - رودھنی صاحب کی سپاہ ۲۲ تاریخ پہونچیگی - کوک اور وائلڈ صاحب سیدھے لاہور کی جانب شاہ پور کی راہ سے روانہ ہوسے ہین - میری کنپٹی مین شدت سے درد ہے لیکن جہان تک ہوسکتا ہے وہان تک مین اپنا کام کیے جاتا ہون -

اسکے بعد منٹگمری صاحب اور انکے رفقاسے لاہور کے نام تعریفی چٹھیون کی بوچھار رہی جنکو مین اوپر نقل کرچکا ہون -

بنام لارڈ الفنسٹون گورنر بمبئی ۲۴ - مئی -

ہم سب لوگ اس حصۂ ملک مین خیریت سے ہین لیکن بلوسے کے روکنے کی اب تک کوئی تدبیر نہین کی گئی - کمانڈر انچیف ابتک انبالہ سے میرٹھ یا دہلی کو نہین گئے - اور انبالہ کی فوج ظاہرا بالکل بیکار رہے - ہم غیر قواعد دان سپاہیون کو اس غرض سے سرحد سے طلب کراکے لاہور کی جانب ریلتے جاتے ہین کہ وہ آگے بڑھکر میرٹھ کے بچانے کی بہادرانہ دھم مین کمانڈر انچیف کی اعانت کرین یا دہلی کو فتح کرین یا آگرہ اور ممالک مغربی وشمالی کو بچائین اگر غیر قواعد دان سپاہ خیر خواہ رہی تو سب اچھا ہوگا کھٹکا یہ ہے کہ اگر ہم نے تاخیر کی تو یہ بگڑ جائیگی اور ولایتی سپاہ آب وہوا سے نقصان اٹھاتے اٹھاتے برباد ہوجائیگی - ہم پنجاب پر جب تک ممکن ہوگا قبضہ رکھینگے اور پھر لاہور مین اکر جمع ہونگے - ملک مین ہم ابتک اپنا تسلط کیے ہوسے ہین اور رعایا خیر خواہ اور فرمان بردار ہے - مہربانی فرماکر احتیاطاً کراچی مین ہمارے لیے روپیہ مہیا رکھیے - دریاسے سندھ کے اسٹیمر بہت کام آئینگے اور انکے ذریعہ سے ہم ملتان پر قبضہ رکھ سکینگے -

ص ۵۵

فیروزپور کی نسبت جان لارنس نے صحیح خواہ غلط طور سے یہ خیال کیا تھا کہ وہان کے فوجی حکام نے کچھ بدعنوانی کی اور جہان حقیقت مین چند دنون کے بعد بدعنوانی ہوئی - سر جان لارنس نے وہان کے ڈپٹی کمشنر میجر مارسڈن کو بتاریخ ۲۲ - مئی یہ چٹھی لکھی -

فیروزپور مین آپ نے جو کوششین کین انکا حال سنکر مجھکو بڑی خوشی ہوئی اگر میگزین ہاتھ سے نکل جاتا تو ہم لوگون کو بہت بڑا نقصان پہونچتا - مجھکو افسوس فقط اس بات کا ہے کہ باغی لوگ بہت کم ہلاک ہوسے اور اچھی طرح انکی تنبیہ اور تادیب نہونے پائی - مجھکو اس بات کے سننے سے بڑا رنج معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ میگزین پر حملہ کرتے

اور ہمارے گرجاؤن اور بنگلون کو جلاتے اور اُسکے بعد صاف بچ کر نکل جاتے تھے مین تو اُنپر گولیون کی بوچھار کر دیتا اور جسقدر مارے جا سکتے اُسقدر مار ڈالتا- اُنکی تنبیہ کرنا اِسوقت نہایت ضرور ہے- مجھکو یقین ہے کہ بریگیڈیئر صاحب کو کسی امر سے اُن پر بھروسا کرنے کی ترغیب نہو گی-

میجر ہیملٹن کمشنر ملتان کو جو پنجاب اور بیرونی ممالک کی آمد و رفت کے راستہ مین ہی ایک مقام کھلا ہوا تھا اور جہان صرف ساٹھ آدمی گورون کے توپخانے کے ۳۵۰۰ ہندوستانی سپاہیون کے روکنے کو تھے اور اُنمین سے اکثر بے شک و شبہہ مکدر تھے جان لارنس نے مندرجۂ ذیل چٹھی لکھی- یہ ظاہر تھا کہ وہ سپاہ ایسی مخالف حالت مین بہت کم کام کر سکتی تھی لیکن استقلال دوراندیشی اور خبرداری سے بہت کچھ ہو سکتا تھا-

۲۲- مئی-

سیول اور فوجی حکام نے ملتان مین خوب کارگزاری کی- براہ مہربانی اپنی حفاظتون سے غافل نرہیگا اور نواعد دان سپاہیون پر اعتماد نہ کیجیگا- اِس بات کی ہر طرح سے کوشش کیجیگا کہ پُرانا قلعہ جہان تک محفوظ کیا جا سکے وہان تک کیا جائے- اندر کا کام چھوڑ دیجیے مگر آڑ کی عمارت کو اسطور سے درست کر لیجیے کہ چند سپاہی بہت سے لوگون کا مقابلہ کر سکین- اِس بات کا بندوبست کر لیجیے کہ عارضی طور کی اُسکی ایک سقف بھی ہو جاے- پہلے حملہ مین تمام عورتون اور لڑکون کو اندر داخل کر دیجیے جسقدر سپاہ آپ ضرور سمجھتے ہون اور جو وعدہ وعید کرین اور جس جس کو انعام دینے کو کہین مین سب کی تائید کرونگا لفٹنٹ گورنر آپ کی اجازت سے جو کچھ خرچ کرینگے مین اُسکو مجرا دونگا- ہم نے اُس رسالہ پنجاب اور دوسری پلٹن پنجاب کو آسنی اور ڈیرہ غازی خان سے ملتان جانے کا حکم دے دیا ہے- اگر اُنکے پہونچنے پر ہر طور سے امن و امان پائی جائے تو ہماری تجویز ہے کہ رسالہ پنجاب کرنال مین کمانڈر انچیف کی کمک کے لیے فیروزپور کو روانہ کیا جاے- گورون کی ایک حصہ سپاہ کو کراچی سے ملتان جانے کا حکم ہوا ہے اُنکے لیے کسی نکسی قسم کے سایہ کا بندوبست کرنے کی کوشش کرنا چاہیے- ہمکو ملتان پر آخری وقت تک قبضہ رکھنے کی کوشش کرنا چاہیے- گورون کی پانچ پلٹنین ادہر سے کلکتہ کو جاتی ہین- اگر ہندوستانی سپاہی فساد کرین تو آپ کو اُنکی ہلاکت مین ہر طرح کی کوشش کرنا چاہیے اور اگر وہ اِدھر اُدھر پھیل جائین تو ملک کے لوگون سے تاکید کرنا چاہیے کہ اُنکا تعاقب کر کے اُنکو لوٹ لین- اور اگر وہ مقابلہ کرین تو ہلاک کرین ہتھیارون کو اپنے پاس رکھ لینا چاہیے اور مال غنیمت گرفتار کرنے والون کو ملنا چاہیے-

جان لارنس کی ایسی چٹھی بمنزلۂ زلزلہ کے تھی- حکام کی کوشش اور مستعدی سے ملتان کا فساد روز بروز کم ہوتا گیا یہان تک کہ جب جالندھر کے غدر سے ملتان مین بھی اُسی طرح کے غدر پھیلنے کا یقین ہوا تو جان لارنس نے جیسا کہ ہم آگے چل کر بیان کرینگے اُسی تدبیر پر عمل کرنے کا قصد کیا جسمین اُنکے نزدیک کم خطرہ متصور تھا- ایک قطعی حکم اِس مضمون کا صادر کیا گیا کہ ہتھیارون کے رکھوا لینے کا قصد کیا جاے- اور عقلمندی اور ہوشیاری سے اُسکا قصد ہی نہین بلکہ اتمام بھی ہو گیا- اور پھر طرہ یہ کہ میجر کرافورڈ چیمبرلین نے جنکو چیف کمشنر نے اِس خطرناک کام کے واسطے تجویز کیا تھا

ص ۲۶۴

خون کا ایک قطرہ بھی گرنے نہیں دیا۔

بارنس صاحب کے نام کی ایک مختصر چٹھی سے وہ حکمت عملی منکشف ہو جائیگی جو باج گزار سکھ سرداران (کبار وصغار) کی رو سے دریاے ستلج کے بارے مین اختیار کی گئی تھی اور جس سے عمدہ نتائج پیدا ہو چکے تھے۔

۲۳ - مئی۔

جسقدر روپیہ کی آپکو ضرورت ہو نابھہ اور پٹیالہ سے قرض منگوا لیجیے کمانڈر انچیف سے اصرار کیجیے کہ وہ پلٹن نمبر ۵ کے ان آدمیون کی تحقیقات اور پھانسی دینے کی بابت جو مرتکب قتل عمد کے ہوے ہین ایک کمیشن مقرر کرین۔ جو لوگ قتل عمد یا ارتکاب قتل عمد مین ملوث پائے جائین انکو گولی ماردی جائے۔ ہم سپاہ بھرتی کر رہے ہین اور قواعد دان سپاہیون کی تنبیہ اور تہدید کر کے ملک پر قبضہ رکھے ہوے ہین۔ سردارون اور ذی اختیار آدمیون سے آپ جو وعدہ کیجیے گا مین انکی تائید کرونگا۔

مندرجہ ذیل چٹھی سے جو منٹگمری صاحب کے نام کی ہے سر جان لارنس کی راے عمدگی ہاڈسن صاحب کی نسبت ظاہر ہوتی ہے جو اسوقت سر جان سے آئی تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سختی کی ضرورت کے وقت وہ نہایت سختی اور تشدد کر سکتے تھے اس بات کو زور دیکر بیان کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ آگے چل کر مین یہ ثابت کرونگا کہ بخلاف اپنے اور ہم وطنون کے جسوقت ممکن ہوتا تھا وہ انصاف کی رحم دلی کرنے پر بھی آمادہ ہو جاتے تھے۔ انسان کی جان سے وہ کبھی لاپروائی نہین کرتے تھے۔ وہ لڑتے فقط اس غرض سے تھے کہ حفاظت کر سکین سواے حفاظت کے لڑنے سے اور کچھ انکو مقصود نہ تھا۔ اور بے محابا خونریزی اور اس بے قید کینہ کشی کی اپنے خاصہ فطری سے مخالفت کیا کرتے تھے جو دہلی کے مسخر ہو جانے کے بعد بھی جب ہمارا کوئی مقابلہ کرنے والا نہ تھا کئی مہینے تک ایک قاعدہ عام تصور کی گئی۔

ص ۵۵

۲۳ - مئی۔

میرے پیارے رابرٹ۔ باغیون کے ساتھ پھر رحم دلی اور ہمدردی کرنے کا جو قصد کیا جائے مہربانی کر کے اسکی مخالفت کیجیے۔ یہ صحیح ہے کہ انھون نے ہماری بربادی کا جو قصد کیا تھا اسمین انکو ناکامی ہوئی لیکن اسکے باعث سے ہمکو یہ نہ چاہیے کہ اپنے کو بےوقوف بنالین اور یہ سمجھنے لگین کہ ان پر ہم لوگون کی طرف سے ظلم ہوتا ہے۔ مجھکو ہندوستانی قواعد دان سپاہ پر کسی طرح کا اعتماد نہین ہے۔ لیکن اس بات مین مجھکو ذرا بھی عذر نہین ہے کہ جن چند آدمیون نے حرکت کرنے والی فوج کی طرفداری نہین کی ہے وہ اسوقت چھوڑ دیے جائین اور جسوقت نافرمانی کی کوئی علامت پائی جاے تو پہلی ہی علامت کے ظاہر ہونے پر انکو ہلاک کر ڈالین مجھکو امید اور یقین ہے کہ جو کچھ خرابیان واقع ہوئی ہین ان سب کا نتیجہ اچھا ہی پیدا ہوگا لیکن اگر آپ کے افسر ابھی سے باغیون کے ساتھ رحم دلی کرنے لگین تو پھر مجھ سے کوئی اصلاح نہو سکیگی۔

ہاڈسن صاحب ایک بڑے بہادر اور لائق شخص ہین مگر باایمہمہ انپر بھروسہ نہ کرنا چاہیے مین خوش ہون کہ وہ ہمارے ماتحت

نہین پڑسے انکی مدد جس طور پر آپ کا دل چاہے کیجیے لیکن ایک ذی اختیار شخص کی دوامی خدمت کے لیے ضرورت سے زیادہ لوگ مقرر کرنا کچھ اچھی بات نہین ہے۔ مین جو یہ راے دیتا ہون کہ مستقل طور پر اعلیٰ افسرون کی طرف سے کام نہ دیا جائے تو اُسکی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ بہت سی قطع برید کے اُٹھا دے مین مبتلا ہونگے۔ اگر انکو رکھ لینے کی اجازت دی گئی تو ظاہر ہے کہ رسالہ ناکافی ہے۔ اگر وہ موقوف کر دیے گئے تو افسرون پر ظلم ہوگا۔ مین اس بات سے خوش ہوا کہ آپ نے محکمۂ تاربرقی کے ملازمین کو ایک مہینہ کی تنخواہ ادا کر دی۔ وہ بیشک اسکا استحقاق پیدا کرتے آئے ہین۔

جن چٹھیون کو مین نے صدر مین محول کیا اُنسے کسیقدر یہ بات معلوم ہوگئی ہوگی کہ جان لارنس ہر مقام خاص کی کیسی کیسی فروعی باتون کا دل مین دھیان رکھتے تھے۔ چنانچہ مین نے اسی امر کے لحاظ سے اُن چٹھیون کو نقل کیا ہے مذاق یا ضرورت کے لحاظ سے ایسا نہین کیا ہے۔ اور یہ بات بھی دیکھی جاسکتی ہے کہ مین نے غدر کے صرف ابتدائی دو ہفتون کی لکھی ہوئی چٹھیون کو نقل کیا ہے۔

ایک چٹھی جو ابتدائی دو ہفتون کے ختم ہونے کے قریب لارڈ کیننگ کو لکھی گئی تھی اور جسمین پہلے غدر کے تمام حالات اور اُسکے انسداد کی تدبیرین بالتفصیل بیان کی گئی تھین اُسکے مندرجۂ ذیل اقتباس سے ظاہر ہوگا کہ وہ اپنے کام کی تفصیل مین کبھی خطا نہین کرتے تھے بلکہ وہ اس ابتدائی زمانے مین بھی ایسی ایسی تدبیرین نکالتے تھے جن سے امن وامان کے قائم ہوجانے کا احتمال ہی نہین تھا بلکہ یہ امید تھی کہ مستقل طور پر امن وامان قائم ہوجائیگی۔

ص ۴۹

۲۳- مئی-

مائی لارڈ- حضور عالی نے بیشک اس حصۂ ملک کے تمام حالات سُنے ہونگے- مین نے بارنس صاحب کمشنر قسمت این روے ستلج کو لکھا تھا کہ جو خبر ضروری معلوم ہوا کرے اُس سے مطلع کیا کرین مجھکو امید ہے کہ خدا کی مدد سے ہم اچھے رہینگے اور اپنی حکومت قائم رکھینگے اور کمانڈر انچیف کو مدد پہونچا سکینگے- سب سے مقدم بات یہ ہے کہ کمانڈر انچیف میرٹھ کو روانہ ہون وہان کی فوج کو مخلصی دیکر اُسکو کام کرنے کے قابل کردین- اُسوقت صاحب کمانڈر انچیف جیسی حالت ہوگی اُسکے مطابق دہلی خواہ وآبہ ہوکر آگرہ کو جاسکینگے . . . ہمکو اُسوقت تک برابر تردد رہیگا جب تک دہلی کو باغی لوگ سنبھالے رہینگے اور میرٹھ کا فساد رفع نہو جائیگا جب تک غیر قواعد دان سپاہ خیر خواہ رہیگی اُسوقت تک سب اچھا ہی اچھا ہوگا- لیکن اگر وہ ہم سے پھر گئی تو ہمکو بڑی مشکل جھیلنا پڑیگی اور اُسوقت سرحد کو چھوڑنا اور ولایتی فوج کو یہان جمع کرنا پڑیگا- لیکن اُس صورت مین بھی مین سمجھتا ہون کہ جو ہم سمرا تاکہ ہم لوگ ملک کو سنبھال سکینگے بعض ہندوستانی رجواڑے گورون کی ثابت قدم جماعت کے مقابلہ مین جو استقلال ثابت کرینگے ہمیشہ ہمارے طرفدار ہو جائینگے- غیر قواعد دان سپاہ کے لوگ فی الحال جو برتاؤ کر رہے ہین وہ قابل تعریف ہے جو خطرہ اسوقت مجھکو معلوم ہوتا ہے وہ اس بات سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ لوگ ہمکو خائف ہوتا

سلہ میرٹھ کی فوج کو صرف اُسی کی مجبوری اور نالائقی سے نکالنے کی ضرورت ہوئی۔ ۱۰ مئی کے بعد اُسکی طرف سے پھر کوئی خطرہ نہین رہا-

اور صرف بچانے کی تدبیرین ساعی دیکھکر مطمئن ہونگے۔ ملک بھی ہمارا طرفدار ہے اور رعایا خیرخواہی کا برتاؤ کر رہی ہے۔

اڈورڈس صاحب اور نکلسن صاحب نئے آدمی بھرتی کر رہے ہین اور فی الجملہ مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ ہم پشاور پر قبضہ قائم رکھ سکینگے گو تمام دیسی سپاہ باغی ہو جائے۔ یہان (راولپنڈی مین) ہمارے پاس دو تلنگو گورے پیادون کی رجمنٹ کے ہین جنمین سے اکثر کمزور ہین لیکن لڑ سکتے ہین اور انکے سوا ایک ترپ ولایتی توپخانہ کی ہے۔ ایک پلٹن دیسی پیادون کی بھی ہے جنھون نے اب تک اچھا برتاؤ کیا ہے اور جنکو ہم بوقت ضرورت مغلوب کر سکتے ہین لاہور جالندھر اور فیروزپور مین فی الحال تو امن و امان ہے یہان کی ہندوستانی سپاہ اب تک مسلح ہے اور ہوشیارپور اور پھلور سے اسکو مدد پہونچ سکتی ہے پھلور اور فیروزپور کے میگزین اور لاہور اور گوبندگڈھ کے قلعون پر گورون کی سپاہ حفاظت کے لیے تعینات ہے اور ہم اسکو سامان رسد بھیج رہے ہین۔

حضور عالی ہم لوگون کی طرف سے کچھ اندیشہ نفرمائین۔ پنجاب مین ہمارے پاس بعض بعض نہایت عمدہ افسر ہین اور سول اور فوجی دونون قسمون کے حکام اپنے دلون مین ٹھانے بیٹھے ہین کہ اپنی عزت اور حفاظت کے قائم رکھنے کے لیے جو جو تدبیرین عمل مین آسکتی ہین انمین کسی طرح کی فروگذاشت نہ کی جائیگی۔ اور کسی قسم کے افسر اس سے بہتر کام نہین کر سکتے تھے۔

صفحہ ۹۵

مجھکو دل سے اس بات کی امید ہے کہ حضور عالی کسی قسم کی قواعددان سپاہ بھرتی فرمانے کی اجازت نہ دینگے۔ اگر دیسی فوج کی کامل طور پر اور جڑ سے کبھی اصلاح ہونے والی ہے تو وہ وقت یہی ہے۔ ادھوری تدبیرون سے کچھ سود نہین ہے۔ حال مین جو معاملات کیے گئے ہین انسے بڑھکر اس بات کا اور کیا ثبوت ہم پہونچ سکتا ہے کہ پرانا قاعدہ حماقت اور کمزوری پر دلالت کرتا ہے۔ مین نہایت منت سے عرض کرتا ہون کہ حضور غیر قواعددان سپاہیون کو قواعددان کرنے کے کسی مسئلہ کو جائز نفرمائینگے۔ چند سال کے عرصہ مین وہ پرانے آدمیون سے کسی طرح اچھے نہین ہو سکتے ہین۔ سپاہی اور دیسی افسر اسکو پسند نہ کرینگے کیونکہ اس صورت مین انکا عدم وجود برابر ہو جائیگا۔ قواعددان فوج کے جو حصے خیرخواہ رہے ہین وہ نوکری پر قائم رکھے جا سکتے ہین باقی اور سب لوگون کو موقوف کر دینا چاہیے۔ زیادہ غیر قواعددان سپاہ کے بھرتی کرنے سے ہم گورون کی اور رجمنٹون کے خرچ کا بندوبست کر سکینگے۔ مین یہ بھی راے دونگا کہ جن دیسی رجمنٹون نے اصل مین ہم سے جنگ نہین کی ہے لیکن اپنے فعل سے اپنے دل کے حال کو ظاہر کیا ہے انکو آیندہ موقوف کر دینا چاہیے۔ ہم ہندوستانی فوج کے تین درجے قائم کر سکتے ہین۔ ایک تو وہ جو درحقیقت ہماری خیرخواہ رہی اور انکو نوکری پر قائم رکھنا چاہیے اور خاص خاص صورتون مین انعام بھی دینا چاہیے۔ دوسرے بدظن اور مفسد لوگ جو ان چھاؤنیون پر تعینات تھے جنمین برابر آتشزدگی ہوتی رہی اور ان لوگون کو موقوف کر دینا چاہیے۔ تیسرے وہ باغی سپاہ جنھنے ہم سے جنگ کی اور علانیہ ہماری بغاوت کرکے ہمارے افسرون کو مار ڈالا ان لوگون کو مین ڈکیتون اور ٹھگون کے طور پر شکار کرونگا اور جسوقت وہ گرفتار ہونگے تو انکو یا تو پھانسی دونگا یا حبس دوام کی سزا دونگا یا معین میعادون کے لیے

قید کرونگا ۔ جہان کی پیسی رجمنٹون یا اُنکے کسی حصہ نے عمدہ خدمت کی ہے اُنکے نام شکوری کے احکام جاری کرونگا ۔
مین نے صاحب کمانڈر انچیف کو راے دی ہے کہ دسوین رسالہ فیروزپور اور تیسرے رسالہ میرٹھ کے باقیماندہ سوارون کے
ساتھ اِس قسم کا برتاؤ کیا جاے ۔

جان لارنس نے صرف انھین لوگون سے خط و کتابت کرنے پر قناعت نہین کی جو اُنکے افسرون
یا ماتحتون کی حیثیت مین مستحق اِس امر کے تھے کہ اُنکی رپورٹون کی راہ دیکھین بلکہ شہر دہلی و ضلع دہلی و باشندگان
دہلی کے متعلق ہندوستان مین دس برس تک رہنے سے جو عمدہ واقفیت اُنھون نے پیدا کی تھی اُس واقفیت کے
سبب سے انکو اشتیاق ہوا کہ جن جن لوگون کا فائدہ اُسی سے متصور تھا اُن سب کے پاس ان تحریرات کو روانہ
کرین ۔ جان لارنس نے قصد کیا کہ اپنے نام سے ایک اشتہار ضلع دہلی کے سردارون کے نام اِس مضمون سے جاری
کرین کہ ہماری فوج کے پہونچنے پر وہ لوگ اُسکی امداد و اعانت کے لیے دوڑے اور اپنی اپنی اطراف مین امن و امان
قائم کرلے اور سامان رسد اور ضروری حالات کے متعلق اطلاع پہونچانے کے ذریعہ سے اپنی خیرخواہی ثابت کرین ۔

ص ۶۰

لیکن اِس بات کو دیکھکر کہ ہر ایک گریٹ ہڈ کو کالون صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے جو اب تک
شہر دہلی کے حاکم تھے (یا اگر اپنے اطلاق سے لوگ ایسا تصور کرتے ہون) فوج میرٹھ کے ہمراہ جانے کو بھیجا ہے
جان لارنس نے لفٹنٹ گورنر موصوف کے ذریعہ سے کارروائی کرنا چاہی اور اُنسے خط و کتابت جاری کی جو ماہ جون کے
زمانہ تک برابر جاری رہی اور اُسکا نتیجہ عمدہ نتیجہ ہوا ۔ اپنی پہلی چٹھی مین جان لارنس نے اُن سردارون کی فہرست
لکھی جنکے نام اُنھون نے حکم بھیجنے کی تجویز کی تھی ۔ اور یہ صلاح دی کہ بعض بعض اراکین دربار کو جنکی نسبت وہ
اپنی ذاتی واقفیت کے سبب سے خیال کرتے تھے کہ وہ دل سے ہمارے دوست ہین علحدہ علحدہ چٹھیان
بھیجی جائین اور شہر کی خندقون اور دیوارون اور پھاٹکون کی کیفیت جو یاد تھی اُسکو درج کیا اور اِس امر کی بحث کی
کہ کن کن مقامون پر حملہ کرنے مین بہتری متصور ہے ۔ کرنال اور دہلی کے مابین جو گانون اِس قسم کے واقع تھے کہ
وہان سامان رسد بافراط فراہم ہوسکتا تھا یا جہان نہایت دلیر اور باعلی درجہ کے واقف کار جاسوس یعنی ایسے ایسے
لوگ مل سکتے تھے جنکو شہر کے اندر کی خبر لانے مین چندان دقت نہ تھی اُنکے نام بھی درج کیے ۔ کالون صاحب کو
برابر سے یہی جان لارنس نے چٹھیان لکھین اور اُنھین ہدایت کی کہ ملک پنجاب مین اُنکے نزدیک کن کن باتون کا
احتیاط کرنا قرین مصلحت تھا خاص کر جان لارنس نے یہ صلاح دی کہ ممالک مغربی و شمالی کے ہر ایک افسر ضلع کو
سوار اور پیدل دونون قسم کے سپاہیون کو بھرتی کرکے پولس کی بڑی بڑی جماعتین قائم کرنا چاہیے تاکہ اُس وقت تک
جب شہر دہلی پر قبضہ ہو جانے کے بعد وہان کی سپاہ کو آزادی حاصل ہو جاے ہر ایک ضلع مین امن و امان قائم رہے
مسٹر بارٹل فریر صاحب چیف کمشنر سندھ اور بمبئی ایسے انتظام کے طرفدار تھے جو پنجاب کے بالکل خلاف تھا

سر جان لارنس برابر خط کتابت کرتے رہے۔ فریر صاحب رخصت فرلو سے واپس آکر ایسے وقت کراچی مین پہونچے جب غدر شروع ہو جاچکا تھا اور آتے ہی اُسکے بندوبست مین مشغول ہوے اور جوابدہی سے بیخوف ہوکر اس عجلت سے کارروائی کی کہ قرب وجوار کے اور کسی صوبہ مین کسی شخص نے اس سے بڑھکر کارروائی نہ کی ہوگی جس روز راولپنڈی مین خبر پہونچی اُسکے دوسرے روز جان لارنس نے فریر صاحب کو اطلاع دی لیکن فریر صاحب نے بغیر اسکے کہ اُنکی ہدایت کا انتظار کرتے یا بمبئی سے لارڈ الفنسٹون کی اجازت طلب کرتے یکبارگی اور خاص اپنی جوابدہی سے اُسقدر فوج کمک جسکو وہ اس کام کے لیے بچا سکتے تھے (بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ وہ مشکل سے ایسی فوج بچا سکتے تھے لیکن کسی نہ کسی طرح) ایسے ایسے مقامون کی جانب جہان اُنکے نزدیک خاص خطرہ متصور تھا بھیجی۔ یا صرف دو کمزور یورپین رجمنٹین اور ایک ترپ گھوڑچڑھا توپخانہ اپنے دس لاکھ باشندون اور چار دیسی رجمنٹون کے سنبھالنے کے لیے چھوڑکر صاحب موصوف نے دو سو فیوزیلیر (ریچھ کی کھال کی ٹوپی پہننے والے پیادے) ملتان کو روانہ کر دیے فریر صاحب نے دیکھا کہ ہندوستان کی حفاظت آخر مین سندھ پر منحصر ہو جائیگی پنجاب پر نہ ہوگی اور جسطرح سے جان لارنس نے محاصرہ دہلی کے لیے فوج بھیجنے کی غرض سے پنجاب کو فوج سے خالی کرنے کا مصمم قصد کر لیا تھا اُسی طرح کسیقدر کم مناسبت کے ساتھ مگر جہان تک ممکن تھا اپنے وسائل کو انتہا تک کام مین لاکر فریر صاحب نے جان لیا کہ پنجاب کو فوجی کمک دینے کے لیے سندھ فوجون سے خالی کر دیا جائے۔ صاحب موصوف نے یہ فقرہ کہ ”جسوقت دل و دماغ پر آبنی ہو تو ہاتھ پاؤن کی فکر کو موقوف رکھنا چاہیے“ (یعنے اول خویش بعدہ درویش) ایسے الفاظ مین تحریر کیا کہ اُنکا اثر سیدھا جان لارنس کے دل تک پہونچا ہوگا۔ اور اُنھون نے جو کچھ مُنھ سے کہا تھا اُسپر اُسی طرح قائم رہے۔ بمبئی فیوزیلیر سپاہیون کی اول ترپ نمبر اول بلوچی پٹالین نمبر دوم بلوچی پٹالین یہ سپاہ بعجلت تمام یکے بعد دیگرے پنجاب کو روانہ کی گئی اور باوصف تمام خطرات کے جنکا ہر طرح سے اندیشہ تھا ملتان اور فیروزپور ایسے تمام ضروری مقامات پر استحکام کے ساتھ جو قبضہ ہو گیا یہ کچھ کچھ صاحب موصوف ہی کی بے انتہا امداد و اعانت کا نتیجہ تھا۔ جان لارنس نے ہسقدر پیشتر یعنی بتاریخ ۱۸ مئی فریر صاحب کو یہ مضمون تحریر کیا تھا۔

آپ نے جو یادداشتین تحریر کین اور ہم لوگون کی خبرگیری مین جو جو کوششین کین اُنکا مین بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہون۔ دو سو یورپین کی مدد ملتان کے لیے بڑی بھاری مدد ہے۔ ننلو گورون کی جماعت کے ایک توپخانہ سے تمام طرح کی حفاظت ہو جائیگی۔ جسقدر جلد یہ لوگ پہونچین اُسیقدر اچھا ہے۔ کیونکہ اُنکے آنے سے ہم پنجاب کی پلٹنون سے جو ڈیرہ غازی خان سے یہان آئی ہین کام لے سکینگے۔

اور جسوقت یہ نازک زمانہ گذر گیا تو جو کچھ واقع ہو چکا تھا خاموشی کے ساتھ اُسکا خیال کر کے جان لارنس نے اپنی رپورٹ مین جو غدر کی بابت تیار کی گئی تھی یہ مضمون تحریر کیا۔

ابتدا سے انتہا یعنی آغاز غدر سے آخری فتحیابی کے زمانے تک مسٹر ایچ - بی - فریر نے انتظام پنجاب میں اسطرح کی مدد دی
کہ گویا وہ خاص پنجاب کے ایک کمیشن یافتہ افسر تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صاحب چیف کمشنر یقین کرتے ہیں کہ غالباً ہندوستان میں کوئی
سول افسر ایسا نہو گا جو اپنی عظیم الشان کوششوں کے صلہ میں مسٹر ایچ - بی - ای - فریر سے بڑھکر گورنمنٹ کی خوشنودی کا مستحق ہو
بہت سی باتوں میں دونوں صاحبوں کے مابین اُسوقت بھی بڑے بھاری بھاری اختلافات تھے اور جون جون
زمانہ گذرتا گیا اُسی طرح یہ اختلافات اور بڑھتے گئے - ایک ہندوستان کے بے انتہا افلاس پر نظر کر کے سرکاری روپیہ کے
بارے میں اپنے کو کفایت شعاری کیا معنی بلکہ جزرسی کا پابند بیان کرتا تھا اور دوسرا خاص کر کے اس بات کو دیکھکر
کہ ہندوستان میں انگلش اولوالعزمیوں کے لیے ایک بڑا بھاری میدان ہے حد سے زیادہ اسراف پر آمادہ تھا -
ایک اس امر کے خلاف تھا کہ بلا ضرورت ہندوستان میں سلطنت کا کوئی حصہ نہ بڑھایا جائے دوسرے کی رائے
یہ تھی کہ حکمت اور جنگ کے زور سے جہاں تک ہو سکے آگے بڑھے جانا چاہیے ایک کی حکمت عملی کا میلان یہ تھا
کہ افغانوں کو اپنا دوست بنا لیا جائے اور اس سے ایک بڑے جرم اور بھاری خطا کے سہو محو ہونے میں مدد پہنچے
جو کبھی ہندوستان کے متعلق سرزد ہوئی ہوگی اور دوسرے کی حکمت عملی نے میرے نزدیک براہ راست اُس خطا
اور جرم کو پھر تازہ کر دیا اور اُسکے سبب سے ہکو افغانستان کی جنگ دوم میں پھنسنا پڑا - لیکن جسطرح ایک کی قوت
اور لیاقت اور بیغرضی اور سچے مقصد پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی تھی وہی دوسرے کی بھی کیفیت
بہر حال اِس امر کے یاد پڑنے پر بڑی خوشی معلوم ہوتی ہے کہ ایک وقت میں (اور شاید وہ ایسا نازک وقت تھا جو عمر بھر
دونوں پر کبھی نہ پڑا ہوگا) اُس اہم مقصد کے متعلق جو دونوں کو عرصہ تک کبھی فراموش نہوا ہوگا دونوں نے
یکجان دو قالب ہو کر کوشش کی یعنی سلطنت کی حفاظت اور رعایا کی بہبودی کا دونوں کو یکساں خیال تھا -
سر ہنری لارنس کی سوانح عمری کے مصنف نے لکھا ہے کہ ہندوؤں کے مندروں میں ایسے مختلف المزاج
دیوتاؤں کی بھی جگہ ہے کہ جیسے اُوڑم اور ریپیر تھے - یہ امر یقین اور اگر زیادہ نہیں تو اُسیقدر صحت کے ساتھ بیان
کیا جا سکتا ہے کہ اِسوقت میں بھی جب فرقوں کا خیال بہت جوش پر ہے اور جس حالت میں یہ امر صاف صاف
معلوم نہیں ہے کہ آیندہ اُن دونوں حکمت عملیوں کا اونٹ کس کل بیٹھیگا ہندوستانی مندر میں ایک جانب
پیش قدمی کے عظیم الشان اور اپنی دُھن کے ثابت قدم طرفدار اور دوسری جانب حکمت عملی قناعت کے مستقل مزاج
اور مدبر اور بہادر اور مقدمۃ الجیش یعنی سر بارٹل فریر اور لارڈ لارنس کے اختلافات کی بہت کچھ گنجایش ہے -
جسوقت سر جان لارنس اسطور سے اپنے صوبے کی نبض پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اُسوقت پشاور پہ
ایک بڑا نازک وقت آیا اور گذر بھی گیا - آخر مئی میں دیکھا کہ سر جان لارنس نے ہربرٹ ایڈورڈس اور اپنے
صوبہ کے اور عقلمند افسروں سے راولپنڈی میں مشورت کی اور ۲۱ مئی کو ایڈورڈس صاحب اپنے افسر کی رایوں کے مطابق

صفحہ ۶۲

عمل کرنے پر بخوبی تیار اور اِس بات پر مستعد ہو کر اگر ذرا بھی کھٹکا معلوم ہو تو وہان کی قواعددان فوج سے ہتھیار رکھوا لینے کا حکم دین پشاور کو واپس آئے۔ یہ عین نازک وقت تھا۔ نکلسن صاحب جو ایسے شخص نہ تھے کہ سوا اسقدر فوج کے جسکی اُنکو انتہا سے زیادہ ضرورت ہوئی اپنے پاس رکھتے اِس بات کو دیکھکر کہ پشاور کو جس قسم کے خطرون کا سامنا ہے اُنکے مقابلہ کے لیے وہ بہت کمزور ہے پیشتر سے تیار ہو چکے تھے کہ رجمنٹ نمبر ۲۴ جو سرحد اندرونی ملک کو جاتا تھا اور اثنا ئے راہ مین تھا اُسکا ایک پرا قلعہ اور معبر اٹک کی حفاظت کو واپس طلب کر لیا جائے پشاور کی دیسی رجمنٹون کی طرف سے سرحدی قلعون کے سپاہیون کے نام کی چٹھیان پکڑی جا چکی تھین جنمین لکھا تھا کہ فلان تاریخ وہ پشاور مین جمع ہونگے اور ادھر اُدھر کا سے پہنچے ہونگے" اور اِسی تیز دریا ان کے سبب سے زیادہ عجلت کی ضرورت ظاہر ہوئی۔ حکام کے پاس خط کتابت کے ڈھیرون پلندے جمع ہو چکے تھے جنسے ظاہر ہوتا تھا کہ سرحدی مقام ستھانہ کے متعصبون اور پٹنہ اور بنارس کے باغیون نے غدر کا ایک سلسلہ قائم کرنے کی جو تجویز کی تھی اُس سلسلہ کی ایک کڑی پشاور بھی ہے۔ اور اب آدھی رات کو اڈورڈس صاحب کے پاس یہ خبر پہونچی کہ اٹک اور نوشہرہ اور مردان کی مفویانہ کارروائیون سے بوئے بغاوت آشکار ہے۔

اب تاخیر کا موقع مطلق باقی نہین رہ گیا۔ پشاور سے ایک آدمی بھی ان باغیون کے روکنے کو منتخب نہین کیا جاسکتا تھا اور سپاہیون کی ایک تعداد کثیر جنکے دلون مین بغاوت اور ہاتھون مین ہتھیار تھے وہان کی چھاؤنیون مین چھوڑ دی گئی۔ اور اُدھر چند ہی گھنٹہ کے عرصہ مین یہ خبر جو ابھی تک صرف حکام ہی کو معلوم تھی تمام شہر اور ہندوستانی سپاہیون مین پھیلنے کو تھی اور بغاوت کی چنگاریان ایک ایسا شعلہ مشتعل کرنے کو تھین جو ساری سلطنت کے بجھائے نہ بجھتا۔ ایک معتمد سکھ سردار نے امرتسر کے مجسٹریٹ سے کہا کہ "اگر پشاور کہین ہاتھ سے نکل گیا تو کل پنجاب اِسی طرح اُلٹ پلٹ جائیگا"۔ اور جسوقت اُسنے یہ فقرہ بیان کیا تھا تو اپنے انگرکھے کے دامن کو نیچے سے چٹکی مین لیکر کمر تک لپیٹ گیا[1]۔ اڈورڈس صاحب چیف کمشنر کو لکھتے ہین کہ آپ جانتے ہین کہ ہم بھڑون کے چھتے کے پاس ہین ذرا چھوا اور غضب ہو گیا"۔ اور اڈورڈس صاحب اور اُنکے ہمراہیون کا منشا ہرگز یہ نہ تھا کہ وہ اپنے قدم اُٹھاتے بلکہ برخلاف اِسکے اُنکا قصد تھا کہ اپنا پاؤن نیچے ہی رکھے رہتے لیکن قدم جمارہا تھا۔

اڈورڈس اور نکلسن صاحب نے پیشتر سے جو بندوبست کر رکھا تھا اُسکے مطابق ایک ہی کمرے مین اپنے کپڑے پہنے ہوئے سو رہے تھے تاکہ ضرورت کے لیے بروقت تیار رہین۔ ٹھیک آدھی رات کا وقت تھا کہ نوشہرہ مین غدر ہو جانے کی خبر آئی اور اُسکے چند ہی منٹ بعد وہ بریگیڈیر کاٹن کے پاس آئے اُنھون نے اپنا مقصد اُسی وقت ظاہر کر دیا اور ایک کونسل جنگ منعقد کی گئی۔ پولیٹکل (ملکی) اشخاص نے حسب معمول یہ صلاح دی کہ فوراً

[1] کیپٹن سپرٹون صاحب کی کتاب "پنجاب و دہلی" ۲۲ جلد اول صفحہ ۱۵۲۔

کارروائی کی جائے اور افسران جنگ نے اپنے معمول کے مطابق اپنی بہادرانہ نابینائی کی وجہ سے جسکا نہ ماننا غیر ممکن بلکہ کسیقدر مقام تعجب ہے اب تک اپنے آدمیون پر کامل بھروسہ کیا۔ اس بحث مین سخت گفتگو ہوئی۔ کاپٹن صاحب نے طرفین کی سماعت کرکے یہ تجویز کیا کہ باغیون سے ہتھیار رکھا لیے جائین۔ چار رجمنٹون سے جنمین تین پیادون کی رجمنٹین اور ایک سوارون کی تھی علی الصباح ہتھیار رکھوا لیے گئے اور اکیسوین پلٹن کے لوگ جن سے اب تک بہبودی کی امید تھی بچا رکھے گئے اور اُنپر اعتماد کیا گیا۔ بڑا نازک وقت تھا۔ شاید یہ وقت قریب قریب ویسا ہی نازک تھا جیسا اسکے دو ہفتہ پیشتر لاہور مین پڑا تھا۔ اور لاہور کی طرح یہان کے سول افسر بھی اس کام مین شریک ہوتے گئے کہ اگر باغی بر سر صلح ہون تو خیر ورنہ اُنکی سرکوبی کی جائے۔ یہ چارون رجمنٹین مخالفت کرسکتی تھین کیونکہ اُنکے بعض افسرون نے جو اُنکی خیرخواہی پر وثوق کرتے تھے عجب طرح کے اختلاف سے پیشین گوئی کی کہ وہ رجمنٹین ضرور مخالفت کرینگی ممکن تھا کہ اُنکے اور ہم جنس جو عارضی طور پر اُسوقت بچا دیے گئے تھے اُنکے شریک ہوجاتے لیکن یہ ضرور سمجھتے ہونگے کہ آیندہ اُنکی باری آئیگی۔ شہر اور اطراف شہر کے شیطانون کی پلٹن اُسوقت اپنے کام مین مشغول ہوجاتی۔

پھر دو گوربین کی رجمنٹین اور توپخانہ کی دو باڑیان اور سب سے بڑھکر تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک گروہ آفریدی وانلٹیرون کا جو حال ہی مین درہ کوہاٹ سے منتخب ہوکر ہتھیار رکھوانے کا کام کرنے آیا تھا اور اُسکو انجام کیا ہمارا جانی دشمن تھا چارون مشتبہ رجمنٹون نے جو ایک دوسرے سے جدا کردی گئی تھین اور جنکو سمجھنے بوجھنے یا بات چیت کرنے کا موقع نہین دیا گیا تھا جسطرح سے حکم دیا گیا تھا اُسکی تعمیل کی اور جیسا کہ سر ہربرٹ اڈورڈس بیان کرتے ہین ”ادھر اُدھر ہتھیارون کے انبار جون جون بڑھتے جاتے تھے انگلش افسرون کے جوتون کے کانٹے اور تلوارین ہمدردی کے ساتھ اُن ڈھیرون پر گرتی جاتی تھین“۔

ہتھیار رکھوا لینے کا نتیجہ جو بقول جان لارنس ایک ”کاری ضرب“ تھی قرب وجوار کے اضلاع مین فوراً اور علی العموم سرحد مین بہت جلد محسوس ہوا۔ چند روز پیشتر دو ہزار ملتانی سوار جو طلب کیے گئے تھے اُن مین سے اب تک صرف سو سوارون نے ہماری طلبی پر عمل کیا تھا۔ ان ناہموار سرحدی سوارون کو کیا پڑی تھی کہ ایک ہارتے ہوئے اور مشتبہ فریق کی طرفداری کرتے لیکن اب قضیہ بالکل برعکس ہوگیا تھا چنانچہ اڈورڈس صاحب دوسرے مقام لکھتے ہین کہ ”جس وقت ہم لوگ چھاونیون سے سوار ہوکر واپس جانے لگے تو رفاقت کے لیے لوگ گرمیون کی مکھیون کی طرح چارون طرف سے جمع ہونے لگے اور اُسی وقت سے سپاہی آنے لگے“۔ اور صاحب موصوف نے ایک بڑے مشرح فقرے مین جو طوالت کے سبب سے یہان محول نہین کیا جاسکتا بیان کیا ہے کہ کس طریقہ سے اب یوماً فیوماً سپاہی بھرتی ہونے لگے۔ اب چونکہ آزادی کے ساتھ روپیہ پیدا کرنے اور جان لینے کا موقع ہاتھ آیا تھا

ص ۲۸

تو ہر ایک کوچہ گرد کابل اور آبائی ڈاکو اور سوکومی اور پنڈت کی دلی آرزو یہی تھی کہ پہلے پہل جو سپاہی بھرتی ہوتے تھے انہین داخل ہو۔ اور ہر ایک مطلق العنان بدمعاش جانور جسپر اُسکا مالک کسی طرح سوار نہین ہوسکتا تھا اور ہر ایک مریل گھوڑا جسکو میدان جنگ یا بلکہ چار کے گھر تک بھی گھسیٹ کر لیجانا دشوار تھا خواہ مخواہ ہمارے گلے منڈھا گیا۔ اور اُسنے ایک جدید غیر قواعد دان (بالکل ہی غیر قواعد دان) رسالہ کی جماعت قائم کی۔ اور بدمعاش آفریدی مہمند اور یوسف زئی یعنے وہ لوگ جو ہماری رعایا کو لوٹ مار کر اپنا پیٹ پالتے تھے یا ایسے جرگون سے علاقہ رکھتے تھے جو اب تک ہمارے تابع فرمان رہے تھے غضبناک چہرون اور خونی آنکھون کے ساتھ پرانے سپاہیون سے جنکو وہ "کالا قوم" کہتے تھے خوش خوش اپنی کسر نکالنے کو اسواسطے جمع ہوے کہ ایسے لوگون سے ہماری حفاظت کرین جو خود ان لوگون سے ہماری حفاظت کرنے کے بدرجہ اولی مستحق تھے اور یہ غرض بھی تھی کہ جسوقت موقع ملے حشرات الارض کی طرح اُنکو ہلاک کر ڈالین۔

اب آخر کو پشاور گیریزن (فوج متعینہ) کچھ لوگ اُن باغیون کے خلاف جو مردان مین جمع ہوے تھے کارروائی کرنے مین ہم لوگون کی شرکت کے لیے بچا سکا جبس روز باغی سپاہیون کے ہتھیار رکھوا لیے گئے تھے اُسکے دوسرے روز ۳۰۰ یوروپین پیادون اور ۲۵۰ غیر قواعد دان سواروں اور آٹھ توپون کی ایک فوجی جماعت زیر کمان کرنل چوٹ اور بمعیت نکلسن صاحب جو بحیثیت پولیٹیکل افسر (ملکی افسر) ساتھ ہوے تھے پشاور کی طرف روانہ ہوئی۔ اور دوسرے دن علی الصباح وہ اپنے منزل مقصود کو پہونچ گئی۔ اِس جماعت کو آتے ہوے دیکھکر رجمنٹ نمبر ۵۵ کے سپاہی ۱۲۰ آدمیون کو جو زیادہ تر پنجابی تھی اور اپنے افسرون کے ساتھ رہ گئے تھے چھوڑ کر باقی سب کے سب سرحد سوات کی جانب بھاگ گئے۔ یوروپین پیادے جو سفر کے باعث سے بالکل تھکے ماندے تھے اُنکا تعاقب نکر سکے اور غیر قواعد دان سوارون کے سست تعاقب سے ظاہر ہوا کہ وہ اپنے بھائیون کے خلاف کوئی کارروائی کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ اِس بات کا پیشتر سے خطرہ تھا لیکن نصف سے زیادہ لوگون نے کبھی اِس امر کو تسلیم نہین کیا اسواسطے اسوقت نکلسن صاحب کو موقع ہاتھ آیا۔ نکلسن صاحب نے اسطور سے کہ جیسے وہ اپنے افسر کے اس قول کو حرف بحرف تعمیل کرنے کو بیٹھے ہی تھے کہ وہ بذات خاص "رجمنٹ کے ایک پرے کے برابر ہین" معدودے چند سوارون کو ساتھ لیکر اِس ہمت سے جسکے خیال کرنے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین فراری دشمنون پر دھاوا کیا اور جسوقت وہ سوار ہوکر چلے تو اپنے دل مین یہ سمجھکر کہ گویا ایک جمعیت کثیر اُنکے ساتھ ہے اپنے قوی ہاتھ سے بیسیون آدمیون کو زمین پر گرا دیا جو نہایت اطمینان سے لڑتے تھے اور اِس امر کو خود نکلسن صاحب نے آخر کو تسلیم کیا ہے اور سچے دل سے اُنکی تعریف کی ہے اُس ابد قرار دن کو شدت کی دھوپ مین برابر تعاقب جاری رہا تا آنکہ ۱۵۰ سپاہی مقتول اور اُنمین اکثر اشخاص خود نکلسن صاحب کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اِسکے دو چند لوگ

گرفتار کر لیے گئے اور پانسو کے قریب جنمین سے اکثر زخمی تھے سرحد سوات کی طرف جہان کے لوگ اُنکے موافق تھے
کسی نہ کسی تدبیر سے بھاگ گئے جس مقام تک تعاقب کیا گیا تھا وہان سے یہ رستم وقت (ہومرک چیمبرلین) بیس
گھنٹہ تک کاٹھی پر رہے اور بغیر گھوڑا بدلنے کے ۷۰ میل کا سفر ختم کرنے کے بعد اُس وقت واپس آئے جب رات کے
سات بج گئے تھے۔ نکلسن کے کارہائے نمایان ہین جنکا خاتمہ بوقت فتح دہلی اُنکی جان کے ساتھ ہوا یہ پہلا کام تھا۔
نکلسن کی تیغ انتقام سے بچ کر جو ۵۰۰ سپاہی بھاگ گئے تھے انپر اس سے بھی بڑھکر مصیبت پڑی۔ ایک ہفتہ کے
صعب سفر کے بعد سوات مین پہونچ کر جب وہان کے متعصب باشندون نے ان باغیون کو ہٹایا اُنھون نے
مشکون اور بیڑون پر دریائے سندھ سے عبور کرنے کا قصد کیا اور محض مایوسی کی حالت مین جنگلی ملک اور کوہستان کے
ناہموار رستہ سے گذر کر کشمیر کو جانے کا قصد کیا۔ لیکن جان بیچر ڈپٹی کمشنر ہزارہ اُن لوگون کی تاک مین بیٹھے تھے
ڈپٹی کمشنر مذکور نے کوہستان کی وحشی قومون کو اُن باغیون کے خلاف اُبھار دیا۔ سامنے ایسے دشمن تھے جو اُنکے
تنگ راستہ کو روکے ہوے تھے اور جسوقت اُنکے پیچھے سے تعاقب ہوتا تھا تو وہ لڑتے یا یون کہیے کہ ہاتھ پانون
مارتے تھے چنانچہ دو ہفتے تک اُنکی یہی کیفیت رہی۔ اور چلتے چلتے تھک گئے۔ ہر ہر قدم پر اُنکی مشکلین اور خطرات
بڑھتے جاتے تھے۔ یہان تک کہ آخر کو جب اُنکا سب روپیہ صرف ہو گیا اور قوت زائل ہو گئی اور ہتھیار اس خیال سے
پھینک دیے کہ زخمی پیرون سے پھسل پھسل کر کسی طرح اپنی خالی جان بچا کر کسی طرف بھاگ جائین تو اُن
بھوکے پیاسے ۱۲۰ باقی ماندہ سپاہیون نے جنکے چہرے بالکل زرد ہو گئے تھے آپ ہی آپ اپنے کو حوالہ کر دیا
اور اُنکو یا تو پھانسی دیدی گئی یا ضلع ہزارہ کے مختلف مقامون کی توپون کے منھ پر اُڑا دیے گئے۔ اُنکی مصیبتین
ایسی تھین کہ پتھر بھی اُنکا حال دیکھکر پگھل جاتا اور جو لوگ بیچر صاحب سے واقف ہین وہ اس بات کو بھی جانتے ہونگے
کہ چونکہ وہ ایک بڑے بہادر شخص تھے اس سبب سے اُنکے دل مین نہایت ہی رحم آیا ہوگا لیکن بیچر صاحب نے
یہ خیال کیا اور شاید ایسا خیال کرنے کی وہ کافی وجہ رکھتے تھے کہ اُس غدر کے اس ابتدائی اور نہایت نازک زمانہ مین
اگر سختی کیجائیگی تو اُسکا انجام نہایت ہی سچے رحم کو ثابت کریگا۔ جان لارنس لکھتے ہین کہ "ہم ہر ایک ضلع مین عمدہ
کارروائی اور بیچر صاحب کارنمایان کر رہے ہین۔

لیکن اگرچہ چار رجمنٹون کے ہتھیار لے لیے گئے تھے اور ایک رجمنٹ بالکل نیست و نابود ہو گئی تھی اُسپر بھی
ضلع پشاور مین تمام خطرون کا خاتمہ نہین ہوا یہ بیشک ہوا کہ رجمنٹ نمبر ۵۵ کے مردان کی طرف بھاگ جانے کے
چند ہی دن بعد رجمنٹ نمبر ۶۴ کے باغی دستون سے نکلسن اور چیمونٹ صاحب نے بلا وقت ہتھیار رکھوا لیے لیکن
یہ کارروائی ایک روز بھی پہلے سے عمل مین نہین آئی کیونکہ اجون خان ایک مشہور لٹیرا جسکو اخوند سوات کی طرف سے
مدد پہونچی تھی ہماری سرحد پر آچکا تھا اور پیشتر سے سپاہیون نے جو بندوبست کر رکھا تھا اُسکے ذریعہ سے قلعہ مین

ص

داخل ہونے ہی کو تھا علاوہ برین مردان تک تعاقب کرنے سے ایک اور خطرہ بھی پیدا ہو گیا تھا کہ غیر قواعد دان سوار علی العموم بگڑ گئے تھے یا بہر حال اُنھون نے بیشک ارادہ کر لیا تھا کہ اپنے بھائیون کے خلاف کوئی کارروائی عمل مین نہ لائین - اُسوقت اندیشہ کیا جاتا تھا کہ اِن لوگون کے بگڑنے سے وہ چار رجمنٹین بھی مدد کرینگی جنکے ہتھیار رہنے نام رکھوائے گئے تھے - مین نے برائے نام اِسلیے کہا ہے کہ پشاور ایسے جنگلی ملک مین جہان ہر ایک ہندوستانی ہتھیار باندھتا ہے اور ہر شخص گہوارے ہی سے گلا کاٹنا شروع کرتا ہے ذرا سی کوشش مین ہتھیار مہیا ہو سکتے تھے اور افواہ مشہور ہوئی تھی کہ بیشمار ہتھیار اُسوقت بھی فوجی لینون مین چھپائے ہوے رکھے تھے - آیا ایسے وقت مین مصلحت یہ تھی کہ سوارون کے رسالون سے ہتھیار لینے کا قصد کر کے جان جوکھم مین ڈالی جاتی یا اِس امر مین بہتری متصور تھی کہ خارجی تدبیرون سے دفع الوقتی کیجاتی کیونکہ اُسوقت خیال کیا جاتا تھا کہ یہ نازک زمانہ مہینون کی خبر نہ لیگا بلکہ چند ہی روز تک رہیگا اور دہلی کے فتح ہو جانے کی خبر سے ہم لوگ سیاہ و سفید کے مالک ہو جائینگے -

نِکلسن صاحب نے یہ دیکھکر کہ کیمپ مین یوروپین رجمنٹون کے جو لوگ نوکر تھے وہ بھی بازارون مین جاکر جہاد کا تذکرہ کرتے تھے توقف کی صلاح دی اور جس حالت مین نِکلسن صاحب نے توقف کرنے کی راے دی تو بیشک ہر شخص نے یہی خیال کیا ہوگا کہ اِسمین کوئی بھاری بات ہے - نِکلسن صاحب نے خود اور اِڈورڈس اور کاٹن صاحب نے بھی جان لارنس کے نام اِس مضمون کی تاکیدی چٹھیان تحریر کین کہ جسطرح ممکن ہو کمک کی فوج روانہ کی جائے حتیٰ کہ جو فوجین دہلی کو روانہ ہو چکی ہون اگر ضرور سمجھا جاے تو اُنھین کو واپسی کا حکم دیا جائے -

سر جان لارنس کا یہ نہایت سخت امتحان تھا لیکن اُنھون نے ضرورت کو تسلیم کر کے بلا تامل کارروائی کی - جان لارنس نے وائلڈ صاحب کو جو ۷۰۰ - آدمی ساتھ لیے ہوے دہلی کی جانب روانہ ہو چکے تھے حکم دیا کہ واپس چلے جائین - اور اٹک پر قبضہ رکھین - جان لارنس نے ہینڈرسن صاحب کو یہ حکم دیا کہ اڑھائی سو سوار کوہاٹ سے پشاور کو روانہ کرین اور بیچر کو لکھ بھیجا کہ جسقدر آدمی وہ ہزارہ سے اِس کام کے لیے بچا سکتے ہون بھیجدین اور اُنھون نے خود پولیس کے ۲۲۰ سپاہی راولپنڈی سے بھیجدیے - سر جان لارنس اِڈورڈس صاحب کو لکھتے ہین کہ "ہم نے کوئی ہندوستانی سپاہی جو کچھ بھی کام دینے کے لائق ہے یہان نہین رکھا ہے - ہم تم لوگون کی حفاظت کے لیے بہت متردد ہین مجھکو تو صاف یہی معلوم ہوتا ہے کہ تمھاری حالت بہت خطرناک ہے" جنرل ریڈ دہلی کے مقابلہ مین صوبہ کی کمان لینے کے لیے راولپنڈی سے روانہ ہو چکے تھے - اور سر جان لارنس اِس بات کا اختیار دے چکے تھے کہ گشتی کالم فوج کو کرنال تک لیجائین - سر جان لارنس بشاشت سے لکھتے ہین کہ "یہ ایک ایسی سپاہ ہے جو دہلی کے لینے اور اُسپر قبضہ رکھنے کے لیے اکیلی کافی ہے پشاور کی حفاظت کے لیے جس سپاہ کو واپس بھیجنا پڑا تھا وہ اِسی فوج کا ایک حصہ تھی" اور بدقسمتی سے سر جان لارنس کو اُسی زمانہ مین

ص

جب

جنرل ریڈ نے اطلاع دی کہ جنرل جانسٹون جو اُسوقت جالندھر مین تھے بریگیڈیر جنرل مقرر ہونگے اور قسمت پشاور کی جوکمان ابھی خالی ہوئی ہے اُسپر متعین کیے جائینگے۔

اِس تجویز کا مطلب جس سے جان لارنس بخوبی واقف تھے یہ تھا کہ ایک اعلیٰ درجہ کے لائق اور مستعد فوجی افسر کی جگہ ایک نالائق اور متلوّن المزاج شخص مقرر کیا جاے یہ باتین ہر مقام کے لیے خطرناک ہین جیساکہ چند ہی روز کے تجربہ سے جالندھر مین اُسکا اثبات ہوگیا۔ لیکن پشاور کے حق مین اور بھی مہلک تھین۔ یہ زبان دابکے خاموش ہو رہنے یا اِس امر کے استفسار کرنے کا وقت نہ تھا کہ اُسمین دست اندازی کرنے کی اجازت ہے یا نہین۔ سر جان لارنس نے توصلح کے زمانہ مین کمشنری پشاور کی ایک تقرری کے متعلق جو اُنکی مرکوز خاطر نہ تھی دلیری سے لارڈ ڈلہوسی کی شکایت کی تھی۔ اور اسواسطے اُنسے اِس بات کی امید نہ تھی کہ اسوقت لارڈ کیننگ کے مقابلہ مین خاموش ہو کر بیٹھ رہتے۔ جسوقت جان لارنس نے انسن صاحب کے انتقال کی خبر سُنی تو اُسی وقت حضور گورنر جنرل کے پاس بذریعۂ تار اپنی یہ راے کہلا بھیجی کہ کمانڈر انچیف کے عہدے کے لیے پیٹرک گرینٹ صاحب جو سپاہیون کو بخوبی جانتے اور پہچانتے اور اپنے فن مین نہایت سلیقہ اور واقفیت رکھتے ہین مدراس سے طلب ہون اور اب جان لارنس نے اُس سے بھی زیادہ تاکید کے ساتھ اِس مضمون کا تار دیا کہ جس عہدہ کے لیے اپنی سابق کی خدمتون اور موجودہ منصب کی جہت سے کاٹن صاحب موزون معلوم ہوتے ہین اُسپر صاحب موصوف کو نہ کہ جنرل جانسٹون کو مقرر ہونا چاہیے۔ جان لارنس نے اِڈورڈس صاحب کو لکھا کہ "یہ ایسا نامشروع انتظام ہے جسکے قبول ہونے کی کوئی امید نہین معلوم ہوتی ہے"۔ لیکن لارڈ کیننگ نے خیال کیا کہ ہندوستان کی حفاظت نامشروع انتظام سے تو ہوسکتی ہے مگر تعصب سے نہوگی اور یہ خیال کر کے لارڈ ممدوح نے سر جان لارنس کی تجویز کو منظور کر لیا۔ سر جان لارنس جنرل ریڈ کو لکھتے ہین کہ "جنرل جانسٹون یہان نہ بھیجے جائینگے بریگیڈیر کاٹن سے بڑھکر کوئی شخص عمدہ انتظام نہ کرسکیگا اور اگر اُنپر کسی دوسرے شخص کو سبقت دی گئی تو مین نہین جانتا کہ کیا ہوگا۔ مین التجا کرتا ہون کہ جنرل جانسٹون جہان ہین وہین رہین یا بہرحال اس قسمت کی کمان کرنے کے لیے راولپنڈی کو نہ بھیجے جاین"۔

ص ۶۹

پشاور مین اسوقت جیسا نازک وقت پڑا تھا اور سر جان لارنس نے اُسکی جو جو تدبیرین کی تھین یا جن تدبیرون کی تجویزین تھے اُنکا حال ۲۹ مئی کی ایک چٹھی موسومہ لارڈ کیننگ سے بخوبی کھل جائیگا۔ اور وہ چٹھی یہ ہے۔

مائی لارڈ۔ ہم لوگ سب پنجاب مین خیریت سے ہین ہمکو جو کچھ دقت ہے وہ پشاور مین ہے کیونکہ غیر قواعددان سوارون کے رسالہ نے اُن لوگون کی غمخواری کی ہے جو اِس زمانہ کے غدر و فساد مین شریک تھے۔ کچھ دنون سے مین سُنتا آتا تھا کہ اِس فوج نے قواعددان سپاہیون کے خلاف کارروائی نہ کرنے کا قصد ظاہر کیا تھا اور ۲۳ ان کے معاملات مین ۲۶ تاریخ یہ امر صاف صاف ظاہر ہوگیا۔ فی الحال سوات کی طرف سے حملہ ہونے کا خطرہ ہے اور سرحدی باقی قبیلے کے لوگ

جو گھاٹی مین ہین شریک ہونگے یُورُوپِین سپاہیون کو جہان تک مدد دینا ممکن تھا وہان تک مین نے مدد دی پولیس کی
پلٹن کے ہر ایک آدمی کو جو ہمارے جمع کرنے سے جمع ہو سکتا تھا یہان تک کہ محافظ اَرْدَلی کو بھی ہم نے بھیجدیا - ہم نے ہزارہ کو
اُسکے بھروسے پر چھوڑ دیا ہے اور کوہاٹ کے کچھ سپاہیون کو وہان جانے کی ہدایت کر دی ہے یہ لوگ تین دن مین
درہ تک پہونچ جائینگے اور وایلڈ صاحب کی رجمنٹ کے آٹھ سو گولہ انداز بھی غالباً دس روز کے عرصہ مین پہونچ جائینگے -
ہم نے گشتی کالم فوج سے نمبر ۲۴ کُوِینْز رجمنٹ کو واپس طلب کیا ہے اِس اثنا مین یُورُوپِین پیادون اور توپون کے ذریعہ سے کھلے
میدان جنگ کرکے تمام مخالفت فرو کر دی جائیگی اگر کچھ خطرہ ہے تو موسم کی طرف سے ہے کہ کھلے میدان مین رہنے سے
فوج کو بڑی تکلیف ہوگی - بااینہمہ اُنکے ساتھ چند ثابت قدم پنجابی کمپنیان ہین -- دو کمپنیان میجر واگاٹن کی ماتحتی مین ۲۶
تاریخ کی لڑائی مین موجود تھین اور ۲۷ - تاریخ جو سات آدمی سزاے موت کے مجرم قرار دیے گئے تھے اُنکے توپ پر اڑانے مین
یوروپین سپاہیون کی اُنھون نے مدد کی -

مجھکو امید ہے کہ یُور لارڈ شِپ (حضور عالی) میری اِس تجویز کو قبول فرمائینگے کہ قواعد دان فوج کے جو سپاہی ہا اُن
چاہتے ہون وہ رہا کر دیے جائین - فی الحال اُنکے باعث سے خاص کر سرحد پر ہمکو بڑی دقت پڑتی ہے اور ہر وقت کھٹکا
رہتا ہے ہمکو ملک اُن لوگون سے محفوظ کرکے اُسپر قبضہ رکھنا ہے - اگر وہ ہتھیارون سے مسلح ہونگے اور اُنکی جماعتین
مرتب ہونگی تو اُنکی ذات سے خطرہ رہیگا لیکن اگر ہتھیار اُنکے پاس نرہے اور وہ اپنی راہ نکال دیے گئے تو پھر اُنکی طرف سے
کسی طرح کا خطرہ نہین ہو سکتا ہے ممکن ہے کہ معدودے چند باغیون سے جا کر ملجائین لیکن اِس سے کچھ شک نہین ہے
اُنکا زیادہ تر حصہ اپنے اپنے گھر کی راہ لیگا فی الحال افسر لوگ نیک اور بد اور ناراضی اور رضامندی مین تغیر نہین کرسکتے
اِس صورت مین اگر چلے جانے کی اجازت دیجائیگی تو یہ حفاظت کا ایک بڑا ذریعہ ہوگا - اِس تدبیر مین کفایت شعاری
بھی متصور ہے اور اِسوقت کفایت شعاری کا لحاظ بھی بہت ضرور ہے - اِس بات کا کوئی کھٹکا نہین ہے کہ ہم ہندستانیون کو
بھرتی نہ کر سکینگے ہم تو صرف پنجاب مین آیندہ تین مہینے کے اندر ۸۰۰۰ فوج بھرتی کر سکتے ہین - پنجابی کہتے ہین کہ خدا نے
یہ ہنگامہ ہماری قسمت سے برپا کیا کہ ہم لوگ بھی اچھی طرح سے کمپنی کی فوج مین بھرتی ہونے لگین - بااینہمہ مین کسی طرح سے
اِس بات کا مشیر نہین ہون کہ اِس قوم کے لوگ کثرت سے فوج مین بھرتی کیے جائین -

جان لارنس نے چٹھی ایک اور لفافہ مین جو بارنس صاحب کے نام کا تھا اِس امر کا خیال کرکے ملفوف
کیا کہ کمشنر انروے ستلج کو ہندوستان کے گرد جہاز پر گھما کر بھیجنے کی نسبت جلد تر پہونچا دینے کا ذریعہ ہے --
جان لارنس نے لکھا تھا کہ "اِس چٹھی کو محفوظ رستہ سے حضور گورنر جنرل کے پاس پہونچا دیجیے - مجکو امید ہے
کہ آپ نہایت سرگرمی اور استقلال سے کل دشمنون کے ساتھ کارروائی کرینگے اب اِس بات کا وقت پہونچ گیا ہے
کہ باغیون کے زیر کرنے کا کام آہنی ہاتھ سے (بزور تیغ) انجام کیا جائے -

ص

یہ بات بخوبی ملاحظہ کی جاسکتی ہے کہ مین نے بکرات ومرات ایسی چٹھیون کو نقل کیا ہے جنمین جان لارنس نے باغیون کے ساتھ سخت کارروائی کرنے کی صلاح دی تھی - اور یہ مین نے عمداً کیا ہے تاکہ لوگون کو قرار واقعی معلوم ہوجائے کہ انتہا سے مرتبہ کی بے نظیر اور قابل تعریف صفتون کے اتصاف سے کیا مراد ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جان لارنس ہی ایسے نامی گرامی شخص تھے جنھون نے ایسے نازک وقت مین اپنا اختیار قائم رکھا یعنی یہ کہ وہ نہایت تاکید سے انصاف کا برتاؤ کرتے تھے اور اپنے ارادون مین بڑے ثابت قدم تھے - جہان سختی درکار ہوتی وہان اُسیقدر سختی کرتے جسقدر سختی کی ضرورت ہوتی تھی یا جس سے آخر مین رحمدلی کے نتائج کے پیدا ہونے کا گمان ہوتا تھا - اور جوش امارت یا محض بیہودگی کی کینہ کشی مین بندگان خدا کا خون روا نہین رکھتے تھے برخلاف اپنے ماتحتون کے اور یہ کہنا بھی غیرواجبی نہین ہے کہ برخلاف ہمارے بہت ہموطنون کے جو اس نازک وقت پر یہان اور انگلستان مین راے دیتے تھے جان لارنس نے ہمیشہ سوچ سمجھکر کارروائی کی - جو فریاد لوگون نے بلند کی تھی کہ بلاتمیز نیک و بد باغیون سے سخت انتقام لیا جاے اُسمین اُنھون نے شرکت نہین کی اِس فریاد کو وہ کہتے ہین کہ جسطرح وہ عیسائیت اور انصاف کے خلاف ہے اُسی طرح آئین جہانداری کے بھی خلاف ہے یہ فریاد ایسے ایسے مقامون مین بلند تھی جہان اُسکے بلند ہونے یا چارۂ کار چاہنے کی کوئی امید بھی نہ تھی جیساکہ جان لارنس کے خطوط سے ثابت ہوتا ہے - وہ خوب جانتے تھے کہ سپاہیون کے قصور کے گنانے مین کہان تک بیان کرنا چاہیے اور حاکمون کے اندھے ہوجانے سے کہان تک اُن قصورون کو ترقی ہوئی اور کہان تک یہ قصور اُنکے نادانستہ خوف اور سادہ لوحی اور عشق مذہب کی جہت سے سرزد ہوا - وہ جانتے تھے کہ کتنے لوگ جو اپنے دل مین نہایت خیرخواہ تھے رَومین بھاگے چلے گئے اور مثل دوسرے نیک خصلت اور راست باز اشخاص کے جو ہماری خوش نصیبی سے ملک کے ذمہ دار عہدون پر مامور تھے اِس امر کو خلاف آئین جہانداری اور خلاف انصاف تصور کیا کہ (جسوقت ضروری تنبیہ ہوگئی تھی) اب بھی قصورون مین امتیاز کرنے اور بعض صورتون مین انتقام لینے سے چشم پوشی نہ کی جائے اور وحشیانہ طور سے کینہ کشی کا جو ارادہ کیا جاتا تھا آئین سخت قیدین اور شرطین عائد نہ کی جائین - اِس بارے مین جان لارنس اُس عالی ہمت گورنر جنرل کے پہلو بہ پہلو بٹھانے کے قابل ہین جو پہلے انگلستان مین اپنی رحمدلی کی جہت سے انتہا سے مرتبہ کو بدنام ہوگئے تھے لیکن دو کلیمنسی (رحم) کی طرح اُنکی یہ بدنامی تمام تواریخون مین انگلش اشخاص کی تعریف اور شکرگزاری کے لیے اعلیٰ درجہ کا خطاب تصور کی جائیگی -

جب سے جان لارنس اِس اعلیٰ عہدے پر ممتاز ہوکر کارروائی کرنے لگے اُسوقت سے اُنھون نے انصاف اور قانونی ثبوت سے روپوشی کرنے والے خیالات کی مخالفت کرنا شروع کی جو سول اور قانونی تعلیم کے

فقدان سے اُنکے بعض بعض فوجی ماتحتون مین پائے جاتے تھے - جان لارنس پرابر لاہور کے سول حکام کے پاس بکفلم اُن فیصلون کو مسترد کرنے کے واسطے بھیجا کرتے تھے جنکو سرحدی اضلاع کے افسر براہ نہایت نیتی مگر انتہا سے مرتبہ کی تعجیل کے ساتھ سزاے موت کا حکم دیکر صادر کرتے تھے - ایک مرتبہ قتل عمد کی سزا مین بارہ فیصلے اسی حکم کے صادر ہوے تھے مگر اُنکو جان لارنس نے اعلیٰ حکام لاہور کے پاس ترمیم کے لیے بھیجدیا تھا - ہر ایک جرم صرف ایک ایک متنفس ہندوستانی کے بیان پر جسکی اور کسی ثبوت سے تائید بھی نہین ہوئی تھی قائم کیا گیا تھا اور اُس ہندوستانی متنفس کا بھی یہ بیان تھا کہ وہ خوش قسمتی سے عین ارتکاب جرم کے وقت موقع واردات پر آگیا تھا - جان لارنس نے کہا مجھکو کیا پڑی ہے جو ایسے ثبوت پر ایک چڑیا کو ہلاک کر ڈالون" - اُنھون نے کل فیصلہ کو بکقلم باطل کر دیا غدر کے زمانے مین انصاف کرنے کا ایسا ہی قومی خیال برابر اُنکی کارروائیون مین غالب رہا اور جسوقت ایک چڑیا کی جان پر نہین بنی تھی بلکہ رجمنٹ نمبر ۵۵ کے ۱۲۰ باغیون کے سر سولی پر چڑھے ہوے تھے اُسوقت بھی اسیطرح کا انصاف کیا - اسمین شک نہین کہ ان باغیون مین سے ہر ایک شخص غدر کر کے اور فوج سے بھاگ جانے کا قصوروار تھا اور ہر شخص مسلح بہ سلاح حرب گرفتار ہوا تھا اور جنگی قانون کی رو سے سزاے موت کا مستوجب تھا اور رحمدلی اور انصاف کے لحاظ سے سخت تنبیہ کا مستلزم تھا -

حکام پشاور بھی اپنی راے ظاہر کر چکے تھے - وہ راے یہ ہے -

رجمنٹ نمبر ۵۵ کے سپاہیون کی تحقیقات (یہ مضمون اڈورڈس صاحب نے بتاریخ یکم جون جان لارنس کو لکھا تھا) منگل کو شروع ہوگی اور چونکہ سب مجرمون کی تحقیقات صرف ایک جرم بغاوت کی علت مین یکجا ہوگی اسواسطے یکبارگی سب کا فیصلہ ہو جائیگا - اور ہماری تجویز ہے کہ کل گیریزن کے سامنے ان سب لوگون کو توپ کے منہ پر رکھکر یکبارگی اُڑا دیا جاے تاکہ لوگون کو عبرت ہو جائے اور یہ آخری تنبیہ سب کو یاد رہے ایک ایک توپ کے سامنے پانچ پانچ آدمی کھڑے کیے جا سکتے ہین اور دو ترپ توپخانہ ساٹھ آدمیون کو ایک مرتبہ اُڑا دینگے - دوسری باڑہ مین کل کام تمام ہو جائیگا - اور چونکہ اس کیفیت کو دیکھکر لوگ انتہا سے مرتبے کو خائف ہو جاینگے اسواسطے ڈاکو کہنا پڑتا ہے کہ میری راے اس تجویز کو پسند کرتی ہے ہندوستانی فوج کے لیے خوف دلانا بہت ضرور ہے کیونکہ اُس نے ہم لوگون کو خوف دلانے سے احتراز نہین کیا -

واپسی ڈاک مین چیف کمشنر کی طرف سے جواب گیا حالانکہ چیف کمشنر موصوف کی راے طلب نہین کی گئی تھی اور نہ اُنکو اصل مین دست اندازی کرنے کا اختیار حاصل تھا - جواب مذکور یہ ہے -

رجمنٹ نمبر ۵۵ کے سپاہی اُسوقت گرفتار کیے گئے تھے جب وہ ہم سے لڑ رہے تھے - اور یہان تک وہ ذرا بھی رحم کے مستحق نہین ہین - لیکن کامل طور سے غور و فکر کرنے کے بعد میری طبیعت گوارا نہین کرتی کہ سب کو

ہلاک کرڈالوں۔ مین نہین سمجھتا کہ خدا کے نزدیک ایسا فعل جائز ہوسکے ۱۲۰۔ آدمیون کی تعداد اُنکی ہلاکت کے لحاظ سے بہت بھاری ہے۔ ہمارا مقصد صرف اسقدر ہے کہ اُن لوگون کو کچھ ایسی سزا دی جاے تاکہ اَورون کو عبرت ہو جائے مین سمجھتا ہون کہ اگر چوتھائی سے تہائی حصے تک اُنکی تعداد ہلاک کی جاے تو بھی یہ مطلب بہت اچھی طرح سے حاصل ہو جائیگا مین اُن سب لوگون کو منتخب کرونگا جنکے خلاف بدمعاشی نمک حرامی یا ۲۶۔ تاریخ کے چند روز قبل اپنے افسرون کے ساتھ کسی قسم کی بے ادبی کرنے کا جرم یا اسی طرح کی اور کوئی بات ثابت کی جا سکے۔ اگر اسطور پر پوری تعداد فراہم نہوگی تو مین اُسمین کچھ اور بوڑھے سپاہیون کو شامل کرونگا۔ ان سب کے گولی ماردی جائے یا وہ توپ پر اُڑا دیے جائین جیسی مصلحت ہو کیا جائے۔ باقی ماندہ اشخاص کو مین چند گروہون مین تقسیم کرونگا کسی گروہ کے آدمیون کو دس برس کسی کو سات برس اور کسی کو پانچ برس اور کسی کو تین برس کے لیے قید کرونگا۔ مین سمجھتا ہون کہ اسطور سے بخوبی تمام تنبیہ ہو جائیگی اور اُن سب لوگون مین جو امتیاز کیا جائیگا اُس سے نقصان نہوگا بلکہ فائدہ ہوگا۔ سپاہیون کو معلوم ہو جائیگا کہ ہم لوگ عبرت دینے کے لیے سزا دیتے ہین کینہ کشی کے لیے سزا نہین دیتے اور عوام الناس بھی اِن سزایاب لوگون کی ہمدردی نہ کرینگے ورنہ لوگ آخری دم تک نہایت جم کر لڑینگے کیونکہ اُنکو خیال ہوگا کہ جان ہر صورت سے تلف ہوگی۔ یہ بہت صحیح ہے کہ اتنے بدمعاشون سے جیلخانہ کے بھرنے مین بڑی دقت بلکہ خطرہ ہے لیکن ہمین مجبوری ہے۔ ہمکو ضرور یہ وقت گوارا کرنا چاہیے ․․․․ باغیون کے بارے مین جو کچھ مین نے لکھا ہے وہ صرف میری ذاتی راے ہے ورنہ کورٹ مارشل کے افسر جو کچھ اُنکے لیے تجویز کرین اُسی پر اُنکی زندگی کا دارمدار ہے۔

دوسرے روز چیف کمشنر موصوف نے اِس سے بھی زیادہ پر زور الفاظ مین اِس مضمون کو ادا کیا۔

مین سمجھتا ہون کہ رجمنٹ نمبر ۱۵ کے سپاہی جو بھاگ گئے تھے اُنہین فی صدی دس کی ہلاکت کا جو بندوبست کیا گیا ہے وہ نہایت معقول اور واجبی ہے۔ یہ نظیر قرار واقعی کارگر ہوگی اور اسمین کوئی بات ایسی نہین ہے جس سے کینہ کشی کا الزام عائد ہوسکتا ہو۔ لیکن رجمنٹ نمبر ۵۵ کے کُل سپاہیون کے اُڑا دینے کا قصد میرے نزدیک بہت خوفناک معلوم ہوتا ہے۔ اور مین التجا کرتا ہون کہ آپ اپنے اختیار سے کام لیکر کاٹن صاحب کو ترغیب دیجیے گا کہ وہ اِس فیصلہ مین ترمیم کرین۔ اگر ایک ثلث یا چوتھائی لوگ اُڑا دیے جائینگے تو بھی ہر ایک کام نکل جائیگا اِس سے عبرت ہو جائیگی مگر لوگ ہول

اُسی روز چیف کمشنر موصوف نے براہ راست اسیقدر تاکید کے ساتھ کاٹن صاحب کو چٹھی لکھی۔

مین یقین کرتا ہون کہ رجمنٹ نمبر ۵۵ کے جو لوگ گرفتار ہوے ہین آپ ان سب کو ہلاک نہ کیجیے گا۔ مین سمجھتا ہون کہ اگر سب کے سب یکبارگی ہلاک کرڈالے جائینگے تو بڑا ظلم ہوگا اور اسکا نتیجہ بھی بہت خراب پیدا ہوگا اسوقت اِن سب لوگون کو ہلاک کرڈالنا بمنزلہ اسکے ہے کہ مخالفون کو بھی امان نہ دی جائیگی اور بعدہٗ ایسی حالتون مین اُنکو اطاعت قبول کرنے کی کبھی ترغیب نہوگی بلکہ یہی خواہش ہوگی کہ مرتے دم تک لڑتے جائین۔ ہمکو یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ اِن سپاہیون نے

ظلم کیا اور نہ بھی کیا ہو- اِن لوگون نے رعایا کا مال و اسباب نہین لوٹا اور جسوقت اپنے افسرون کے تابع فرمان تھے تو انکی جانین بھی بچائی تھین - اِن حالات کے لحاظ سے وہ مستحق اِس امر کے ہین کہ اُنکا خیال کیا جاے اور مین سمجھتا ہون کہ یہ خیال آپ ضرور کیجیے گا- مجھکو یہ بات دیکھکر بہت رنج ہوا کہ دوسرے مقامون مین کس کس طرح باغی اور قاتل لوگ سزا سے بچ کر چلے گئے - مین سزا دینے کا بڑا پکا مشیر ہون لیکن صرف اُسی حد تک جو جرائم کے مطابق ہو-

اِس بات کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہین معلوم ہوتی کہ اُن پُر زور اور مُدبرانہ اور عیسائیانہ فریادون کی قرار واقعی شنوائی ہوئی- پشاور کی فوج جہان جمع تھی اور جہان قرب و جوار کے تماشائی کثرت سے آئے تھے اُن سب لوگون کے سامنے ۱۲۰ سپاہیون کے بدلے صرف چالیس نفر اور وہ بھی ایسے جو سب سے زیادہ مجرم تھے توپ کے سامنے اُڑا دئے گئے اُسوقت بیشک نہایت ہیبت معلوم ہوتی تھی لیکن اُس سے زیادہ ہیبت جو نہین معلوم ہوئی اور لوگون نے زیادہ مخالفت اور سر اِس نہین ظاہر کیا تو یہ ایک ایسے شخص کا باعث ہے جو غور و فکر کرنے مین کبھی قاصر نہین رہا اور جسنے کبھی محض طبعی جوش سے کارروائی نہین کی تھی - اور جو رحمدلی اور انصاف کی خوش قسمتی سے پنجاب کا اعلیٰ افسر تھا-

لاہور اور پشاور مین تو اِسقدر سرگرمی اور مستعدی کی گئی تھی لیکن جالندھر مین اِسکے بالکل خلاف وقوع ہوا- مقام فیروزپور مین کچھ دنگہ ہوا تھا لیکن یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ جالندھر مین اعلیٰ فوجی حکام کی جانب سے بہت کچھ نالائقی اور غفلت ظاہر ہوئی- اِتنا غنیمت ہے کہ غدر کی تمام تواریخ مین اِسکی اور کوئی نظیر واقع نہین ہوئی- اِس ضروری چھاؤنی مین دو پلٹنین اور ایک رسالہ یہ تین رجمنٹین تھین اور ان سب کی نسبت اچھی طرح سے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ مشکوک تھین - اور اُدھر نمبر ۸ گورا رجمنٹ تھی جسکی حمایت کے لیے کافی توپخانہ موجود تھا اور راجہ کپورتھلہ ہر وقت سرگرمی سے مدد دینے کو مستعد تھے اور اِسکے علاوہ محفوظ سکھ سردار ہر وقت اِس بات پر تُلے بیٹھے تھے کہ حاجت کے وقت اپنا پورا پورا حق ادا کرین - جس زمانے مین میرٹھ مین غدر شروع ہوا تھا تو اتفاق سے لیک صاحب کمشنر قسمت اور جانسٹون صاحب جو کمانیر جالندھر تھے جالندھر مین موجود نہ تھے- لیکن انکی جگہ پر کرنل ہارٹلی متعلقہ نمبر ۸ گورا رجمنٹ اور کپتان فارنگٹن ڈپٹی کمشنر بڑی دانائی سے مقرر کیے گئے - پھلور کے قلعہ اور سلح خانہ کی حفاظت کو جو بیس میل کے فاصلے پر تھا ایک دستہ روانہ کیا گیا اور محکمۂ دیوانی کا خزانہ سر جان لارنس کے صریحی حکم سے ہندوستانیون کی حفاظت سے نکال کر گورون کی حفاظت مین سپرد کیا گیا- سر جان لارنس نے کہا کہ اگر یہ خزانہ ہاتھ سے جاتا رہا تو دشمنون کو اور تقویت ہو جاۓگی اور ہمارے لیے فی الحقیقت بڑی ذلت ہوگی،،-

جسوقت بریگیڈیر جانسٹون شملہ سے آئے تو اُنھون نے شاید سب سے پہلے یہی کارروائی کی کہ خزانہ کو

صحیح

بدستور ہندوستانیون کی حفاظت مین رہنے کا حکم دیا اور جس وقت سر جان لارنس اور جنرل ریڈ کی تاکیدی چٹھیان
اِس مضمون کی پہونچین کہ جو کچھ کیا گیا ہے وہ نہ کیا جائے تو اُسوقت اِس بات کا موقع باقی نہین رہگیا تھا کیونکہ سوپایین لوگ
بھی جو جنرل ریڈ کی کوتہ اندیشی سے نہایت ہی بدنام ہوگئے تھے اب ڈرنے لگے کہ اِس کارروائی کے منتقا کیے نے نہین
کہین پھر غدر شروع نہ ہوجاوے۔ مئی کے مہینے مین جان لارنس نے ایک مرتبہ اور ہتھیار رکھوانے کی تاکید کی
اور ۵۔ جون کو لیک صاحب کے نام اِس مضمون کا تار بھیجا کہ وہ برگیڈیر سے اِس حکم کی تعمیل کرانے مین بلا تامل
اصرار کرین ہمکو اِس تار برقی کی عبارت دریافت نہوسکی لیکن جو خط اُسی روز لیک صاحب کے نام بھیجا گیا تھا
اُس سے تار برقی کا منشا ظاہر ہوجائیگا۔ خط کی عبارت یہ ہے۔

اگر دہلی مین کوئی سانحہ ہوا تو آپ یاد رکھیے کہ پہلے ہم لوگ یہی سُنینگے کہ وہ آپہ جالندھر کے سپاہیون سے
فساد کی ابتدا ہوئی۔ پس امر تجویز طلب یہ ہے کہ آیا ہم اُن لوگون کی کارروائیون کا انتظار کرین یا ابتدا ہی سے کوئی تدبیر
کرین۔ ہم پر واجب و لازم ہے کہ اِس آخری طریقہ کو اختیار کرین اور میرے اور آپکے لیے یہ لازم ہے کہ برگیڈیر جانسٹون سے
اِس بارے مین اصرار کرین . . . . . اِس چٹھی کو مین نے شروع کیا تھا کہ آپ کی چٹھی مورخہ ۳۱۔ مئی وصول ہوئی اور جو کچھ
مین نے لکھا ہے اُسکی تصدیق ہوئی۔ یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ نمبر ۳۶ پلٹن کے لوگ غدر مچانے پر مستعد ہی بیٹھے ہین۔
آپکو آج میرا پیام تار پر پہونچیگا۔ مین برگیڈیر جانسٹون پر نہایت تاکید کرتا ہون کہ پوربیا پلٹن کے تمام لوگون سے
سوا اُن سپاہیون کے جو ہمارے خیرخواہ ہون ہتھیار لے لینا نہایت مناسب ہے۔ اِس کام کے انجام مین کوئی بڑی
دقت نہین ہے۔ صرف کسیقدر انتظام درکار ہے سوا اسکے اور کسی بات کی حاجت نہین ہے . . . . مہربانی فرماکر
یہ چٹھی جنرل جانسٹون کو دکھلا دیجیے گا۔ ولیسی پیادون سے ہتھیار رکھا لینے کی ذمہ داری مین اپنے اوپر لیتا ہون۔

اگر یکبارگی سب سے ہتھیار رکھا لیے جاتے تو اِس کام مین کچھ دقت نہوتی کیونکہ (جیسا جان لارنس نے
لکھا ہے) رونیغنی صاحب کی ماتحتی مین سکھ سپاہی اتفاقاً جالندھر سے آتے اور دہلی کو جاتے تھے اور ایسی نیکی کے
کام مین وہ نہایت خوشی کے ساتھ مشغول ہوجاتے۔ لیکن وہ اِسی طرح چلے گئے اور کوئی خبر گیران نہوا۔ ہتھیارون کا
لینا ایک نہ ایک وجہ سے وقتاً فوقتاً ملتوی رہتا گیا۔ تا آنکہ آخر مین ۷۔ جون کی شب کو وہ فساد جسکا پیشتر احتمال کیا جاتا تھا
اور جو پچھلے تین ہفتون مین ہر وقت فرو کیا جاسکتا تھا شروع ہوگیا۔ ہندوستانی سپاہیون نے اُسی مخالفت کے
ساتھ جو اِس غدر کی کارروائیون مین باوقات مختلف ظاہر ہوچکی تھی اور جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انتہا درجہ کی
عداوت سے اِن لوگون نے یہ کارروائیان کی تھین اپنے بعض افسرون کو قتل کر ڈالا اور بعضون کو بڑی خبرگیری سے
چھپا رکھا۔ اور آدھی رات کو تینون کامل رجمنٹون کا اصل گروہ نہایت تیز چال سے پھلور اور لودھیانہ اور
دہلی کی طرف روانہ ہوا۔

لیکن اسوقت تک اگر کوئی کارروائی کی جاتی تو اُسکا موقع باقی تھا کیونکہ اُنکے عین کوچ کے راستے مین دریاے ستلج کا دھارا بڑے پاٹ سے تیز بہ رہا تھا اور جسوقت وہ ایک اور باغی رجمنٹ یعنی رجمنٹ نمبر ۳ کے لوگون کو جو عرصے سے خوف کی حالت مین تھے جمع کرنے مین مشغول تھے اور پھر دریا سے عبور کرنے کی کوشش کرنے لگے تھے تو اُنکے عقب سے بخوبی تمام تعاقب ممکن تھا اور اگر یہ لوگ قتل ہونے سے بچ بھی جاتے تو بہرحال اِس امر کا بخوبی انسداد ہو سکتا تھا کہ وہ ایک مرتب فوج کی حیثیت مین دہلی تک نہ جانے پاتے - میرے نزدیک تو ہر شخص کا خیال یہی تھا لیکن جالندھر کے اولوالعزم گورون کی فوج کو ضرور تھا اور اب تو ہر ایک شخص کا خیال یہی ہے - لیکن جنرل جانسٹون نے اگر تجویز کیا کہ اُنکا تعاقب کیا جاے تو پورے تین گھنٹہ کے بعد تجویز کیا روانگی کے لیے تیار ہوتے ہوتے چار گھنٹے اور گذر گئے اور جسوقت فوج روانہ ہوئی تو اصل مین تعاقب نہین ہوا بے قصد اور بے ارادہ چند کوچ اور اِس سے بھی بدتر طور کے چند مقام کیے گئے - اصل تو یہ ہے کہ یہ انوکھے تعاقب کرنے والے جالندھر ہی مین اِدھر اُدھر پھرتے رہے اور وہان باغی لوگ پھلور مین پہونچ گئے اور رجمنٹ نمبر ۳ کے لوگون کو اپنا شریک کر کے پھر ستلج کی طرف چل نکلے اور جسوقت تعاقب کرنے والی سپاہ پھلور مین اُنکی تلاش اور بیشرمی سے اپنی حفاظت کے لیے پہرے بٹھا رہی تھی اُسوقت باغی لوگ چند ٹوٹی پھوٹی کشتیون کے ذریعہ سے دریا پار اُتر رہے تھے اور اِس کام مین تیس گھنٹے سے کم وقت کسی طرح صرف نہوا ہوگا -

ص۶

لیکن ایسا نہین ہوا کہ وہ لوگ نکلے چلے گئے ہون اور اُنسے کسی طرح کی مزاحمت نہ کی گئی ہو کیونکہ جو صفتین اِس صریحی طور پر جنرل جانسٹون مین نہین پائی جاتی تھین وہ جارج رکٹس مین جو ایک کم عمر سویلین اور لودھیانہ کے ڈپٹی کمشنر تھے معمول سے دوچند پائی جاتی تھین ٹی ایچ تھارنٹن سے جو ایک اور کم عمر سویلین تھے یہ سُن کر کہ دن کو سویرے کیا واقع ہوا تھا پہلے تو اپنے شہر کی حفاظت کی تدبیرین جو امکان مین تھین کین اور اُسکے بعد لفٹنٹ ولیمس کی ماتحتی مین سکھون کی تین کمپنیان جو ابھی پہونچی تھین اور دو توپین اور ایک کمپنی جنٹ فوج راجہ نابھہ کو لیکر اِس امید پر وہ آگے بڑھے کہ اگر باغی سپاہی روکے سے نہ رکینگے تو کم سے کم اُسوقت تک وہ دریا سے اُترنے مین روک رکھے جائینگے جب جالندھر کی فوج عقب سے آکر اُنپر حملہ آور ہوگی - تھارنٹن صاحب کو ذرا بھی اِس بات مین شبہہ نہ تھا اور بیشک کسیکو شبہہ نہین ہو سکتا تھا کہ یہ فوج اُنکے پیچھے بہت قریب فاصلے سے تعاقب کرتی نہ آتی ہوگی - لوگ بخوبی یقین کرتے تھے کہ جب دونون طرف سے باڑھین چلینگی اور درمیان مین دریا حائل ہوگا جو کسی طرف جانے نہ دیگا تو یہ لوگ سب کے سب ہلاک ہو جاینگے راستہ دشوار گذار تھا اور بالو اِس کثرت سے تھی کہ پاؤن اُسکے اندر دھنس دھنس جاتے تھے چنانچہ اِس سبب سے صاحب مذکور دس بجے شب کو گھاٹ پر پہونچے اور وہان جا کر معلوم ہوا کہ غنیم کے لوگ سب دریا سے اُتر گئے تھے صرف چار سو آدمی

باقی رہ گئے تھے دو توپون مین سے ایک توپ کے گھوڑے اُسکے کھولتے وقت بھڑک کر دشمن کی طرف سرپٹ بھاگ گئے اور نابھ کے سپاہی پہلی ہی باڑھ مین چل کھڑے ہوے - لیکن رِکٹس صاحب نے جو ایک بڑے بیباک افسر تھے باقی ایک توپ کو خود جاکر لگایا اور نابھہ کی دو افسرون کی مدد سے اور تین کمپنیان سکھون کی جو ابھی تک جمی ہوئی تھین ساتھ لیکر اپنے بندوبست سے دو گھنٹہ تک تین رجمنٹون کا مقابلہ کیا اور آخر مین جب گولہ بارود ت صرف ہو گیا اور دلیئیہن صاحب گولی کھا کر اُنکے پہلو مین گر پڑے تو اپنی قلیل باقی ماندہ سپاہ کو ترتیب کے ساتھ ہمراہ لیے ہوے کمپ کی طرف چلے آئے

اِس معرکہ مین طرفین نے خوب ہی داد شجاعت دی جان لارنس ہمیشہ تو یہ کہا کرتے تھے کہ رکٹس صاحب انگلستان کے سولجرون کی طرح قرار واقعی کام نہین کر سکتے ہین لیکن اب اُنکا یہ کہنا بجا تھا کہ "مجھکو اُنپر ناز ہے"۔ جان لارنس نے کچھ دنون بعد خود رکٹس صاحب کو لکھا تھا کہ مین آپ کی کوشش اور ثابت قدمی سے ازبس خوش ہون - آپ نے سرکار کی خدمت مین انتہا مرتبہ کی کوشش کی اور اپنی وردی کا نام رکھ لیا . . . . - اگر مین اِس بات کو بیان کرون کہ جانسٹون صاحب نے کسطور سے تعاقب کا انجام کیا تھا تو مجھکو اپنے اِس قول پر اعتماد نہین ہوتا - اور جان لارنس معقول وجہ کے ساتھ جیساکہ جنرل جانسٹون کی ناکامی کا حال یوماً فیوماً اُنپر منکشف ہوتا گیا جنرل مذکور کی نالائقی کے بارے مین اپنے تمام مخاطبین پر جوش غضب ظاہر کر سکتے تھے - جنرل جانسٹون کے لیے اب تک تجویز کیا جاتا تھا کہ وہ قسمت پشاور کو روانہ کیے جاتے - جان لارنس کاٹن صاحب کو لکھتے ہین کہ -

جنرل جانسٹون نے جالندھر مین ایک عجیب طرح کی دقت پیدا کی ہے - چودہ دن کا عرصہ ہوا کہ مین نے اُن سے لجاجت کے ساتھ دیسی رجمنٹون سے ہتھیار رکھا لینے کی استدعا کی تھی اور یہ بھی التجا کی تھی کہ وہ دیسی رجمنٹون کو خزانہ کا محافظ نہ رہنے دین اور اگر وہ رجمنٹین بلوہ کرین تو بہرحال اُنکی سرکوبی کے لیے آمادہ رہین - لیکن اِس کہنے کا کوئی اثر نہوا - جو کچھ اُنکے دل مین آیا وہ اُنھون نے کیا اور آپ دیکھتے ہین کہ اُسکا کیا نتیجہ پیدا ہوا - اگر جنرل موصوف نے جلد باغیون کا تعاقب کیا ہوتا تو یا وہ مار ڈالے جاتے یا دریاے ستلج مین غرق ہو جاتے اب وہ جدھر جی چاہا اُس راستے سے لوٹتے مارتے ہوے دہلی کے باغیون سے ملنے کے لیے جاتے ہین - مجھکو یقین ہے کہ وہ اپنی منزل مقصود پر نہ پہونچنے پائینگے اور راستے مین پس پا کر دیے جائینگے -

سر ہاربرٹ فریزر صاحب کو قریب قریب اِسی انداز پر وہ لکھتے ہین کہ

ہمارے یہان کی امن وامان فی الحال غنیمت ہے - لوگون کے ساتھ نہایت عمدہ برتاو ہو رہا ہے - پشاور مین جہان پیشتر ہنگامہ وفساد برپا تھا اب خاموشی ہے . . . . - لیکن سب سے بڑھکر ہماری مصیبت یہ ہے کہ دو گروہ ہندوستانی پیادون کے اور نصف گروہ قواعدوان سوارون کا جالندھر سے بھاگ گیا - اُنکے سامنے تو دریاے ستلج حائل تھا

اور پیچھے ایک غول پیادے گورون اور غیر قواعد دان سوارون کا تھا جسکے ساتھ چھ توپین بھی تھین - بیس میل کا فاصلہ تھا
اور اسپر بھی بریگیڈیر جانسٹون کی بوڑھی عقل سے باغی لوگ بھاگ کر دہلی کو چلے گئے تاکہ جو اشخاص دہلی کو لڑا رہے ہین
انکی شرکت کرین - مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ ہمارے بعض کمانیر باغیون سے بھی بڑھکر ہمارے دشمن ہین بعض اوقات
تو مجھکو قریب قریب ہی یقین ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ ہماری بربادی کے واسطے مقرر کیے گئے ہین -

جان لارنس نے جو چٹھی لارڈ کیننگ کو لکھی تھی اسمین جنرل جانسٹون کے تبادلہ پشاور کا مسئلہ پھر اُبھارا
کیونکہ یہ بات تو اُنکے دل سے لگی تھی - وہ تذکرہ یہ ہے -

جنرل جانسٹون کچھ بھی نہ کرینگے - وہ ہندوستانی سپاہیون سے نہ تو ہتھیار رکھوا ئینگے اور نہ اُنکی سزا دہی کا بندوبست
کرینگے - جسوقت اُن لوگون نے غدر مچایا تو گورون کی فوج حفاظت کے واسطے مقرر کی گئی اور جسوقت باغی لوگ یکبارگی
باہر چلے تو آٹھ گھنٹے تک اُنکا تعاقب نہین کیا گیا اسوقت بھی یہ لوگ گرفتار ہو سکتے تھے کیونکہ ستلج سے اُترتے اُترتے اُنکو
تیس گھنٹے لگے تھے لیکن جنرل جانسٹون نے ۲۵ میل کے فاصلے پر وسط راہ مین جا کر مقام کر دیا اور اسپر بھی اس افسر کی
نسبت تجویز کیا جاتا ہے کہ بریگیڈیر نیس کاٹن کی جگہ قسمت پشاور مین مقرر ہو -

اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین معلوم ہوتی کہ جنرل جانسٹون کی نسبت یہ عہدہ زیادہ زمانہ کے
لیے تجویز نہین کیا گیا تھا - یہ چارون باغی رجمنٹین ستلج سے لودھیانے کو بڑھی ہوئی چلی گئین اور اپنے قلیل زمانہ کے
بلوے مین کابلی جلا وطنون اور قیدیون کی مفسد آبادی اور کشمیر کے شال فروشون اور گوجڑا کودون کو شامل
کر کے ہر ایک شے جو راہ مین ملی اور جسپر اُنکا قابو چل سکا یا تو لوٹ لی یا اُسکو آگ سے جلا دیا اور اُس وقت جب
جنرل جانسٹون نے جو درحقیقت اتنے فاصلے پر تھے کہ رِکِٹس صاحب کے گولون کی آواز وہان تک پہونچتی تھی -
آخر مین آگے بڑھنے کی کچھ علامتین ظاہر کین تو وہ پھر خاموشی سے دہلی کی طرف بڑھ گئے -

لیکن پنجاب مین ایک شہر ایسا رہگیا تھا جسکی بابت سَر جان لارنس کو سب سے زیادہ تردد تھا - لاہور سے
دریا تک آنے کا جو رستہ ہے اور جس سے بڑھکر صوبہ پنجاب سے اور ملکون کے ساتھ آمد و رفت رکھنے کا اور کوئی رستہ
نہین ہے وہ ابھی شہر سے محفوظ تھا - ملتان جو جالندھر سے صریحاً کہین زیادہ ضروری شہر ہے اور سوا سے لاہور
اور پشاور کے اور کسی شہر سے کم نہین ہے آیا وہان کے حکام کو کمان افسران لاہور کی سستی جب سزا نالائقی کی نظیر پر
عمل کرنا چاہیے تھا یا سول اور فوجی حکام پشاور کی طرح سرگرمی اور مستعدی درکار تھی - یہ بڑا نازک سوال تھا اور اگر
چیف کمشنر کی راے پر عمل کیا جاتا تو اُسکا جواب صاف ظاہر تھا چیف کمشنر موصوف نے جالندھر کی حفاظت مین
حتی الامکان کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا لیکن جانسٹون کی بے استقلالی اور ضد سے اُنکا کچھ بس نہ چل سکا - کیا یہ
ممکن تھا کہ چیف کمشنر موصوف کو یہان زیادہ کامیابی حاصل ہوتی - کیا کرنل ہکس جو ملتان کے خاص فوجی افسر تھے

باغی سپاہیون پر شک کرنے یا اُنکے ہتھیار چھین لینے یا اُنکی سرکوبی کرنے پر راضی ہوجاتے اور اگر اُنکی خواہش بھی ہوتی تو کیاہ وہ ایسا کرسکتے تھے -

سر جان لارنس کے نزدیک یہ بات ممکن نہین تھی اُنکے خیال مین شہر بھر مین صرف ایک افسر ایسا تھا جو ایسے دشوار اور خطرناک کام کو ایسے نادر موانع کے ہوتے ہوے انجام کرسکتا تھا جنرل گوون چیف کمشنر کو اس امر کے مشتہر کرنے کے واسطے لکھ چکے تھے کہ جنرل ریڈ نے پنجاب کی اعلیٰ فوجی کمان جو خالی کی تھی اُسکا کام جنرل مذکور کے سپرد ہوا ہے - جنرل ریڈ کی طرح ظاہر اجنرل گوون بھی کوئی عمدہ لیاقت یا صائب راے نہین رکھتے تھے لیکن اسکے بعد جو عمدہ بات چاہیے وہ اُنمین پائی جاتی تھی یعنی یہ کہ اُن صفتون کو وہ دوسرے اشخاص مین دیکھکر اُنکی قدر کرنے پر مائل رہتے تھے اور سر جان لارنس نے ایک تار کے ذریعہ سے نہایت تاکیدی الفاظ مین اصرار کیا کہ ملتان کے سپاہیون سے فوراً ہتھیار رکھوا لیے جائین اور بطور رعایت خاص یہ التجا کی کہ کرانفورڈ چیمبرلین جو اول قواعددان رسالہ کے کمان افسر تھے وہ اس کام کے لیے منتخب کیے جاتے تو بہتر تھا -

چیمبرلین کی رجمنٹ خاص کے سوا جسمین ہندوستانی لوگ تھے اور اُنپر صاحب موصوف نہایت یقین کے تم اعتماد کرتے تھے دو پلٹنین اور تھین جنمین سے ایک یقیناً اور دوسری بگمان غالب سم سے بھری ہوئی تھی اور مددگارون مین پنجابی تھے لیکن ان پنجابیون مین بہت سے ہندوستانی بھی شامل تھے - گورون مین صرف معدودے چند توپخانہ کے لوگ تھے لیکن بمبئی کی رجمنٹ پر امید کیجاتی تھی کہ وہ چند ہی روز کے عرصہ مین سندھ سے پہونچ جائیگی اور اگر وہ آجاتی تو آسانی سے باغیون کے ہتھیار رکھوا لیے جاتے - بہت سے لوگ اُسکے پہونچنے کا انتظار کرتے تھے - لیکن سر جان لارنس نے دیکھا کہ اسوقت دیر کا موقع نہین ہے اور جالندھر کے غدر کی خبر جو ابھی اُنکے پاس پہونچی تھی اقل درجہ دو دن کے عرصہ مین ملتان کو پہونچ جائیگی اور اُسوقت کچھ نہوسکیگا - معہذا جان لارنس نے فوری احکام جاری کیے - تجویز ہوئی کہ یکبارگی اس خطرناک کام مین ہاتھ لگایا جاوے اور ۷ - جون کی صبح کو جب جالندھر کے فساد کی خبر شہر مین پہونچی اُسکی کچھ ہی دیر قبل ایک ایسے ہوشیار اور بہادر آدمی کے ذریعہ سے جسکو سر جان لارنس نے اس کام کے لیے منتخب کیا تھا اسطور سے ہتھیار رکھوا لیے کہ ایک قطرہ بھی خون کا گرنے نہین پایا - شہر ملتان کے نیک نیت باشندون کو پھر ایک مرتبہ آزادی سے چلنے پھرنے کا موقع ملا اور جسوقت کمک کی وہ فوج جسکو فریر صاحب اسوقت بھیج رہے تھے یہان پہونچی تو اُن اُن ضروری مقامات کی طرف جہان ملتان سے بھی زیادہ خطرے تھے لوگ آگے بڑھ سکے - جان لارنس نے کرانفورڈ چیمبرلین کو لکھا کہ

جس حیرت انگیز طریقہ سے آپنے نمبر ۶۲ - اور نمبر ۶۹ ہندوستانی پلٹن کے ہتھیار رکھوا لیے ہین تہ دل سے اُسکی بابت آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون - مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ جسوقت میرے پاس یہ خوشخبری پہونچی

کہ یہ کام انجام ہوگیا تو مجکو انتہا مرتبہ کی خوشی حاصل ہوئی - یہ بہت نازک معاملہ تھا کیونکہ بالکل ہندوستانی ہی سپاہ سے اس کام کو انجام کرانا تھا - مین گورنمنٹ سے اسکی خاص اطلاع کرنے مین کوتاہی نہ کرونگا - اگر بمبئی سے ہماری آمد و رفت بند ہوجاتی تو یہ ایک بڑی بھاری مصیبت تھی - مین التجا کرتا ہون کہ آپ خود اپنے کو اور پنجاب کے سپاہیون کے دونون گروہون کو انکے دوستانہ برتاؤ کی بابت مبارکباد دینگے -

اصل تو یہ ہے کہ گو بعض فوجی حکام بڑے بڑے توہمات کرتے رہے لیکن پنجاب مین ہتھیارون کا لے لینا ایک قاعدہ کلیہ مقرر ہوگیا - سر جان لارنس نے اس بارے مین جنرل گوون کے نام کی پہلی چٹھی مین اپنے خیالات اسطور پر ظاہر کیے تھے -

اگر شہر دہلی یکبارگی خالی ہوگیا تو سب بند و بست ٹھیک رہیگا لیکن اگر اچانک اسمین زیادہ تعویق ہوئی یا اگر اس سے بھی خراب حالت مین کوئی اور بلا نازل ہوئی تو ہم لوگون کو غدر عام کے لیے تیار رہنا پڑیگا - مین خود یہ نہین خیال کرتا ہون کہ پوربیا رجمنٹون مین سے ایک رجمنٹ بھی خیر خواہ رہ جائیگی اور اس صورت مین مین سمجھتا ہون کہ ہم لوگون کو ایسے ہر ایک شخص سے جب موقع ملجائے تو اسکے ہتھیار لے لینا چاہیے یعنی یہ کہ جس مقام پر گورون کی رجمنٹین موجود ہون - اگر ایسا کیا جائے تو ہم لوگ اپنے کو برقرار اور ملک کا قبضہ رکھ سکینگے - اسوقت قواعد دان پیادون کو اپنے ہمراہ لیکر جانا ایسا ہے کہ کوئی کامل پیراک طوفان خیز سمندر مین ہاتھ پانوٴن مار کر اپنی جان بچاتا ہو اور ایک آدمی دوسرا اسکی گردن مین ہاتھ ڈالے ہوے اس امر کی کوشش کر رہا ہو کہ اسکو کھینچ کر نیچے ڈبا دے -

ہم اپنی کارروائیون مین یہ انتظار نہ کرینگے کہ جسوقت ہم پر حملہ کیا جائے تو کچھ کوشش کرینگے اور اگر ایسا کرینگے تو ہم بالکل پابزنجیر ہوجائینگے اور دشمنون کو اس بات کا موقع ملجائیگا کہ وقت پاکر ہم پر حملہ کر بیٹھین اس حکمت عملی کا انجام مہلک ہے -

مین نے غدر کے اول چند ہفتون کا یہ احوال جو لکھا ہے اگر مین اسمین سر جان لارنس کی حکمت عملی کے عام خیالات کو جو میرے دل مین جاگیر ہوتے رہے نہ بیان کرتا تو میری اس تحریر کا کوئی فائدہ نہ حاصل ہوتا - سر جان لارنس کی حکمت عملی جرأت اور ہمت کی پیش قدمی اور بے تامل مقابلہ اور وسیع خیالات کے اعتبار سے قریب قریب ہینی بال اور نپولین کی حکمت عملی اور احتیاط اور اخلاقی بہادری مین قریب قریب فیبین حکمت عملی سے ملتی تھی - انبالہ کے سہل انگارون اور میرٹھ کے مفسدون کے بارے مین جان لارنس نے اس حکمت عملی پر اصرار کیا تھا کہ "آگے بڑھتے چلے جاؤ" پشاور جالندھر اور ملتان مین جہان مغویانہ خیالات سے جسوقت بغاوت کی حرکتون کے وقوع کا گمان ہوا تو جان لارنس نے اس حکمت عملی کی صلاح دی کہ "ہتھیار رکھوا لیے جائین" - جہان تنبیہ کا موقع ہوا وہان فوری اور سخت سزا دینے کی حکمت عملی اختیار کی گئی لیکن جان لارنس نے

اپنی عملداری بھر مین کسی مقام کے لیے یہ صلاح دینا موقوف نہین کیا کہ اتیاز اور احتیاط اور انسداد سے جو کام نکل سکتا ہے وہ کینہ کشی کی تدبیرون سے گو وہ کیسی زیادہ کی جائین کبھی نہو گا۔

دہلی میرٹھ اور حصار کے باغیون نے جو کشت و خون کیا تھا جس وقت اسکی خبر جان لارنس کو پہونچی تو صاحب موصوف نے اُس سے یہ نتیجہ نکالا کہ "اگر دہلی کو میرٹھ سے ایک قلیل گروہ سپاہیون کا چلا جاتا تو میرے نزدیک اسکی وجہ سے یہ افسوس ناک حادثے وقوع نہونے پاتے اور وہان کے باغی شہر ہی مین محصور ہو کر رہ جاتے میرٹھ کی فوج جو اتنے عرصہ تک خاموش بیٹھی رہی اسکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی مگر اس بات پر بڑا افسوس آتا ہے" اور جب آخر مین میرٹھ کی فوج بڑھی اور جان لارنس نے سُنا کہ جنرل ولسن نے مقام ہندون مین فتح حاصل کی تو صاحب موصوف نے اُس سے پھر ایک نتیجہ اخذ کیا۔ صاحب موصوف لکھتے ہین کہ "گورون کی قلیل جماعت نے جو یہ فتح حاصل کی اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر ابتدا مین سرگرمی سے تدبیرین کی جاتین تو کیا کیا کام ہو سکتے تھے مجھکو امید ہے کہ جنرل ولسن کی اِس کامیابی سے زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے کی ہمت ہوگی"۔ جان لارنس اب تک یہی کہتے جاتے تھے کہ "آگے بڑھے جاؤ آگے بڑھے جاؤ"۔

مین ابھی بیان کر چکا ہون کہ پشاور اور ملتان مین جہان جنرل کاٹن اور جنرل گوون نے دلسوزی سے مدد کی تھی اُنکی حکمت عملی مین کیسی کامیابی حاصل ہوئی۔ اگر اُنکے حکم اور صلاح پر عمل کیا جاتا تو ظاہر ہے کہ جالندھر مین بھی ایسی ہی کامیابی حاصل ہوتی یعنی یہ کہ جو اختیارات طلب کیے گئے تھے اگر وہ دیے جاتے اور جان لارنس نالائق افسرون کو موقوف کر کے لائق اور مستعد افسرون کو اُنکی جگہ مقرر کرنے پاتے اور کسی طرح کا خطرہ نہ کر کے وہ اپنی کارروائی کر سکتے تو ضرور جالندھر مین بھی ملتان کی سی کامیابی حاصل ہوتی۔

جان لارنس کو اِس بات کا بھی کچھ کم تردد نہ تھا کہ جو لوگ خیر سگال تھے اُنپر کوئی گزند پہونچنے پائے اور جو لوگ بذات خاص ذی اعتماد تھے مگر مجرمون کے ساتھ وہ بھی مصیبت مین مبتلا تھے اُنکے لیے آسانی پیدا کر دی جائے چنانچہ اسی خیال مین جان لارنس نے کمانڈر انچیف انبالہ کو ایک چٹھی کے ذریعہ سے یہ صلاح دی

[1] سرکاری مراسلاتِ سر جان لارنس کے یہ اور دوسرے ملخصات سر رابرٹ ایجرٹن سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب اور مسٹر آرتھر برنیڈ رِتھ کی حسن عاطفت سے مجھکو ملے ہین جنکا ذکر اِس سوانح عمری مین آگے چلکر کیا جائیگا۔ اور اُنھون نے عین اُس زمانے مین جب ہندوستان کے کاروبار سے دم بھر کی مُہلت نہ تھی اپنے دست خاص سے اُن کاغذات کی نقلین لکھ لکھ کر مجھکو دین اہم سرکاری چٹھیان جن پر خاص کر کے میری یہ داستان مبنی ہے اور جو میرے مقصد کے واسطے نہایت ہی ضرور ہین کیونکہ وہ عین وقتون پر لکھی گئی ہین سب میرے پاس موجود ہین۔

کہ غدر کے زمانہ مین غیر قواعددان سوارون کے جو لوگ رخصت پر گئے تھے وہ طلب کر لیے جائین کیونکہ یہ لوگ مشتاق
اِس امر کے تھے کہ میرٹھ کو روانہ ہوتے اور وہان لائق افسرون کی تحت مین اُنکی بھرتی کی جاتی یہ ایک ایسی
ص ۲۴ تدبیر تھی کہ اگر فوراً اُسپر عملدرآمد کیا جاتا تو شاید بہت سے خیراندیشون کی اُنکی کمزوری سے نجات ہوجاتی اور
ہاڈسن صاحب کی افسوسناک کارروائیون کی نوبت نہ آتی۔
اور جیسا کہ مین اوپر بیان کرچکا ہون لارڈ کیننگ نے اُسی ولولہ مین اِس بات کا خیال کرکے کہ جو ہندوستانی
سپاہی آزادی چاہتے ہون اُنکو رہائی دینا نہایت عمدہ حکمت عملی ہے ایسی ہی راے دی تھی۔ جان لارنس نے
خیال کیا تھا کہ اِس تدبیر سے بدخواہ لوگ اجازت پانے پر اپنے گھرون کو چلے جاوینگے اور بے اختیار ہوجاوینگے اور
خیراندیش لوگ رہ جاوینگے اور اُن سے دونا کام نکلیگا۔ اور مین ایک مرتبہ جان لارنس کا ولولہ اور بیان کرتا ہون
جسکی تحریک سے اُنھون نے جنرل کاربٹ متعینہ لاہور اور جنرل کاٹن متعینہ پشاور کو صلاح دی تھی کہ وہ ایسے
سکھون یا پنجابی مسلمانون یا پہاڑی آدمیون کو جنھون نے خیرخواہی کی ہو پھر اُنکے ہتھیار واپس کردین تاکہ وہ
اپنے ہندوستانی سپاہیون سے علیحدہ ہوجائین اور ایک مرتبہ پھر اُنکو نوکری کرنے کی اجازت ملجاوے —
جان لارنس نے بیان کیا تھا کہ "مین نے اسوجہ سے ایسی راے دی ہے کہ اول تو میرے نزدیک وہ اپنے پوربیا
ساتھیون کے غمخوار نہین ہین اور اپنا کام انجام کرنے پر اپنی رضامندی ظاہر کرچکے ہین پھر مجھکو رجمنٹ نمبر ۵ کے
افسرون سے یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ اُس رجمنٹ کے قریب قریب ستّو سپاہی جو ہم قوم تھے اپنے افسرون کی شرکت
کرنے اور باقی ماندہ لوگون سے لڑنے کو کہتے تھے"۔ جان لارنس کے صوبے بھر مین اِسی معقول تدبیر پر عمل کیا گیا
اور اِسطور سے سکھون کا ایک نیا اور کارآمد فوجی گروہ تیار ہوگیا جس روز جہلم مین لوگون کے ہتھیار رکھوا لیے گئے تھے
اُسکے ایک روز پیشتر سر جان کے حکم سے سو نفر سکھ سپاہی جو اپنی باقیماندہ کمپنیون سے علیحدہ ہوگئے تھے آزمایش کے
دن اپنے افسرون کے طرفدار ہوے اور خوب داد شجاعت دی یہ بات مشکل سے بیان ہوسکتی ہے کہ اس حکمت عملی نے
جو بالکل سر جان لارنس کی تھی کتنے بے قصور آدمیون کو کُشت و خون سے بچا لیا۔
آخر مین سر جان لارنس نے اِس بات کو دیکھکر کہ کمانڈر انچیف نے اُس عام اشتہار کے جاری کرنے مین
غفلت کی جس سے خیال کیا گیا تھا کہ جو لوگ حالت تذبذب مین ہین وہ اطاعت قبول کرلینگے اور ہمارے
رعب و اقتدار سے اُنکو آگاہی ہوجائیگی بتاریخ یکم جون خود ایک اعلان تیار کرکے اپنے صوبہ کے تمام مقامات کو
روانہ اور مشتہر کیا۔
سپاہیو تم نے سنا ہوگا کہ فوج بنگالہ کے بہت سے پیادون اور سوارون نے میرٹھ دہلی اور فیروزپور مین نمک حرامی کی اور
ص ۲۳ فیروزپور مین بہتیرون کو سزا بھی مل چکی ہے اب ایک فوج جمع ہے اور دہلی کے قریب پہونچ گئی ہے جسکا ارادہ ہے کہ اُن باغیون

اور مفسدون کو جو دہلی مین جمع ہوے ہین سزا دے --

سپاہیو - مین تمکو متنبہ اور تمھاری نصیحت کرتا ہون کہ تم نمک کا پاس کرنا اور اُس گورنمنٹ کی خیرخواہی کرنا جو تمھارے اجداد کو اور تمکو سو برس کے عرصہ سے نوکری دیتی آئی ہے - تم اُس گورنمنٹ کی وفاداری کرنا جو چھاونیون اور میدان جنگ مین بھی تم لوگون کی بہبودی اور تمھارے حقوق کا خیال رکھتی گئی اور جسنے تمھارے لیے ایسے وسائل فراہم کیے ہین کہ بوڑھاپے مین جا کر عیش و آرام سے اپنے گھرون مین زندگی بسر کرو جن لوگون نے تواریخ پڑھی ہے وہ اِس بات سے بخوبی واقف ہونگے کہ جسطرح سے ہندوستان کی فوج کے ساتھ سلوک کیا گیا ایسا سلوک کسی فوج سے کبھی نہ کیا گیا ہوگا -

جو رجمنٹین ہماری خیرخواہی کرتی رہین اُنکو اپنی ثابت قدمی کا معقول صلہ ملیگا اور جن رجمنٹون نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا اُنکی نوکریان ہمیشہ کے لیے موقوف ہوئین مصرع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین ، جب یہ موقع گذر جائیگا تو پھر افسوس کرنے سے کچھ حاصل نہوگا - ابھی اِس بات کا موقع باقی ہے کہ تم اپنی خیرخواہی اور وفاداری ثابت کرو - برٹش گورنمنٹ ہندوستانی سپاہیون کی کبھی محتاج نہوگی وہ ایک مہینہ کے اندر صرف پنجاب مین ۵۰۰۰۰ آدمی جمع کرسکتی ہے - اگر پوربیا سپاہیون نے آج کے دن غفلت کی تو پھر اُنکو یہ دن نہ ملیگا - پنجاب مین باغیون کی سرکوبی کے لیے بکثرت فوج جمع ہورہی ہے -

سردار لوگ اور رعایا مطیع و منقاد ہین اور رعایا یہی چاہتی ہے کہ تم لوگون کی جگہ وہ فوج مین بھرتی کی جاے تم لوگون کی سرکوبی کے واسطے ساری رعایا یکدل ہو جائیگی علاوہ برین انگلستان کو اسقدر قوت حاصل ہے کہ سپاہیون کے خیال مین نہین آسکتی ہے - اِسی وقت ہر چہار طرف سے انگلش فوجین ہندوستان مین داخل ہورہی ہین -

تم لوگ اِس بات کو بخوبی جانتے ہو کہ برٹش گورنمنٹ تمھارے مذہب مین کبھی خلل انداز نہین ہوئی ہے جو لوگ تم سے ایسا کہتے ہین وہ خود اپنے مبتذل مقاصد سے کہتے ہین - انگلش گورنمنٹ نے ہندوون کے مندرون اور مسلمانون کی مسجدون دونون کا اعزاز کیا ہے - ابھی کل کی بات ہے کہ جامع مسجد لاہور جسکی تیاری مین ایک لاکھ روپیہ صرف ہوا ہوگا اور جسمین سکھون نے اپنا میگزین بنایا تھا مسلمانون کو واپس دی گئی ہے -

سپاہیو مین تمکو صلاح دیتا ہون کہ تم اپنے افسرون کی اطاعت قبول کرو - چند خراب آدمیون کی تحریک سے اپنے تئین ذلیل نہ کرو - اگر تمھاری خواہش ہو تو تم آسانی سے یہ کام کرسکتے ہو اور گورنمنٹ تمھاری وفاداری کی آزمایش سمجھکر تم لوگون پر لحاظ کریگی تم لوگ اِس بات کو ثابت کرو کہ ہندوستانی سپاہی مثل اپنے آبا و اجداد کے اب بھی نمک حلال ہین اور اُنسے مبتذل نہین ہوگئے ہین -

(دستخط) جان لارنس چیف کمشنر

ص ۸۴

تیسرا باب

پنجاب ودہلی کا بیان

ماہ جون لغایت ماہ جولائی ۱۸۵۷ء

سر جان لارنس نے اپنے صوبے کی سرحد کو محفوظ رکھنے اور وہان کے قلعون اور سلح خانون کو مستحکم کرنے اور باغی سپاہیون سے ہتھیار رکھوانے اور اُنکی حفاظت کرنے اور جدید سپاہ بھرتی کرنے اور مختلف مقامات پر بھیجنے اور اپنے معمولی انتظامات کے عمل مین لانے کی جو تدبیرین کی تھین اب مین اُن باتون کا احوال اُس زمانہ کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہون جو آخر باب اول تک پہونچا تھا اور جبتک یہ سب تدبیرین اپنے مقصد کے حاصل ہونے کے لیے نہین کی گئی تھین جو دہلی کی معرکہ آرائی سے سمجھا جا سکتا ہے لیکن یہ مقصد بھی کچھ اُس سے کم ضروری اور وقت طلب نہ تھا۔ اور اس دارالسلطنت مغلیہ مین جن لوگون نے غدر کیا تھا اب وہ زیادہ عرصہ تک تنبیہ سے بچ نہین سکتے تھے۔ باغیون کی روک ٹوک صرف دہلی تک کارگر تھی دہلی کے باہر کوئی متعرض نہین ہو سکتا تھا۔ اور اگر باغیون کے جدید گروہ اب بھی بلا مزاحمت آسکتے تھے (پانچ سدس) حصہ اطراف سے داخل ہو سکتے تھے تو بھی وہ لوگ شہر پناہ قلعہ کی دیوارون کے اُس طرف نگاہ کرکے دیکھ سکتے تھے کہ اُسی کے متصل بلندی پر برٹش جھنڈا اُڑ رہا ہے اور اُنکو معلوم ہو سکتا تھا کہ پیچھے کی طرف جن چھاونیون سے چند ہفتہ پیشتر ہمارے افسر عین کشت وخون کی حالت مین نکل بھاگے تھے اب وہان برٹش فوج کا مرکز ہے اور وہ فوج یہ ٹھانے ہوئے بیٹھی ہے کہ جبتک دہلی فتح نہو جائے اُسوقت تک تمام لوگون سے جو اُسکے مزاحم ہون مقابلہ کیا جا(ئے)

یہ بھی خیال کیا جا سکتا ہے کہ جس روز ملتان کے سپاہیون سے ہتھیار رکھوائے گئے تھے اُس روز گائیڈس کے لوگون کے پہونچنے پر دہلی کی جنگی فوج کو اس بات کا چشم دید ثبوت ملا کہ جان لارنس نے اپنی مہم عظیم کی تکمیل کے لیے کیا کارروائیان کی ہین اور کیا اسوقت کر رہے ہین اور آیندہ کے لیے کیا کرتے جاتے ہین۔ اسکے دوسرے دن پشاور مین باغیون کو سزا دینے کے لیے صف آرائی ہوئی تھی اور جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون یہ سزا اسطور سے نہین دی گئی کہ بے دیکھے بھالے اور بلا شرط اور قید لوگون کی گردن کاٹ ڈالی گئی ہو بلکہ درجہی طور سے اُنکی تنبیہ کی گئی۔ اس بات کا بیان کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے کہ ملتان مین باغیون سے ہتھیار رکھانا اور دہلی مین گائیڈس کے لوگون کا پہونچنا اور باغیون کی سزا دہی کے لیے صف آرائی کا ہونا اِن تینون کارروائیون مین سے جو چوبیس چوبیس گھنٹے کے بعد عمل مین آئی ہین کس سے اس نامی گرامی شخص اور اُسکے کام کی کیفیت قرار واقعی منکشف ہوئی تھی۔ لیکن سب باتون پر بہیئت مجموعی نگاہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روح وجسم اور تحمل اور تعجیل اور وسیع خیالات اور چھوٹی باتون کا لحاظ اور تحمل کے ساتھ انصاف پر نظر کرنا اور پھر

ص ۸۵

انتہا درجہ کی سرگرمی کا ہونا یہ سب اضداد عجب طرح سے مجتمع ہوئے تھے جو برابر ظاہر ہوتے گئے اور جن سے
سر جان لارنس کا نام اُنکے نہایت لائق اور نہایت ہی مستعد ماتحتوں سے بڑھا رہا اور جس سے وہ اپنے
جہاز کو اس طوفان مین بچا سکے اور ظاہرانہ کوئی ایسا حکم دیا نہ اسطرح کی چٹھی لکھی اور نہ کسی ایسی خاص
کارروائی کے عمل مین لانے کی اجازت دی جسکے اظہر من الشمس کرنے مین کچھ باک ہو یا اسوقت بھی جب ہم اتنے
عرصہ دراز کے بعد اُسکا خیال کرتے ہین تو ہمکو اُسمین کی کوئی بات ناگفتنی نانوشتنی یا ناکردنی دکھائی دیتی ہو۔

گائیڈس کے لوگ ۹ جون کو دہلی کے سامنے پہونچے۔ ان لوگون نے ۵۸۰ میل کا فاصلہ بائیس روز مین
طے کیا تھا اور طرہ یہ کہ وہ موسم شدت کی گرمی کا تھا۔ اس کل کوچ مین صرف تین مقام اور وہ بھی خاص حکم کے
روسے کیے گئے۔ ہندوستان مین اب تک اتنے فاصلہ دراز کا کوچ کبھی نہین کیا گیا تھا اور تیز روی (یعنی اوسطاً
۲۷ میل فی یوم کے اعتبار سے میرے عقیدے مین اب تک ایسا کوچ نہین ہوا ہے۔ بدقسمتی سے یہ لوگ ایسے وقت مین
پہونچے کہ "بدلی کی سرائے" والی جنگ مین شریک نہو سکے۔ سر تھیافیلس مٹکاف کی ایک بے موقع درخواست
جو اپنی جان بچا کر دہلی سے بھاگ گئے تھے اُن لوگون کو اپنا شریف کام جو اُنکو منظور نظر تھا چھوڑ کر ایک واہیات
کام مین مشغول ہونا پڑا تھا یعنی یہ کہ راستہ مین جو گانوُن پڑتے تھے اُنکو جلا دیا جائے۔ لیکن اس روز یہ جنگ
ہوئی اُسکی صبح کو محاصرہ کی کسی کارروائی کے شروع ہونے سے پہلے یہ لوگ اس حالت سے دہلی مین داخل
ہوئے کہ سفر کے سبب سے گرد و غبار مین آلودہ تھے لیکن تھکے ماندے نہ تھے دل بشاش تھا اور پانون تیز اُٹھاتے تھے
جس کام کے لیے بلائے گئے تھے اُسپر نازان تھے۔ اپنے سرگروہ اور اپنے کوچ اور اس بات پر فخر کرتے تھے کہ
سر جان لارنس نے کمک کے لیے دہلی مین جسقدر فوجون کے اُتارنے کا قصد کیا تھا اُن سب کا مقدمۃ الجیش
ہم ہی لوگون کو بنایا ہے دہلی مین ایک قلیل فوج نے جسکی کمک کے لیے اس شان و شوکت سے یہ لوگ آئے تھے
اُنکو دیکھکر خوشی کے نعرے بلند کیے جو عرصہ تک گونجتے رہے۔ کیمپ مین ابھی چند گھنٹے بھی ٹھہرنے نہ پائے تھے
کہ اُنکو باغی سوارون کا مقابلہ کرنا پڑا جنکو اُنھون نے بھگا کر شہر پناہ تک ہٹا دیا اُنکی بدقسمتی کی صرف ایک بات ہوئی
کہ کوئنٹن بٹائی کمانیر دوم نے جو ایک ہونہار اور بڑے شجاع افسر تھے ایک مہلک زخم کھایا اور گولی سے ہلاک
ہوکر زمین پر گر پڑے۔

اوائل کوچ مین گائیڈس کے لوگون علی الخصوص عیالدار اشخاص کو ایک امر کا بڑا تردد ہوا تھا
جسکا انتظام سر جان لارنس نے خود کر دیا تھا۔ ان لوگون کو مجبوری اپنے اہل و عیال کو مردان مین چھوڑ
آنا پڑا تھا۔ اور یہ عیالدار لوگ اکثر خیال کرتے تھے کہ مبادا باغی سپاہی یا سرحد کے وحشی لوگ جو مردان کے
متصل رہتے ہین اُنکو کسی طرح کا صدمہ پہونچائین یا بے عزتی کرین۔ اس فوج کو راولپنڈی مین اس غرض سے

ص ٦٦

گروہ تھے اور نیول چیمبرلین اسکے سر
جو ریمنڈ ہنری ڈیلی کردین اور روانہ دیکھکر خود اسکو کمشنر چیف کہ تھا گیا دیا حکم کا کرنے مقام
(جو ایک عجیب قسم کی ملاقات ڈیلی نے — کرسکین مشورہ و صلاح تھے آئے وہان ابھی جو سے ایڈورڈس ہربرٹ اور
کی سیر لندن کی کھنڈر کو لوگون کے ٹنجنٹ گ تانی و ہندوستانی ہون رہا لکھ کتاب یہ مین کہ جب اسوقت ساتھ کے
وہ مین زمانے جس کہ گا ہو تا لا د یا انکو جو ہے کام وہ یہ اور ہین رہے سنا چیت بات کی وہان اور ہین رہے کرا
گائیڈس کے لوگون کے افسر تھے تو گویا انکو شہر بابل کی قومون اور زبانون اور مذہبون سے سابقہ پڑا تھا)
اپنے آدمیون کی پریشان خاطری جان لارنس سے بیان کی اور جان لارنس نے اسی وقت یہ وعدہ
کرلیا کہ ہم انکے اہل و عیال کو راولپنڈی مین بلا بھیجینگے اور خود انکی نگرانی کرینگے — اور جان لارنس کی ایک
چٹھی موسومہ ہنری ڈیلی سے جو انبالہ یا اسی جگہ کے اور کسی مقام پر اس رجمنٹ کو ملی ہوگی ثابت ہوتا ہے کہ انھون نے جو زبان سے
کہا تھا اسکو کرکے دکھا دیا چٹھی مذکور کا مضمون یہ ہے ”مین امید کرتا ہون کہ تم لوگ خیریت سے ہوگے اور دہلی کی
لڑائی مین شریک ہونے کے لیے ایسے وقت پہونچ جاؤگے کہ دیر ہونے نہ پائیگی — مین تمھارے پاس تمھاری
رجمنٹ کی ان لیڈیون کی ایک فہرست بھیجتا ہون جو مردان سے یہان پہونچی ہین — وہ سب خیریت سے ہین
اور میری حفاظت مین میرے احاطہ کے اندر رہتی ہین — جب تک تمھاری کوئی چٹھی نہ آئیگی اسوقت تک مین
ان لیڈیون کو اسقدر روپیہ دیے جاؤنگا جو ان کے شوہرون نے انکے دینے کے لیے کہدیا ہے — اگر
ان لیڈیون کے شوہر ان رقمون مین کوئی تبدیلی بحالی چاہتے ہون تو مجھکو مطلع کرنا چاہیے کہ ہر ایک لیڈی کو
کس کس قدر روپیہ وہ دینا چاہتے ہین“ —

سر جان لارنس کی سوانح عمری مین میرے نزدیک ان سے بھی چند باتین زیادہ پسندیدہ اور زیادہ دلچسپ ہین
یہ چیف کمشنر پنجاب قدیم زمانے کے مریدون کی طرح کل گرجاؤن کا خیال کرکے حد سے زیادہ مشقت کرتے تھے
یہان تک کہ تندرستی مین فرق آجاتا تھا اور اسپر ایک عاجز ڈیکن کی طرح ابتدائی چرچ مین شریک ہوتے تھے اور
خود دیکھتے تھے کہ صرف بیوہ ہی نہین بلکہ شوہردار عورتین اور لڑکے بھی اپنی پوشیدہ نماز سے غافل نہین ہونے پاتے ہین
رجمنٹ کے سپاہیون کی عورتین شاید دس بارہ فرقون سے متعلق ہونگی اور پانچ چھ طرح کی مختلف زبانون کی
بولنے والی ہونگی لیکن سب انکی نگرانی مین حفاظت سے انکے احاطہ مین رہتی تھین اور انکے دست خاص سے
ماہ بماہ ٹھیک اسقدر رقم پاتی تھین جنکو انکے کفایت شعار خواہ کشادہ دل شوہر دہلی سے انکے حوالہ کرنے کو
خواہشمند تھے — یہ ایک بڑی دانشمندی کی بات تھی جسکو جان لارنس خود بہت ہی پسند کرتے تھے لیکن اگر
دانشمندی سے کوئی شخص اپنے اوپر تکلیف گوارا کرتا ہے تو وہ بھی موقع تھا — اور اگر سچے مذہب کا مقتضا یہ ہے کہ
یتیمون اور بیوون کی مصیبت مین خبرگیری کی جائے تو جان لارنس مین اس سے بڑھکر ہوگی صفت پائی جاتی تھی —

اور اس مقام پر یہ امر قابل لحاظ ہے کہ جس طریقہ سے سر جان لارنس نے اس وحشی او عجیب رجمنٹ کا حال لکھا یا بیان کیا ہے اس سے کسقدر شفقت پدرانہ کی بو پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ پہلے پہل جب اس رجمنٹ کے لوگون کو کامیابی حاصل ہوئی تو سر جان لارنس نے ڈیلی صاحب کو لکھا تھا کہ "مہربانی کرکے گائیڈس کے لوگون سے کہیے گا کہ اُنکے عمدہ چال چلن سے مین نہایت ہی خوش ہوا"۔

دوسرے موقع پر جب ان لوگون نے خوفناک غنیم کے مقابلہ مین جنگ کی تھی تو جان لارنس نے لکھا تھا کہ "بیچارے گائیڈس کے لوگون پر بڑی مصیبت پڑی اُدھر غنیم کا مقابلہ اور اِدھر ہیضہ کا زور دیکھیے کیونکر اُنکی جان بچتی ہے"۔ کوشش کرو کہ وہ صاف ستھرے رہین اور جہان رطوبت اور تری ہو وہان نہ رہین۔ ہیضہ سے محفوظ رہنے کے لیے یہ بڑی بھاری تدبیرین ہین۔

جسوقت دہلی پر قبضہ ہوگیا اور گائیڈس کے لوگ اپنے حصہ کا کام بخوبی تمام انجام کرچکے تو کسی رجمنٹ یا رجمنٹ کے باقی ماندہ لوگون کو پھر پنجاب مین واپس طلب کرلے کے لیے سر جان لارنس کو اسقدر تردد نہ تھا جسقدر گائیڈس کے لوگون کے لیے تھا۔ جان لارنس نے لکھا کہ "اگر گائیڈس کے لوگ اب آسکتے ہون تو اُنکو واپس بھیج دیا جاے۔ مین اُنکے مدت سے مرجھائے ہوے چہرون کو دیکھکر بہت ہی خوش ہونگا"۔

ان خلاصون مین ایک عجیب طرح کا سلسلہ محبت بھرا ہوا ہے اور جنے اُنکو تحریر کیا ہے اُسکے حال پر نگاہ کرکے بیشک وہ قابل یادداشت معلوم ہوتا ہے۔ اسکا باعث کچھ تو یہ تھا کہ جان لارنس ہنری لمسڈن سے جنھون نے ابتدا مین اس پلٹن کو بھرتی کیا تھا اور ہنری ڈیلی سے جو اسوقت اُسکے افسر تھے بدرجۂ غایت مالوف تھے اور کسیقدر یہ وجہ بھی تھی کہ وہ خود ان لوگون کے وحشی اور پرجوش اور نڈر چال چلن کو بہت پسند کرتے تھے اور یہ چال چلن ایسا تھا کہ ابتدا مین جان لارنس کو اُسکی غمخواری دل سے منظور تھی۔ لیکن مین سمجھتا ہون کہ گائیڈس کی رجمنٹ سے سر جان لارنس کا زیادہ تر الفت رکھنا اسوجہ سے تھا کہ یہ رجمنٹ سر ہنری لارنس کی دانشمندی اور سرگرمی سے تیار ہوئی تھی جو آپ تک اپنے بھائی کی چٹھیون مین ان لوگون کی بہبودی کے خیالات ظاہر کرتے تھے۔

جب مین گائیڈس کے لوگون کے ساتھ آیا (ہنری ڈیلی نے جو دونون بھائیون کے دوست تھے مجھ سے ایک مرتبہ یہ تذکرہ بیان کیا تھا) تو ایک دن راولپنڈی مین رہگیا تاکہ سر جان لارنس سے ملاقات کرلون چار یا پانچ بجے شام کو جب ہم لوگ کوچ کرنے پر تھے تو مین سر جان لارنس سے رخصت ہونے گیا اسوقت وہ بستر پر لیٹے ہوے تھے اور درد اعصاب مین مبتلا تھے جسوقت مین اُنکے کمرے سے واپس آنے لگا تو اُنھون نے مجھ سے کہا "افسوس۔ آپ میرے بھائی ہنری کو مجھسے پیشتر دیکھیے گا۔ اُنکو لکھنؤ مین ایک ہیبتناک طور کا مشکل کام انجام کرنا ہے"۔ اُس سے پہر کو وحشتناک خبرون کی متواتر تاربرقیان سر جان لارنس کے پاس دہلی آتی تھین جنمین بیان تھا کہ لکھنؤ کی ریزیڈنسی گھیر لی گئی ہے اور کل بلا مانع ہوگیا

سرجان لارنس نے کہا کہ "آپ میرے بھائی سے یہ باتین کہیے گا" - اسکے بعد چند بہت ہی شفقت آمیز پیغامون کی باری آئی - سرجان لارنس نے آخر مین اُلفت سے کہا (اور اسوقت مجھکو اُنکا بھیم شحیم جسم جو بستر پر ڈھیر تھا یاد آتا ہے) "افسوس ہنری کے اختیار مین مجھسے زیادہ آدمی تھے" -

اور اسطور پر ڈیلی صاحب ان شفقت آمیز پیغامون کو سرہنری لارنس کے نام لیکر دہلی کی طرف روانہ ہوے لیکن مشیت خدا نہین تھی کہ وہ سرہنری تک پہونچنے پاتے - چند باتین جو اثناء تقریر مین اِن دونون بھائیون کی نسبت اور اُنکے متعلق دوسرے معاملات کے بارے مین بیان کر گئے تھے وہ اِس مقام پر دوبارہ بیان کیے جانے کے قابل ہین -

سات برس کے بعد جب مین نے اپنے چیف کو بحیثیت ویسرا کے شملہ مین دیکھا تو وہان بھی اُنکو ویسا ہی پایا جیسے وہ پنجاب کی چیف کمشنری کے زمانے مین تھے - مین نے اُنسے پوچھا کہ آپ کو کچھ یاد ہے کہ جسوقت مین گائیڈس کی پلٹن کے ساتھ جاتا تھا تو آپ نے اپنے بھائی ہنری کے بارے مین بمقام راولپنڈی مجھسے کیا کہا تھا سرجان لارنس نے جواب دیا "ہان مجھکو یاد ہے ہنری کے اختیار مین مجھسے زیادہ آدمی تھے" - یہ دونون بھائی اور لوگون کی طرح پر نہ تھے اور نہ خود باہمدگر مشابہ تھے - اُنکی قوتین ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھین - مجھسے ایک مرتبہ اڈورڈس صاحب نے بیان کیا کہ "اگر مجھکو کسی نئے ملک مین کارروائی کرنا ہو تو مین ہنری صاحب کو سب کے پہلے وہان لیجاؤن اور اُنسے پوچھون کہ کیا کرنا چاہیے اور اسکے بعد سرجان لارنس کو وہان لیجا کر چھوڑ دون کہ اُسکی تعمیل اور ترمیم کرین" - مین نے ماہ اپریل سابق مین سرہنری لارنس کو لکھنؤ مین دیکھا تھا - اُنھون نے مجھکو ملاقات کے لیے طلب کیا اگرچہ جیسا کہ اُنھون نے خود مجھکو اطلاع دے دی تھی اُنکے پاس صرف ایک چھری اور کانٹا تھا - یہ زمانہ وہ تھا کہ غدر عنقریب ہوا چاہتا تھا اور سرہنری لارنس مچھی بھون وغیرہ کے استحکام مین دل و جان سے مشغول تھے - پنجاب مین اُنکی جو کیفیت مجھکو یاد تھی اُسکی نسبت یہان کی حالت بہت بدل گئی تھی - سرہنری کو جب معلوم ہوا کہ مین لاہور کو جاتا ہون تو اُنھون نے مجھکو کئی پیغام اپنے بھائی کے نام دیے اور وہ سب شفقت آمیز تھے - لیکن جو پیغام مجھسے کہے تھے اُن سب مین سرہنری نے ایک امر پر بہت ہی زیادہ زور دیا اور وہ یہ تھا کہ ہندوستانی رئیسون کے ساتھ نہایت تحمل اور پاسداری سے برتاؤ کرنا چاہیے جسوقت مین نے جان لارنس کو ہنری لارنس کا یہ پیام پہونچایا تو اُنھون نے کہا کہ "ہان ہان ہنری لارنس کا ہمیشہ سے یہی طریقہ ہے" - نکلسن صاحب جو سرہنری لارنس کے بڑے معتقد رہتے تھے سرجان لارنس سے ہمیشہ روگردان اور منافق رہا کرتے تھے جسوقت وہ دہلی کو جاتے تھے اور سرجان لارنس نے علوہمتی سے کچھ دوستانہ طور پر عتاب آمیز اور کچھ تعریف کے کلمات لکھے تھے اُنکی بھی نکلسن صاحب کچھ قدر نہ کر سکے - "مین یہ نہین چاہتا کہ آپ طومار کا طومار مجھکو لکھا کیجیے آپ دو ہی ایک سطر ون کے یاد کیجیے تاکہ مجھکو معلوم ہو کہ آپ کیا کر رہے ہین" - اگر میرے اختیار مین ہوتا کہ مین آپ کو کانسٹبل کا خطاب دو دن تو مین

ص ۸۵

کھرٹے کھرٹے وہ خطاب آپ کو دے دیتا"۔ جہان تک ممکن تھا جان لارنس نے ہنری لارنس کے کسی دوست کو چھوڑ نہین دیا اور یہی وجہ ہے کہ نکلسن صاحب کا قصور معاف کردیا جو ایک حیرت انگیز امر ہے۔ سرجان لارنس کو بخوبی معلوم تھا کہ نکلسن صاحب اُنسے خوش نہین ہین بلکہ ہمیشہ اُنکے خلاف بولتے تھے۔ لیکن اِس سے اُنکے یا کسی دوسرے شخص کے برتاؤ مین کوئی فرق نہین آیا۔ سرجان لارنس کی فطرت مین حقارت یا کمینہ پن کی کوئی بات نہ تھی اور وہ کینہ کشی اور بدی سے واقف نہ تھے مین نے "ویسا بڑا آدمی" کبھی نہین دیکھا ہے۔ مین اُنکو سرحد کا "بادشاہ جان" کہا کرتا تھا اور اِسی وجہ سے مین اب تک اُنسے محبت کرتا ہون۔

گشتی کالم فوج جیسا کہ مین پیشتر بیان کرچکا ہون نیول چیمبرلین کے زیر کمان تھا اور اُس زمانہ مین وہ راولپنڈی سے ہو کر جہلم اور وزیرآباد سے گذر جاچکا تھا اور لاہور کے قریب پہونچ گیا تھا چیمبرلین کو جنرل انسن نے اُس کمان کے لیے بریگیڈیر جنرل کا عہدہ دیا تھا۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو تمام کارروائیان خراب ہو جاتین اور جس مقصد سے یہ کالم فوج تیار ہوا تھا وہ ہرگز حاصل نہ ہوتا۔ وہ کسی فوجی چھاؤنی مین بغیر وہان کے بریگیڈیر کی اجازت کے داخل ہی نہوسکتے اور اگر اُسکی اجازت لی جاتی تو اُسکے حکم سے کام کرنا پڑتا یہ کالم فوج ۴۔ جون کو لاہور مین پہونچا اور اُسکے آنے سے اُس کارروائی کی تکمیل ہوگئی جو باغی فوج سے ہتھیار لینے کے واسطے کی جاتی تھی اور ۱۳ مئی کو اُن لوگون کے ہتھیار رکھوا لیے گئے۔ نمبر ۸ لایٹ کیولری رجمنٹ (رسالہ) کے ہتھیار لے لیے گئے تھے لیکن اُنکے گھوڑے نہین لیے گئے تھے اسواسطے اب تک اُنکی طرف سے خوف ہوسکتا تھا اور کچھ علامتین یہ بھی پائی جاتی تھین کہ اگر وہ مخالفت کرین تو کچھ بعید نہین ہے۔ لیکن ہوشیاری سے ایسی تدبیرین کی گئین کہ اُنکے گھوڑے لے لیے گئے اور کشت وخون نہین ہونے پایا مگر یہ البتہ نہین ہوا کہ فساد بھی نہونے پاتا۔ اِسکے چند روز کے بعد جالندھر مین بغاوت شروع ہوئی اور چیمبرلین صاحب اپنا کالم لیے ہوئے بتعجیل امرتسر کی طرف روانہ ہوئے اور دو لمبے کوچ کے ذریعہ سے وہان پہونچ گئے اور عین وقت پر یعنی ایسے زمانہ مین پہونچے کہ وہان کے بھڑکے ہوئے باشندے کوئی جوش وخروش نہین کرنے پائے تھے اور گوبندگڈھ کا استحکام کردیا گیا کہ اگر کوئی حملہ ہو تو اُسکی حفاظت ہوسکے۔

لیکن اب سرجان لارنس کے پاس کرنل چیسٹر اجیٹن جنرل فوج دہلی کی سُنائی آئی۔ سرجان لارنس کو خوب معلوم تھا کہ چیمبرلین صاحب نے پنجاب مین کیسی کارگزاریان کی تھین اور اُنھون نے خیال کیا کہ دہلی مین وہ اُنسے بڑھکر کام کرینگے۔ اور اپنی معمولی منکسر المزاجی سے اُنھون نے جنرل ریڈ کو تار دیا کہ وہ اِس خالی عہدے پر چیمبرلین صاحب خواہ نکلسن صاحب کو مقرر کردین لیکن اگر چیمبرلین صاحب مقرر کیے جائین تو نکلسن صاحب باوصف کل خیالات تقدیم اور بزرگی سن کے (کیونکہ وہ صرف ایک رجمنٹ کے کپتان تھے) کالم کی کمان پر مقرر کیے جائین اور اُنکو بریگیڈیر جنرل کا عہدہ دیا جائے۔ یہ فوجی ادب اور عظمت کے دیکھنے کا موقع نہین تھا۔ غدر اور فساد

ص ۹۰

اور ضرورت کے زمانے مین ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ جبکا قابو ہوتا ہے اُسی کے ہاتھ ہتھیار رہتا ہے اور یہی وجہ ہے (اگرچہ یہ امر بالکل صحیح نہین ہے جیسا کہ غدر کی بہت سی کتابون اور لارڈ لارنس کے فوتی اشتہارون مین بیان کیا گیا ہے) کہ جان لارنس نے خود اپنے حکم سے کپتان نکلسن کو بریگیڈیر جنرل کے عہدے پر مقرر کر دیا "یہ تقرری ایسی تھی کہ جان لارنس کو اسکے عمل مین لانے کا اختیار بمنزلہ اسکے تھا کہ وہ آرچ بشپ آف کنٹربری کے عہدے پر کسی شخص کو مقرر کرتے"، لیکن یہ امر نہایت صحیح ہے کہ اس دلیری کا خیال پہلے پہل انھین کے دماغ مین گذرا تھا اور اسکو جنرل ریڈ نے جائز رکھا اور اسطرح سے سر جان لارنس کی خواہشون اور خیالات کو تمام فوجی حکام نے مانا تھا۔ اور باستثنا
چند اس تقرری کو تمام افسرون نے جن پر سبقت دی گئی تھی دل سے پسند کیا۔ سر جان لارنس مین حکومت کرنے کے جو ذاتی اوصاف تھے اور جس طور سے سر جان لارنس پر لوگون کو اعتماد تھا اس سے بڑھکر اسکا کوئی ثبوت نہین مل سکتا ہے کہ جان لارنس نے صرف اسقدر لکھا کہ "جان نکلسن قابل اسکے ہے اور سر جان لارنس نے حکم دیا ہے" اور اسی پر ساری کارروائی کا خاتمہ ہوگیا۔ اور سر جان لارنس کی ایک نوٹس مین جو نہایت قابلیت کے ساتھ فوتیون کے بارے مین تیار کی گئی تھی اور اسی مین سے مذکورہ بالا فقرہ محول کیا گیا ہے[۱] کہ سر جان لارنس پر سپاہی بہت بھروسہ رکھتے تھے یہان تک کہ لوگ اکثر کہا کرتے تھے کہ ملک بھر مین وہی ایک ایسے سویلین ہین جو کل فوج کی اسطور سے کمان کر سکتے ہین کہ انہین کا کوئی افسر مستعفی نہو۔

اسی طور پر یہ واقع ہوا کہ جن دو شخصون کو چیف کمشنر نے اپنی غیر متلون زیرکی اور مستقل مزاجی سے آج تک اپنے صوبے مین بچا رکھا تھا اب انکی راے یا حکم سے اپنے اپنے عہدون (یعنی ایک نے سرحدی فوج کی کمان اور دوسرے نے رجمنٹ کی کپتانی) کو چھوڑکر نہایت ہی ذمہ داری اور وقعت کے عہدون کو اختیار کیا۔ پہلا شخص تمام لوگون مین سربرآوردہ ہو چکا تھا لیکن محاصرۂ دہلی کی کارروائیون مین زخم کھاکر بیکار ہوگیا۔ دوسرے شخص نے اپنے کالم فوج سے پنجاب مین تیزی اور عقلمندی اور بہادری کے عجائبات دکھلاکر آخر کو اپنے صدر مقام دہلی کا قصد کیا اور شہر پناہ دہلی کے قریب جو قطعی کارروائیان کی گئی تھین اُن مین اور دہلی پر حملہ اور قبضہ کرنے مین بڑے بڑے کام کیے۔

نیول چیمبرلین صاحب ۲۴- جون کو دہلی مین پہونچے لوگ نہایت اشتیاق مین اُنکی راہ دیکھ رہے تھے اور کیمپ کے ہر ایک شخص نے سر ہنری برنارڈ سے لیکر عام سپاہی تک بڑے تپاک سے اُنکا استقبال کیا۔ لوگ کہتے تھے کہ جسوقت چیمبرلین صاحب آجائینگے تو پھر ہر ایک کام ٹھیک طور سے انجام ہونے لگیگا اور ٹھنڈی کھوپری کے لوگ (کوتہ اندیش) جو اس بات کو نہین سمجھتے تھے کہ نیول چیمبرلین کے پہونچنے پر شہر پناہ دہلی مثل شہر پناہ جریکو فتح ہوجائیگی

ص ۹۱

[۱] سپکٹیٹر ۵- جولائی ۱۸۷۹ء

وہ یہی کہتے تھے کہ نیول چیمبرلین کا وہان پہونچ جانا ہزار آدمیون کے پہونچ جانے کے برابر ہے نیول چیمبرلین کچھ اکیلے نہین آئے تھے۔ اُنکے ساتھ الگزینڈر (اسکندر) ٹیلر بھی تھے جو پیشتر کئی برس تک رابرٹ نیپیر کی ماتحتی مین انگلش لوگون کا ایک بڑا بھاری کام ہندوستان مین کرچکے تھے یعنی گرینڈ ٹرنک سڑک کو ٹیلر صاحب ہی نے بڑھایا اور لاہور سے پشاور تک جو ۲۷۵ میل کا فاصلہ ہے تیار کرلے گئے تھے ٹیلر صاحب نے سکھون کی دونون لڑائیون مین کام کیا تھا۔ اور محاصرۂ ملتان کے زمانہ مین رابرٹ نیپیر کے ساتھ گئے تھے۔ اور گلبرٹ صاحب نے جو وحشیانہ طور پر گجرات سے درۂ خیبر کے دہانہ تک افغانون کا تعاقب کیا تھا تو رابرٹ نیپیر نے انکا بھی ساتھ دیا ہے۔ بعد الحاق پنجاب اُنھون نے سڑکین تعمیر کرانے کا کام اختیار کیا جو ایک یکسان طور کا تھا مگر وقعت مین کچھ کم نہ تھا اور اُسوقت سے اب تک یہ کام نہایت تاکید سے جو حکومت پنجاب کا خاص طریقہ رہا ہے انجام ہوتا تھا۔ یہ ایک ایسا کام تھا جسمین چارون طرف سے مشکلات واقع تھین۔ ملک مین نہ کوئی سڑک نہ اُسکا کوئی نقشہ تھا۔ چنانچہ صاحب موصوف لکھتے ہین کہ "جب مجھ سے کہا گیا کہ تمکو ایک سڑک وزیرآباد یا جہلم تک بنانا ہوگی تو پہلے میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ وہ مقامات کہان واقع ہین اور بہتر سے بہتر کون طریقہ ایسا ہے جس طریقہ سے مین وہان تک پہونچ سکتا ہون"۔ اِس کام کو تنہا انجام کرتا تھا۔ رابرٹ نیپیر آپ اپنے نقشہ کش اور رہبر اور سپرنٹنڈنٹ اور جریب کش تھے۔ صاحب موصوف کو نرمی اور گرمی سے قرب و جوار کے اضلاع سے مزدور بلوانا پڑے حساب کتاب وہ خود لکھتے تھے جسمین نہایت الجھاؤ تھا اور سلسلہ وار اپنے اعلیٰ افسرون کے پاس روانہ کرتے تھے یہ وہ دستور تھا جسکے لحاظ رکھنے مین اُسقدر عزت نہین کی جاتی تھی جسقدر ترک کرنے مین عزت کی جاتی تھی۔ اور یہی وجہ ہے جس سے لارڈ نیپیر اور اُنکے ساتھیون کے حصہ مین کفایت شعاری آئی اور اُس کفایت شعاری سے لوگون کی ناراضی کا باعث ہوا۔ اور مجھ سے اور رابرٹ نیپیر سے جو باتین صلاحاً ہوئی تھین اُنہین سے چند امورات مین اِس مقام پر خلاصہ کے طور پر بیان کرتا ہون اور اُس سے پنجاب اور سرداران پنجاب کی دلچسپ اور پُراثر تصویر آنکھون کے سامنے پھر جائیگی۔

اسمین شک نہین کہ جان لارنس بڑے محنتی آدمی تھے وہ خود محنت شاقہ کرتے تھے اور ہر شخص سے اسیطرح کام لینے کے متقاضی رہتے تھے۔ اور ایسا نہین ہوتا تھا کہ اُنکو اکثر ناکامی ہوتی وہ سال بھر مین ایک مرتبہ دیکھنے آتے تھے کہ گرینڈ ٹرنک روڈ کہان تک تیار ہوئی ہے اور اگر بدقسمتی سے کسی ایسے مقام پر پتھرون کا کوئی انبار لگا رہگیا جہان اُسکا ہونا مناسب نہ تھا اور جان لارنس کی نگہہ آگئی تو غضب ہو جاتا تھا۔ جان لارنس کہا کرتے تھے کہ میرا کام یہ نہین ہے کہ جو کچھ تم کرچکے ہو اُسکی تعریف کرون بلکہ زیادہ تر میرا کام اِس امر کا دریافت کرنا ہے کہ تمکو کیا کام کرنا باقی ہے۔ بااینہمہ اگر وہ خوش ہوتے تھے تو بتادیا کرتے تھے کہ ہم تم سے خوش ہین۔ وہ ایسے تھے کہ تمھارا ہر ایک عذر سن لیتے اور اگر تم مستوجب سزا ہوتے تو تمکو اُسی وقت سزا دیتے اور تم سے بات بھی نہ کرتے۔ جان لارنس اور نیپیر صاحب دونون کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنے ماتحتون کو ذاتی تجویز اور آزادی کا

بہت کچھ مختار کر کے رکھتے تھے جس ولولے سے وہ دونون اپنا کام اور خدمت انجام کرتے تھے وہ ہم لوگون پر ضرور ظاہر ہو جاتا تھا۔ پہلے ہنری لارنس نے ایسی کارروائیان کین کہ ہم لوگ اُنسے الفت کرنے لگے اور اِسکے بعد جان لارنس نے اپنے انتظام اور قاعدہ اور کام سے ہم لوگون کے دل مین جگہ پیدا کی۔ اِن دونون بھائیون نے اپنی خوش اسلوبی سے اچھے اچھے دوست پیدا کیے تھے جو اُنکی رفاقت مین رہتے تھے۔ منٹگمری اڈورڈس نکلسن چیمبرلین بیچر رینل ٹیلر ہیری لمسڈن وغیرہ یہ سب اچھے آدمی تھے اور بڑی خوشی سے اپنا کام انجام کرتے تھے۔ ہم لوگون مین مطلق کسی طرح کا رشک نہ تھا لیکن یہ ایک لازمی امر تھا کہ جان لارنس اور رابرٹ نیپیر ایسے دو اولوالعزم اشخاص اور جان لارنس اور نکلسن صاحب جو کسیقدر غضبناک اور جابر تھے یہ سب ایک ہی احاطہ مین کیونکر رہ سکتے تھے۔ ہنری لارنس اور جان لارنس کی کیفیت تو یہ ہے کہ وہ دونون مستعد اور سرگرم اشخاص تھے اور ہر ایک کی دلی خواہش یہی تھی کہ جو کام ہو وہ بہتر طریقہ سے انجام کیا جاسے اور دونون مین ایک بھی ایسا نہ تھا جو دوسرے کا مطیع ہو سکتا یا ہوتا۔ اُسی زمانے مین تمام پنجاب بھر مین کارہاے ضروری اور فرائض منصبی اِس اُجلے پن سے انجام پاتے تھے کہ اُسکے پیشتر اور اُسکے بعد پھر کبھی دیکھنے مین نہ آئے۔ مجھکو خوب یاد ہے کہ جب مین رخصت فرلو پر انگلستان کو گیا تھا تو اُسوقت کسی قسم کی تاکید نہ تھی لوگ اپنے اپنے قدم کی خیر منا رہے تھے بلند حوصلگی کا بالکل فقدان تھا جس سے ہماری طبیعت بالکل سُست اور پست ہو جاتی پھر جب ہم گئے تو اپنی طبیعت کو اور بھی پست اور بالکل مغموم پایا۔ اور عالم ہی نیا نظر پڑا۔

غضبناک اور جابر نکلسن کے بارے مین ایک قصہ جسکو خود ٹیلر صاحب مجھسے بیان کیا کرتے تھے اِس بات کے دکھانے کے لیے یہان بیان کیا جاتا ہے کہ اُسوقت سے یہ دونون شخص کیونکر ایک مشترک مقصد کے لیے ایک ساتھ بھیجے گئے اور زیادہ اِس لحاظ سے یہ قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ جس قسم کے پوجاریون سے یہ قصہ متعلق ہے اُنکی بابت اکثر تحقیقات ہوئی۔ سر الگزینڈر ٹیلر بیان کرتے ہین کہ ایک روز جب مین اپنے چھوٹے بنگلہ واقع عبد الحسن مین جو راولپنڈی اور اٹک کے درمیان ہے بیٹھا ہوا تھا تو کیا دیکھتا ہون کہ کوئی بیس آدمی کے قریب لمبی ٹوپیان اور نفیس کپڑے پہنے ہوے ایک دوسرے کے پیچھے قطار بند چلے آتے ہین قریب آکر اِن لوگون نے نہایت مودب ہوکر سلام کیا اور اِسکے بعد ایک قطار مین سب کے سب زمین پر پالتھی مار کر بیٹھ گئے مگر مُنھ سے ایک حرف بھی نہین بولے۔ مین اِس عجیب الخلقات جماعت کو دیکھکر نہایت ہی متحیر ہوا مین اُنکی طرف وہ میری طرف دیکھتے تھے تا آنکہ آخر اُنھون نے خود اپنے خیالات اور مقاصد ظاہر کیے کہ "ہم لوگ نکلسینی (منسوب بہ نکلسن صاحب) فقیر ہین۔ اور چونکہ آپ گورے آدمی ہین اِس جہت سے ہم لوگ آپ کی تعظیم کرنے آئے ہین کہ نکلسینی فرقہ سے آپ کو بھی تعلق ہے"۔ ٹیلر کے فرشتون کو بھی اِس بات کی خبر نہ تھی کہ نکلسینی کوئی فرقہ قائم ہو گیا ہے۔ تھوڑی دیر تک باتین کرنے کے بعد ٹیلر صاحب نے اُنکو رخصت کر دیا اور وہ دکھن کی جانب ڈیرہ اسمٰعیل خان کے رخ چلے گئے اور وہان اپنے مسجود کو جا کر تلاش کیا۔ کہان تو یہ لوگ زحمت اُٹھا کر نکلسن صاحب کے سلام کو آئے تھے اور کہان اُنھون نے اُسکے بدلے جیسا کہ اُنکا معمول تھا تازیانے لگائے۔

ص ۹۳

جسقدر نکلسن صاحب اُن لوگون کی مخالفت اور تنبیہ کرتے تھے اُسیقدر افراط سے یہ لوگ اُنکی پرستش کرتے تھے۔ یہی قصہ ہے جو مقام لسٹر این پال اور ہزنابس کا ہوا تھا۔

ص ۹۵ ایک عجیب قصہ اِس امر کا کہ الگزینڈر ٹیلر کیونکر دہلی کو بھیجے گئے (جو ٹیلر صاحب کی زبانی نہین ہے لیکن اُنھین کے برابر مستند شخص یعنی اڈورڈ تھارنٹن صاحب کی زبانی ہے) اِس موقع پر قابل فروگذاشت نہین ہے غدر کے پیشتر والے مہینہ مین اُنکو برابر اسطرح سے کام کرنا پڑا کہ گویا تلوارون اور سنگینون اور بھاری توپون کے بدلے کدالی اور پھاوڑے اور تھیوڈولیٹ (بلندی اور دوری ناپنے کا ایک آلۂ ریاضی) اُنھین حربون کا دنیا مین رواج تھا۔ اُنکا کام تو گرینڈ ٹرنک روڈ مین تھا لیکن اُنکا دل اِس سے بہت دوری پر یعنی دہلی مین رکھا تھا اور وہ روز بروز اِس قسم کی خبرین جمع کیا کرتے تھے کہ وہان کیا کارروائی ہورہی ہے اور چیف کمشنر نے جنکے پاس تمام مقامات سے خبرین آتی جاتی ہین کس کس خبر کا ظاہر کرنا قرین مصلحت سمجھا ہے۔ ایک روز اڈورڈ تھارنٹن نے جو کمشنر ضلع تھے ٹیلر صاحب کو اُنکے معمولی کام مین مشغول دیکھکر کہا کہ "کیون ٹیلر صاحب آپ اِس سڑک کا کیا کام کر رہے ہین آپکو دہلی مین جاکر خندقون کا کام بنوانا چاہیے"۔ ٹیلر صاحب نے جواب دیا مین بسروچشم وہان جانا پسند کرتا ہون لیکن میرا کام یہان ہے اور مین والنٹیر ہونا مناسب نہین سمجھتا ہون۔ تھارنٹن صاحب چیف کمشنر کے پاس گئے اور جو کچھ گفتگو ہوئی تھی وہ اُن سے بیان کی۔ جان لارنس نے مختصراً یہ کہا کہ اُنکو بھیجدیجیے اور تھارنٹن اُس خبر کو لے کر واپس آئے۔ ٹیلر نے کسی شخص کی طرف جو اُنکے پاس کھڑا تھا دیکھکر بالکل صاف دلی سے کہا کہ "تمھارے پاس کوئی تلوار ہے"۔ تلوار کا آنا تھا کہ ٹیلر صاحب اُسکو لیکر دہلی چلدیے۔

اب صرف اِس بات کا بیان کرنا باقی رہا کہ دہلی مین خندقون اور دمدمون کے بنانے کی ہر ایک کارروائی مین ہر بات کا دارومدار ٹیلر صاحب ہی پر تھا "وہ ہر وقت بشاش اور مستعد رہتے تھے کبھی کسی کام سے مُنہ نہین چھپاتے تھے اور ہر شخص کو تحریص اور ترغیب اور مدد دیتے تھے"۔ وہ نوجوان افسرون کی جان تھے اور جسطرح نکلسن صاحب نے اپنا چشم دید واقعہ مجھ سے بیان کیا ہے سب سے بہادر اور بیدھڑک سپاہی ہمہ تن اِس امر مین ساعی نہین بلکہ جان دیے دیتے تھے کہ ٹیلر صاحب پر کوئی آنچ نہ آنے پائے اور جسوقت آخری حملہ کی پیشتر والی شب کو بیرڈ اسمتھ کی عمدہ ہدایت اور ٹیلر صاحب کی کوششون سے توپخانہ اپنا کام کرچکا تو اُنکے دوست نے (اور تحریری کلام مین یہ اُنکا پچھلا کلام ہے) پکار کر کہا کہ اگر مین کل تک زندہ رہا تو تمام عالم پر ظاہر کرونگا کہ دہلی کو ایک ٹیلر ہی نے فتح کیا۔[1]

ص ۹۵ گشتی کالم فوج کی کمان لینے کو جسوقت نکلسن صاحب راولپنڈی سے ہوکر گذرے تو اپنے چیف سے ایک امر کے متعلق جسمین حاکم پنجاب اور اُسکے اکثر ماتحت افسرون مین اختلاف عظیم تھا دیر تک بات چیت کی نکلسن صاحب

[1] کتاب جنگ سپاہیان ہند جلد ۳ صفحہ ۵۷۵۔

کا استعمال کیا جانا ہوسکا اور اُسکے دوسرے دن جہلم سے یہ لکھا۔

مین اپنی روانگی کے قبل دو ایک باتون کا آپ سے بیان کرنا بھول گیا تھا۔ ایک امر تو یہ تھا کہ مین نے اپنی تقرری کی بابت آپ کی مشکوری نہین ظاہر کی تھی۔ مین جانتا ہون کہ آپ نے بنظر فائدہ سرکار میری سفارش کی اور مین بھی اُسی طرح اپنے کو آپ کا ممنون اور مشکور سمجھتا ہون دوسرا امر جسکو مین فروگذاشت کر گیا یہ ہے کہ مین نے پرانی شکایتون کو (خواہ وہ اصلی خواہ فرضی ہون) اپنے دل سے دور کر دیا اور اپنی طبیعت سے تو مین یہ سمجھتا ہون کہ "مضیٰ ما مضیٰ" مجھکو امید ہے کہ اس خط کے جواب مین آپ عجلت یا سختی سے میری جانچ نہ کیجیے گا۔

جسوقت جان نکلسن ایک قلیل فوج کی افسری مین بریگیڈیر جنرل بنکر روانہ ہوئے تو بیشک ہر ایک شخص امید کرتا تھا کہ دلیری کے کامون اور حکومت اور اختیار کی توہین کے متعلق عجیب عجیب باتین ظہور پذیر ہونگی۔ اور یہ امید ایسی نہ تھی جسمین مایوسی واقع ہوتی۔ لیکن اسکا ذکر مین اسکے بعد بیان کرونگا۔

اب اس اثنا مین جان لارنس رفتہ رفتہ اپنے نہایت بھروسہ کے سپاہیون اور افسرون سے جنکو وہ خوب جانتے تھے کہ اگر پنجاب مین کوئی فساد شروع ہوا اور یہ لوگ قریب ہوئے تو قلعہ سے بڑھ کر حفاظت کا کام کرینگے اپنے ہاتھ کو خالی کرتے جاتے تھے۔ ڈ و تھفنی کوک چیمبرلین اور ڈیلی دہلی کو جا چکے تھے اور نکلسن صاحب اپنے کالم کو لیے ہوئے پشاور اور اپنی پہلی رزمگاہ کے مابین کسی مقام کو انبالہ کی جانب شہاب ثاقب کی طرح تیزی اور تعجیل مین چلے جاتے تھے

اور اب یہ سوال پیدا ہوا کہ نکلسن صاحب پشاور مین جو چاک چھوڑ کر آئے تھے اُسکو کون رفو کریگا سرحد کے وحشی جرگون کے خوف سے بیشک کسی شخص کا دل ٹھکانے نہ تھا کہ دیکھیے اُسکا مآل کار کیا ہو۔ اور تمام پنجاب مین صرف ایک شخص ایسا تھا جسکو پشاور کے کام اور پشاور کے لوگون سے کسی طرح کی زیادہ واقفیت حاصل تھی۔ یہ ہیفٹ جیمیس صاحب تھے جو نپیل صاحب کی رخصت فرلو پر جانے کے وقت سے جان لارنس کے سکرٹری کی قائم مقامی کرتے تھے اور جب سے غدر شروع ہوا تھا اُس وقت سے برابر اُنکے پہلو مین رہتے تھے اور اُنکی تمام تدبیرون اور کل طریقون سے واقف ہو گئے تھے۔ وہ بیشک اس کام سے چھوڑ کر دوسرے کام کے لیے منتخب نہین کیے جا سکتے تھے لیکن با وصف صلاح ہربرٹ اڈورڈس جنکو اُنکی موجودگی سے بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہیفٹ جیمیس صاحب خاص کام کے لیے رکھے گئے جان لارنس نے کہا "آپ کو پشاور جانا ہوگا اور مین اور کسی شخص سے اپنا کام چلاؤنگا"۔

یہ شخص آخر کو معلوم ہوا کہ آرتھر برینڈریتھ تھے یہ بڑے مستعد اور لائق آدمی تھے اور اسکے بعد وہ کئی برس تک اُس عہدے پر رہے جس سے جان لارنس نے پہلے پہل عروج حاصل کیا تھا یعنی ریاستہائے آنروستلج یعنی جالندھر کے کمشنر تھے اور جو اُس روز سے سر جان لارنس کے نہایت گاڑھے دوستون مین سے ایک دوست ہو گئے۔ لیکن اسپر بھی فطرتاً اُنمین بعض ایسے اوصاف نہین پائے جاتے تھے جو ایسے کثرت کار اور تردد کے زمانے مین ایک

ص ۹۶

پرائیوٹ سکرٹری کے لیے لازم تھے۔ انکے چیف نے ہنسکر کہا تھا کہ "وہ ایک نہایت عمدہ سکرٹری ہین اور مین انکو اپنا داماد بناؤنگا لیکن نہ تو انکی کہی ہوئی کوئی بات سنونگا اور نہ انکی لکھی ہوئی کوئی سطر پڑھونگا"۔ اور آرتھر صاحب نے اپنے موقع پر کچھ اخبار ٹیمس کے نام کی ایک چٹھی مین جو لارڈ لارنس کی وفات کے بعد فوراً لکھی گئی تھی اور کچھ اُسوقت جب مجھ سے بات چیت ہوئی تھی اپنے چیف کے کام اور طریقہ کا نہایت پُر اثر اور قابل قدر احوال بیان کیا۔

مین پہلے پہل مارچ ۱۸۵۳ء مین لارڈ لارنس کی حضوری مین لایا گیا مجکو لارڈ موصوف نے طلب کرایا تھا۔ مین نے دیکھا کہ لارڈ لارنس چار پانچ منشیون کے ساتھ ایک کمرے مین بیٹھے ہوئے محنت شاقہ مین مشغول ہین اتنے عرصہ مین سرکاری کاغذات کا ایک بکس آیا۔ اُسکی کنجی نہین ملتی تھی ابھی جا بجا لوگ دیکھ ہی رہے تھے کہ جان لارنس یکبارگی بول اُٹھے "قفل توڑ ڈالو قفل توڑ ڈالو"۔ قفل توڑا گیا تو اُسکے کاغذات کو ایک نظر جان لارنس نے دیکھ لیا اور جب کاغذات دیکھ چکے تو مجھسے دوستانہ طور پر باتین کین اُسوقت تک کوئی بات نہین کی تھی جسوقت ماہ جون ۱۸۵۵ء مین جیمس صاحب کی جگہ قائم مقام سکرٹری کے عہدے پر کام کرنے کے لیے آیا تو انھون نے مجھسے کہا کہ "کیون برینڈرتھ آپ میرے سکرٹری کا کام کرنے آئے ہین اسیواسطے آئے ہین۔ یاد رکھیے کہ ہر سکرٹری کو راز کی بات پوشیدہ رکھنا لازم ہے لیکن جیمس صاحب کی طرح بھی راز پوشیدہ نہین کیا جاتا ہے کیونکہ وہ راز کی باتون کو مجھسے بھی بتانے مین احتراز کرتے تھے"۔

اور اخبار ٹیمس کے نام کی ایک چٹھی مین جسکا مین اوپر ذکر کر چکا ہون آرتھر برینڈرتھ نے اپنے چیف کا حال ایسی عبارت مین بیان کیا ہے کہ جو واقعات اِس سوانح عمری مین درج کیے گئے ہین وہ بخوبی تمام پایۂ تصدیق کو پہونچ جائینگے۔

ایسی عظمت اور قدرت کے چند ہی آدمی اسطور کے گذرے ہونگے جنکو اِس عظمت اور قدرت کے ساتھ اپنی ذات کا مطلق خیال ہی نہوا ہو جو ایسے چپ چاپ آئے اور چلے گئے ہون مجھکو خوب یاد ہے جب مین غدر کے بعد اُنکے ساتھ انگلستان کو آیا تھا اور (ہنسی مین) مین نے اُنکو یہ دھمکی دی تھی کہ مین میار آف ڈوور کو اُنکے آنے کی خبر کرونگا تو اُنکو یہ امر بہت ہی ناگوار گذرا تھا۔ اور چونکہ وہ اپنی کسی تعریف بلکہ تذکرہ کو بھی پسند نہین کرتے تھے اور ہندوستانی اخبارات مین اپنے مراسلات کو شائع نہین ہونے دیا یہی سبب ہے کہ ہمکو بھی یہ بات نہ معلوم ہوئی کہ ہندوستان کے اِس بڑے غدر کے زمانہ مین اُنھون نے کیسے کیسے انتظام کیے اور کہان تک اُنکی تعمیل ہوئی چونکہ غدر کے زمانہ مین نصف سے زیادہ مدت تک مین اُنکے ساتھ ایک ہی میز پر کام کرتا رہا اسواسطے مجکو اُنکے کام کے قرار واقعی جانچنے کے خاص خاص موقع ملے اور مین چاہتا ہون کہ مین اُنکی غیر معمولی دوراندیشی کا کچھ حال لکھتا جو ایک مدت دراز کے بعد اپنا نتیجہ پیدا کرتی تھی۔ وہ اپنے کامون مین نہایت سرگرمی سے مشغول رہتے تھے۔ اپنے احکام نہایت صاف اور تاکیدی جاری کرتے تھے لوگون سے عجیب طور کی واقفیت رکھتے تھے اور ہوشیاری سے ہر شخص کو ہر خاص کام کے لیے منتخب کرتے تھے جسوقت اُنھون نے فساد میرٹھ کی خبر پہلے پہل سُنی تو لارڈ کیننگ

ص ۹۷

اور گورنمنٹ آف ڈائرکٹرس کو غدر کی وہ کیفیت جو بگمان غالب واقع ہونے والی تھی ایسی صاف صاف تحریر کی کہ اُسکے واسطے جان لارنس کی دوراندیشی اور دانائی عرصہ تک یادگار رہیگی۔

اِسکے بعد بوسورتھ سمتھ صاحب نے اپنی ذاتی واقفیت سے ایک ایسی حکمت عملی کو بیان کیا ہے جو نہ اُن چٹھیون سے جنکو جان لارنس نے اپنے دوستون کے نام تحریر کیا تھا اور نہ اُن تقریرون سے جو اُن دوستون نے مجھسے کین اِس وضاحت سے حال معلوم ہوسکتا تھا۔ یہی وجہ ہے مین نے اُنکی عبارتون کے محول کرنے کے پیشتر اُسکے ذکر سے فروگذاشت کی ہے۔ وہو ہذا۔

پھر جان لارنس نے ایک ایسی تدبیر کی جسکو لوگ بہت کم سمجھے ہونگے لیکن درحقیقت اُس تدبیر نے شمالی ہند کو بچا لیا۔ صاحب موصوف نے بوڑھے نہال سنگھ کو جو سر فریڈرک کری اور خود صاحب موصوف کے سِکھ ایڈیکانگ تھے طلب کیا اور اُسکے ذریعہ سے اُن تمام سِکھ سردارون کی فہرست تیار کرائی جنھون نے ۱۸۴۸ء کی بغاوت مین صدمہ اُٹھایا تھا اور قبل اِسکے کہ اُنکو یہ خبرین معلوم ہوتین اُنسے اصرار کیا کہ اپنے سابق چال چلن کو بھول جاؤ اور اپنے ہمراہیون کے ساتھ فوراً چلے آؤ اور اُن آدمیون کی تعداد بھی لکھدی۔ جسوقت یہ لوگ آئے تو سر جان لارنس نے اُنکو مرتب کرکے دہلی بھیجدیا۔ مجکو یاد ہے کہ جان لارنس نے بذات خاص ہر سردار اور اُسکے ہمراہیون سے ملاقات کرنے اور اِس بات کے دیکھنے مین کہ اُس سے کہان تک کام نکل سکتا ہے بڑی کوششین کین اور قدیم سِکھ رسالہ کے نمونہ پر سوارون کے مرتب کرنے مین اُنھون نے بڑا اشتیاق ظاہر کیا۔ میکفرسن صاحب سے بڑی بحث کرکے اُنھون نے اُنکے لیے ایک افسر کی تلاش کرنے مین بڑی کوشش کی جو اُن پر اختیار رکھ سکتا اور افسر مقرر کرنے کے بعد اُنکو دہلی بھیجدیا۔ یہ خوش نصیبی کی بات تھی کہ اُنکی دوراندیشی سے ایک ایسا کام انجام ہوسکا۔ ہم لوگون کو جلد معلوم ہوگیا کہ ملک کے اکثر خطرناک حصون مین اِس موقع سے مستفید ہونے کے لیے سرغناؤن کی ہمرسانی کی جستجو تھی — لیکن کوئی پایا نہین گیا — کیونکہ وہ تو دہلی مین تھے اور بہت سی چٹھیون سے جو راہ مین گرفتار ہوئی تھین ظاہر ہوا کہ اُن مین سے اکثر سردار اپنی غلطی سے واقف ہوگئے تھے گو وہ لکھتے تھے (کیونکہ اِس زمانہ مین وہ دہلی مین تھے) کہ اب انگلش لوگون کی طرف سے لڑنے کے سوا اور کوئی چارہ باقی نہین رہا۔

ص ۹۰ نہال سنگھ چاچی ہر ایک امر کے اعتبار سے ایک مشہور آدمی تھا۔ سر جان لارنس نے جن جن ہندوستانیون سے ملاقات کی تھی اُن سب مین نہال سنگھ چاچی کو اُنھون نے زیادہ باوقار سمجھا تھا اور اِس لحاظ سے وہ مستحق اِس امر کا ہے کہ محض سرسری ہی طور پر اُسکا بیان نہ کیا جاوے بلکہ کسیقدر تفصیل سے اُسکے حالات لکھے جائین۔ وہ مثل شیر کے بہادر اور نہایت عقلمند شخص تھا اور ہندوستان کے لوگون مین جو صفت شاذونادر ہوتی ہے (اور اُسکا سبب یہ ہے کہ یہ لوگ عرصہ سے غیر ملکون کے ماتحت رہنے اور اُنکا ظلم و جبر سہنے کے عادی ہو رہے ہین) وہ بھی اُسمین پائی جاتی تھی یعنی وہ ازبس متدین تھا۔ علاوہ برین وہ انگلش حکومت سے بہت الفت رکھتا تھا اور یہ الفت سطحی نہ تھی

(جسطرح سے ہمارے بہت سے ہندوستانی بھائی کرتے ہین اور ایسا ہی کرنے کی اُنکو ترغیب دی جاتی ہے) کہ جو کچھ اُنکی حکمران قوم کہے اُسکو اختیار کر لین اور ہر بات مین ہان مین ہان ملاتے جائین بلکہ آزادی کے ساتھ خیال کر کے وہ ایسا سمجھتا تھا خواہ اُسکی راے مطابق خواہ مخالف ہو ایسے آدمی کی نسبت یقینی طور سے معلوم ہے کہ وہ جان لارنس کا معتمد ہوگا اور غدر کے ایسے نازک وقت مین اُسکی راے بہت سی باتون مین لائق سے لائق انگلش افسرون کی نسبت زیادہ وقعت کے قابل تھی - کیونکہ ہندوستانی ہونے کے سبب سے وہ ایسے راز کی باتون سے آگاہ کر سکتا تھا جو ہمارے ہموطنون کی ایک کثیر تعداد کو اُنکے محکومون سے علیحدہ کیے ہوے ہے - جلال آباد کے گیریزن والون مین وہ ایک نامی گرامی شخص تھا اور اُسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ جلال آباد کے بچانے والون سے ہر شخص کی کیفیت سے اُسی طرح آگاہ تھا جسطرح جلال آباد والے خود اپنا حال جانتے ہونگے - وہ ایک عرصہ دراز تک اڈورڈ تھارنٹن کا رفیق رہا جنکے ڈویژن مین وہ رہتا تھا اور جان لارنس کا بھی بڑا دوست تھا جو ہمیشہ اُس شخص کی بات کو جسکے پاس خبرون کے پہونچنے کا کوئی خاص ذریعہ ہوتا تھا بگوش دل سُنا کرتے تھے اور اپنی تیز اور عمدہ سمجھ سے نیک و بد مین امتیاز کرتے رہتے تھے اور اپنے اس بے نظیر دوست کے ذریعہ سے پنجاب کے ہندوستانیون کے دلی خیالات دریافت کیا کرتے تھے -

ابتداے زمانہ غدر مین جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون سر جان لارنس اپنی اُس ہوشیاری سے جو کسی وقت اُنکے خیال سے دور نہین ہوتی تھی قدیم سکھ لوگون کو ہتھیار دیتے وقت اُس خطرناک اور محتمل الضدین تدبیر کو دوبار سوچ سمجھ لیا کرتے تھے کیونکہ چند برس پیشتر یہی لوگ ہم سے لڑ چکے تھے - نہال سنگھ نے کہا "بہتر ہے کہ آپ اُنکو نوکر رکھ لیجیے ورنہ وہ آپ کے خلاف کارروائی کرینگے" - یہ نصیحت بالکل یقینی بھی نہین تھی - اُس سے معلوم ہوتا تھا کہ شاید یہ امر بھی محتمل الضدین ہے - لیکن جان لارنس نے وہی امر پسند کیا جو خیال کرنے سے اُنکو کم مخطور معلوم ہوا اور قبل اسکے کہ بڑے خطرے کا زمانہ آئے پُرانے سکھون کو ہمارا طرفدار بنا دیا - اُسی زیرک بصیر خصائل انسان نے ایک مرتبہ تھارنٹن صاحب سے کہا تھا کہ "چیف کمشنر صاحب ہاڈسن صاحب کو کیون مقرر نہین کرتے - صاحب موصوف کو چاہیے کہ ہاڈسن صاحب کو مقرر کرین - کیونکہ وہ دہلی مین بڑا کام کرینگے" - تھارنٹن نے جواب دیا کہ "ہاڈسن صاحب بیشک اچھا کام کرینگے لیکن ہندوستان مین جو تین انگلشمین ایسے ہین کہ اُنپر کسی طرح کا اعتماد نہین کیا جا سکتا ہے اُنھین تینون اشخاص مین ہاڈسن صاحب بھی داخل ہین" - یہ سُنکر نہال سنگھ کچھ دیر تک خاموش رہا اسطور سے کہ گویا یہ اُسکو معلوم ہی نہ تھا اور اُسکے بعد کہا کہ "مجھکو بھی فقط تین ہندوستانی ایسے معلوم ہین جنکے سوا اور کسی ہندوستانی پر اعتماد نہین کیا جا سکتا ہے" -

ص ۹۹

جان لارنس ہاڈسن صاحب کے حالات کو نہال سنگھ سے بھی زیادہ جانتے تھے اور اِس شخص اور اُسکی کمزوری اور قوت سے مطلع ہو کر اور یہ سمجھکر کہ اگر وہ اپنی خلقت کے اعتبار سے سرگروہی کے لیے موزون ہے تو لوٹ کی عادت بھی

اُسکی سرشت مین داخل ہے صاحب موصوف نے کبھی ہاڈسن کو پنجاب مین مقرر نہین کیا جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہین لیکن جب
اُنھون نے سُنا کہ جنرل اینسن نے اُسکو کام دیا ہے جسمین اُنکا ساتھی کوئی نہین ہے اور جنرل کی اس کارروائی مین اُنکے
چند ہم عہدہ اشخاص متفق ہوے ہین تو اُنھون نے منٹگمری صاحب کو اجازت دی کہ ہاڈسن کے لیے کچھ آدمی لاہور مین
بھرتی کیے جائین اور وہ دہلی کو بھیج دیے جائین جہان یہ لوگ ہاڈسن صاحب کے مشہور رسالے کے اصل سوار قرار پائے۔
اب اس زمانہ مین دہلی مین کیا ہو رہا تھا بعض لوگ (اور وہ حسب معمول کوئی بڑے دموی المزاج نہین تھے)
یقین کرتے تھے کہ دہلی کو اب اُسوقت دیکھینگے جب اُسمین جاکر سیر کرینگے اور جسوقت ہم وہان پہونچ جائینگے تو باغی لوگ
ہمارا صرف خفیف مقابلہ کرینگے اور وہان کی رعایا یکبارگی ہماری طرفدار ہو جائیگی یہ نتیجہ اُس صورت مین بگمان غالب
ضرور پیدا ہوتا اگر جنرل ہیوِٹ نے معمولی فراست یا قوت سے کام لیا ہوتا اور ۱۰ مئی کی شب کو مفرور سپاہیون کا دہلی تک
قبل اسکے تعاقب کر لیا ہوتا کہ شہر پناہ بے قصورون کے خون سے آلودہ نہ ہوتی اور خاندان مغلیہ کی کمزور اولاد مین
یہ عقیدہ فاسد پیدا نہ ہو جاتا کہ اُسوقت بھی وہ سلطنت مغلیہ کو برقرار رکھ سکتے تھے۔ پھر ایک یہ احتمال تھا کہ جسطور پر
لارڈ لارنس نے یقین دلانے کی کوشش کی تھی اگر اُس طرح دو ہفتہ پیشتر دہلی پر دھاوا کیا جاتا تو بھی یہی نتیجہ پیدا ہوتا۔
لیکن یہ ایک احتمالی امر تھا اور قرین قیاس کسی طرح سے نہ تھا جس طرح انگلستان مین بہت سے لوگ اس امر کے شاکی تھے
کہ جنگ آلما کے بعد فوراً سباسٹوپول پر دھاوا کیون نہ کیا گیا اُسی طرح سے اکثر ہندوستانی جنگ "بادلی کی سرائے" کو
اسوجہ سے نصف شکست کے برابر خیال کرتے کہ اُسکے بعد فوراً دہلی پر قبضہ نہین کیا گیا۔ بیشک یہ عقیدہ کہ ہمارے
سپاہیون کے پہونچتے ہی دہلی فتح ہو جاتی ایسا عام تھا کہ وسط جون کے قریب تمام دور و دراز مقامات مین یہی یقین
ہوگیا تھا کہ شہر دہلی فتح ہوگیا۔ چوبیس ۲۴ گھنٹہ تک لارڈ اور لیڈی کیننگ بھی یہی یقین کرتے رہے لیکن جنرل برنارڈ نے
پہاڑی پر آکر ایک مرتبہ نگاہ کی اور یہ قطعی راے قائم ہوگئی کہ سلسلہ وار طریقہ سے محاصرہ کی تدبیرین کرنا فضول ہین۔
آیا اُسوقت حملہ کرنا یا چھاپا مارنا ممکن تھا۔ نوجوان اور زیادہ اولوالعزم افسران کمپ نے راے دی کہ ہان یہ ممکن ہے۔
چنانچہ جنرل مذکور کی اجازت سے (لیکن اُنکی مرضی سے نہین) حملہ کرنے کے لیے یہ بندوبست کیا گیا کہ چار فسر ہاڈسن جیمس
ڈیلیر فورس گریتھیڈ صاحب چیسنی صاحب اور مانسل صاحب منتخب کیے گئے پھاٹک اُڑانے کے لیے باروت کی
تھیلی تک آچکی تھی حملہ کرنے کے لیے صفین آراستہ ہوگئی تھین اور وہ چلنے پر مستعد اور کان لگائے تھین کہ اتنے مین
بریگیڈیر گریوس نے جنرل برنارڈ سے آکر چند لفظین کہین (یہ وہ لفظین تھین کہ یونانی اُنکو "فیمی" اور رومی اپنی
زبان مین "واکس اپر چونی اینٹیسا" یعنی صداے ہاتف غیبی سمجھ کر آسمانی پیچ سچا تصور کرتے) اور کُل کارروائی موجود
وقت کے لیے ملتوی کردی گئی۔ چند روز کے بعد ایک جنگی کونسل مین پھر اسکی بحث ہوئی سر ڈینس گریتھیڈ اور نوجوان
انجنیرون نے فوراً حملہ کرنے کی تائید مین جو پولیٹیکل دلیلین پیش کی تھین وہ مثل اُنھین دلیلون کے جنکو آرچ ڈیل وِلسن

اور ریڈ اور برنارڈ نے حملہ کرنے کے خلاف بیان کیا تھا لاجواب ہین۔ اس صورت مین سب سے زیادہ ہوشیاری
یا جیسا بعض لوگ خیال کرتے ہین سب سے زیادہ بزدلی کی صلاحون پر عمل کیا گیا۔ اور جو سانحے اس کل محاصرہ مین
واقع ہوئے اور سر نیویل چیمبرلین یا سر ہنری نارمن ایسے اشخاص علانیہ جو رائین ظاہر کرتے رہے انپر لحاظ کرنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا بہت اچھا تھا۔

اس اثنا مین انگلش کیمپ کے اولوالعزم اشخاص کے لیے لڑائیان لبطور کافی موجود رہین — ایسا کوئی دن
نہ گذرا ہوگا جس روز ہمارے سامنے یا عقب مین کسی نہ کسی مقام پر بیشمار دشمنون کے گروہون سے سخت مقابلہ کرنا پڑا ہو
جنکے مذہبی اور ملکی تعصب کو بھنگ کے پیالون نے جو پیاپے پیے جاتے تھے اور بھی بھڑکا دیا تھا اور وہ ہماری قلیل
سپاہ پر رہ رہ کر حملہ کرتے تھے۔ اُن حملون کے روکنے مین ہماری طرف کے ایسے ایسے لوگون نے بالانفراد اور بالاشتراک
داد شجاعت دی مثلاً ریڈ صاحب نے گورکھاؤن کی پلٹن سے ڈیلی صاحب نے اپنے گائڈس کے لوگون سے ٹومس
بینڈ آلفرڈس رینی اور فیگن نے توپخانہ سے ہوپ گرینٹ اور واٹسن اور ہڈسن نے سوارون سے اور شاورس
اور سیٹن اور کوک نے پیادون سے اور ہاڈسن صاحب نے ہر وقت اور ہر مقام پر ایسے نمودار کام کیے کہ بیساختہ
تفصیل وار ہر ایک بات کے بیان کرنے کو دل مائل ہوتا ہے لیکن اسکے لیے اسقدر تفصیل درکار ہے اور غدر کی اسقدر
تواریخون مین اُنکا بیان ہوچکا کہ مین اس محدود رسالہ مین اُنکا تذکرہ نہین کرسکتا ہون۔ بس اسیقدر کہدینا کافی ہے
کہ جب غنیم کے لوگون نے حملہ کیا تو بے انتہا نقصان اُٹھایا اور زک فاش حاصل ہوئی۔

صفحہ ۱۱۱

لیکن یہ سوال بار بار پیدا ہوتا تھا اور سوا اسکے اور کوئی سوال نہین پیدا ہوسکتا تھا کہ اُن روزمرہ کی
فتحمندیون سے آیا ہمکو کچھ حاصل ہوتا تھا یا باعتبار اس امر کے کہ غنیم کی تعداد زیادہ اور ہماری تعداد کم تھی ہمارا نقصان
ہوتا جاتا تھا۔ اصل مین ہر ایک امر ہمارے خلاف تھا۔ اس بات کو چاہے ہم جسقدر چھپائین مگر اصل یہ ہے کہ ہم محصور تھے
محاصر نہ تھے۔ غنیم کی توپین ہماری توپون سے بھاری اور کثیر التعداد تھین اور تعجب کی بات تو یہ ہے کہ ہم لوگون کی
نسبت غنیم کی توپین اچھی طرح چلائی جاتی تھین جنرل برنارڈ نے اپنی ایک چٹھی مین بیان کیا ہے کہ غنیم کی توپین
ہماری توپون سے چہار چند تھین اور دوسری چٹھی مین بیان کیا ہے کہ مین نے جنگ کرائمیا مین بھی اس سے بڑھکر
توپخانہ کے لوگ مشاق نہین دیکھے تھے۔ غنیم کے گولے ٹھیک ٹھیک ہم لوگون پر گرتے تھے اور ہمارے پہونچانے سے
غنیم کے لوگون تک اصل نشانے پر نہین پہونچتے تھے۔ ہمارے گولے اکثر ایسے جاتے تھے کہ اُنسے غنیم کے لوگون کو کوئی
نقصان نہین پہونچتا تھا بلکہ اکثر تو یہ ہوتا تھا کہ شہر پناہ تک گولہ نہین جاتا تھا صرف اطراف شہر کے باغات تک
پہونچکر رہ جاتا تھا۔ غنیم کی باڑھین اُس مقام پر جہان ہمارے آدمی کثرت سے جمع ہوتے تھے یعنی ہر ایک کیمپ گاہ پر
اور جھنڈے کے برج کے گرد اور تیرا نے رصد خانہ کے چارون طرف اور ہندو راؤ کے مکان کے آس پاس جلد جلد

کثرت سے آتی تھین اور ہر مرتبہ ہمارے ۹-آدمی اُنسے مرتے اور چار زخمی ہوتے تھے ہمارے بڑے گولے اور گولیان فوراً کم ہونے لگین اور ہمکو انتہا مرتبہ کی کفایت شعاری اختیار کرنا پڑی یہان تک کہ غنیم کی طرف کے جو گولے ہمارے اِدھر گرتے تھے اُنکو لوگ خوشی سے اُٹھا لیتے تھے اور پھر شہر کی طرف اُنکو اُتارتے تھے۔ دہلی کے سلح خانون سے ہمارے دشمنون کو گولیون اور گولون کا ایک بیشمار ذخیرہ ملا اور اُنکو یہ لوگ موقع پاکر بیدھڑک صرف کرتے جاتے تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اسمین اُنکا کوئی نقصان نہین ہوتا ہے اور فائدہ کی ہر طرح امید ہے۔ لرزہ بخار اور ہیضہ شدت سے ہماری فوج مین پھیلا ہوا تھا جس سے ہمارے آدمیون کی تعداد روز بروز گھٹتی جاتی تھی اور اسپتال بھرتے جاتے تھے۔ لون بھی اپنے اختیار بھر ہم لوگون کی ہلاکت مین دریغ نہین کرتی تھی اور ہمارے روبرو باز دشمنون نے لڑائی کے لیے وقت بھی ایسا منتخب کیا تھا جب ماہ جون کی گرمی بحران پر تھی اور دشمنون کو نہایت خوفناک حملے کرنے کا موقع حاصل تھا۔

پوماً فیوماً کیمپ مین خبرین پہونچتی تھین کہ باغیون کے تازہ گروہ اپنے افسرون اور بعض صورتون مین اُنکے اہل و عیال کے خون مین ڈوبے ہوئے شہر کی فوج کو تقویت دینے کے لیے پہونچ رہے ہین اور جسقدر لوگ ہمارے سپاہیون نے ہلاک کیے اُنسے زیادہ نئے آدمی اُنکی طرف آ گئے ایک روز ابتدا سے محاصرے کے زمانہ مین صبح کے وقت نمبر ۶ ہندوستانی پلٹن کے لوگون کی نسبت جنسے جنرل اینسن کو انبالہ مین ہتھیار لے لینا چاہیے تھا یہ اطلاع آئی کہ دہلی مین آکر جمع ہونے کی خبر آئی - دوسرے روز ۱۸ جون کو نصیرآباد کے بریگیڈ کے پہونچنے کی خبر سننے مین آئی جسمین دو رجمنٹ اور چھ توپین تھین تیسرے روز معلوم ہوا کہ جالندھر اور پھلور کی چار پوری رجمنٹین داخل ہوئی ہین یہ وہ رجمنٹین ہین کہ اگر جنرل کمان نے اِس فساد کے شروع ہونے کے وقت اپنا فرض منصبی ادا کیا ہوتا تو انمین سے ایک شخص اُنکا حال بیان کرنے کو بھی باقی نہ رہتا۔ پھر بریلی بارود ہیلکھنڈ کا بریگیڈ تھا جسمین چار ہزار مسلح آدمی تھے اور اُسکی نسبت یقین کیا جاتا تھا کہ عنقریب پہونچا چاہتا ہے اِس سے بڑھکر خوفناک گوالیار کی فوج کا حصہ تھا اور جسوقت یہ اصل گروہ آگرے کے محاصرے کے لیے جمع ہو رہا تھا تو اندیشہ کیا جاتا تھا کہ اُسکا ایک حصہ دہلی کو بھی روانہ ہوگا۔ باغیون کے ہر ایک تازہ گروہ کے پہونچنے کی یہ علامت تھی کہ ہم لوگون کی زوال پذیر جمعیت پر اور بھی سرگرمی سے حملہ کیا جاتا تھا۔ اور آج اگر ہماری طرف کے لوگ چند ہلاک ہوتے تھے تو ہر شخص کے لیے نہایت سخت افسوس کیا جاتا تھا۔ ایک روز گورکھا پلٹن بٹیالین افسر کپتان گائیڈس کا کام تمام ہوا اور اِس حصہ فوج بھر مین سوائے ایک شخص کے اور کوئی ایسا باقی نہ رہا جو زخمی نہ ہوتا۔ دوسرے روز بھالے بردارون کی نوین پلٹن مین کرنل یول جو ایک بڑے نامی گرامی فوجی افسر تھے مارے گئے اور آرٹلری بریگیڈ کو ارٹر ماسٹر جنرل فوج مذکور اور ڈیلی صاحب جو گائیڈس کے شکستہ دل افسر رہ گئے تھے زخمی ہوئے تیسرے روز نیول چیمبرلین ایک زخم کھا کر محاصرہ کے باقی ماندہ زمانہ مین سرگرمی کے ساتھ کام کرنے سے معذور ہو گئے۔ اب جنگ واٹرلو کی بیالیسوین سی (۱۸-جون) کا دن تھا جب اُن لوگون کی آزمائش کا وقت آیا جنکے آبا و اجداد اُسمین شریک ہوئے تھے اور پھر

جنگ پلاسی کی تنلو برسی کی تاریخ (۲۳-جون) تھی جس روز ہماری آخری تباہی ظاہر ہونے والی تھی جیسا کہ علامتون اور خوابون سے پیشین گوئی کی جاتی تھی۔

اِس بے ترتیب اور طوالت آمیز لڑائی کے قبیح اثر کے دفع کرنے مین جو جو تدبیرین کارگر ہو سکتی تھین بدقسمتی سے فوجی حکام اُنکو عمل مین نہین لائے۔ آرام وسکون کا بھی کوئی باقاعدہ انتظام نہین تھا۔ اور اِس سبب سے جسوقت کسی خطرہ کی خبر دی جاتی تھی اور یہ رات بھر مین دو دو تین تین مرتبہ ہوتا تھا تو سپاہ کے ہر ایک شخص کو جو کچھ کرنا پڑتی تھی اکثر یہ ہوتا تھا کہ خطرہ کی خبر غلط بھی دی جاتی تھی لیکن اِس غلط خبر کے ہونے سے لوگ کچھ یہ نہین خیال کرتے تھے کہ اُسکا نتیجہ کم مضرت یا مہلک ہوگا وہان نہ کوئی قید تھی نہ مہلت تھی۔ کیمپ مین ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جو علی الاتصال چند گھنٹہ آرام کر سکتا ہو یہ امر تو اتفاقاً کہا جاسکتا ہے کہ جنرل برنارڈ اِس ملک مین نئے نئے آئے تھے اور یکبارگی اُن پر ایک ایسا کام پڑگیا تھا جس سے کمپنی کے نہایت تجربہ کار اور سرگرم افسر عاجز ہو جاتے الحق کہ اسمین جنرل برنارڈ کی رائے یا کوشش کا کوئی قصور نہین ہے جو اِن پریشانیون اور مصیبتون کے کم کرنے کی تدبیرین عمل مین نہین لائی گئین۔ جنرل برنارڈ کی طرف سے کبھی کسی امر مین کوتاہی نہین ہوئی۔ وہ رات دن ہر وقت کیمپ کے تمام مقامات مین موجود رہتے تھے اور لوگون کو ہمت دلاتے تھے اور اُنکی غمخواری کرتے تھے اور شاباش دیتے تھے اُنکا اصل قصور یہ تھا کہ وہ ثابت قدم نہین رہتے تھے اور شاید ایسی عجیب حالتون مین یہ امر ناگزیر بھی تھا۔ اُنکی رائے صلاح کارون کے کہنے سے کبھی کچھ اور کبھی کچھ ہو جایا کرتی تھی۔ کبھی تو اُنکا قصد یہ ہوتا تھا کہ حملہ کیا جائے اور کبھی یہ قصد ہوتا تھا کہ محاصرہ ہو اور کبھی پھر حملہ کا عزم ہوتا تھا اور کبھی جان لارنس کے نام کی بعض چٹھیون مین اِس بات کا تذکرہ کیا جاتا تھا کہ فوج واپس کر لی جائے۔ اصل مین جنرل برنارڈ نے آخری بات کو قبول کیا تھا۔ شاید جنرل برنارڈ (جیسا کہ اُنھون نے یہ امر بھی جان لارنس کو لکھا تھا) ایسے ہی معرکہ جنگ مین جنرل ریڈ صوبہ کے کمانڈر انچیف کے موجود ہونے سے اور بھی پریشان تھے۔

سر جان لارنس عرصہ سے اِس بات کی علامتین ظاہر کر چکے تھے کہ اُن پر اِس انتہا سے مرتبہ کی پریشانی پڑنے سے ناکامی حاصل ہوگی اور اب سرگوشیان ہوتی تھین کہ غفلت نے اُنکی ناکامی کا کام شروع کر دیا ہے[۱]۔ یہ خاتمہ کا آغاز تھا۔ ہینی بال اسکندر اعظم قیصر روم جنرل ولنگٹن بادشاہ نپولین یہ سب شجاعان اعظم اِس بات کے لیے مشہور ہین کہ جب وہ چاہتے تھے تو اُسوقت غفلت ظاہر کرنے کا بڑا بھاری مادہ اُنمین موجود رہتا تھا یہ قدرت اگرچہ مسلماً حقیر تصور کی جاسکتی ہے لیکن اگر وہ نہ ہوتی تو یہ لوگ ایسے نامی گرامی شجاع بھی مشہور نہ ہوتے ہین

---

[۱] دیکھو حالات "معرکہ فوج دہلی" مصنفہ میجر اینج نارمن صاحب صفحہ ۲۲۔

[۲] کتاب مصنفہ کے صاحب جلد دوم صفحہ ۵۵۸۔

ص ۱۴۹

ابھی اِس بات کو بیان کرچکا ہون کہ سر جان لارنس نے ابتدا ے زمانۂ غدر مین جو طریقہ اختیار کیا تھا کہ وہ اپنے کام کا خاتمہ ظاہر کرکے غافل ہوسکتے تھے اور کسی ضروری تار برقی کے بھیجنے کو پھر بیدار کیے جاسکتے تھے اور اسکے بعد پھر خواب غفلت مین سرمست ہوکر خاموش ہوجاتے تھے غالباً اِس طریقہ سے اُنکو یکقلم ناکامی نہین ہونے پائی - لیکن یہ وایۂ فطرت (یعنی خواب غفلت) جنرل بیرنارڈ کو وہان دینے نہین آئی - اور بات یہ ہے کہ جنرل برنارڈ کو نیول چیمبرلین اور بیرڈ اسمتھ جدید چیف انجینیر کے موجود ہونے سے جو بڑے لائق اور مستعد فسر تھے اور محاصرہ کا کام یکبارگی شروع کرنے کے لیے بڑے اشتیاق سے ۳ - جولائی کو یہان آئے تھے بڑی تقویت تھی لیکن بیرڈ اسمتھ نے دیکھا کہ کوئی سامان مہیا نہین ہے - اوزارون اور مزدورون کا بالکل قحط تھا - بالو کے تھیلے مطلق نہ تھے اور بھاری بندوقین صرف معدودے چند تھین سب سے بڑھکر خرابی کی بات یہ تھی کہ توپ اور بم کے گولے ایکدن کی گولہ اندازی بھر کو بھی نہ تھے - اسواسطے وہ مجبور ہوے کہ چیمبرلین اور ہڈسن اور خود اپنی تجویز کی ہوئی تدبیر پر جسکو اُنھون نے قمار باز کا ہاتھ یعنی پانسہ کہا تھا عمل کرین یعنی غنیم پر حملہ آور ہون - لیکن کمانیر جنرل کے حکم سے نہ تو یہ پانسہ پھینکا گیا اور نہ ضابطہ سے محاصرہ کرنے کی کوئی کارروائی کی گئی - نتیجہ اجل برنارڈ پر پہونچ ہی چکا تھا اور اسطور یہ رزمگاہ دہلی کے دو شجاع ایسے وقت نگاہون سے غائب ہوگئے جسوقت تک دہلی پر قبضہ کرنے کی ایک کارروائی بھی عمل مین نہین آنے پائی تھی -

جون کے مہینہ مین واقعات دہلی کی عام کیفیت اور محاصرہ کی عام صورت یہ تھی - تو کیا وجہ ہے کہ یہ مہم مایوسی کا خیال کرکے چھوڑ نہین دی گئی اور کیا ایسا سبب ہوا کہ متواتر ہمارے آدمیون کی تعداد کے گھٹنے اور ہمارے وسائل کے مسدود ہونے پر ہمارے کمپ کے دلیر آدمیون نے بھی یہ صلاح نہ دی کہ ایسی فضول مہم سے دستکشی کی جائے -

اِسکی ایک وجہ تھی اور سوا ے اِسکے دوسری وجہ نہ تھی - سر جان لارنس دہلی پر چڑھائی کرنے کے اصل محرک تھے اور کمپ کا ہر ایک شخص جانتا تھا کہ اُنکے اختیار مین جہان تک کوئی مدد ہے اسمین کوتاہی کرکے اِس مہم کو ہاتھ سے نہ جانے دینگے لیکن حالات اور واقعات کے اثر نے کل شمالی مغربی ہند کے بارے مین اُنکو اِس حیثیت مین کردیا کہ وہ بالکل نرالے تھے - ایک دور دراز حصۂ ملک تک غدر کے پیدا ہوجانے سے لارڈ کیننگ اور مسٹر کالون

ص ۱۵۰

کی خط کتابت جو دہلی سے منقطع ہوئی تھی تو اس سے کیا اتنا پیدا ہوئی اور ایک کمانڈر انچیف کے بعد جو مرگیا یا ظاہرا قریب مرگ ہوکر پہاڑون کی طرف چلا گیا تو اسمین کیا ہرج ہوا تھا دران حالیکہ جان لارنس جو کمانڈر انچیف بلکہ گورنر جنرل سے بڑھکر تھے اُنکے سر پر سلامت تھے - جان لارنس راولپنڈی مین تھے اور وہان ہر بات سن رہے تھے اور ہر ایک شے کی جانچ اور ہر امر کی تجویز کرتے تھے اور ہر امر کے متعلق حکم دیتے تھے بلکہ جو حیرت انگیز

وسائل اُن تک خبر پہونچنے کے مہیا تھے اور اُنکے صوبہ کا محکمۂ مخبری جیسا بے نظیر تھا اُس سے کہا جاسکتا ہے کہ
بات بات کو دیکھتے تھے۔ جان لارنس کی طبیعت ایسی واقع ہوئی تھی کہ وہ زمانۂ آیندہ کے حال کو مثل زمانۂ گذشتہ
اور زمانۂ گذشتہ کے حال کو مثل زمانۂ آیندہ کے خیال کرسکتے تھے جان لارنس وہ شخص تھے جنکے ہاتھ مین دہلی سے
پشاور اور پھر پشاور سے ملتان بلکہ (بارٹل فریر کی شرکت سے) کرانچی تک کی ہر ایک فوجی اور ملکی کارروائی کے
اُلجھے ہوے دھاگے کھنچے ہوے تھے۔ جان لارنس ہی کا نام ہر ایک شخص کی زبان پر جاری تھا اور ہر شخص کے
خیال مین جان لارنس ہی کی تصویر متخیل ہوتی تھی۔ دہلی کے آگے ہمارے آدمیون کا جو کمپ قائم تھا اُسمین
جان لارنس کا ایسا رعب چھایا ہوا تھا کہ اکثر ہندوستانی پلٹنون کے لوگ کہنے سے بھی یقین نہین کرتے تھے
کہ وہان جان لارنس موجود نہین تھے خود شہر دہلی مین اُنکے نام سے لوگ ایسے لرزتے تھے اور یہ عقیدہ کہ سواے
جان لارنس کے اور کوئی شخص اُنکی فتحیابی مین مخل نہین ہے ایسا مضبوط جم گیا تھا کہ جسوقت باغی لوگ ہمت
ہارنے لگے تو سواے اِسکے اور کوئی تدبیر اُنکو کارگر نہ معلوم ہوئی کہ ایک نہایت قوی ہیکل اور گورے چٹے کشمیری کو
جسے وہ کسی حملہ مین گرفتار کر لاے تھے دہلی کی سڑکون پر لاکر کھڑا کیا اور شکستہ دل عوام الناس کی تالیف قلب
کی کہ اُنکا قیدی جان لارنس[1] یہی ہے اِس تدبیر سے بغاوت کے سرغناؤن نے نہایت دلسوزی سے جنگ کی
حالتون کو دیکھنا شروع کیا ہم یہ سوال بہت اچھی طرح سے کرسکتے ہین کہ اگر جان لارنس پر کوئی اُفتاد پڑتی تو اُنکے
ہاتھ سے عنان حکومت کون شخص لیتا۔ کون ایسا شخص تھا جو اِس نازک وقت مین انتظام ملک اور سپاہی کا کام
بھی انجام کرتا اور کیونکر اور کسوقت بگمان غالب شہر دہلی فتح ہوتا۔

مین نے اوپر بیان کیا ہے کہ دہلی مین جو کچھ واقع ہوتا تھا سر جان لارنس کو اُسکی ذرہ ذرہ کیفیت
معلوم تھی اور شاید اگر وہ خود چڑھائی کے مقام پر ہوتے تو اُس سے بہتر حال دریافت نہ کرسکتے جو اُنکو راولپنڈی مین
بیٹھے بیٹھے معلوم ہوتا تھا جیسا کہ مین نے خاص پنجاب کے حالات مین بیان کیا ہے اُنکو کل حال اسطرح سے معلوم تھا
جیسے آسمان پر چڑھ کر کوئی چڑیا نیچے کی تمام کیفیت مشاہدہ کرلیتی ہے۔ اگر جان لارنس یہ مقولہ جو ظاہر مین
قطعی معلوم ہوتا ہے لیکن اکثر اُسمین عجیب غلط فہمی واقع ہوتی ہے کہ "مین خود وہان موجود تھا اور اسواسطے
مین جانتا ہون کہ وہان کی یہ کیفیت ہے" استعمال نہین کرسکتے تھے تو وہ یہ بیشک کہہ سکتے تھے کہ "مین وہان تو
نہین تھا لیکن اِس فاصلۂ زمان و مکان سے اُن تمام رپورٹون کا جو مجھکو وصول ہوئین مقابلہ کرکے محاصرہ کے
آثار کی تمام کارروائیون کے متعلق ایسی صحیح راے دے سکتا ہون کہ اکثر اُن لوگون مین سے جو موقع پر موجود تھے
ویسی راے نہین دے سکتے تھے" ۔ فی الحقیقت وہ اپنے ہر ایک نامہ نگار کی قوت اور کمزوری کو جانتے تھے

[1] کپتان ٹرٹن صاحب کی کتاب "پنجاب و دہلی" جلد دوم صفحہ ۱۴۰۔

صفحہ ۱۰۶

اور ایک دوسرے کی تحریر کا مقابلہ کرکے ہر ایک کے بیان کو مناسب وقعت دیتے تھے - اگر وقت ہوتا تھا تو ہر ایک
مجوزہ کارروائی کے متعلق جان لارنس کی پیشتر سے صلاح لی جاتی تھی اور یہ صلاح کچھ اس وجہ سے نہین
لی جاتی تھی کہ وہ خود یہ خواہش رکھتے ہون بلکہ اس وجہ سے کہ جو لوگ دہلی کے سامنے کیمپ قائم کیے ہوے تھے
وہ بھی یہی چاہتے تھے - ہر روز دن بھر کی کارروائیون کے حالات سے پہلے جان لارنس کو خبر دی جاتی تھی
اور اُسکے بعد ہشیار چشم دید گواہ تحریراً اُسکی شہادت بتفصیل پہونچاتے تھے ہر ایک جنرل مثل اینسن و برنارڈ و ریڈ
و آرچ ڈیل و لسن یکے بعد دیگرے اکثر اپنی راے سے کل حالات اسطور پر لکھتے تھے کہ گویا وہ سب کا اعلیٰ افسر تھا
اور اگر مافیماندہ جنرلون کی راے مختلف ہوتی تھی تو اپنی مجبوری ظاہر کرکے اُسسے اختلاف کرتے تھے - یہ بھی خیال
کرنے کی بات ہے کہ جسوقت محاصرے کا زمانہ رفتہ رفتہ طول کھینچنے لگا تو دہلی کے متعلق اُنکی خط و کتابت رکھنے والے
اشخاص کی تعداد اور اُسکا ذوق بھی بڑھتا گیا - محاصرہ کی گذشتہ و موجودہ و آیندہ کارروائیون کے متعلق صرف
کمانڈر انچیف ہی مفصل حالات اور پیشین گوئیون کا روزنامچہ نہین بھیجتے تھے بلکہ گریتھیڈ اور ڈیلی اور نارمن
اور چیمبرلین اور نکلسن سب اپنی اپنی مصیبتون اور امیدون کے حالات جگرخراش خیالات اور دلسوز الفاظ مین
اُن چٹھیون کے ذریعہ سے لکھ لکھ کر روانہ کرتے تھے جو اسوقت میرے سامنے رکھی ہوئی ہین اور اگر وہ پوری پوری
نقل کی جائین تو مین سمجھتا ہون کہ کل حالات پر لحاظ کرکے اس محاصرہ کی وہ کیفیت ظاہر ہو جو آج تک دنیا کے
کسی محاصرہ مین ظاہر نہ ہوئی ہوگی -

چونکہ یہ چٹھیان نہایت دلچسپ ہین اسواسطے مین مناسب سمجھتا ہون کہ اپنے اس مختصر رسالہ مین اُن باتون کو
وضاحت کے ساتھ ظاہر کرون جو مین نے جان لارنس کے بارے مین بیان کی ہین اور اس مقصد کے لیے
مین اُن چٹھیون کے خلاصے محول نہ کرونگا جو جان لارنس کو لکھی تھین بلکہ اُن چٹھیون کے خلاصے محول کرونگا جو
جان لارنس نے اور اشخاص کو تحریر کی تھین جس سے معلوم ہوجاے کہ اُس صوبہ مین جہان کے ہر ہر مقام پر
آتش فساد مشتعل تھی اپنی حسن تدبیر سے جان لارنس نے اُن باتون کو بالکل نیست و نابود کردیا جنسے انواع و
اقسام کے خطرے متصور تھے اور خطرون کے بدلے تقویت کے جدید آثار ظاہر ہونے لگے - اور کیونکر اپنے زور دماغ
جو اکثر فرمانروایون مین بہت کم دیکھا گیا ہے اُس تمام کثافت فساد کو جو افراط سے جمع ہوسکتی تھی نکال کر باہر پھینک دیا
اور اسطرح سے محاصرین دہلی کی جب جب جو ضرورت ہوئی اُسکو رفع کردیا - اور کیونکر وہ دور دراز کے نتیجے پر اپنی نظر
گڑا گڑا کر ایسی تدبیرین کرتے تھے جو نامناسب نہین ہوتی تھین اور جو شے اُنکے پاؤن کے نیچے آجاتی تھی اُسپر سرسری
نگاہ نہین ڈالتے تھے لیکن ان تمام امور کے متعلق یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ مین نے اُن تدبیرون اور کارروائیونکو
صرف دو دو سطر مین بیان کردیا ہے جنپر جان لارنس کو پہلے تو راولپنڈی مین نہایت تردد کے ساتھ اپنی ذمہ داری

متعلق غور و تحقیق کرنا پڑتی تھی اور اسکے بعد اپنے ماتحتون کی بیسیون چٹھیان اور رپورٹین اور تدبیرین لحاظ کرنے کو ہوتی تھین اور جسوقت یہ تمام مراتب طے ہو جاتے تھے تب کوئی تدبیر بے کھٹکے عمل مین لائی جاسکتی تھی۔

مثلاً دہلی مین گولہ اندازون کا بڑا توڑا تھا۔ سر جان لارنس نے پہلے تو اس امر سے بخوبی یقین حاصل کر کے کہ انکی تدبیر مین کسی طرح کا کھٹکا نہین ہے دلیری سے توپخانہ کے اُن قدیم سکھ سپاہیون کو جنھون نے سکھون کی دو لڑائیون مین ہمارے آدمیون کو ہلاک کرنا چاہا تھا طلب کیا کہ وہ اپنے ہل چھوڑ کر باغی شہر کے مقابلہ مین ہماری حفاظت کے لیے جان دینے پر آمادہ ہون اور پھر سرنگ لگانے والون مزدورون اور بیلدارون کی جا بھی اڈورڈ صاحب کی راے سے جنکی صلاح ہمیشہ نتیجہ خیز ہوتی تھی (اور بعض اوقات وہ عجلت بھی ظاہر کرتی تھی) سر جان لارنس نے اپنی ذمہ داری کو بخوبی تمام سمجھکر اور نہایت بلیغ کوشش سے تحقیقات کر کے خاکروبون کی قوم سے مذہبی سکھون کے ایک گروہ کو طلب کیا جو دوآبہ کی بڑی نہر مین کام کر چکے تھے اور اب بیکاری مین کچھ ایسا کام ڈھونڈھ رہے تھے جس سے انکو نقصان کرنا مقصود نہین تھا اور انکو دہلی کی طرف روانہ کر دیا۔ وہان اُن لوگون نے بہت عمدہ کام کیا اور اُنکی ملازمت مین جو خلل پڑا ہوا تھا اُسکو رفع کر دیا اور بعد ازان وہ نمبر ۲۷ بنگال پائنیرس کی پلٹن مین بھرتی کیے گئے اور انھین مذہبی سکھون کی ایک اور رجمنٹ جو بزمانہ مابعد اسی طریقہ سے قائم کی گئی اُسنے چین اور ابیسینیا مین بڑی تعریف کا کام کیا۔ جس وقت یوروپین لوگون کو دہلی کے کیمپ کی ملازمت سے خلاص کرنے کے لیے معتمد ہندوستانی سپاہیون کی بہت مین ضرورت ہوئی تو سر جان لارنس نے اپنے قدیم آزمودہ کارون کو نہین بلکہ انھین پنجابیون مین سے جو فی الحال بھرتی ہوے تھے وہان کی کمی پورا کرنے کے واسطے روانہ کیا۔ جسوقت لائیٹ انفینٹری ہریانہ کے لوگون مین فساد ہوا اور غدر اور کشت وخون کے شعلے سر سبز ہوئے۔ ہانسی اور حصار کے اضلاع مین مشتعل ہوے تو جان لارنس نے بیرونی سرحد خیال کر کے اِن اضلاع کا بند وبست کرنے کے بدلے جیسا کہ اکثر چھوٹی طبیعت کے آدمیون کو خیال ہوتا وان کورٹ لینڈ کو جو سابق کے موقعون پر ایسے کامون کے واسطے مشہور ہو چکے تھے یہ حکم دیا کہ وہ ۰۰۰ ۵ سکھون کو جو حال مین صاحب مذکور کے ذریعہ سے بھرتی ہوے تھے لے کر دریاے ستلج سے عبور کرین اور ملک کو از سر نو فتح کرین اور اُسکے بعد قرب وجوار دہلی کے اُن اضلاع پر قبضہ کر لین جو فوج محاصر کے عقب مین واقع ہین اِن ضروری خدمتون کو راجہ جواہر سنگھ وغیرہ کے امدادی سپاہیون سے جو وقتاً فوقتاً کمک کے واسطے بھیجے گئے تھے وان کورٹ لینڈ نے نہایت نمایان کامیابی سے انجام کیا۔ نواب بہاولپور کو بھی جن پر بہت کم اعتماد کیا جاسکتا تھا (چنانچہ اس بات کو سر جان لارنس بھی جانتے تھے) اپنی نہایت قوی خواہش سے اِس مہم کے ساتھ ایک مختصر حصہ فوج کو روانہ کرنا اور ایک طور سے اپنے کو ہمارا طرفدار بنانا پڑا۔

صفحہ ۱۰۱

اِس بات کو مین ابھی بیان کر چکا ہون کہ سَر جانؔ لارنس نے اپنے عمدہ سے عمدہ افسرون اور معتمد سے معتمد سپاہیون سے اپنے صوبہ کو کس طرح خالی کر دیا تھا اور جب تک غدر کا احوال ختم نہوگا اُسوقت تک یہ بات برابر ظاہر ہوتی رہیگی۔ لیکن بغیر حربون اور روپیون اور بار برداری کے جانورون کے صرف آدمیون سے کیا کام نکل سکتا تھا۔ اِسواسطے یہ سب چیزین بھی اور بہر بہر شئے پنجاب سے بہم پہونچائی گئی۔ دو محاصرے کے توپخانے پہلا ماہ مئی مین محاصرۂ دہلی کے شروع کرنے کو اور دوسرا ماہ اگست مین اُسکے خاتمہ کے لیے جو روانہ کیے گئے اُن مین ہر ایک شئے پنجاب ہی کے سلح خانہ پھلور اور فیروزپور سے بہم کی گئی —— اور وہ فوج بدرقہ پنجاب اور سندھ ہی سے آئی تھی جسنے محاصرہ کے دونون توپخانون کو بحفاظت دہلی تک پہونچا دیا تھا وہ ملک پنجاب ہی تھا جہان سے بیشمار ہاتھی اور اونٹ اور بیل اور چھکڑے بارنس اور برگس صاحب کے اہتمام سے جمع کیے گئے اور عجیب طرح کی ہوشیاری سے ایک بار برداری کے قافلہ مین اُنکی ترتیب دی گئی اور اسمین سے تیس چھکڑے ہر روز انبالہ اور لودھیانہ اور کرنال کے بڑے بڑے اسٹیشنون سے روانہ ہوتے تھے وہ پنجاب ہی کے خزانے تھے جو تمام ملک مین پھیلے ہوے تھے اور جانؔ لارنس اور منٹگمری صاحب کے عین وقت پر تدبیر کرنے سے بچ گئے اور دہلی مین سپاہیون کی تنخواہ اور دوسرے اخراجات جو لاحق ہوے وہ انھین خزانون سے ادا کیے گئے۔ اگر انجنیرون کے لیے بالو کے بورون کی ضرورت ہوئی یا سوارون کے واسطے کاٹھیون کی حاجت ہوئی یا یوروپین فوج کے لیے خیمون کی احتیاج ہوئی تو یہ سب چیزین پنجاب ہی سے دستیاب ہوئین۔ لودھیانے کے جولاہے اگرچہ بدظن تھے لیکن جسوقت جارج رکٹس نے دباؤ ڈالا تو تین ہزار گز خیمہ بنانے کا کپڑا جو اُنھون نے اپنے لیے تیار کیا تھا اُنکو دینا پڑا۔

پس جانؔ لارنس کی حکومت مین پنجاب نے اپنے حصہ مطابق بلکہ اِس سے کہین زیادہ ہندوستان کی حمایت کی۔ جون اور جولائی کے مہینہ مین جانؔ لارنس نے جو چٹھیان لکھی تھین اُنمین سے صدہا چٹھیان میرے پاس ہین اور اُنمین سے چند چٹھیون کو جو مین اِس مقام پر درج کرتا ہون وہ خود اُس قصہ کو ظاہر کرینگی جسکو مین نے آخر مین چھوڑا ہے اور جانؔ لارنس نے ہر ایک امر مین جو شرکت کی ہے اُسکا حال تفصیل کے ساتھ لوگون کو معلوم ہو جائیگا۔ ص ۱۰۱

جنرل ریڈ کو جو بحیثیت کمانڈر انچیف پنجاب راولپنڈی سے دہلی کو جاتے تھے جانؔ لارنس نے شہر و ضلع دہلی کی قلیل واقفیت سے ایسی عمدہ عمدہ رائین دین۔

مقام راولپنڈی یکم جون ۱۸۵۷ء۔

میرے پیارے جنرل۔ جب سے آپ اِس مقام کو چھوڑ کر دہلی کی طرف روانہ ہوے اُسوقت سے اب تک یہان بہرنوع خیریت ہے۔ پشاور مین اب تک خاموشی ہے اور اِس اثنا مین ہمکو ہندوستانی سپاہی فوج مین بھرتی کرنے کو

ملتے جاتے ہین - مجکو امید ہے کہ آپ کو اِس سفر مین زحمت نہوئی ہوگی - ایسے موسم مین بیشک سفر کرنا قیامت کا سامنا ہے -
...... مین صلاح دیتا ہون کہ دہلی مین پہونچ کر آپ معزز مین شہر کے نام اِس مضمون کے اشتہارات جاری کرینگے -
کہ وہ لوگ باغیون کو چھوڑ کر ہمارے سایہ مین چلے آئین - مین اِس بات کا بھی وعدہ کرتا ہون کہ جو لوگ قتل عمد کے مرتکب
نہین ہوے ہین اور وہ ہماری اطاعت قبول کرینگے ہین اُنکی جان بخشی کرونگا - مثلاً نمبر ۴ ہندوستانی پلٹن کے سپاہیون کی
نسبت بیان کیا گیا ہے کہ آخری وقت تک اُنکا چال چلن اچھا رہا اور اُنھون نے اپنے افسرون کی حفاظت کی -
اگر یہ امر صحیح ہے تو اُنکی جان بخشی بدرجۂ اولی ہو سکتی ہے - اصل تو یہ ہے کہ اُنسے پھر عہدون پر مقرر کرنے کے سوا
اور ہر طرح کا وعدہ کیا جا سکتا ہے - اگر آپ عدل کے ساتھ نرمی اور درشتی کا برتاؤ کیجیے گا تو اُسکا بہت عمدہ نتیجہ ظاہر ہوگا
آپ جسوقت اِن اشتہارون کو جاری کرینگے تو محض اُنکے جاری ہونے سے باغیون مین نفاق پڑ جائیگا اور وہ ایک
دوسرے سے بے اعتماد ہونے لگینگے - مین نہین خیال کرتا ہون کہ باغی لوگ دہلی پر قبضہ قائم رکھ سکینگے لیکن اگر وہ ایسا
کر سکین اور آپ یکبارگی اُنپر حملہ کر کے اُنکو نکال دیجیے تو میری راے ہے کہ آپ ایک قوی فوج محفوظ مرتب رکھینگے ورنہ جسوقت
شہر کے لوٹنے کے وقت ہنگامہ برپا ہوگا تو آپ کے آدمی کٹ جائینگے - شہر کے باشندے اپنے امکان بھر جنگ نہ کرینگے
اور مین تو کہتا ہون کہ وہ مطلق نہ لڑینگے - اگر شہر ہاتھ آجاے تو قلعہ (محاسرا) پر قبضہ کر لیجیے قلعہ سے ہر مقام کی حفاظت ہو سکتی ہے
اور اگر اُسمین ۵۰۰ یا ۱۰۰۰ - آدمی ہونگے تو دس ہزار آدمیون کے بلوے کو روک سکینگے ہندؤن پر فتح حاصل کرنے سے
ہم لوگون کو بہت فائدہ پہونچیگا -

اِسکے چند روز کے بعد جان لارنس نے اِڈورڈس صاحب کے نام کی ایک چٹھی مین دہلی کی قلعہ بندیون کا
مختصر حال اِسطور پر لکھا ہے جو خالی از لطف نہین ہے -

دہلی کے واسطے بیشک یہ بات بہت خراب ہوگی اگر شہر پناہ کے سامنے ضروری تدبیرین کرنے مین تاخیر ہوگی -
اور پھر حملہ کرنے مین بھی بڑی ہوشیاری اور دلیری درکار ہے - ہم تیس برس سے اُس مقام کو مستحکم یا بلکہ مسلمانون کی
قلعہ بندیون کو درست کرتے آتے تھے اور اُسمین کئی لاکھ روپیہ ہم نے صرف کیا شہر پناہ کی دیوارین ترشے ہوے پتھرون کی
چوکھٹون سے جوڑی ہوئی ہین اور بہت بلند ہین - سات آٹھ فیٹ کا آثار ہے اور ہم نے دیوارون کی حفاظت کے لیے ص ۱۱
بہت سی برجیان بھی بنوائی تھین - لیکن اصل حفاظت کھائی سے ہے جو بہت ہی گہری اور نہایت چوڑی ہے اور اب تک
اپنی حیثیت اصلی پر قائم ہے میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اگر حملہ ناگہانی کرنے کے لیے کوئی غیر محفوظ مقام نہ پایا جاے تو اُسکی
تدبیر یہ ہے کہ جو مسجد اجمیر والے پھاٹک کے باہر بنی ہوئی ہے اُسکی آڑ سے چڑھائی کی جاے اور اُسی مقام پر ہمارے
سپاہی متوقف بھی ہون اسکے بعد دیوار یا مورچہ کے بالائی حصہ کو جو تین فیٹ سے زیادہ چوڑا نہوگا گولون سے اُڑا دیجیے اور دشمن کو
اِس بات سے روک رکھیے کہ وہ پھاٹک سے اپنی حفاظت نہ کرنے پائین الخ - لیکن مین نے کل رات کو ایک تجویز شہر کی تسخیر کی

روانہ کی ہے جسکی نقل اس چٹھی کے ساتھ منسلک کرتا ہون - مین سمجھتا ہون کہ اگر راستہ مین باغیون نے اپنی حفاظت نہ رکھی اور
یہ امر نہایت قرین قیاس ہے کہ ایسا نہوگا تو دو سو چیدہ پیادے اندر گھس کر کشمیری پھاٹک پر ایسے وقت قبضہ کر لینگے کہ پوربیا
سپاہیون کو خبر بھی نہونے پائیگی - ایسی مہم کے لیے گائڈس کے لوگ بہت موزون ہین جو ضرورت کے وقت لڑکون کی طرح
سیڑہی چلے جائینگے اور کسی کو خبر بھی نہوگی - اس طرف کی دیوار ایسی بنی ہے کہ جب تک کوئی اُسکے پشتہ پر چڑھکر نہ جھانکے اُس
وقت تک نیچے کی کوئی شے دکھائی نہین دے سکتی ہے - برگیڈیر کاٹن کو اس بات پر بھروسہ رکھنا چاہیے کہ میرے امکان مین
جہان تک جس بات کی مدد ہے اُسمین کسی طرح کی کوتاہی نہ کرونگا - جن خاص خاص باتون کا آپ نے ذکر کیا ہے اُنکے بارے مین
مجکو اپنی جان تک عزیز نہین ہے -

پنجاب کے اس تمام نازک زمانہ مین سر جان لارنس کو سب سے زیادہ اپنے لفٹننٹون کی بیجا سرگرمی کی حفاظت
کرنا پڑی - یہ قصور رائل بصواب تھا اُس سے جان لارنس کو ہر طرح کی ہمدردی تھی اور اُنھون نے خود اِسکی بڑی
سعی کی تھی اور امن کے زمانہ مین اگر ایسا کیا جاتا تو کبھی بیجا نہ خیال کیا جاتا - لیکن اُنھون نے خیال کیا کہ ایسے
زمانے مین جب تک قوی ہاتھ سے انسداد نہوگا اور بخوبی تمام یہ نہ دیکھا جائیگا کہ کس مقام پر کیا کیا کارروائی ہو رہی ہے
تو مشکل سے یہ ظاہر ہوگا کہ اُسمین کم خطرہ ہے بلکہ اُسکے بالعکس ثابت ہوگا - ابتدا سے آخر تک اُنکی کارروائی یہی رہی
کہ امن و امان قائم رکھنے اور ہندوستان کی ضرورتون کے پورا کرنے کو جسقدر لوگ درکار ہین اُنسے بڑھکر لوگ بھرتی
نہ کیے جائین - سر جان لارنس کا خیال اور بیان بھی یہ تھا کہ جہان تک ممکن ہے پنجابی لوگ اس قابل ہونے سے
ممتنع رکھے جائین کہ ملک مین اُنھین لوگون کو قوت حاصل ہے اور اپنے دل مین یہ نہ سمجھنے پائین کہ پنجابی لوگ برٹش
سلطنت کے داہنے ہاتھ ہین - لیکن جسوقت سپاہیون کے بھرتی کرنے کی ایک مرتبہ اجازت دی گئی تو ہر ایک افسر
طبعاً اس بات کا خواہشمند ہوا کہ اپنی کوششون کی جگہ پیدا کرے اور جہان تک آدمیون کا بھرتی کرنا ممکن ہو اُنکو
بھرتی کرکے (بعض اوقات بلا مشورت اپنے چیف کے) اپنی مستعدی ظاہر کرین - ہر ایک افسر ضلع بیشک اس بات کو
جانتا تھا کہ موافق زمانہ مین وہ خود کسقدر بہبودی کر سکتا تھا لیکن شاید وہ اس بات کو نہ سمجھتا ہوگا کہ تھوڑی تھوڑی
خرابی پیدا کرکے تمام صوبے مین بہیئت مجموعی کسقدر ابتری ڈال سکتا ہے - چیف کمشنر اس بات کو خوب جانتے تھے
اُنکی نظر ہر ایک حصہ ملک پر گڑی ہوئی تھی اور بعض اوقات اُنکو آگے کی بھی خبر لینا پڑتی تھی - اس مقام پر اُنکی دو ایک
چٹھیان نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہین جو اس امر سے متعلق ہین اور جنسے بوضاحت معلوم ہوتا ہے کہ وہ پنجاب کی ہر ایک
قوم سے کسقدر واقفیت رکھتے تھے -

مقام راولپنڈی ۱۰ - جون ۱۸۵۷ء -

مائی ڈیر برگیڈیر (سڈنی کاٹن) مین سمجھتا ہون کہ یہ امر غور کرنے کے قابل ہے کہ آپ کسقدر پٹھان ایک رجمنٹ مین

بھرتی کرتے ہین - ایک افسر پٹھانون پر ہوسے دوسرا سکھون پر جان دیتا ہے تیسرا پوربیا لوگون پر مرتا ہے وقس علی ہذا - گو کسیقدر خبرداری کی گئی تھی مگر اسپر بھی کچھ زمانہ ہوا کہ ہماری پنجاب کی سپاہ قریب قریب بالکل پوربیا لوگون سے معمور تھی - ان لوگونکی طبیعت پوربیا لوگون کی سی واقع ہوئی تھی - لیکن اسکا انسداد اور علاج کیا گیا - ہوشیار افسر آپ کو بتا سکتے ہین کہ پٹھان لوگ کوہستان کی جانب اول درجہ کے رفیق ہین - لیکن وہ بودے اور نمک حرام اور متعصب ہین - جو شخص آج آپ کو اپنا سر دیتا ہے وہ کل گلا کاٹنے کو مستعد ہوتا ہے - سکھ لوگ اگرچہ پٹھانون سے زیادہ بہادر نہین ہین شاید وہ زیادہ قائم بالذات ہمت رکھنے ہین - پھر پٹھان لوگ صرف اسواسطے نوکری کرتے ہین کہ وہ تھوڑا سا روپیہ جمع کرین اور اُسکے بعد الگ ہوجائین اور سکھ لوگ اپنی نوکری مین جان لڑائے رہتے ہین - پس مین سمجھتا ہون کہ ہم لوگون کو خبردار رہنا چاہیے کہ زیادہ پٹھان بھرتی نہ کرین دس کمپنیون کی ایک رجمنٹ کے لیے میری تجویز یہ ہے کہ اُسمین چار چار سکھ دو دو پہاڑی راجپوت دو دو پنجابی مسلمان اور دو دو پٹھان ہون - پشاور مین اگر آپ چاہین تو ایک ثلث پٹھان بھرتی کر سکتے ہین - پنجابی مسلمان ایک بہادر سپاہی ہوتا ہے شاید پٹھانون کی طرح وہ ڈانٹ ڈپٹ کم رکھتا ہے لیکن اُن سے ثابت قدمی مین زیادہ اور تعصب اور خونخواری مین کم ہوتا ہے -

اسی رنگ پر جان لارنس منٹگمری صاحب کو لکھتے ہین -

۲۱ - جون ۱۸۵۷ء -

میرے پیارے منٹگمری - ہمکو بہت دوڑکر چلنا لازم نہین ہے - ہمکو پنجاب مین حد سے زیادہ آدمی خواہ وہ مسلمان ہون خواہ سکھ بھرتی کرنا لازم نہین ہے - حد سے زیادہ پنجابی لوگون کے بھرتی کرنے سے ممکن ہے کہ آخر مین خراب نتیجہ پیدا ہو - مین نے اسوقت چالیس ہزار پنجابی سپاہیون کا بندوبست کرلیا ہے یعنی بیس ہزار پرانے اور بیس ہزار نئے حصہ فوج کے لیے - یہ تعداد بہت ہے - اس سے زیادہ مین خطرہ متصور ہے - علاوہ برین اس تعداد مین ہندوستانی ریاستون کے سپاہی اور نئے پولیس کے گھوڑچڑھے پیادے داخل نہین ہین جنکی تعداد پانچ چھ ہزار سے زیادہ ہوگی - یاد رکھیے کہ ان لوگون کو انتظام کے ساتھ قائم رکھنے کے لیے ہم لوگون کے پاس صرف ساڑھے سات پلٹنین گورون کی ہین - لوگ بہت دوڑکر چلتے ہین مین دیکھتا ہون کہ بارنس صاحب ہندوستانی تنخواہدار سپاہی جمع کر رہے ہین اور اب گورون کو اُنکے افسر مقرر کرنا چاہتے ہین مجھکو اسکا کچھ حال معلوم نہین ہے انشاءاللہ تعالیٰ آیندہ اکتوبر تک بشرطیکہ پنجابی ثابت قدم رہے ہم لوگ ۰۰۰۰ قواعددان سپاہی ہندوستان کو فتح کرنے کے لیے گورون کی مدد کو وہان بھیج سکینگے لیکن اس اثنا مین اگر پنجابی لوگ کثرت سے ہوے تو اُنکی ذات سے بڑا خطرہ رہیگا - مہربانی کرکے یہ خط اپنے ایجوٹن جنرل مینکفرسن کو دکھلا دیجیے گا -

ص ۱۱۲

اس موقع پر اگر یہ امر بیان کیا جائے تو خالی از لطف نہوگا کہ باوصف کل موانع کے جان لارنس اُن اصولون کا کہان تک برتاؤ کرسکے جنکو اُنھون نے اس ہوشیاری سے قائم کیا تھا - غدر کے ختم ہونے کے

زمانہ مین فوج پنجاب (مع جنگی پولیس) کے ۸۵ ہزار آدمی جو پائے گئے تھے اُنمین چونتیس ۳۴ ہزار سے کم وہ لوگ نہونگے جنکو جان لارنس نے غدر کے زمانے مین جمع کیا تھا - اب یہ امر بادی النظر مین معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ جدید اور کثیر فوج خاص کر کے سکھون یا پنجاب کی دو ایک اور مشہور قوم کے لوگون سے جمع کی جاتی تو اُس سے کیسا سخت خطرہ متصور تھا لیکن ایسا نہین ہوا - چیف کمشنر صاحب ہمیشہ ہوشیاری اور خبرگیری سے کام کرتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ وہ جہان تک ممکن تھا مختلف قومون سے جو باہمدگر مذہب مولد عادات اور زبان مین ایک دوسرے سے اختلاف عظیم رکھتی تھین شامل تھے - اسمین دو ہزار کوہستانی اشخاص آٹھ ہزار ہندو اور ہندوستانی لوگ اور تیرہ ۱۳ ہزار سکھ اور چوبیس ۲۴ ہزار مسلمان تھے - یہ بات خیال کرنے کے قابل ہے کہ مسلمان لوگ نصف کے قریب تھے لیکن وہ مختلف فرقون کے تھے جنکے باہم سوا شرکت کلمہ کے اتفاق کی اور کوئی بات نہین تھی - اور ان مین سے بہت لوگ سکھون سے بالکل اجنبی تھے اور خود ہندوستانیون کی یہی کیفیت تھی وہ تنظیم بالتقسیم کے اصول پر جو کسیقدر خیال لائق ہے شامل ہے کسی فرمانروا نے اسطور سے بہت کم عمل کیا ہوگا کہ اُسنے خود غرضی کی کوئی کارروائی نہ کی ہو اور اُسکا ایسا مفید اور فیروزمند نتیجہ نتیج ہوا ہو -

ڈیلی صاحب متعلقہ گائیڈس کو جان لارنس اُسی عجیب جوانمردی سے لکھتے ہین -

مقام راولپنڈی ۱۵ - جون ۱۸۵۷ء -

میرے پیارے ڈیلی صاحب - آپکی چٹھی مورخہ ۱۰ - ماہ جون پہونچی اور اِس خبر کے سننے سے کہ گائیڈس کے لوگون نے بہت نمک حلالی کی مجھکو انتہا مرتبے کی خوشی حاصل ہوئی - بیچارہ بٹانی چل بسا - ہم سب لوگ اُسکے لیے بہت افسوس کرینگے - ہم آپکے پاس راتھنی کی پلٹن سکھ اور کوک کی رجمنٹ اور رسالہ پنجاب کے لوگ اور ڈیڑھ رجمنٹ گورون کی اور دو سو سپاہی توپخانہ کے یعنی ہر شخص کو جو ہمارے جمع کرنے سے جمع ہوا روانہ کرتے ہین - ہم ہڈسن صاحب کا رسالہ بھی مرتب کر رہے ہین اور امید ہے کہ بہت جلد اُسکو روانہ کرین - مین ابتدا سے یہ دیکھ رہا ہون کہ دلی مین ہندوستانی سپاہیون کی بڑی ضرورت ہوگی - اب تک تو راتھنی کی پلٹن سکھ اور نکلسن صاحب کا رسالہ آپکے پاس پہونچ گیا ہوگا

ص ۱۱۳

لیکن جنرل جانسٹون کی سادہ لوحی سے اُسمین خلل ہوگیا - مین نے لکھا ہے کہ چیمبرلین یا نکلسن صاحب دونون مین جسکو جنرل ریڈ پسند کرین مین اُسکو ہیڈکوارٹر کی طرف بھیجدون - اور یہ جو شخص مقرر ہوگا وہ گشتی کالم کا کمانیر ہوگا - دونون شخص اول درجہ کے سپاہی ہین - وہ صلاح مشورہ مین اچھی راے دینگے اور جنگ مین بھی خوب کام کرینگے اگر ایسے چند سپاہی بھی اور ہوتے تو کیا ہی عمدہ بات تھی - مجھکو امید ہے کہ نکلسن صاحب جو واپس جاتے ہین کل یہان داخل ہوجاینگے کیونکہ مین چاہتا ہون کہ جسوقت اُنکا جواب آئے تو مین راستہ سے اُنکو جا کر لے آؤن - گائیڈس کے لوگون سے کہیے گا کہ میرے اختیار مین جو کچھ اُنکے لیے ممکن ہے اُس سے مجھکو آگاہ کرین -

سر جان لارنس نے لارڈ کیننگ کو جو چٹھیان لکھی تھین (اور وہ سب چٹھیان بڑی دانشمندی سے خبر دیتی ہین) اُنمین سے تین چار اِس مقام پر منتخب کرکے درج کی جاتی ہین۔

مقام راولپنڈی ۱۴ جون ۱۸۵۷ء

مائی لارڈ۔ ہم سب لوگ جو اِس حصۂ ملک مین رہتے ہین خیریت سے ہین اور فوج دہلی کی کمک کے لیے دل وجان سے کوشش کر رہے ہین ایسا نہین ہے کہ صرف پنجاب ہی کے معاملات کو دیکھتے ہون سب سے زیادہ ہمکو پشاور کا تردد تھا لیکن قوی تدبیرون سے جو عمل مین لائی گئین اب وہان ہر طرح سے حفاظت ہے۔ یہ ایک بڑی بدقسمتی کی بات تھی کہ فوج پنجاب کے نصف آدمی رخصت فرلو پر اپنے اپنے گھرون مین بیٹھے ہوے تھے۔ یہ سب لوگ واپس آآکر اب جمع ہوتے جاتے ہین اور نہایت عمدہ ولولہ ظاہر کر رہے ہین۔

اسمین شک نہین کہ سب سے زیادہ ہمکو اس بات کی حاجت ہے کہ یورپین سپاہی کثرت سے ہم پہونچائے جائین لیکن اِسوقت دہلی مین ہر ایک ہندوستانی سپاہی مثل گورون کے ہماری رفاقت کرتا ہے جو موسم آج کل ہے ایسے موسم مین اگر محض گورون کا کوئی گروہ ہو تو وہ بغیر ہندوستانی سپاہیون کے ضرور تتر بتر ہو جائیگا۔ میرٹھ کی بدانتظامی اور دیگر مقامات کی تاخیر سے کہ جو امر محض ایک طرح کا دنگا تھا اسکی حالت بدلتے بدلتے اِس نوبت کو پہونچ گئی کہ سلطنت کے لیے جنگ کرنیکا امر کہ پیش نظر ہو گیا۔ اِسوقت مین نہین خیال کرتا کہ احاطۂ بنگال کی دیسی پلٹنین خیر خواہ ہون اور قواعددان سوارون کے اکثر رسالون اور ہندوستان کے غیر قواعددان سوارون کی حالت بھی اُسی طرح کی ہے۔ قواعددان رسالہ کے مسلمانون نے جہان جہان غدر کیا وہان ہندوون سے زیادہ تیزی اور کینہ کشی اور تعصب ظاہر کیا لیکن یہ حرکتین قومی خواص سے تعلق رکھتی ہین۔

چند سال کا عرصہ ہوا جب جنرل ہیوٹ پشاور مین مقرر کیے گئے تھے تو اُسوقت مین نے کہا تھا کہ جنرل مذکور اِس عہدے کی بالکل لیاقت نہین رکھتے ہین تین برس تک وہ اِس عہدے پر رکھے گئے اور اِسکے بعد میرٹھ کو تبدیل کیے گئے۔ حضور ملاحظہ فرما سکتے ہین کہ اِس زمانے مین اُنھون نے کیا کر رکھا ہے۔ لیکن اگر جنرل مذکور نے اپنی چھاؤنی کے گرد پانچ میل تک بھی ملک کی حفاظت کی ہوتی تو وہ امن وامان قائم رکھ سکتے تھے اور باربرداری حاصل کر سکتے تھے۔ جسوقت گورون کی پلٹنین پہاڑ سے اُتری تھین تو اُنکے پاس صرف دس دس باڑھون کی گولی اور باروت تھی اور ہندوستانی سپاہیون کے ساتھ چالیس باڑھون کی گولی باروت تھی۔ محاصرے کا توپخانہ جو حفاظت سے پھلور کو پہونچ گیا یہ گویا ایک طور کا معجزہ ہوا۔ اُسکی حفاظت کے لیے صرف راجہ نابھہ کا ایک حصۂ فوج ہمراہ تھا۔ اب تک ہم پر سب سے بڑھکر اِس بات کی مصیبت رہی کہ جالندھر کی دیسی سپاہ بغاوت پر آمادہ رہی۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جنرل ریڈ ابھی سے کمک کے لیے فوج طلب کر رہے ہین مین حضور ملکہ معظمہ کی پلٹن نمبر ۸ جالندھر سے پلٹن نمبر ۶۱ کا

صـ ۱۱۴

ایک پرا فیروزپور سے کوک صاحب کی رفل رجمنٹ سکھون کی پلٹن نمبر ۴ - اور کچھ پنجابی سوار اور توپخانہ کے گورے بھیج رہا ہون - بمبئی فیوزیلیرس کا ایک دستہ ۲۱ - ماہ حال کو ملتان مین پہونچنے والا ہے اور مجھکو امید ہے کہ باقی گروہ بھی زیادہ عرصہ نہ لگائینگے - چونکہ ہمنے اپنی قواعددان ولیسی رجمنٹون کو جدا کردیا معہذا ہم پشاور کو چھوڑکر پنجاب کے اور تمام حصون سے گورے اور پنجابی سپاہی بھرتی کرسکتے ہین - پنجابی سوارون کا اول رسالہ ملتان سے فیروزپور کو جاتا ہے اور اس وقت اثناے راہ مین ہے ہم نے تنخواہ دار سپاہیون کا ایک بڑا گروہ اور چند اور حصص فوج سرسا پر قبضہ حاصل کرنے کی کوشش اور وہان سے دہلی کی طرف اور بڑھنے کے لیے روانہ کیا ہے -

مین نہین سمجھتا کہ صدر مقامون مین کوئی شخص زیادہ قابلیت کا ہو - اسٹاف بھر مین سب سے عمدہ افسر کپتان ناٹمن ہین جنھون نے پشاور مین بڑی بڑی خدمتین انجام کی ہین لیکن وہ کم عمر آدمی ہین اور چندان عالی ہمت نہین ہین جنرل ریڈ خود ناتوان اور نقیہ ہین اور اپنے عہدے کے کام کے لیے بالکل ناقابل معلوم ہوتے ہین - مین نے انکو لکھا تھا کہ بریگیڈیر چیمبرلین یا لفٹنٹ کرنل نکلسن ان دو افسرون مین سے جسکو پسند کرین اسکو لے لین جو دونون اول درجہ کے سپاہی تھے - وہ چیمبرلین کو لینا چاہتے ہین لیکن اس صورت مین نکلسن کو بریگیڈیر جنرل مقرر ہونا چاہیے اور گشتی کالم فوج پر تعینات کرنا چاہیے یہ عہدہ کسی معمولی آدمی کو دینا منزلہ اسکے ہے کہ وہ اسی طرح خالی چھوڑ دیا جائے - اگر کبھی ہم پرانے قاعدے کو شکست کر کے مشکل مقامون مین لائق افسرون کو مقرر کرنے والے ہین تو وہ وقت اب ہے جب ہندوستان کی اصل حکومت خطرہ مین پڑی ہے لیکن مین امید کرتا ہون کہ حضور عالی اس کام کو درجہ اتمام پر پہونچا دینگے -

مہاراجہ گلاب سنگھ بڑی کشادہ دلی سے خدمت کرنے کو کہتے ہین اور مین نے انسے کہا ہے کہ شاید مجھکو آپ سے کچھ روپیہ قرض لینا پڑیگا - اس حصہ ملک مین بہت سے لوگ پیشین گوئی کرتے ہین کہ وہ ہمارے مخالفین کے طرفدار ہونگے لیکن مجھکو ابھی تو اسکے کچھ آثار نہین معلوم ہوتے ہین - اس عمر اور اپنی جسمانی صحت کی اس کیفیت مین مہاراجہ کوئی نیا جھگڑا پیدا کرنا نہین چاہتے ہین - علاوہ برین خود مہاراجہ گلاب سنگھ کی فوج کے جن باغیون کو سزا دی گئی اس سے انکے دل پر بڑا اثر پیدا ہوا ہوگا - لوگ کہتے ہین کہ مہاراجہ مذکور کا فرزند ہم لوگون کو ناپسند کرتا ہے اور اسکے مزاج مین کسیقدر حرص ہے لیکن مین سمجھتا ہون کہ مین اس قسم کا فساد خود اسکے ملک مین پیدا کر کے اسکو خاموش کرسکتا ہون - بہرحال مجکو ابھی وہان کوئی خطرہ کی بات نہین معلوم ہوتی ہے - آنرو سے ستلج کی ریاستون کے سکھ سردارون نے نہایت تعریف کے قابل ہمارے ساتھ برتاؤ کیا اصل تو یہ ہے کہ میرے منھ نہین ہے جو مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند کی کوششون کی تعریف کرسکون - اگر انھون نے مدد نہ کی ہوتی تو میری فوج اور محاصرے کا توپخانہ کبھی دہلی کو نہ پہونچ سکتا - مین دیسی سردارون کا شائق نہین ہون - مین دیکھ چکا ہون کہ انکی ذات سے بڑی بڑی خرابیان واقع ہوئی ہین - لیکن یہ کہنا مجھپر واجب ولازم ہے کہ یہ دونون سردار اس ہر ایک صلہ کے قریب قریب مستحق ہین جسکا دینا یور لارڈشپ کے اختیار مین ہے -

مین سمجھتا ہون کہ اگر اُنکے پاس فوراً ایک خط روانہ کیا جائیگا تو اُس سے بڑا فائدہ ہوگا۔ ہم نہین کہہ سکتے کہ ہمکو اُن سے کس کس بات کی حاجت ہوگی۔

سر جان لارنس برابر لارڈ کیننگ کے نام چٹھیان بھیجتے تھے لیکن عدیم الفرصتی اور ملک کے فساد سے لارڈ کیننگ نے سر جان کو بہت کم چٹھیان لکھین اور جسقدر تحریر کین اُن مین سے بہت کم سر جان لارنس کو ملین۔ لوگون کو یاد ہوگا کہ پنجاب اور دار السلطنت کے تمام رسائل کراچی اور بمبئی کی طرف سے گھوم گھام کر اُن تک پہونچتے تھے۔

راولپنڈی ۲۹- جون ۱۸۵۷ء۔

مائی لارڈ- ۲۶- ماہ گذشتہ سے مجکو حضور عالی کی کوئی خبر نہین ملی- الہ آباد اور کانپور کے اُدھر کی کوئی خبر مجھ تک نہین پہونچی ہے اور اصل تو یہ ہے کہ ان مقامات کی خبرین بھی معدودے چند پہونچتی ہین- مین سُنتا ہون کہ لکھنؤ اب تک اپنے کو سنبھالے ہوے ہے اور گورون کی جن جن رجمنٹون کے آنے کی امید تھی وہ سب آگئی ہین- دہلی کے لیے جو شخص ہمارے بیچ بیچ ہسکا اُسکو ہم نے روانہ کیا اور اب جو بچا ہے اُسکو بھیجتے ہین اور دہلی کے سامنے سات آٹھ ہزار آدمیون سے کم فوج موجود نہوگی- لیکن اب باغیون کی تعداد بہت بڑھ گئی ہوگی اور ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے مفتری ہین وہ برابر اس کوشش مین رہتے ہین کہ ہمارے داہنے اور بائین جانب ابتری پیدا کرکے کرنال کی آمد و رفت بند کرا دین پہاڑ کی ایک پست چوٹی کی طرف ہمارا مورچہ بہت مستحکم ہے خرابی صرف اسقدر ہے کہ اُسمین وسعت زیادہ ہے اور داہنی جانب شہر کے سامنے پست میدان واقع ہین اگر ہمارے پاس اسقدر فوج ہوتی کہ کل میدان مین جمنا کی نہر تک اپنا استحکام کرسکتی تو بیشک ہمکو بڑی تقویت ہوتی- مجکو اس بات مین بڑا شبہہ ہے کہ موسم سرما کے قبل یا اُسوقت تک کہ انگلستان سے گورون کی فوج نہ آجاے دہلی کو فتح کرسکین- ہمارے سپاہی بڑے حیرت انگیز طریقہ سے لڑتے ہین لیکن مین نہین سمجھتا کہ ہمارے افسر بھی بخوبی لائق اور مستعد ہین- قدامت کا پرانا دقیانوسی قاعدہ اب تک جاری ہے- نیول چیمبرلین اپنی جگہ پر آگئے لیکن جب سے آئے ہین اُسوقت سے اب تک بیمار ہین اور شاید یہ علالت تعجیل سفر سے ہوئی ہے- اگر اُنکی تندرستی نے مستعدی سے کام کرنے کی اجازت دی تو وہ بذات خاص ایک لشکر کے برابر ہین- مین نے جنرل ریڈ کو بتاکید لکھا تھا کہ میرٹھ مین جنرل ہیوٹ پر ترجیح دیجیے لیکن اُنھون نے نہ مانا اور وہ اپنی خام خیالی سے یہ سمجھتے ہین کہ جنرل ہیوٹ سے کوئی نقصان نہ پہونچیگا- یور لارڈشپ اس امر کو یقین فرمائین کہ اس قسم کے افسر سے چارون طرف سناٹا پڑ جائیگا- جب تک وہ کمان پر رہینگے اُسوقت تک میرٹھ کی فوج کچھ بھی نہ کریگی- تمام فوج مین صرف ایک راے ہے- اگر کوئی مستعد افسر ہوتا تو جو وسائل جنرل ہیوٹ کو حاصل ہین اُنکے نصف وسائل مین بڑے بڑے کام انجام کرتا مثلاً وہ روہیلکھنڈ کے بریگیڈ کو گنگا پار اُترنے سے روک سکتے تھے- وہ دریاے جمنا کے داہنے کنارے پر کے ملک کو محفوظ رکھ سکتے تھے اور گوجرون کو انتظام سے رکھ سکتے تھے۔

صفحہ ۱۱۶

ہم لوگ پنجاب مین عمدہ کارروائی کر رہے ہین - رعایا نے جیسی نیک چلنی اور پنجابی سپاہیون نے جسطرح کی سرگرمی اور ہمارے افسرون نے جسطرح کی مستعدی اختیار کی اُسکی تعریف نہین ہوسکتی - بیشتر واسطے سکھ ہر چہار سمت سے نوکری کے لیے چلے آتے ہین - پنجابی سپاہ اور جنگی پولیس کی تعداد مہینہ ڈیڑھ مہینہ مین پچاس ہزار تک پہونچ جائیگی مین جسقدر فوج بھرتی کرنا چاہتا اُسقدر بھرتی کرسکتا تھا لیکن اب مین زیادہ آدمی جمع کرنا نہین چاہتا ہون - مین اِس حکمت عملی کو بہت صائب سمجھتا ہون کہ جب تک گورے کثرت سے میدان مین نہ آجائین اُسوقت تک زیادہ ہندوستانی آدمی بھرتی نہ کیے جائین - جس وقت براہ راست مجکو یہ خبر پہونچی کہ گورون کی رجمنٹین آنے لگی ہین اُسی وقت مین ہندوستانی سپاہ کو بڑھالونگا تاکہ آیندہ موسم سرما مین ایک جمعیت کثیر یہان سے بھیج سکون -

گورون کے بعد پھر ہمکو روپیہ درکار ہے - شمالی مغربی صوبے (ممالک مغربی و شمالی) اِسوقت گویا ہاتھ سے نکل جاچکے - ملک مین چارون طرف ڈاکہ زن لوگ لوٹ مار کرتے پھرتے ہین - تجارت بالکل مسدود ہے - اراضی کا ترددنہین کیا گیا اور پارسال کی فصل جو کھیتون مین استادہ تھی وہ بھی برباد گئی - مین سمجھتا ہون کہ انگلستان کو ایسے نازک وقت مین ضرور قدم آگے بڑھانا چاہیے اور جنگ کے لیے جو جو چیزین درکار ہین اُنکو بہم پہونچانا چاہیے - ہمکو بندوقین (رفل اور مسکٹ) اور گولی باروت اِن تمام اقسام کے سامان جنگ کی بھی ضرورت ہوگی - انفیلڈ رفل بندوقین جو فی الحال مستعمل ہین کچھ دنون کے بعد اُنکے استعمال کے لیے بھی گولی باروت کی کمی پڑیگی فیروزپور کے میگزین مین اسوقت چار ہزار بندوقین اِس قسم کی رکھی ہوئی ہین لیکن اسی وجہ سے گورون کو تقسیم نہین کی جاتی ہین - مین نہین سمجھتا کہ دس لاکھ سے زیادہ عمدہ قسم کے کارتوس بکار آمد ہوسکینگے - معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک خاص قسم کی باروت کے بنے ہوے ہین - مین نے لارڈ الفنسٹون کو لکھا ہے کہ اُس قسم کی باروت بہم پہونچانے کی کوشش کرین - مین نے جنرل رِیڈ کو لکھا ہے کہ اگر آپ کہین تو مین گلاب سنگھ کی سپاہ کے دو ہزار آدمی کرنال سے آمد و رفت جاری رکھنے کے لیے بھیجدون اِس کارروائی مین بیشک کسیقدر خطرہ ہے لیکن جو خطرہ اِس کام کے لیے آدمیون کے نہونے سے ہوتا ہے اُسکی نسبت مذکورۂ بالا کارروائی مین بہت کم ہے - اگر ہمارے بدرقہ کے سپاہی ضائع ہوے تو نہایت خرابی واقع ہوگی - مین سمجھتا ہون کہ امیر دوست محمد کی امداد جاری رکھنا پولیٹکل خیالات کے اعتبار سے قرین مصلحت ہے - اِسوقت امدادی روپیہ کے بند کردینے سے کوئی کام نہوسکیگا -

پھر بتاریخ ۵ - جولائی جان لارنس لارڈ کیننگ کو لکھتے ہین کہ -

سر اِیچ برنارڈ نے دہلی سے مجکو ایک چٹھی لکھی ہے جسکی نقل مین اپنے خط کے ساتھ منسلک کرکے روانہ کرتا ہون - اِس چٹھی سے ظاہر ہوگا کہ یکم ماہ حال کو صاحب موصوف ہم لوگون کی آیندہ حالت کے بارے مین کیا خیال کرتے تھے اِس خط کے پہونچنے کے بعد ۳ - ماہ حال کو ہماری فوج کے کچھ لوگ باغیون کے دھمکانے کو آگے بڑھے تھے لیکن اسواے اِسکے اور کچھ سُننے مین نہین آیا کہ وہ لوگ پیچھے ہٹا دیے گئے - فوج سے جو چٹھیان آئی ہین اُنکے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے

کہ باغی لوگ بڑی مستعدی ظاہر کر رہے ہین لیکن بجز توپخانہ کے اور لوگ کچھ اچھی طرح نہین لڑتے ہین - یہ البتہ ایک تعجب کی بات ہے کہ اُنکے توپخانہ کا کام بہت اچھی طرح سے انجام ہوتا ہے اور اُسکا اہتمام بہت عمدہ ہوتا ہے لیکن مین اس بات پر یقین نہین کرتا - ہماری طرف کے مقتولون اور مجروحون کی تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہین ہوسکتا ہے - لیکن تمام دیسی لوگ بڑی چالاکی سے میدان مین کھڑے ہوتے ہین اور ہمارے افسر بطور قاعدہ کلیہ سیدھے بڑھے - سب سے بڑھکر خرابی کی بات یہ ہے کہ باغیون کے گروہ برابر ملک کے لیے آتے جاتے ہین اور اسطور پر اُنکی تعداد ہی نہین بڑھتی ہے بلکہ ہمت بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے - بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے افسرون کو باغیون کی تنبیہ کے بہت اچھے اچھے موقع ملے لیکن اُنھون نے کچھ پروانہ کی - جسوقت مین نے جنرل رِیڈ کو لکھا کہ جنرل ہیوٹ سے کمان فوراً لے لینا چاہیے تو ظاہرا وہ یہ سمجھے کہ جنرل ہیوٹ نے عمدہ کام کیے تھے کوئی خراب کارروائی نہین کی تھی - مجکو بیقین معلوم ہے کہ فوج ایسی رائے نہین رکھتی ہے اور اگر ہم لوگ موجودہ طوفان کو رفع کرنا چاہتے ہین تو ہمکو جنرل ہیوٹ سے بالکل مختلف طور کے کمانیر مقرر کرنا چاہیے - لمسڈن نکلسن ڈیلی اور بہت سے اور لوگ جنکے نام مین بتا سکتا ہون اگر ایسے ایسے سپاہی ہوتے تو روہیلکھنڈ برگیڈ کو دریا پار نہ اُترنے دیتے اور اگر وہ دیکھتے کہ روہیل کھنڈ برگیڈ پار اُتر گیا تو دہلی تک پہونچتے پہونچتے اُسکو سخت نقصان پہونچاتے - افسر لوگ تسلیم کرتے ہین لیکن مین یقین نہین کرسکتا کہ باغی لوگ آٹھ سو چھکڑے اور ہاتھیون اور خزانے کو لیکر چلے گئے اگر عمدہ افسر ہوتو وہ دو تین سو آدمی سے ایسے موقع پر کامیابی حاصل کرسکتا ہے جہان کئی سو آدمیون کے ساتھ بھی ایک نالائق افسر ناکام رہے بلکہ ہاتھ پاؤن بھی نہ ہلا سکے -

پنجاب کے بارے مین ہم لوگ اپنے ہی وسائل سے بہت کچھ کرسکتے ہین لیکن مین اندیشہ کرتا ہون کہ ہم لوگ کمانڈر انچیف کو کوئی اور بھاری مدد نہ دے سکینگے یا بہرحال گورون کی سپاہ سے اعانت نہ کرسکینگے علی الخصوص اُس حالت مین جب ہم پشاور پر قبضہ رکھنے کے قصد پر قائم رہینگے - کمانڈر انچیف کے ہمراہ ہمارے یہان کی تین پنجابی پلٹنین اور گائڈس کے لوگ اور نمبر اول پنجابی اور نمبر ۴ پلٹن سکھ موجود ہین اول دو حصے ہماری افواج مین سب سے اعلیٰ ہین - پنجابی رسالہ ہرگز عمدہ نہین رہا اور اُسکی نصف جماعت ہندوستانیون سے شامل ہے - ہم نے سکھ اور پٹھان سوارون کا ایک بڑا گروہ بھرتی کیا ہے - اُنمین سے کچھ لوگ دہلی بھیجے گئے ہین - بعض لوگ تو ایلچیون کے محافظ بنکر گئے ہین اور زیادہ تر اشخاص سرحد کو سنبھالے ہین یا سنبھالنے مین مدد دے رہے ہین لیکن ہم اِس سے کہین زیادہ لوگ بھیج سکتے تھے اور لکھا ہے کہ اگر ضرورت ہو تو بھیجدین -

مجھکو یقین ہے کہ حضور عالی نے گورنمنٹ انگلستان کو تاکید کے ساتھ لکھا ہوگا کہ گورون کی فوج کثرت سے یہان روانہ کی جائے - ہندوستان کو اگر زیادہ فوجین روانہ کی جائینگی تو کچھ بیجا نہوگا - انگلستان جسقدر سپاہی اور روپیہ بھیج سکیگا اُسیقدر آخر مین اُسکو فائدہ پہونچیگا - اگر بمبئی کی فوج مین جو بہت سے ہندوستانیون سے شامل ہے

ص ۱۱

ناراضی پھیلی تو مجھکو خود کوئی تعجب نہ معلوم ہوگا۔ مین ملک پنجاب مین جسقدر آدمی چاہون تین مہینے کے اندر بھرتی کرسکتا ہون جو انتظام عمل مین آچکا ہے اُس سے ۱۴۴۹۰ پیادے جمع ہوسکتے ہین اور بشرط ضرورت سترہ سترہ حصون (یعنی بلاشمول گارڈس) کی سترہ نئی رجمنٹین قائم ہوسکتی ہین اور اسطور پر ۷۸۵۰ آدمی اور بڑھ سکتے ہین۔ پس ہمارے پاس ہین رجمنٹین پنجابی پیادون کی اور ۱۴ بٹالین پولیس کے سپاہیون کی ہوجاینگی جو ۳۱۲۸۰ سپاہیون کے برابر ہوتی ہین۔

ص ۱۱۱

اگر حضور عالی اس تجویز کو پسند فرمائین اور مجھکو باضابطہ اُسکی اطلاع بخشین تو مین اس تدبیر کی تعمیل شروع کرسکتا ہون تاکہ جسوقت انگلستان سے فوجین پہونچین یا اُسکے تھوڑے ہی زمانہ بعد تک یہ زائد رجمنٹین تیار ہوسکین۔

دہلی پر قبضہ ہوجانے یا اُسکے تھوڑے ہی زمانہ کے بعد مین اپنی یہ راے ظاہر کرونگا کہ جو جو ہندوستانی سپاہی اپنی نوکریان چھوڑنا چاہتے ہون اُنکو اس بات کی اجازت دی جائے اسوقت بحیثیت سے وہ لوگ ہین بعض خراب اور بیکار ہین کیونکہ اُنکی ذات سے ہروقت کھٹکا رہتا ہے اور صرف بھی زیادہ پڑتا ہے۔ ہمکو صرف یہی نہین کرنا پڑتا ہے کہ اُنکی تنخواہ ادا کرتے ہین بلکہ ہمارے خیرخواہ سپاہیون پر اُنکی نگرانی کرنے مین سخت مصیبت پڑتی ہے۔

مین حضور سے بہت شد و مد کے ساتھ اس امر کو مصلحتاً بیان کرتا ہون کہ گورون کے پہونچنے کے بعد جہان تک جلد ممکن ہوسکے ملک مین آگے بڑھنا اور حضور کی طرف کے تین چار سب سے بہتر افسرون کو جو ملک مین ہون مقرر کرنا چاہیے۔ لیکن جب تک یہ نہوگا اُسوقت تک مہینے کے مہینے گذر جائینگے اور کوئی اصلی فائدہ حاصل نہوگا اگر ہم دہلی کو لیے لیتے ہین تو میرے نزدیک ناراضی کبھی نہ پھیلنے پائیگی۔ یا بہرحال اُسکی قوت جاتی رہیگی۔ جسوقت توپین اور دوسرا سامان یعنی کوئی مضبوط قلعہ پناہ کے لیے باقی نہ رہیگا تو باغیون کی جمعیت خود ہی منتشر ہوجائیگی۔ لیکن اگر دہلی پر قبضہ نہوا تو اکتوبر یا نومبر کے مہینے تک جسکے قبل مین خیال کرتا ہون کہ کوئی بھاری فوج کمک کے لیے پہونچ نہ سکیگی ہمکو اپنی سلطنت کا قائم رکھنا ایک امر دشوار ہوگا۔ باانیہمہ اگر لائق افسر منتخب کرکے کمان پر مقرر ہوسے تو اُس صورت مین بھی ہم ملک کو سنبھال لینگے جس جلدی کے ساتھ ملک ہمارے ہاتھ نکل گیا ہے اُسی طرح سے پھر فتح ہوجائیگا مین دیکھتا ہون کہ ۱۱ رجمنٹین کیپ مین اور ۹ رجمنٹین ماریشس مین ہین۔ کیا حضور عالی کیپ سے دو تین رجمنٹین طلب نہین فرماسکتے ہین۔

۴ بجے شب۔ دہلی سے ایک خبر آئی۔ جسکی نقل مین نے اپنی سرکاری چٹھی مین ملحق کردی ہے۔ اُسکا مضمون یہ ہے کہ میجر کوک نے علی پور کو فتح کرلیا اور باغیون کو نکال دیا اور اس امر کا ذکر بھی اُسمین کیا گیا ہے کہ پادشاہ نے شہر ہمارے حوالہ کردینے کو کہا ہے۔

دوسرے روز پھر جان لارنس تحریر کرتے ہین۔

۲ جولائی۔

ص ۱۱۹

کل شب کو میرے پاس کمانڈر انچیف کی ایک خبر آئی تھی - اُسکی نقل اور اپنے جواب کی نقل مین اس چٹھی کے ساتھ منسلک کیے دیتا ہون - جیسا کہ مین جنرل برنارڈ سے بیان کرچکا ہون مجکو حضور کے خیالات سے آگاہی نہین ہے لیکن مجکو خود اپنے دل سے یہ یقین ہے کہ جو حکمت عملی مین نے ظاہر کی ہے وہ مقتضاے وقت کے مطابق ہے -

اگر ہمارا بس چل سکتا تو اسمین کوئی کلام نہین ہے کہ مصلحت اسمین تھی کہ دہلی کو اُڑا دیتے اور باغیون کو قتل کرڈالتے یا نکال دیتے - لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ ہم باقاعدہ محاصرہ کرکے شہر پر قبضہ نہین کرسکتے ہین اور اس بات کا بڑا اندیشہ ہے کہ حملہ کرنے مین ناکامی ہوگی - اس آخری صورت مین ہمکو انگلستان سے کمک کی فوج آنے تک انتظار کرنا پڑیگا اور اسوقت تک فوج مشغول بے دست و پا اور بیدل رہیگی - ابھی کون جانتا ہے اور کون یہ دیکھ آیا ہے کہ کہان تک ملک مین ناراضی اور غبار پھیلیگا - بڑی بڑی ملکی باتون کی بابت اسوقت البتہ پیشین گوئی ہوسکتی ہے جب شہر دہلی باغیون کے ہاتھ سے نکل آئیگا - بادشاہ کے معزول ہوجانے سے کل مسلمان جماعت بے دست و پا ہوجائیگی جسوقت ہماری توپین اور مستحکم قلعے ہونگے تو وہ خواہ مخواہ منتشر اور متفرق ہوجائینگے - مجکو اس بات مین بہت شک ہے کہ بادشاہ دہلی کو ہمارے حوالہ کرسکین اور علی ہذا القیاس وہ ہمکو اس قابل بھی نہین کرسکتے ہین کہ بغیر نقصان اُٹھائے ہوے ہم دہلی کو لے سکین -

جنرل برنارڈ کی چٹھی مورخہ یکم ماہ حال سے مجھپر منکشف نہین ہوتا کہ وہ ہماری حالت سے مطمئن ہون - مین اُنکی تحریر سے یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ اگر یہ معاملہ اُنکی راے پر چھوڑ دیا جاے تو وہ اپنے کو خطرہ مین ڈالکر حملہ نہ کرینگے - لیکن اُنکو نہین معلوم ہوتا ہے کہ تاخیر کرنے سے کسقدر دقتین اور پیچیدگیان پیدا ہونگی - وہ کل ملکی علائق کو جو اُنکی حالت سے سروکار رکھتے ہین سنبھال نہین سکتے اسمین شک نہین کہ تاخیر سے بڑھکر اور کسی امر مین خرابی نہین ہے لیکن ناکامی ہونے کی حالت مین بے انتہا دقت پڑیگی -

مین یقین نہین کرتا کہ بنگال پریسیڈنسی کی لین مین رجمنٹ نمبر ۶۶ (گورکھا) کو چھوڑکر ایک رجمنٹ بھی ایسی ہو جو ہم سے بدظن نہ ہوجاے - پنجاب مین ہندوستانیون کی ایک رجمنٹ بھی مجھکو ایسی معلوم نہین ہوتی ہے جسپر مین بھروسہ کرسکون - پنجابی سپاہیون کو چھوڑکر کماؤن کی پلٹن اور قواعد دان رسالہ نمبر اول ہی ایسا ہے جسکی نسبت ثابت قدم رہنے کا گمان پیدا ہوسکتا ہے - دہلی کے سامنے جو فوج پڑی ہے وہ بہت نازک حالت مین ہے - اگرچہ ایسے میدان مین جہان جم کر لڑائی ہو وہ بخوبی جنگ کرنے کے قابل ہے لیکن اُسکو اپنے مورچے سنبھالنے مین بڑی دقت ہے کیونکہ فوج کی تعداد قلیل ہے اور زمین عجیب طرح کی ہے اور ایسے سوار بہت کم ہین جنپر اعتماد کیا جاسکتا ہے جسوقت باغی لوگ عقب سے حملہ کرینگے تو داہنے اور بائین جانب کے مورچے برابر اُکھڑتے رہینگے اور گو ہمارے سپاہی باغیون کو ہٹا دین لیکن وہ پھر حملے کیا کرینگے - اگر دشمنون کو یہ بات سوجھتی کہ وہ ایک بھاری دستہ فوج کا آگے بڑھا دیتے تو مین نہین دیکھتا کہ ہماری آمد و رفت اور رسد کا آنا کیونکر بند نہین ہوتا ہے -

دہلی سے انبالہ تک جسکے مابین ۱۰۰ میل کا فاصلہ ہے کل کیونکر حملہ ہوسکتا ہے۔ جنرل برنارڈ نے ۳۰-۲ ماہ گذشتہ کی جنگ کے بعد کا جو حال ہماری حالت کے بارے مین لکھا ہے اُس سے نہایت بیدلی ہوتی ہے۔ اور اگرچہ جنرل مذکور نے کئی ایک چھوٹی چھوٹی لڑائیون مین ہماری فتحیابی کی خبر بھیجی ہے لیکن اسپر بھی ابتک یہ نہوا کہ غنیم کے لوگ کھلے میدان مین اگر از سر نو لڑائی کرنے سے روکے جاتے جنوبی ملک سے ہمارے پاس کوئی معتبر خبر نہین پہونچتی ہے ایک روز یہ بیان کیا جاتا ہے کہ سر ایچ ہویلر کانپور مین محصور ہوگئے ہین اور بڑی مشکل مین اپنے کو سنبھال رہے ہین دوسرے روز یہ خبر آتی ہے کہ وہ آگرہ پر حملہ کر رہے ہین لیکن معتمد خبر جس مقام سے آتی ہے وہ سوا ئے فساد اور غدر کے اور کوئی بات نہین ظاہر کرتی ہے

ص ۱۲۱

یہان تک مین لکھ چکا تھا کہ دہلی سے میرے پاس یہ خبر آئی کہ کل سر ایچ برنارڈ ہیضہ سے مر گئے۔ اِس بہادر سپاہی کے جسکا چارون طرف ڈنکا بج رہا تھا کرنال مین جاکر وہان کی فوج پر حملہ کیا اور وہان سے پھر دہلی مین آیا جہان گائیڈس کی پلٹن کے کچھ لوگ ضائع ہوے لیکن بارش کا زمانہ آگیا تھا اور ایک مرتبہ کی بارش سے اُسکی جان جاتی رہی اس فصل مین اور شاید دو مہینے آیندہ تک اس سے بھی زیادہ بیماری رہیگی۔

بریگیڈیر جنرل لیس کاٹن نے مجھکو ایک چٹھی لکھی تھی وہ کئی روز سے میرے پاس رکھی ہوئی ہے۔ اب اِس خط مین اُسکا مضمون بھی مین ظاہر کیے دیتا ہون۔ اُس چٹھی مین ایک نہایت عمدہ راے ہندوستانی رجمنٹون کے افسرون کی تقرری کے لیے جسوقت وہ اِس ملک مین پہونچین ظاہر کی گئی ہے۔ ہندوستان مین پہونچکر بہت کم انگلش اشخاص اِس بات کا یقین کرینگے کہ بنگالہ کی دھوپ سے کسقدر مہلک نتائج پیدا ہوتے ہین۔ لوگ دن بھر باہر رہتے اور بیمار ہوجاتے ہین اور میڈیکل افسر (صیغہ ڈاکٹری کے افسر) اِس بات کو نہین جانتے ہین کہ جلد تر اُنکے معالجہ کی طرف متوجہ ہونا کسقدر ضرور ہے۔ مین نے اکثر سنا ہے کہ ملازمت کے پہلے سال مین جسقدر سپاہی مرتے ہین دوسرے اور تیسرے سال مین اُسقدر ہلاک نہین ہوتے ہین اب مین سمجھتا ہون کہ جنرل کاٹن نے جو تدبیرین بتائی ہین اُنسے بہت سی جانین بچ جائینگی۔ یہان پنجاب مین ہر طرح کی خاموشی ہے۔ نئے آدمی بڑی دھوم دھام سے بھرتی ہورہے ہین۔

التماس مکرر۔ اگر حضور بہتر سے بہتر افسر منتخب کرکے مقرر فرمانا چاہتے ہون تو میرے نزدیک بریگیڈیر جنرل چیمبرلین کو فوج دہلی کی کمان پر بھیجنا چاہیے۔

جسوقت سر جان لارنس دہلی کی فوج کو سنبھالنے کے لیے وہ وہ تدبیرین کر رہے تھے جو ان چٹھیون سے ظاہر ہوتی ہین تو اُسوقت خاص اُنکے صوبہ مین سخت خطرے پیدا ہوسکے جاتے تھے سیالکوٹ جہلم اور راولپنڈی اِن تینون چھاونیون مین فساد کا دھوان نکل رہا تھا اور ہر وقت اندیشہ تھا کہ کہین اُسکے شعلے بھڑک نہ اُٹھین۔ ہر چھاؤنی مین ہندوستانیون کی ایک یا زیادہ رجمنٹین تھین اور اِن رجمنٹون کے اکثر لوگ اُسوقت بھی لغزش کر رہے تھے اور اِسمین کوئی شک نہین کہ دہلی مین کسی اُلٹے نتیجہ کے پیدا ہونے یا عرصہ تک وہان تساہلی رہنے سے

یہ سب ہم سے باغی ہو جاتے ۔ سیالکوٹ اور جہلم مین اسمین کا ایک گورا بھی نہ جاتا ۔ راولپنڈی مین صرف ... گورے
اور چھ توپین اور کچھ توپخانے کے سپاہی تھے اور باغیون کے مقابلہ مین ان سب کی کیا بساط تھی ۔

سیالکوٹ کو ابتدا مین سر چارلس نیپیر نے چھاؤنی قایم کرنے کی جگہ تجویز کیا تھا تاکہ وہان سے گلاب سنگھ کی
کارروائیان روکی جاسکین ۔ اس خطرہ کی اب تک کوئی اصلیت ثابت نہ ہوئی لیکن اب ممکن تھا کہ وہ خطرہ اصل
معلوم ہو سکے کیونکہ اسوقت کم زور اور حیلہ باز ڈوگرا راجپوتون کی تلوار بھی بشرطیکہ اُسکا انسداد نہ کیا جاتا ہمارے
مقابلہ مین علم ہوتی ۔ جہلم اور راولپنڈی یہ دونون مقام بڑی سڑک کے اُس حصہ پر واقع ہین جو لاہور اور پشاور کے
مابین پڑتا ہے ۔ اور یہ صاف ظاہر تھا کہ ان مقامون مین سے اگر کسی مقام پر کامیابی کے ساتھ فساد اُٹھتا تو پنجاب
دو حصون مین منقسم ہو کر نصف اِدھر اور نصف اُدھر ہو جاتا ۔ اور جسطرح جان لارنس بڑے شوق سے اِس رنگین
عبارت مین بیان کرتے تھے ہزارہ اور پشاور دونون ہوا مین اُڑ جاتے (تحت الثریٰ کو پہونچ جاتے) آیا یہ امر ممکن تھا
کہ اِس قباحت کے انسداد مین دہلی کے فتح ہونے تک تاخیر کی جاتی جس سے امید پڑتی تھی کہ وہ خطرہ خود بخود جاتا رہیگا
یا یہ بہتر تھا کہ تینون مقامون مین سے ایک نہ ایک مقام پر باغیون کے ہتھیار لینے کا قصد کیا جاتا اور علی العموم ہر جگہ چاہے
غدر ہو جاتا لیکن ہتھیار لینے کی ضرور کوشش کی جاتی ۔

اسوقت حل طلب سوال یہی تھا ۔ سر جان لارنس نے پہلے تو تاخیر کی آزمایش کرنے کا قصد کیا اور تینون جگہ کے
فوجی افسرون کو ہدایت کی کہ جو لوگ بُرے چال چلن کے پائے جائین وہ نکال دیے جائین اور جو شخص عمدہ خدمت
کرے اُسکو خطاب دینے کا وعدہ کیا جائے اور جو لوگ باغیون کے مقابلہ مین مفت فوجی خدمت کرین اُنکو حوصلہ
دلایا جائے اِس آخری تدبیر کے متعلق بیشک ہمارے افسرون کو فریب سے بے فکر رہنے کی بہت کم ترغیب
ہوگی لیکن ہان اُس سے یہ کام البتہ نکل سکتا تھا کہ لوگ مشغول اور محفوظ کیے جاتے اور جو لوگ متزلزل ہوتے
اُنمین ثابت قدمی پیدا کی جاتی اور بدظن لوگون کے حوصلے پست ہوتے جان لارنس نے اِس بات کو دیکھکر
کہ راولپنڈی کی رجمنٹ نے از خود یہ کام کرنے کو کہا ہے اُنھون نے اُنکے روبرو ایک اِسپیچ دی جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ اُن لوگون مین سچی سرگرمی پیدا ہوئی اور جسوقت وہ اِسپیچ دے چکے تو لوگ لیٹنون کو پلٹتے وقت
خوشی کے نعرے بلند کرتے رہے چنانچہ بڑی دور تک اُنکی آواز جان لارنس کے کانون مین پہونچتی رہی ۔

لیکن دہلی پر قبضہ نہوا اور نہ کوئی علامت اِس بات کی پائی گئی کہ وہان کے باغیون کے ہاتھ سے شہر نکل جائیگا
ان غیر محفوظ چھاونیون کے سپاہیون مین "بیچینی کی علامتین" (یہ الفاظ ہر شخص کی زبان پر جاری تھے) ظاہر
ہونے لگین اور تھوڑے ہی زمانہ کے بعد در اصل بدظنی پھیلنے لگی ۔ جہلم مین سب مقامات سے زیادہ خطرہ تھا
اور جان لارنس نے پہلے وہین کا انسداد کیا ۔ انسداد کا صرف ایک طریقہ تھا کہ اپنے قریب خطرہ اور زیادہ کرکے

دوسری جگہ کی حفاظت کی جاتی - جان لارنس نے دو باغی کمپنیان جہلم سے راولپنڈی کو طلب کین اور اُنکی جگہ جنگی پولیس کا ایک قوی گروہ اُن سواروں اور تنخواہدار پیادون سے جن پر شبہہ نہ تھا ایک تعینات کیا۔ جان لارنس نے خیال کیا کہ اسوقت موقع بھی ہے اسطور پر ہر جگہ کا خطرہ برابر کرنیکے دونون مقامون مین ایک ساتھ ہتھیار رکھوا لینے کا قصد کیا جاے - جان لارنس کے پاس جو چند توپین اور ایک قلیل تعداد گورون کی تھی اُسمین سے نصف توپین نصف گورے جہلم کو بھیجدیے اور باقی ماندہ گورون اور توپون سے جنکی تعداد محض قلیل تھی راولپنڈی مین باغی رجمنٹ سے ہتھیار لینے کی تیاری کی۔

یہ جولائی کی ساتوین تاریخ تھی جنگی حکام نے اس تدبیر کی بڑی پختگی کر لی تھی لیکن جسوقت جان لارنس اپنے آدمیون کو اشارہ کرنا چاہتے تھے وہ خائف ہو کر بدظن ہو گئے اور اپنی لینون مین جا کر اُنھون نے اپنے کو مسلح کر لیا۔ "لیکن عمدہ انتظام اور رجمنٹ نمبر ۵۸ کے افسرون کے رعب سے جنھون نے بڑی تعریف کا کام کیا قریب قریب کل آدمیون نے ہتھیار رکھدیے کوئی چالیس آدمی کے قریب بھاگ گئے لیکن اُنکا تعاقب کیا گیا اور وہ مقتول یا گرفتار ہوے"۔ سر جان لارنس نے لارڈ کیننگ کو صاف صاف اور بلا رنگ آمیزی جو کچھ لکھا اُسکا یہی حال ہے - جان لارنس کا کبھی یہ طریقہ نہین رہا کہ جس کام کو اُنھون نے خود انجام دیا ہو اُسکو افتخار کے ساتھ بیان کرتے - اور جان لارنس نے اس زمانے کے واقعات کے متعلق اپنے دوستون کو جو چٹھیان لکھی ہین اُنمین سے کسی چٹھی مین کسی مقام پر بھی کوئی اس قسم کی بات نہین دیکھی جس سے معلوم ہو سکتا کہ اُنکی حالت تباہی کے قریب ہے یا اُنپر کوئی بڑا خطرہ واقع ہے یا اُنھون نے کوئی بڑی بھاری تدبیر نکالی ہے۔

خوش قسمتی سے جان لارنس کے قائم مقام سکرٹری آرتھر برینڈرتھ صاحب ایسے پیچیدہ ذہن نہ تھے اور اب جسوقت لارڈ لارنس کی تعریف یا مذمت انسانی اختیار سے باہر ہو گئی تو سکرٹری مذکور نے اُنکی ذاتی ہمت اور رعب کے بارے مین (جو اس نامی گرامی وقت مین ظاہر ہوئی تھی اور جسکو شاید اُنکے منہ سے کسی نے نہ سنا ہوگا) مجھسے تذکرہ کیا ہے -

(آرتھر برینڈرتھ صاحب کا بیان ہے کہ) مجکو لارڈ لارنس کا یہ تردد خوب یاد ہے کہ سپاہیون سے ہتھیار رکھوانے مین ایسا بندوبست کیا جاے کہ جہان تک ممکن ہو کسی طرح کی خونریزی نہ ہونے پاے - وہ ایسے سپاہیون کو خوب جانتے اور اس بات کو خوب پہچانتے تھے کہ اُنمین سے بعض بعض لوگ درحقیقت ہم لوگون سے کیسے بدظن تھے اور جہالت اور حماقت سے اُنمین اکثر اشخاص کو کیونکر ترغیب ہوتی تھی اور بر وُسا اور دھوکے چالاک جاسوسون نے کیونکر اُنکو اپنا شکار بنایا -- اس ہتھیار رکھانے کی کارروائی سے لارڈ لارنس کا خاتمہ ہی کر دیا تھا - توپخانہ کو حکم ہوا تھا کہ باغی لوگ جسوقت فساد کرین فوراً اُنپر باڑھ ماری جائے اور وہ لینون مین جا کر پناہ لینے نہ پائین جہان وہ اپنے کو بچا سکتے تھے - ایک

سوار کی قرابین اتفاقیہ طور پر چل گئی اور اس سے باغی لوگ خائف ہوکر لارڈ لارنس کے آگے سے نکل کر بھاگنے لگے جنکا معمول تھا کہ اپنی جان کبھی نہین چھپاتے تھے اور اُن لوگون کے سامنے کھڑے ہوئے تھے اور اُنکو فی الفور سمجھانے لگے۔ اگر بریگیڈیر کرنل کیمپبل نے جو توپخانہ کے ایک تجربہ کار افسر تھے بچانہ لیا ہوتا تو لارڈ لارنس اور اُنکے غول کے لوگ یکبارگی توپون کے گولون سے اُڑگئے ہوتے۔ معہذا باغی لوگ اپنی کیمپون کی طرف بھاگ نکلے لیکن لارڈ لارنس نے معاً اُنکے پیچھے اپنا گھوڑا سرپٹ دوڑایا اور جس مستعدی سے وہ لوگ اپنی چارون طرف باڑھین مار رہے تھے اُسکا کچھ خیال نہ کرکے اُنکو للکارا کہ کھڑے رہو اور کیون اپنی جان ہلاک کراتے ہو۔ اُن لوگون کے بچانے کے اشتیاق مین جان لارنس کو اپنی حفاظت کی کچھ پروا نہ تھی اور کرنل بارنسٹو کی مدد سے اُنکو کامیابی ہوئی جسوقت ہم لوگ سوار ہوکر کیمپون مین پہونچے تو ان سپاہیون کی عجیب حالت تھی کہ خوف کے مارے بالکل گھبرائے ہوئے تھے۔ اسوقت تک سب کے سب اپنی اپنی بندوقین تیار کرچکے تھے اور اگر ذرا بھی غلطی ہوتی یا جھوٹا قدم پڑتا تو پہلی آواز چھوٹ جاتی اور اُسوقت ہمارے روکنے سے وہ لوگ نہ رُکتے لیکن ایسے چیف کے سامنے دلائل اور براہین سے ہر شخص نے اس امر کی کوشش کی کہ اُن لوگون کا بھروسہ ہم پر بدستور قائم رہے اور جیساکہ اوپر بیان کیا گیا اس امر مین کامیابی بھی حاصل ہوئی۔ لارڈ لارنس کی جو اسقدر ترقی ہوئی وہ سب اسی ذاتی کام کی بدولت ہوئی جسکو اُنھون نے نہایت اشتیاق سے انجام دیا تھا۔

بنی نوع انسان کی جانون کے بچنے سے سر جان لارنس کو جسقدر خوشی حاصل ہوئی تھی (اور وہ اُنکی کوششون کا نتیجہ ہے) وہ ایک چٹھی سے جسکو اُنھون نے چند ہی روز کے بعد جنرل سڈنی کاٹن کے نام لکھا تھا بخوبی دریافت ہوسکتی ہے شاید جنرل موصوف کو اسطرح کے اکثر موقعے ملے ہونگے۔

مجھکو یہ بات کہنا واجب و لازم ہے کہ رجمنٹ نمبر ۵۸ کے سپاہیون کو جو گولی نہین ماری گئی تو اس سے مجھکو بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ ہماری بردباری کا ایک بہت عمدہ نتیجہ منتج ہوا۔ سوائے اس برتاؤ کے اور کوئی بات ایسی نہ تھی جس سے سپاہیون کو یقین ہوتا کہ ہم لوگ دل سے اُنکے بچانے کے خواہشمند تھے مین نے اُس روز سپاہیون سے بات چیت کرنے کے وقت پوچھا کہ تم لوگ بھاگ کیون گئے تھے۔ اُنھون نے جواب دیا "اسوجہ سے کہ آپ لوگ ہمکو توپون پر اُڑانا چاہتے تھے"۔ مین نے پوچھا "اگر ہم لوگون کا یہ قصد تھا تو پھر کیون اُس سے باز رہے۔ جسوقت تم لوگ بھاگے اور ہم نے تم کو گولیان نہ مارین تو اصل حقیقت حال تم پر کھل گئی ہوگی"۔ اُنھون نے پھر کہا کہ "تو آپ ہمارے ہتھیار کیون لیتے ہین۔ ہم نے کوئی قصور نہین کیا ہے"۔ مین نے جواب دیا "سچ ہے تم لوگون نے کوئی قصور نہین کیا لیکن تمھارے قرابتمندون دوستون اور ہموطنون نے کیا ہے ہم یہ کارروائی صرف اپنی حفاظت کے لیے کر رہے ہین۔ ہتھیار تمھارے نہین ہمارے ہین گورنمنٹ کو اختیار ہے چاہے اُنکو لے چاہے چھوڑ دے"۔ افسرون نے نہایت عمدہ برتاؤ کیا اور یہ حصۂ فوج جہان تک کہ مین تمیز کرسکتا ہون بہت اچھا ہے لیکن ابھی ہم کسی پر اعتماد نہین کرسکتے ہین۔ بعض بعض صورتون مین خود ہمارے پنجابی سپاہی بگڑ گئے ہین۔

کیا عمدہ بات ہوتی اگر سر جان لارنس کی اِس چٹھی اور اسی طرح کی دوسری چٹھیون نے اُن تمام باتون کو جو غدر کے زمانہ مین اور اُس سے زیادہ اِس خطرہ کے دور ہونے کے بعد واقع ہوئی تھین سب جگہ پھیلا دیا ہوتا ہمکو تعجب ہونا چاہیے کہ ایسا نہین ہوا لیکن اِس امر سے انکار کرنا غیر ممکن ہے کہ اگر ویسا کیا جاتا تو انگلش اشخاص اُس بہادرانہ جنگ کے حالات کو ایسے سچے اطمینان سے خیال کر سکتے جو اب مشکل سے اُنکی طبیعت کو حاصل ہو سکتا اُس زمانے کی انگلش اور ہندوستانی تحریرات مین ایسے اقوال اور افعال کے حالات درج کیے گئے ہین جنکو جائز قرار دینا بلکہ اُنسے درگذر کرنا بھی غیر ممکن ہے جن لوگون کو معلوم نہین ہے کہ علی الاتصال کئی مہینے تک غیر آدمیون کی ایک جمعیت کثیر کے مابین سر بکف پھرنا کیسا ہوتا ہے اور جو لوگ ایک بعید فاصلۂ زمان و مکان کے بعد اُن تمام باتون کو جو اُسوقت واقع ہوئی تھین آہستگی سے اِسوقت خیال کرتے ہین اُنکے لیے ایسے لوگون پر بیباکی سے الزام لگانا بہت آسان بات ہے جنکے دل و دماغ کی قوت اِس جانکندنی کی حالت مین کسیقدر جاتی رہی تھی لیکن اُن چند آدمیون کی تعریف کرنا البتہ آسان نہین ہے جنھون نے اُن دونون قسم کے آدمیون کو اپنے اختیار مین رکھا یعنی ایک وہ لوگ کہ جسوقت لڑنے کی ضرورت ہوئی تو اپنی جان پر کھیل کر لڑا کیے لیکن جسوقت تلوار کو میان مین رکھنا ممکن ہوا تو میان مین رکھ لیا۔ اور دوسرے وہ لوگ جنھون نے سختی سے انصاف کرنے مین نرمی سے اُسکی اصلاح کرنا فروگذاشت نہین کیا اور کل قوم پر جسے اثم یا جہالت یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگون کے نادانستہ خوف کا الزام لگانے سے انکار کیا۔ اور ان لوگون مین میرے نزدیک سر جان لارنس کی جگہ ہمیشہ سب سے ممتاز رہی۔

جہلم کا کام چندان عمدگی سے انجام نہین ہوا لیکن صاحب چیف کمشنر اُسکی بابت الزام نہین دے سکتے تھے ہتھیار لینے کا بندوبست اگر زیادہ نہین تو راولپنڈی کے برابر جہلم مین بھی کیا گیا تھا۔ راولپنڈی مین جسقدر فوج رکھ لی گئی تھی اُس سے کہین زیادہ یعنی ۱۵۰۰۔ آدمی اِس خاص کام کے لیے علٰحدہ کر دیے گئے تھے اور جان لارنس نے خود بڑی تاکید سے کمان افسر کو یہ صلاح دے دی تھی (اس سے زیادہ وہ کچھ نہین کر سکتے تھے) کہ جس صورت مین سپاہی لینئون مین جا کر پناہ لین تو ہم لوگون کو سامنے یعنی اُس سمت سے جدھر توپین لگی ہین حملہ کرنا نہ چاہیے بلکہ عقب سے حملہ کرنا چاہیے جدھر کوئی حفاظت نہین ہے دیسی رجمنٹ نمبر ۱۴ متعینۂ جہلم عرصہ سے بدنام تھی اور ساتوین تاریخ صبح کو جب اُس رجمنٹ کے آدمیون نے دیکھا کہ راولپنڈی کی فوج پہونچتی جاتی ہے تو اپنی بندوقین تیار کر کے لینئون کی طرف ریلا کر کے جانے لگے۔ ہم لوگون نے سامنے حملہ کیا اور باغیون نے سخت نقصان پہونچا کر ہمارے آدمیون کو بھگا دیا۔ دن بھر خوب لڑائی ہوئی جسمین باغی کبھی تو ہٹ گئے اور کبھی پھر کھیت مین جم کر لڑتے رہے۔ اور جب رات ہوئی تو بڑی مشکل سے باغی لوگ ایک قریب کے موضع کی طرف بھاگ گئے۔

اور ہماری ایک توپ اور ننانوے سوار اور ڈیڑھ سو پیادے ضائع ہوئے ظاہراً آثار معلوم ہوتے تھے کہ دوسرے دن
پھر جنگ ہوگی۔ لیکن رات کو باغی سپاہیون کے دل چھوٹ گئے اور وہی ایک ہفتہ مین ایک نہ ایک طور سے
سب کے سب ہمارے ہاتھ آ گئے۔

سر جان لارنس جو راولپنڈی مین تھے اُنکے پاس گھنٹہ گھنٹہ کے بعد بالتفصیل خبر پہونچتی جاتی تھی کہ
لڑائی کا رنگ کیا ہے۔ جیسا کہ ہم پیشتر بیان کر چکے ہین اُنکو خود دوسرے روز بہت کچھ کھٹکا تھا۔ لیکن اُنھون نے
اپنی کوٹھی مین ایک کونسل جمع کی اور اپنی راے پر بھروسہ کرکے اور اِس امر کو سمجھکر کہ آیندہ وہان کے فساد کے
کہان تک پھیل جانے کا اندیشہ ہے اپنی باقی ماندہ سپاہ کے نصف آدمی اور جہلم کو روانہ کردیے۔ یہ لوگ اس
مضمون کا تاکیدی حکم پاکر فوراً روانہ ہوے کہ جسطرح بنے پہلے دن تیس۳۰ میل اور رات کو چالیس۴۰ میل کا سفر
طے کرین۔ تاکہ ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ کسی حالت مین اِس مفسدہ کے فرو کرنے مین تاخیر نہونے پائے۔ برینڈرتھ صاحب
بیان کرتے ہین کہ مجھکو خوب یاد ہے کہ اُسوقت باروت ضرورت بکثرت موجود نہ تھی اور سر جان لارنس نے دفعتاً یہ قطعی حکم دیا تھا
کہ تمام لوگون کو کمک کے لیے بھیجدیا جائے اور ہم لوگ صرف کرنل کاکس پر چھوڑ دیے جائین کہ رات کو وہ
کیا کارروائی کرسکتے ہین۔

باغیون کو جو کامیابی حاصل ہوئی اُسکے قیام کا زمانہ بہت ہی قلیل تھا لیکن بدقسمتی سے اتنی مدت بھی
سیالکوٹ مین فساد پیدا ہونے کو کافی ہوگئی جسکا ایک عرصہ سے کھٹکا تھا اور بعض غیر معمولی دقتون کے سبب سے
اب تک اُسمین تاخیر ہوئی تھی۔

سیالکوٹ مین بریگیڈیر برائینڈ کی ماتحتی مین ۷۰۰ مسلح ہندوستانی پیادے اور ۲۵۰ سوار تھے گورون کی جو
سپاہ اِس بڑی چھاؤنی مین غدر کے شروع ہونے پر کامل بحث اور ذمہ داری کے پورے خیال کے بعد تعینات
کی گئی تھی اُسکو سر جان لارنس نے گشتی کالم فوج مین شریک کرنے کے لیے طلب کرلیا تھا۔ چند اور مشکل مسئلے
اُسوقت سر جان لارنس کے روبرو پیش تھے۔ لوکل حکام نے جو ایک لازمی امر ہے اپنے اپنے مقام کی حفاظت کا
خیال کیا اور جہان تھے وہین بیٹھے رہے۔ لیکن صاحب چیف کمشنر نے اِس بات کو دیکھکر کہ کل مقامات مین گورونکی
کافی تعداد موجود نہین ہے اور گشتی کالم فوج کو بھی بات بتاکر ضرورت کا لحاظ کرنا ضروری امر ہے اُس تدبیر پر عمل کیا
جسمین کم خطرہ تھا اور گورون کو ایسے مقام سے واپس طلب کرلیا جسکو سر چارلس نیپیر کے سوا اور کسی شخص نے
زیادہ ضروری تصور نہین کیا تھا اور جسکی نسبت خود اُنکو یقین تھا کہ اسوقت بھی مہاراجہ گلاب سنگھ کے کسی حملہ کا وہان
کھٹکا نہین ہے اور ساتھی اِسکے سر جان لارنس نے بریگیڈیر برائینڈ کو صلاح دی کہ اگر اُنکو اپنے ہندوستانی
سپاہیون پر بدظن ہونے کا گمان ہو تو جو گورے وہان باقی رہ گئے ہین اُنکے ذریعہ سے مشکوک سپاہیون کے ہتھیار

ص ۱۲۵

ص ۲۶۱ رکھو الین اسکے بعد پھر ہتھیار لینے کا وقت باقی نہ رہیگا۔ اب تک اُن لوگون نے بدظنی کی کوئی علامت علانیہ نہین ظاہر کی تھی اور بریگیڈیر براینڈ نے کشادہ دلی سے اپنی حفاظت اور اپنے افسرون کی حفاظت سپاہیون کو کُتا کر حاصل کرنا ناپسند کرکے اپنی جرأت اور ہمت سے اُن لوگون کو سیدھا کر لیا۔ وہ جانتے تھے کہ مین ایک باروت کی میگزین پر بیٹھا ہون لیکن اس امر کو بخندہ پیشانی انجام کرنے کا اپنے کو پابند سمجھے۔

آخر کار باغیون نے اُس طرفۃ العین کی کامیابی سے جو جہلم مین اُنکو حاصل ہوئی تھی شورش مچانا چاہی۔ پیادون نے اپنے افسرون کے بچانے مین کد کی لیکن سوارون نے جو زیادہ خونخوار تھے جس افسر کو پایا مار ڈالا خود براینڈ اور ایک مشنری کو جو اُنکے عیال کے ساتھ تھا اور دو نہایت معزز ڈاکٹرون کو بھی ہلاک کیا۔ اسکے بعد لوٹ شروع ہوئی۔ جہلم کے تمام مکان ویران کر دیے کچہریان برباد کر ڈالین جیلخانہ توڑ ڈالا اور قیدیون کو نکال دیا اور سب سے خراب بات یہ ہوئی کہ پنجاب کی جنگی پولیس کے چند افسرون نے ہمارے ساتھ دغا کی لیکن غدر بھر مین سوا اسکے اور کوئی واردات اِس طرح کی واقع نہین ہوئی لونڈی غلام تک جنکی خیر خواہی علی العموم ضرب المثل تھی اپنے مالکون سے پھر گئے۔

لیکن اسپر بھی باغیون کے افعال مین بہت سی باتین درگذر کرنے کے قابل تھین ظاہر اُنھون نے اپنے افسرن علی الخصوص کرنل فارگوہرسن اور کپتان کال فیلڈ متعلقہ رجمنٹ نمبر ۳ کے ساتھ سچّی ہمدردی کی۔ باغیون نے پہرا بٹھا کر دن بھر اُنکی حفاظت کی اور اُسکے بعد اُنکو اجازت دی کہ بھاگ کر نکل جائین۔ اُنسے رخصت ہونے کے وقت بہت سے سپاہی روتے اور اُنکے قدم چومتے تھے جو ہندوستانیون مین ایک بڑی تعظیم تصور کی جاتی ہے اور اُنکی مفارقت پر نہایت افسوس کرتے تھے۔ جسوقت باغیون سے کپتان نے اصرار کر کے کہا کہ تم لوگ غدر مین شرکت نہ کرو تو اُنھون نے کہا کہ اِس بات مین ہم مجبور ہین ہمکو فائدہ سرکار کے لحاظ سے ضرور لڑنا چاہیے۔ اُنکو اپنی کامیابی پر اسقدر بھروسہ تھا کہ اُنھون نے کرنل فارگوہرسن سے التجا کی کہ اگر آپ ہمارا ساتھ دین اور اپنی کمان پر قایم رہنے سے رضامندی ظاہر کرین تو ہم دو ہزار روپیہ ماہواری آپ کو دینگے اور پہاڑ پر رہنے کے لیے مکان بنوا دینگے یہ ماجرا ایسا تھا جسکا اثر جان لارنس پر بہت ہوا (اور جسوقت اُنھون نے سُنا کہ یہ باغی سپاہی سب کے سب ہلاک کیے جائینگے تو اُنکو وہ قصہ پھر شوق سے یاد آیا) اور وہ مقتضی اِس امر کا تھا کہ جسقدر لوگ ہلاک کیے جاتے اُسیقدر کم تھے۔

لوٹ کے ختم ہونے کے بعد باغیون نے جہلم کی ایک پرانی توپ کو جو اُنکے ہاتھ لگی تھی لیکر عمدہ انتظام کے ساتھ ص ۲۶۲ دہلی کی جانب کوچ کیا اور بگمان غالب وہ دہلی پہونچ ہی جاتے لیکن سر جان نکلسن اپنے کالم کے ساتھ اُن لوگون کے رستہ سے اتنے فاصلے پر تھے کہ لوگون کو معلوم ہوا کہ صاحب موصوف کے لیے اُنکی راہ روکنا بالکل غیر ممکن ہے۔ اِس مشہور

تر پچھے کوچ کے ذریعہ سے جسمین معجزے کے طور پر تعجیل اور ثابت قدمی کی گئی سر جان نکلسن نے یہ بندوبست کیا
کہ آگے عین راستہ مین صاحب موصوف کی فوج آکر خلل انداز ہو۔ نکلسن صاحب نے اس قلیل گورون کی فوج کو
عجیب طرح سے آفت مین ڈال دیا تھا جو اگر سیالکوٹ مین رکھی جاتی تو وہان باغیون کو حد سے زیادہ خوف دلا سکتی تھی
اسکا ذکر کچھ آگے چلکر بیان کرینگے۔ اس اثنا مین ہمکو جدید بریگیڈیر جنرل کی ابتدائی کارروائیون اور اُن
باتونکو بیان کرنا لازم ہے جو جنرل مذکور کے تذبذب اور خود رائی سے تعلق رکھتی ہین اور اس سوانح عمری مین درج
کرنے کے قابل ہین۔ مین نے بیان کیا ہے کہ جسوقت نکلسن صاحب کو پہلے پہل ایک فوج کی سرداری کی
حیثیت مین رزمگاہ آنے کا موقع ملا تو لوگون کو ضرور عجیب عجیب باتون کے واقع ہونے کی امید ہوگئی اور تھوڑے
دن نہ گذرنے پائے کہ اُنھون نے باوصف عمدہ ارادون کے اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ اپنی بیباکی اور نافرمانی
حکام بالادست کے بارے مین اپنی عادت کے سچے پابند رہینگے۔ نکلسن صاحب نے سر جان لارنس کو ایک
چٹھی مین جسکو مین نقل کر چکا ہون لکھا تھا کہ میرے بارے مین یہ تصور کرنا چاہیے کہ "ما الماضی لاتذکر"۔ اور جو کچھ
اُنھون نے کہا وہ بہت اچھا ہوا کیونکہ شکایت اور غلط فہمی کی بہت سی وجہین اُس قسم کے جوش وخروش کی
بڑھی ہوئی خواہشون کے پورا کرنے کو پیدا ہو جاتی ہین۔

جان لارنس لکھتے ہین "مجکو بڑی مسرت حاصل ہوئی کہ آپ کی چٹھی آئی اور اُسکو دیکھکر معلوم ہوا کہ آپ نے
سابق کی باتون کو دل سے دور کر دیا ہے۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ تمام سرکاری معاملات مین مین اپنے
فرائض منصبی کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتا ہون۔ جس مقام پر مین اپنے ساتھ کام کرنے والون کی کارروائیونکو
اتفاق کے قابل پاتا ہون وہان اتفاق کرتا ہون اور جہان نہین پاتا وہان اس بات کی کوشش کرتا ہون کہ جہانتک
مجھ سے ممکن ہو انکا دل کم دُکھاؤن"۔

راولپنڈی سے روانہ ہوتے ہی نکلسن صاحب نے ایک ایسی تدبیر کی تھی جو اُنکی عہد شکنی پر منجر
ہوتی تھی۔ صاحب موصوف نے زبانی گفتگو کے وقت جان لارنس سے اصرار کیا تھا کہ گورون کی ایک رجمنٹ
جو راولپنڈی اور جہلم کے سپاہیون کو روکے تھی اور جس سے آخر مین اُنکے ہتھیار لینے کا کام انجام کرایا گیا اُنکے
کالم کے ساتھ کر دین۔ سر جان لارنس نے جواب مین لکھا تھا کہ کالم کی تعداد اُس ضرورت سے زیادہ ہے جو
پنجاب مین واقع ہے اور راولپنڈی سے اُسکو جدا کرنا بجز اسکے ہے کہ لاہور اور پشاور کے مابین آمد و رفت بند
کر دی جاسے۔ اور قرب و جوار کے اضلاع مین بد انتظامی پھیلا دی جاسے۔ انکو کسی طرح سے ایسی خطرناک
کارروائی کرنا لازم نہ تھی الا اسوقت کہ جب دہلی کی حالت اور بھی نازک ہو جاتی اور وہ اس بات پر مجبور ہو جاتے
کہ ایک ایک آدمی کو وہان بھیجدینے اپنے پاس کسی کو بھی نہ رہنے دیتے۔

صل ۱۲۱

نکلسن صاحب نے راولپنڈی سے روانہ ہوتے ہی براہ راست جنرل گووان کو اس مضمون کی چٹھی لکھی
کہ گورون کی فوج واپس طلب کرین خواہ سر جان لارنس اس بات پر رضامند ہون خواہ نہون - وہ عجیب
طرح کی بیباکی سے اپنے افسر کو لکھتے تھے کہ ہم نے یہ کام کیا ہے اور اسکے بعد یہ حاشیہ لگاتے تھے کہ اتنا لکھنا بہت
ضرور ہے کہ جو کچھ مین نے کیا ہے وہ اپنا فرض منصبی سمجھکر کیا ہے - سر جان لارنس بھی اسطرح کی عجیب بلاغت و بردباری سے
جواب دیتے ہین کہ "مجھکو افسوس ہے کہ راولپنڈی کے بارے مین آپکی جو رائے ہے اس سے مین اتفاق
نہین کرسکتا ہون - جب تک گشتی سپاہ کے ساتھ آپ گورون کی ایک رجمنٹ رکھتے ہین اسوقت تک مین نہین سمجھتا
کہ حضور ملکہ معظمہ کی پلٹن نمبر ۲۴ کے گورے یہان رہنے کے مقابلہ مین کوئی دوسرا کام کرسکین اور وہ قرین مصلحت
ہو - لیکن جن وجوہات پر آپ نے جنرل گووان کو چٹھی لکھی تھی مین انکو خوب سمجھتا اور تسلیم کرتا ہون -

نکلسن صاحب جالندھر کے کالم مین ۲۱ - جون کو جاکر شریک ہوئے اور انکی پہلی ہی کارروائی سے بخوبی
ثابت ہوگیا کہ ایک کامل سپاہی میدان مین آیا ہے - نکلسن صاحب گویا اسطور پر کہ جیسے وہ سیدھے دہلی کو جاتے تھے
دو دن دیر کرکے روانہ ہوئے اس سے کالم کے لوگ نہایت متعجب اور بسمرور تھے لیکن نکلسن صاحب کو اور ہی باتون کا
خیال تھا - اور بہت سی تعریف کے قابل کارروائیان کرنے کے بعد جنمین سے ہر ایک کارروائی ٹھیک اسطور سے
جیسا مناسب تھا عمل مین لائی گئی نکلسن صاحب نے آٹھ سو گورون کے ذریعہ سے نمبر ۳۳ و نمبر ۳۵ دونون پلٹنون کے
ہتھیار رکھوا لیے - انمین سے ہر ایک رجمنٹ انکے کالم مین داخل ہوچکی تھی اور اگر دہلی تک پہونچتی تو وہ باغیون کے
شریک ہوجاتی - دوسری رجمنٹ جسکو حکم ہوا تھا کہ ہوشیارپور سے جاکر راستہ مین نکلسن صاحب کی فوج کے شریک
ہوجاوے وہ بھی مشتبہ تھی - نہ تو ایک گولی چلی اور نہ کوئی قطرہ خون کا گرنے پایا - سر جان لارنس اس فعل ہی سے
خوش ہوئے اور جس طریقہ سے یہ کام انجام ہوا اس سے انکو اور بھی زیادہ خوشی حاصل ہوئی - لیکن جب نکلسن صاحب نے
مفصل حالات بالکل تحریر نہ کیے تو انھون نے ایک چٹھی کے ذریعہ سے جسکا مضمون مین اوپر نقل کرچکا ہون استفسار
کیا کہ جو کچھ کیا جائے اس کام سے اور جس وجہ پر وہ کام کیا جائے اس وجہ سے مجھکو آگاہی حاصل ہونا چاہیے - مجھکو اس
بات مین کوئی شبہہ نہین معلوم ہوتا کہ یہ کارروائی بالکل صائب ہے اور اسمین کسی طرح کا کھٹکا نہین ہے لیکن مین چاہتا ہون
کہ جو کام کیا جائے اس سے اور جس وجہ سے کیا جائے اس وجہ سے مجھکو مطلع ہونا چاہیے اسکے لیے چند لفظین کافی ہین -
مین پنجاب کا حاکم ہوکر اگر گورنمنٹ کو لکھون کہ ایسی اور ویسی بات ہوئی اور اسکی کوئی وجہ نہ بیان کرون تو کتنا مہمل معلوم ہوگا -

اسکی وجہ بروقت لکھکر بھیجی گئی اور سر جان لارنس نے اسی وقت بتاریخ ۷ - جولائی یہ جواب لکھا "آپ کی چٹھی
مورخہ ۵ - ماہ حال سے مجھکو کمال اطمینان ہوا آپ یہ نہ خیال فرمائیے کہ مین آپ کو تنگ کر رہا ہون مین یہ امید
نہین کرسکتا اور نہ کرتا ہون کہ تمام دن آپ دھوپ مین پھر کر مجھکو طومار لکھا کیجیے گا - ایسے موقع پر دو سطرون کا

ص ۲۹

ایک نیم سرکاری رقعہ کافی ہے اِس سے بڑی دلجمعی ہو جائیگی تاآنکہ باضابطہ رپورٹ وصول ہو۔ مین صرف یہی جاننا چاہتا ہون کہ کیا کام کیا اور کس وجہ سے کیا گیا"۔

اب نکلسن صاحب پھلور سے امرتسر کو واپس آئے اور اِس بات کو سنکر کہ جہلم مین جو فساد اُٹھا تھا اُس مین نصف کے قریب کامیابی حاصل ہوئی ہے جنرل موصوف نے وہان کی رجمنٹ سے ہتھیار رکھوا لیے دو دن کے بعد اِس سے بھی بدتر خبر پہونچی کہ باغیون کو سیالکوٹ مین کامل کامیابی حاصل ہوئی اور وہان کے سوارون کے ایک پرے کی طبیعتون کا خیال کر کے نکلسن صاحب نے دوسرے پرے پر بھی اُسی طرح کا شبہہ کیا اور اُس سے بھی ہتھیار رکھوا لیے اور پھر اپنے آدمیون کو جمع کر کے باغیون پر نمایان طور سے حملہ کرنے کی تیاری کی جو اپنی کامیابی پر نازان تھے اور اُنکو ہرگز اِس بات کا خیال نہ تھا کہ جنرل موصوف اتنے فاصلہ پر ہین جو اُنکی سرکوبی کر سکینگے اور وہ سیالکوٹ سے دہلی کی طرف رُخ کر کے روانہ ہوئے اُنکا راستہ گُرداس پور ہو کر گیا تھا جو دریاے راوی کے قریب واقع ہے اور نکلسن صاحب بھی سمجھتے تھے کہ بگمان غالب وہ اسی راستہ سے جائینگے یہان سے اُن لوگون کا ارادہ تھا کہ نور پور اور ہوشیار پور کو جائین اور ہر ہر مقام کے قواعددان یا غیر قواعددان باغی سوارون یا پیدلون کو جو ہمیشہ ہر وقت بڑھتے جاتے تھے اپنے ساتھ لیکر عقب سے ہماری اُس سپاہ پر حملہ کرین جو دہلی کے سامنے جمع تھی اور انتہا مرتبہ کی پریشانی مین مبتلا تھی آیا جنرل نکلسن صاحب ایسے وقت گُرداس پور پہونچ سکتے تھے کہ اِس کارروائی کو روک سکتے گُرداس پور چالیس میل سے زیادہ فاصلے پر واقع تھا۔ باغی لوگ پورے دو دن کے کوچ پر جنرل نکلسن صاحب سے دور تھے اور جولائی کی دھوپ جو جنرل موصوف کے اکثر گورون کے حق مین مہلک تھی سپاہیون کی بہت کم یا بالکل خلل انداز نہین ہو سکتی تھی۔ جنرل نکلسن صاحب کا باغیون پر دھاوا کرنا گویا جنگلی بط کا تعاقب تھا۔ لیکن جو لوگ جنرل نکلسن سے واقف ہین وہ کئی مرتبہ اِس بات کو دیکھ چکے تھے کہ جنرل مذکور ناممکن کو بھی ممکن کر لیتے تھے۔

۱۰۔ جولائی کا پورا دن اِس بات مین صرف ہوا کہ جنرل نکلسن ہر ایک گاڑی اور چھکڑے اور گھوڑے اور ٹٹو کو جو لاہور اور امرتسر کے درمیان کی سڑک پر مل سکا اپنے کیمپ مین لا لا کر جمع کرتے رہے بہت سے سپاہی جنھون نے کبھی گھوڑے کی شکل بھی نہین دیکھی تھی اپنی جان کو جوکھم مین ڈالکر اُن سوارون کے گھوڑون پر جنکے ہتھیار لے لیے گئے تھے سوار ہوئے اور جن یکّون پر صرف دو دو آدمیون کی اجازت تھی اُن پر جبراً چار چار آدمیون کو جگہ دی گئی۔ اسپر بھی وہ لوگ کچھ کم نہین رہ گئے تھے جنکو پیدل جانا پڑا۔

جنرل غ چلے کوچ شروع ہوا۔ اور رات کو جب دن کے مقابلہ مین کہین زیادہ ٹھنڈک تھی توپون کی گاڑیان اور حد سے زیادہ لدے ہوئے چھکڑے اور پیدل چلنے والے آدمی چھبیس میل کا سفر کرنے کے لیے تیار ہوئے لیکن اٹھارہ میل کا سفر ابھی اُنکو اور طے کرنا باقی تھا اور اِس سفر کو عین جولائی کی تمازت آفتاب مین طے کرنا پڑا جو لوگ یکّہ

ص ۱۳۰

اور توپ کی اور گاڑیون پر سوار تھے وہ درختون کی شاخون کی چھاتے لگائے ہوئے تھے اور جسوقت تازہ دم لوگون نے
کوچ کیا تو اُسوقت کی موٹی ظرافت اور مختلف قسم کی سواریون کا ہجوم اور اُسکے بعد پیدلون کے غول ڈربی کے
دن کی اُس سڑک کو یاد دلاتے تھے جو مقام اِپسم کو گئی ہے۔ لیکن یہ کیفیت عرصہ تک نہین رہی لوگ سڑک پر
غش کھانے اور مرنے لگے اور اِس کوچ کی ایک کیفیت جسکو مین سمجھتا ہون کہ اب تک کسی نے نہ لکھا ہوگا جنرل نکلسن
کی عادت سے اسقدر تعلق رکھتی ہے کہ وہ اِس مقام پر فروگذاشت کرنے کی قابل نہین ہے۔

جسوقت دھوپ انتہا مرتبہ کی تیز تھی تو جنرل کی فوج ایک باغ کے قریب پہونچی جسمین سایہ دار درخت
لگے ہوئے تھے بعض افسرون نے اپنے سپاہیون کی حالت متغیر دیکھکر یہ راے دی کہ اگر دو ایک گھنٹہ کا مقام ہو
تو لوگ اِس باغ کے سایہ مین دم لے لینگے اور زمین پر پڑ رہینگے۔ جنرل نکلسن نے ترش ہوکر جواب دیا کہ ”نہین ہم اِسیطرح
چلے چلینگے“، لیکن جب زیادہ منت سماجت کی گئی تو جنرل مذکور رضامند ہوئے اور تھکے ماندے لوگ فوراً درختون کے
نیچے لیٹ گئے اور سونے لگے۔ اتفاق سے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص بیدار ہوا تو اُسنے پوچھا کہ جنرل کہان ہین
جب اُن لوگون مین جو زمین پر پڑے سو رہے تھے اُسنے جنرل کو نہ پایا تو اُسنے سڑک کی طرف جسکو چھوڑکر لوگ باغ مین
آئے تھے نگاہ کی اور وہان عین سڑک پہ جلجلاتی ہوئی دھوپ مین اُسنے جان نکلسن کو دیکھا کہ اپنے گھوڑے پر بالکل
خاموش بیٹھے ہوے بیقراری سے انتظار کر رہے ہین کہ اُنکے سپاہی آرام کرکے کس وقت آتے ہین جسکا حال کسی کو
معلوم نہین تھا خاموشی کی مخالفت نے اپنا کام کیا اور جب تھکے ماندے لوگون مین ایک عجیب طرح کی قوت آگئی جیسے
مردہ مین جان سما جائے تو سہ پہر کے وقت کل فوج نے گرداس پور کی طرف کوچ کیا۔

دوسرے دن صبح یہ خبر پہونچی کہ باغی لوگ دریاے راوی سے ترمّو گھاٹ پر عبور کر رہے ہین جو نو میل کے
فاصلہ پر واقع تھا۔ اب تاخیر کا موقع نہین تھا اور اُسی شرارت کی دھوپ مین دوسرے کوچ کے بعد جان نکلسن
باغیون سے انتقام لینے کے لیے اُنکے سر پر پہونچ گئے۔ باغی سوار جنھون نے سیالکوٹ مین بڑی شورش مچائی تھی
بھنگ کی ترنگ مین دلیری سے نکلسن صاحب کے سواران پولیس پر گولیان چلانے لگے اور اُنکو سیدھا بھگا دیا۔
یہ بھاگڑ گرداس پور تک اِسیطرح قائم رہی۔ لیکن باغیون کی بانکٹ بش بندوقون کا انفیلڈ رفل سے کوئی مقابلہ
نہین تھا اور نہ وہ پرانی ٹوٹی ہوئی اکیلی توپ جو باغی لوگ سیالکوٹ سے لے بھاگے تھے نکلسن صاحب کی توپون کا
مقابلہ کر سکتی تھی۔ باغی فوراً دریا کی طرف ہٹا دیے گئے۔ دریا کا پانی چڑھ رہا تھا اور پہلے جس مقام پر یہ لوگ پایاب
اُتر آئے تھے اب وہان اُسطور سے اُترنا ممکن نہین تھا۔ وہ لوگ ہٹتے ہٹتے ایک ٹاپو مین اگر گھر گئے جو بیچ دریا مین
واقع تھا جنرل نکلسن تو دریا کے ایک کنارے سے اُنکو خوف دلا رہے تھے اور دوسرے کنارے سے جیساکہ باغی لوگ
یقین کرتے تھے جہلم کی فوج اُنکے تعاقب کو آتی تھی۔ اگر نکلسن صاحب کے سواران پولیس ثابت قدم رہتے

ص ۱۳۱

تو ممکن تھا کہ وہ باغیون پر گھوڑسے ڈالکر اُسی وقت کاٹ کوٹ کر رکھ دیتے جب یہ لوگ دریا کی طرف بھاگے جاتے تھے۔
لیکن جنرل مذکور کے پیادے جو اتنے دور دراز سفر سے بالکل ہارے ہوگئے تھے اب تعاقب کا کام نہین کر سکتے تھے۔
بہر کیف جنرل نکلسن اسوقت توقف کر سکتے تھے کیونکہ باغی لوگون کے پاس کشتیان نہین تھین اور بغیر کشتیون کے وہ جزیرے سے بھاگ نہین سکتے تھے۔ فوج کو آرام دینے اور کشتیان جمع کرنے کے لیے تین دن کافی ہوسے اور ۱۶۔ تاریخ جب باغی لوگ نکلسن کی ۹ توپون کی طرف گھبراہٹ سے خیال کر رہے تھے تو جنرل مذکور جزیرے کے ایک نشیبی سمت جاکر اور مثل ایک چھوٹے افسر کے چند آدمیون کو ساتھ لیکر دشمن پر حملہ کیا۔ باغیون کے پاس جو ایک توپ تھی وہ ادھر لگائی گئی اُسکو ایک بڑا بوڑھا حولدار جو ظاہرا جان پر کھیل کر اس کام کے لیے آیا تھا چلاتا تھا۔ نکلسن صاحب جو ہمیشہ سے تیغ آزمائی مین مشہور تھے ہاتھ مین تلوار لیے ہوے اُسکے سر تک پہونچ گئے اور کاندھے پر ایک ترچھی تلوار لگا کر اُسی ایک ضرب مین حولدار کو دو پارہ کر دیا نصف دھڑ تلوار کے ادھر اور نصف اُدھر دھڑ سے گر پڑا۔ رانڈال صاحب اُنکے ایڈیکانگ جو پہلو مین کھڑے تھے اُنکی طرف مخاطب ہوکر جنرل نکلسن نے اطمینان کے ساتھ کہا کہ "دیکیون قاش کچھ خراب نہین اُتری" اور یہ کہکر بھگوڑے سپاہیون پر حملہ کیا اور دریا تک اُنکا تعاقب کر کے ایک ایک کو مار ڈالا اسطور پر غدار شروع ہونے سے ایک ہی ہفتہ کے اندر سیالکوٹ بریگیڈ کا کام تمام ہوگیا۔

فصل ۱۳

سر جان لارنس کو اپنے نئے بریگیڈیر جنرل کی اِس کارروائی سے نہایت ہی خوشی حاصل ہوئی کیونکہ وہ خیال کرتے تھے اور بہت واجبی خیال کرتے تھے کہ اِس سے علی العموم تمام ملک مین غدر پھیل جائیگا۔ اپنے سکرٹری کے ذریعہ سے جان لارنس نے اِس بارے مین اپنے خیالات اسطور پر ظاہر کیے۔

گورنمنٹ کو اِس امر کا ثبوت دینے کے لیے کہ جو لائق افسر اپنے دشمن کو مغلوب کرنے کی خواہش کرے وہ کیا کر سکتا ہے مجھکو تحریر کرنا چاہیے کہ نکلسن صاحب کی سپاہ نے ۱۱۔ جولائی کی شب کو چالیس میل کا سفر طے کر کے پھر باغیون پر چڑھائی کی اور پہونچنے کے بعد ہی اُنکو شکست دی ۔۔۔۔۔۔ اسطور پر کل ۴۶ سپاہیون کے نقصان سے جنمین سے فقط بارہ شخص ہلاک ہوے بریگیڈیر جنرل نکلسن نے دیسی پیادون کی ایک رجمنٹ اور بے قواعد سوارون کی ایک رسالہ کا کام تمام کر دیا جس سے عملی طور پر معلوم ہوگیا کہ ایک حقیقی لائق افسر کیا کام انجام کر سکتا ہے۔۔۔۔۔
یہ بڑا بھاری معاملہ تھا اسکا اثر تمام ملک پر بہت عمدہ پڑیگا۔ لیکن اسکا اصل نتیجہ یہ ہوا کہ ظاہری خواہ باطنی طور پر ہندوستان اور پنجاب مین علی العموم باغیون کے اتفاق مین خلل پڑ گیا۔ سیالکوٹ کے باغیون کو جالندھر کی فتحیابی سے جسوقت حوصلہ پیدا ہوا تو انھون نے ظاہرا کل ملک مین بغاوت پھیلانے کے قصد سے چاہا کہ نمبر دوم غیر قواعد دان رسالہ جسکے ساتھ وہ کچھ سمجھوتہ کر چکے تھے گرداس پور سے اور دیسی پلٹن نمبر ۴ کو نور پور اور کانگڑا سے اور بگمان غالب رجمنٹ نمبر ۳۳ و نمبر ۳۵ و نمبر ۵۴ کو جالندھر اور امرتسر سے لیکر اپنے ساتھ کر لین اور شاید وہ لوگ تین چار ہزار

عمدہ دیسی سپاہی لیکر باغیان دہلی کو بے انتہا ہمت دلانے کے لیے شہر میں پہونچ جاتے۔ لیکن جو سانحہ واقع ہوا اُسکی رو سے پورے ایک ہزار باغی ہلاک ہوے اور جن جن سپاہیون سے ہتھیار رکھوا لیے گئے ہین وہ اِس تنبیہ سے نہایت خائف ہو جائینگے۔

سر جان لارنس کا ہمیشہ یہ قاعدہ رہا کہ وہ ہر ایک واقعہ کو اُسکے قریب اور بعید دونون نتیجون کا خیال کر کے دیکھتے تھے۔ وہ جزو کو کُل کے طور پر تصور کرتے تھے اور اب اُنھون نے اس امر کی تصریح کرنا شروع کی کہ سیالکوٹ کی کارروائیون اور جالندھر روہیلکھنڈ اور میرٹھ کی کارروائیون مین کیا فرق ہے۔ جالندھر اور روہیلکھنڈ کے مفسدون نے دہلی کے باغیون سے اتفاق کر کے برٹش فوائد کے خلاف جو نقصان پہونچایا ہے وہ بہت بھاری ہے۔ صاحب چیف کمشنر یقین کرتے ہین کہ اگر یہ لوگ نہ پہونچتے تو شہر اب تک کب کا ہمارے قبضہ مین آگیا ہوتا یہ امر جو زیادہ لحاظ کے قابل تصور کیا جاتا ہے تو اُسکی کچھ یہ وجہ نہیں ہے کہ اُس سے باغیون کی تعداد زیادہ ہوگئی (اگرچہ اُس صورت مین بھی امر مذکور نہایت وقیع ہے) بلکہ زیادہ تر لحاظ کرنے کے قابل یہ بات ہے کہ سپاہیون کے اُن گروہون کو قریب قریب فتحمندی حاصل ہوتی اور آگے بڑھنے سے باغیون پر ظاہر ہوا کہ برٹش گورنمنٹ کا اختیار ملک کے وسیع اور ضروری حصون پر قریب قریب بالکل باقی نہیں رہا۔ اِس واردات کا اخلاقی اثر بہت بڑا پیدا ہوتا۔ اور یہ نتیجہ ہماری غلط فہمیون کا تھا جو اِس امر کے خیال کرنے سے آپ ہی آپ ظاہر ہو جائیگا کہ ہماری فوج پر زیادہ ثابت قدمی اور قوت کے ساتھ ہمیشہ ہر مرتبہ جدید کمک آنے کے دوسرے دن حملے کیے گئے۔

اب سر جان لارنس نے اپنے دل مین ٹھان لیا کہ پنجاب کی کسی پوربیا رجمنٹ کو سوا اُس صورت کے جب انتہا مرتبے کی ضرورت ہو ہتھیار رکھنے کی اجازت نہ دی جائے۔ چوتھی ہندوستانی پلٹن متعینہ کانگڑہ اور نورپور سے ریٹل ٹیلر نے ہتھیار رکھوا لیے تھے اور نمبر دا ایریگولر کیولری (رسالہ) فیروزپور کے ہتھیار اور گھوڑے بریگیڈیر انز کے حکم سے لے لیے گئے انہین سے کسی رجمنٹ پر ٹھیک ٹھیک شبہہ کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی لیکن سیالکوٹ مین غدر ہونے سے ضرور ہوا کہ اُس وقت کے زمانہ مین جو ذریعہ فساد پھیلنے کا ہے وہ چھین لیا جائے حتی کہ جو لوگ ہتھیار باندھنے کے خواہشمند ہون اُنسے بھی ایسے وسائل چھین لیے جائین۔ اور اب جان لارنس نے جو آخر کار راولپنڈی کی سنسان چھاؤنی کو جہان اُنھون نے ایسی ایسی تدبیرین کی تھین چھوڑ چکے تھے نکلسن صاحب کو لاہور مین طلب کیا اور بے انتہا خوشی کے ساتھ جنرل موصوف کو دہلی پر حملہ کرنے کا منصب عطا فرمایا جسکے انتظار مین وہ عرصہ سے بیٹھے ہوے تھے۔

باب چہارم

واگذاشت پشاور

جون لغایت اگست ۱۸۵۷ء

ص ۱۳۴

اب تک مین سر جان لارنس کی جو چٹھیان محول کرتا پایا اُنکی جو کارروائیان لکھتا رہا وہ سب کم و بیش اِس قیاس پر مبنی تھین کہ شہر دہلی عنقریب مسخر ہو جائیگا - اور سر جان لارنس نے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین وہ سب کارروائیان جو ایک آدمی کے امکان مین ہین اسی جہت سے کین کہ شہر مذکور فوراً مسخر ہو جائے اور علی العموم اُسکے سبب سے غدر کی کارروائیون مین خلل پڑ جائے -

لیکن اب مین اِس امر کا ذکر کرتا ہون کہ اگر شہر دہلی مسخر نہوتا تو اُسوقت کیا ہوتا - جان لارنس ویسے مدبر نہوتے جیسے وہ ہو گئے ہین - وہ پنجاب پر ویسی حکومت نہ کرتے جسطرح وہ کر چکے ہین بشرطیکہ وہ اپنی آنکھ دوسری بات جسکے سوا اور کچھ ممکن نہ تھا پہر نہ لیتے یعنی یہ کہ ہم لوگون کی طرف سے اگر آخر مین حملہ کیا جاتا تو اُسمین ناکامی ہوتی اور ہماری قلیل اور سخت مجبور فوج کو جو پہاڑی پر تھی (بشرطیکہ اُس سے ایسا ہو سکتا) پنجاب کی طرف واپس آنا پڑتا سر جان لارنس خوب جانتے تھے کہ اُس صورت مین دریاے جمنا اور ستلج کے درمیان کا ملک ہمارے خلاف بغاوت کریگا قواعددان سوار جو اب تک خاموش رہے تھے وہ علانیہ باغی ہو جائینگے غیر قواعددان سوار بھی اُنہین کی پیروی کرینگے اور بگمان غالب باشندگان پنجاب بھی علی العموم وہی راہ اختیار کرینگے - وہ خوب جانتے تھے کہ سکھون مین بھی ایک حد تک خیرخواہی ہے جسکے بعد پھر کچھ بھی نہین ہے جان لارنس اِس خیال سے کوسون دور رہتے تھے کہ ہندوستانی لوگون سے گو کسی طرح سے اُنپر حکومت کی جائے کبھی یہ امید ہو سکیگی کہ وہ چپ چاپ خوشی اور رضامندی سے ہماری حکومت قبول کرینگے جو خود عادات اور خصائل اور زبان اور رنگ اور مذہب مین بالکل مختلف ہین اور سر جان لارنس اِسی کے مطابق اپنی تدبیرین کین - بارعام مین وہ ہمیشہ بشاشت اور جوش والی تقریر کرتے تھے لیکن وہ اپنے دل اور اپنے زیادہ معتمد ماتحتون سے کبھی اِس بات کو پوشیدہ نہین کرتے تھے کہ ناکامی کے احتمال کا بھی اُنکو خیال تھا -

ص ۱۳۵

اگر وہ ہمیشہ سب سے عمدہ بات کی امید کرتے تھے تو وہ ہمیشہ سب سے خراب بات کے لیے بھی تیاری کرتے تھے - اور اگر خرابی کے بعد خرابی پیدا ہونے کی حالت مین وہ کسی امر کے عمل مین لانے کی تیاری کرتے تھے تو اپنی ذمہ داری کا خیال کر کے کمال عاقبت اندیشی (وہ عاقبت اندیشی جو بہادر آدمی سے منسوب ہے) کے ساتھ اکثر ابتدائی ہی کوشش کے زمانہ مین اپنے اُن رازدارون کو جنکو وہ سمجھتے تھے کہ اُسکے معلوم کرنے کے مستحق ہین امر مذکور سے آگاہ کر دیتے تھے -

اگر صورت معاملات اُس حد تک پہونچتی تو سر جان لارنس اِس خیال سے امیر دوست محمد کو پشاور پر قبضہ کرنے کی ترغیب دینے پر آمادہ تھے کہ اگر وہ ہمارے خیرخواہ رہینگے تو بعد خاتمہ جنگ ملک مذکور اُنکے حوالہ کر دیا جاویگا -

اگر ہم نے اٹک کی طرف واپس آکر دریاے سندھ کی لین کو اپنا حصار کر لیا ہوتا اور بطور پیش بندی ہزار گورے ایک ایسے مقام سے خلاصی پا جاتے جو سال کے تین مہینہ تک گوروں کا اسپتال رہتا تھا اور جب تک ہم اسپر قبضہ کیے ہوے ہین اسوقت تک یہ خوف کیا جاتا ہے کہ وہ گوروں کا قبرستان رہیگا تو اس صورت مین ایک بڑا حصہ اُس فوج کا جو پشاور سے بطور پیش علحدہ کیا جاتا براہ راست دہلی کو بھیج دیا جاتا اور محاصرہ کی کارروائی بالیقین پہلے ہی ختم ہو جاتی – اور پشاور کو جو حال ہی مین سلطنت افغانستان سے تعلق رکھتا تھا اور یہ سلطنت ہمیشہ اُسکے حاصل کرنے پر دل و جان سے کوشش مین رہی امیر دوست محمد کے حوالہ کر دینے سے جیسا کہ سر جان نے خیال کیا اس امر کے متعلق کہین زیادہ فائدہ حاصل ہوتا کہ وہ ہمیشہ کے لیے ہمارے دوست ہو جائینگے اور اگر باہر سے کوئی حملہ ہوگا تو سرگرمی سے ہماری اعانت کرینگے –

پس اگر سلطنت کی حفاظت یا محاصرۂ دہلی جو اُس موقع پر اُنکے نزدیک اُسی کے برابر تھا مقتضی ہوتا تو سر جان لارنس اسی امر کے کرنے پر تیار تھے – سر جان لارنس خاموشی سے جو اُس فریاد کا مقابلہ کرنے پر تیار تھے جو اُسوقت اس تجویز سے اُنکے لفٹننٹون (متعینۂ پشاور) اور اُسکے بعد ہندوستان اور انگلستان کے تمام کوتہ اندیشون اور غیر واقفکارون کے مابین بلند ہوئی اُنکی باطنی ہمت کا کوئی ادنی ثبوت نہین ہے سر جان لارنس نے جو خاص پنجاب اور اُسکے ساتھ تمام سلطنت کی حفاظت کے خیال سے اس مسئلہ پر نگاہ کی تو اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مسئلۂ مذکور کو ایک مدبر ملک اور سپاہی کی نظر سے بھی دیکھتے تھے –

پس تجویز مذکور کے لیے بذات خاص کسی تائید یا توجیہ کی ضرورت نہین ہے اور اگر مین ظاہری ضرورت سے زیادہ اُسکی توضیح کرتا ہون تو اُسکی تین وجہین ہین – اولاً بحیثیت راقم سوانح عمری سر جان لارنس اُن چٹھیون مین جو اسوقت میرے سامنے رکھی ہوئی ہین اس بات کے دیکھنے مین کوتاہی نہین کر سکتا ہون کہ اُس انتشار کے زمانہ مین بھی سر جان لارنس نے اس مسئلہ پر کسقدر غوض اور فکر کی تھی – ثانیاً جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے اس مسئلہ پر جسطور سے اُنھون نے لحاظ کیا اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُنکا لحاظ بحیثیت مدبر ملک اُنکی باطنی ہمت سے کچھ کم نہ تھا – ثالثاً اور خاصۃً اس وجہ سے کہ ملکی گروہون کے جوش سے جو بدقسمتی سے اس زمانہ مین ہندوستانی معاملات کے متعلق بھی مؤثر ہونے لگا تھا اعلیٰ درجہ کے ایسے لوگون کی کمی نہ تھی جنھون نے جہالت یا دوسری وجہون سے اپنے مقاصد کے لیے اُس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور معہذا لارڈ لارنس کی اُس منصفانہ اور عاقلانہ سرحدی حکمت عملی پر حرف رکھتے ہین جسکے لیے اُنکا نام ہمیشہ عزت کے ساتھ یادگار رہیگا – جنگ افغانستان کے متعلق جہان گورنمنٹ کی حکمت عملی فی الحال ہمکو کھینچ لے گئی تھی ۹ – دسمبر ۱۸۷۸ء کو ہوس آف لارڈس مین جو مباحثہ ہوا تھا اُسمین لارڈ کرین بروک نے جو اُسوقت سکرٹری آف اسٹیٹ ہند تھے مندرجۂ ذیل الفاظ استعمال

گئے تھے - وہ آیا آپ کو امیر کابل سے ایک دوستانہ سفارت اِس غرض سے اُنکے پاس بھیجنے کی استدعا کرنا چاہیے تھی کہ اُنکے اور آپ لوگون کے مابین جن دوستانہ تعلقات کو قائم ہونا چاہیے اُنکی تصریح کی جاوے یا جیسا کہ ایک نامی گرامی لارڈ نے سابق کے ایک موقع پر جواب کے ساتھ علیحدگی اختیار کی تھی اُسکے مطابق انگلستان سے اِس امر کا متقاضی ہونا چاہیے تھا کہ وہ دریاے سندھ کے اِس پار ہٹ آئے" - اُسی شب کی ایک پر زور اسپیچ مین (یہ وہ اسپیچ ہے جسکی لفظ لفظ کچھ اِسی بات کی خبر نہین دیتی تھی کہ کیا واقع ہوا ہے بلکہ ایک سنجیدہ اور الہامی پیشین گوئی اِس امر کی تھی کہ آیندہ کیا واقع ہوگا اور جس سے بشرطیکہ اُنکی ساعت کی جاتی انگلستان کی ہزارہا جانین اور لکھوکہا روپیہ اور ایسی ایسی چیزین جو انگلستان کو اُن دونون سے بھی زیادہ عزیز تھین بچ جاتین) لارڈ لارنس نے ایسی عظمت کے ساتھ جس سے اقل درجہ اُنکے سامعین مین ایک شخص تو ضرور کبیدہ خاطر معلوم ہوا ہوگا بیان کیا کہ مین ایک مناسب وقت اور مناسب مقام پر اُس حکمت عملی کی جوابدہی کرنے پر جو مین نے ۱۸۵۷ء مین تجویز کی تھی آمادہ ہون بشرطیکہ اُس حکمت عملی پر معارضہ کیا جائے -

اصل مین ایسا معارضہ نہین کیا گیا اور لارڈ لارنس نے خیال کیا کہ لارڈ کرین بروک نے صرف ملکی گروہون کی طرفداری کے خیال سے جیسا کہ واقع مین تھا اُنکی تفضیح کی جو مقرر کی شان سے بالکل بعید تھا - باانیہمہ لارڈ لارنس نے اپنی یہ خواہش ظاہر کی کہ اِس حملہ کا جواب کوئی ایسا شخص تیار کرے جسکو اُنکے تمام کاغذات تک دسترس ہو سکے اور اِس سے اُنکا مطلب زیادہ تر یہ تھا کہ اُنکے نام پر کوئی حرف نہ آنے پائے (کیونکہ نہ وہ خود اور نہ کوئی دوسرا شخص جسکی راے اِس بارے مین قابل وقعت متصور ہو سکتی یہ خیال کرتا تھا کہ ایسی اصلاح کی حاجت ہے) بلکہ اصل خواہش یہ تھی کہ دنیا کے لوگون پر اصل اصل وہ حالات معلوم ہو جائین جنکی وجہ سے بعض صورتون مین اُنھون نے پشاور کے چھوڑنے کی تجویز کی تھی - اِس خواہش کو اُنھون نے آیندہ جون کے مہینہ مین اپنے ایک عزیز قریب اور دوست کے ظاہر کیا تھا - لیکن قبل اِسکے کہ وہ کام شروع ہوتا دوسرے ہی ہفتہ مین تمام انگلستان اور کل ہندوستان نے جگر خراش افسوس کے ساتھ جسکو آیندہ دو برس کے اتفاقات نے کچھ کم نہین کیا سُنا کہ لارڈ لارنس نے رحلت کی -

اب مجکو صرف اِس بات کا تجویز کرنا باقی رہا کہ لارڈ کرین بروک کے طعنے (یہ طعن بعد کو ملکی گروہون کی طرفداری کے لحاظ سے بہت سے چھوٹی آدمیون نے بھی کی) کا اگر کوئی جواب دیا جائے تو کیا دیا جائے - میرے نزدیک اُس خواہش سے جسکو کرنل رینڈال سے لارڈ لارنس نے اپنی وفات کے چند روز پیشتر ظاہر کیا تھا یہ مسئلہ حل ہوتا ہے اور یہ ایک مقدس خدمت قرار پاتی ہے کہ پشاور کی نسبت اُنھون نے جو کچھ تجویز کیا یا نہین کیا تھا وہ جہان تک ممکن ہو خاص اُنکے الفاظ مین بیان کیا جائے -

مشکل یہ امر ہے کہ کیا لکھا جائے اور کیا چھوڑ دیا جائے - اگر اِس کتاب مین مجکو تمام خط کتابت کے درج کرنے کی

ص ۱۳۵

گنجایش ہوتی تو کہین توجیہ یا تائید کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ اُسمین کوئی پردہ کی بات نہین ہے۔ تشریح کرنے یا ربط دینے کی کوئی عبارت جو ضرور ہو گی اُسکو جہان تک اختصار کے ساتھ ممکن ہے مین لکھتا جاؤنگا اور باقی امورات خود سر جان لارنس کی عبارت مین محول کرونگا۔

ہم اِس بات کو بیان کر چکے ہین کہ غدر کے کسقدر پیشتر پشاور کے خطرون اور اُنکے پشاور مین جو دوست تھے اُنکی نصیحتون نے سر جان لارنس کو اِس بات پر مجبور کیا تھا کہ اُنھون نے مشہور گھاٹی کے بچانے کے لیے دہلی کی طرف جو دو رجمنٹین روانہ کی تھین وہ واپس طلب کر لی جائین۔ اُنھون نے وہی بات کی جسکے انجام کرنے کے وہ پابند تھے اور اِس امر کو اُنھون نے بلا شکایت انجام دیا۔ لیکن آیندہ حالت پر لحاظ کر کے اور اِس بات کو دیکھکر کہ دہلی کے باغیون کو روز بروز کسطرح کمک پہونچتی جاتی ہے ۹۔ جون کو اُنھون نے اپنے پشاور کے رفیقون کو اطلاع دی کہ اگر اِس امر کے لیے کہ سرحد پر زیادہ سپاہ جمع ہو سکے محاصرۂ دہلی کی قوت کم کرنا درکار ہوا تو مین اِس سرحد کی طرف فوجون کے کھینچنے پر تیار ہو جاؤنگا۔

مقام راولپنڈی ۹۔ جون ۱۸۵۷ء۔

میرے پیارے اِڈورڈس۔۔۔۔۔ میرے امکان مین جہان تک تھا معرکۂ دہلی کے واسطے قوت اور عجلت کی تاکید کی اور اُسکو اُسوقت موقوف کیا جب مجکو معلوم ہوا کہ اب اِس سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوگا۔ تاخیر سے بڑھکر مدرف شکست مین قباحت ہے۔ مجکو صدر مقامات کے لوگون پر بھروسہ نہین ہے اور سوا اسکے کہ منجانب خدا ہمکو کوئی خاص مدد پہونچے جو مصیبت ہم پر واقع ہو وہ تھوڑی ہے۔۔۔۔۔

اگر شہر دہلی یکبارگی مسخر نہوا یا اگر وہان کوئی بلا نازل ہوئی تو تمام قواعد دان فوج اور غالباً کل قواعد دان رسالے باغی ہو جاوینگے۔ کل شب کو (جالندھر مین) دیسی پیادون کی دو پلٹنین سوائے ۱۲۰۔ آدمیون کے اور قریب قریب کل رسالہ نمبر ۶ باغی ہو گیا۔ پھلور مین نمبر ۳ ہندوستانی پلٹن نے اُنکا ساتھ دیا۔ آج کی ڈاک مین یہ افواہ اُڑی ہے کہ نصیرآباد مین پلٹن نمبر ۱۵۔ اور نمبر ۳۰ نے غدر مچایا ہے اور بریلی کا بریگیڈ باغی ہو گیا ہے اور اسیطرح اور بغاوت پھیلتی جاتی ہے۔ روز بروز اور رجمنٹین باغی ہوتی جاتی

مین سمجھتا ہون کہ ہم لوگون کو پیشتر سے خیال کر کے اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اگر دہلی مین کوئی بلا نازل ہوئی تو اُس صورت مین کیا کرنا ہوگا میری قطعی رائے یہ ہے کہ اُس صورت مین ہمکو ایک جگہ جمع ہونا چاہیے۔ ہماری ساری حفاظت اِسی بات پر منحصر ہے اگر ہم کل ملک پر قبضہ قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہین تو ہماری سلطنت پارہ پارہ ہو جائیگی پنجاب کے ضروری مقامات پشاور ملتان اور لاہور ہین اور امرتسر کو بھی انھین شامل ہونا چاہیے۔ اگر ہم پیشتر پشاور سے ہٹنا چاہتے تو آسانی سے ممکن تھا لیکن اب اِس آخری وقت مین مشکل کیسا بلکہ محال ہے۔ اِس بات پر تکیہ کیجیے کہ اگر یہ ناراضی قائم رہی تو تمام غیر قواعد دان سپاہیون مین حتیٰ کہ پنجاب کی سپاہ مین بھی وہ پھیلتی چلی جائیگی۔ وہ لوگ ضرور اِس بات پر خیال کرینگے کہ گورون کی فوج قلیل ہے اور ملک بھر مین پھیلی ہوئی ہے۔ امیر بھی آگے بڑھینگے اور پشاور کے حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔

مین اسوقت مقتضاے وقت پر عمل کرونگا مین امیر کو ادھر بڑھنے کی دعوت کرتا ہون اُنسے پشاور کی خبرگیری کی استدعا
کرتا ہون اور اُنسے وعدہ کرتا ہون کہ اگر وہ ہم لوگون کے خیرخواہ رہے تو گورنمنٹ پشاور کو اُنکے حوالہ کردیگی وہ اگر کسی
بات سے ہمارے دوست ہوسکتے ہین تو وہ بات یہی ہے۔ بیشک وہ پشاور پر ہمارے دوست بنکر قبضہ کرینگے دشمن بنکر
نہ کرینگے۔ پشاور سے اُنکی دلی خواہش پوری ہوگی اور افغان لوگ زیادہ اُس سے ہمارے دوست ہوجائینگے جسقدر وہ
ہمارے اختیار کی اور کسی بات کے ہونے سے ہوسکتے ہین۔ اُسوقت ہم اٹک پر مضبوطی کے ساتھ قبضہ قائم رکھ سکینگے۔ اور
دریاے سندھ کو اپنا حصار قرار دینگے۔ اگر اچھی طرح سے استعمال کیا جائے تو یہ بڑا ہولناک حصار ہے۔ یہان ہم اپنے گورون کی
رجمنٹون کو کثرت سے لاسکتے ہین اور بخوبی تمام انکو مرتب کرسکتے ہین۔

پشاور سے ہمارا فائدہ صرف اُسی صورت مین متصور ہے جب کوئی حملہ کیا جائے۔ باقی اور باتون مین پشاور کی
وجہ سے کمزوری اور خرچ متصور ہے اُسکے دے دینے سے ہم اپنے کو بہت سی پیچیدگیون سے آزاد کیے لیتے ہین لوگ یہ
کہینگے کہ اگر ہم پشاور کو چھوڑ دینگے تو کوہاٹ اور دیرہ جات بھی ہمکو چھوڑنا پڑینگے۔ مین فی الحقیقت کوہاٹ کو پشاور کے ساتھ
چھوڑ دونگا۔ دیرہ جات کو مین بہرحال اِسوقت ضرور قبضہ مین رکھونگا لیکن مین مقر ہون کہ اگر ضرورت ہوئی تو مین اُنکو بھی
ایک قلم چھوڑ دینے پر آمادہ ہون۔ میرے نزدیک ہمارے ممالک کے اطراف پر قبضہ رکھنے کی اُس صورت مین کوشش کرنا
محض حماقت ہے جس صورت مین اُنھین کے بچانے کے لالے پڑے ہین۔ اگر صورت معاملات اُسی نہج پر رہی جیسی
اسوقت ہے تو سلطنت تو کیا جان کے لالے پڑجائینگے چھ سات ہزار تندرست اور بہادر گورے اور سامان حرب اور توپین
جو افراط سے موجود ہین اُنکے ذریعہ سے بگمان غالب ہم اپنے ملک پر قبضہ رکھ سکینگے اور اپنے میگزینون کو بچا لینگے۔ اور کچھ نہین
آپ اِسی بات کا خیال کیجیے کہ آب وہوا سے مضمحل اور ہم پر یکے بعد دیگرے جو مصیبتین پڑتی جاتی ہین اُنسے بیدل ہوکر اگست
اور ستمبر کے مہینہ مین ہمارے اُن گورون کی جو پشاور مین تعینات ہین کیا حالت ہوگی۔ جو غیر قواعددان سپاہ اسوقت ہم
بھرتی کررہے ہین ممکن ہے کہ اُنھین کے ہاتھ سے یہ گورے شکار کیے جائین۔

لیکن اگر آب وہوا موافق ہوئی اور آبادی ہماری دوست رہی تو ہم راولپنڈی سے موسم سرما مین جدھر چاہینگے بڑھنے کے
لیے تیار ہوجائینگے اور اُس زمانے تک بیس ہزار گورے اِنگلستان سے اور آجائینگے۔

ایک حجت یہ البتہ قائم کی جاسکتی ہے کہ پیچھے ہٹنے سے ہماری سطوت مین فرق آجائیگا۔ لیکن میرے نزدیک یہ ایک
ضعیف دلیل ہے۔ سطوت اگر ایک حد تک قائم رکھی جائیگی تو اُسمین ہر طرح کا فائدہ ہے لیکن جب اُس سے تجاوز کیا جائیگا
تو وہ بمنزلۂ ایک کمزور چھڑی کے ہوگی جسکے سہارے کوئی چلنا چاہتا ہو۔ گورون کی فوج اچھی طرح سے مرتب ہوکر اور اچھے
آدمی کے اختیار مین عمدہ ذریعہ سے جب آگے بڑھتی ہے تو اُسوقت اُنکے رعب کے ساتھ سطوت اور بڑھتی ہے۔ لیکن اگر وہ
اچھی طرح سے مرتب نہوئی اور اُنکی کارروائیون مین خلل واقع ہوا تو پھر اُنکا کوئی رعب نہین ہے۔ حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ

ص ۱۲۹

نمبر ۴۲ نے مقام چلیان والا مین ۱۵۰ آدمیون سے ثقمندی کی لیکن بیمی امید کے ساتھ حملہ کیا۔ جسوقت بٹنے کے بعد ان لوگونکو شکست حاصل ہوئی تو چند سکھ سوارون نے تعاقب کرکے ایک ایک کو مار ڈالا۔

اگر ہم لوگ دریاے سندھ کے اس پار کے ملک کو چھوڑ کر قلعہ لاہور مین جاکر پناہ لینگے تو مین نہین سمجھتا کہ پشاور پر کسطرح قبضہ قائم رہ سکیگا۔ لیکن لو فرضا اگر ہم ایسا کرین بھی تو ہمکو اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ ہمکو امید نہین ہوسکتی ہے کہ جب تک ہندوستان دوبارہ فتح نہو جائیگا اُسوقت تک ہم اپنا قبضہ وہان قائم رکھ سکینگے۔

مہربانی فرماکر جو کچھ کہ مین نے آپ سے کہا ہے اُسپر لحاظ کیجیے اور بریگیڈیر جنرل کاٹن اور بریگیڈیر نکلسن سے مشورہ کیجیے مگر اور کسی شخص سے نہ کیجیے۔ تیچھے ہٹنا مجھے بڑھکر کسی شخص کو ناگوار نہ گذریگا۔ لیکن اسکی ایک حد ہے اور اُس حد سے آگے بڑھکر کوشش کرنا ضد پر محمول ہوگا دانشمندی پر منجر نہوگا۔

دوسرے روز سر جان لارنس نے اِس چٹھی کی ایک نقل لارڈ کیننگ کی خدمت مین روانہ کی اور اسطور سے اُسکی صراحت کی۔

مائی لارڈ۔ . . . . مجھکو یقین ہے کہ حضور عالی نے تارکے ساتھ انگلستان کو کمک کی فوج بھیجنے کے لیے کہا ہوگا۔ ۲۰۰۰۰ ہزار پیادے یہ تعداد ایسی ہے جسمین ایک آدمی بھی زیادہ نہین ہے بلکہ شاید یہ تعداد بھی ضرورت کے لیے کافی نہ ہو۔ ہم اپنے امکان بھر اپنی حالت سنبھالنے مین کوئی کوشش دریغ نہین کر رہے ہین۔ قواعددان فوج جسقدر باغی ہوتی اور نکلتی جاتی ہے اُسیقدر غیر قواعددان فوج بھرتی کی جاتی ہے۔ مین آپ کی مدد کے بھروسہ پر کوئی امر جو میرے امکان مین ہے اُٹھا نہ رکھونگا۔

پنجاب مین پشاور، لاہور (بشمول امرتسر) اور ملتان یہی تین بڑے مقامات ایسے ہین جن پر ہمکو قبضہ رکھنا چاہیے اگر ہم ان مقامات کو استحکام کے ساتھ اپنے قبضہ مین رکھ سکے تو ہم پنجاب پر بھی قبضہ قائم رکھ سکینگے لیکن اگر دہلی مین کوئی بازنازی ہوئی یا اگر زیادہ تاخیر بھی ہوئی اور ہندوستانی سوار ہم سے باغی ہوگئے تو مین خود سمجھتا ہون کہ ہم لوگ ایسا نہ کرسکینگے۔ مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ عرصہ تک کل مقامات پر قبضہ رکھنے کی خواہش مین ہر ایک مقام ہمارے ہاتھ سے نکل جائیگا جس طرح طوفان کے وقت جہازران لوگ جہاز کے ایک حصہ کو باقی ماندہ آدمیون اور چیزون کے بچانے کے لیے سمندر مین پھینک دیتے ہین اسی طرح مین بھی کارروائی کرنا چاہتا ہون۔ مین اِس عریضہ کے ساتھ ایک چٹھی کو منسلک کرتا ہون جسکو مین نے کرنل اڈورڈس کے پاس پشاور کے بارے مین روانہ کیا تھا مین سمجھتا ہون کہ وہ یہی راے دینگے کہ ہم لوگ اُس مقام پر اپنا قبضہ قائم رکھین مین بہت خوش ہوتا اگر حضور عالی لارڈ الفنسٹون کے ذریعہ سے مجھکو تار پر ایک خبر اپنی خواہشون کے اظہار کے متعلق ارسال فرماتے۔ اسکے لیے ایک سطر کافی ہے۔ کہ دمِ تک پشاور پر قبضہ کیے رہو یا یا اسکے بارے مین جو امر تمکو قرین مصلحت معلوم ہو وہ کرو۔ بس اتنے مین حضور کے خیالات معلوم ہوجائینگے۔

ص ۱۴۱

جب تک مجکو کامیابی کی امید ہے اُسوقت تک مین پشاور کو نہ چھوڑونگا - لیکن مجھ سے بغیر اس امر کی پیشین گوئی کرنے کے رہا نہین جاتا کہ ماہ اگست اور ستمبر مین گورون کا ایک بڑا حصہ علالت مین مبتلا ہو جائیگا - اُسوقت یہ لوگ اسطرح ہلاک ہو جائینگے کہ دشمنون کو زیادہ دقت نہوگی - لیکن اگر ایسا نہو تو بھی مہینون تک اُنسے کوئی کام نہ نکل سکیگا - وہان ۳۰۰۰ سے زیادہ گورے مع توپخانہ کے لوگون کے ہین - یہ جماعت ایسی ہے کہ اگر لوگ تندرست رہے اور اچھی طرح سے اختیار مین رکھے گئے تو بیس ہزار دیسی سپاہیون کو زیر کر سکینگے لیکن یہی سپاہی اگر بیماری سے مضمحل اور باغیون کے بڑے بڑے گروہون کی لڑائیون سے جو خاموش نہونگے بلکہ اُنکے گرد جمع ہوتے رہینگے بیدل ہو کر ممکن ہے کہ ایسے کم زور ہو جائین کہ اگر اُسکا زیادہ تر حصہ دریاے سندھ کے اُس پار اُتر جائے تو بھی اِس قضیہ مین جو اسوقت پڑا ہوا ہے اُنسے بہت کم کام نکلیگا -

میرے نزدیک خود پشاور یا کوہاٹ سے سوا اسکے اور کوئی فائدہ نہین ہے کہ مغرب جانب سے عام حملہ ہونے کی حالت مین جنگی کارروائیون کا یہ ایک بہت عمدہ معسکر اور ہمارے فسرون کی عملی تعلیم کا ایک بہت اچھا مدرسہ ہے - لیکن بہت سے سپاہی یہ کہتے ہین کہ دریاے سندھ اُس سے بہتر سرحد ثابت ہوگی - پشاور کے چھوڑ دینے کی ایک بہت عمدہ دلیل یہ ہے کہ اُس سے افغان لوگ ہمارے زیادہ دوست ہو جائینگے اور ہمارے مقاصد کو اپنے مقاصد سے متحد سمجھینگے اور یہ باتین سواے اسکے اور کسی بات سے کم ممکن ہین - جب تک پشاور پر ہمارا قبضہ رہیگا اُسوقت تک افغانون سے اِس بات کی امید رکھنا لاحاصل ہے کہ جس صورت مین عام طور کا بڑا حملہ ہوگا تو وہ لوگ ہماری ہمدردی کرینگے - فسر لوگ بیشک مصر ہونگے کہ پشاور سے ہٹنے مین بڑی تباہی متصور ہے - لیکن مین ایسا نہین خیال کر سکتا - کوئی فوج جسکو شکست نہ حاصل ہوئی ہو اگر وہ پیچھے چلی آئے تو اُسی طرح کامیاب متصور ہوگی جسطرح آگے بڑھنے کی حالت مین ہوگی زیادہ تر بھروسہ کمانیر پر ہوتا ہے اور خوش قسمتی سے وہان کے کمانیر بہت اچھے ہین -

یہ بات مشکل سے خیال مین آسکتی ہے کہ دہلی کے نکل جانے مین کیا کیا قباحتین متصور ہین - دیسی لوگ اسوقت بھی خیال کرتے ہین کہ دوآبہ گنگا کے بالائی حصہ مین بالکل بے انتظامی ہے قزاقون کے تمام گروہ بے کھٹکے گھومتے پھرتے ہین دہلی سے ٹھیک پچھم جانب بہاولپور اور بیکانیر کی سرحد تک ملک کی حالت اور بھی خراب ہے - اگر دہلی کے غدر کی خبر آنے کے ایک ہفتہ بعد بھی اِنگلستان سے فوجین روانہ ہون تو بھی امید نہین ہے کہ وہ کلکتہ بمبئی اور کراچی مین قبل اکتوبر اور شمالی ملک مین قبل دسمبر پہونچ جائینگی - معلوم نہین اُسوقت تک ہماری کیا کیفیت ہو - حضور عالی اِس بات پر بھروسہ فرمائین کہ مین اپنے اختیار بھر اِس طوفان کے فرو کرنے اور اپنی سلطنت کے قائم رکھنے مین کوئی بات اُٹھا نہ رکھونگا - مین سمجھتا ہون کہ اگر حضور عالی پنجاب کے اِس خلفشار کے زمانہ تک اپنی طرف سے کام کرنے کی اجازت عطا فرماتے تو نہایت مفید ہوتا -

حکام پشاور سے امید نہین تھی کہ وہ اپنے چیف کی راے کو جو پشاور اور دہلی کے بمقابلہ ایک دوسرے کے ضروری ہونے کے بارے مین تھی قبول کرتے اگر وہ ایسا کرتے تو ہرگز کوئی قباحت عظیم ظہور مین نہ آتی اُنھون نے

ص ۱۴۱

ایک کونسل منعقد کی جسمین اِڈورڈس صاحب اور نکلسن صاحب اور کاٹن صاحب موجود تھے اور اِڈورڈس صاحب نے جو گویا سب کی قوت ناطقہ تھے نہایت شد و مد سے اُس تجویز کی تردید کی جو ابھی بالکل قیاسی تھی -

۱۱ - جون -

میرے پیارے جان - ہم لوگون کی راے بالاتفاق یہ ہے کہ خدا کی مدد سے ہم پشاور پر قبضہ قائم رکھ سکتے ہین اور ضرور رکھینگے گو خرابیون پر خرابیان واقع ہوتی رہین - اور پشاور کو چھوڑنا اور دریاے سندھ کے اِس پار ہٹ آنا ایک نہایت مضر حکمت عملی ہے پشاور لنگر پنجاب ہے اور اگر آپ اُسکو نکال لیجیے گا تو تمام جہاز سمندر کی طرف بہتا ہوا چلا جاویگا - پنجاب پر حکومت قائم رکھنے کے لیے دو مقام پر قبضہ رکھنا واجب اور لازم ہے یعنی درۂ پشاور اور مانجھا - باقی اور مقامات اسکے متعلقات سے ہین - . . . . . پس ہم سمجھتے ہین کہ گورون کی تمام فوج پشاور اور مانجھا مین جمع کی جاے - . . . . . اِن دو مقامات پر قبضہ کرنے سے آپ کل پنجاب پر قبضہ کر لینگے - . . . . . گورے پیچھے ہٹ نہین سکتے ہین بغیر زِلّت اور شکست اور کامیابی کے وہ نا امید اور بے ترتیب ہو جاینگے - کابل پھر آگے بڑھیگا - . . . . . عام طور پر مین یہ یقین کرتا ہون کہ اگر ہم لوگون نے اِس علاقہ کو چھوڑا تو ہمکو بہت جلد وہ حیثیت جو ہمکو ہندوستان مین حاصل ہے چھوڑکر سمندر کی طرف جانا پڑیگا - ہمکو دل سے یہ امید ہے کہ آپ یہی قصد کیجیے کہ کام یا تو ہم پشاور کو مسخر کرینگے یا پشاور ہمکو مسخر کریگا کیسی نہ کسی مقام پر یہ ضرور ہونا ہے پس بہتر ہے کہ اپنے سامنے ہی ہو جس سے ہمکو کچھ چھوڑنا نہ پڑیگا -

اسمین شک نہین کہ یہ سب باتین لاجواب اور پُرزور اور نہایت بہادرانہ ہین لیکن مین دیکھتا ہون کہ سرجان لارنس نے اُس چٹھی مین جس سے خلاصہ کرکے مین نے بعض بعض مطالب نقل کیے ہین بہ جامع الفاظ لکھے تھے کہ "جو تدبیر نکالی گئی ہے اُسکے عمل مین لانے کے لیے پنجاب مین کُل گورون کی فوج کو رکھ چھوڑنا پڑیگا" - اب کیا یہ بات اُسی طرح کی لاجواب اور ویسی ہی بہادرانہ اور پُرزور نہین ہے اور جان لارنس نے یہ کتنی دور کی بات کہی تھی کہ ایک امر پشاور کے چھوڑ دینے سے بھی زیادہ مضر ہے اور وہ یہ ہے کہ محاصرۂ دہلی کا قصد فسخ کر دیا جاے - ہم جان لارنس کی حیثیت سے کہتے ہین کہ "اسوقت پشاور کے گرد جو ہندوستانی یا گورا جمع ہے اگر ہم ایک ایک اپنے ہی یہان رکھ چھوڑنے کا قصد کر لین تو ہم پنجاب کا تمام طوفان فرو کر سکتے ہین لیکن اس سے ہندوستان کو کیا علاقہ ہے پشاور ہندوستان نہین ہے اگرچہ یہ لازمی امر ہے کہ تم اُسکو اسطور سے سمجھو کہ وہ ہندوستان مین داخل ہے پنجاب ہندوستان نہین ہے اگرچہ مجکو بحیثیت چیف کمشنر پنجاب اُس سے زیادہ یہ کہنا لازم ہے کہ پنجاب بھی ہندوستان ہے - ہندوستان دونون سے باہر اور دونون سے دوری پر واقع ہے اور ہر ایک گورہ اور ہر ایک تنخواہدار ہندوستانی سپاہی جو مجکو مل سکیگا سرحد کی طرف روانہ کرونگا ایک متنفس بھی باقی نہ رکھونگا اور بغیر سپاہیون کے جہان تک مجھسے ہو سکیگا دہلی کے بچانے کی کوشش کرونگا مگر مجھ سے یہ نہوگا کہ ہندوستان کی تواریخی دار السلطنت اور ناف ہند کو دشمنون کے

ہاتھ مین رہنے دون اور پریشانی مین اپنی فوج دہلی کی شہر پناہ کے سامنے سے ہٹا لاؤن“۔

سَر جان لارنس کی چٹھیون کا لُبّ لباب اِس امر کے متعلق یہ ہے اور جب تک یہ خطرہ جسکو وہ سمجھتے تھے کہ یقینی خواہ احتمالی ہوگا رہا اُسوقت تک وہ برابر اسی حکمت عملی کے مطابق عمل کرنے پر مستعد رہے لیکن اس اثنا مین وہ ایک عجب طرح کے اخلاق اور خندہ پیشانی سے اِڈورڈس صاحب کی بعض دلیلون کا جواب لکھتے رہے۔

کوہاٹ اور پشاور کے بارے مین آپ کی جو راے ہو ممکن ہے کہ وہ صحیح ہو اور مین نہین سمجھتا کہ مین عمدہ راے دے سکون۔ لیکن مین مقر ہون کہ مین آپ کی اِس راے سے اتفاق نہین کرسکتا کہ ہم لوگ ناراضی پھیلنے کی حالت مین بھی اِن مقامون کو اپنے قبضہ مین رکھ سکینگے۔ ملتان پر ہم لوگون کو قبضہ رکھنا لازم ہے سمندر اور بمبئی سے آمد و رفت رکھنے کا صرف یہی ایک ذریعہ ہے۔ اور کوئی شخص ایسا نہین ہے جو ہماری طرف سے وہان قبضہ رکھ سکے۔ بہاولپور کی وفاداری ابھی سے متزلزل ہو رہی ہے اور اگر ہم لوگ مجبور ہوے تو وہ ہمارا دوست نہ رہیگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر ہم نے یہ کیا کہ صرف پشاور اور مانجھا کو رہنے دیا اور کُل ملک کو چھوڑ دیا تو ہم بھوکون مر جائینگے۔ نہ تو ملک سے مالگزاری آئیگی اور نہ بمبئی سے نقد روپیہ پہونچ سکیگا۔ فوج کے دو حصے علٰحدہ علٰحدہ ہو جائینگے ایک پشاور کی طرف اور دوسرا لاہور کی طرف رہیگا۔ اگر دریاے سندھ کے اُس پار کی فوج ادھر چلی آئیگی تو ہم ملک پر قبضہ رکھ سکینگے مالگزاری وصول کر سکینگے باہر سے آمد و رفت جاری رکھ سکینگے اور گورون کو جو جو چیزین درکار ہونگی وہ ہم پہونچا سکینگے۔ مین نہین خیال کرتا کہ امیر کابل دریاے سندھ کے اُس پار ہماری مدد کرینگے۔ اگر اُنکا دل چاہیگا تو بھی یہ ہوگا کہ وہ ایسا نہ کر سکینگے۔ دریاے سندھ کے اُس پار کے مسلمانون اور اُنکے اِس پار کے ہم مذہبون کے مابین زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ ایک فرقہ قوم فاتح سے علاقہ رکھتا ہے اور دوسرا فرقہ وہ ہے جنکے عادات اور خصائل ہندوون سے مل جل گئے ہین۔ آپ اگر چاہین تو دریاے سندھ کے اِس پار ہزار ہا مربع میل زمین پر قبضہ کرسکتے ہین لیکن اُس پار سو میل مربع زمین پر بھی قبضہ نہین کر سکتے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن اسقدر کافی ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ اور ضرورت نہو گی۔

ص۱۴۳

اِس اثنا مین جب بغاوت پھیلی اور شہر دہلی مسخر نہوا نہ اُسکی تسخیر کی کوئی علامت پائی گئی اور چیف کمشنر پنجاب اپنے صوبہ کو فوج اور سامان جنگ سے خالی کرتے گئے تو اِڈورڈس اور اُنکے طرفدارون کی حجت زیادہ تر قوی اور خوفناک ہوگئی اور یقیناً وہ کوتہ اندیشی اور خود غرضی سے بھی متعلق تھی۔

(۲۶ - جون کو) اِڈورڈس صاحب نے سَر جان لارنس کو لکھا کہ ہم سب لوگون کی راے یہی ہے کہ آپ کو جنرل ریڈ کی کمک کے لیے اپنی تمام فوجون اور سامان جنگ کو برابر بھیجتے رہنا نہ چاہیے دہلی ہندوستان نہین ہے اور اگر جنرل ریڈ آٹھ ہزار فوج سے اُسکو فتح نہین کر سکتے ہین تو وہ نو یا دس ہزار فوج سے بھی اُسکو فتح نہ کرسکینگے گو وہ کیسا ہی ضروری مقام کیون نہو مگر پھر بھی ایک مقام ہے اور اُسکے لیے ضرورت کے موافق بہت کچھ بندوبست کیا گیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب ٹھہر لیے اور ایک لنگر ڈال لیے۔ ایسا دیسا نہین ایک سخت لنگر ڈال لیے۔ جنرل ریڈ سے کہیے کہ اب یہان سے آپ کو اور زیادہ آدمی

نہین مل سکتے ہین - اور جسقدر آدمی آپ کے پاس ہین خواہ اُن سے دہلی فتح کیجیے خواہ جنوبی[1] ملک سے کمک منگوا لیجیے یا دہلی کا محاصرہ چھوڑ کر ستلج کی طرف پھر لیے - آپ حد سے زیادہ کوشش نہ فرمائیے - یہان ہم لوگون کی تعداد بہت کم ہے - جہان تک ہم لوگون سے ممکن ہے اُسیقدر کارروائی کیجیے - پنجاب پر (چاہے جو کچھ ہو) قبضہ کرنا چاہیے اور اِس کام کے لیے گورون کی جو فوج درکار ہے اُسمین سے ایک شخص کو بھی جدا نہ کرنا چاہیے - . . . . . سرحد کی ایک انچھ زمین بھی نہ چھوڑیے اپنی فوجین ایکجگہ جمع کیجیے اور صرف پنجاب کے بچانے کا اپنے کو پابند رکھیے - یہ حکمت عملی جو عملاً ممکن ہے اُسی پر بھروسہ کیے رہیے یعنی جو آدمی آپ نے دہلی کو روانہ کیے ہین اگر اُنسے جنرل ریڈ مقام مذکور فتح کرسکین تو خیر ورنہ دہلی کو جانے دیجیے - اس بارہ مین فوراً قطعی راے دیجیے اور پنجاب کو قبل بارش غدر و فساد سے صاف کر رکھیے - جس راہ جنرل ریڈ جاتے ہین اُس راہ سے انچھ انچھ زمین طے کرکے اپنے کو پنجۂ اجل کے حوالہ نہ کیجیے - اُنکو اپنی دقتین ہین اور ہم لوگون کو اپنی دقتین ہین - آپ نے جنرل ریڈ کے لیے انتہا مرتبہ کی کوشش کی اور اب اُسکے بعد اگر آپ اپنے صوبہ کے لیے کوشش کیجیے گا تو اُسکا خیال کرکے کوئی شخص آپ پر الزام نہین دے سکتا ہے - مین یہ نہین کہتا کہ آپ سلطنت کو قربان کرکے اپنے صوبہ کو بچائیے ہم کسی اور صوبہ کو بغیر پریشانی یا شک کے قربان کرسکتے ہین لیکن سلطنت کا از سر نو فتح ہونا پنجاب پر منحصر ہے - . . . . . مجکو تو یقین ہے کہ جو فوج کمک کے لیے اسوقت بھیجی گئی ہے جسوقت وہ پہونچ جائیگی تو دہلی فتح ہو جائیگی - اور اگر ایسا نہین ہوا تو ہزار گورے اور بھیجنے سے پانسہ پلٹ نہین سکتا ہے لیکن اُنکے چلے جانے سے پنجاب البتہ مغلوب ہو جائیگا مہربانی فرماکر اپنے صوبہ کا لحاظ کیجیے - یہ خودغرضی نہین ہے اسمین سلطنت کی بہبودی متصور ہے آپ دہلی مین جسا کر اپنے کو چارون طرف سے محصور نہ کر لیجیے -

اور اِسکے چند روز بعد ۲۳ - جون کو اڈورڈس صاحب نے پھر یہ لکھا -

اسمین شک نہین کہ آپ نے جنرل ریڈ کی حمایت کے لیے پنجاب کو ایسا خالی کردیا کہ اب خوف معلوم ہوتا ہے اور مین بہت منت کے ساتھ آپ سے مستدعی ہوتا ہون کہ اب ایک آدمی بھی وہان نہ بھیجیے گا - اور اِس فوج یعنی پشاور گیریزن کو کچھ اور آگے روانہ کرنا چاہیے - یہ سچ ہے کہ فی الحال ہماری قوت زیادہ ہے اور یہان اُس فوج کو رکھنا خودغرضی معلوم ہوتی ہے لیکن جس حالت مین ہر مقام کمزور ہے تو ایک مقام کو مضبوط رکھنا لازمی امر ہے - اور سرحد کو ہر حالت مین مضبوط رکھنا مناسب ہے -

دہلی کو زیادہ فوج نہ بھیجنے کے بارے مین بار بار مبالغہ آمیز شکایتین جو کوتہ اندیشی سے کی جاتی تھین اگر جان لارنس نے اُنکو منظور کر لیا ہوتا تو اُسکا کیا نتیجہ ہوتا - سوا اِسکے اور کچھ نہوتا کہ ہماری تمام فوج اُسی جگہ کٹ کر رہ جاتی - وہان کے جنگی حکام نے قرار دیا تھا کہ جب تک پنجاب سے کمک کے لیے کثرت سے فوجین نہ آجائین اُسوقت تک حملہ کرنے مین کامیابی کی کوئی امید نہین ہے - یہ تو ظاہر تھا کہ قاعدے کے ساتھ محاصرہ کرنا غیرممکن تھا - دشمنون کے پاس ہر روز بلکہ ہر ہفتہ کمک کی

[1] جنوبی ملک یعنی ممالک مغربی و شمالی سے کمک کے لیے کوئی فوج نہین آسکتی تھی - ممالک مغربی و شمالی کی فوج کو اپنے ہی صوبہ کے لیے بہت کچھ کرنا تھا -

صفحہ ۱۴۳

بیان

فوجین پہونچتی جاتی تھین - اور اُنکے پاس بے حساب سامان جنگ موجود تھا - یہ شکایت جو اوپر بیان کی گئی ہے اور اِس قسم کی دوسری شکایتون کا جان لارنس نے جو جواب دیا اُسکا صریحی اور بکار آمد جواب ہروے گرینتھڈ صاحب کے نام کی ایک چٹھی مورخہ ۱۷ - جون کے خلاصہ سے شاید بہت عمدہ طور پر نکل سکتا ہے جنھون نے دہلی سے سر جان لارنس کو لکھا تھا کہ دشمنون کی سپاہ کی تعداد دفعتاً بڑھ گئی اور توپخانہ کا کام وہ لوگ خوب جانتے ہین اور اُسمین نہایت مشاق ہین -- وہو ہذا --

ہم جو سپاہی بھیج سکتے تھے ایک ایک کو روانہ کرتے ہین - مین اندازہ کرتا ہون کہ یکم جولائی تک آپ کے پاس ہمارے یہان سے ۳۲۰۰ آدمی پہونچ جائینگے اور اُنکی تفصیل یہ ہے --

	آدمی
حضور ملکہ معظمہ کی رجمنٹ نمبر ۸ کی کمپنیان (پوری رجمنٹ)	۶۰۰
ایضاً نمبر ۶۱ کی ۵ "	۴۵۰
توپخانہ کے گورے	۲۰۰
پنجابی گولہ اندازون کی پلٹن (گرین صاحب) نمبر اول	۸۰۰
سکھ ایضاً (رتھنی) نمبر ۴	۸۰۰
پنجابی سوار	۴۰۰
	۳۲۵۰

اُسکے پندرہ روز کے بعد ہم اول رسالہ پنجاب جو اسوقت ملتان سے روانہ ہو چکا ہے اور راستہ مین ہے یعنی پانسو سوار اور غالباً اُسکے بیس روز کے بعد پنجابی گولہ اندازون کی دوسری پلٹن جو فی الحال ملتان مین ہے روانہ کر سکینگے - یہ دوسری پلٹن اُس وقت تک اپنی جگہ سے ہل نہین سکتی ہے جب تک سکھر سے بلوچی پلٹن پہونچ نہ لیگی - کیونکہ یہ اُس دیسی سپاہ کی نگرانی رکھیگی جس سے ابھی ہتھیار رکھوا لئے گئے ہین - اسقدر فوج بھیجنے مین بھی ہمکو اپنے صوبہ کو بہت کچھ کمزور کرنا پڑا ہمکو اب بھی تئیس مسلح ہندوستانی پلٹنون سے اپنی نگرانی کرنا اور آٹھ سو میل کی ایک سرحد کو بچانا باقی ہے رفتہ رفتہ کمایون کی پلٹن سے بھی کام نکل سکیگا اور میرا ارادہ ہے کہ اُسکو بھی بھیجدون - اُسمین چارسو آدمیون سے زیادہ نہین ہین -- ابتدا مین مجھکو اُس پر شبہہ کرنے کی وجہ پائی گئی ہے اور اِس سبب سے مین نے اُسکو ایک گوشہ مین ڈال دیا تھا جہان وہ ہمارا کچھ نقصان نہین کر سکتی تھی - لیکن اُسکے بعد مجکو بوجوہات ثابت ہوا کہ وہ ہم سے باغی نہین ہے اور اِسواسطے میرا ارادہ ہے کہ اُسکو بھی بھیجدون -- اِس پلٹن کے لوگ اِس بات کی بڑی آرزو رکھتے ہین کہ گورکھاؤن کی جو پلٹن اِسوقت فوج کے ساتھ ہے اُنہی کی طرح یہ بھی اپنی نیک چلنی ثابت کرین -

پس ایسی حالت مین اُس فوج نے جو دہلی کے محاذی پڑی تھی اگر یہ خیال کیا تو کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ جس حالت مین ہم ایک ایسا شخص رکھتے ہین جو اسطور پر لکھتا اور اسطرح پر بھیجے وعدہ اور پھر اسطور سے اُسکا ایفا کرتا ہے اور جسکی ذات ہماری کارروائیون کا مرکز اور سلحخانہ اور کمسریٹ اور حصار اُلبیت ہے تو چاہیے جو کچھ ہو اگر وہ ہمکو سہولت سے ناکام

ص ۱۴۵

نہونے دیگا اور سر جان لارنس نے انکو ناکام نہین ہونے دیا - اُدھر اتنی بڑی کمک کی فوج دہلی کو روانہ ہو چکی اور اودھر جنرل ریڈ نے خاص گشتی کالم فوج کو طلب کیا - اِس مطالبہ کو جان لارنس ابھی تک پورا نہین کر سکتے تھے — جان لارنس اِس امر مین اِڈورڈس صاحب سے بالکل متفق الراے تھے کہ انکو دہلی کے فتح کرنے پر بھی ترجیح دیکر پنجاب پر اپنا قبضہ قائم رکھنا چاہیے - انکے فیما بین اصل اختلاف سرحد کے بارے مین تھا کہ آیا جنگ شروع ہونے کے وقت تین ہزار گورون اور ایک بڑے ہندوستانی فوج کے گروہ کو پشاور مین رکھنا زیادہ قرین مصلحت تھا یا یہ مناسب تھا کہ ملک پنجاب مین امن وامان قائم رکھی جائے اور دہلی پر محاصرہ کرنے کے لیے فوج بڑھائی جائے - سر جان لارنس خوب جانتے تھے کہ پنجاب مین گشتی کالم فوج کے رہنے مین کچھ پنجاب ہی کی حفاظت منحصر نہین ہے بلکہ اُسمین یہ بھی مصلحت ہے کہ چھ سات پوربیا رجمنٹ جنسے ابھی تک ہتھیار نہین لیے گئے تھے اُنکی بغاوت کو بھی یہی فوج روکے رہیگی اور اگر ممکن ہوا تو اُنکے ہتھیار بھی رکھوالیگی - اور جسوقت اُنسے ہتھیار لے لیے جاتے تو گشتی کالم فوج کو مع اُسکے افسر جنرل نکلسن کے سر جان لارنس دہلی کی طرف روانہ کر دیتے -

جسوقت نکلسن صاحب اِس کالم کی کمان لینے کے لیے راولپنڈی مین ہو کر جاتے تھے تو سر جان لارنس نے صاحب موصوف سے پشاور کے بارے مین خود گفتگو کی تھی - لیکن نہ تو اُس مشہور پاسبان سرحد کی شکایتون اور نہ کمشنر پشاور کی رنگین نگاریون سے سر جان لارنس کی ثابت قدمی مین فرق آیا - ۱۸ - جون کو وہ لکھتے ہین -

مجھسے اور نکلسن صاحب سے بڑی دیر تک باتین رہین اور پشاور پر قبضہ قائم رکھنے کی حکمت علی کے متعلق جو کچھ جنرل نکلسن کو بیان کرنا تھا مین نے دو مرتبہ اُسکو سنا - آپ اور جنرل نکلسن نے جو کچھ اِس بارے مین کہا مین نے اُسکو ہر طرح اور ہر پہلو سے دیکھ بھالا لیکن مین اُس سے اتفاق نہین کر سکتا ہون - مجکو اِس امر کی جانب خیال ہوتا ہے کہ اگر کوئی بڑی بھاری مصیبت کا وقت آیا تو سب سے عمدہ ہماری حکمت علی یہی ہوگی کہ پشاور اور کوہاٹ کو چھوڑ دین مین اسی امر کو یقیناً قرین مصلحت سمجھتا ہون کہ ہماری کل فوج ایک جگہ جمع ہو - اگر پشاور ہمارے ہاتھ مین ہوگا اور باقی ملک مین غدر وفساد قائم رہا تو فوج پشاور جسطرح ہوا پر تھی اُسیطرح رہیگی - وہان یہ فوج گویا مقفل پڑی ہے - دریاے سندھ کے اُس پار اُسکے صرف ایک ثلث کی ضرورت ہوگی اور دو ثلث جنوبی ملک کی خدمت کام کرنے کے لیے بھیجی جاسکیگی -

مین یقین کرتا ہون کہ سواے پشاور اور لاہور کے سکھ لوگ اور مقامون پر بھی قابض تھے مثلاً وہ ملتان اور کوہستان کانگڑہ اور ہزارہ پر بھی استحکام کے ساتھ قبضہ کیے ہوے تھے لیکن مجکو اِس بات کے دریافت کہ انہون نے کیا کیا اور کیا اُنکو کرنا چاہیے تھا اور اِس امر کے درمیان کہ ہماری حکمت علی کیسی ہونا چاہیے تھی کہین مطابقت نہ پائی گئی - ہم جانتے ہین کہ یہ دوآبہ دریاے سندھ کے داہنے کنارے پر کیسیطرح منتظم نہین ہے یہان کی قومین مختلف ہین اور انکی ملکی اور تمدنی حالتین عرصہ سے مختلف رہین سکھ لوگ دریاے سندھ کے اِس پار آنے سے پیشتر سالہا برس تک اِن علاقون پر قابض رہ چکے تھے - پشاور ہمیشہ اُنکی کمزوری اور خطرہ کا ایک مخرج رہا رنجیت سنگھ ضرور اُسکو چھوڑ دیتے لیکن نخوت کی وجہ سے

اُنھون نے ایسا نہین کیا۔ بُرِنس صاحب سنہ ۱۸۴۸ع مین اِس امر کے متعلق تحریر کر چکے ہین۔

پشاور اور کوہاٹ پر قبضہ رکھنے مین ہمارا پانچ لاکھ روپیہ ہر سال صرف ہوتا ہے۔ اگر ہم اِس طوفان کو صاف کرین تو اِس مشکل ہمکو یہ حل کرنا پڑیگی کہ جدید انتظام جو ضرور ہوگا اُسکے خرچ کا ہم کیونکر بند و بست کر سکینگے۔ اسوقت بھی ہم لوگون کا ایک سے دو لاکھ روپیہ تک بیجا بار خزانہ پر پڑتا ہے۔ مین اِس بات سے انکار نہین کرتا کہ پشاور ایک ضروری مقام ہے لیکن مین سمجھتا ہون کہ اُسکے قبضہ سے چندان فائدہ نہین ہے مگر خرچ اور دغدغہ البتہ رہتا ہے۔ ہمارا انتظام ہمکو اِس بات کی اجازت نہ دیسکیگا کہ پشاور اور کوہاٹ اِس قسم کے مقامون پر حفاظت کے ساتھ قبضہ رکھ سکین یہان کی کمان کسی نہ کسی روز ایک احمق الحمقا سے فوج بنگال کو ملیگی۔ بہرحال مین آپ کو زیادہ تکلیف نہ دونگا مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ ایسا ہونے پائے۔ چونکہ ہمارے دشمن اسقدر قوی ہین لہذا وہ جسقدر خروج کرین اُتنا ہی اچھا ہے۔

لیکن اِڈورڈس صاحب بھی مثل اپنے چیف کے مصمم بالقصد اور ثابت قدم رہے اور ۲۲۔ جون کو جان لارنس نے اِڈورڈس صاحب پر اپنے خیالات اسطور سے پھر ظاہر کیے۔

مین نہین سمجھتا کہ سرحد کے بارے مین جو دلیلین مین نے پیش کین اُنکو آپ قرار واقعی زور نہین دیتے ہین اور پورے طور سے اُن دقتون پر لحاظ نہین کرتے ہین جو آنرو سے سندھ کی سرزمین پر قبضہ کرنے کی حالت مین ہمارے لیے رکھی ہین۔ یا ہم اب اِس بارہ مین مین کچھ اور نہ لکھونگا۔ مین دریاے سندھ کے اُس پار کے اضلاع پر قبضہ رکھنے مین بہت سے فائدے دیکھتا ہون اور کسی زمانہ مین میرا خیال تھا کہ اُنپر قبضہ رکھنا بہت مناسب ہے۔ لارڈ ڈلہوزی نے جب قبل الحاق اِس بارے مین مجھ سے صلاح لی تھی تو وہ مین ہی تھا جس نے یہ مشورہ دیا تھا۔ لیکن امتداد ایام اور تجربے نے میرے خیالات بدل دیے مین خیال کرتا ہون کہ اُسپر صرف بہت ہے۔ اُسمین ہر سال اسقدر روپیہ خرچ ہوتا ہے جو ہم لوگ مشکل سے بچا سکتے ہین۔ یہ خرچ ہر سال بڑھتا جاتا ہے۔ قبضہ رکھنے مین بڑی دقت اور خطرہ ہے۔ وہان اگر کوئی بلا نازل ہوگی تو اُسکا انسداد سخت دشوار ہو جائیگا۔ وہان کی آب و ہوا تندرستی کے حق مین مضر ہے اور وہان کی جنگ ہمارے قومی اور عادات کے مطابق نہین ہے۔

مین ذمہ کرتا ہون کہ دریاے سندھ کی سرحد کو اُس فوج کے آدھے حصے مین جو دریاے ستلج کے اُس پار کی سرحد کے لیے درکار ہوگی بچا لونگا۔

اب ہماری موجودہ حالت پر لحاظ کرنا چاہیے۔ یہان ہم لوگون کے پاس تین رجمنٹ گورون کی اور ایک بڑا بھاری توپخانہ ہے اور کچھ ہماری دیسی فوج جو تمام دیسی فوج سے اچھی ہے دریاے سندھ کے اُس پار مقید پڑی ہے۔ یہ وہ فوج ہے کہ اگر دہلی مین ہوتی تو ایک ہفتہ مین وہان کا قضیہ طے کر دیتی۔ اب دیکھنا چاہیے کہ باقی تمام ملک پنجاب کے لیے ہمارے پاس کسقدر فوج ہے۔ اُسکے واسطے ہمارے پاس صرف دو ہزار گورے ہین (مجکو اِس تعداد مین بھی شبہہ ہے) جو پھلور گوبند گڑھ فیروزپور اور ملتان کے قلعون پر قبضہ کیے ہوے ہین اب ہمارے پاس گورے رنگ کا ایک آدمی بھی نہین ہے جس سے اپنے ملک کو بچا سکین جسقدر فوج

ہم جمع کر چکے ہین اُس سے زیادہ اب جمع نہین کر سکتے سواے اِسکے کہ راولپنڈی اور اُسکے بعد پشاور کو چھوڑ دین اگر سکھون نے بلوہ کیا تو دریاے سندھ کے اِس پار ہماری حالت بہت ہی متغیر ہوگی - اگر پشاور کی فوج اسطرف آجائیگی تو ایسے مضبوط ہو جائینگے کہ کوئی ہمارا مقابلہ نہ کر سکیگا - سنہ ۱۸۱۴ء مین نپولین کو جو شکست حاصل ہوئی تھی تو سواے ضد کے اُسکی اور کوئی وجہ نہین تھی اور ضد نپولین نے یہ کی تھی کہ لیپزک کی تباہی کے بعد نپولین نے دریاے رائن کو اپنی سرحد قرار دی یہ نہ کیا کہ درمیانی ملک کو چھوڑ کر یکبارگی دریاے رائن کو سرحد قرار دیتا - اسطور پر نپولین نے اپنی تمام فوجین دریاے رائن کے اُس پار اُتار دین اور جسوقت اُسکو معرکہ جنگ مین شکست حاصل ہوئی تو اِن لوگون کو اطاعت قبول کرنا پڑی - لیکن اگر باوٹزن اور دوسری لڑائیون مین جو لیپزک کے بعد ہوئین یہ فوجین اُسکے ساتھ ہوتین تو ضرور اُنکے ذریعہ سے فتح حاصل ہوتی بس اب اِس بارہ مین کہان تک بیان کیا جاے

پنجاب مین سب سے بڑھکر ابتری ماہ جون کے آخر اور جولائی کی ابتدا مین واقع ہوئی - دہلی سے کمک کیلیے روز بروز زیادہ شور و غل سے فریاد بلند ہوتی تھی - اُنکی خواہش کا پورا کرنا یوماً فیوماً زیادہ دشوار ہوتا جاتا تھا اور اڈورڈس صاحب اور سرداران پنجاب کی راے اِس حکمت عملی کی مخالفت مین روز بروز تیز ہوتی جاتی تھی کہ پنجاب کو فوج سے خالی نہ کرنا چاہیے - حکام دہلی نے اڈورڈس صاحب اور لارنس صاحب سے کچھ کم اِس بات کی امید نہین رکھی تھی کہ ابتداے جولائی مین جب ۲۰۰۰ سپاہیون کی نئی فوج پہاڑی پر پہونچ جائیگی تو جس حملہ کا مدت سے التوا ہے وہ شروع ہو جائیگا - لیکن یہ امید منقطع ہو چکی تھی - جان لارنس نے ۲۹ - جون کو اڈورڈس صاحب کی چٹھی مین لکھا تھا کہ "جسوقت ہماری کمک کی سب فوجین پہونچ جائینگی تو اُسوقت میرے اندازہ مین سات ہزار سے لیکر آٹھ ہزار آدمی تک دہلی کے مقابلہ مین جمع ہو جائینگے لیکن مجھکو اِس بات کے بیان کرتے ہوے افسوس معلوم ہوتا ہے کہ باغیون کی تعداد کے مقابلہ مین اِس جماعت کی بھی کوئی حقیقت نہین ہے یہ لوگ تو اپنے عقب کی آمد و رفت کے متعلق بھی حفاظت نہین رکھ سکتے" -

لارڈ کیننگ کے پاس سے اِس امر کے متعلق ابھی تک کوئی خبر نہین پہونچی کہ اگر صورت معاملات نازک حد تک پہونچی تو اُسوقت کیا کرنا ہوگا - اور اب تک ہر ایک بات سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ وہ وقت اب بہت قریب آرہا ہے جب یہ مسئلہ فقط احتمالی اور قیاسی ہی نہ رہیگا بلکہ عین وقت اور عملدرآمد کے ملکی معاملات کے متعلق تصور کیا جائیگا - اور اُسوقت اِن دو باتون مین سے ایک بات تجویز کرنا پڑیگی کہ آیا چیف کمشنر پشاور سے فوج واپس کرنے کا حکم دینگے یا یہ قرار دینگے کہ اب اُنکے پاس دہلی بھیجنے کے لیے ایک آدمی بھی ہے یا نہین ہے - جان لارنس نے خود اپنی طبیعت مین ایک راے قائم کر لی تھی کہ "دہلی ایک نازک مقام ہے اور مین سمجھتا ہون کہ جو جو آدمی مین وہان کے لیے جمع کر سکتا ہون اُسکا بچانا میرے واسطے واجب و لازم ہے" - حکام پشاور کے خیالات بھی اِسی طرح واضح ہو گئے تھے کیونکہ اِسی زمانہ مین اُنھون نے اتفاق کر کے ڈپٹی کمشنر کا نہین اُنکو بھیجی تھین جنکو مین کئی مرتبہ صراحت کے ساتھ محول کر چکا ہون - اب پیادہ گورے پنجاب مین صرف ۵۷۰۰ تھے منجملہ اُنکے نصف کے قریب درۂ پشاور مین تعینات تھے اور جو باقی رہ گئے تھے وہ غیر قواعد دان سپاہیون کے ساتھ

دار السلطنت کی حفاظت کرتے تھے اور قلعۂ ملتان اور گوبندگڑھ اور سلح خانۂ پھلور و فیروزپور اور چھاونی راولپنڈی اور جالندھر اور اٹک کے قریب دریاے سندھ کے راستہ کی حفاظت پر متعین تھے - اِن لوگون کو ۸۰۰ - آدمی اپنی جماعت سے گشتی کالم فوج کو چھ سات اُن یورپیاں رجمنٹون کی حفاظت کے لیے جو اب تک اپنے ہتھیار لیے ہوے تھین تاکہ وہ فساد نہ کرنے پائین اور جن رجمنٹون کے ہتھیار رکھوا لیے گئے اُنکو اس بات سے باز رکھنے کے لیے بھیجنا تھے کہ وہ دہلی کے باغیون کی شرکت نہ کرنے پائین پس ایسے وقت مین جس وقت بلوہ ہوجانا کچھ بعید نہین تھا اور سر جان لارنس نے اُن تمام باتون کی تیاریان کین جنکے ذریعہ سے وہ اپنی قلیل فوج سے فائدہ اُٹھا سکتے تھے اور تمام ضروری مقامات کی حفاظت کرسکتے تھے اور یورپیاں رجمنٹون سے ہتھیار رکھوا سکتے تھے اور وقتاً فوقتاً گورون کی اد رجمنٹین دہلی کو روانہ کرسکتے تھے -

لیکن اُنکے خطوط سے انتہا مرتبہ کا تردد ظاہر ہوتا ہے ۲۶ - جون کو جان لارنس لکھتے ہین کہ

اگرچہ چین سے کمک کی فوج جلد پہونچ گئی تو ہم اب بھی بہت عمدہ کارروائی کرسکتے ہین لیکن اگر ایسا نہوا تو مین خود ابھی یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ ہم اس طوفان کو فرو کرسکینگے علی الخصوص اُس صورت مین جب آپ سب لوگ دریاے سندھ کے اُس پار رہینگے - پشاور کو چھوڑنے سے (یہ جان لارنس جارج بارنس کو لکھتے ہین کیونکہ اُنھون نے جارج بارنس اور سر ہربرٹ فریزر اور نیول چیمبرلین کو بھی اپنے خیالات اس بارے مین لکھے تھے) ۲۰۰۰ گورے ۲۴ توپین اور چار عمدہ دستے پنجابی سوارون کے فوراً بلا جا پینگے - یہ ایک ایسی تدبیر ہے جسمین خطرہ متصور ہے لیکن جو کچھ ہو دہلی کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے اگر ہم دہلی کو فتح نہین کرسکتے ہین تو ہم اسکو چھوڑ بھی نہین سکتے ...... بیشک پشاور کا چھوڑ دینا ایک کمزوری کی علامت ہے لیکن کیا ہم کمزور نہین ہین - اگر ہم کہین کہ ہم ایسے نہین ہین تو یہ محض ہٹ دھرمی ہے - دریاے سندھ کے اِس پار اگر ہم تمام کوہستانی جرگون اور افغانون وغیرہ کو زیر کرسکینگے اور اپنے اقتدار کو مضبوطی کے ساتھ قائم رکھ سکینگے اور فوج کو مرتب کرسکینگے - اور دریاے سندھ کے اُس پار کے مقبوضات کا طرف اگر ابھی متوجہ رہینگے تو ہم برباد ہوجائینگے اور پھر کسی طرح اصلاح نہوگی -

اور پھر بتاریخ ۳۰ - جون اڈورڈس صاحب کو لکھتے ہین کہ

جو کچھ اِس بارے مین مین نے بیان کیا ہے وہ بہت غور و فکر کرکے کہا ہے - مین نہ تو ہندوستانی ملکی معاملات کا شائق ہون اور نہ مین اُن اصولون کی پیچ کرتا ہون - ممکن ہے کہ میری راے غلطی پر ہو لیکن مجکو خود وہ غلطی معلوم نہین ہوتی ہے مین موجودہ سرحد کی بہتری سے اعتراف کرتا ہون لیکن مین کہتا ہون کہ اُسکو رکھنے سے ہم لوگون کا بڑا نقصان ہو رہا ہے - اور اگر نتیجہ کے اعتبار سے ہم اُسکو سنبھال سکین حالانکہ مین نہین سمجھتا کہ ایسا ممکن ہو تو بھی اِس وقت تجویز طلب امر یہ ہے کہ آیا اس نازک وقت مین ہم اُس سرحد کو قائم رکھ سکتے ہین یا نہین - مین اپنی طبیعت کی طرف دیکھتا ہون تو وہ یہی کہتی ہے کہ پشاور خوشی سے چھوڑ دیا جائے اور اُسکے بدلے گورون کی فوج اور پنجابی سپاہ جو اِس وقت دریاے سندھ کے اُس پار ہے دہلی کو روانہ کی جائے جس وقت ایسا ہوگا تو معلوم ہوگا

ص ۱۴۹

کہ صورت معاملات فوراً بدل گئی صبح کو لوگ شہر پناہ کے اندر بھگا دیے جائینگے اور دوسرے ہفتہ مین لوگ دیکھ سکینگے کہ ہم دہلی کے مالک بنے بیٹھے ہین گو ایا رہا تھ سے نکل گیا - دو ایک دن کے بعد سننے مین آئیگا کہ نربدا کا ملک بھی جاتا رہا اُسکے بعد آگرہ کی باری آئیگی اور جسوقت ہمارے گورون کی فوج باہر ہوگی تو در اصل ہمکو سارا ہندوستان از سر نو فتح کرنا پڑیگا - آپ صرف اسی بات کا لحاظ کیجیے کہ ہندوستان کے مختلف حصون مین ہمارے ہم وطن مردون اور عورتون پر اس زمانہ مین کیا گذر رہی ہے جنرل ہیوٹ کی نالائقی سے ۱۰ مئی کے سانحہ نے جو خرابیان پیدا کین اور معہ ذا دہلی پر چڑھائی کرنے مین تاخیر ہوئی اُسکا نقصان شاید آیندہ پچاس برس تک لوگون کو معلوم ہوتا رہیگا -

یہین اس مقام پر ۲۵ - جون کے ایک مراسلہ موسومہ لارڈ کیننگ کا ایک خلاصہ درج کرتا ہون جسمین سر جان لارنس نے اپنے اور اپنے مخالفین کے خیالات کا مقابلہ کرکے اسطور پر اُنکا بیان کیا ہے -

اگر ہم نے پشاور کو برقرار رکھا اور پنجابی فوج خیر خواہ رہی تو ہم اب تک جو چاہینگے وہی کر سکینگے - لیکن اگر وہ ہم سے باغی ہوگئی تو ہمکو جا کر اپنے قلعون مین اُسوقت تک پناہ لینا پڑیگی جب تک انگلستان کی فوج یہان آکر پنجاب کو فتح نہ کریگی - برخلاف اسکے اگر ہم پشاور اور کوہاٹ کو چھوڑ کر چلے آئے تو گمان غالب ہم دریاے سندھ کے اِس پار کے ملک پر قبضہ رکھ سکینگے - اور بہرحال ہمارے گورون کی تمام فوج ہر وقت کام کرنے کے لیے مستعد رہیگی - ہم ایک صلح آمیز آبادی مین رہینگے پشاور کی طرح مخالفون کے درمیان نہ رہینگے چیف کمشنر کے جو جو خیالات ہین اُنکے مطابق عمل کرنے سے ہم لوگ پشاور پر قبضہ رکھنے کی نسبت زیادہ قوی رہینگے - بریگیڈیر کاٹن کرنل اڈورڈس اور نکلسن صاحب اِس تدبیر کے خلاف ہین اور اُنکی یہ راے ہے کہ پشاور پر آخری وقت تک قبضہ رکھنا چاہیے حتی کہ پشاور اور لاہور کے مابین جو مقامات ہین اگر وہ سب چھوٹ جائین تو بھی کچھ مضائقہ نہین ہے - وہ جواب دیتے ہین کہ ہم پشاور سے اگر ہٹینگے تو ہمین حفاظت نہین ہے اور اگر ایسا کیا جائیگا تو گویا اِس بات کی علامت ظاہر کر دی جائیگی کہ ہندوستان مین ایک غدر برپا کر دیا جاے یہ صورت شاید دریاے سندھ کے اُس پار ہو سکتی ہے لیکن ہماری فوجون کو چالیس میل سے زیادہ آگے نہ جانا پڑیگا اور اگرچہ اُنکو ایک دریا طے کرنا پڑیگا لیکن راہ ہماری توپون کے ذریعہ سے محفوظ رہ سکتی ہے - دریاے سندھ کے اِس پار آخری وقت تک غدر نہوگا کیونکہ یہی نہین ہے کہ اِدھر کے لوگ ہمارے دوست ہون بلکہ اُنکے پاس ہتھیار بھی نہین ہین - اِسمین شک نہین کہ خطرہ دونون باتون مین ہے اور مین جب تک کچھ ایسا ہی وقت نہ پڑیگا دونون مین کسیکو اختیار نہ کرونگا - لیکن دونون مین سے ایک بات ضرور اختیار کرنا پڑیگی - اور اگر وہ غلط نکلی تو نتیجہ بیشک بہت بُرا ہوگا -

اوائل جولائی مین ہربرٹ ایڈورڈ صاحب کے پاس سے ایک چٹھی آئی جسمین صرف یہی نہین دی گئی تھی کہ حملہ کرنے کا خیال ملتوی رکھا گیا بلکہ (باوصف اِس امر کے کہ پنجاب سے روز بروز کمک پہونچتی جاتی ہے) یہ بھی کچھ مغلق الفاظ مین نہین بیان کیا گیا تھا کہ کمک کے بعض بعض بڑے دلیر اور اولو العزم اشخاص جنہین یقیناً صاحب کو بھی دخل ہے یہ بدشگونی کا کلمہ مُنھ سے نکالنے لگے ہین کہ "ہٹنا چاہیے" -

۴- جولائی سنہ ۱۸۵۷ء-

حملہ کرکے دہلی کے فتح کرنے کی جو تجویز ہوئی ہے دو مرتبہ اُسپر عمل ہوتے ہوتے رہ گیا اور اب مجکو کسی طرح سے یقین نہین ہے کہ وہ تدبیر پھر اس نوبت تک پہونچے- اور فرض کیجیے کہ میری راے صحیح ہے تو یہ سوال پیدا ہوگا کہ آیا ہمکو اپنی موجودہ حالت سنبھالنا چاہیے یا محاصرہ کرنا چاہیے اور اپنی فوج سے تاوقتیکہ دوسری لڑائی شروع ہو اس طور پر کام لینا چاہیے جسمین عوام الناس کا فائدہ ہو-

اسکے دو ہفتہ کے بعد اس سے بھی زیادہ وحشت اثر چٹھی خود جنرل آرچ ڈیل ولسن کے پاس سے آئی حالانکہ جسوقت جنرل مذکور بجاے جنرل ریڈ مقرر ہوے تھے تو سر جان لارنس اور دوسرے اشخاص نے اُنپر بڑی بڑی امیدین کی تھین اور یہ کچھ بے وجہ نہین تھین-

۱۸- جولائی-

مین نے کرنل بیرڈ اسمتھ چیف انجنیر فوج سے صلاح کی اور ہم دونون کی راے یہ قرار پائی کہ اب اگر دہلی پر حملہ کرنے کا کوئی قصد کیا جائیگا تو اُسکا انجام شکست اور تباہی ہے- اسوقت فوج مین ۲۲۰۰ گورے اور ۱۵۰۰ ہندوستانی یعنی کل ۳۷۰۰ سنگینین ہین- ..... باینہمہ اگر مجکو اس کام کے قابل ہونے کا موقع دیا جاے تو کثرت اور عجلت سے کمک پہونچنا چاہیے مین نے سنا ہے کہ دکھن جانب جو فوجین جمع ہو رہی ہین اُنکو مدد دینے کا بہت کم موقع حاصل ہے کیونکہ وہ اودھ کی طرف توجہ کیے ہوے ہین اسواسطے مین منت کے ساتھ آپ سے متقاضی ہوتا ہون کہ جسقدر جلد آپ سے جہان تک کمک ممکن ہو وہ پنجاب کی فوج سے مجکو دیجیے- ..... مین دوستانہ طور پر آپ سے کہتا ہون کہ تاوقتیکہ عجلت کے ساتھ مجکو کمک نہ پہونچیگی یہ فوج لڑائی اور بیماری سے ہلاک ہوتے ہوتے بالکل کم ہوتی جائیگی اور سواے اسکے اور کوئی چارہ باقی نہ رہیگا کہ ہم لوگ کرنال کو ہٹ آئین اس بدنصیب کاروائی کا جو نتیجہ ہوگا اُسکی تباہیون کا مین اندازہ نہین کرسکتا ہون کہ کہان تک ہوگی- مین التجا کرتا ہون کہ آپ تار پر فوراً اسکا جواب دیجیے اور یہ بیان فرمائیے کہ آپ کمک کے لیے کسقدر فوج میرے پاس بھیج سکتے ہین اور کب تک مین اس بات کی امید کرون کہ وہ فوج کمپ مین داخل ہوگی-

صل۱۵

اب کیا کرنا چاہیے تھا- اِڈورڈس صاحب اور کاٹن صاحب اور نکلسن صاحب بار بار جان لارنس کو آگاہ کرتے تھے کہ وہ پنجاب کو فوج سے اسطرح خالی کرتے جاتے ہین جس سے خطرہ متصور ہے اور اُنکو اب کسی طرح سے ایک گورا بھی دہلی کی کمک کے لیے نہ بھیجنا چاہیے اُنھون نے جان لارنس کو یہ بھی لکھا تھا اور رواجبی لکھا تھا کہ دہلی کی فوج کو کمک پہونچانے کے لیے دنیا بھر کی کوششون کے کرنے کے بعد اگر وہ اپنے صوبہ کی حفاظت کرینگے اور اُن خطرون کے دیکھنے سے انکار کرینگے جنکا نہ دیکھنا اُنکے لیے آسان تھا تو اُنپر کوئی شخص الزام نہ لگائیگا- بیشک کوئی شخص الزام نہ لگاتا لیکن جان لارنس کے دل مین جب وہ کوئی کام کرنے جاتے تھے تو کبھی یہ خیال نہین گذرتا تھا کہ وہ لوگون سے پوچھین کہ اُس کام کے واسطے اُنکی تعریف یا مذمت ہوگی- سر جان لارنس نے بارنس صاحب کو یہ مضمون ایسے الفاظ مین لکھا تھا جو تمام عمر اُنکا

وصول رہا اور آخری چند مہینے مین بھی اُسکا کچھ کم خیال نہین رہا" مین نہ تو نام کو دیکھتا ہون نہ بدنامی کو ڈرتا ہون مین صرف اِس بات کو دیکھتا ہون کہ میرا منصبی فرض کیا ہے اور اپنی سلطنت اور اُن لوگون کو جو سلطنت سے تعلق رکھتے ہین محفوظ رکھنے کا لحاظ کرتا ہون"۔ یہ وہ عظیم الشان الفاظ ہین کہ جن لوگون نے حال کی ظالمانہ جنگ کے نازک وقت مین سر جان لارنس پر دو جواب سے پیچھے ہٹنے" یعنی اُنکی خلقی جرأت پر طعن کی تھی اُنکے لیے بہتر تھا کہ الفاظ مذکور کے سمجھنے کی کوشش کرتے۔

اور اب دیکھنا چاہیے کہ اُنھون نے جنرل آرچ ڈیل وِلسن کی تاکیدی شکایت کا کیونکر جواب دیا شل سرعت خیال (یا بہرحال اِسقدر عجلت کے ساتھ جسطرح برقی تار خبر پہونچا سکا) فوراً یہ بانفراخبر جواب مین بھیجی گئی۔

مجھکو آپکی چٹھی مورخہ ۱۸ ماہ جولائی وصول ہوئی۔ ہم ابھی آپ کے پاس ۱۶۰۰ آدمی حسب صراحت ذیل روانہ کر سکتے ہین

	آدمی
حضور ملکہ معظمہ کی رجمنٹ نمبر ۵۲	۶۰۰
جنگی پولس کے لوگ	۴۰۰
کماؤن کی پلٹن	۴۰۰
ملتانی سوار	۲۰۰
نو بوئڑ والے توپخانہ کے لوگ	۱۰۰

اُسکے بعد ۲۰۰۰ آدمی اور روانہ ہونگے۔ آپ میرٹھ کی فوج سے ایک حصہ کیون نہین طلب کرتے ہین۔

یہ وہ خبر ہے جس سے پہاڑی کی قلیل فوج کی جان مین جان آئی ہوگی جسپر غنیم کے متواتر حملون سے معلوم نہین کیا گذر رہی ہو اور جو دن بھر دھوپ مین جلتی تھی اور بالکل خستہ تھی اور بیماریون مین مبتلا تھی اور جسمین سب ملکر صرف ۲۲۰۰ آدمی ایسے ہونگے جو کام دے سکتے۔ لیکن جان لارنس اِس سے بھی زیادہ فوج بھیجنے کا قصد رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ اگر ممکن ہو تو "دو چند" کا لفظ اُس معنی مین مستعمل ہو جس معنی مین دہلی کے کیمپ کے لوگ استعمال کرتے تھے۔ اور اُنھون نے نارمن صاحب اسسٹنٹ اجیٹن جنرل فوج اور ڈپٹی صاحب فسر سپاہ گائیڈس کو جنکو وہ سمجھتے تھے کہ جو کچھ اُنکو لکھا جائیگا وہ بیکار نہوگا مندرجہ ذیل مضمون تحریر کیا۔

لاہور ۲۴ جولائی۔

میرے پیارے نارمن صاحب۔ آپکو معلوم ہوا ہوگا کہ کمک بھیجنے کے بارے مین مجھ سے جو کچھ ہو سکتا تھا اُسمین مین نے کوئی بات اُٹھا نہین رکھی۔ آیندہ دو ہفتہ کے اندر آپ کے پاس کماؤن کی پلٹن اور حضور ملکہ معظمہ کی رجمنٹ نمبر ۵۲ اور پلٹن نمبر ۱۴ کا تیسرا حصہ پہونچ جائیگا اور اُسکے علاوہ پنجابی پیادون کا ایک دستہ جو کانگڑہ اور امرتسر کی پولیس کی پلٹنون سے تیار کیا گیا ہے وہ بھی روانہ ہوگا اُنمین سے کسی پلٹن مین کوئی پوربیا نہین ہے۔ گرین صاحب کی فوج کو بھی پوربیا لوگون کو

ص ۱۵۲

تجربہ

خارج کر کے دکھن جانب روانہ ہونا چاہیے الغرض مجکو امید ہے کہ جسوقت کمک پہونچ جائیگی تو آپکی حالت بہت مضبوط ہو جائیگی۔ مین نہین سمجھتا کہ اسکے بعد مین گوروں کی اور سپاہ روانہ کر سکونگا۔ پشاور کی فوج کو چھوڑ کر ہمارے پاس ۴۰۰۰ پیادے ہین جس سے ہمکو ملک سنبھالنا اور رجمنٹوں کو جنکے ہتھیار لیے اور جنکے نہین لیے گئے ہین دبائین رکھنا ہے — ۔۔۔۔۔ اب اگر آپ اس تازہ کمک سے بھی دہلی کو فتح نہ کر سکیں تو اپنا مورچہ سنبھالے رہیے اور اس بات کا موقع آنے دیجیے کہ پوربیا لوگ آپکے مورچون پر اپنا سر ٹکرائین۔ اس حکمت عملی سے آپ اُسکو کمزور کر دینگے۔ لیکن پیچھے ہٹنے کی سند نہین ہے۔ اگر ایسا ہوا تو آخر کو خرابی اور بربادی ہوگی۔ میری راے یہ ہے کہ جنرل ولسن کو چاہیے کہ جدید حصہ فوج یعنی پنجابی پیادون کی رجمنٹ نمبر ۷۔ اِنسٹا فرڈ صاحب کی ماتحتی مین سہارنپور بھیجدیا جائے اور وہان سے گورکھاؤن کی فوج طلب کر لی جائے۔ مین گرین صاحب کی فوج کا ایک حصہ میرٹھ کو بھی بھیجونگا اور گولہ اندازون کی رجمنٹ نمبر ۴ کا ایک بڑا حصہ دہلی کو روانہ کر دونگا پھر جسوقت بلوچی سپاہ دہلی مین پہونچیگی تو وہ میرٹھ کو جائیگی اور گرین صاحب کا پیچھا چلا آئیگا۔ اسطور پر دہلی مین آپ کے پاس سب سے عمدہ سپاہی ہو جائینگے۔ دوسرے درجہ کے سپاہی میرٹھ اور آخر درجہ کے سہارنپور مین رہینگے جو گوجرون اور دوسرے بدمعاشون کی سرکوبی کے لیے بخوبی کافی ہونگے ۔۔۔۔۔ پنجاب مین ابھی ہر طرح سے خاموشی ہے اور جہانتک مین دیکھتا ہون لوگ خیر خواہ ہی معلوم ہوتے ہین خدا کرے یہی رہے لیکن یاد رکھیے کہ اگر دہلی مسخر نہوئی تو ہمارا اختیار جاتا رہیگا۔ نہ تو پنجاب اور نہ کوئی دوسرا مقام رہ سکیگا۔ یہ چٹھی جنرل ولسن کو بھی دکھلا دیجیگا۔

جان لارنس ڈیلی صاحب کو لکھتے ہین کہ

اگر دہلی مین ہم زیر کر دیے گئے اور ہمکو پیچھے ہٹنا پڑا تو ہماری فوج برباد ہو جائیگی۔ اُسوقت نہ تو پشاور کچھ کام آئیگا اور نہ پنجاب ہی سے کوئی فائدہ نکل سکیگا۔ دونون ہاتھ سے جاتے رہینگے پھر پشاور اور کوہاٹ کی فوج کو ۹۰۰۰ آدمی اور ۳۰ توپین دے دینا پڑینگی۔ اب اس قسم کی فوج اگر بروقت میدان مین لاکر کھڑی کر دی جائیگی تو وہ اس ہل چل کو فرو کر دیگی یا بہرحال موسم سرما تک اسکو تھامے رہیگی لیکن جسوقت دہلی والی فوج برباد جائیگی اور پنجاب مین بغاوت پھیل جائیگی تو اس فوج کو ایک عام حملہ بگولے کی طرح اڑا لے جائیگا — مجکو یہی امید اور یہی آرزو ہے کہ فوج کی ہلاکت کا موقع نہ آنے پائیگا لیکن ابھی کوئی شخص یہ نہین کہسکتا کہ ہمارے واسطے کیا لکھا ہے۔ اور یہ امر نہایت ضرور ہے کہ ہم بحیثیت مدبر ملک اسپر لحاظ کرین اور اس امر کو تجویز کرین کہ کس پہلو کی حکمت عملی ہمکو اختیار کرنا چاہیے ورنہ جسوقت وہ مصیبت کا وقت پہونچ جائیگا تو کچھ ہمارے بنائے نہ بنیگی۔ اس چٹھی کا مضمون چیمبرلین صاحب کو پڑھکر سنا دیجیے گا اور مجکو لکھیے گا کہ اُنکی راے اس بارے مین کیا ہے۔ مین لاہور اور ملتان کو آخری وقت تک سنبھالے رہونگا اور اگر دہلی مین کوئی ابتری واقع ہوئی تو عورتون اور بچون کو کراچی کی طرف روانہ ہونے دونگا۔

جان لارنس نے اڈورڈس صاحب کو بیشک اپنی حکمت عملی پر عمل کرنے کے بعد اُسکی بابت اطلاع دی اور ایکبار تبہ اپنی تجویز تبدیل ارادے سے اڈورڈس صاحب کو اطلاع دی۔

۲۴ - جولائی —

۔۔۔۔۔اگر صورت معاملات بہتر نہ نکلی اور اگر زیادہ مدد درکار ہوئی اور گورنمنٹ نے یہ معاملہ مجھپر چھوڑ دیا تو مین کوہاٹ اور پشاور کی فوج کو واپس طلب کرلونگا اور جو شخص مجکو بہم پہونچ سکیگا اُسکو دہلی کی طرف روانہ کرونگا اور یہ لوگ جو بھیجے جائینگے زیادہ تر گورے اور پنجابی لوگ ہونگے۔میرے نزدیک شکست یا فتح جو کچھ ہوگی وہ دہلی مین ہوگی۔اگر ہماری فوج دہلی سے ہٹی تو گویا برباد گئی۔سوا بدنامی اور تباہی کے کچھ نہوگا اور اگر وہ مضبوط قائم رہی تو مین مدد نہونے کے سبب سے اُسکو برباد ہوتے ہوے نہ دیکھ سکونگا۔یہ امر نہایت ناشکری اور سوء تدبیری کا ہوگا اگر اُسکی زیادہ تعداد زیر ہوگئی تو ہمارے بنائے ایک نہ بنیگی ہمارے پاس اُن لوگون کو ملاکر جو کراچی سے روانہ ہو چکے ہین اور اب رستہ مین ہین ۴۰۰۰ گورون کے قریب ہونگے ہم ملتان اور لاہور کو زیادہ عرصہ تک رکھ سکتے ہین پیچھے ہٹنے یا مدد بھیجنے کا راستہ ملتان ہی ہے۔ملتان پر جب تک ہم سے بندوبست ہوسکیگا قبضہ رکھینگے لاہور کے قلعہ مین فی الحال تمام عورتین اور بچے پناہ گزین ہین اور وہ بالکل بھرا ہوا ہے جسوقت بیرونجات کی اور عورتین اور بچے آئینگے تو ہم کیا کرسکینگے۔پشاور پر قبضہ قائم رکھنے کا قصد صرف اپنا موقع اپنے ہاتھ سے کھونا ہے یہ وہ موقع ہے کہ اگر چھ ہزار آدمی فوج متعینہ دہلی یا اُسکی باقیماندہ جماعت کے ساتھ ہو جائینگے تو ضرور ہمکو کامیابی حاصل ہوگی۔اگر معاملات میرے اختیار مین رہے تو مین یہی ارادہ رکھتا ہون جو کبھی بدلنے والا نہین ہے۔

لارڈ کیننگ کے روبرو جنکے پاس سے اب تک کسی طرح کی کوئی خبر نہین آئی یہی دونون پہلوون کی تجویز ایک مرتبہ اور پیش کرکے جان لارنس نے یہ لکھا کہ۔

اب یوئر لارڈشپ (حضور عالی) کو تجویز فرمانا چاہیے کہ ہم کونسی راہ اختیار کرین۔دہلی مین مصیبت پڑنے کے وقت ہمکو کیا کرنا چاہیے۔آیا ہمکو یہ لازم ہے کہ اُسکو اُسکے حال پر چھوڑکر اپنے صوبے کے بچانے کی کوشش کرین یا پیشتر سے دریاے سندھ کے اس پار آکر اپنے وسائل سے پنجاب کو مستحکم کرین اور شہر پناہ دہلی کے قریب جو جنگ چھڑی ہے اُسکو برقرار رکھین۔مین التجا کرتا ہون کہ حضور اس امر کو قطعی طور پر تجویز فرماوینگے کہ دو باتون مین سے کونسی بات اختیار کی جائے۔اگر یہ باتین ہمارے فیصلہ پر چھوڑ دی جائینگی تو بیکار کی بحث مین وقت برباد ہوگا اور جس وقت تک ہم لوگ اس بات کو تجویز کرسکینگے کہ کونسی راہ اختیار کرنا مناسب ہے اُسوقت تک اُسپر عمل کرنے کا وقت باقی نہ رہجائیگا۔

ص ۱۵۴

مین نے حضور سے یہ امر اور دوسرے ضروری امور اپنی راے کے مطابق انجام کرنے کے لیے پورے اختیارات کی استدعا کی تھی۔اختیارات سے قوت زیادہ ہو جائیگی اور متحد کارروائی ہوسکیگی۔مین کمان کے لیے اعلیٰ سے اعلیٰ افسرون کو جو بہم پہونچ سکتے ہین منتخب کرکے گورنمنٹ کو خطرون سے بچانے کی کوشش کرونگا اور نالائق آدمیون کو فوراً خارج کردونگا۔لیکن مین حضور سے اس امر یا کسی دوسرے امر کی بابت زیادہ اصرار نہین کرسکتا ہون۔فائدہ سرکار کے متعلق جو کچھ میرے امکان مین ہے وہ کرونگا اور باقی امورات ایک اعلیٰ اختیار کے لیے چھوڑدونگا۔پنجاب مین بعض لوگ بہت اچھے ہین اور اب تک جس طرح کا اتحاد ہے وہ بخوبی مشہور ہے۔مین نے نکلسن صاحب کو کمک کی فوج لیکر دہلی کی جانب روانہ ہونے کی اجازت دے دی ہے کیونکہ ہندوستان کے اسطرف سب سے لائق سپاہی وہی ہین۔

اِسکے چند روز بعد (۳۰-جولائی) کو انھون نے جنرل کاٹن کو لکھا کہ-

آپکا کیا خیال ہے-ہم دیکھتے ہین کہ دہلی کے مقابلہ مین ۴۵۰۰ کام کرنے والے گورے دیسی سوار اور پیادے بھی نہین ہین ۱۱۰۰-آدمیون کے قریب مجروح یا علیل پڑے ہین خدا کرے ہماری کمک بروقت پہونچ جائے-مین امید کرتا ہون کہ ۱۱۰۰ گورون اور ۱۴۰۰ پیادون کی مدد ۱۵-اوآیندہ تک پہونچ جائیگی-میری حکمت عملی یہ ہے کہ جہان تک ممکن ہو فوج کو مدد دی جائے اگر اُسکو ناکامی ہوئی تو ہر امر مین ناکامی حاصل ہوگی-ہمارے انجام کا یہ بڑا نازک وقت ہے-

بیشک یہ بڑا نازک وقت تھا چیمبرلین اور نارمن صاحب ڈیلی اور وِلسن صاحب سب کے سب جان لارنس کو یہی لکھتے تھے کہ وہ کسی قسم کی بھرتی کے لوگ جو قواعد وغیرہ سے آگاہ نہون نہین چاہتے ہین بلکہ وہ قواعد دان گورون اور ہندوستانیون کو چاہتے ہین اور جان لارنس نے آخر مین دیکھا کہ ایسے لوگون مین سے اب ایک شخص بھی اُنکو جمع کرنے سے جمع نہین ہوسکتا ہے-"مجھسے جسقدر آدمیون کا بھیجنا ممکن تھا اُن سب کو مین نے بھیجدیا شاید مین نے اتنے آدمی بھیجے جسقدر مجھکو بھیجنا لازم نہ تھا" نیچے کے باغی ابھی سے دہلی مین پہونچ گئے-کانپور مین عجیب ہولناک طریقہ کا کشت وخون واقع ہوا اور جس سخت طور پر دغابازی کی گئی اور عورتین اور بچے جانورون کی طرح ذبح کیے گئے اور زیر ہوئے اور ان سب باتون سے جن پر اُسوقت یقین کیا گیا اور (یہ غلط یقین کیا گیا تھا) جیسی بیعزتی حاصل ہوئی جس سے موت کہین اچھی تھی اسکے حالات سنکر دہلی کے نہایت نفس کُش سپاہیون کی رگون مین بھی خون جوش کھانے لگا اور وحشیون کی طرح انتقام کی فریاد بلند ہونے لگی اور جبتک اُنکے سامنے اِس گناہگار شہر کے لوگ مجبور ہوکر بسمل نہین ہوئے اُس وقت تک اُنکا غصہ فرو نہین ہوا-خاص لاہور کی یہ کیفیت ہے کہ جسوقت چیف کمشنر پنجاب وہان پہونچے تو اُنکے پہونچنے کے ساتھ ہی اُنکے روبرو چھبیسوین پلٹن کے سپاہی جنکے ہتھیار عرصہ سے رکھوا لیے گئے تھے بگڑکر غدر اور کُشت وخون پر آمادہ ہوگئے-اور بطور مرتب فوج کے وہان سے چلنے کا ارادہ کیا-مختلف مقامات سے متوحش مضمون کی چٹھیان آتی تھین کسی مین تو یہ خبر درج ہوتی تھی کہ گلاب سنگھ (گو رعایا کے ساتھ کیسے ہی ظلم کیے ہون لیکن جو اُن لوگون کے خیرخواہ تھے جنھون نے اُنکو مسند پر بٹھایا تھا قریب مرگ ہین اور فرمان روا کے بدلنے سے حکمت عملی بھی عجب نہین ہے کہ بدل جائے-کہین کوئی چٹھی قندھار سے لمسڈن صاحب کی لکھی ہوئی آتی تھی اُسمین سر جان لارنس کو خبر دی جاتی تھی کہ دہلی کے مسخر کرنے مین جو تعویق ہورہی ہے اُسپر لوگون کا خیال بہت رجوع ہے اور افغان لوگ اِس گھات مین بیٹھے ہین کہ ہم پر چھاپا ماریں-

ص ۱۵۵

لیکن یہان اور دوسرے مقامون پر بھی سب سے زیادہ تاریک گھنٹہ اُسوقت محسوس ہوا جب آفتاب نکلنے کا وقت قریب پہونچا-یکم اگست کو بہاڑی کی قلیل فوج نے باغیون پر ایک کاری فتح حاصل کی-اور خبرین آئین کہ جو فوج چین کو جاتی تھی اُسکا راستہ روکا گیا اور اسوجہ سے وہ کلکتہ مین اُتری ہے اور ہندکو روانہ کی جاتی ہے

اور انگلش گورنمنٹ نے غدر کا حال سنتے ہی حکم دیا کہ ہندوستان کی کمک کو فوجین روانہ کی جائین - ہولاک صاحب اپنے مشہور کوچ مین فتح پر فتح حاصل کرتے ہوے کانپور کو پہونچ گئے اگرچہ اُنھون نے اب تک وہان کے آدم کُش قصابون سے شہر کو صاف نہین کیا تھا اور عنقریب لکھنؤ کے بچانے کے بعد آگرہ اور دہلی کی طرف آنے والے تھے - گلاب سنگھ اگرچہ مر گئے تھے لیکن اُنکے فرزند رنبیر سنگھ نے صلح آمیز طریقہ اختیار کیا اور ۲۲۵۰ - آدمیون کا ایک دستہ رچرڈ لارنس صاحب کی ماتحتی مین دہلی کو روانہ کرنے والے تھے - چھبیسوین (۲۶) رجمنٹ کے سپاہی مغلوب کر لیے گئے تھے اور چن چن کر ایک ایک مار ڈالا گیا - اور افغانون نے ہوا کا رُخ دیکھکر کہ کدھر چل رہی ہے ہندوستان پر حملہ کرنے کے بدلے جیسا کہ اڈورڈس صاحب لکھتے ہین ہندوستان کو ہمارے لیے از سر نو فتح کرنے مین مدد دینے کا اشتیاق ظاہر کیا - اور اس طرح سے قبل اسکے کہ لارڈ کیننگ نے سر جان لارنس کو براہ مدراس وہ چٹھی جو یہ خبر بھیجی تھی کہ "آخری وقت تک پشاور پر قبضہ کیے رہین" اُنکے پاس ساتوین تاریخ پہونچی چارون طرف سے باغیون پر طوفان اُٹھ چکا تھا اور سر جان لارنس اڈورڈس صاحب کو یہ مضمون امر مذکور کے متعلق تحریر کر سکے "حضور گورنر جنرل بہادر مجکو حکم دیتے ہین کہ پشاور پر آخری وقت تک قبضہ کیے رہو با اینہمہ مین نہین دیکھتا کہ کسی نازک وقت مین ہمکو پھنسنا پڑے - طوفان قطعی طور سے دہلی کے باغیون پر آرہا ہے اور مجکو امید ہے کہ زیادہ عرصہ گذرنے کے قبل یہ لوگ ہلاک ہو جاینگے - ظاہرا چھبیسوین (۲۶) پلٹن کا ایک سپاہی بھی بچ کر جانے نہین پایا ہے اور ہم نے باقی سپاہ کو چھاؤنیون مین توپون سے گھیر کر بیکار کر دیا ہے"-

ص ۱۵۶

اسطور پر پشاور کا قصہ تمام ہوا - لارڈ کیننگ صاحب کے فیصلہ کے پہونچنے کے قبل اس مسئلہ کی گرما گرمی جاتی رہی تھی اور اسکی وجہ صرف یہی تھی کہ جان لارنس نے اپنی بلیغ کوششون سے ایسا کر دیا تھا کہ پشاور پر قبضہ رکھنا اب ناممکن نہین تھا - مین نے اس بحث کو جن جن وجوہون سے بقدر طول دیکر لکھا ہے اُنکو مین اوپر بیان کر چکا ہون - مین نہین سمجھتا کہ کوئی شخص جو مخالفانہ طور پر بھی ہے اِن خلاصون کو دیکھیگا (یعنی خواہ وہ اس امر کے خیال کرنے مین کہ ضروری مقام پشاور یا دہلی تھا اڈورڈس صاحب سے متفق الراے ہو خواہ جان لارنس سے اتفاق کرے) وہ کبھی لارڈ کرینبرُوک کے جال مین پھنسنے کی جرأت کریگا یا اُنکے قول سے سواے اسکے جو لارنس صاحب کا خیال تھا کچھ اور سمجھیگا - کیونکہ جو چٹھیان مین نقل کر چکا ہون اُنسے بیشک و شبہہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سر جان لارنس نے چند خاص حالتون مین پشاور چھوڑنے کی تجویز کی تھی جو اگرچہ واقع نہین ہوئین لیکن ممکن تھا کہ کسیوقت واقع ہوتین اور اگر جان لارنس نے ایسی ہمت اور بلیغ کوشش نہ کی ہوتی تو ہر وقت اُنسے خطرہ متصور تھا - اُن خلاصون سے یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ جان لارنس کو بخوبی یقین تھا کہ اگر شہر دہلی ایک مناسب وقت مین فتح ہو گیا تو اُسپر ہماری حکومت نہین بلکہ بالائی ہند کے ہر ایک انگلشمین (انگریز) کی زندگی منحصر ہوگی اور اگر وہ مقصد پنجاب کے قربان کرنے سے حاصل ہوتا تو یہ کوئی بڑی قربانی نہین تھی - پس (اور مین ایسے مقام پر بعض اوقات اپنے اس دوست کے الفاظ محول کرتا ہون جسنے حسب تحریک لارڈ لارنس پشاور کے تمام

کاغذات کو بغور کامل پڑھا ہے اور جنکی راے سے مین خود ان تمام کاغذات کو شخص غیر کی طرح دیکھکر اپنے کو متفق الراے پاتا ہون) دہلی کا محاصرہ جو کیا گیا تو وہ سلطنت کی حفاظت سے بکلی تعلق رکھتا تھا جسوقت ہر ایک سپاہی جو پنجاب سے جاسکتا تھا دہلی کو بھیجدیا گیا تھا اگر اسوقت بھی کمانیر جنرل نے یہ بیان کیا ہوتا کہ جو کام انکو انجام دینا ہے اُسکے واسطے فوج کافی نہین ہے یا اگر وہ حملہ مین کامیاب ہوتے تو کونسا طریقہ اختیار کرنا قرین مصلحت ہوتا۔ آیا یہ طریقہ بہتر ہوتا کہ پشاور پر قبضہ رکھو اور دہلی کی فوج کو اس بات پر چھوڑ دو کہ یا تو وہ اپنی حالت سنبھالے رہے یا کرنال کی طرف ہٹ جاے اور فتحیاب سپاہیون کو تعاقب کرنے کا موقع دے اور سامنے اور دہنے اور بائین جانب سے مخالفون کے درمیان اپنے کو محصور کرا دے"۔ یا یہ طریقہ مناسب تھا کہ وہ پشاور کو چھوڑ دو اور اٹک پر استحکام کے ساتھ قبضہ رکھو اور اسطور پر جو فوج کثرت سے بہم ہو اسکو دہلی روانہ کر دو"۔ مین سمجھتا ہون کہ زیادہ دور اندیش لوگ یہی کہتے کہ عاقلانہ طریقہ وہی تھا جسکو اس شخص نے اختیار کیا تھا جو کل صوبہ کا ذمہ دار تھا اور جو برابر یہی کہتا رہا کہ مجکو اپنے صوبہ یا کسی خاص مقام کا لحاظ نہین ہے بلکہ مجکو سلطنت کا خیال ہے وہ جانتا تھا اور پنجاب بھر مین سواے اُسکے اور کوئی شخص نہین جانتا تھا کہ اس مقدمہ کے کل واقعات کیا ہین۔ صوبہ کے ہر ایک حصہ سے ہر ایک مقام کی حاجتون اور وہان کے خطرون کی رپوٹین اس شخص یعنی سر جان لارنس کے پاس آتی تھین اڈورڈس صاحب یا نکلسن صاحب یا کاٹن صاحب کے پاس نہین آتی تھین۔ نہال سنگھ ایسے دیسی باشندون اور اغیار کے دشمنون کے ذریعہ سے جان لارنس ہی کو ٹھیک ٹھیک اس بات کی خبر پہونچتی تھی کہ جو تا کس مقام پر کاٹ رہا ہے اور پنجاب کے لوگ کہان تک خیرخواہ اور کہان تک بدخواہ ہین۔ سر جان لارنس ٹھیک ٹھیک اور اڈورڈس صاحب اور نکلسن صاحب اور کاٹن صاحب صرف قیاساً اس بات کو جانتے تھے کہ اُنکے لفٹنٹون کی درخواستون کی تعمیل کرنے مین سر جان لارنس نے اپنے صوبہ کو بالکل خالی کر دیا تھا تاکہ سرحد قائم رہے۔ علی الخصوص سر جان لارنس نے بارنس صاحب اور وان کورٹ لینڈ صاحب وغیرہ کو جو چٹھیان لکھین اُنسے آن روے ستلج کی ریاستون کی حالت اور اس بات سے بخوبی آگاہی حاصل ہوسکتی ہے کہ جس باغی ملک مین ہماری فوج کو رہنا تھا اگر اُسکو شکست ہوتی تو یکقلم ہلاک ہوکر رہ جاتی۔

یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ جان لارنس نے یہی نہین تجویز کیا تھا کہ پشاور خالی کر دیا جاے اور اپنے حال پر چھوڑ دیا جاے بلکہ انھون نے یہ بھی تجویز کی تھی کہ پشاور ضابطہ کے ساتھ افغانون کے حوالے کر دیا جاے لیکن سر جان لارنس نے سرحد کے ہندوون اور پنجابیون اور پٹھانون کے حالات سے اسقدر واقف ہونے اور اس امر پر بخوبی خیال کرنے کے بعد کہ اس سے روس کی طرف سے اسوقت یا آیندہ کسی زمانہ مین ہندوستان کا خطرہ متصور ہے جو یہ کارروائی کرنے کی تجویز کی تھی تو وہ ہماری مضرت کے لیے نہین کی گئی تھی۔ فی الحقیقت سواے اشد اور شاہنشاہی ضرورت یعنی بجز اس امر کے کہ سلامتی رہا یا بہترین آئین سے انکو اور کوئی خیال نہین تھا

جس سے سرحد پر فساد برپا ہونے کی حالت مین پشاور سے پیچھے ہٹنے کی تجویز کی گئی تھی - لیکن اس بات کا بھی اُنکو کچھ کم خیال نہ تھا کہ جو تدبیر اُسوقت مضر معلوم ہوتی تھی بعد کو وہی ہماری کل مشرقی سلطنت کی تقویت اور استحکام کا باعث ہوگی -

ص ۵۱ بیان کیا جاتا ہے کہ لارڈ کیننگ نے جب اُنکو یہ نہین معلوم تھا کہ پنجاب مین سوا سے اُسکے جو جان لارنس کی بعض چٹھیون سے (جو اُنکے پاس پہونچین) دریافت ہوا تھا کیا ہو رہا ہے ہندوستان کے اور اطراف مین چٹھیان لکھتے وقت خیال کیا کہ یہ نتیجہ حد سے زیادہ اعصابی حرکت کی پیدا کی ہوئی علالت کا ہے جیسا کہ ایسے نازک وقت مین بڑے بڑے بہادرون کا حال ہو جاتا ہے - لیکن جو اقتباسات مین نے محول کیے ہین اُنسے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کیفیت نہین تھی - چنانچہ جان لارنس کے اس قطعی بیان سے (اگرچہ وہ اتفاقیہ طور پر ۱۸ - جون کی ایک چٹھی موسومہ اڈورڈس صاحب مین درج کیا گیا تھا) بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ "آپ کی دعا سے میری صورت بہمہ وجوہ اچھی ہے میرے سر اور دماغ کا درد ایک عجیب طور سے آپ کے جانے کے ساتھ ہی جاتا رہا" - اُسکے متعلق ایک بات یہ بھی خیال کرنے کے قابل ہے کہ جب غدر پنجاب فرو ہو گیا اور سلطنت کی اصلاح پر بحث ہونے لگی تو اُنھون نے سوچ سمجھکر ایک نہایت عاقلانہ یادداشت مین جسکا خلاصہ مین آگے چل کر محول کرونگا درہ پشاور سے ہٹ آنے کی تجویز مندرج کی اور جب تک وہ زندہ رہے کبھی اُس سے انحراف نہین کیا -

درہ پشاور پر قبضہ رکھنے کی حریفانہ تدبیرین جو نیول چیمبرلین اور ہربرٹ اڈورڈس نے پیش کی تھین اُنپر طوالت کے ساتھ بحث کرنے کے بعد سر جان لارنس اپنے خیالات اسطور پر ظاہر کرتے ہین -

.... لیکن چیف کمشنر پنجاب بہت مضبوطی سے اس راے کی طرف مائل ہین کہ سب سے عمدہ حکمت عملی یہ ہے کہ کل درہ پشاور اور کوہاٹ افغانون کے حوالہ کر دیا جائے اور ہم لوگ دریاے سندھ کو اپنی اُس طرف کی سرحد بنا لین -

صاحب چیف کمشنر نے یہ نتیجہ بہت خوض و فکر کے بعد اور نہایت مجبوری سے نکالا ہے اُنکے خیالات اس سے بالکل مخالف تھے یہ راے رفتہ رفتہ عرصہ تک غور و فکر کرنے کے بعد قائم ہوئی ہے -

دریاے سندھ کو پہاڑون کے مقابلہ مین اپنی سرحد قرار دینے سے مندرجہ ذیل باتون کا فائدہ متصور ہے - یہ سرحد نہایت چھوٹی ہے اور معہذا اُسکی حفاظت کے لیے قلیل سپاہ درکار ہے -

اول تو دریا خود ہی ایک بڑا بھاری مورچہ ہے کیونکہ نہایت چوڑا اور گہرا ہے اور بہت تیز بہتا ہے - پھر اُسمین کوئی مقام ایسا نہین ہے جہان پانی پایاب ہو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے البتہ اپنے سوارون کو لیکر ایک مرتبہ یوسف زئی فرقہ کے لوگون پر چڑھائی کرنے کے لیے جاریہ مقام مین عبور کیا تھا لیکن اُسمین مہاراجہ موصوف کے پانچ سو آدمی کام آئے - اگر کوئی لائق انجینیر ہو تو وہ تھوڑے سے خرچ مین دریاے سندھ کے بائین جانب والے کنارے کو ایسا بنا سکتا ہے کہ کوئی حملہ آور گذر نہ کر سکے کشتیان اسباب کی

ہماری طرف رہینگی اور ہمارے توپخانہ سے محفوظ رہینگی - دریاے سندھ کے داہنے کنارے کی طرف بیڑا وغیرہ بنانے کے لیے بشرطیکہ کوئی غنیم ایسا قصد بھی کرے لکڑی دستیاب نہین ہوسکتی ہے -

ص ۱۵۹

صاحب چیف کمشنر اِس بات کو قبول نہین کرتے کہ دریاے سندھ سے کسی حالت مین فوجی گروہ کو عبور کرنا دشوار نہوگا لیکن جسوقت کوئی معمولی قوت کا غنیم موجود ہوگا تو بائین کنارے پر اُترنے والون کو نہایت ضرر پہونچیگا -

پھر دریاے سندھ کے اِس پار جب مستحکم حالت مین رہینگے تو اُس پار کی نسبت یہان کے لوگ زیادہ مہذب اور فرمانبردار ہونگے کالا باغ تک دریاے سندھ کا کنارہ بہت گہرا اور اونچا اور ناہموار ہے اور یہان تک سال بھر دخانی جہاز چل سکتے ہین جس سے ہماری قوت کو اور بھی مدد پہونچتی ہے - اور اگر دریاے سندھ کے بائین کنارے کو مستحکم کرکے وہ مقصد حاصل نہین ہوسکتا تھا تو پشاور پر کس غرض سے قبضہ کیا جاتا - اِن اضلاع مین عمدہ انتظام ہونے کی حالت مین بھی آمدنی کا بیشتر حصہ خرچ ہے - یہ روپیہ اگر اور کامون مین صرف کیا جاتا تو اُس سے ہمارے وسائل مین بہت کچھ ترقی ہوسکتی تھی - اصل تو یہ ہے کہ ہم نہ یہان کی رعایا اور نہ افغانی قوم کو خوش کرسکتے ہین - اگر افغانون سے دوستی پیدا کرنا ہو اور اگر اُنکی دوستی کسی کام کی ہو تو وہ غرض صرف اِن ضروری مقبوضات کے چھوڑ دینے سے حاصل ہوسکتی ہے جو افغانون کے واسطے نہایت بیش قیمت ہین لیکن ہمارے لیے اُنسے اور کوئی فائدہ نہین ہے کیونکہ اُنکے سبب سے ہمیشہ جان و مال کا خطرہ رہیگا اور خرچ بڑھیگا - اگر ہم دریاے سندھ کو نیون تک اپنا حصار کرینگے تو تقریباً دس ہزار آدمیون کی ہندوستانی فوج سے ہمکو سرحد کے محفوظ رکھنے کی ضرورت نہوگی -

یہ حجت قائم کی جاسکتی ہے کہ اگر ہم پشاور اور کوہاٹ کو چھوڑ دینگے تو آخر مین ہمکو دیرہ جات اور شاید سندھ بھی چھوڑنا پڑیگا - صاحب چیف کمشنر نہین خیال کرتے ہین کہ یہ امر ضرور ہوگا - دیرہ جات سواے اِس کام کے کہ دریاے سندھ کے دونون کنارون پر قبضہ رکھا جائے بیشک اور کسی امر کے اعتبار سے قبضہ رکھنے کے قابل نہین ہین - دیرہ جات کی آمدنی کبھی خرچ کو کافی نہین ہوئی لیکن وہان کے لوگ کوہاٹ اور پشاور کے لوگون سے بالکل مختلف ہین - اِس قرب و جوار کے کوہستانی لوگون پر بہ نسبت اور آگے کی سرحد کے باشندون کے زیادہ آسانی سے حکومت ہوسکتی ہے - پھر دریاے سندھ مین کالا باغ تک جو اسٹیمر چل سکتے ہین اس سے بھی بہت فائدہ متصور ہے - بااینہمہ اگر پچھم طرف سے کوئی خوفناک حملہ ہوگا تو اُسوقت یہی مسئلہ پیش ہوگا کہ آیا ہمکو کچھ دنون کے لیے دیرہ جات چھوڑکر دریاے سندھ کے اِس پار رہنا چاہیے یا نہین -

دریاے سندھ کو چھوڑکر کوہ سلیمان کو اپنی سرحد قرار دینے سے پنجاب یا ہندوستان کی حفاظت ایک ذرہ برابر بھی زیادہ نہین ہوسکتی ہے - جب تک ہم اندرونی ملک مین زبردست رہینگے اُسوقت تک کھٹکے کی کوئی بات نہین ہے - پیشین گوئی

صفحہ ۱۶۰

بلاتامل کی جاسکتی ہے کہ پچھم کی طرف سے صرف ایک حملہ ہوگا جو ہمیشہ خوفناک معلوم ہوگا - اور جب تک ہم اپنے وطن مین حفاظت سے رہینگے اُسوقت تک صرف ایک ہی حملہ ہمیشہ واقع ہوتا رہیگا - ہندوستان مین جو ہمارا خطرہ ہوا تھا وہ (جیسا کہ بعض لوگون نے پیشین گوئی کی تھی) ثابت ہوچکا کہ باہر سے نہوگا اگر ہوگا تو اندر ہی سے ہوگا -

گو دوسری جانب سے کچھ ہی کہا جائے (اور کہنے کو بیشک بہت کچھ ہے) لیکن اس بات سے بہت کم لوگ انکار کرینگے کہ یہ بڑا ضروری سرکاری کاغذ ہے۔ اس بات سے بھی جیسا کہ جان لارنس یقین کرتے تھے بہت کم لوگ انکار کرینگے کہ اگر افغانون کو پشاور جو اُنکی جان کا ٹکڑا اور سلطنت کا تاج ہے دے دیا جاتا تو وہ لوگ بڑی بڑی ذمہ داریون سے ہمارے بڑے مطیع رہتے کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے دل مین یہی سمجھتے کہ ہماری دوستی مین اُن کا ہر طرح سے فائدہ اور مخالفت مین ہر ایک قسم کا نقصان ہے۔ جسوقت ہماری دوستی کے صلہ مین افغانون کو پشاور پر قبضہ حاصل ہو جاتا تو ہر حالت مین روسی اس امر سے بے اختیار ہو جاتے کہ وہ افغانون سے دوستی پیدا کرتے۔ اس جنرل کوفمان اور شیر علی کے مابین ہرگز دوستی قائم رہنے نہ پاتی۔ اور گورنمنٹ ہندوستان معمولی دوراندیشی اور نیکی سے اپنے معاملات کو دیکھتی بھالتی رہتی تو دوسری اور تیسری جنگ افغانستان کا احتمال دوچند کم ہو جاتا۔

بہرحال سر جان لارنس نے اپنی یادداشت مین جو رائے ظاہر کی تھی حال کے دو بڑے شجاع اور بہادر سپاہیون نے جو تواریخ ہندوستان مین مشہور رہینگے یعنی سر جیمس آوٹرم[1] اور سر نیول چیمبرلین نے اُسکی بڑی تائید کی۔ چنانچہ ۱۱- جون ۱۸۵۹ء کو چیمبرلین نے لارنس صاحب کو ایک تحریر مین مندرجۂ ذیل مطالب لکھے تھے۔

اِس زمانہ مین سرحدی مقامات کے معائنہ کے لیے جہان جہان میرے جانے کا اتفاق پڑا وہان مین نے مسئلۂ پشاور کے تعلقات کا برابر خیال رکھا۔ اور اصل مین تو مین یہان تک کہہ سکتا ہون کہ مین نے اپنی سرحد کے اندرونی اور بیرونی معاملات اور اپنی منتہاے لیاقت کے مطابق مسئلۂ پشاور کے متعلق موجودہ سرکاری معاملات سے واقفیت پیدا کرنے کے لیے ہر قسم اور ہر درجہ کے لوگون سے ملاقات کی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب جولائی گذشتہ (۱۸۵۸ء) مین اِس معاملہ پر ہم لوگ بحث کرتے تھے تو اُسوقت اگرچہ بجاو پیچھے ہٹنے کی صلاح بہت قرین مصلحت معلوم ہوتی تھی تاہم اِس امر کا خیال مجھپر غالب رہا کہ پیچھے ہٹنے مین کسر شان ہے اور مین نے بین بین ایک طریقہ یہ بتایا تھا کہ ان اضلاع پر قبضہ رکھا جائے لیکن ایسا بند وبست ہو کہ روپیہ اور گورون کی جانین کم تلف ہون۔ باینہمہ اب میری رائے یہ ہے کہ یہ ملک افغانون کے حوالہ کر دیا جائے اور بارک زئی فرقہ کے لوگون سے نجات حاصل کی جائے کیونکہ اگر روس یا کسی اور سلطنت یورپ کے اثر سے سرحد کے بچانے کی کوئی تدبیر ہم لوگ کر سکتے ہین تو وہ طریقہ یہی ہے اور اِس طریقہ سے سرحد مین زیادہ تر امن و امان قائم ہو سکتی ہے اور بجز اسکے اور کسی امر سے یہ ممکن نہین ہے کہ حاکم افغانستان ہماری دوستی کا پابند رہے یا روسیون سے بالکل قطع تعلق اختیار کرے۔

اگر ہمارے پاس سپاہ (گورون کی) اور روپیہ اسقدر ہوتا کہ ہر وقت ہر ملک کے ہر ایک دشمن کا مقابلہ کر سکتے تو اِس سے بہتر اور کون بات تھی لیکن کون ایسا شخص ہے جو ہندوستان کے اصل معاملات سے واقف ہو کر ایسی بات بیان کرے۔

[1] اس بارے مین سر جیمس آوٹرم کے جو خیالات تھے اُنسے آگاہی حاصل کرنے کے لیے صاحب موصوف کی سوانح عمری مصنفہ مسٹر فریڈرک گولڈ اسمتھ کے دیباچہ صفحہ ۱۳۰ اور جلد دوم تتمۂ (ل) صفحہ ۴۴۲ کو دیکھنا چاہیے۔

ہماری کمزوری اور مضرت کے لیے اُس شخص کو جو حقیقت حال سے آگاہ ہے ابھی بہت کچھ خطرہ معلوم ہو سکتا ہے اور اِس لحاظ سے ایک مین ہون جو اِس بات کو دیکھکر بہت خوش ہونگا اگر افغانون کو ایسا کوئی لالچ دے دیا جائے جس سے وہ ہمارے طرفدار رہین - اِس بات پر مجکو یہانتک وثوق ہے کہ اگر کل میری موت آ جائے اور آج مجکو یہ معلوم ہو کہ ہم لوگ یہ دونون حصے افغانون کے حوالہ کیے دیتے ہین تو میری روح نہایت اطمینان کے ساتھ رہیگی - اگر مین اس ملک مین روس کا جاسوس بن کر آتا تو یہ سمجھتا کہ اگر دس ہزار فوج میرے پاس ہو اور دریاے سندھ تک ملک مجکو دے دیا جائے تو ملک پر ایک ایسا طوفان برپا کر دیا جائے کہ اُسکو فرو کرنا انتہا سے زیادہ مشکل ہو جائے - اور جب تک مدتون ہم لوگون کے دماغ اُسکے حل عقدہ مین پریشان نہ رہین اُسوقت تک کچھ نہو سکے

مجکو اِس مقام پر کچھ اِس باعث سے نہین کہ یہ معاملہ بذات خاص بہت وقیع ہے بلکہ اس لحاظ سے کہ حال کے معاملات کا دھیان کر کے اُسکا لکھنا خالی از لطف نہین ہے یہ بیان کرنا چاہیے کہ خاتمۂ غدر کے بعد جب سر جان لارنس انگلستان مین آئے تو اُنکی وِنڈزر مین طلبی ہوئی اور ہندوستانی معاملات کے متعلق شاہزادہ آلبرٹ سے بڑی دیر تک باتین ہوتی رہین - جان لارنس کو اِس بات پر بڑا تعجب ہوا کہ شاہزادہ ممدوح کو ذرا ذرا سی باتون سے واقفیت ہے اور ہندوستان کے دقیق مسائل سے اسقدر ذوق ہے کیونکہ اور جن انگلش مدبرون سے اسوقت جان لارنس نے ملاقات کی ہے اُن مین اور شاہزادۂ ممدوح مین زمین و آسمان کا فرق پایا گیا - جسوقت سر جان لارنس رخصت ہونے لگے تو شاہزادۂ ممدوح نے اُنسے ارشاد فرمایا کہ ”مین پشاور کے چھوڑنے کے متعلق آپ کی تحریر کو پڑھ چکا ہون اور مین بالکل آپ کی راے سے اتفاق کرتا ہون“ اپنی وفات کے کچھ روز پیشتر جان لارنس نے اِس قصہ کو سر جارج ینگ سے بیان کرتے وقت جن سے مجکو یہ حال معلوم ہوا ہے کہا کہ ”مجکو اِس بات سے بڑی حیرت ہوئی کہ شاہزادہ آلبرٹ کو ایسے کاغذ کے دیکھنے کی کیونکر ترغیب ہوئی جسکی نسبت مجکو یہ بھی نہین معلوم تھا کہ وہ ہوم گورنمنٹ کے پاس غور کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے یا نہین اور زیادہ تر تعجب مجکو اِس بات کا معلوم ہوا کہ جس حصۂ ملک مین میرے خیالات پر لوگ ایک مخالفت عظیم کے ساتھ نگاہ کرتے ہین وہان شاہزادہ ممدوح نے اِس صفائی سے اُنکو پسند کیا ہو -

پشاور کے متعلق سر جان لارنس کے کاغذات سے اقتباسات مین نے درج کیے ہین - میرے نزدیک (اور اِس مقام پر مین کرنل رینڈال کی کچھ عبارت استعمال کرتا ہون) اُنسے سر جان لارنس کی خصلت کے متعلق بہت سی نمودار باتین نہایت وضاحت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہین - ص ۶۲

اولاً اُنسے نظر کی وہ وسعت اور تیزی ظاہر ہوتی ہے جس سے وہ فوراً اِس بات کو سمجھ سکے کہ تمام کارروائیان اِس امر پر موقوف ہین کہ جسقدر جلد ممکن ہو دہلی کی مہم سر کی جائے -

ثانیاً اُنسے وہ مستعدی جسکو خود جان لارنس نے فوراً اپنے مشہور مقام مین دکھلا دیا تھا اور وہ کوششین جنسے اورون کے دل مین بھی اُنکی سی خواہشین پیدا ہو گئی ہین اور وہ استقلال اور ثابت قدمی جس سے وہ ایک

کامیابی کا نتیجہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے اور کسی خفیف وقت اور پیچیدگی سے جو اوس جگہ پیدا ہوتی تھی اُسمین کچھ خلل نہین واقع ہوتا تھا یہ سب باتین ظاہر ہوتی ہین۔

ثالثاً اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ جان لارنس مین اس بات کے متعلق ایک عجیب طرح کی جراُت تھی کہ جب کوئی وقت آپڑتا تھا تو وہ حسب اقتضاے وقت جوابدہی کو قبول کر لیتے تھے۔ اور جب کوئی بالادست اختیار اُن پر بار ڈالتا تھا تو فوراً اُسکے حکم کو ماننے لگتے تھے۔ چنانچہ جب لارڈ ڈلہوسی نے افغانستان کے متعلق عہدنامہ کرنے کی خواہش ظاہر کی یا جب لارڈ کیننگ نے حکم دیا کہ پشاور پر آخری دم تک قبضہ رکھا جائے تو اُنھون نے ایسا ہی کیا۔

رابعاً یہ غور کرنے کے بات ہے کہ جو لوگ خاص خاص مقام پر کام کرتے تھے اُنکے ذریعہ سے ہر امر کی واقفیت حاصل کرنے کا جان لارنس کو کسقدر اشتیاق تھا۔ ایسی تحقیقاتین دوراندیشی اور انصاف اور ضرورت کے نہایت صریحی خیالات سے کی جاتی ہین لیکن کامل تجربہ کے بعد معلوم ہوا کہ حکام ہند اِن باتون کو ہمیشہ بلا اختلاف جائز نہین رکھتے ہین عمل درآمد اور قانون دونون باتون کے متعلق یہ ایک اصول قائم ہوگیا ہے کہ "وہ خاص مقام کی نسبت مین کچھ تجربہ حاصل نہ کرونگا"۔ اور اس سے ہر وقت جنگ افغانستان کے مثل کسی نہ کسی آفت کے پیش آنے کا احتمال ہے۔ لیکن خاص اسی امر سے کہ مقامی تجربہ کو ہمیشہ وہ حکام بھی جو بالکل اپنے محکوم ملک مین تازہ وارد ہوتے ہین جائز نہین قرار دیتے ہین یہ بات زیادہ مشہور ہوگئی ہے کہ جس شخص کا مقامی تجربہ اور واقفیت ایسی بڑھی ہوئی تھی وہ کبھی اِس امر کی سماعت کرنے سے ناراض ہوتا کہ ایک بڑا ہی ناتجربہ کار اور ماتحت در ماتحت افسر بھی اُس مقام کے بارے مین جہان وہ ملازم ہے کیا کہتا ہے۔ جیسا کہ مین برابر اِس سوانح عمری مین دیکھتا آتا ہون جان لارنس کا ہمیشہ یہ معمول رہا کہ قبل اِسکے کہ وہ کسی ضروری کام مین ہاتھ لگائین اُن لوگون کی صلاح ضرور لیتے تھے جو خاص مقام کے حالات سے واقف اور مصدقہ مقامی امورات کے متعلق صحیح تجویز کرنے مین سب سے بڑھکر لائق ہوتے تھے۔

خامساً اور شاید سب سے ضروری امر یہ ہے کہ کاغذات متعلقۂ پشاور سے سر جان لارنس کی ہمت اتمام رتبہ کو ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جان لارنس یا ہربرٹ اڈورڈس چاہے جس شخص کی جانب ہم میلان کرین لیکن اس امر مین مشکل سے شبہہ پڑسکتا ہے کہ سر جان لارنس کی حکمت عملی ایسی تھی جسکے واسطے اعلیٰ درجہ کی بے نظیر ہمت درکار تھی۔ جہان تک پنجاب سے سروکار ہے سر جان لارنس کی حکمت عملی جسمین اُنکی جان کا خطرہ تھا "آگے بڑھنے" کی تھی "پیچھے ہٹنے" کی نہ تھی۔ اگر بعض حالتون مین وہ سرحد کی اِس طرف کچھ ہٹ آنے کی تجویز کرتے تھے تو دوسری جانب اُنکی حکمت عملی یہ تھی کہ جسقدر ہو سکے آگے بڑھتے چلے جائیے۔ ہربرٹ اڈورڈس کے اِس حصۂ خط کتابت سے گو کچھ کیون نہ سمجھا جائے لیکن مشکل سے

کہا جاسکتا ہے کہ اُسمین کوئی علو ہمتی پائی جاتی تھی کیونکہ اُنکے موئدین بار بار یہی کہتے تھے کہ " وزنی لنگر ڈالو "۔ " جو آدمی تمھارے پاس ہو اُسکو اپنے پاس رکھ چھوڑو "۔ " خاص اپنے صوبہ کو بچاؤ اور دہلی کو اُسی کے حال پر چھوڑدو "۔ دہلی کے لیے دنیا بھر کی کوشش ہو چکی اب پنجاب کا بھی خیال کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ امر صاف ظاہر تھا کہ اگر فرمانروائے پنجاب نے ولایتی اور ہندوستانی ہر قسم کی فوج جو آخر جون تک اُنکے صوبہ مین موجود تھی اپنے ہی گرد جمع کر رکھی ہوتی تو بغیر کسی بڑی کوشش کے ممکن تھا کہ وہ ملک کی حفاظت کا پختہ وعدہ کر لیتے مگر باقی ہندوستان بالکل ہاتھ سے جاتا رہتا۔ لیکن سَر جَانْ لَارِنْسْ نے اِس امر سے انکار کیا کہ ہم خالی احتمال سے اپنی آسایش کا خیال کر کے اپنے صوبہ کو تمام ہندوستان سے علٰحدہ کر کے اُسی کی بہبودی کے جویا رہین۔ سَر جَانْ لَارِنْسْ کی ہمت اُنکے ماتحتون کی ہمت سے نوع ہی مین مختلف نہ تھی بلکہ زیادہ تر جنس مین مختلف تھی۔

ہمت کی دو قسمین ہین۔ انسان مین ایک تو خلقی ہمت ہے جو دموی المزاجون کو منجانب اعصاب موقع ہوتی ہے۔ اِس ہمت سے جو شخص متصف ہوتا ہے وہ کسی خطرہ کا لحاظ نہین کرتا اور وہ ہمیشہ خندہ پیشانی اور خوشدلی سے کانون اور باروت کے میگزینون مین کام کرتا ہے اور برابر اُن گولیون کی بوچھار مین جو غدر کے دو ابتدائی مہینون مین قریب قریب ہر روز لاہور سے پڑتی رہین یہ لکھا کرتا ہے کہ " پنجاب مین ہر طرح کی خیریت ہے کوئی تردد کا مقام نہین ہے "۔ اور اِسمین کوئی شک نہین کہ جو کیفیت اُسنے لکھی تھی اُسکو ظہور مین لاکر دکھا دیا۔ اِس بات کا بیان کرنا فضول ہے کہ ایسی ہمت خود بڑھتی جاتی ہے اور صرف اُنھین سب لوگون کے بارے مین قابل وقعت نہین ہے جو اپنی حیثیت کے اعتبار سے آیندہ حالات پر بعید نظر نہین ڈال سکتے ہین۔ خوش قسمتی سے ضرورت کے زمانہ مین پنجاب کے بہت سے خاص افسرون کی یہی خواہش ہوتی تھی اور مین خیال کرسکتا ہون کہ بدرجۂ اولی سَر رَابَرْٹْ مَنْٹْگُمرِی کا یہی حال ہوا۔

لیکن ہمت کی ایک قسم اور ہے اور اگر مین غلطی پر نہین ہون تو وہ کہین اِس سے اعلیٰ درجے کی ہے۔ وہ ہمت فرمانروایان ملک کی ہے جو نیک و بد پر اطمینان کے ساتھ غور و فکر کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور ایسے شخص مین ہوتی ہے جو اپنی آنکھ کسی شئے کی طرف سے بند نہین کرتا ہے خطرے کے تمام شعبون پر نظر گڑائے رکھتا ہے اور اپنے دل مین اِس بات کا خیال اور اِس امر کی خبر لیے رہتا ہے کہ جس مقام سے وہ خطرہ پیدا ہونے والا ہے وہان کی کیفیت کیا ہے اور اسکے بعد اپنے وسائل کو جمع کر کے اور ناکامی کے یقین یا گمان کو تسلیم کر کے اس امر پر مصمم بالقصد ہو کر بیٹھتا ہے کہ اپنے اختیار بھر جس طور سے ہوسکے احتمالی امر یقینی اور ناممکن ممکن بنایا جائے۔ یہ امر ایسے ہی شخص سے ہوسکتا ہے اور سوا اسکے دوسرے سے نہین ہوسکتا ہے کہ " وہ بیشتر سے ہر بات پر لحاظ کرے "۔ " جس امر کو دیکھے مدبرانہ نگاہ سے نظر کرے " اور اِس بات کی پروانہ کرے کہ اور لوگ کیا کہینگے " یعنی تعریف یا مذمت کرینگے " یہی اپنے دل مین ٹھان لے کہ جو امر حق ہے وہی انجام کیا جائے گو کچھ ہی واقع کیون نہو اور اپنے عہدے پر کیسی ہی آنچ کیون نہ آئے۔ میرے نزدیک

یہ ہمت سر جان لارنس کی تھی۔

شجاعان سلف کو جوش دیتی تھی یہی ہمت — یہی ہمت دلون مین اُنکے پیدا کرتی تھی عظمت
سلاح جنگ تن پر سج کے ہوتی تھی عجب صورت — نہ طیش و قہر ہوتا تھا نہ غصہ کی کبھی شدت
عجب جوش شجاعت تھا نہ بڑھتا تھا نہ گھٹتا تھا — قلم ہوتا تھا سر لیکن قدم پیچھے نہ ہٹتا تھا

اسکے چند سال بعد جب سر جان لارنس اُس سلطنت کے وبیسرا ے ہوے جسکے بچانے مین اُنکو اسقدر کدتھی اور حسب اتفاق شملہ مین سر جان لارنس اور لیڈی ٹریولیین سے غدر کی کوششون اور خطرون کا ذکر کرتے تھے تو بسبیل تذکرہ یہ بیان کیا کہ ایک مہینہ تک مین اپنے دل مین اِس بات پر شک کرتا رہا کہ آیا یہ طوفان ہم لوگون سے فرو ہوسکیگا اور پھر ایک عجیب طرح کے استغنا طبع کے ساتھ لیڈی ٹریولیین کی طرف جو سب جانتے ہین کہ لارڈ مکالے کی بڑی پیاری بہن تھین متوجہ ہوکر جان لارنس نے کہا کہ جب مین وقتاً فوقتاً اپنے دل مین مایوس ہوتا تھا تو آپ کے بھائی کے مندرجۂ ذیل اشعار کو پڑھ کر مجھکو تسلی ہو جاتی تھی۔

ہو مرد تو اِس زیست سے بیزار رہے — خونخوار عدو سے گرم پیکار رہے
مٹی مین نہ ملنے دے بزرگون کا نام — اور معبد و مسجد سے بھی ہشیار رہے

اور ہمیشہ میری طبیعت تازہ ہو جاتی تھی اور اُنکا شکریہ ادا کرتا تھا۔

اور اگر (جیسا کہ ارسطو نے خاص خاص صفات کی تحقیقات مین کہا ہے) یہ سچ ہے کہ شریف ہمت اصل مین اُس شے کے قربان کر دینے پر منحصر ہے جو اُس سے تعلق رکھتی ہو پس اِسمین کوئی شک نہین رہا کہ سر جان لارنس مین نہایت اعلیٰ درجہ کی ہمت تھی وہ ایک بڑے شجاع اور معرکہ آرا تھے۔

باب پنجم

محاصرۂ و تسخیر دہلی

جولائی لغایت ستمبر ۱۸۵۷ء

مسئلۂ واگذاشت پشاور پر اُس طریقہ سے جو اُسکے لیے مناسب تھا بحث کرنے کی غرض سے یعنی اِس وجہ سے کہ وہ ایک مسلسل قصہ کے طور پر بیان کیا جاے مین مجبور ہو گیا تھا کہ تیسرے باب تک جو باتین مین بیان کر گیا تھا اُسکے قبل اور بعد کے مطالب کا بھی تذکرہ کرون اور اب اُس مقام پر پھر مین پہونچا ہون۔ سر جان لارنس کا بیان مین نے اُس جگہ سے چھوڑا ہے جب وہ راولپنڈی مین تھے اور ۸- جولائی کو جو فساد (خاص کر اسوجہ سے کہ اُنھون نے اپنی ذاتی حفاظت کا مطلق خیال نہین رکھا تھا) شروع ہوا تھا اُسکی نسبت یہ خیال ہونے لگا کہ اُسمین انتہا درجہ کا

متعلقہ صفحہ ۱۱۶ جلد دوم سوانح عمری

نقشہ دہلی بابت سنہ ۱۸۵۷ء

نولکشور پریس لکھنؤ

اسسٹنٹ سرویر جنرل صاحب کا
کارخانہ تحقیق علم الارض
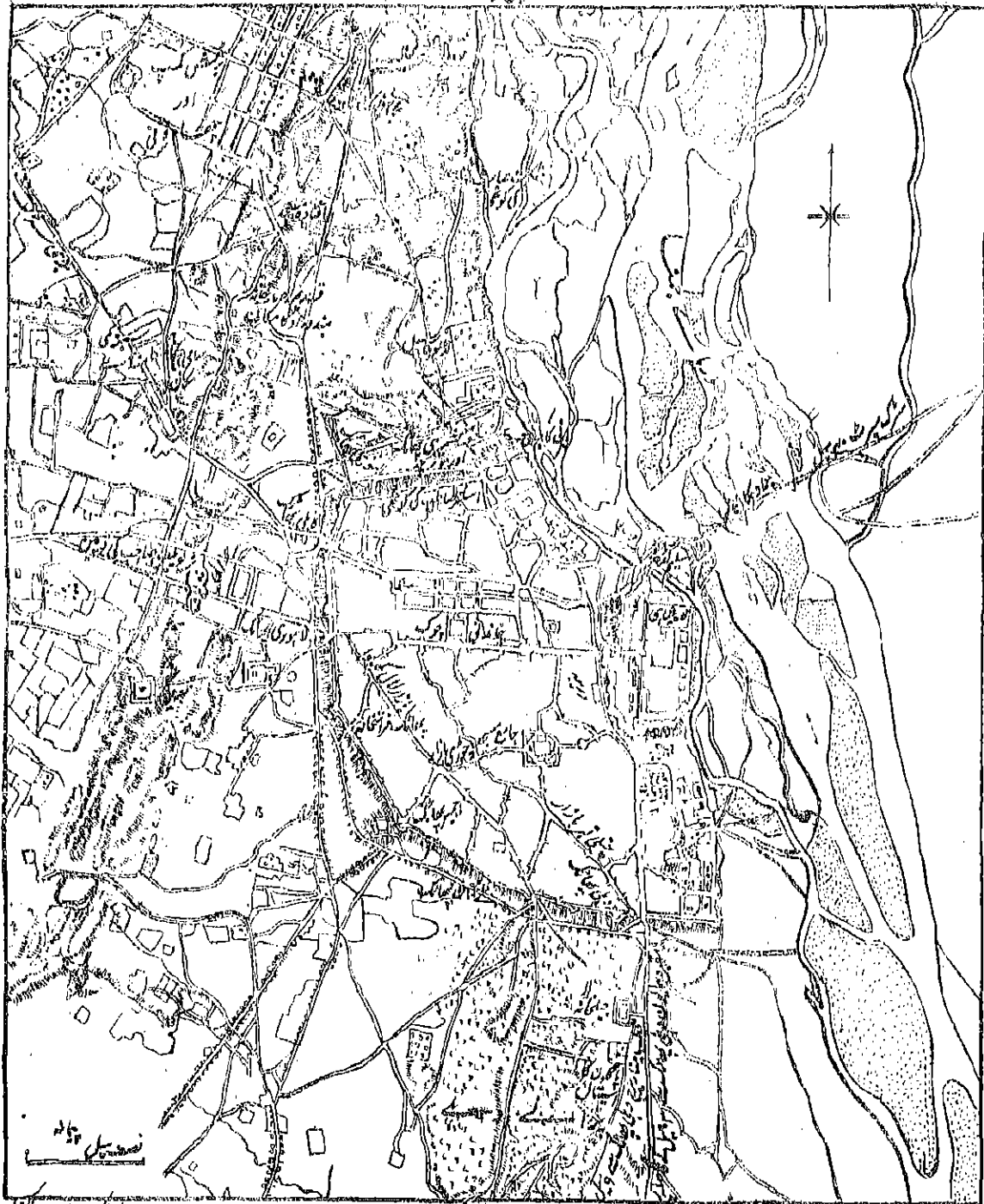
کشت وخون واقع ہوگا۔ اب وہ وقت پہونچا تھا جب اُنکو اپنی گورنمنٹ کے صدر مقام مین بہ نسبت بالائی ملک کے کسی اور مقام کے ٹھہرنا زیادہ ضرور تھا۔ اور جسوقت فساد میرٹھ کی خبر پہلے پہل اُنکے پاس پہونچی تو وہ اتفاق سے وہین تھے یہ دو مہینے ور اصل یا لظاہر ایک عمر کے برابر معلوم ہوے ہونگے۔ کیونکہ یکے بعد دیگرے بے انتہا سانحے واقع ہوتے گئے اور مثل ہیڈرا کے سر کے ایک خطرہ کے بعد دوسرے خطرہ کی بات پیدا ہوتی گئی اور ہر ایک اور تمام امور کا باری باری اُسی انتہاے ثابت قدمی اور منتہاے مستعدی سے انسداد کیا گیا۔

مری کے آنے جانے مین ۲۳۔ جون کو سر جان لارنس نے اس کل زمانے مین ایک موقع پر محنت آرام کا جیسا کہ مین پیشتر بیان کرچکا ہون حاصل کیا تھا۔ لیکن جو وہ چند مستعدی اور تازگی روح اور تقویت قلب اپنی زوجہ کی صابرانہ ہمت دیکھنے سے اُنکو حاصل ہوئی اس روا روی کی ملاقات سے اُسکا اندازہ نہین ہوسکتا تھا۔ اور اب ۱۵۔ جولائی کو باوصف اس امر کے کہ جہلم اور سیالکوٹ مین غدر کی وہی شورش تھی اور راستہ مین جو بہت سے خشک نالے یا اولیا کے مزار پڑتے تھے ممکن تھا کہ اُسمین کوئی قاتل چھپ کر بیٹھ رہتا سر جان لارنس معمولی ڈاک گاڑی پر صرف آرتھر برینڈرتھ صاحب کے ساتھ اور بجز اسکے کہ پولیس کا ایک سوار بھی حفاظت کے لیے اُنکے ساتھ ہوتا لاہور کی جانب روانہ ہوے۔ اگر باغیون کو ذرا بھی خبر پہونچی ہوتی یا یہ موقع اُنکو مل گیا ہوتا یا کوئی جھکی گولی یا اپنی قصد کسی بہشت ڈھونڈنے والے غازی کی جان لارنس کا کلیجہ دریافت کرلیتی تو دہلی کی پہاڑی پر جو لوگ محاصرے کے لیے جمع تھے اُنکی امیدون کی کیفیت کچھ اور ہی ہوجاتی۔ اس سوال کے جواب سے کسیقدر معلوم ہوگا کہ اُسوقت اور اس تمام غدر کے زمانے مین ہندوستان کے لیے سر جان لارنس کی جان کیسی غنیمت تھی۔

۱۹۔ تاریخ وہ مع الخیر والعافیت لاہور مین داخل ہوے اور اب ہر روز ولسن صاحب اور دوسرے اشخاص کے پاس سے علی الاتصال اور بسبیل تعجیل وہ تاکیدی چٹھیان پہونچنے لگین جنکا جواب باوصف اس امر کے کہ پشاور سے بھی اُسیطرح کے شکایت آمیز خطوط آتے تھے جان لارنس نے اپنے صوبہ سے جسکی فوجی قوت بالکل زائل ہوچکی تھی چار ہزار آدمیون کا ایک گروہ نکلسن صاحب کے ساتھ اور روانہ کرکے تحریر کیا کہ "ہم اور ہر ایک خیال سے درگذر کرکے اُس فوج کی کمک کرنا لازم ہے جو دہلی کے مقابلہ مین مجتمع ہے"۔

چونکہ اس فوج کے افسر نکلسن صاحب تھے لہذا اس امر سے اطمینان تھا کہ راستہ مین بلا ضرورت کسی قسم کی تاخیر نہونے پائیگی۔ نکلسن صاحب کا پہلا کام ایک عجیب طور کا تھا اور وہ ایسا تھا کہ بزمانہ مابعد جان لارنس اُسکو بہت ذوق سے بیان کیا کرتے تھے۔ پنجاب مین بالکل توپون کی کمی تھی لیکن چونکہ دہلی کے لیے شائد یہان سے بھی زیادہ ضرورت تھی اسواسطے چیف کمشنر اور کمانیر جنرل کے مابین یہ بات قرار پائی کہ بورشیر کا توپخانہ کالم فوج کے ساتھ جاے اور اس بات کی نسبت صریحی حکم دے دیا گیا کہ ڈاوینز صاحب کا توپخانہ (اسپر بھی نکلسن صاحب انت لگا رہے تھے)

اُسوقت تک یہان چھوڑ دیا جائے جبتک کہ جنرل وِلسن دہلی سے نہ لکھین کہ محاصرہ کے لیے اُسکی بھی کمال ضرورت ہے
نِکلسن صاحب جیساکہ بعد کو معلوم ہوا ڈَاوِیز صاحب کے بڑے خواہشمند تھے تاکہ نِکلسن صاحب پر کسی قسم کی آنچ آنے کی
حالت مین (نِکلسن صاحب کو منظور تھا کہ مجھپر جانسے آنچ آجائے مگر توپخانہ کو کوئی ضرر نہ پہونچے) اُنکی جگہ کام کرسکین اور
اسوجہ سے نِکلسن صاحب نے دونون پر اپنا ہاتھ صاف کیا اور دونون کو لیے ہوے دہلی کی جانب چل دیے۔ اُنکے چیف نے
جو عرصہ سے مصیبت مین مبتلا تھے ۲۸- جولائی کو لکھا کہ-

آپ دونون توپخانہ لیکر چلدیے اور اتنا بھی نہ کیا کہ جنرل یا کسی اور شخص سے ایک بات بھی کہتے یا کسی تنفس کی بھی اجازت
طلب کرتے ـــ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جنرل (گوون) ناراض ہوگئے اور وجوہات لکھنے مین اُنکا بڑا وقت ضائع ہو رہا ہے میرے
نزدیک کوئی شخص یہ نہ چاہتا ہوگا کہ وہ جیکا طاق پر بٹھا دیا جائے اور مین سمجھتا ہون کہ آپ اِس بات کو اور بھی پسند نہ کرتے ہونگے ـــ
مین تو اپنی طرف سے اِس بات مین بہت خوش ہون کہ فوج یا اُسکی حرکتون سے کوئی واسطہ نہ رکھون اِلّا اُسوقت جب افسر لوگ قاعدہ
اور انتظام کے ساتھ کارروائی کرین - ایک جان کل مین تیل دینے اور سب چیزون کے درست کرنے مین ہلاک ہوتی ہے .....
براہ مہربانی میری یادداشت کا جواب دیجیے اور جنرل مذکور کو چھٹی لکھکر جو وجوہات وہ پوچھتے ہین اُنسے مطلع کیجیے - اگر آپکے ماتحتون سے
کوئی افسر بغیر کچھ کہے ہوے کوئی فوج لیکر چلا جاتا تو آپ اُسوقت کیا کہتے-

نِکلسن صاحب نے جو کچھ اُنسے ہوسکا وجوہات لکھے لیکن ابھی معذرت نامہ کے حرفون کی سیاہی خشک بھی
ہونے پائی ہوگی کہ اُنھون نے اپنی راے سے پہلور کے گولہ اندازون کا ایک گروہ اپنے ساتھ لے لیا - ۴- اگست کو
جان لارنس نے کچھ تو بیشک غصہ مین اور کچھ ہنسی اور تعجب سے لکھا کہ "مجھکو اندیشہ ہے کہ آپ کی کارروائیون کا کوئی
تدارک نہین ہوسکتا - پس مجھکو لازم ہے کہ آپ کو آپ کے مقدر پر چھوڑ دون - لیکن یاد رکھیے کہ اگر آپ آدمیون کو دھکے دین
ڈالنے کے بدلے اُنکی موافقت سے کام کیجیے گا تو بھی ویسا ہی اچھا اور اُسکی نسبت زیادہ آسانی سے اپنا کام انجام
کرسکیے گا" - لیکن جان لارنس اب بھی خواہشمند تھے کہ اگر ممکن ہو تو اپنے نئے بریگیڈیر جنرل کی خواہشون کو پورا
کرین اور ڈاویز صاحب کو اُنکے حوالہ کردین ـــ وہ لکھتے ہین کہ "جسوقت وائیلڈ صاحب پہونچین اور توپخانہ اِس
کام کے لیے روانہ کیا جاسکتا ہو تو وہ (بشرطیکہ میرے انتظام مین خلل نہ آئے) بھیجدیا جائے - باینہمہ ہم بہت کمزور ہین
اور یہ توپین یقیناً ہمکو بڑی تقویت دیتی ہین" -

نِکلسن صاحب کی تقرری مین بس اِس قسم کی بعض بعض باتون کی خرابی واقع ہوئی لیکن جان لارنس کو کبھی
اِس بات مین شبہہ نہین ہوا کہ جان نِکلسن کی تقرری مین وہ برسرِ صواب نہین تھے - اِس ضرورت کے زمانہ مین تلوار کا ایسے
شخص کے ہاتھ مین دینا جو سب سے بڑھکر اُسکو پکڑ سکتا تھا اِسقدر ضرور تھا کہ جو لوگ اُسکی لیاقت نہین رکھتے تھے اُن سب سے
چھین کر ایسے ہی اشخاص کے ہاتھ مین دے دی جاتی - جان لارنس کی تاکیدی شکایتون نے گورنر جنرل اور جنرل ریڈ کو

آخر مین ہیوٹ صاحب اور جانسٹون صاحب کے ترجیح دینے پر اُسی طرح مائل کر دیا جسطرح اُنکی سفارشون سے باوجود
تمام اُن امور کے جو فوجی شان کے خلاف تھے میجر نکلسن کو یکبارگی بریگیڈیر جنرل کا عہدہ دینے پر جنرل ریڈ کو آمادہ کر لیا تھا
آیا جان لارنس اِن دونون باتون مین برسر صواب تھے یا نہ تھے۔

اِتنے عرصہ دراز کے بعد جب جان لارنس لاہور کو واپس آئے تو ضرور تھا کہ اُنکی تمام یومیہ کیفیات زندگی (طرز
معاشرت) مین ایک اختلاف عظیم محسوس ہوتا۔ راولپنڈی مین جان لارنس قریب قریب تنہا رہتے تھے ہمین شک نہین
کہ قرب وجوار کے ہر ایک حصہ کے لوگ برابر اُنسے خط وکتابت رکھتے تھے لیکن جیسا کہ اکثر لوگ جب اُنکو اپنی تمام قوت پیش
کرنا ہوتی ہے دل کا دل سے رگڑنا پسند کرتے ہین اُسطرح جان لارنس نے نہین کیا۔ اُنکی عجیب مستعدی اور لیاقت سے
جو تمام چٹھیون سے ظاہر ہوتی ہے اور اُنکے احکام سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اِس امر کو غیر ضروری سمجھتے تھے مثل اور کم عمر
سویلینون کے اُنھون نے بھی اُس زمانہ مین مقام پانی پت وگوڑگاؤن اپنے کو گوشۂ تنہائی کا (تنہائی جہان تک کہ گورے
چہرے کے لوگون سے تعلق رکھتی تھی) عادی کر لیا تھا اور وہ ہر طور سے اِس امر کی صلاحیت رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ
اگر ضرورت ہو تو اپنی زندگی کے اِس آخری زمانہ مین بھی وہی امر اختیار کرین۔ لیکن پھر ایک مرتبہ اُن "گرگ باران دیدہ"
لوگون کی صحبت اُنکو اُس تنہائی سے کچھ کم تازگی بخشنے والی معلوم نہوئی ہوگی جو اُنکے لیے ایسی ایسی عمدہ خدمتین انجام
کر رہے تھے اور اُنکے وسط صوبہ کے متعلق اُنکو تمام تردداث سے بری کر دیا تھا۔ جیسے کہ منٹگمری صاحب جنکے چہرے پر
کبھی اُداسی نہین معلوم ہوتی تھی اور ہمیشہ تیزی اور جرأت کے ساتھ مستعد رہتے تھے۔ اور میکفرسن صاحب اُنکے
ملیٹری سکریٹری جنکے سر تمام جھگڑے بکھیڑے کا انتظام تھا کیونکہ تمام ملک سے نئی سپاہ وہی بھرتی کرانے کا انتظام کرتے تھے
اور آرتھر رابرٹس صاحب کمشنر جان لارنس کے قدیم رفیق دہلی جو عین اُسوقت لاہور مین آئے تھے جب اُنکی عمدہ
خدمتون کی یہان اشد ضرورت تھی۔

اور یہ بھی نہین ہوا کہ افسران لاہور کی خدمتین صرف دار السلطنت یا اپنی ہی قسمتون پر محدود رہی ہون۔
رابرٹ صاحب نکلسن صاحب کے ساتھ ٹریموگھاٹ گئے تھے۔ اور ریچرڈ لارنس سیالکوٹ مین غدر ہونے کے بعد ایک
فوج وہان سے لائے اور جابجا اپنی ہی جنگی پولیس کے بعض بعض آدمیون کو سزائے موت دے رہے تھے جنھون نے
نمکحرامی کی تھی اور شاید غدر بھر مین سوائے اِس واردات کے اِس قسم کا سانحہ اور کبھی نہین ہوا تھا۔ اور اب تین ہزار کی
ایک فوج جمون سے لیکر دہلی پر چڑھائی کر رہے تھے جس فوج کے آدمیون کو جان لارنس بڑے ذوق سے "گلاب کی
کلیان" کہا کرتے تھے۔

لیکن اِس اثنا مین حکام لاہور کو تاکیدی خبرین دی جاتی تھین کہ وہان چار رجمنٹون کے جو ہتھیار رکھوا لیے گئے اور گورونکی
رجمنٹ کا صرف ایک قلیل حصہ اُنکے روکنے کے لیے موجود ہے تو گویا ہم لوگ ایک سرنگ کے اوپر بیٹھے ہوئے ہین جسکو

باغی لوگ ہر وقت اُڑا سکتے ہین۔ اڑھائی مہینے کے عرصہ مین اِن سپاہیون نے جنکے ہتھیار رکھوا لیے گئے تھے برابر امن وامان قائم رکھی اور وہ بیشک یہ سمجھکر اپنی مصیبتون کو برداشت کرتے تھے کہ اگر انمین سے ایک شخص نے بھی کسی وقت کوئی مخالفانہ کارروائی کی تو اُسکے ساتھ سب کی جانین تلف ہو جائنگی اور معہذا وہ ضرور اپنے دل مین یہ خیال کر رہے ہونگے کہ جسوقت کوئی موقع ملے فوراً وہان سے نکل کر بھاگ جائین۔ اِس بات کے بیان کرنے سے اجتناب کرنا غیر ضروری اور خلاف انصاف بھی ہے کہ ان بیچارون کی حالت کہان تک قابل رحم اور لائق عفو تھی اور جو اپنے سچے دل سے اس بات کے یقین کرتے ہین کہ اُنکے مذہب پر آنچ آنے والی ہے ہتھیارون سے محروم اور بےعزت کیے گئے اور اب جا بجا اُنپر یہی خوف طاری تھا کہ وہ کسی طرح اپنی جان لیکر بھاگ جائین اور اِس بات کی بھی اُنکو بہت کم امید تھی کہ اپنی جان لیکر بھاگ سکینگے۔ ان سپاہیون کی بابت کچھ کہنے یا لکھنے مین گو اُسوقت اکثر انگلش لوگون کی رائے کچھ ہو لیکن جان لارنس بار بار اپنی چٹھیون مین یہی ظاہر کرتے تھے کہ میرے نزدیک ان لوگون کی معافی جرم کی بابت بہت سی باتین بیان کی جاسکتی ہین اور مین بخوبی تمام جانتا ہون کہ انمین سے بہت لوگ ایسے ہین جو طبیعت مین ہم سے موافق تھے لیکن صرف دھارے کے زور سے بہے چلے گئے۔ جان لارنس کی یہ رائے کسی اور سبب سے نہ تھی بلکہ اُنکو معلوم تھا کہ ہر ایک ولایتی کی جان اُس حالت مین بچ سکتی تھی جب باغیون کے روکنے کی تدبیرین سختی سے فوراً عمل مین لائی جائین اور اِسکے واسطے اُنھون نے جائز رکھا کہ پنجاب مین جو فساد پیدا ہو نہایت سختی سے وہ فرو کیا جائے۔

آخرکار ۳۰۔ جولائی کو وہ موقع جسکی عرصہ سے راہ دیکھی جاتی تھی آگیا اور چھبیسوین پلٹن نے اُس موقع سے افادہ حاصل کرنا چاہا۔ ان لوگون نے شورش مچاکر اپنے افسر کمان میجر اسپنسر کو قتل کرکے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا۔ یہ میجر صاحب سالہاسال سے اُن لوگون کے درمیان رہ چکے تھے اور اسمین شک نہین کہ انمین سے اکثر لوگ میجر مذکور سے الفت اور اُنکی عزت کرتے تھے۔ بہت سے آدمیون کو مقتول اور مجروح کرنے کے بعد وہ ایک غول باندھکر روانہ ہوے۔ کچھ تو ایک آندھی کی وجہ سے جس سے اُنکو وہ راہ جو اُنھون نے اختیار کی تھی بھول گئی تھی اور کچھ اس سبب سے کہ تین اور رجمنٹین جنکے ہتھیار لیے گئے تھے وہین موجود تھین اور اندیشہ کیا جاتا تھا کہ مبادا یہ بھی اُنھین کی پیروی اختیار کرین اُن سکھون اور گورون نے جو موقع پر موجود تھے یہ نہین کیا کہ اُنکا تعاقب کرکے اُس جگہ سب کو قتل کرڈالتے۔ جان لارنس بیان کرتے ہین کہ۔

دو دن کا عرصہ ہوا کہ یہان ایک عجیب افسوسناک اور خراب واقعہ گذرا۔ معلوم ہوتا ہے کہ چھبیسوین پلٹن کے لوگ سامان سفر کے لیے دو دن سے اپنا اسباب بیچ رہے تھے۔ ۳۰۔ تاریخ ۱۱ بجے دن کو یہ سب لوگ تیار ہوے اور راستہ کی روٹی تک پکا چکے تھے کسیقدر براَنگیختگی سے لوگون کی توجہ اُس طرف مبذول ہوئی اور میجر اسپنسر اپنے مکان سے جو لین کے قریب ہی واقع تھا نکلکر ٹھری دار پاجامہ پہنے ہوے چلے گئے۔ وہان کوارٹر ماسٹر سارجنٹ بھی میجر مذکور کے شریک ہوے۔ ظاہرا میجر مذکور ان لوگون

خاموش کرچکے تھے کہ اتنے مین دوسری کمپنی اُنکے گرد آکر جمع ہوگئی اور ایک شخص نے پیچھے سے آکر ایک تبر ایسا مارا کہ میجر اسپنسر اُسی جگہ سرد ہوکر رہ گئے گو ازکار ماسٹر سارجنٹ اور حولدار میجر اور دو آدمی اور میجر اسپنسر کے ساتھ مارے گئے - پنڈت بھی قریب قریب مارڈالا گیا تھا - اسکے بعد یہ لوگ سیدھے چھاونیون مین ہوتے ہوے چلے گئے اور اگرچہ اُنکو بہت سے لوگون نے اپنی طرف آتے ہوے دیکھا اور سکھون کی رجمنٹ اُس جگہ موجود تھی لیکن کچھ بھی نہین کیا گیا - آخرکار توپون کے ساتھ گورون اور سکھون کا ایک غول روانہ کیا گیا جو تین میل تک دوڑتا ہوا گیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اُسنے چند آدمیون کو ہلاک بھی کیا اور بعد اسکے واپس آیا - منٹگمری صاحب مین اور رابرٹ صاحب کمشنر اِن خبرون سے ڈھائی بجے دن کو مطلع ہوے اور تین بجے کے قریب وہان جاکر پہونچے - ہم لوگ اُنکے تعاقب مین گئے لیکن جب کسی طرف اُنکے جانے کا نشان نہ پایا تو تعاقب کرنے والون کو اندازی طور پر ہم نے امرتسر اور ہریکی اور جھبار کی طرف روانہ کردیا - یہ سڑکین دریاے ستلج کے مختلف گھاٹون کو گئی ہین — اب ہم سُنتے ہین کہ یہ لوگ جنکی تعداد چھ سو کے قریب تھی تھوڑی دور تک ٹھیک پورب جاکر وہان سے اُتر طرف گھومے اور دو آبہ ٹھیک چالیس میل آگے نکل گئے اور کل صبح کو دریاے راوی کے ایک گھاٹ پر دیکھے گئے تھے اور ظاہرا اُس سے پار اُترکر ریاست جمون مین جانا چاہتے ہین -

جس روز جان لارنس نے یہ احوال لکھا تھا اُسی دن کی رات کو وہ لارڈ کیننگ سے یہ رپورٹ کرسکے کہ امرتسر کی پولیس نے پانچ چھ سو باغیون کا کام تمام کردیا - بہت سے لوگ تو مارے گئے اور دریاے راوی سے پار اُترنے کے قصد مین ڈوب ڈوب گئے اور ۲۰۰ - آدمیون سے زیادہ زیادہ جو گرفتار کیے گئے تھے دوسرے روز صبح کو اُنکے گولیان ماردی گئین -

اسطور پر جو سب سے بڑا کھٹکا تھا وہ جاتا رہا گورنمنٹ پنجاب (اگر ہم حالات متعلقہ کو اچھی طور سے جانچنا چاہتے ہین تو اس امر کو ضرور ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ) پر اصل مین اسوقت بڑی بھاری مصیبت نازل ہوئی تھی - پنجاب کی مدد کو جو آخری شے اور سب سے زیادہ بھروسہ کی شے باقی رہگئی تھی وہ بھی جاچکی تھی اور نکلسن صاحب جنھون نے قریب قریب سیالکوٹ کی ایسی ہی حالت مین وہان کے باغیون کو نیچا دکھایا تھا اسیطرح جیسا کہ ہر ایک بدخواہ کو بخوبی معلوم تھا انبالہ مین پہونچ اور نہایت ثابت قدمی سے دہلی کا رُخ کیے ہوے تھے - ایسی حالتون مین باغیون کے ایسے بھاری غول کے نکل جانے سے ممکن تھا کہ پنجاب کے اُن تمام سپاہیون مین جنکے ہتھیار رکھوا لیے گئے تھے فساد پھیل جاتا اور بہا نہیر کی تین رجمنٹون کو ضرور اس بات کی ترغیب ہوتی کہ وہ اپنے لوگون کی راہ اختیار کرتین - اگرچہ یہ انتقام بہت سخت اور انسان کی جانون کا اسطور سے تلف ہونا نہایت افسوسناک تھا لیکن مین نہین سمجھ سکتا کہ خاص اس فعل پر کوئی الزام عائد کیا جاسکے اور یہ خیال خود مسٹر جان لارنس کا تھا جو (مطابق اُسکے جیسا کہ مین بار بار ثابت کرچکا ہون) کبھی بلاضرورت سختی نہین کرتے تھے - چنانچہ اس افسوسناک واقعہ کے اصل انجام پہونچانے والے کے پاس سے پہلے پہل جب تار آیا (اور یہ تار وہ ہے جسکو اُس شخص نے ابد کو ایک نہایت ہی مختلف مقصد کے لیے محول کیا) تو جان لارنس نے

عجالتاً یہ مضمون تحریر کیا۔ یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ رقعہ مذکور کی تاریخ ۲۔ اگست ہی کی تھی جسوقت تک سوا اُن چند باتون کے جنکی رپورٹ اُنھون نے لارڈ کیننگ سے کی تھی اور کوئی حال معلوم نہین ہوا تھا۔

میرے پیارے کوپر صاحب۔ آپ نے چھبیسوین ہندوستانی پلٹن پر جو فتح حاصل کی تھی اُسکی بابت مین مبارکباد دیتا ہون آپ اور آپکی پولیس نے بڑی کوشش اور ہمت سے کام کیا اور اُسکی بابت آپ سرکار سے معقول صلہ پانے کے مستحق ہین مجھکو یقین ہے کہ اِن سپاہیون کا جو کچھ انجام ہوگا اُس سے دوسرون کو عبرت ہو جائیگی۔ جو لوگ ابتک اِدھر اُدھر پھیلے ہوے ہین اُنکی گرفتاری مین بھی ہر ایک طرح کی کوشش کرنا چاہیے۔

لارڈ کیننگ اور سر جان لارنس جو یہ خیال کرتے تھے کہ ایسی حالتون مین سزائے قتل دینا ضروری ہے اور اُنکی رایون پر اسکے کئی مہینہ کے بعد لارڈ اِسٹینلی ایسے صلح پسند شخص نے اُسوقت جب یہ معاملہ پارلیمنٹ مین پیش ہوا اور وہان لوگون نے بڑی بڑی نکتہ چینیان کین اُسپر صاد کیا تو اِس سب کیفیت کو سنکر شاید اکثر لوگون کے دلون کو افسوس معلوم ہوگا۔ لیکن جسوقت اِس کشت و خون کے مفصل حالات معلوم ہونگے جو رفتہ رفتہ معلوم ہونے لگے تھے اور قتل کرنے والون نے خود بافتخار تحریر کیا تھا تو اُسوقت اُن لوگون کی کیفیت دوسری ہو جائیگی۔ جو افسر کسی مصیبتناک کام کو کسی خاص سرکاری فائدے کے لحاظ سے انجام کرنے کو اپنا دل فولاد کا بنا لیتا ہے اُس سے ہر ایک خداشناس آدمی محبت اور غمخواری کرتا ہے لیکن جسوقت وہ کام حسب دلخواہ انجام ہو جاتا ہے اور جسوقت اُسکے نہایت نامقبول حالات بعد کو امن و امان کے وقت چرب زبانی کے ساتھ تحریر کیے جاتے ہین تو ہماری غمخواری اور محبت کے خیالات مبدل بکراہت و نفرت ہو جاتے ہین۔ یہ ایک بے لطف امر ہے جسکے چہرۂ بیان پر مین خوشی سے نقاب خموشی ڈالے دیتا ہون لیکن انگلستان کی سلطنت تمام دنیا مین پھیلی ہے اور اُسکو بہت ہی ضعیف قومون سے بھی سابقہ رہتا ہے۔ اُسکے افسر اکثر اپنے خون اور رنگ اور سلطنت پر نخوت کرنے مین اِس بات کو بھول جاتے ہین کہ اُس فعل سے انسانی ہمدردی گھٹتی نہین بلکہ بڑھتی ہے۔ جو کارروائیان کوپر صاحب نے کی تھین اُسکے بہت دنون کے بعد جمیکا مین بھی ویسا ہی سانحہ واقع ہوا۔ اور اُسکو بھی اُس واقعہ کے پیدا کرنے والون نے ہو ہو ویسی ہی نخوت کے ساتھ اِسطرح لکھا ہے کہ اُس قصہ کو زیادہ تر اُسکے بانی کار کے بیان پر چھوڑ دینا چاہیے اور شائد اسطور سے ممکن ہو سکے کہ ایسا فعل آیندہ کم واقع ہو۔

جسوقت کوپر صاحب موقع پر پہونچے تو باغیون کا اصل گروہ چالیس میل تک بھاگ گیا اور دریا پار کے موضع والون سے گھنٹون جھگڑنے کے بعد درختون کی ٹہنیون پر چڑھ چڑھ کر تیر تیر کر دریائے راوی کے ایک ٹاپو مین جو ساحل سے پاؤ میل کے فاصلہ پر واقع تھا جانا شروع کیا تاکہ وہان یہ لوگ جنگلی چڑیون کی طرح بیٹھے ہوے تصور کیے جا سکین۔ کوپر صاحب ایک کتاب مین جو سال گذشتہ مین چھپی تھی اور جسکا نام دو پنجاب کا نازک زمانہ ہے

لکھتے ہین کہ —

اب صرف یہ کام باقی رہا کہ یہ غول گرفتار کیا جائے اور بعد گرفتاری یکبارگی اُسکو سزاے موت دیجائے — ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہان صرف دو کشتیان اور وہ بھی بوسیدہ تھین اور ملاح بالکل اناڑی تھے — ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُنھون نے بڑے جوش سے تیس تیس سوار ایک ایک کشتی مین بٹھائے۔ کشتیان پانی مین کسیقدر دھارے کے رُخ جانے لگین لیکن کسی نہ کسی طور سے ایسا بندوبست کیا گیا کہ بیس منٹ کے عرصہ مین جزیرہ تک پہونچ گئین — یہ ایک عجیب مقام تھا جہان عرصہ سے کسی آدمی کا گذر نہین ہوا تھا اور لمبی لمبی گھاس لگی ہوئی تھی پانی بڑھتا آتا تھا اور ایسی حالت مین رات بھر حفاظت رکھنے کے لیے یہ مقام بالکل ہی ناموزون تھا علی الخصوص ایسی حالت مین جب لوگ پانی مین بھیگے ہوے اور پیدل اور بھوکے تھے اور نہ کھانے کے لیے غذا اور آگ تھی اور کپڑے بھی خشک نہ تھے — آفتاب غروب ہو رہا تھا اور شفق پھول رہی تھی اور جسوقت یہ حیران نصیب لوگ کشتی پہونچنے پر جسکے ایک طرف سنا ٹھ بند وقین اور تلنچے اور پیش قبض وغیرہ چمک رہی تھین ہاتھ جوڑے ہوے گرد آکر جمع ہوے تو پانی مین ان سبکا سایہ دیکھکر انپر اور بھی خوف طاری ہوا — چالیس پچاس آدمی بالکل یاس کی حالت مین دریا کے اندر کود پڑے اور تھوڑی دور جاکر نظرون سے غائب ہوگئے اور پانی کے ریلے مین جو بڑھتا چلا آتا تھا بہے چلے گئے —

ڈوبتے ہوے آدمیون پر گولیان چلانے کا جو حکم نہین دیا گیا تو اس سے ظاہرا سپاہیون کو بقول کوپر صاحب یہ "مجھو نا نہ خیال ہوا کہ تھوڑی دیر کے آرام کے بعد کورٹ مارشل کے ذریعہ سے اُنکے مقدمہ کا تصفیہ ہوگا" اور اسی جہت سے اُنھون نے اپنے غول کے غول بندھوا دیے اور خاموشی سے کشتیون پر سوار ہوکر اپنے کو اُس پار جا دیا کنارے پہونچکر وہ کس کس کر باندھے گئے اور تمغے اور بالے وغیرہ کاٹ ڈالے گئے اور اُسی خوفناک حالت مین اُنکو اُنکو ایک سڑک کے رستہ سے گھٹنون گھٹنون پانی مین چل کر اجنالا کے تھانہ کو جو وہان سے ۶ میل کے فاصلے پر واقع تھا جانا پڑا — ایک ایک چالان (بقول کوپر صاحب) حفاظت کی ایسی ایسی تدبیرون سے اُتارا گیا جس سے اُنکو لومڑی اور راج ہنس اور جَئی کی تھوتھیون والا قصہ یاد آتا تھا اور وہ کہتے ہین کہ جسوقت مین نظیر دیکر اس قصہ کو بیان کرتا تھا تو رستہ مین سِکھ سوار ہنسی کے مارے فرش ہوے جاتے تھے —

کوئی آدھی رات گئی ہوگی کہ یہ سب لوگ حفاظت سے تھانہ مین بند کر دیے گئے اُسوقت کسیقدر ترشح ہو رہا تھا اِس سبب سے اُن لوگون کے ہلاک کرنے کا کام موقوف رکھا گیا اور کہدیا گیا کہ رات بھر لوگ آرام کرین — ابھی صبح نہونے پائی تھی کہ ۶۶ — آدمیون کا ایک غول اور پہونچا اور چونکہ تھانہ اُسوقت بالکل بھر گیا تھا اِس سبب سے باقی آدمیون کو ایک برج مین بھیجدیا امرتسر سے تعاقب کرنے والے غول کے ہمراہ روانہ ہونے کے قبل ڈپٹی کمشنر (خود کوپر صاحب) یہ حکم دے چکے تھے کہ اگر گرفتار شدہ لوگون کی تعداد بہت زیادہ ہو اور اُنکا پھانسی دینا ممکن ہو تو بہت سی رسّی منگوا رکھی جائے کیونکہ درخت وہان کمیاب ہین اور اگر کل باغیون کو جو گرفتار ہو آئین ہلاک کرنے کی ضرورت ہوئی تو اِس کام کے واسطے بھرتی کے پچاس سوار بھی

صفحہ ۱۶۰

بچار رکھے جائین تاکہ بشرط ضرورت وہ لوگ باغیون کو توپ پر اُڑا سکین – یہ سکھ لوگ ایسے مشتاق تھے کہ سیدھے وہان سے روانہ ہوے اور کوپر صاحب جسوقت قیدیون کو ہمراہ لیے ہوے واپس آنے لگے تو نصف راستہ مین جہان سے اُدھر دریا اور اِدھر تھانہ ۳۲ میل تھا ملے – ہلاکت کا کام شروع ہونے کے وقت ہر قسم کے قیدیون کی کُل تعداد ۲۸۲ تھی اِسکے علاوہ اور بہت سے کیسو کے متعلقین تھے جو موضع والون کی حفاظت مین چھوڑ دیے گئے –

اب صرف ایک دقت یہ باقی رہگئی تھی کہ لاشین کیا کی جائینگی کیونکہ اُنکے کھلے پڑے رہنے سے بیماری پھیلنے کا خوف تھا – چونکہ اُسوقت ہم لوگون کی قسمت ہر طرح سے تیز تھی اسوجہ سے پولیس سے سو گز کے فاصلہ پر ایک خشک کنوان بھی نکل آیا اور اب وہ دِقت بھی رفع ہوگئی کیونکہ تجویز کیا گیا کہ ان بیغیرت سپاہیون کی لاشین اسی کنوئین مین بھر دی جائین –

جسوقت یہ خیال کیا گیا کہ یکم اگست کو بقرعید ہے جو مسلمانون کی قربانی کا ایک بڑا تہوار ہے تو یہ موقع اور بھی موزون معلوم ہوا – پس ایک بڑا عمدہ حیلہ ہندوستانی مسلمان سوارون کو امرتسر مین عید کرنے کے لینے بھیجنے کے واسطے ملگیا – اور ایک اکیلا عیسائی جسکو اُنکی موجودگی سے کسی طرح کی پریشانی نہ تھی خیر خواہ سکھون کی مدد سے ایک اور ہی قسم کی قربانی (جسکا حال ابھی معلوم نہین ہوا تھا) دوسرے روز کرنے کے واسطے رہگیا تھا جسوقت وہ صبح آئی تو قصبہ کی سڑکون پر چارون طرف سے سنتری کھڑے کر دیے گئے کہ تماشائیون کے نکاس کو روکے رہین – سرکاری افسر طلب ہوے اور اُنسے بیان کیا گیا کہ اِس قسم کی کیفیت عنقریب اُنکو دیکھنا پڑیگی –

دس دس کرکے سپاہی بلوائے گئے ایک دوسرے کا نام یکے بعد دیگرے لیا گیا سب کے سب بازوون کی قینچی باندھنے کے بعد ایک مین جاکر اُس مقام پر لائے گئے جہان اُنکو ہلاک کرنا تھا اور توپ پر اُڑانے کے لیے ایک خاص گروہ مستعد کھڑا تھا – جسوقت دوسرے باڑھ چھوٹتی تھی تو یہ زندگی سے مایوس لوگ یہ خیال کرکے کہ اب موت آگئی عجیب عجیب طرح کا قیافہ ظاہر کرتے تھے – حیرت غصہ وحشیانہ مایوسی محض جبر یہ خاموشی غرض کوئی کیفیت ایسی نہ تھی جو اپنے چہرون سے یہ لوگ اُسوقت ظاہر نہ کرتے ہون –

جب ۱۵۰ – آدمیون کے قریب ہلاک ہوگئے تو جلادون مین سے ایک شخص کو غش آگیا (یہ سب مین ضعیف تھا) اور اُسکو آرام کرنے کے لیے تھوڑی دیر کی مہلت دی گئی – اِسکے بعد پھر کام شروع ہوا اور ہوتے ہوتے ۲۳۷ – آدمی اور ہلاک ہوے – اتنے مین افسر ضلع کو اطلاع دی گئی کہ باقی لوگ برج سے نہین نکلتے ہین جہان وہ عارضی طور پر چند گھنٹہ پیشتر سے مقید کر دیے گئے تھے تیاریان کی گئی تھین کہ اگر وہ یکبارگی حملہ نہ کر بیٹھینگے یا مقابلہ نہ کرینگے تو اُنکے بھاگنے کا انسداد کیا جائے – لیکن اصل مین جو خوفناک حالت اُنکی واقع ہوئی تھی اُسکا حال کسیکو معلوم نہین تھا – وہ اِسکے چند گھنٹے پیشتر ہی ہلاک ہوچکے تھے – جسوقت دروازہ کھولا گیا تو سب کے سب مردہ پائے گئے – ہال وِل صاحب کے بلیک ہول کا جو قصہ ہوا تھا وہی یہ بھی ہوا لیکن اسکا حال کسی کو معلوم نہ تھا رات کو سوارون اور پولیس اور تحصیل کے چوکیدارون اور گانون کے گھبرائے ہوے لوگون کے شور و غل سے اِن لوگون کی کوئی آواز سنائی نہ دی ۴۵ – آدمیون کی لاشین جو خوف اور ہراس اور ماندگی اور گرمی اور رکے ہوئے تنفس سے مر گئے تھے کھینچ کر روشنی مین لائی گئین اور

دوسری لاشون مین شامل کرکے گانون کے خاکروبون نے ایک ہی غار مین سب کو بھر دیا۔۔۔۔۔

ایک کنوان کانپور مین ہے (اِس قصہ کا راقم اپنی کردہ داستان کے خاتمہ پر فخر سے لکھتا ہے) اور ایک اجنالا مین بھی ہے۔

مطلب یہ کہ کوپر صاحب ناز کرتے ہین کہ مین نے ایک زمان اور ایک مکان مین اپنی تدبیر سے اُن دونون خوفناک غم کے افسانون یعنی بلیک ہول کلکتہ اور چاہ کانپور کے واقعات کو جو ہمارے ہموطنون پر مشرق مین آکر پڑے تھے اکٹھا کر دیا تھا۔ اِس بات کا بیان کرنا کچھ ضرور نہین ہے کہ کوپر صاحب نے عورتون اور بچون کو ہلاک نہین کیا تھا اور اُنھون نے بے قصور متعلقین کمپ کو (جیسا کہ وہ بڑے رحم سے بیان کرتے ہین) گانون والے سکھون کے سپرد کر دیا تھا لیکن جسوقت مین سراج الدولہ اور فریڈرک کوپر کے مابین تعلیم اور تہذیب اور مذہب کے اختلاف عظیم پر نگاہ کرتا ہون تو مجکو اِس امر کا یقین کلی نہین ہوتا کہ انگلستان اور عیسائی شخص نے اچھا کیا ہوگا اِس سرسری اور مہلک سزا کے بارے مین گو کیسا ہی اختلاف آرا واقع ہو لیکن جس طریقہ سے اُسکے حالات تحریر کیے گئے اُسمین کسی طرح کا شبہہ نہین ہے۔ لارڈ کیننگ اپنی یادداشت متعلقہ خدمات سول فہرستان مین لکھتے ہین کہ "مسٹر کوپر کی تحقیقات اُنکے افعال سے ہوگی جو اشد ضرورت کے وقت اُنسے صادر ہوے تھے اور اسکا جو کچھ بیان اُنھون نے خود کیا ہے اُس طرز بیان کے اعتبار سے نہو گی"۔ کوپر صاحب نے جن آسان اور سیدھی کارروائیون کا حال مع اشتعال کے ساتھ تحریر کیا تھا اُسکا بیان لارڈ لارنس ہمیشہ "وہ مکروہ مراسلہ" اِن الفاظ سے شروع کیا کرتے تھے اور اسمین شک نہین کہ اِس سے بہتر اور کوئی نام نہین رکھا جاسکتا تھا۔

حصہ ۷

لاہور مین غدر برپا ہونے کے بعد ہی پنجاب کے دو اور ضروری مقامات مین بھی اسی طرح کی رجمنٹون نے جنکے ہتھیار لے لیے گئے تھے بغاوت شروع کی۔ اور اگر ثبوت کی ضرورت ہو تو اِس کل کیفیت سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ صوبہ جسکی فوجی قوت بالکل جاتی رہی تھی کیسی خطرناک حالت مین تھا اور پنجاب اور ہندوستان کے برقرار رکھنے کے لیے دہلی کا مسخر کرنا کیسا ضرور تھا۔ جہلم اور سیالکوٹ کے مفسدہ کے بعد فیروزپور مین بھی یہ ضرور سمجھا گیا کہ رسالہ نمبر دس سے گھوڑے اور ہتھیار چھین لیے جائین۔ یہ رسالہ اب تک اپنی وفاداری کے لیے مشہور تھا اور اب بھی اُسکی عاجزانہ حالت سے امید ہوتی تھی کہ ایک روز ایسا آئیگا جس روز اُسپر بخوبی اعتماد ہوسکیگا۔ ان لوگون مین سے اکثرون کے گھوڑے تو پیادہ رجمنٹون کی اُس فوج کی ضرورتون کے لیے جو دہلی کو روانہ ہو رہی تھی ابھی سے لے لیے گئے تھے اور جس وقت بتاریخ ۱۴۔ اگست یہ حکم دیا گیا تھا کہ جن لوگون کے پاس اُنکے گھوڑے باقی رہ گئے ہین وہ بھی واپس کرین تو کل رجمنٹ کے لوگ باغی ہوگئے اور جو جانور اُنکے ہاتھ لگا اُسکو لیکر سب کے سب دہلی کو چلدیے۔ اُنکے تعاقب کا کوئی ایسا بندوبست نہوا جو کارگر ہوتا اور اِس رسالہ کا زیادہ تر حصہ ہانسی مین ہوکر اپنے منزل مقصود کو پہونچ گیا۔

چیف کمشنر صاحب جنکو خیال تھا کہ جو بریگیڈیر کمان پر تھا اُسی کی بدانتظامی سے یہ امر واقع ہوا نہایت ہی

ناراض ہوے - اڈورڈوس صاحب کو جان لارنس لکھتے ہین کہ -

آپ نے دسوین رسالہ کی بغاوت کا حال سُنا ہوگا - اُسنے جسوقت لوگ کھانا کھا رہے تھے لوگون سے توپون کے لینے کا قصد کیا - ایک گولہ انداز اور ڈاکٹر لیسن و ڈپٹی سرجن مارے گئے اور بہت سے لوگ زخمی ہوے - بریگیڈیر نے فوجی مصلحت سے چھاؤنی کو ان لوگون سے خالی کردیا جسکے معنی صاف انگلش زبان مین یہ ہوے کہ بریگیڈیر نے انکو اجازت دی کہ تم لوگ یہان سے بھاگے ہوے چلے جاؤ - مین نے سنا ہے کہ ایک کم عمر لیڈی جو قلعہ کے اندر جانے کی کوشش مین تھی اُسکی ٹانگ پر ایک تلوار پڑ گئی - مجکو شبہہ ہے کہ یہ لوگ اپنی لینون مین تلوارین چھپائے ہوے رکھے تھے - ہارشبرگن صاحب اور پولیس کے لوگ اُنکے تعاقب مین گئے ہین - یہ چٹھی جنرل کاٹن کو بھی دکھا دیجیے - حد سے زیادہ احتیاط کرنا نہین ہے - یہ لوگ ہر ہر بات ہر ہر کام پر نظر رکھتے ہین اور ہمہ وقت تیار رہتے ہین کہ اگر ذرا سی بھی غفلت ہو تو اُس سے فائدہ اُٹھانا چاہیے - اگر آخر مین یہ معلوم ہوا کہ توپون پر کوئی افسر موجود نہ تھا تو مجکو ذرا بھی حیرت نہوگی -

پھر ۲۸ - اگست کو اُنھون نے اڈورڈوس صاحب کو لکھا کہ -

آپ کیا تصور کرتے ہین - بریگیڈیر اِنز لیفٹننٹ کرنیل (رسالہ نمبر ۱) کے باغیون کے گرفتار کرنے یا مارنے مین ناکام ہوکر سرکار سوارون کے شمول مین دوڑتے ہوے چلے گئے جو فیروزپور کی توپون کی حفاظت مین تھے اور اُنکے آدمیون کے قریب بریگیڈیر مارکو رسنے ہلاک کیے - غالباً اس کام کے لیے اُنکو نایٹ کا خطاب عطا ہوگا -

اس بدنصیب بریگیڈیر کو نایٹ کا خطاب تو نہین ملا مگر اُسکے بدلے دوسرون کو اُسپر ترجیح دی گئی - باینہمہ اس بات کا لکھنا ناگوار نہ گذریگا کہ خطرہ کے زمانہ مین عجالۃً اُنکے حق مین جو فیصلہ صادر ہوا تھا وہ اُس زمانہ مین مستر کر دیا گیا جب اسکے بعد خاموشی ہوئی اور سوچ بچار کر تجویز صادر ہوئی اور ایک بہادر افسر بجاے اُنکے مقرر کیا گیا -

دوسرا بلوہ پشاور مین ہوا - اور اُسکا نتیجہ بالکل مختلف ہوا - اگر کاٹن صاحب اڈورڈوس صاحب یا جیمس صاحب کچھ عرصہ تک اپنے عہدون پر غافل ہوتے رہتے تو اُنکا جو نکانا بیشک ایک بے سلیقگی کی بات تھی - یہ لوگ مثل ایک شخص واحد کے اتفاق سے کام کرتے اور معاملات پر نظر رکھتے تھے اور سویلین لوگ ہر ایک جنگی کام کے لیے مثل فوجی حکام کے مستعد رہتے تھے - مثلاً جولائی کے مہینے مین قلعہ مکنسن پر جو درہ کوہاٹ کے تھانہ کے قریب واقع ہے اندر سے مفسد سپاہیون اور باہر سے افریدیون نے جب حملہ کیا تو اڈورڈوس صاحب نے اُسکو اپنی حُسن تدبیر اور ہمت سے بچا لیا - اور اسطرح کی کوشش کرکے موضع نارنجی کو جو ہماری سرحد پر یوسفزئی لوگون کے ملک مین واقع ہے اور جہان غازی لوگ کثرت سے جہاد کے واسطے جمع ہو رہے تھے دشمنون سے صاف کر دیا - اگست کے مہینہ مین خرابیان بہت کم پیدا ہوئین اور اُسکی اصل وجہ یہ ہے کہ سرحد کے اکثر بدمعاشون کی ہماری فوج مین بھرتی کر لی گئی - لیکن یہ خطرہ سب سے بڑھکر تھا جسکو جان لارنس ابتدا ہی سے خیال کرتے تھے اور وہ خطرہ برساتی تپ کا تھا - اگر یورپین سپاہیون کو

اُس سے بہت نقصان تھا تو گورون کو اُنسے بھی زیادہ تھا - اور یہہ ہتھیار ابھی سے اپنا مہلک کام کرنے کو تیار ہوگئے تھے اس اثنا مین معلوم ہوا کہ ہتھیار کثرت سے فروخت ہوتے ہین اور اُسوقت بھی اُن تین رجمنٹون کی لینون مین جنکے ہتھیار لے لیے گئے تھے چھپائے ہوئے رکھے تھے - پس ممکن تھا کہ سب لوگ جو ہتھیارون سے مسلح تھے جسوقت چاہتے جلد ہتھیے اور دو رسالے جنکے ہتھیار اب تک نہین رکھوائے گئے تھے وہ بھی اِن لوگون کے شریک ہو جاتے -

اب یہ وقت ایسا نہین تھا کہ باوصف احتمالات غدر صلح آمیزی کا خیال کیا جاتا - ۲۵- اگست کی صبح کو حکم دیا گیا کہ رجمنٹ نمبر ۵۱ کی لینون مین تلاشی لی جائے اور جسوقت تو آموز سکھ اور افغان سپاہی مزے سے اپنے موروثی دشمنون کے جھونپڑے لوٹنے مین مشغول تھے کل رجمنٹ یک زبان ہوکر باغی ہوگئی اور جو ہتھیار اُسکے ہاتھ لگے اُنکے ذریعہ سے لڑنے کے بعد مغلوب اور مفرور کی گئی - پشاور سے جمرود تک کا تعاقب ایک بڑا دور دراز شکار تھا جسمین کسی جگہہ نہ تو لوگون نے ٹھہرنے کی استدعا کی اور نہ اُسکی اجازت دی گئی - اور جب ۴۸ گھنٹہ کے بعد پریڈ کے میدان مین توپون سے ایسے شخصون نے جو بعد تعاقب اس کام کے لیئے منتخب کیے گئے تھے اپنا مہیب کام ختم کیا تو ۸۷۰- آدمیون کی کل رجمنٹ جنکے نشانون پر پنیار پنجاب ملتان اور گجرات ایسے ایسے فخر کے نام منقش تھے نیست و نابود ہو گئی -

ص ۱

اڈورڈس صاحب نے اِس بارہ مین جان لارنس کو عجالتًا جو چٹھیان لکھی تھین اُنکو سنکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور مین خدا کا شکر بجا لاکر کہتا ہون کہ اب اس سے بڑھکر خوفناک واقعہ مجکو اور کوئی بیان نہ کرنا پڑیگا - گو پہ صاحب کی چٹھیون کا حال جو مین اوپر لکھ چکا ہون اُنسے یہ جنس ہی مین نہین بلکہ نوع مین بھی مختلف ہین لیکن اُنسے بافسوس یہ امر ہویدا ہوتا ہے کہ کیونکر بعض نہایت رحمدل انگلش لوگ بھی جان بچانے کے اضطراب اور خوف مین قتل عام ہوتے ہوے دیکھکر آنکھین پھیر لیتے تھے اور کچھ توجہ نہین کرتے تھے حالانکہ اگر اسکے قبل یا بعد کوئی ایسا واقعہ گذرتا تو وہی لوگ انتہاے مرتبہ کا ہول اور تنفر ظاہر کرتے -

پشاور ۲۸- اگست ۱۸۵۷ء -

میرے پیارے جان - مین ابھی نمبر ۵۱ دیسی پلٹن کے بارہ مین ایک تار آپ کو بھیج چکا ہون لیکن چاہتا ہون کہ اُسکے بارے مین کچھ اور بیان کرون - کچھ دنون سے ان لینون مین کھلبلی مچی ہوئی تھی اور مخفی ہتیارون اور سامان جنگ کی افواہین اُڑتی تھین اور جنرل دو ہزار آدمیون کی فوج اس کام کے واسطے جمع کر رہے تھے - آج جنرل مذکور نے لینون کی تلاشی لی سامان جنگ بہت سا برآمد ہوا لیکن ہتھیار کوئی نہین نکلا جو غالبًا چھپا لیے گئے ہونگے - پھر اُنھون نے پوربیون کو گورون کی قواعد پر جانے کا حکم دیا - نمبر ۵۱ دیسی پلٹن کے لوگون نے اپنی لینون کی علیحدگی پسند نہ کرکے جدید سکھ فوج پر دھاوا کیا اور اُسوقت خالصہ کے لوگ کھانا کھا رہے تھے - خالصہ کے لوگون نے کھانا چھوڑ کر ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش کی اور جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا اُنھون نے پچاس آدمی

اُسی جگہ ٹھنڈے کیے - اسکے بعد پلٹن مذکور کے سپاہی بلوہ کرکے باہر دیہات کی طرف بھاگے اور فوراً اُسی جانب اُنکا تعاقب کیا گیا - چھاؤنی کے انتظامات بہت عمدہ تھے کسی طرح کی بے عنوانی نہین ہوئی - افسر وغیرہ اور جدید بھرتی کے سپاہی سب مستعد تھے اور سبکی طبیعتین قابل اطمینان تھین - اور فوجین بھی فوراً آکر کھڑی ہوئین اور دو گھنٹہ مین سب چلے گئے چیمبرلین صاحب ملتانیون کی ایک سپاہ لیے ہوے اب تک تعاقب مین ہین -

ص ۱۷۹

مین سمجھتا ہون کہ مین نے ایک مختصر دورہ کا جو قصد کیا ہے وہ بھی بیکار نہوگا لیکن دوپہر کو دھوپ کی بڑی شدت ہوتی ہے مین یقین کرتا ہون کہ ہماری طرف کا ایک آدمی مجروح ہوا تھا - بارٹلیٹ اور ایک افسر کو یورپین لوگ تالاب کے اندر تک لیے چلے گئے تھے اور چاہتے تھے کہ وہ کسی طرح ڈوب جائین لیکن انہین اُنکو کامیابی نہین ہوئی - ڈرمنڈ کی کورٹ مارشل ابھی ہو رہی ہے - اس سے معاملات بہت سلجھ جائینگے - ایک حصہ فوج سے تو نجات ملگئی اور اب غالباً دوسرے کو بھی ہم مقید کر لینگے -

آپ کا دوست صادق

ہربرٹ بی - اڈورڈس

مگر یہ کہ چیمبرلین صاحب ابھی واپس آئے ہین بالکل تھکے ماندے ہین - اُنھون نے ۱۵ میل تک پوربیون کا تعاقب کیا ایک ایک آدمی کو مار ڈالا اُنکے غول نے کسی شخص کو گرفتار نہین کیا - کرنل کاپل نے ایک طرف اور تعاقب کرکے سو آدمی مارے اور ساٹھ آدمی قید کر لیے ہین - اِس سے بہت لوگ صاف ہوگئے -

اور پھر ۲۳ - تاریخ صاحب موصوف لکھتے ہین کہ -

پلٹن نمبر ۱۵ کے قریب قریب کل سپاہی چن چن کر مار ڈالے گئے - سات سو سے زیادہ اب تک مارے جا چکے ہین چار پانچ سو خدم و تقع خیبر کو چلے گئے اور وہان ہوکی خیل کے لوگ کہتے ہین کہ ہم مسلمانون کی حیثیت مین اُنکو کابل چلے جانے دینگے لیکن ہندوون کی حیثیت مین نہ جانے دینگے اور اسطور پر وہ لوگ اُسی جگہ مسلمان کر لیے گئے -

جسوقت صوبہ پنجاب کے بیرونی اضلاع مین یہ ہیبت ناک سانحے گذر رہے تھے تو اُسوقت بھی چیف کمشنر کا کام دارالسلطنت مین کچھ کم نہ تھا اُنکی خط و کتابت ظاہراً شوق اور ضرورت مین بڑھتی جاتی تھی کیونکہ اب سامنے کی طرف پچھلی کمک جا چکی تھی اور وہ اُس اصلاح اور اطمینان کے کام کی طرف نگاہ کر رہے تھے جو شکست دہلی کے بعد عمل مین آنے والا تھا - ۵ - اگست کو اُنھون نے ولیم میور صاحب کو (جو اُنکے نزدیک بالکل اجنبی تھے لیکن بعد اُنکے بڑے یار غار ہوے کیونکہ گورنمنٹ ویسراے کے زمانے مین ایک نہایت ذمہ داری کے عہدے پر مقرر ہوے) اُن بہت سی ضروری چٹھیون مین سے ایک چٹھی لکھی جنمین ہوبلاک صاحب کی نقل و حرکت کے بعد ایسے مضامین لکھے گئے جن سے انتہا مرتبہ کا افسوس معلوم ہوتا ہے اور اُسمین لکھا گیا کہ "اگر آپ نے لکھنؤ کی کوئی معتبر خبر سنی ہو تو براہ مہربانی دو کلمے لکھ بھیجیے اِس چٹھی کی ایک نقل میرے بھائی کے پاس بھی بھیج دیجیے گا" - "دو لکھنؤ کی معتمد خبر"

دوسرے روز صبح کو آئی اور اُس سے معلوم ہوا کہ جان لارنس کے شریف النفس بھائی انتقال کر گئے - انکی موت سپاہیانہ طور پر ہوئی - یہ موت ایسی ہوئی کہ شاید سب سے زیادہ انھین کو اسکی طمع تھی کیونکہ ریزیڈنسی لکھنؤ کو باغیون سے بچانے مین وہ ہلاک ہوئے -

جنگ کے زمانہ مین اکثر یہ ہوتا ہے کہ لائق سے لائق اور بہتر سے بہتر شخص یعنی ایسا آدمی جسکا نام ہر شخص کی زبان پر جاری ہوتا ہے اور جو سب کے نزدیک ہر دل عزیز ہوتا ہے وہی اُٹھ جاتا ہے اور اُنکے دلون پر اپنی محبت کا اثر چھوڑ جاتا ہے - قبر پر چند کلمے نماز کے پڑھے گئے چند ٹوکری مٹی پڑ گئی اور بعد ودسے چند خیر خواہون کے دو ایک آنسو نکلے اور اسکے بعد وہ نظرون سے غائب ہو گئے جسوقت زندہ لوگون کی سلامتی کے لیے خونریزی کی حالت مین کوششین کی جاتی ہین تو مردون کا نام بھول جاتا ہے - دہلی کے کمپ مین سر ہنری برنارڈ سے بڑھکر کوئی شخص زیادہ ہر دل عزیز نہ تھا اور جسوقت وہ ہیضہ سے ہلاک ہوئے تو تمام کمپ مین وہ کہرام مچا کہ جسکا قرار واقعی بیان سر جان کے نے خوب لکھا ہے لیکن مین نیول چیمبرلین کی ایک چٹھی مین جو سر جان لارنس کو برنارڈ صاحب کے مدفون ہونے کے دوہی دن کے بعد لکھی گئی تھی یہ دلخراش الفاظ دیکھتا ہون کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ فوج کے سپاہی بیچارے برنارڈ کو ابھی سے قریب قریب بھول گئے اِس حباب شہرت کا بھلا کیا اعتبار ہے "-

کچھ جنگ ہی کے زمانہ مین یہ نہین ہوتا ہے کہ ایک بڑا اور نیک آدمی مرجاتا ہو اور لوگ اُسکو فوراً بھول جاتے ہین وفات کے چند دن بعد تک اخبارات بیشک اُسکے حالات سے پُر ہوتے ہین اور اُسکا نام ہر شخص کی زبان پر جاری ہوتا ہے شاید اسقدر جاری ہوتا ہے کہ زندگی بھر مین کبھی ویسا نہین ہوتا ہے لیکن اِس آتشی تیزی یعنی جلدی اور کھل بلی اور دوڑ دھوپ کی گھوڑ دوڑ اور اُس امر کے حاصل کرنے کی متواتر کوششون مین جو حاصل نہین ہے (یعنی اعلیٰ درجہ کی زندگی جو اِس زمانے کے خواص مین ہے) اُسکو لوگ اسطرح سے بھول جاتے ہین کہ گویا وہ کبھی دنیا مین موجود ہی نہین تھا - جو عہدہ اُنھون نے خالی کیا وہ کسی نہ کسی طرح چھوٹے آدمیون سے بھر اگیا اور جو معدودے چند ایماندار لوگ تھے وہ سمجھتے ہین کہ یہ شگاف ہرگز بند نہین کیا گیا اور نہ اِس نقصان کا تکملہ کیا گیا -

لیکن اسطور سے (اگرچہ سلطنت اور جان کی چین لڑائی مین جس قسم کی لڑائی کے واسطے انگلش لوگون کو بہت کم اپنی کوششین جمع کرنا پڑی ہونگی) سر ہنری لارنس کی رحلت نہین ہوئی اور نہ اُس قسم کا خیال لوگون کو ہوا جیسا خیال ہنری لارنس نے اُن لوگون کے دل مین پیدا کیا تھا جو اُنسے خوب واقف تھے - دہلی اور لاہور اور راجپوتانہ اور ہزارہ اور پشاور اور ملتان مین وہ وہ لوگ پائے جاتے تھے جو صلاح اور مشورت اور میدان جنگ مین سب سے بڑھے ہوئے تھے اور یہ وہ لوگ تھے جنپر سارا ہندوستان اُسوقت آسرا لگائے ہوئے تھا اور جنکے دلون مین ہنری لارنس نے اپنے کام کا ولولہ پیدا کیا تھا - اور محبت اور عزت کی گرہون سے انکو ایسا استوار باندھ لیا تھا جنکو موت ہی اسقدر کس سکتی ہے

کہ پھر کھل نہ سکین - یہ لوگ بیشک عام حفاظت کے لیے بے قید اور بالا توقف ہنری لارنس کی خواہش کے مطابق اُسوقت بھی کام کرتے تھے جب پہلے پہل نہایت جگر خراش خبرین سننے مین آئین - لیکن اسکے بعد اُن لوگون نے سُستی سے کام کیا کیونکہ وہ سمجھتے تھے (اور مین نے سُنا ہے کہ ان لوگون نے اکثر ان ظاہری خیالات کو ظاہر بھی کیا ہے) کہ سر ہنری لارنس کے مرنے سے اب ہندوستان کی حفاظت آدھی ہو گئی - اسکے چھ ہفتہ کے بعد اُسوقت جب متوفی کی جگہ پر ایک شخص اور مقرر ہوا تھا تو ہربرٹ اڈورڈس نے جان لارنس کو لکھا تھا کہ "دہلی کے نکل جانے سے پنجاب پر بڑا نازک وقت پڑ گیا افسوس اُس سے ہمارا کسقدر نقصان ہوا مین سمجھتا ہون کہ لکھنؤ اور دہلی کے ساتھ میری پبلک (سرکاری) زندگی کا لطف جاتا رہیگا - پچھلے دس سال سے ہندوستان مین انگلستان جو لطف مجھکو حاصل ہوا تھا ویسا پھر کبھی حاصل نہین ہوگا"۔

جان لارنس جواب مین لکھتے ہین کہ "وہ بیشک اس سے ہم سب لوگون پر بڑی بلا نازل ہوئی - ہندوستان مین ایسا کوئی شخص نہین ہے جسکا بچا نا اسوقت ہنری لارنس سے بہتر متصور ہو سکتا یہ آفت ہمارے اوپر اسوقت بجلی کی طرح گری ہے ...... مین یقین کرتا ہون کہ ہنری لارنس اب کوئی اپنے سے زیادہ لائق اور بہتر شخص اپنے پیچھے نہین چھوڑ گئے ہین - اسوقت مین اُنکا جانا ایک قسم کی قومی آفت ہے"۔

پنجاب کے لیے ہنری لارنس (اُن تمام باتون کے متعلق جو کبھی مردہ ہو سکتی ہین) پانچ برس پیشتر سے مر چکے تھے - اُنکی قسمت مین خود اپنی موت اور اپنے جنازہ کا دیکھنا فروری ۱۸۵۳ء مین لکھا ہوا تھا جب دیسی اور ولایتی تمام معتقد ماتمیون کے ایک بڑے گروہ کے ساتھ ہنری لارنس اپنی مرضی سے پنجاب کو چھوڑ کر باہر کے شور انگیز ملک کو نکلے تھے - اُس دن کے ساتھ اُنکے لیے موت کی تلخی بھی گذر گئی - لیکن جو باتین اُنکے ساتھ زندہ رہ سکتی تھین وہ سب اُس گولہ کے ٹوٹنے کے بعد بھی جسنے لکھنؤ مین اُنکا کام تمام کیا تھا باقی رہین - اور آج کے دن تک ہندوستان مین اُن تمام لوگون کے دلون کے اندر جنکے دلون مین اُنھون نے ولولہ پیدا کیا تھا اور جو اُسوقت کام کرتے تھے اور اب بھی کام کرتے ہین وہ باتین موجود تھین اور اب بھی موجود ہین - کیونکہ ہنری لارنس اور جان لارنس نے ملکر جو عمدہ عمارت گورنمنٹ کی قائم کی تھی اور جسکو نہایت سرگرمی سے اُنھون نے برقرار رکھا تھا اور اُسکے بعد جان لارنس نے تن تنہا اُسکا تکملہ اور تعمیر اور استحکام کیا تھا وہ اصل مین دونون کی بڑی بھاری اور متضاد صفتون سے تعمیر ہوئی تھی - مین ابھی اِس بات کو بیان کر چکا ہون کہ جن باتون مین ہنری لارنس اور جان لارنس اختلاف عظیم رکھتے تھے اُنمین بھی جان لارنس نے رفتہ رفتہ ہنری لارنس کی حکمت عملی اُسوقت اختیار کی جب ایک مرتبہ اُن دونون کا باہمی اختلاف رفع ہوا - اور اُس صوبہ مین جو اُسوقت طوفان کو فرو کر رہا تھا اور کل ہندوستان کا لنگر تھا اُن تمام سردارون کی خیر خواہی جو ہماری امداد کے لیے رسالہ کے سوار بھرتی کر رہے تھے اور دہلی مین کام کرنے کے لیے مفت خدمت کرنے کو کہتے تھے یہ خیال کی جا سکتی ہے کہ ہنری لارنس کی یادگار کا خاص حصہ تھا جسطرح سے عوام الناس کی قناعت اور بہبودی جان لارنس کے باعث

ص ۱۸۱

خیال کی جاسکتی ہے۔

ہنری لارنس کی قبر پر جو ایک سنگ مزار اُس ریزیڈنسی کے سامنے قائم ہے جسپر مرتے دم تک اُنھون نے قبضہ رکھا اُسپر خاص اُنکے بتائے ہوئے یہ الفاظ منقش ہین "یہ قبر ہنری لارنس کی ہے جسنے اپنا فرض منصبی ادا کرنے کی کوشش کی تھی"۔ یہ ہنری لارنس کی سوانح عمری کا خلاصہ ہے۔ چند سال کے بعد جب ہنری لارنس کے چھوٹے بھائی بحیثیت گورنر جنرل ہند واپس آئے تو اُنھون نے اِس مقدس مقام کی زیارت کی اور لوگون نے مجھسے بیان کیا ہے کہ جسوقت ہنری لارنس قبر مین اُتارے گئے تو اُنکا دھوپ کا جلا ہوا چہرہ جس ا مرکو ظاہر کرتا تھا اُسکو دیکھنے والے کبھی نہ بھولے ہونگے۔

ہزار باتون کا اُسوقت دل مین دھیان آیا مگر قلق سے نہ ایک حرف تا زبان آیا

لیکن جو غلط فہمیان اُسوقت تک رفع نہین ہوئی تھین اور جو دل کے پھپھولے بخوبی بجھے نہین تھے اُن کے افسوس کے ساتھ اُس کام مین جسکے انجام کرنے کا اُنھون نے بندوبست کیا تھا اور اُس زندگی مین جسکو اُنھون نے بسر کیا تھا اور اُس موت مین جو وہ مرے تھے ایک شریفانہ تمکنت بستی تھی۔

اب وہ بھی رحلت کر گئے۔ رحلت کرکے کس ملک کو سدھارے۔

وہ ملک جہان ہے شر نہ دہشت وہ ملک جہان ہے امن و رحمت

وہ ملک جہان کی کوئی بات اگر ہمکو بہ یقین معلوم ہوسکتی ہے تو وہ یہ ہے کہ ایسی متفرق روحین ایک اعلی درجہ کی وحدت کا جز ہونگی۔ مرحوم کا جسم ایک وسیع اَبِّی مین مدفون ہے جو اپنے بھائی کے جسم سے چوتھائی دنیا کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور اُس شخص نے جسکو گولون اور گولیون کی بوچھار مین سر ہنری لارنس کی معجل تجہیز و تکفین اور لکھنؤ مین اُنکے سادے مزار کا خیال گذرا تھا اُسنے یہ تجویز کچھ نامناسب نہین کی تھی کہ لارڈ لارنس کی قبر پر وہی کتبہ ہونا چاہیے جو اُنکے بھائی کی قبر پر تھا صرف اِسقدر فرق چاہیے تھا کہ وہ ہنری لارنس نے خود لکھا تھا اور اسکو لارڈ لارنس کی طرف سے اِس صورت پر لکھنا زیادہ مناسب ہوتا کہ "یہ قبر جان لارنس کی ہے جو مرتے دم تک اپنا فرض منصبی ادا کرتے رہے"۔

اِن دونون بھائیون کے اوضاع و اطوار ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے۔ لیکن اِس اختلاف مین بھی ایک مشابہت ہے۔ کیونکہ دونون مین ایک طور کے اعلی اور شریف مقاصد اور ایک ہی قسم کی بے غرضی اور ہندوستان کے باشندون سے ایک ہی طرح کی الفت اور کام مین دل و جان سے مصروف ہونے کا ایک ہی طور کا ولولہ پایا جاتا تھا۔ اِس بات کا کہنا دشوار ہے کہ دونون مین سے کس نے سلطنت کا عمدہ تر کام انجام کیا لیکن اِس بات کا کہنا کچھ دشوار نہین ہے (اور یہ بھی اسطور پر کہ دونون مین سے کسی کے عیب پر کوئی پردہ نہ ڈالا جاے)

کہ دونون کو بحیثیت مجموعی دیکھکر ایک شخص کی بہادری اور فیاضی اور ہمدردی اور دوسرے کی قوت اور عالی ہمتی اور
اور دونون لارنس کا "نام اب اور ہمیشہ ہندوستان کے لوگون کے سامنے مجسم انگلش حکومت (یعنی بیغرضی اور غیر ظالمانہ اور
نیک اور مستعدانہ اور عاقلانہ اور انصافانہ حکومت) کو پیش کرتی رہیگی۔

سر جان لارنس ہر شخص کو پنجاب سے روانہ کر چکے تھے اب ایک آدمی بھی باہر بھیجنے کو باقی نہ تھا لیکن اب تک
وہ قانع نہین ہوسکے تھے کہ چپکے بیٹھ رہتے۔ نکلسن صاحب کا کالم دہلی کے قریب پہونچا چاہتا تھا اور ڈاویز صاحب کا
توپخانہ اُسکے پیچھے جاتا تھا۔ لیکن کشمیر سے اب تک گولہ ڈھالکا یا جا سکتا تھا۔ رنبیر سنگھ گلاب سنگھ کے جانشین مقرر ہوئے تھے
اور اگر چیف کمشنر بندوبست کرسکتے تو وہ اپنے باپ کی تمام ذمہ داریون کو بجا لاتے۔ لفٹنٹ ٹامسن جو پشاور کے اسسٹنٹ کمشنر تھے
غدر کے زمانہ مین ایک قسم کی رخصت علالت پر اتفاق سے کشمیر مین تھے جسطرح پہلے مسٹر نکلسن صاحب وہان گئے تھے
بعینہٖ گلاب سنگھ اور گلاب سنگھ کے فرزند سے لفٹنٹ موصوف ہی کو ابتدائی گفت وشنید کرنا پڑی اور اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ لفٹنٹ
موصوف نے بڑے اصرار سے یہ صلاح دی کہ جو مدد مہاراجہ موصوف دینے کو کہتے ہین وہ ناقدر شناسی سے وقت پر خیالی کرکے
قبول کی جاوے۔ لفٹنٹ موصوف خیال کرتے تھے کہ گلاب سنگھ ایسے عیار نہین تھے جو ہمارے دوست نہ رہین۔ ابتدائے
غدر مین فرمانروائے کشمیر اور لفٹنٹ ٹامسن سے ایک کشتی پر جو عین وسط دریا مین لنگر زن تھی ملاقات ہوئی اور اسوقت
مہاراجہ موصوف نے ایک ابر کے ٹکڑے کی طرف جو اُسوقت آسمان مین اُڑا ہوا چلا جاتا تھا اور ناگاہ آفتاب کو چھپا کر ہٹ گیا
اشارہ کرکے لفٹنٹ ٹامسن سے کہا کہ "یہ غدر اس بادل کی طرح آنًا فانًا دور ہو جائیگا" لیکن دہلی کو فوج روانہ کرنے کا انتظام
اور اس کام کی ساری ذمہ داری کا بار سر جان لارنس پر پڑنے والا تھا۔ سر جان لارنس کو پہلے اس امر کا یقین
حاصل کرنا تھا کہ وہان کے سپاہی بخوبی معتمد ہین اور وہ اس مفید کام کو بخوبی انجام کرسکینگے۔ اور اسکے بعد اُنکے ذمے
جنرل ولسن کو اس امر کی ترغیب دینے کا دشوار تر کام تھا کہ جو خدمتین وہ انجام نہین کرسکتے ہین اُنپر مامور کرکے اُن
سپاہیون کو برباد نہ کرین اور نہ اُنکی جانب سے شک وشبہہ ظاہر کرین جسمین انتہا سے زیادہ نقصان متصور رہے۔

ص ۱۸۱

ایڈورڈس صاحب لکھتے ہین کہ۔

جنرل ولسن کی چٹھی سے بخوبی معلوم نہین ہوتا کہ وہ اپنے عہدہ کی صلاحیت یا قابلیت رکھتے ہین۔ پہلے بیان کیا گیا تھا کہ "ہم
جمون کی فوج طلب کرینگے" پھر یہ لکھا گیا کہ "ہم اس فوج کو نہ منگوائینگے"۔ اسکے بعد تحریر کیا گیا کہ "جسطرح سے ممکن ہو اس فوج کو بھیجیے
اور جہان تک ممکن ہو اُسکے بھیجنے مین عجلت کیجیے" اب وہ جمع ہوتی جاتی ہے ابھی فاسد راے کا خیال کرکے میری طبیعت گھبراتی ہے۔

جان لارنس خود ولسن صاحب کو لکھتے ہین۔

جہان تک عیب وصواب دیکھنے کے وسائل حاصل ہین وہان تک مین کہہ سکتا ہون کہ جمون کی فوج قابل اعتماد ہے۔ اگر مین
آپکی جگہہ ہوتا تو جبتک کوئی خلاف وجہ نہین پائی جاتی اُسوقت تک مین خود اُسپر اعتماد کرتا مین سمجھتا ہون کہ تاوقتیکہ اس فوج کو

اندیشہ نہونگے یا اگر بیہودگی سے انکی وفاداری کے بارے مین خیال نہ کیا جائیگا اُسوقت تک یہی ہوگا کہ جب وہ سپاہ انبالہ مین پہونچ جائیگی تو اسکی نسبت افسران مذکور اچھی اور قرین انصاف راے ظاہر کرسکینگے۔ اگر اُسوقت تک میرے بھائی کو کوئی وجہ اُسکی بے اعتمادی کی نہ پائی گئی تو مین یہی کہونگا کہ جسطور سے ہو اُسکو دہلی بھیجدیا جائے۔ اگر برخلاف اسکے انکو بے اعتمادی کی وجہ پائی گئی تو مین مذکورہ بالا سپاہ کو میرٹھ بھیجدونگا تاکہ وہان کا ہنگامہ اور فساد رفع کرے۔ اپنے دل سے تو مجھکو یہی امید ہے کہ وہ سپاہ خیرخواہی کریگی۔ یہ سب کوہستانی آدمی ہین اور وہ پوربیا لوگون کی غمخواری نکرینگے۔

اور پھر اس بات کا خیال کرکے کہ مذکورہ بالا سپاہ کو اپنی آنکھ سے دیکھکر اُسکی قابلیت کا حال صحیح صحیح معلوم ہوجائیگا اور ذاتی ملاقات ہونے سے انکی خیرخواہی کو استحکام ہوگا جان لارنس اپنے عین ضروری اشغال مین اُس سے ملنے کو روانہ ہوے اور جالندھر مین اُس سے ملکر سپاہیون کو معائنہ کیا اور اُنسے وعدہ کیا کہ جو لوگ مجروح ہونگے انکو انعامات اور جو لڑائی مین کام آئینگے اُنکے ورثا کو پنشنین دی جائینگی اور پانچہزار روپیہ سپاہیون کو انعام دیے اور دیسی افسرون کو خلعت دیا۔ اور اسکے بعد وہ لوگ اپنے دلون مین نہایت ہی خوش ہوکر جو روانہ ہوے تو کچھ تعجب کی بات نہین ہے۔ جان لارنس نے اڈورڈس صاحب کو لکھا تھا کہ "یہ لوگ نہایت اچھے سپاہی ہین اور نوجوان اور مستعد اور سڈول اور بالکل کوہستانیون کے ایسے سپاہی ہین لیکن سکھ لوگون کی ایسی ہڈیان اور گوشت ظاہر نہین کرتے"۔ اس کل قصہ سے پھر ثابت ہوتا ہے کہ جان لارنس مین دردسری کرنے کی بے انتہا قابلیت تھی جسکا ذکر مین اوپر کرچکا ہون۔

اِسی اثنا مین دہلی کے معاملات کو جوش ہوتا جاتا تھا کانپور اور لکھنؤ کی وارداتون کی خبر کسیو مین پہونچ چکی تھی اور یہ صاف ظاہر تھا کہ گو ہیولاک صاحب کی خواہشین کچھ ہی کیون نہون اور انکی فتحمندیون سے کیسی ہی رونق پھیلے لیکن وہ بہت دنون تک اُس طرف نہ بڑھ سکینگے انگلستان کی کمک کی نسبت بھی صاف ظاہر تھا کہ اُسوقت تک نہ پہونچیگی جب تک اس نازک حالت کا خاتمہ نہو جائیگا۔ کیونکہ انگلش گورنمنٹ صریحاً اپنی نہایت ناواقفیت سے نزدیک تر راستہ سے فوج بھیجنے کے بدلے کیپ کی راہ سے رجمنٹون کے روانہ کرنے مین مفت دو مہینے برباد کررہی تھی۔ پس باہر سے کمک پہونچنے کی امید جان لارنس کے سوا اور کسی شخص کی طرف سے باقی نہ تھی۔ جنرل ولسن کی عاقلانہ حکمت عملی یہ تھی کہ اپنی فوج جہانتک ممکن ہو کیمپ کی حفاظت مین رکھی جائے سامان جنگ محفوظ کیا جائے اور پنجاب سے جسقدر آدمی اور توپین آسکتی ہین جب تک آنہ لین اُسوقت تک انتظار کیا جائے اور ادھر نکلسن صاحب جو راہ مین تھے آلین اور پھلور اور فیروزپور سے محاصرہ کے لیے جو توپین آنے والی ہین وہ بھی پہونچ جائین

خوش قسمتی سے شہر کے اندر کی جو جو خبرین محکمہ مخبری سے جسکے مہتمم ہاڈسن صاحب ایسے لائق شخص مقرر تھے آتی تھین اُنسے ثابت ہوتا تھا کہ اپنی طرف سے زیادہ پیشقدمی کرنے کے بدلے غنیم کی حرکتون کا خاموشی سے روکنا

زیادہ تر قرین مصلحت ہے۔ ہاڈسن صاحب کے جاسوس خبر لائے کہ علی العموم شہر کے باشندون اور فوجی سرغناؤن
اور دربار مین بھی نفاق اور عداوت انتہا سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کو دیکھکر جلتا ہے۔ انھون نے
بیان کیا کہ لاف زن لوگ سر دربار بادشاہ کی توہین کرتے ہین۔ فوج کے جنرل بادشاہ کے سامنے لڑتے جھگڑتے ہین۔
بادشاہ کے بیٹے ایک دوسرے کے خلاف اپنے باپ کو تخت سے اُتارنے کے لیے سازش کرتے ہین خزانہ بالکل خالی
ہو گیا ہے اور بدقسمت مہاجنون سے تیسرے مرتبہ جبراً جو قرض لیا گیا اُسکی وجہ سے اُن لوگون کی حالت اب ایسی
ہو گئی ہے کہ خیرخواہی یا روپیہ وغیرہ کے معاملہ مین اُنکی ذات سے کسی طرح کی امید باقی نہین رہی۔ خاندان مغلیہ کے
اس شہنشاہ اعظم نے اُن فوجی آدمیون کو جنھون نے عین شاہی باغ کے اندر اپنے خیمے گاڑے تھے حکم دیا کہ یہان سے
وہ لوگ چلے جائین مگر اُنھون نے صاف انکار کیا۔ بادشاہ نے طعن کی کہ اُنکی فوج کو متواتر شکستین حاصل ہو رہی ہین
اور اُسنے غنیم سے جسکی تعداد اسقدر قلیل ہے ایک توپ بھی نہ چھین لی۔ مگر بادشاہ نے دیکھا کہ نہ طعنون سے کوئی اثر
ہوتا ہے نہ دھمکیون کا کوئی رُعب مانتا ہے۔ بادشاہ ابھی سے انگلش لوگون کو پیام بھیجنے لگے کہ اگر وہ پنشن کا ذمہ کرین
تو مین تخت اُنکے حوالہ کر دون اور شہر کے پھاٹک کھولدون۔ یہ بات بھی بیان کرنے کے قابل ہے کہ جان لارنس
جنکو ظلم سہنے سے ظلم کرنے کی احتیاط زیادہ تھی اِس بات پر مائل ہوے کہ اگر انگلش لوگون کی جان تلف کرانے مین
بےقصور ثابت ہو سکین تو یہ درخواست منظور کر لی جائے۔ لیکن یہ گفت و شنید پوری نہین پڑی اور اب وہ بیچارہ ضعیف العقل
بادشاہ تخت چھوڑنے اور حج کے لیے مکہ معظمہ جانے کا تذکرہ کرتا تھا۔ اِس مقام کو بادشاہ اپنے بہت نابالغ ہونے کے زمانہ مین
قرون اوسط کے لڑکون کا جہاد سمجھکر ضلع دہلی کے کسی متصل ضلع مین سمجھتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ محلسرا سے دو چار دن کی
راہ سے کچھ زیادہ دور نہو گا۔ اِس اثنا مین روز بروز باغی لوگ جسطرح باہر سے آتے جاتے تھے اُسی طرح بازار مین
گرانی اور قحط پھیلتا جاتا تھا۔ بعض تلنگے جب شہر مین پہونچین تو اُنھون نے دیکھا کہ شہر والون نے اُنکے
آتے ہی پھاٹک بند کر لیا کیونکہ جو لوگ اندر موجود تھے وہ چاہتے تھے کہ سارا مال ہمین لوٹ لین۔ اور لوگ اِس
بات پر ناراض تھے کہ جو مال غنیمت تقسیم ہو چکا تھا اُسکا حصہ نہین ملتا تھا۔ تمام شہر مطلق العنان سپاہیون کے
اختیار مین تھا۔ مستورات کی عفت پر بھی دست اندازی ہوتی تھی اور عزت اور جان مثل مال کے غیر محفوظ تھی —
پس تمام خبرین جو ہم تک پہونچتی تھین اُنسے ثابت ہوتا تھا کہ اگر ہم محصور شہر کے باشندون کو وقت دیتے تو بگمان غالب
وہ آپ اپنی گردنین کاٹ ڈالتے اور ہمکو اُسکی زحمت نہ دیتے۔ باغیون کے ایک بیباک غول نے البتہ ضعیف
بادشاہ کے لعنت ملامت کرنے سے مشتعل ہو کر ایک ہفتہ تک برابر ہم لوگون سے جنگ قائم رکھی بہت دنون تک
ہم صرف جواب دیا کیے لیکن آخر مین ۱۲۔اگست کو ہم نے بھی پیشقدمی کی اور اُنکو شہر کے اندر بھگا کر اُنکی توپین چھین لین
اگرچہ یہ نقصان البتہ ہوا کہ بریگیڈیر شاورس اور میجر کوک محاصرہ کے باقی ایام تک کام دینے کے قابل

نہین رہ گئے کیونکہ وہ سخت زخمی ہو گئے تھے۔ مندرجۂ ذیل حالات ہم ایک چشم دید گواہ کی زبانی جسنے محاصرۂ دہلی کے بارے مین ایک نہایت عمدہ کتاب[1] تصنیف کی ہے تحریر کرتے ہین۔

اس زمانہ مین لوگون نے دیکھا کہ ایک عجیب وضع کے آدمی نے ہمارے قراولون کو معائنہ کرنا اور ہر ایک شے کو دیکھنا بھالنا اور اُنکی قوت اور توابیخ کی تلاش اور تجسس کرنا شروع کیا۔ اُسکے لباس سے اُسکے عہدہ کا کوئی پتہ نہین لگتا تھا۔ ظاہرا صاحب لباس کو اُسکی کوئی پروا نہین معلوم ہوتی تھی ۔ علاوہ برین اُس ہلڑ کے زمانے مین ہر شخص اپنی مرضی کے موافق وردی پہنتا تھا۔ شاید ایسے دو افسر بھی نہونگے جو ایک طرح کی پوشاک پہنتے ہون ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ ایک ایسا انسان تھا جسکا جسم شاید کسی دیوزاد کے قالب مین ڈھالا گیا تھا۔ چوڑا چکلا سینہ اور نہایت قوی اعضا تھے اور صورت سے وجاہت اور سرگرمی ظاہر ہوتی تھی اور مزاج مین نہایت روکھا پن تھا۔ قیافہ اچھا تھا مگر اُس سے تشدد برس رہا تھا داڑھی بڑی لمبی اور آواز گھن گرج تھی۔ اُسکے کل اوضاع و اطوار اور اعلیٰ فرمانرواؤن کی اُس سطوت سے جو بادی النظر مین دیکھنے والون پر اپنا اثر پیدا کرتی ہے انتہا مرتبہ کا زور اور شعور اور ثابت قدمی ظاہر ہوتی تھی ۔ اُسکی شاہانہ روش جو کبھی اُس سے جدا نہین ہوتی تھی اور جو کم رُو آدمی کے لیے نخوت سمجھی جاتی بعض اوقات اُسکے زیادہ خودمختار ہموطنون کو دکھ دیتی تھی لیکن نرم دل ایشیائی لوگ تو اُسکے بندے تھے۔ ظاہرا سواے عاملانہ حاکم اعلیٰ کے وہ ہر ایک شخص سے نفرت کرتا تھا اور معمولی صحبت مین بہت کم باتین کرتا تھا۔ اِس قسم کا آدمی پلٹنون کی افسری سے ترقی کر کے بہت جلد قیصران روم کے تخت تک پہونچ سکتا تھا۔ لیکن برٹش لوگون کی نوکری مین ایسے وقت جب وہ ترقی پاکر صرف کپتان ہو سکتا تھا بریگیڈیر جنرل ہی کے عہدہ پر اُسکا مقرر ہونا عجائبات سے تصور کیا جاتا تھا۔

اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین معلوم ہوتی ہے کہ جس اجنبی شخص کا اس تفصیل سے حال بیان کیا گیا وہ نکلسن صاحب تھے۔ نکلسن صاحب اول تو اپنے کام کو لیکر بعجلت طیّ الارض کر رہے تھے اور اِدھر جنرل ولسن نے نہایت تاکیدی عبارت سے ایک چٹھی جو لکھی تو ۲۔ اگست کو پاکر نکلسن صاحب نے اور بھی عجلت کی چٹھی کا مضمون یہ ہے۔

نجفگڈھ کے گھاٹ پر باغیون کے بنائے ہوے پُل کو جو ہمنے گرا دیا تھا اُسکو پھر اُنھون نے بنا لیا اور اب اِس ارادہ سے استحکام کے ساتھ غنیم کے لوگ وہان آکر جمع ہوے ہین کہ علی پور کی طرف بڑھین اور عقب سے ہماری آمد و رفت بند کردین۔ اسواسطے مین بہت منت کے ساتھ آپ کو لکھتا ہون کہ جہان تک جلد ممکن ہو آپ بڑھے چلے آیئے اور ان لوگون کو ہمارے عقب سے ہٹا بھی دیجیے اور اپنا مورچہ قائم رکھنے مین ہمکو مدد دیجیے۔ مجکو اندیشہ ہے کہ پانی راہ مین آپ کو بھی پڑا ہوگا اور بار کنڈا نالے کی وجہ سے آپ کو ٹھہرنا پڑا ہوگا لیکن مہربانی کر کے بڑھے ہوے چلے آیئے۔

اس حکم کا اتباع کر کے نکلسن صاحب نے بڑی عجلت کی اور جب دہلی سے پانچ چھ منزل کے راستہ پر آ گئے تو جنرل ولسن نے اس مضمون کی ایک دوسری چٹھی نکلسن صاحب کو لکھی کہ وہ اپنی فوج سے کچھ پیشتر آکر یہان ہم سے بات

[1] تاریخ محاصرۂ دہلی ایک ایسے افسر کی تصنیف جو اُس کام مین شریک تھا صفحہ ۲۲۳۔

ملاقات کر جائین چنانچہ نکلسن صاحب نے معلوم کیا کہ اسوقت قدیم پنجابیون کے اور کسی شخص کو کچھ حال معلوم نہونے پایا اُس کیمپ مین آکر دم لیا جسکے وہ بہت جلد ایک اولوالعزم افسر ثابت ہونے والے تھے۔ اُنکے سنجیدہ متانت آمیز اور خشک چہرے اور اُنکی تقریر کے متعلقہ حالات سے لوگ اُنکی طرف تیکھی نظرون سے نگاہ کرتے تھے نکلسن صاحب نے جنکو اُنکے پنجابی دوست ملک روس کا خود مختار شہنشاہ کہا کرتے تھے یا تو اپنی رعب دار شکل دکھا کر سبکو اپنا غلام بنا لیا یا یہ ہوا کہ وہ دل سے اُنکے دشمن ہوگئے۔ دوسرے روز اپنے فوجی عہدے اور فوجی افسرون کا بند و بست کرکے مع اپنی سپاہ کے وہان واپس آئے۔ اور ۱۴ تاریخ وہ اپنے کام کے افسر کی حیثیت سے پھر انگلش کیمپ کو سوار ہوکر آئے۔ افسر کی حیثیت سے مراد یہ ہے کہ چیف کمشنر پنجاب نے اس مہم کے انجام کے لیے جو اب تک ناتمام پڑی تھی بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ اب تک وہ شروع ہی نہین ہوئی تھی جو پنجاب فوجین روانہ کی تھین اُن سب کے افسر یہی مقرر ہوئے۔

پہاڑی کی قلیل فوج کو جسکی تعداد ہر قسم کے سپاہیون سے بڑھتے بڑھتے اب آٹھ ہزار کو پہونچ گئی تھی زیادہ آزادی کے ساتھ کارروائی کرنے کا موقع ملا اور تھوڑے ہی دنون کے بعد امید و بیم کا عہدہ اس نئے افسر کے سپرد کر دیا گیا۔ محاصرہ کا توپخانہ اب تک راہ مین تھا جس سے باغی لوگ بخوبی واقف تھے اور نیمچ برگیڈ جسکی مدد کو بریلی کا برگیڈ بھی ساتھ تھا دہلی سے اُسکا راستہ روکنے کے لیے روانہ ہوا لیکن نکلسن صاحب نے قصد کیا کہ بالعوض اُسکے ہم اُسکا راستہ روکینگے۔

دوسرے روز علی الصباح نکلسن صاحب اپنے دو ہزار آدمی لیکر روانہ ہوئے۔ ملک مین تمام پانی بھرا ہوا تھا اور بارش نہایت شدت سے ہو رہی تھی اور گھوڑچڑھی توپین بالکل دلدل مین دھنسی جاتی تھین۔ بہت سے جنرل ایسے وقت مین اس مہم سے منھ پھیر لیتے لیکن نکلسن صاحب نے دوپہر کے وقت یہ بات سُنکر کہ غنیم کے لوگ ۱۲ میل آگے ہین اور نجف گڈھ تک پہونچے ہین محض جبریہ طور پر اپنے تھکے ماندے آدمیون کو آگے بڑھایا۔

غنیم کے لوگون نے نکلسن صاحب کے آدمیون کو غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ پیشتر دیکھا۔ اور اُسی وقت اُسی مقام پر نکلسن صاحب نے اُنپر حملہ کیا اور چند مرتبہ نہایت لیاقت کے ساتھ حملہ کرکے اُنکو بھگا دیا اور اُنکی ساری توپین جو ۱۳ عدد تھین چھین لین۔ بریلی برگیڈ جو اتنے فاصلہ پر تھا جہان توپ کی آواز پہونچتی تھی اس بات کو سُنکر کہ نیمچ والی فوج پر کیا مصیبت نازل ہوئی تھی الٹے پاؤن دہلی کی طرف واپس چلا گیا اور اُس سے اتنا بھی نہوا کہ ایک وار بھی کرتا۔

یہ بات بیان کرنے کی کوئی حاجت نہین معلوم ہوتی کہ اسکے بعد پھر کیمپ مین کسی شخص نے نکلسن صاحب کو حقارت سے نہین دیکھا کیونکہ اب تک باغیون کو ایسی فاش زک کبھی نہین حاصل ہوئی تھی۔ سر جان لارنس اپنے نئے برگیڈیر جنرل کی اس کارروائی کو جو پہلے پہل دہلی کے سامنے عمل مین آئی تھی سُنکر نہایت ہی خوش ہوئے

چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ-

اگرچہ کثرت کار سے مجکو دم مارنے کی مہلت نہین ہے لیکن آپ کی اِس فتحیابی کی مبارکباد ایک سطر مین تحریر کرتا ہون — افسوس مجکو اختیار نہوا ورنہ اُسی مقام پر مین آپ کو نایٹ کا خطاب دیدیتا- . . . . . محاصرہ کے توپخانہ کے پاس جسقدر گولہ بارود ہے جب تک وہ باغیون پر صرف نہو جائے اُسوقت تک آپ حملہ نہ کیجیے گا- اور اسکے بعد پھر خدا کا نام لیکر آپ حملہ کرینگے اور وہی آپ کی حمایت کریگا-

ص ۱۸۹

نِکلسن کو اِس بات کی تو کچھ پروا نہ تھی کہ وہ اُسی مقام پر نایٹ بنا دیے جاتے لیکن اُنکو اِس بات کا البتہ خیال تھا کہ اُنھون نے کیا کیا خدمتین انجام کی ہین اور اُنکے چیف نے اُنکی نسبت کیسی رائے ظاہر کی ہے- چنانچہ صاحب موصوف نے جان لارنس کو اُس چٹھی کے جواب مین تحریر کیا کہ

آپ کی چٹھی مورخہ ۲۷- ماہ رواں پہونچی جسکے واسطے مین اپنی کمال شکرگزاری ظاہر کرتا ہون — مجھکو کسی قسم کے اعزازی امتیاز کی چندان پروا نہین ہے میرے لیے بس اسیقدر کافی ہے کہ میرے احباب مجھسے خوش ہین . . . . . مجکو اپنی کامیابی حاصل ہونے کی بابت آپ کی بڑی شکرگزاری ظاہر کرنا چاہیے کیونکہ اگر یہ دونون بریگیڈ ہمارے عقب مین پہونچ جاتے تو بیشک اُنکے باعث سے سخت نقصان پہونچتا-

اِڈورڈس صاحب نے جان لارنس کو جو چٹھی لکھی تھی اُسمین اپنے دوست کی فتحیابی کی بابت اُنھون نے بھی بڑی سرگرمی ظاہر کی ہے- اِڈورڈس صاحب نے جب سُنا تھا کہ نِکلسن صاحب اُنسے علیحدہ کرکے دہلی کو روانہ کیے جائینگے تو اُسوقت مخالفانہ کلمات تحریر کیے تھے لیکن اب اُنکے دل سے وہ بات جاتی رہی اور آخر کو اِڈورڈس صاحب نے بھی لکھا کہ-

نِکلسن صاحب کے چلے جانے سے ہمارا بڑا نقصان ہوا لیکن دہلی کے اطراف مین اُنکی ذات سے بڑا فائدہ حاصل ہوگا خدا کرے اُنکی ذات سے زیادہ کام نکلے اور کامیابی حاصل ہو اور وہان سے خلعت پہنکر یہان واپس آئین . . . . . — چیمبرلین اور نِکلسن صاحب دونون کی تقرری بہت عمدہ عمل مین آئی ہے- . . . . . مجھکو اِس بات پر بڑا ناز ہے کہ یہ دونون شخص ہمارے سامنے کے مورچہ اور ہماری سرحد سے طلب ہوکر دہلی بھیجے گئے- قواعددان فوج کی مسمار عمارت کے درمیان یہ دونون بے ڈول ستون جو باقی رہ گئے ہین ہر قسم کے حوادث کو خوب ہی برداشت کرینگے اور مجکو امید ہے کہ دہلی کے دو اونچے دوکان پھیکے پکوان والے افسر ضرور اُنکی ساخت سے سبق حاصل کرینگے-

لیکن اب بھی کچھ عرصہ اِس بات کے لیے باقی تھا کہ محاصرہ کا توپخانہ اور جمون کا لشکر اور پنجاب کی آخری کمکی فوج کمپ مین پہونچ جاتی اور نِکلسن صاحب اِس قابل ہوسکتے کہ شہر مین داخل ہوکر اُسکو حاصل کرتے- اور جس حالت مین دہلی کے سامنے ہماری فوج (جو اب تک محاصر تو نہین بلکہ محصور تھی اور اب پہلے پہل محاصر ہونیوالی تھی)

اپنی آخری کوشش کے لیے آرام کر رہی ہے تو ہمکو چاہیے کہ اُس بیشمار خط کتابت سے جو اسوقت ہمارے سامنے موجود ہے چند ایسی چٹھیان نقل کرین جنکو سر جان لارنس نے اپنی عملداری کے باہر مثلاً لارڈ کیننگ لارڈ الفنسٹون سر بارٹل فریر مسٹر کالون لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی اور مسٹر مینگلز چیرمین کورٹ آف ڈیرکٹرس انگلستان کے نام روانہ کی تھی - مجکو چند ایسی چٹھیان بھی محول کرنا چاہیے جنکو اُنھون نے اپنی عملداری کے اندر ایڈورڈس صاحب کے نام بمقام پشاور یا نکلسن چیمبرلین نارمن گریتھڈ اور ولسن صاحب کو دہلی مین روانہ کیا تھا سلسلہ اول سے نہایت عمدہ طور پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ تسخیر دہلی کے قبل اُنکے وسیع خیالات کی رسائی کہان تک تھی گو اُنکو اپنے صوبے کے معاملات سے دم بھر کی فرصت نہ تھی اور تمام معاملات کو دیکھنا تھا مگر اسپر بھی اُنھون نے دہلی کے لیے کسقدر کوشش کی اور بیرونی معاملات کا کسقدر خیال رکھا - دوسرے سلسلہ کی چٹھیون سے ظاہر ہوگا کہ اُنکو تمام تفصیلات سے کس درجہ آگاہی تھی اور اُنکا ارادہ کسقدر مصمم تھا - یہ چٹھیان زبان حال سے کہہ رہی ہین کہ دہلی کے مسخر کرنے مین جو کچھ ممکن تھا اُسکو مین نے انتہا کو پہونچا دیا - اب اُن لوگون کی باری ہے جو دہلی کے سامنے صف آرا ہین - اور جس وقت کسی بات کا موقع آجائیگا تو جہان تک میرا اختیار چل سکیگا اب کسی بات کو پلٹنے نہ دونگا اور نہ دورایون کا تذبذب واقع ہونے دونگا"۔

پہلی چٹھی جو مین نے قرار دی ہے وہ لارڈ کیننگ کے نام ہے اور پنجاب کے بیرونی معاملات کے جو بڑے ذوق کی ہین ایک اُنکے اس تار کا جواب ہے کہ "پشاور پر آخری وقت تک قبضہ کیے رہیے گا"۔

مقام لاہور ۱۴ اگست ۱۸۵۷ء

مائی لارڈ - مین بکمال ادب ملتمس ہون کہ ۱۵ ماہ گذشتہ کا مفاخرت نامہ کل مجکو وصول ہوا - ہماری مغربی سرحد کا مسئلہ نہایت دقیق اور پیچدار ہے اور اُسکے بارے مین پہاڑ اور دریا دونون حصارون کے متعلق بہت کچھ بیان کرنے کے قابل ہے مین پہاڑون کو اپنی سرحد قرار دینے کے بارے مین بہت مستحکم رائے رکھتا تھا - لیکن زمانے کے گذرنے اور تجربہ کے حاصل ہونے کے بعد میرے وہ خیالات اب بدل گئے - ہم حضور کی خواہش کے مطابق آخری وقت تک پشاور پر قبضہ رکھینگے اور اگر شہر دہلی ایک مناسب وقت کے اندر مسخر ہو گیا تو ہر ایک بات اچھی ہوگی - لیکن جبتک یہ نہوگا اُسوقت تک ہماری حالت مثل اُس شخص کے رہیگی جو کسی دریا کے گرتے ہوئے کراڑے کے کنارے کھڑا ہو۔

جنرل ہولاک کو بڑی بھاری فتح حاصل ہوئی - آج صبح کو ہم نے سُنا تھا کہ لکھنؤ کے راستہ مین جنرل موصوف کو ایک اور فتح نمایان حاصل ہوئی - خدا کرے یہ صحیح ہو اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ وہ ایسے وقت لکھنؤ مین پہونچ جائین کہ وہان جو ہمارے ہموطن ہین اُنکو بچا لین - مجکو امید ہے کہ انتظام یہ کیا گیا ہوگا کہ اس کام کے ختم ہونے کے بعد جنرل ناکور وہان کے آدمیون کو لیے ہی سے کانپور پہونچ جائینگے - مین سمجھتا ہون کہ اسوقت ہمارے واسطے اودھ کا چھوڑ دینا مناسب ہے ہم اُسکو آسانی سے پھر فتح کر سکتے ہین اگر ہم فی الحال

اس امر کے کرنے کی کوشش کرین تو ہمکو بخوبی کامیابی نہوگی اور دوسری جگہ ہمکو زیادہ دقت اُٹھانا پڑیگی۔

جسوقت پنجاب کی تمام اگلی فوج پہونچ جائیگی تو وہان فی الحال پندرہ ہزار آدمی ہو جائینگے اور مین یقین کرتا ہون کہ اتنی فوج دہلی کے فتح کر لینے بھر کو بخوبی کافی ہے۔ لیکن اگر اس فوج کو اپنے قصد مین ناکامی ہوئی یا اگر اسنے حملہ کرکے دہلی پر قبضہ کر لینے کا قصد نہ کیا تو وہان کی فوج کو کمک بھیجنے کے لیے ہر طرح کی کوشش کی جائیگی۔ اگر ہم اس غدر کو رفع کرنا چاہتے ہین تو ہمکو دہلی کا لے لینا واجب و لازم ہے دہلی ایک زبردست مقام ہے اور ملکی معاملات کے اعتبار سے بہت وقیع جگہ ہے اور اسواسطے ہماری سلطنت کے قائم رہنے کے واسطے دہلی پر قبضہ کر لینا ہر طرح ضرور ہے۔ جسوقت شہر دہلی باغیون کے ہاتھ سے نکلجائیگا تو وہ بالکل بے اختیار ہو کر منتشر ہو جائینگے۔ اِس بات کی وہ بیشک کوشش کر سکتے ہین کہ گوالیار کی جانب چلے جائین لیکن گمان یہی پیدا ہوتا ہے کہ وہ منتشر ہو کر اپنے اپنے گھرون کو چلے جائینگے۔

جدید سپاہ کی نسبت مین بہت زور دیکر سفارش کرتا ہون کہ حضور عالی گورکھاؤن اور ہندیلکھنڈیون اور رمناتیون اور جاٹون اور راجپوتون اور بھیلون اور سنتالیون کی بھرتی کرنے کا حکم صادر فرمائینگے بھیل اور سنتال اگر اور لوگون مین شامل کرکے بھرتی نہ کیے جائین تو بہتر ہے باقی اور لوگون کو شامل کرکے بھرتی کرنا چاہیے۔ یکم اکتوبر تک ہم پنجابی سپاہ کے بیس دستے کامل علاوہ سات پولیس کی پلٹنون کے بھرتی کر سکینگے اور جو لوگ بطور چند روزہ بھرتی ہوے ہین اُنہین سے پانچ چھ جماعتین اور تیار کر سکتے ہین۔ ہمکو اِس بات کی بڑی احتیاط ہے کہ اسطور سے زیادہ لوگ بھرتی نہون تاکہ ایسا نہونے پائے کہ اُنکو اپنی جمعیت کا خیال پیدا ہونے لگے لیکن جسوقت سے گورون کی فوج اس ملک مین اُترنے لگیگی تو حضور کی خواہش ہونے کی حالت مین ہین اور جماعتین بھرتی کر سکتا ہون ہماری رجمنٹون کے لوگ خوب ہی مخلوط ہین دس کمپنیان اسّی اسّی آدمیون کی ہین یعنی چار مسلمان چار سکھ اور دو کوہستانی آدمی۔

مین اِس بات کی صلاح نہین دیتا ہون کہ آفریدی لوگ کثرت سے بھرتی کیے جائین اور نہ درحقیقت سرحد پار کے بہت سے پٹھانون کی بھرتی کرنا چاہیے۔ ہمکو جو دباؤ خاص اپنی رعایا پر حاصل ہے وہ دباؤ اُن لوگون پر نہین ہے یہ لوگ دریاے سندھ کے اِس پار کے مسلمانون کی نسبت جو ہماری سرزمین مین رہتے ہین تابع فرمان رکھنے کے لیے زیادہ کٹھن اور متعصب اور غیر مطمئن ہین۔ آفریدی لوگ بہادر اور مضبوط ہین لیکن قواعد سے بہت ناخوش اور مضطرب رہتے ہین۔ یہ لوگ اپنے گھرون کے قریب نوکری کرنا زیادہ پسند کرتے ہین۔ میجر لمسڈن اور میجر کوک کے سے افسر بخوبی اُنکو قاعدے سے رکھ سکتے ہین لیکن اور بہت کم لوگون کو کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ پنجابی گولہ اندازون کی چوتھی پلٹن کے نو آدمی کپتان وائلڈ ایسے افسر کی ماتحتی مین بھی دریاے سندھ کے اِس پار آتے ہی اِسوجہ سے بھاگ کر چلے گئے کہ اُنھون نے سنا تھا کہ وہ دہلی جاتے ہین۔

اسمین شک نہین کہ ہمارے لیے دیسیون کی ایک فوج رکھنا لازم ہے اور جسقدر جلد یہ فوج تیار ہو اُتنا ہی بہتر ہے لیکن میرے نزدیک جس تعداد کی فوج یہان درکار ہے اُس سے آدمیون کو زیادہ نہونا چاہیے مجکو مدت سے اِس بات کا یقین تھا

ص ۱۹۱

کہ بمقابلہ گورون کے دیسی فوج زیادہ ہے اور اب جو کچھ واقع ہوا اُسکے بعد اچھی طرح سے معلوم ہوا کہ گورون کی تعداد کا بڑھانا نہایت لابد بہت ضرور ہے یہ ہم اُسوقت تک نہین کر سکتے جب تک دیسی سپاہ کفایت شعاری کے ساتھ نہ رکھی جائیگی - مین صرف اسی بات کی صلاح نہین دیتا کہ مختلف قومون کے لوگ فوج مین بھرتی کیے جائین جو بالاتفاق سب کی راے ہے بلکہ میری راے یہ بھی ہے کہ ہندوستانی فوج تین مختلف درجون کی ہو یعنی اول لین کی فوج دوسری غیر قواعد دان سپاہ تیسری پولس کی سپاہ - اگر لوگون کے بھرتی کرنے مین احتیاط کی جائے تو اُن لوگون مین باہمد گر بہت کم ہمدردی پیدا ہو - کل خرچ پرانی فوج کی نسبت کم پڑے اور علاوہ بہت سا روپیہ بچے جو گورون کی سپاہ کے زائد خرچ مین لگایا جائے -

ہم لوگ یہان سب خیریت سے ہین کل ہمنے سُنا کہ ہماری سپاہ نے دہلی مین باغیون کی چار توپین چھین لین گو کسیقدر نقصان ہم لوگون کو بھی پہونچا - سپاہی بخوبی ہمت باندھے ہوے ہین اور مجکو بڑی امید ہے کہ شہر ناکور پر قبضہ کرنے کی کوشش عنقریب کی جائیگی - چیمبرلین کا زخمی ہونا ہمارے واسطے ایک بڑا بھاری نقصان ہوا - باینہمہ نکلسن صاحب اُنکی جگہ مقرر ہونگے - حضور عالی کی یہ راے بہت ہی صائب ہے کہ الہ آباد پر استحکام کے ساتھ قبضہ رکھا جائے - اگر یہ مقام کہین ہمارے ہاتھ سے نکل گیا تو شمالی صوبون کی آمد و رفت کا پھاٹک بند ہو جائیگا -

لاہور ۱۴ - اگست ۱۸۵۷ء -

ص ۱۹۲

مائی ڈیر لارڈ ایلفنسٹون - ہم لوگ زر نقد کی بابت آپ کے بڑے مشکور ہوے - دہلی اور کوہستان کے لوگ منصورتی ہمارے ہی بھروسہ پر فوجی کام کر رہے ہین - نالائق جنرلون کے موقوف کرنے کی وقت کے بارے مین جو کچھ آپ نے لکھا ہے اُس انکار نہین ہو سکتا اگر وہ موقوف نہوے تو اب بھی اِس وقت کے زمانہ مین تباہی اور ذلت رکھی ہوئی ہے - ایکشہ ایک شخص کو اپنی جان جوکھم مین ضرور ڈالنا پڑیگی - حقارت کی باتین سُننا اِس امر سے بہتر ہے کہ جو مقامات ہمکو بہت عزیز ہین اُنپر قبضہ کیے رہین اور معرکہ غنیم کے حوالہ کر دین - افسوس مجکو اختیار نہوا کہ دو ایک آدمیون کو بالاے طاق کر دیتا - . . . . . - مین نہین خیال کرتا کہ ہماری فوج کو دہلی چھوڑ دینا چاہیے اور شاید وہ چھوڑ بھی نہین سکتی ہے - ہمارے پاس سوار بہت کم ہین ور جو ہین وہ ادنی درجہ کے ہین ہماری آمد و رفت بند ہو جائیگی - سامان رسد مشکل سے پہونچ سکیگا کیونکہ سلطنت ہی جاتی رہیگی - دہلی ہرگز چھوٹ نہین سکتی جسطرح ہو ہمکو دہلی فتح کرنا چاہیے یا اُسکے فتح کرنے کی کوشش مین اُس مقام پر مر جانا چاہیے -

یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ سر جان لارنس نے ابتداے غدر مین ینگ صاحب کو ایک بڑے جوش و خروش کی چٹھی لکھی تھی جسکو مین اِس مقام پر تمام و کمال درج کرتا ہون اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اُنھون نے یہ چٹھی باین امید لکھی تھی کہ حکام انگلستان کو معلوم ہو جائے کہ فوج مین ترمیم و تبدیل کی اُسوقت اشد ضرورت ہوگی جب غدر فرو ہو جائیگا -

مقام لاہور ۲۸ - اگست ۱۸۵۷ء

میرے پیارے صاحب - مین آپ کی چٹھی مورخہ ۱۰ - ماہ حال کو پاکر کمال مشکور ہوا آپ کو اسکے بہت پیشتر معلوم ہو گیا ہوگا اور آپ یقین کر چکے ہونگے کہ مین نے جو پیشین گوئیان کی تھین وہ پوری نہین نکلین اور اصل مین کچھ اور واقع ہوا قواعد دان اور غیر قواعد دان فوج بنگال کے زیادہ تر حصہ نے غدر کیا اور جو ظلم و ستم ان لوگون نے کیے ویسے اِس ملک مین کبھی نہوے ہونگے -

ہم نے جو اِن لوگون کا مقابلہ کیا تو یہ صرف خدا کی مدد تھی جنگ ایران جسوقت فتح ہوئی اگر اسوقت ختم نہوئی ہوتی اور چین کو جو فوجین روانہ ہوئی تھین اگر وہ راستہ سے اِدھر آکر ہماری شریک نہو جاتین اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ اگر پنجاب کی رعایا اور فوج ہماری خیرخواہ نہ رہتی تو اسکا حال خدا ہی کو معلوم ہوگا کہ ہمارے اوپر کیا گذر جاتی - اب تک بھی ہماری حالت نہایت خطرناک ہے - مجکو یقین ہے کہ امدادی رجمنٹین خشکی کے راستہ سے آتی ہونگی کیونکہ انکی مدد بغیر کسی طرح سے ممکن نہین ہے کہ ہم لوگ اِس فساد کو سنبھال سکین پنجاب مین ہم لوگون کی حالت ہندوستان کے اور ہر ایک احاطہ سے اچھی ہے - لیکن یہان بھی مجکو امید نہین ہے کہ اگر تین چار مہینہ تک انگلستان کی فوج نہ آئی تو ہم بغیر انتشار اور تردد کے یہان رہ سکینگے - گورون کی تین رجمنٹون اور توپخانہ کی ایک بڑی سپاہ مین سے اب پشاور مین صرف ایک ہزار آدمی کام کرنے کے قابل رہ گئے ہین اور پشاور کو چھوڑکر باقی تمام ملک پنجاب مین خیرخواہ سپاہیون کی تعداد ۲۰۰۰ سے کسی طرح زیادہ نہین ہے اندرونی ملک مین سواے پولیس اور چند پنجابی رجمنٹون کے کوئی نہین ہے - یہ ہمپر ایک بڑی بھاری بلا نازل ہوئی تھی کہ ہندوستانیون کی سپاہ جس حالت مین وہ اُٹھی اُس حالت مین گورون کی تعداد مین جنپر ہر طرح کا بھروسہ ہے اسکی نسبت دو تین سو سپاہیون کی کمی تھی - اِسوقت دہلی مین جو لوگ لڑ رہے ہین وہ چھ سات سو سے زیادہ نہین ہین - ہماری حالت توپخانہ کے متعلق بھی خراب ہے -

اِس حالت کو مخفی رکھنا اور بھی حماقت ہے ہم لوگ بیشک جہان تک ہوسکیگا آخری وقت تک کوشش کرینگے اور لڑتے جائینگے لیکن درحقیقت ہمکو نہایت ضرورت اور بڑی حاجت اِس بات کی ہے کہ انگلستان سے جہان تک ہماری مدد ممکن ہے اسمین کوتاہی نہو -

آپنے میرے بھائی سر ہنری لارنس کے حادثہ جانگزا اور اُس سے بڑھکر سر ہیو ویلر اور ہمارے ہموطنون پر جو مصیبت پڑی اور کانپور مین ہمارے ہموطنون پر جو بلا نازل ہوئی اُسکا حال سُنا ہوگا - ہمکو ہندوستان مین جو رعب و اقتدار حاصل تھا اُسکو بڑا ضرر پہونچا اور دیسی فوج کی ازسرنو ترتیب اور ممالک مغربی و شمالی کا انتظام کرنے کے بارے مین ہمارے لائق ترین افسرون کو اپنی اپنی لیاقت اور کارگزاری صرف کرنا پڑیگی - فی الواقع مجکو نہین معلوم ہوتا کہ ایسے لوگ کہان سے ہم پہونچائے جائینگے جو اِس کام کو انجام کر سکینگے - ہمارے تمام پُرانے سپاہی اِس قابل نہین ہین کہ ایسے نازک وقت کو سنبھال سکین اسمین شک نہین کہ ہماری فوج مین بعض بعض سپاہی نہایت ہی عمدہ ہین لیکن وہ نہایت ناخوشی سے سرحد کی طرف جمع کیے گئے ہین -

دہلی اب تک اپنے کو سنبھالے ہوے ہے - اور اگر کمانیر کا ایک ایک آدمی بھی اور ہوتا تو دو ہی ہفتہ مین شہر مسخر ہو جاتا - جنرل ولسن اپنے ماتحتون سے کہین اچھے ہین لیکن اِس کام کے لیے بہت کم لوگ انکی موزونیت پر اتفاق کرتے ہین - مجکو صرف چیمبرلین اور جان نکلسن کی طرف سے اصل امید ہے - نکلسن صاحب ایک بڑے رعب دار افسر اور ثابت قدم ہین جب ہماری فوج

دہلی کے سامنے جاکر مقیم ہوئی ہے اب تک باغیون کو کسی نے ایسی زک نہین دی جیسی نکلسن صاحب نے وہان جاکر پہلے پہل باغیون کو
دی ہے نکلسن صاحب نے انکو خوب ہی زیر کیا اور انکی سب توپین چھین لین اور نجف گڈہ مین اُن لوگون نے جو کیمپ قائم کیا تھا
اُسکو برباد کر ڈالا یہ وہ فوج تھی جو ظاہرا محاصرے کے اُس انگلش توپخانہ کو راہ مین روکنے گئی تھی جو فی الحال کرنال کے قریب آگیا ہے
اور دہلی کو جاتا ہے۔ آپ کو اِس خبر کے سننے سے خوشی حاصل ہوئی ہوگی کہ ایران نے ہرات کو خالی کردیا اور افغان لوگ اپنے
عہدنامہ کی پابندی کرینگے۔ لیکن جب تک دہلی مسخر نہو جائے اُسوقت تک ہم افغانون پر کوئی بھروسہ نہین کرسکتے ہین۔
مہربانی فرماکر گورنمنٹ سے اِس امر کے اصرار کرنے مین کوتاہی نفرمائیے گا کہ انگلستان سے ہندوستان کو توپخانہ کے بہت آدمیون کے
بھیجنے کی ضرورت ہے۔ موسم سرما مین تین چار ہزار آدمیون سے کم کسیطرح نہ بھیجنا چاہیے۔ توپخانہ مین ایک ترپ یا کمپنی بھی پوری
نہین ہے اور ہمکو بطور قاعدہ کلیہ دیسی آدمیون کو اِس کام مین مقرر کرنا لازم نہین ہے۔

ص ۱۹۴

مجھکو اندیشہ ہے کہ کہین آپ یہ خیال نہ فرمائیے کہ مین بلاضرورت خوف ظاہر کررہا ہون۔ لیکن یہ بات نہین ہے مین
ابتدا ہی سے اپنی یہ حالت دیکھکر کہ ہم لوگون نے کوئی تیاری نہین کی تھی یہ پیشین گوئی کرتا تھا کہ بڑی بڑی آفتین پیدا ہونگی
اور ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ہمارے افسر اِس بات کے دیکھنے سے معذور رہے کہ ہمارے سامنے کون نہنگ منہ پھیلائے چلا آتا ہے
اِس خطرہ کی طرف سے آنکھ بند کرلینا عین حماقت ہے بااینہمہ اپنی حالت سنبھالنے کے لیے ہم لوگون سے جہان تک ہی اور
کوشش ممکن ہے انہین کوئی بات اُٹھا نہ رکھینگے اور مجھکو ہر طرح سے امید ہے کہ خدا کی مدد سے ہم لوگون کو کامیابی حاصل ہوگی۔
لیکن یہ جھگڑا بڑا کٹھن ہے اور خیال کرنے سے خوف معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کتنی جانین تلف ہونگی۔ جس فوج سے ہمکو ہندوستان کو
قبضہ رکھنا ہے اُسکے بارے مین ہمکو اپنی حکمت عملی بالکل بدل دینا پڑیگی۔ ایک دیسی فوج ہم لوگون کی ملک مین ضرور رہیگی لیکن جس
تعداد تک اُسکی اشد ضرورت ہے اُس سے بڑھنے نہ پائیگی اور اُسکے مقابلہ مین گورون کی تعداد زیادہ کرنا ہوگی اور گورون کی فوج کو
انتظام کے ساتھ رکھنا ہوگا۔ قواعد دان فوج کے انتظام کو اُٹھا دینا چاہیے اور اُسکی جگہ غیر قواعد دان فوج کے انتظام کو قائم کرنا چاہیے۔
سب سے بڑھکر یہ بات ضرور ہے کہ ضعیف اور نالائق لوگ اعلی کمانون پر جو مقرر ہین انکو موقوف کردینا چاہیے جنرل ہیوٹ کی
نالائقی سندی تھی اور عرصہ سے وہ نالائقی کے لیے اپنی فوج مین بدنام تھی جبوقت وہ پہلے پہل پشاور کو بھیجے گئے تھے تو مین نے
اِس امر کو بیان کردیا تھا۔

اگر کمان پر لائق افسر مقرر ہوتا تو جنگ آگرہ کا نتیجہ کچھ اور ہی ظاہر ہوتا۔ وہان کی چھاونی جلا نہ دی جاتی اور ہمارے سپاہی
قلعہ مین گھر نہ جاتے۔ ہندوستان مین ہر شخص کا خیال یہی ہے کہ پرانا طریقہ قائم رکھا جائے۔ لوگ ممکن الوقوع واقعات پر بھروسہ
کررہے ہین کہ انکے وقت مین تباہی نہ آئیگی اور اسواسطے وہ نہین چاہتے کہ پرانے نالائق لوگون سے بے پروائی کی جائے بہرحال
اب مین اپنی اور رائین ظاہر کرکے آپ کو تکلیف نہ دونگا۔

کالون صاحب کو جنھون نے امن وامان کے وقت ممالک مغربی وشمالی مین نہایت عمدہ خدمتین انجام کی تھین

لیکن جو غدر کے متعلق حد سے زیادہ کوشش اور محنت کرتے کرتے علیل ہو گئے تھے سر جان لارنس نے ایک چٹھی لکھی جس سے پنجاب کے فوج سے خالی ہو جانے اور وہان کی عام کیفیت کی ایک نہایت واضح تصویر آنکھ کے سامنے پھر جائیگی۔

مقام لاہور ۲۹- اگست ۱۸۵۷ء۔

میرے پیارے کانون صاحب۔ آپ کی یادداشتین پہونچین۔۔۔۔۔ مین سمجھتا ہون کہ میرٹھ کے لوگون نے جو اور فوج کے لیے شور و فریاد مچائی تھی اور گولہ اندازون کی پلٹن کی شکایت تھی کہ وہ واپس طلب کرلی جائے یہ راے محض غلط ہے اسمین شک نہین کہ میرٹھ مین ایک بہت عمدہ فوج کا رکھنا نہایت ہی مفید ہے لیکن جو ضرورت اسوقت دہلی مین پیش ہے اُسکے سامنے میرٹھ کا خیال چندان ضروری نہین ہے۔ دہلی کو فتح کرلیجیے اِس سے سب بن جائیگا جبتک شہر دہلی باغیون کے قبضہ مین ہے اُسوقت دوامی طور پر کوئی اصلاح نہین ہو سکتی۔

دہلی کے مسخر کرنے کے بعد دوآبہ گنگا کے صاف کرنے اور جنوبی ملک مین دور تک آمد و رفت قائم کرنے کی تدبیر نہایت ضروری ہے با اینہمہ ہر ایک افسر خاص اپنے ذمہ کے کام کو انجام کرنے کے لیے بہت لائق ہے لیکن عام باتون کے خیال کرنے مین غفلت کرتا ہے۔ مین جسقدر فوج بچا سکتا ہون وہ جنرل وِلسن کے پاس بھیجے دیتا ہون مین نے صرف اُنسے کام لینے کا طریقہ جو میرے نزدیک مناسب معلوم ہوا بتا دیا ہے اور باقی کے لیے جنرل وِلسن کو اختیار دے دیا ہے۔ اِس تدبیر کا نہایت عمدہ طور سے عملدرآمد ہو رہا ہے۔ ہم نے سکھون کی ایک فوج جسمین سات سو پیادے اور کرنل ڈاوِڈز کے ولایتی سوار اور پچاس سوار پٹھانون کے رسالہ نمبر ۵۹ کے جسکے افسر میجر اسٹوکس صاحب ہین میرٹھ کو روانہ کردی ہے اسکے بعد تین سو سوار اور بھیجے گئے ہین اور غالباً وہ بھی میرٹھ کو جائینگے۔ مین نے تین سو کے قریب پرانے سکھ سوار بھی جمع کیے ہین اور پولیس کے کام کے لیے تین سو سوار ولیمس صاحب کے پاس بھیجنے کو جمع کرونگا ولیمس صاحب گھوڑون اور وردی کا سامان کردینگے اور ان لوگون کو وہان پہونچنے تک سات روپیہ ماہوار پائینگے اور جو روپیہ وردی وغیرہ مین صرف ہوگا وہ رفتہ رفتہ تنخواہ مین وضع ہوا کریگا۔ پہلا حصہ کل روانہ ہو چکا ہے اور دوسرا حصہ آج روانہ ہوگا۔ دس روز کے عرصہ مین یہ لوگ آگے نکل جائینگے اور فوراً پار ساون کی ڈاک گاڑی مین سوار ہو جائینگے۔

شمال مغربی ملک کے انتظام کی تجدید اور اصلاح مین بیشک بڑی وقت ہوگی لیکن اگر مستعدی اور ثابت قدمی سے کام کیا جائے تو اُسکا انجام ممکن ہے۔ باغی فوج کو ایکمرتبہ نیست و نابود کردیجیے اور رعایا کے ہتھیار رکھوا لیجیے پھر رفتہ رفتہ سب تسلط ہو جائیگا۔ لیکن بجز اسکے کہ ولایتی اور ہندوستانی علی الخصوص ولایتی سپاہی جبتک بتعداد کافی جمع نہونگے اُسوقت تک کچھ نہو سکیگا۔ ہم پولیس کے لیے پنجابیون سے آپکی بہت کچھ مدد کرسکتے ہین۔ لیکن یہ لوگ باوصف مشقتی ثابت قدم ہونے کے زیادہ ہوشیار نہین ہین اور آپکو اِس بات کا خیال رکھنا بہت ضرور ہوگا کہ مختلف فرقون اور قومون کے ہندوستانی اشخاص بھرتی کیے جائین۔ مین چند سال تک مسلمان مذہب کا کوئی ہندوستانی بھرتی نہ کرونگا اور برہمن اور چھتری بھی

بہت کم بھرتی کرونگا جاٹ میواتی بند یا کھنڈ کے لوگ جھیل ان قومون کے لوگ پولیس کے واسطے زیادہ تر مناسب ہین لیکن ان لوگون کو سابق کی نسبت زیادہ تنخواہ دینا پڑیگی۔ ہمارے پولیس کے سپاہی پانچ روپیہ مہینہ پاتے ہین آپ جو آدمی بھرتی کرین اُنکو چھ روپیہ ملنا چاہیے قسمت آنروے دریاے ستلج کے سپاہیان پولیس کو جو مین نے پانچ روپیہ دیے تھے اُسی کے اعتبار سے یہان بھی پہلے پانچ روپیہ کی شرح مقرر ہوئی۔

دہلی کے علاقہ مین آپ کی مدد مین بہت کچھ کر سکتا ہون اور جسوقت آپ خواہش کرینگے مین بیشک اِس کام کو انجام کر دونگا لیکن پہلے آپ کو ہر ضلع سے چیدہ آدمی بھرتی کرنا چاہیے اِس قسم کے افسر جیسے ——[1] و ——[2] اور اِسی قسم کے اور افسر کسی کام کے نہین ہین۔ مین اس بات کو باعتماد کہتا ہون۔

سب کے پہلے مجکو جنگی قانون کے بابت اشتہار دینا اور باغیون کی سخت تنبیہ کرنا چاہیے باغیون اور مفرورون کا قرار واقعی تعاقب کر کے اُنکی تنبیہ کرنا چاہیے جب تک یہ لوگ مطلق العنانی کے ساتھ اِدھر اُدھر پھرا کرینگے اسوقت تک کوئی حفاظت نہوگی دو چھوٹے چھوٹے گشتی کالم فوج موسم سرما مین جمنا کے پچھم طرف کی تمام بغاوت کو فرو کر دینگے۔ جو پنجابی سپاہ وان کورٹ لینڈ صاحب کی ماتحتی مین فی الحال بمقام سرسہ و ہانسی تعینات ہے وہ ان اضلاع اور ضلع رہتک کی حفاظت کو کافی ہے۔ نارنگ کے ملک اور رانگھڑ کی آبادی کو چھوڑکر پانی پت کے ضلع مین آسانی سے انتظام ہو سکتا ہے۔ چند بار باغیون کی تادیب و تنبیہ کے بعد دہلی آپ ہی زیر ہو جائیگی۔ گوجر گانون کے بارے مین بھی دقت پڑنے کی امید نہین پائی جاتی ہے۔

جو حالات میرے پاس پہونچتے ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ رہیلکھنڈ مین کوئی مشکل کام نہ کرنا پڑیگا۔ تمام ہندو رعایا یہی چاہتی ہے کہ پھر ہمارا تسلط ہو جائے۔

روپیہ کے بارے مین ہماری حالت خاصی ہے۔ ہم نے فوج مین زر خطیر بھیجا ہے اور ابھی بھی تھوڑا بہت روپیہ ہمارے پاس موجود ہے سکھ سردارون اور مہاراجہ جمون نے ہماری مدد کی بمبئی سے پچیس لاکھ روپیہ آیا ہے یا اب آیا چاہتا ہے اور کچھ روپیہ ہمارے چھ فیصدی کے قرضہ سے جمع ہوا ہے۔ مین نے تین تین مہینے کی تنخواہ بھی ہر شخص کی روک رکھی ہے۔ ربیع کی تمام مالگزاری ہم نے وصول کر لی اور نقد روپیہ جو ہمارے خزانہ سے لُٹ گیا ایک لاکھ سے زیادہ نہ تھا اور یقین ہے کہ اس سے زیادہ نہوگا راستہ براہ راست کھلا ہوا ہے۔ مین چار پانچ لاکھ روپیہ بلکہ اِس سے بھی زیادہ بلا دقت بھیج سکتا ہون۔ ہم نے ایک لاکھ روپیہ منصوری کو بھیجا ہے اور اِس مہینہ سے لیکر دسمبر تک اور لاکھ روپیہ کے بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔

اگر دہلی کا معرکہ فوراً سر ہو گیا اور امید ہے کہ آیندہ دو ہفتہ تک سر ہو جائے تو تمام باتین اچھی اچھی ہونگی لیکن اگر دسمبر تک جسکے قبل سپاہ کا گو اُسکی تعداد کیسی ہی قلیل کیون نہو جمع ہو کر کام پر جانا ناممکن معلوم ہوتا ہے شہر مسخر نہوا تو ہم نہین کہ سکتے کہ ہم لوگون کی کیا حالت ہوگی ایرانیون نے ہرات خالی کر دیا اور اِس سبب سے اُسطرف کے افغان کے لوگ محفوظ ہین اب وہ کچھ عجب نہین ہے کہ پشاور کا قصد کرین وہان ہماری تین ولایتی رجمنٹین ہین لیکن اُنمین سے ایک ہزار آدمی بھی معرکہ مین کام دینے کے قابل جمع نہین ہو سکتے ہین باقی

[1] نام چھوڑ دیا گیا
[2] نام چھوڑ دیا گیا

ص ۱۹۶

اور سب آدمی بیماری مین مبتلا پڑے ہوے ہین - چار پلٹنین سکھون کی ہین لیکن یہ چارون پلٹنین نئی ہین - اِنھین لوگون اور بارہ سو پٹھان سوارون سے ہمکو سرحد کی حفاظت کرنا اور بغاوت کو فرو کرنا اور درۂ پشاور مین آٹھ ہزار ہندوستانی سپاہیون کی تنبیہ کرنا ہے - مین نے یہ خبر کل رات کو سُنی تھی کہ پلٹن نمبر ۱۵ کے لوگون نے سکھون کی رجمنٹ کے ہتھیار چھیننے کا قصد کیا تھا - مجکو امید ہے کہ وہ سب تباہ کر دیے جائینگے - اندرونی ملک مین اب تک ہماری حالت ضعیف ہے -

مین سکھ پیادون کی گیارہ رجمنٹین ابھی سے بھرتی کر چکا ہون اور مختلف قسم کے سوار بھی مین نے بھرتی کیے ہین - جب تک مین یہ نہ دیکھ لونگا کہ انگلستان سے گورون کی فوج یہان اُترنے لگی ہے اُسوقت تک اور سپاہ بھرتی کرتے ہوے مجکو خوف معلوم ہوتا ہے - فی الحال سکھون سے بڑھکر بہادر مین ہمارے پاس اور کوئی سپاہ نہ تھی لیکن کیا عجب ہے کہ ہمکو اُنسے بھی لڑنا پڑے - جو غلطی ہوئی (اور یہ غلطی بتائی گئی تھی مگر کسی نے سماعت نہین کی) وہ یہ تھی کہ ہندوستانی سپاہ کثرت سے بڑھائی گئی اور ولایتی سپاہ کی تعداد درحقیقت بہت گھٹ گئی - ہمارے افسر جو یہ مجنونانہ خیالات ظاہر کرتے رہے کہ ہندوستانی سپاہ پر اعتماد کرنا چاہیے اُس سے انگلستان کے لوگون کو بھی یہ عقیدہ ہو گیا کہ ہم ہندوستان کو اِس سپاہ کے ذریعہ سے قبضہ مین رکھ سکتے ہین - اور اِسی سمجھ سے اب آخر مین رونا پڑا - اب مین انتظام ممالک مغربی و شمالی کی بابت چند باتین بیان کرنے کی کوشش کرونگا جسکی تجویز مین نے آپ کے پاس روانہ کر دی ہے - لیکن میرے پاس کام بہت کثرت سے ہے - اور طبیعت بھی کسی طرح سے تندرست نہین ہے - ....

اب مین اُن خطوط کی طرف متوجہ ہوتا ہون جنکو سر جان لارنس نے اپنے صوبہ کے افسرون کے پاس علی الخصوص اُن اشخاص کے نام روانہ کیے تھے جنپر دہلی کی قریب الوقوع جنگ کی بابت اُنکو بڑا بھروسہ تھا - اِس سے ظاہر ہوگا کہ ہر ایک بات جو وہان ہوتی تھی اُسپر اُنکا کیسا اثر پڑتا تھا اور اصل مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرمانروائے ہندوستان وہی ہین -

لاہور ۱۱ - اگست ۱۸۵۷ء -

میرے پیارے چیمبرلین صاحب - کل محاصرہ کا توپخانہ بلوچی پلٹن کے پہرے اور جدید پنجابی سپاہ کی چار کمپنیون کی حفاظت مین روانہ ہو گیا - اگر آپ انتظام کر سکیے تو مین چاہتا ہون کہ یہ آخر الذکر سپاہ انبالہ کو واپس طلب کر لی جائے - اِس سپاہ کو ایک اور فوج کے ساتھ جسکو اُسنے کبھی نہین دیکھا تھا رہنا ہوگا - گولہ اندازون کی پلٹن نمبر ۲۴ سے چار سو آدمی لیکر بجائے اُنکے نصیری بٹالین یا پنجابی سپاہ کے چھ سات سو آدمی مین روانہ کرونگا کیونکہ یہ ممکن ہے کہ میرٹھ کے حصۂ فوج کو کچھ نہ کچھ کام کرنا پڑے - اگر باغی لوگ دو رجمنٹون کو ہانسی کی طرف بھیجدین تو کیا یہ مناسب نہوگا کہ ایک سپاہ اُنکے تعاقب مین روانہ کی جائے اور اُنکا قلع قمع کر ڈالے - بہتر تو یہ ہے کہ آپ اُنکے پیشتر دہلی مین پہونچ جائیے اور اگر یہ ممکن ہو تو میرے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک فوج اُنکے تعاقب مین روانہ کی جائے - مہاراجہ رنبیر سنگھ کی سپاہ اگر موسم موافق رہا تو پندرھوین تاریخ تک جالندھر مین پہونچ جائیگی - مجکو اِس بات کی بڑی امید ہے کہ وہ سپاہ بہت بکار آمد ہوگی - مجکو امید ہے کہ جب تک وہ اعتماد کرنے کے قابل ہے اُسوقت تک اُسپر اعتماد کیا جائیگا - اِس سے

ص ۱۹۵

بڑھکر کسی بات مین زیادہ نقصان نہین ہے کہ اُنکی نسبت مشتبہ ہونے کا توہم کیا جائے۔ اُنکو کسی دور دراز ملک مین بھیجدینا سب سے عمدہ بات ہے۔

مین دیکھتا ہون کہ ہمارے بعض احباب دہلی اب تک یہ امید کرتے ہین کہ میرے بھائی ہنری لارنس ہنوز زندہ ہین لیکن مجکو یقین معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندہ نہین ہین۔ ہویلاک صاحب اُنکو خوب جانتے تھے اور اگر یہ خبر مشکوک ہوتی تو صاحب موصوف ویسا مجکو ضرور لکھتے۔ اِسکے سوا مین دیکھتا ہون کہ لکھنؤ کی کمان پر بینکس صاحب مقرر ہین ہاے بیچارہ ہنری مجکو کبھی اُسکا یہ خیال نہین ہوا تھا کہ وہ مارا جائیگا۔ مجکو خیال تھا کہ اُسکے پاس بہت روز پیشتر مدد پہونچ گئی ہوگی۔

کانپور مین جو جانگزا حادثہ واقع ہوا اُسکے خیال کرنے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ اگر وہ گدھا ــــ الہ آباد مین نہوتا تو وہان کے معاملات مین ایسی پیچیدگی کبھی نہ پڑتی دو اِسٹیمرون پر کانپور کے بچانے بھر کو جنوبی فوج جاسکتی تھی۔ لکھنؤ مین جو اسقدر شورش ہوئی وہ بھی کانپور کے بلوہ کی وجہ سے ہوئی۔

ہم سب لوگ جنوبی حصہ ملک کی خبرون کے منتظر رہتے ہین مگر اُدھر کی کوئی خبر یہان نہین پہونچتی ہے۔ بمبئی سے آخری تہ جو چٹھی آئی تھی اُسمین بیان ہے کہ جہاز ہمالیہ ۲۰- جولائی کو ۱۵۰۰ گورون کو لیکر کلکتہ مین پہونچ گیا۔

لاہور – ۱۵- اگست ۱۸۵۷ء۔

ص ۱۹۸

میرے پیارے ہکاٹسن صاحب – آپکی چٹھی مورخہ ۱۱- اگست پہونچی نہایت مشکور ہوا اور اُسکو مین اڈورڈس صاحب کے پاس بھیجے دیتا ہون۔ دہلی کے معاملہ مین جو کچھ آپنے لکھا ہے اُسکو سُنکر مجھے بڑا ملال ہوا۔ لیکن ہمکو لازم ہے کہ جہان تک ممکن ہو عمدہ طور سے اُسکا بندوبست کرین۔ دو دن کا عرصہ ہوا کہ مین نے حضور گورنر جنرل کی چٹھی مورخہ ۱۵- ماہ گذشتہ کا خلاصہ چیمبرلین صاحب کے پاس روانہ کیا تھا۔ اُس سے مجکو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جنوبی حصہ ملک سے بہت دنون تک کمک کی امید نہین کی جاسکتی ہے۔ مجکو کہنا چاہیے کہ جب تک انگلستان سے فوج نہ آئیگی اُسوقت تک یہ بات بھی ممکن نہوگی چیمبرلین صاحب اُس چٹھی کا خلاصہ آپکو ضرور دکھلائینگے اور اُسوقت آپ خود اصل حال دریافت کرلینگے۔ میرے نزدیک ہویلاک صاحب صرف اِسی ایک طریقہ سے دہلی کو کوچ کرسکتے ہین کہ لکھنؤ کے باغیون کو شکست دیکر وہان سے ہمارے سپاہیون کو لے آئین کانپور مین حفاظت سے صرف ایک قلیل سپاہ چھوڑ آئین باقی لوگون کو لیے ہوے سیدھے دہلی کو چلے آئین۔

کل جنرل وِلسن کی ایک چٹھی بھی میرے پاس آئی تھی وہ کسیقدر پریشان معلوم ہوتے ہین اور لکھتے ہین کہ وہ گورونکی سپاہ چاہتے ہین۔ دیسیون کی سپاہ نہین چاہتے ہین۔ اگر ہم گورون کی سپاہ اُنکو زیادہ دے سکتے تو ضرور بھیجدیتے لیکن چونکہ وہ سپاہ ہمارے پاس وہان بھیجنے کے لیے نہین ہے اسواسطے جو فوج ہمارے پاس موجود ہے اُسی مین سے بھیجتے ہین۔ مجکو معلوم ہوتا ہے کہ اِیسٹافرڈ والی سپاہ سے کوئی مناسب کام نہین نکلتا ہے ہم نے تجویز کیا تھا کہ وہ سپاہ سہارنپور جائے اور وہان کے گورکھاؤن کی سپاہ میرٹھ کو اور گولہ اندازون کی پلٹن نمبر ۶ میرٹھ سے دہلی کو روانہ کی جائے۔ چونکہ نصف سپاہ دہلی کو جاچکی اسواسطے

یہ انتظام ملتوی رہا - مین نے ولسن صاحب کو لکھا ہے کہ جو فوج یہان سے جائے اُسکی بابت اُنکو اختیار ہے کہ جہان چاہین روانہ کرین ہم اِس سے زیادہ اور کچھ نہین کہہ سکتے یہ اُنکا کام ہے کہ جسطور سے زیادہ فائدہ دیکھین اُسطور سے تقسیم کرین اور اِس امر کو جانچ لین کہ اُنکی تقسیم کے مطابق عملدرآمد ہوا ہے -

اُنکو جموں کی سپاہ کی بابت بھی ظاہراً شبہہ معلوم ہوتا ہے اور اُنھون نے مجھ سے استفسار کیا ہے کہ آیا وہ سپاہ قرار واقعی اعتماد کے قابل ہے یا نہین اور اسیطرح کی اور باتین دریافت کی ہین - مین کیونکر کہون کہ وہ اعتماد کے قابل نہین ہے مین یقین کرتا ہون کہ وہ قابل اعتماد ہے اور اگر مین ولسن صاحب کی جگہہ پر ہوتا تو ضرور اُس سپاہ پر اعتماد کرتا - اگر اُنکا دل پورا نہین ہوسکتا ہے تو پھر اُس سپاہ کو اپنے کام مین رکھنا ہی کیا ضرور ہے - یا ایسی حالت مین دہلی کے سوا اور کسی مقام کو وہ سپاہ کیون روانہ نہین کر دیتے -

اِسکے چند روز کے بعد سر جان لارنس نے ایک چٹھی مین دہلی کے خاص خاص حالات جن سے اُنکو بڑی واقفیت حاصل تھی اِس امید سے تحریر کیے تھے کہ حملہ کی حالت مین وہ بہت بکار آمد ہونگے اور عجب نہین کہ اُنسے نکلسن صاحب ایسے بیباک بہادر اور بے نظیر افسر کی جان بچ جائے - وہ کہا کرتے تھے کہ "وہ بوڑھا ٹاٹ (نکلسن) ایک من چلا آدمی ہے اور ممکن نہین ہے کہ اُسکو کوئی نیچا دکھا سکے" -

لاہور - ۱۹ - اگست ۱۸۵۷ء -

میرے پیارے نکلسن صاحب - وائلڈ صاحب آج صبح کو کل فوجین لیکر روانہ ہونگے اور ڈاویز صاحب والی سپاہ جالندھر سے لینگے اُنکو امید ہے کہ چوتھی تاریخ تک دہلی پہونچ جائینگے اور اُسوقت تک آپ کے لوگ حملہ کے لیے تیار ہو جائینگے - اگر آپ کا بریگیڈ کشمیری پھاٹک کی راہ سے نکلے تو یاد رکھیے گا کہ جسوقت اندر کے آٹھ گوشے والے کمرہ سے نکلیے گا سامنے ایک کھلا ہوا میدان نظر پڑیگا جسمین گرجا گھر بنا ہے - اِس میدان کے بعد وہ گلیان ہین جو شہر کی طرف چلی گئی ہین - اگر آپ حامد علی خان اور اسکنر صاحب اِن دونون شخصون کے مکانون کو قابو مین کر لیجیے گا تو دونون گلیان آپ کے اختیار مین رہینگی اور کسی ناگہانی حملہ کا مطلق ڈر نہ رہیگا - اور مین صلاح دیتا ہون کہ اِس کھلے ہوے میدان مین آپ اپنے آدمیون کو مرتب کر کے اپنی توپین آراستہ کرینگے اور اُسکے بعد مصلحت دیکھکر آگے بڑھینگے رزیڈنسی سے جو اب کالج ہوگیا ہے گذرنے کے بعد آپ پرانے میگزین پر آئیےگا اور وہان سے نہر کے پل پر ہو کر قلعہ کو پہونچ جائیگا کالج اور میگزین کے اگلے حصہ کی طرف جو میدان واقع ہے اور سلیم گڈھ سے بلندی پر ہے وہان سے اگر آپ قلعہ مین گولی اُتاریے گا تو بڑا فائدہ ہوگا اور جہان تک مجھکو یاد ہے بہت اچھی طرح سے اُسکا خیال کر کے مین کہتا ہون کہ نہ سلیم گڈھ اور نہ قلعہ کا کوئی گولہ آپ کو چھو سکیگا - ۰۰۰۰ -

گرجا گھر کی پشت پر ایک پختہ مکان ہے جسمین ایک بڑا بھاری تہ خانہ ہے اور اُس تہ خانہ سے شہر کے باہر دریا کی طرف راستہ نکل گیا ہے - اگر کشمیری پھاٹک پر حملہ کرنے کے ساتھ ہی اُسکی جانچ کی جائیگی تو یہ بہت عمدہ بات ہوگی لیکن ایک رہنما درکار ہوگا -

صفحہ ۱۹۹

بہرحال اِس راستہ کا معلوم کرنا بہتر ہوگا مین نہین خیال کرتا کہ شہر مین زیادہ مقابلہ کرنا پڑے مین ابھی سے حکم لگائے دیتا ہون کہ باغیون مین سے کچھ لوگ قلعہ پر قبضہ رکھنے کی کوشش کرینگے اور باقی اشخاص فی الفور بھاگ کھڑے ہونگے - توپین قلعہ کی دیوارون پر نہین لگ سکتی ہین اور ایک دن کی گولہ اندازی سے قلعہ کی فوج اطاعت قبول کریگی - لیکن اگر شہر اپنے کو سنبھالے رہا اور باغی لوگ اپنے مکانون پر قبضہ کیے رہے تو ہم لوگون کو چاہیے کہ جامع مسجد اور چاندنی چوک کی دوسری مسجد پر قبضہ کرلین جو ہماری فوج کے لیے قلعہ کا کام دیگی -

لاہوری پھاٹک کا راستہ چاندنی چوک ہوتا ہوا قلعہ کو گیا ہے وہ اسّی فیٹ کے قریب قریب چوڑا ہے - اس راستہ اور جامع مسجد کو اپنے قابو مین کرلیجیے پھر باغی لوگ کچھ بھی نہ کرسکینگے -

ملک پائینی یعنی بنگال وغیرہ کی کوئی خبر چند دنون سے نہین آئی ہے ..... پانڈے لوگ نگبود دالے پھاٹک کی طرف سے نکلکر دوآبہ ہوتے ہوئے روہیلکھنڈ کو چلے جائینگے - اسطرف ہمکو اپنے سوار رکھنا پڑینگے تاکہ باغیون کا قلع قمع کرڈالین رسالہ پشاور کے دوسَو چالیس سوار آج رات کو میجر اسٹوکس کی ماتحتی مین روانہ ہونگے - اِسوقت یہ بہت غنیمت ہین -

لیکن اسوقت بھی جب معلوم ہوتا تھا کہ نتیجہ کے ظاہر ہونے مین زیادہ عرصہ نہ لگیگا دہلی مین صورت معاملات قابل اطمینان نہین تھی - بیماری بڑی شدت سے پھیلی ہوئی تھی - چھاؤنیون مین اول تو یون ہی کبھی تندرستی نہین رہتی تھی مگر اس سال معمول سے بھی زیادہ لوگ وہان ہلاک ہوئے کیونکہ نہر کے کنارے شکست ہوگئے تھے اور ملک مین سیلاب آگیا تھا کثرت کار اور عدیم الفرصتی مین حفظان صحت کی قریب قریب سب تدبیرین فراموش ہوگئین - آدمیون اور جانورون کی لاشین ہر چہار طرف اسیطرح پڑی ہوئی تھین گاڑنا تو بنا کچھ بھی نہین تھا - اور جسوقت طغیانی موقوف ہوئی اور تیز دھوپ سڑی ہوئی چیزون پر پڑی تو لرزہ تپ ہیضہ (اور یہ تو موقوف ہی نہین ہوتا) انواع واقسام کی بیماریان پھیلنے لگین - اور کیمپ مین دوچند خوف طاری ہوا اور کام کرنے سے بہت لوگ معذور ہوگئے - ایک رجمنٹ جو حال مین آئی تھی اُسمین چھ سَو آدمی تھے لیکن اِس بیماری اور دوسری وجہون سے تین ہفتہ کے اندر صرف ۲۴۲ - آدمی کام دینے کے قابل اُسمین رہ گئے - نِکلسن صاحب جو اس زمانہ مین روز سَر جان لارنس سے نامہ وپیام کرتے تھے قریب قریب ہربات کی جو ہوتی یا نہوتی تھی بڑے زور اور اصرار سے شکایتین کرتے تھے - اور چونکہ انکی شکایتین بہت سی ایسی ہین جنکا کچھ پتہ نیول چیمبرلین اور دوسرے اشخاص کی چٹھیون سے بھی جو اسوقت میرے پیش نظر ہین لگتا ہے اسوجہ سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہین کہ فی الجملہ وہ شکایتین معقول بنیاد پر مبنی تھین - اور وہ ایسی نہین ہین جنکو ان چٹھیون سے تائید نہ پہونچنے کی حالت مین ہم صاحب موصوف کی بیخبری اور مضطربانہ سرگرمی پر محمول کرین اگر ان چٹھیون سے تائید نہ پہونچتی تو البتہ ہم یہی کرتے چیمبرلین صاحب نے بارہا اس بات کی شکایت کی کہ ملک کے جن مدبّرون کے پاس ایسی خبرون کو دریافت کرکے اُنپر عملدرآمد کرنے کا صاحب موصوف کو حق حاصل تھا جنکے ذریعہ سے وہ آگے بڑھکر کام کی

کارروائی کر سکتے تھے اُنکی راے اصل معاملہ کو نہین پہونچتی ہے اور وہ چاہتے تھے کہ سر جان لارنس اسطرح کے لوگون کو یکبارگی موقوف کردین مگر جان لارنس کو اسمین کچھ اختیار حاصل نہ تھا۔

مین اس بات کو مبالغہ نہین بیان کرتا ہون کہ اگر ضروری اطلاع پہونچانے کے لیے میرے پاس کوئی عمدہ پولیٹکل افسر ہوتا تو مین نجف گڈھ کے معرکے کے دوسرے ہی دن بریلی برگیڈ کا کام تمام کردیتا۔ لیکن مجکو اس قسم کی کوئی اطلاع نہین پہونچی اور نہ کوئی ایسا شخص میسر ہوا جسکو مین راستہ مین اپنا رہنما بناتا اور اگر مین لے اپنی راے پر عمل کیا ہوتا اور بہادر گڈھ کو چلا جاتا تو اُس مہم مین کوئی فائدہ نہوتا۔ میرے نزدیک اس بات کا خیال کرنا ممکن ہے کہ گریتھڈ اور مٹکاف صاحب کے برابر کے عہدہ دارون مین ایسے دو شخص بہت کم نکلینگے جنکو خاص اپنی عملداری مین اُنسے کم اختیار اور واقفیت حاصل ہو اور ان دونون سے فرائض منصبی کے انجام کی جسقدر امید کی جاسکتی ہے اُسکے بارے مین افسران مذکور سے کم کسیکو خیال ہوگا۔

اگر مین اس آفت سے بچ گیا اور اُسکے بعد پھر مجکو کہین کالم فوج کے ساتھ جانا پڑا تو بشرطیکہ کوئی اچھا شخص نہ ملا مین آپ اپنا پولیٹکل ایجنٹ بنونگا۔ مین اس بات کو قبول کرونگا کہ اس صورت مین میرے پاس صرف ۲۰۰۰ آدمی رہین لیکن ایک نالائق شخص کے ساتھ ۴۰۰۰ آدمیون کا لینا پسند نہ کرونگا۔ اگر آپ میری راے سے اتفاق کیجیے تو مجکو اس بات کی اجازت دیجیے۔ کیونکہ ولسن صاحب اپنے ذمہ جوابدہی نہ لینگے اور مجکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھسے حسد کرتے ہین کہ مبادا کبھی مجکو اپنے حصہ سے زیادہ عظمت نہ حاصل ہوجائے۔ وہ فی الحال مجکو حملہ کرنے کی تدبیر بھی نہ بتائینگے اگرچہ مجکو بخوبی اس بات کا یقین ہے کہ اُنکی اعصابی کمزوری وقت کے پہونچنے کے قبل اُنسے یہ کام کرا چھوڑیگی۔

جنرل ولسن کی یہ شکایتین جو کی گئی ہین وہ بالکل بے بنیاد بھی نہین ہین۔ میرے پاس ایسی متفق اللفظ شہادت موجود ہے جس سے اس بارہ مین مجکو شک نہین ہوسکتا۔ جنرل ولسن اور جنرلون کی نسبت بہت اچھے تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ عرصہ تک کام کرنے سے اُنکی تندرستی مین فرق آگیا تھا اور اُنمین اعصابی قوت یا ہمت اسقدر باقی نہین رہی تھی کہ اسقدر خوفناک بلا کا جو نازل ہوئی تھی انسداد کرسکتے۔ دم بھر مین اُنکو غصہ آجاتا تھا اور کسی کا کہنا نہین مانتے تھے اور تھوڑی دیر مین گھاتیے اور حریص ہوجاتے تھے۔ ایک روز تو اُنکی یہ راے ہوتی تھی کہ فوراً کارروائی عمل مین لائی جائے دوسرے دن اور اُسکے بعد کئی دن تک تذبذب مین وقت گذارنے یا محاصرہ کو یکقلم چھوڑ دینے کی راے دیتے تھے۔

۲۲ - اگست کو نکلسن صاحب نے لکھا کہ

ولسن صاحب کہتے ہین کہ بھاری توپون کے پہونچنے پر مین اپنی طرف سے حملہ کرنے کی کارروائی کرونگا۔ لیکن وہ اس بات کو ایک غیر مستقل طریقہ سے کہتے ہین جس سے مجکو شک ہوتا ہے کہ وہ ایسا کرین یا نہ کرین اور ارادہ پر قائم رہین یا نہ رہین۔ پس آپ اُنکو ارادے پر قائم رکھ سکتے ہین۔ وہ بالکل اس نازک کام کی صلاحیت نہین رکھتے اور مین یقین کرتا ہون کہ وہ خود اپنے دل مین اس بات کو تصور کرتے ہین۔

اس قسم کی صلاح ایسے شخص کو دینا تحصیل حاصل تھا۔ سر جان لارنس کو اس بات کے یاد دلانے کی

ضرورت نہ تھی کہ لوگون کو مستعد رکھین - میرٹھ مین غدر شروع ہونے کے زمانہ سے لیکر اب تک آنیسن برنارڈ ریڈ اور ولسن ہر ایک جنرل کو برابر تاکید کرتے تھے کہ دلیری کی کارروائی کرنا ازبس ضرور ہے - یہ بات بخوبی تمام کہی جا سکتی ہے کہ دلیری کی جو کچھ کارروائی ہوئی سر جان لارنس ہی اُسکے بانی مبانی تھے اور جنرل ولسن کے نام کی چٹھی جسکو مین ذیل مین نقل کرتا ہون اور جو اُسوقت لکھی گئی تھی جب جنگ دہلی کے دن کم رہگئے تھے اُن تمام ضروری باتون کے لحاظ سے جو کامل طور سے چٹھی مذکور مین درج کی گئی تھین مین سمجھتا ہون کہ اُنکے پرزور قلم کی اُن سب چٹھیون کو یاد دلائیگی جو جنرل آنیسن کے نام اُسوقت بھیجی گئی تھین جب علانیہ یہ تکرار پیدا ہوئی تھی کہ باغی شہر پر چڑھائی کرنا چاہیے یا اِس قصد کو بالکل فسخ کر دینا چاہیے -

۲۹ - اگست لاہور ۱۸۵۷ء

مائی ڈیر جنرل - وایلڈ صاحب کی رجمنٹ اس چٹھی کے وصول ہونے تک انبالہ مین پہونچ جائیگی - جمون کی سپاہ ایک دن بعد پہونچیگی - ۷ یا ۸ ستمبر تک اگر آپ اپنے ارادہ پر قائم رہیے تو یہ سب فوجین دہلی مین ہونگی - مین امید کرتا ہون کہ اُسوقت شہر پر حملہ کرنے کے لیے آپ کی حالت بخوبی مستحکم ہو جائیگی - مین چاہتا ہون کہ آپ سے کسی ایسی بات کرنے کا اصرار نہ کرون جو صائب حکمت عملی کی رو سے جائز نہو سکے - لیکن اِس بات کے کہنے مین بھی مین تامل نہین کر سکتا کہ اگر فوجی وسائل کافی طور سے موجود ہون تو حملہ کرنا نہایت ہی ضرور ہے - مجکو خود امید ہے کہ اگر آپ ایک مرتبہ شہر کے اندر اپنی سطوت قائم کر لینگے تو پھر مقابلہ چندان سخت نہ کرنا پڑیگا - مجکو یقین ہے کہ باغی لوگ نفاق کر کے اِدھر اُدھر منتشر ہو جائینگے اور بہتیرے اپنے ہتھیار بھی پھینک دینگے جو لوگ نہایت باغی ہین وہ مجتمع ہو کر گوالیار کو چلے جائینگے -

ص ۲۰۲

لیکن اُنھون نے شہر بچانے کا قصد کیا تو بھی اُنکو ناکامی ہوگی اور کوئی معقول کارروائی نہ کر سکینگے - رعایا کو اُنکی طرفداری سے بڑا نقصان پہونچا ہے - اور دہلی کو جیسا لوگ خیال کرتے ہین اُسطرح وہ مستحکم نہین ہے کشمیری پھاٹک سے لیکر دہلی کے پھاٹک تک کُل مشرقی حصہ کشادہ اور کُھلا ہوا ہے - اِس حصہ شہر مین صرف قلعہ کی عمارت مستحکم بنی ہے اور اندر جانے کے بعد یہ پہلے ہی گھر جائیگا جسوقت دو تین گولے برابر برسائے جائینگے تو اُسکے اندر کے لوگ بالکل گھبرا جائینگے - دہلی کی تمام شاہراہین چوڑی اور سیدھی ہین اور وہ خاص خاص پھاٹکون کو گئی ہین مخالفت کی حالت مین ہماری فوج مستحکم مقامات پر قبضہ کر سکتی ہے جیسے جامع مسجد اور وہ زمین جو کشمیری پھاٹک اور میگزین اور کالج کے درمیان ہے - بیگم صاحب کے مقبرے کا باغ اور اُسکے قریب بادشاہ باغ اور چاندنی چوک کے درمیان والی مسجد اِن سب مقامات پر کامل حفاظت کے ساتھ قبضہ کر لینا چاہیے - اگر حملہ ہونے کے قبل کل تدبیر کی درستی ہوگئی اور اُسکا حال افسرون کو سمجھا دیا گیا اور افسرون نے سپاہیون کو اپنے اختیار مین رکھا تو مین یقین کرتا ہون کہ جسوقت ہماری فوج اندر داخل ہو جائیگی کسی قسم کی سخت مخالفت نہوگی -

یہ وجہین مجکو اِس بات کے واسطے بہت قوی معلوم ہوتی ہین کہ جسقدر جلد حملہ کرنا ممکن ہو کیا جاسکے ہر ایک دن کی

تاخیر مین خطرہ بڑھتا جاتا ہے۔ ہر روز ناراضی اور فساد پھیلتا جاتا ہے۔ ہر روز یہ کھٹکا زیادہ ہوتا ہے کہ ہندوستانی رؤسا ہمارے خلاف سازش کرنے جاتے ہین پنجاب مین ہم لوگ کسی طرح سے مستحکم حالت مین نہین ہین پشاور ایک پولیٹکل کوہ آتش فشان ہے جسمین سے ہر روز آتش فشانی کا خطرہ رہتا ہے۔ منجملہ تین ولایتی پلٹنون اور ایک توپخانہ کی سپاہ کے ہمارے پاس صرف ایک ہزار آدمی کام کے لائق ہین۔ باقیماندہ اشخاص بخار مین مبتلا پڑے ہوے ہین۔ ہمکو ۰۰۰ ہندوستانی سپاہیون کی حراست کرنا ہے ایک رجمنٹ یعنی پلٹن نمبر [illegible] ابھی کل بغاوت کی عجب نہین کہ اس زمانہ مین کسی نہ کسی روز افغان لوگ ہماری گردن پر آکر سوار ہون۔ اگر کوئی بات امیر کی طرف سے ظہور مین آئی تو بیشک افغانون کو زیر کرنا پڑیگا بیماری کی فصل اب شروع ہونے لگی ہے تمام ملک مین ہمکو ہر وقت مقابلہ کے لیے تیار رہنا پڑتا ہے ہندوستانی سپاہیون کو معدودے چند ولایتی اور سکھ سپاہیون سے نگاہ رکھنا اور ڈرانا پڑتا ہے۔ ہر روز ہمارے پاس فوجون کے باغی ہونے کی خبرین پہونچتی ہین۔ وسط ہند مین ہماری حکومت محض برائے نام رہ گئی ہے۔ احاطۂ بمبئی کی حالت نہایت ہی نازک ہے۔ اودھ مین جنرل ہَویلاک صرف وہان کی جنگ کو سنبھال سکتے ہین اور کچھ نہین کر سکتے۔

مجھکو امید نہین ہے کہ جنوبی حصۂ ملک سے آپ کو کمک پہونچ سکے ابھی تو بہت دنون تک وہان کی کمک پہونچتی معلوم نہین ہوتی ہے دہلی مین موسم نہایت خراب ہے۔ موجودہ حالتون مین عرصہ تک وہان فوج کثیر کا یکجا رکھنا بھی خالی از خطرہ نہین ہے۔ گوالیار کی سپاہ بہت دن پیشتر چمبل پار اتر گئی ہوگی اور باغیون کو اس سے بڑی کمک پہونچی ہوگی ان سب وجوہون سے ہم لوگون کو جہان تک جلد ممکن ہو کارروائی کرنا لازم ہے۔ ہر ایک امر کے لحاظ سے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عجلت کا رروائی کی جائے۔

مین اس بات کی بھی سفارش کرونگا کہ آپ پولیٹکل افسرون کی بابت یہ صلاح پوچھیے گا کہ دہلی کے مسخر ہو جانے کے بعد کیا کارروائی کرنا ہوگی۔ اسمین شک نہین کہ ایک فوج باغیون کی اصل جمعیت پر فوراً دھاوا کریگی۔ اور بلا شک ایک گشتی کالم فوج دوابہ گنگا سے اُس پار جاکر تمام ملک کی گشت کریگا۔ علاقۂ دہلی کے قریب چھوٹے چھوٹے گشتی فوجی حصون کی ضرورت ہوگی کہ باغیون کی تنبیہ کرکے اُنکے ہتھیار چھین چھان لین۔ میری رائے ہے کہ جو فوج دہلی مین چھوڑی جائے وہ قلعہ پر قبضہ کر لے۔

ہم نہ اپنی پنجابی رجمنٹون کے کسی حصہ کو اور نہ اُس توپخانہ کے کسی حصہ کو جو پنجاب سے گیا ہے طلب کرینگے لیکن اگر ممکن ہوگا تو مین چاہتا ہون کہ ایک ولایتی رجمنٹ واپس چلی آئے۔ اُسکی مدد سے انگلستان کی کمک پہونچنے تک ہم بخوبی کارروائی کر سکینگے۔

اِس چٹھی کے پہونچنے کا اثر خود توپخانۂ محاصرہ کے اثر سے کچھ کم نہ پڑا ہوگا جو قطعی تدبیرون کے عمل مین لانے کی غرض سے اس زمانہ مین دہلی مین آکر داخل ہوا لیکن سَر جان لارنس نے اب بھی صرف اپنی تحریرات پر قناعت نہین کی۔ وہ چیمبرلین اور نکلسن ڈیلی اور نارمن اپنے پاس کے ان نہایت مستعد آدمیون کے ذریعہ سے بھی جنرل کو مستعد رہنے پر آمادہ کرنے کی کوشش مین تھے۔ چنانچہ وہ نارمن صاحب کو لکھتے ہین کہ۔

مجھکو یقین ہے کہ توپخانہ محاصرہ کے پہونچتے ہی جنرل وِلسن دلسوزی سے کام شروع کرینگے۔ اور جہان تک جلد ممکن ہوسکیگا

حص ۳۰۲

شہر پر حملہ کرینگے ۔ ہر ایک امر کے خیال کرنے سے یہی راے صائب معلوم ہوتی ہے ۔ مین نے یہ سب باتین جنرل وِلسن کو لکھکر بتلادی ہین ۔ اب اس سے زیادہ مین نہین کچھ کرسکتا آپ ہی لوگ اُنپر اپنا اثر ڈالنے کے وسائل ہین ۔ اگر ہم نے جنوبی ملک سے کمک پہونچنے کے انتظار مین تاخیر کی تو یہ خدا ہی کو معلوم ہے کہ کیا گذریگی ۔ عجب نہین ہے کہ نصف فوج بیماری مین مبتلا ہوجاے ۔ مجکو یقین ہے کہ چیمبرلین اور نکلسن صاحب فوراً جنگی کارروائی کرنے کی راے رکھتے ہونگے ۔ بیشک مجکو اچھی طرح سے اِس بات کا یقین نہین ہے کہ ہندوستان کا کوئی واقف کار اور آزمودہ کار آدمی کوئی دوسری راے دیگا ۔ ہر ایک روز کی تاخیر اور الجھاؤ پیدا کرتی ہے اور معاملات مین ہٹکاین ڈالتی ہے ۔ ہر روز ایک نہ ایک رجمنٹ اور باغی ہوتی ہے اور تھوڑے ہی دنون مین کوئی ہندوستانی سپاہ ہماری طرفدار نہ رہجائیگی ۔

اسی طرح وہ ہر ڈوجی گریتھڈ صاحب کو لکھتے ہین کہ ۔

مجکو امید ہے کہ آپ اِس راے سے اتفاق کرینگے کہ توپخانہ محاصرہ کے پہونچنے پر فوراً سختی اور نقصان رسانی کی کارروائی شروع کی جاے ۔ میرے نزدیک حملہ کرنے کی نسبت تاخیر مین زیادہ خطرہ ہے ۔ یہ بھی ایک عمدہ حکمت عملی ہے کہ ہماری طرف سے اُسوقت حملہ ہوجاے جب باغی لوگ دبے ہوے ہین ۔ آیا مسٹر کالوِن یا سُپریم گورنمنٹ کے پاس سے آپ کے نام کوئی ایسا بھی حکم آیا ہے کہ دہلی کے مسخر ہوجانے کے بعد کیا کارروائی کرنا ہوگی ۔ یہ ایک بڑی بھاری بات ہے کہ دشمن کو کاری ضرب پہونچائی جاے تاکہ پناہ گزین بریگیڈ نکلکر معرکہ مین جم نہ سکے ۔ ۔ ۔ ۔ یہان ہم لوگ خیریت سے ہین لیکن پشاور مین بیماری بہت پھیلی ہوئی ہے ۔ اگر افغانون نے اِدھر رخ کیا تو ہمکو بہت مشکل پڑیگی ۔ دہلی بہت جلد مسخر نہین ہوسکتی ہے ۔ پشاور مین اب تک ۷۰۰۰ ہندوستانی سپاہی موجود ہین جسمین سے ۴۰۰۰ مسلح ہین ۔

لیکن گو جان لارنس حملہ کرنے کے کیسے ہی خواہشمند کیون نہ رہے ہون وہ اپنے بعض صلاح کارون کی طرح اِس بات کے خواہشمند نہ تھے کہ حملہ کے قبل یا بعد جہان تک خونریزی ہوسکے کی جاے ۔ وہ اُن سکھون کو جو دہلی مین تھے باغی سپاہیون کے ساتھ سزایابی سے بچانے کے بہت خواہشمند تھے اور یہ بھی چاہتے تھے کہ جن سپاہیون نے اپنے افسرون کو عمداً مار ڈالا ہے اُنکے اور ایسے سپاہیون کے مابین جنھون نے اور قسم کے شدائد کیے ہین امتیاز کیا جاے اُنکے اور وِلسن صاحب اور نکلسن صاحب کے درمیان اس بارے مین بڑی خط کتابت ہوئی ۔ وِلسن صاحب چاہتے تھے کہ اِن نیم بے قصور سپاہیون کے عذرات کی سماعت کی جاے لیکن اس کام کی جوابدہی وہ اپنے ذمہ نہین لینا چاہتے تھے ۔ اُنھون نے سر جان لارنس کی طرف متوجہ ہوکر اُنسے صلاح پوچھی اور اُنکی چٹھی کا اُنھون نے جو جواب دیا وہ یہ ہے ۔

آپ کو خوب معلوم ہے کہ مجکو دہلی یا معاملات دہلی کے بارے مین کسی طرح کا کوئی اختیار نہین ہے لیکن مین خیال کرتا ہون کہ ہر ایک افسر کو اپنے امکان بھر سرکار کی مدد کرنا چاہیے اور جس مقام پر جوابدہی کی ذمہ داری کا موقع ہو وہان جوابدہی بھی اپنے ذمہ

لے لینا چاہیے ---.... سازش ایسی کثرت اور غدر اِس عام طور پر ہوا ہے کہ ہر شخص کے خلاف کینہ کشی کے ارادہ سے جنگ کرنا غیر ممکن ہے ہم اُن تمام باغیون کو جو ہم سے لڑے ہین قتل نہین کر سکتے جسکی خطا کم ہے اُسکے لیے عفو کا دروازہ جتنی جلدی ہم کھولدین اُسیقدر ہر شخص کے واسطے بہتر ہے۔

نکلسن صاحب نے اِس بارہ مین جان لارنس سے تمام تر اتفاق راے کیا - وہ ہمیشہ جنگ کے لیے خم ٹھوکے بیٹھے رہتے تھے اور جسطرح بندھا ہوا کتا مارے ہوے شکار کو دیکھ دیکھکر ہاتھ پاؤن مارتا ہے اُنکی بھی وہی کیفیت تھی - لیکن سر جان لارنس کے نام اعلی کمان افسرون کی نالائقی کے بارے مین نکلسن صاحب نے جو چٹھیان لکھی تھین اُنمین ایک یہ بات بڑے لطف کی پائی جاتی ہے کہ اُنھون نے اُن لوگون کے فوائد کا بڑا لحاظ رکھا جنہین باوصف اِس بات کے کہ اُنسے صرف حال ہی مین اُنکو تعارف حاصل ہوا تھا اُنھون نے آیندہ کے لیے استعداد اور اُمید دریافت کرلی - مین ابھی بیان کرچکا ہون کہ اَلگزینڈر ٹیلر کی اُنھون نے کسقدر خبر گیری کی یہان اُسکا ایک اور نمونہ دکھلایا جاتا ہے -

مین رینڈال صاحب افسر رجمنٹ نمبر ۵۹ کو اسٹافرڈ صاحب والی سپاہ کے اَجیٹنی کا عہدہ دیتا تھا لیکن وہ صرف اپنی ادنی درجہ کی تنخواہ پر یہین کام کرنا پسند کرتے ہین - شاید مجھپر کوئی واردات گذر جاے تو آپ اسکا خیال رکھیے گا کیونکہ یہ ہر شخص کا کام نہین ہے کہ وہ اسٹاف کی ملازمت سے اِنکار کرکے اپنی رجمنٹ کی تنخواہ پر بلا ترقی عہدہ قناعت کرے اور خندقون مین کام کرنا منظور کرے - اِسکے سوا رینڈال صاحب بڑے ثابت قدم ہوشیار اور راستباز شخص ہین -

اِس بات کا بیان کرنا خالی از لطف نہین ہے کہ جس افسر کی بابت نکلسن صاحب نے ٹریمو گھاٹ اور دہلی کے خندقون کے قریب افسر مذکور کی جن کارروائیون کو دیکھکر قریب قریب اپنے دم واپسین کے وقت اپنے چیف سے اِس دلسوزی کے ساتھ سفارش کی تھی وہ جان لارنس کے گورنر جنرل ہونے پر اُنکا ایڈیکانگ مقرر ہوا اُنکی بڑی بیٹی سے اُسکی شادی ہوئی اور اُنکے مرنے کے چند ہی روز پیشتر دنیا کے لوگون کے سامنے لارڈ لارنس کے واقعات پشاور کی ٹھیک ٹھیک حکمت عملی کا حال پیش کرنے کا مقدس کام اُسکے سپرد ہوا جسکو صاحب موصوف نے اب میرے سپرد کیا ہے اور مین نے باب آخر مین اُس فرض کو ادا کیا ہے -

محاصرہ کا توپخانہ ۴ ستمبر کو پہونچا اور اُسکے بعد فوراً ہی جمون کی سپاہ اور وایلڈ صاحب کی رجمنٹ پہونچی - اور اب جان لارنس اُس سب کارروائی کو کرچکے جو اُنکے امکان مین تھی اور اِس اہم معرکہ کی اخیر کارروائی کے لیے ہر شے تیار تھی بلکہ مجکو یہ کہنا چاہیے کہ کمان کے جنرل کو چھوڑکر ہر ایک شے تیار تھی - جان لارنس بارٹل فریر صاحب کو خوشی مین لکھتے ہین کہ -

محاصرہ کا توپخانہ کل دہلی مین پہونچ گیا - ہمکو چاہیے کہ دس دن کے اندر شہر پر قبضہ کرلین - اگر نکلسن صاحب کمان پر ہوتے

تو بھی ہوتا ۔ ۔ ۔ ۔ مجکو امید ہے کہ کل تک یہ سننے مین آئیگا کہ اقل درجہ تمیس توپون کی باڑھ سے حملہ کیا گیا مجکو امید ہے کہ کامیابی ضرور حاصل ہوگی اور بہت جلد حاصل ہوگی - ہم تاخیر کو جائز نہین رکھ سکتے۔

اور ۶ ستمبر کو ایک اور چٹھی مین اُنھون نے لارڈ کیننگ کو کچھ فخریہ طور پر نہین بلکہ واجبی طور پر اُس امر کا لحاظ کرکے جسکو اُنھون نے اپنے صوبہ سے کیا تھا اور جسکو ہر ایک جنرل یکے بعد دیگرے "قمار باز کا پانسہ" کہتا رہا لیکن اگر وہ پانہین تو شتابہ مجم سے ضرور اُسکی تعبیر کی جاسکتی ہے مندرجۂ ذیل عبارت تحریر کی -

مجکو یقین ہے کہ گولہ اندازی آج رات یا کل صبح کو شروع ہو جائیگی اور خدا کی مدد سے ۱۱ تاریخ دہلی مسخر ہو جائیگی - پچاس برس کا عرصہ ہوا کہ اس تاریخ ہم نے پہلے پہل دہلی کو فتح کیا تھا - ہر ایک بات جو ہمارے امکان مین تھی دہلی کی فوج کو کمک پہونچانے کی بابت عمل مین لائی گئی - ہمارے بچانے سے جو جو آدمی بچ سکتا تھا بلکہ شاید اُس سے زیادہ ہم نے بھیجدیا ہم نے اُسکے واسطے بیلدارون پیادون اور سوارون کی پلٹنین بھرتی کین کسی شے مین جو خیال کی جاسکتی تھی کاہلی نہین کی گئی - یہان تک کہ توپخانہ کے لیے بالو کے تھیلے بھی منگواکر بھیجدیے گئے -

نکلسن صاحب کی ایک چٹھی سے جو ۷ ستمبر کو لکھی گئی تھی ایک طرفۃ العین کے لیے صورت معاملات پر پردہ پڑتا ہے -

انجنیرون نے حملہ کرنے کی تدبیر کی بابت ہم سے صلاح پوچھی مگر ولسن صاحب نے نہین پوچھی - وہ مجھسے کہتے ہین کہ ہم لوگون نے نکلسن صاحب کی راے لینے کی بابت ولسن صاحب سے کہا تھا مگر وہ بالکل خاموش رہے کچھ جواب نہین دیا - مین قیاس کرتا ہون کہ شاید اُنکو اس بات کا خوف ہے کہ کہین میرا رسوخ بڑھ نہ جائے باینہمہ مجکو اس بات کی کچھ پروا نہین ہے کہ وہ براہ راست یا انجنیرون کے ذریعہ میری صلاح پوچھین برنارڈ صاحب کی طرح وہ بھی "قمار باز کا پانسہ" اس مہم کو کہتے ہین - مین سمجھتا ہون کہ ہم لوگ اس بات کی امید کرنے کے مستحق ہوسکتے ہین کہ ہمکو کامیابی ہوگی اور مجکو یقین ہے کہ قبل اسکے کہ دوسرا ہفتہ ختم ہو قلعہ کے برجون پر ہمارا جھنڈا اُڑنے لگیگا - ولسن صاحب نے مجھسے کہا ہے کہ وہ مجکو گورنر نامزد کرنے کا قصد رکھتے ہین اور اُسکے واسطے مین اُنکا مشکور ہون - اگرچہ مین زیادہ اُس صورت مین مشکور ہوتا اگر اُنھون نے تعاقب کرنے والے کالم فوج کی افسری مجکو دینے کا قصد ظاہر کیا ہوتا -

مقام محاذی دہلی مورخہ ۷ - اگست (ستمبر) ۱۸۵۷ء -

یہ صاف ظاہر ہے کہ نکلسن صاحب نے انتشار مین اس چٹھی اور دوسری چٹھیون کی تاریخ لکھنے مین جو آخری گولہ اندازی کے زمانہ مین تحریر کی گئی ہین مہینہ کے مقام پر ستمبر کی جگہ اگست لکھا ہے اگست کا مہینہ ایسے جلد باز آدمی کے آگے بہت دیر مین ختم ہوتا لیکن اب وہ قریب الوقوع جنگ کے ولولہ مین اُسکو فراموش کر گئے -

مین دو سطرین اُس امر کی تصدیق کے لیے اِسوقت آپ کو لکھ رہا ہون جسکو ولسن صاحب نے تحریر کیا ہوگا کہ آج رات کو ہم لوگ نمبر اول بھاری توپخانہ سے چھ سو پچاس گز کے فاصلہ پر سے گولے چلائینگے - توپخانہ نمبر ۲ و نمبر ۳ سے کل رات کو ۵۰۰ - اور ۲۵۰ گز کے فاصلہ پر سے گولے چلائے جائینگے - مین حملہ کرنے کی تدبیر اس خوف سے نہ لکھونگا کہ مبادا چٹھی کسی اور کے ہاتھ لگ جائے - ولسن صاحب اپنے دل مین کہتے ہین کہ میرا دماغ مختل ہوا جاتا ہے اور یہ صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ وہ کہتے ہین وہ صحیح ہے - ۔ ۔ ۔ ۔ پوربیا سپاہیون کا جوش

اب بالکل خاموش ہے اور اُنکا یہ خیال صریح البیان ہے کہ اُنسے غلطی ہوئی۔

لیکن جس بیتابی مین وہ گذشتہ زمانہ کے ایک مہینہ کو بھول گئے تھے اُسی بیتابی سے آیندہ زمانہ کے قیاس کرنے مین بھی ایک مہینہ اُنکو فراموش ہوگیا چنانچہ اُسکے بعد کی چٹھیون سے صاف ہویدا ہے۔

مقام محاذی دہلی مورخہ ۹۔ اگست (ستمبر) ۱۸۵۷ء

آج صبح کو باٹریان تیار نہین ہوسکین لہذا ہم لوگ آج صرف موری کو خاموش کرینگے۔ کل ہم گولیان اور گولے چلائینگے اور گیارہوین تاریخ جو ایک عجیب قسم کی مطابقت سے پہلے مرتبہ دہلی کے فتح ہونے کا دن پڑا ہے ہم لوگ حملہ آور ہونگے کشنری لیبہ کی ہمکو بڑی شکر گزاری کرنا چاہیے۔ معلوم نہین کہ بیچارے ضعیف راس صاحب (کمشنر سابق) کس سبب سے قضا کر گئے۔ گریتھڈ صاحب کے نام آپ نے جو چٹھی بھیجی تھی اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اور میٹکاف صاحب دونون بشاش ہوگئے۔

لیکن اب نکلسن صاحب کی امیدین اور بڑھ گئین۔ کچھ تاخیر اور ہوئی اور ۱۱ ستمبر کو صاحب موصوف نے ایک اور چٹھی لکھی جو ایک غمناک لطف رکھتی ہے کیونکہ وہ کیا بلکہ ہر شخص کے نام کی یہ آخری چٹھی تھی۔

مقام محاذی دہلی ۱۱ ستمبر ۱۸۵۷ء

میرے پیارے لارنس صاحب۔ باٹریون کے سبب سے ایک دن کی اور تاخیر ہوئی لیکن مجکو معلوم نہین ہوتا کہ اب اور تاخیر کسطرح ہوسکیگی۔ بازی اسوقت بالکل ہمارے ہاتھ مین ہے۔ ہم صرف ایک بازیگر چاہتے ہین جو بتائی ہوئی چالین چلا کرے۔ خوش قسمتی تمام قسم کے عذرات اور رخنہ اندازیون اور ایک مرتبہ اور اس بات کی دہمکی دینے کے بعد کہ توپین واپس کرلی جائینگی اور قصد حملہ فسخ کردیا جائیگا ولسن صاحب نے ہر ایک شے انجنیرون کے سپرد کردی اور دہلی کے فتح کرنے کی تعریف کے وہی مستحق ہونگے سواے اُنکے اور کوئی شخص نہین ہوسکتا ہے۔ اگر ولسن صاحب نے توپون کو ہٹا لینے کی دہمکی پر عمل کیا ہوتا تو مین بالکل اس بات پر آمادہ تھا کہ فوج سے کہکر اُنکو علیحدہ کردون اور اُنکی جگہ دوسرا شخص مقرر کرون۔ مین نے اپنے زمانہ مین بہت سے بیکار جنرل دیکھے ہین لیکن جیسے جاہل اور غوغائی اور رخنہ انداز یہ ہین ویسا کوئی نہ تھا اور جسوقت یہ مقام فتح ہوجائیگا تو کسی بات سے مجکو اس امر کی ترغیب نہوگی کہ مین ایک دن بھی اُنکی ماتحتی مین کام کرون۔ انجنیرون کے جواب مین پچھلے مرتبہ جو خبر بھیجی گئی تھی اُسکی عبارت یہ ہے "مین انجنیرون سے بالکل مختلف الراے ہون۔ جو تدبیر وہ سوچے ہین اگر بالکل ناممکن نہین ہے تو اُسمین مشکلات حد سے زیادہ لاحق ہین لیکن چونکہ میری راے مین اور کوئی تدبیر نہین معلوم ہوتی ہے اسواسطے مین چیف انجنیر کی شکایتون کو جو اصرار کے ساتھ کی گئی ہین منظور کرتا ہون"۔ مندرجہ بالا الفاظ قریب قریب وہی ہین جنکو ولسن صاحب نے استعمال کیا تھا۔ اور اسپر بھی صاحب موصوف نے ہرگز اُس زمین کی جانچ نہین کی جن پر بریچنگ باٹریز قائم کرنے کی انجنیرون نے تجویز کی تھی۔ مین یقین کرتا ہون کہ سیرٹھ مین جو سانحہ گذرا اُسمین جنرل ہیوٹ کی کوئی خطا نہین تھی صرف ولسن صاحب کی خطا تھی۔ اور ہر طور سے یہی پایا جاتا ہے کہ ہنڈون کی لڑائی مین وہ زبردستی بھیجے گئے تھے اور کوئی لبس اُنکا نہ چل سکا وہی اب بھی کہا جاسکتا ہے۔ وہ انجنیرون کو اجازت

ص ۲۰۸

دے رہے ہین کہ جنگی کارروائی کرین تو اسکی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ جانتے ہین کہ فوج اب ہرگز خاموش نہ رہیگی۔

آپ کا بڑا صادق دوست

جے نکلسن

اِس عجیب طور کی سخت تحریر کے بعد نکلسن صاحب کے لکھنے پڑھنے کا کام جسکو وہ اسقدر ناپسند کرتے تھے ختم ہوگیا۔ صرف انکی حکمی تلوار کا کام باقی رہا۔ یہ خبرین کہ سر جان لارنس نے دہلی کے فتح ہونے کے بعد وہان کی کمان کے لیے نکلسن صاحب کو نامزد کیا ہے اور انکی سفارش ایک اور عہدہ کے واسطے جسکو وہ شہر کی کمان سے بھی مرجح جانتے تھے یعنی تعاقب کرنے والے حصۂ فوج کی افسری کے لیے نامزد کیے گئے اور پھر امن وامان قائم ہو جانے کے بعد کمشنری لیہ کے واسطے منتخب ہوے ہین حملہ کے تھوڑے ہی زمانہ بعد یکے بعد دیگرے صاحب موصوف کو خبرین پہونچین اور اگر انکو کبھی شک تھا تو اب اِس بات پر ضرور یقین ہو گیا ہوگا کہ اُنکے افسر اعلیٰ سر جان لارنس اُنکی خدمتون کے نہایت ہی معترف تھے۔ آخری چٹھی (۹ ستمبر کو) جو جان لارنس نے نکلسن صاحب کے نام بھیجی تھی اُسمین لکھا تھا کہ وہ مجکو یقین ہے کہ اِس چٹھی کے پہونچنے تک آپ دہلی مین داخل ہو جائینگے اور آپ حملہ کے خطرہ سے بچ جائینگے اور مزید اعزاز حاصل کرینگے،، نکلسن صاحب کو ”مزید عزت،، بیشک حاصل ہوئی لیکن کمشنری لیہ پر مقرر ہونے یا جس شہر پر اِس جنگ کے بعد اُنھون نے قبضہ کیا تھا اُسپر حکومت کرنے یا تعاقب کرنے والے کالم فوج کے رہنما ہونے کے ذریعہ وہ اعزاز مزید نہین حاصل کرنے پائے۔

گولہ اندازی اور حملۂ تسخیر دہلی کے متعلق مشرح اور مفصل حالات لکھنے کی اِس کتاب مین گنجایش نہین ہے صرف محاصرہ کی بڑی بڑی کارروائیون کے مختصر حالات جو ابتدا سے انتہا تک مع اُنکے متعلق واقعات کے زمانۂ حال کی کسی لڑائی مین اپنی نظیر نہین رکھتے بیان کرنے کے لیے کافی ہین۔ حملہ کے لیے شہر پناہ کا جو حصہ منتخب کیا گیا تھا وہ حصہ وہ تھا جو پہاڑی کے محاذی واقع تھا اور دریاے جمنا سے لاہوری پھاٹک تک کل شہر پناہ کا ایک ثلث تھا۔ اسمین موری اور کشمیری برج اور دریا کے برج بھی داخل ہین جنمین سے ہر ایک پر چودہ چودہ توپین چڑھی ہوئی تھین۔ ہر ایک زیادہ تر ہمارے ہاتھون کا بنایا ہوا تھا اور ہر ایک برج سے پچھلے دو مہینہ کے عرصہ مین اُنکے اصل بنانے والونپر برابر ہر روز گولے اور گولیان برستی رہین اور درمیان مین ایک روز بھی توقف نہین ہوا۔ شہر پناہ کی دیوار اسطور کی نہین بنی ہوئی تھی کہ اُسپر ہماری توپین روسکتین لیکن یہ بھی چوبیس فیٹ بلند اور بارہ فیٹ چوڑی تھی۔ اگر دس یا بیس ہزار آدمی

ص ۲۰۹

جو حکم دینے کے ساتھ ہی ہر وقت مہیا ہوسکتے تھے اِس کام مین لگا دیے جاتے تو چند ہی روز کے عرصہ مین وہ ایک حصن حصین قائم کرسکتے تھے جسمین صرف چند ہی توپون کے چڑھا دینے سے جو وہان موجود تھین سارا مورچہ مستحکم ہو جاتا اور بہت مشکل سے شکست ہوسکتا۔ مگر محصورین نے یہ کام پہلے کیون نہین کیا۔ یا اب اسوقت بھی اُنھون نے اس کام کے اتمام کا قصد کیون نہین کیا۔ اگر باغیون نے

ایک بھی متنفس ہوشیار فوجی افسر دہلی مین اسطرح سے لاکر کھڑا کیا ہوتا جس طرح تھوڑے زمانے کے بعد جب بالکل اُسکا وقت باقی نہین رہ گیا تھا ہندوستان کے دوسرے حصون مین کیا گیا اور اگر کوئی ایسا جنرل درجۂ دوم کے اختیارات کا بھی ہوتا جو اپنے وسائل سے بطور کافی کام نکال سکتا اور اپنے اوپر کامل بھروسہ کرکے فوج کو ہمت دلائی ہوتی تو اسمین شک نہین کہ شہر دہلی کا مسخر ہونا ایک غیر معین مدت تک یا بہرحال اُس زمانہ تک تو ضرور ہی ملتوی رہتا جب قاعدہ کے ساتھ جنگ اور ضابطہ کے ساتھ محاصرہ کرنا ممکن ہوتا۔

دیوار کے باہر ایک خندق ۲۵ فیٹ کی چوڑی اور ۱۶ فیٹ کی گہری واقع تھی کہ اگر اُسکے اوپر کے مورچے اور برج اُسکے محافظون سے پہلے خالی کر دیے جاتے تو اُسکے عبور کرنے مین لوگ اُسی کے اندر مر کر رہ جاتے۔ نہایت معتمد محقق کہتے ہین کہ کسی مستحکم مقام کے محاصرہ کرنے والون کی تعداد کو محصورین کی تعداد سے سہ چند ہونا چاہیے۔ دہلی مین یہ مناسبت بالکل برعکس تھی بلکہ یہ کہیے کہ محصورین کی تعداد محاصرون کی تعداد کی نسبت سہ چند سے بھی زیادہ تھی۔ فوج محصور کی تعداد اقل درجہ ۴۰۰۰۰ تھی اور محاصرہ کرنے والون کی تعداد اُس وقت بھی جب پنجاب کے جانے والون مین ایک شخص بھی باقی نہین رہ گیا تھا ۱۱۰۰۰ تھی۔ اور منجملہ اِس تعداد کے گورون کی سپاہ ۳۰۰۰ سے زائد نہ تھی۔ جمون کی فوج جسمین ۲۰۰۰ آدمی تھے اُسیوقت کیمپ مین داخل ہوئی تھی اور بعض افسر اُسکو شبہہ اور تنفر کے ساتھ دیکھتے تھے۔ ہماری بھاری توپین صرف ۵۴ تھین اور دہلی کے باغیون کے پاس ۳۰۰ توپین تھین۔ توپخانہ کے آدمیون ہمارے پاس صرف ۵۸۰ آدمی تھے اور اسمین سے بھی بہت لوگ گھوڑچڑھی توپون سے علاقہ رکھتے تھے اور اُنکی مناسب خدمتون سے باڑی مین کام کرنے کے لیے اُنکی طلبی ہوا کرتی تھی۔ پھر اُنکی قلیل تعداد پوری کرنے کے لیے بھالے بردارون اور رفیقون مین سے ایسے لوگ طلب کیے گئے جنھون نے پیشتر کبھی توپ کو ہاتھ سے چھوا بھی تھا اور ان لوگون کو ایسے وقت توپخانہ کا کام سیکھنا پڑا جب دشمنون کی جانب سے برابر گولے چلتے تھے اور یہ بغیر کسی آڑ کے اُنکے سامنے پڑتے تھے۔ یہ ایک سخت شاگردپیشگی تھی مگر اُنھون نے بڑے اشتیاق سے اُسکو قبول کیا اور نہایت عمدگی سے اِس کام کو انجام کیا۔

جسوقت پنجاب کے جانے والے آدمیون اور توپون سے پچھلے آدمی اور پچھلی توپ تک پہونچ گئے تھے تو اُسوقت محاصرہ کی عام حالت یہ تھی۔ مگر سخت تعجب ہے کہ جس جنرل کے ذمہ ساری جوابدہی تھی وہ آخری ساعت تک بھی اُن تدبیرون کے متعلق غلط فہمی مین پڑا رہا جو انجنیرون نے نہایت آرزومنت کرکے بتائی تھین کہ اُنپر عمل کیا جائے۔ اور نہایت حیرت ہے کہ جنرل موصوف کے لیے ایسے لوگون کی یاددہانی کی حاجت پڑی جنپر اِس قسم کی کوئی بھاری جوابدہی نہ تھی کہ ہندوستان تمام قوانین جنگ کی خلاف ورزی کرکے فتح کیا گیا اور اِس قاعدۂ کلیہ سے دہلی کو مستثنیٰ کرنے کی حاجت نہین ہے۔

ص ۲۱۰

۷ ستمبر کو شام کے وقت میدان جنگ تیار کیا گیا۔ شب کو الگزینڈر ٹیلر (یہ وہ شخص ہے جسکی پیشین گوئیون کو شاید میرے ناظرین کتاب مین سے کسی شخص نے فراموش نہ کیا ہوگا) کی ذاتی ہدایتون کے بموجب اول باڑی موری برج سے سات سو گز کے فاصلہ پر قائم کی گئی صاحب موصوف کی موجودگی سے جوش اور ولولہ مین آکر سب سپاہیون نے اپنی جانون پر کھیل کھیل کر کام کرنا شروع کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اُنکے سبب سے کیا نتیجہ پیدا ہوگا۔ لیکن باوصف اُنکی تمام کوششون کے پہلے پہل جسوقت ہمارے توپخانہ مین آگ چمکی تو اُسوقت صرف ایک توپ لگی تھی جسپر اور جسکے ہر ہر آدمی پر جیسا جیسا وہ نشانہ پر آتے گئے غنیم کے مورچے سے بیحساب آگ برستی تھی۔ آخرکار باڑی کامل ہوئی اور اُسوقت قلعہ اور برجون وغیرہ کی گچ کے ٹکڑے اُڑنے لگے۔ یہ ایک عجیب و غریب امر دیکھنے مین آیا تھا۔ صبر کے ساتھ انتظار کرنے اور جو حملے باربار ہوتے تھے اُن کے روکنے اور ایک ایسے دشمن پر جو ظاہرا پھر فتح حاصل کرنے کی بے انتہا امید رکھتا تھا اور جس کے مورچے لڑنے کے لیے بے شمار تھے بدقت فتح حاصل کرنے کا وقت اب ایک قصہ پارینہ ہوگیا تھا اور اُلٹی سیفی چلانے کا وقت پہونچ گیا تھا۔

اسکے بعد کے پانچ دن اور پانچ راتون مین انھین مشکلون بلکہ اُن سے بڑھی ہوئی مشکلون کی حالت مین تین باڑیان (دمدمے) اور قائم کی گئین۔ اُن مین سے ایک باڑی پانی کے برج سے صرف ۱۶۰ گز کے فاصلہ پر تھی اور بھاری توپون کو وہان تک گھسیٹ کر لے جانا پڑا جس حالت مین غنیم کی طرف سے گولیون کی بوچھار پڑ رہی تھی مسٹر ہربی نارمن صاحب کہتے ہین کہ گولیون کا جیسا مینہ غنیم کی طرف سے برس رہا تھا لڑائیون مین ویسا بہت کم برسا ہے۔ چھ دن کی گولہ اندازی مین ہوشیاری بہادری استقلال اور مستعدی کے جو کارہائے نمایان ظہور مین آئے اُنکے لیے مندرجہ ذیل اشخاص کے نام ہمیشہ عزت کے ساتھ زبان پر جاری ہونگے۔ یعنی بیرڈ اسمتھ صاحب چیف انجنیر جنھون نے تمام تدبیرین نکالی تھین۔ الگزینڈر ٹیلر جنھون نے اُن تدبیرون کی تعمیل کی تھی اور ہر ہر بات اور ہر مقام مین

جادھر دیکھتا ہون اُدھر تو ہی تو ہے

معلوم ہوتی تھی۔ براینڈ صاحب ٹومس صاحب کیمبل صاحب اور اسکاٹ صاحب جو اپنے اپنے دمدمون کے کمانیر تھے ظاہرا معلوم ہوتا تھا کہ گرمی اور کھلے میدان اور اضطراب اور خطرۂ عظیم سے اُن لوگون کے دلون مین کام کرنے کا اور زیادہ جوش اور ولولہ پیدا ہوتا جاتا تھا۔ ۱۲ تاریخ چارون دمدمے پہلے پہل یکبارگی شہر کی دیوارون پر باڑھ مارنے کے لیے تیار ہوگئے اور پہلی ہی مرتبہ جب چارون دمدمون سے یکبارگی گولے چلے ہونگے تو بیباک سے بیباک باغی بھی اپنے دل مین یہ سمجھنے لگے ہونگے کہ بس اب بازی ہاتھ سے جاتی رہی۔ ۴۵ توپون کی ضرب اور گزون کی جھنکار بدنصیب شہر کو یکبارگی ہلا دیا ہوگا اور جسوقت ہر ضرب کا دھوان بیٹھا اور بڑے بڑے برج زمین پر گرتے ہوئے دکھائی دیے اور گولون کے ٹوٹنے سے مورچے شکست ہوئے اور اُنکے محافظ جان لیکر آڑ مین یا بالکل شہر کے اندر بھاگنے لگے تو ہماری

ص ۲۱۱

فوج مین خوشی کے نعرے ہر چہار سمت سے گونجنے لگے - اسکے بعد ۸ ہم گھنٹہ تک ایک طرفۃ العین کے لیے بھی گولیون کی سنسناہٹ اور توپخانہ کی گرج موقوف نہین ہوئی تھکے ہوے گولہ انداز (جسوقت اُنکی جگہ دالنٹیر لوگ بلاکر مقرر کردیے جاتے تھے) بعض اوقات عجلت مین چند لمحہ آنکھ لگانے (بلکہ غافل نیند مین سو جانے تھے) کے لیے توپون ہی کے نیچے لیٹ جاتے تھے اور پھر اُٹھکر دوچند جوش کے ساتھ اپنا کام کرنے لگتے تھے - پُرانے سکھ جو توپخانہ مین تھے اور جنکو جان لارنس نے بذات خاص اِس کام کے لیے منتخب کیا تھا اور مذہبی سکھ بھی جو جان لارنس کے بھیجے ہوے تھے اُنکی بردباری اور ہمت خود ولایتیون کے مانند ظاہر ہوئی - اور سب سے زیادہ تعجب کی بات توسقون اور دیسی خدمتگارون کا جبر یہ تحمل تھا جنکے ساتھ رنگ اور قوم کی اُس عداوت مین جو اِس خوفناک لڑائی سے پیدا ہوئی تھی اُنکے آقاؤن نے عمدہ سلوک نہین کیا اور وہ آقاؤن کی خدمت کرنے پر گولے اور گولیون کی ایسی بوچھار مین دست بستہ کھڑے تھے -

غنیم کے لوگ باوصف اِس امر کے کہ وہ مورچون سے ہٹا دیے گئے تھے اور بہت سی توپین مورچون پر سے اُتار دی گئی تھین اب تک مایوسی مین ہمت باندھکر لڑتے جاتے تھے - اُنھون نے چھوٹی اور ہلکی توپین سامنے لگائین جنکے گولون سے ہمارے دمدمون مین جابجا سوراخ ہوگئے - اُنھون نے نہرون اور باغات وغیرہ کو جو شہر کے سامنے واقع ہین حکمی گولہ اندازون سے کیمپ بھر دیا تھا اور اُن لوگون نے ہمارے گولہ اندازون کو جو کام مین مشغول تھے چُن چُن کر گولیان مارین اور اُنکے بالاپوش گولیون سے سوراخ دار کردیے - ایک مرتبہ اُنھون نے عقب سے بھی ہم پر حملہ کرنے کا قصد کیا - اور آخر مین جب وقت باقی نہین رہا تھا تو اُنھون نے گرے ہوے دمدمون کے پیچھے ایک شہر پناہ دیوار بھی اُٹھانا شروع کی جس سے وہ نہایت محفوظ ہوجاتا -

ص ۲۱۳

۱۳ - تاریخ رات کو معلوم ہوا کہ گولہ اندازی نے بخوبی اپنا کام کیا اور چار نوجوان افسران محکمۂ انجنیری یعنی گریتھڈ صاحب اور ہوم صاحب اور میڈلے صاحب اور لینگ صاحب باغون مین چپکے چپکے غنیم کی چھیڑ چھاڑ کرنے والے آدمیون کے پیچھے جاکر خندقون مین اُتر گئے اور دیکھ بھال آئے کہ کہان کہان پر شہر پناہ کی دیوار ٹوٹ گئی ہے - اور یہ خبر لائے کہ وہان کے شگاف ایسے نہین ہین جو دیوار توڑ دین لیکن اگر تدبیر کی جائے تو ممکن ہے کہ گر جائین - اِس امر کے معلوم ہونے سے کہ شگافون کی آزمائش کیا ہو رہا ہے کونسل جنگ کو اِس امر کے قطعاً تجویز کرنے کی ترغیب ہوئی کہ جس وقت یہ تدبیر ممکن العمل ہے اُسی وقت مہم کے سر کرنے کا بندوبست کرنا چاہیے - چنانچہ ساتھ ہی اسکے وہ خوفناک حکم جسکا عرصہ سے اِس اشتیاق کے ساتھ انتظار کیا جاتا تھا اور جو بہت سے شائقین جنگ کے لیے پیام موت تھا کمپ کے اندر ایک آدمی کے منہ سے جاری ہوا کہ "آج نصف شب کو رات کے حملہ ہوگا" یہ خبر ہی فرد فرنگی کی ساعت تھی مگر ساتھ ہی اُسکے آدھی رات کا وقت تھا - تدبیرین سب ٹھیک ٹھیک ہین جو بہت عرصہ سے تجویز ہو چکی تھین اور آدھ گھنٹہ توقف اور تیاری کے لیے جو دیے گئے تھے وہ رفتہ رفتہ تمام ہوگئے -

ساعت معینہ کے پہونچنے سے بہت پیشتر ہمارے آدمی لڈلو کاسل مین پہونچ گئے یہی مقام اُنکے جمع ہونیکے لیے مقرر کیا گیا تھا اور عجیب بات ہے کہ اِسکے بہت برس پیشتر جان لارنس کے رہنے کا مقام یہی تھا - حملہ کرنے والی فوج کے چار کالم تھے - بندوبست یہ کیا گیا تھا کہ پہلا کالم کشمیری برج کے اصل شگاف پر اور دوسرا کالم پانی کے برج پر حملہ کرے اور تیسرا کالم اُسوقت جب کشمیری پھاٹک کو وہ قلیل جماعت جسمین کا ہر ایک شخص اپنی جان اور باروت کا تھیلا ہتھیلی پر رکھے ہوے تھا سُرنگ لگا کر اُڑا دے تو شگاف کی جانب سے اندر داخل ہو اور چوتھے کالم کے لیے جو ٹھیک میسر کی جانب حکم دیا گیا تھا کہ پہلے وہ اِس بات کا قصد کرے کہ جن باغیون نے بجماعت کثیر اطراف کشن گنج مین مستحکم مورچے قائم کیے تھے اُنکو وہان سے نکال دے اور اُسکے بعد لاہوری پھاٹک کی راہ سے اندر رستہ پیدا کرے -

معزز عہدہ نکلسن صاحب کو دیا گیا اور یہ امر واجبی تھا - صاحب موصوف کو جان لارنس نے یہ حکم دیکر بھیجا تھا کہ وہ "دہلی پر قبضہ کر لین" - اور دہلی پر قبضہ کرنے کے لیے فوج مین ہر شخص کی یہی راے تھی کہ نکلسن صاحب جائین - اسواسطے اُنکو بذات خاص اول کالم کا افسر بنکر چلنا پڑا اور اِسکے سوا حملہ کرنے کی عام راہ اُنہین بھی بتانا پڑین ایک چشمدید گواہ بیان کرتا ہے کہ "جسوقت یہ چارون کالم اپنے اپنے مورچون پر جمے ہوے تھے تو دمدمون سے وہ چند آگ برسائی جاتی تھی کہ جہان تک ممکن ہو غنیم کے لوگ شگافون سے پیچھے ہٹا دیے جائین - اسوقت کرن پھوٹ رہی تھی توپخانہ سے گولون کی گرج بجلی کی کڑک کی طرح آرہی تھی کہ یکبارگی چارون طرف سے خاموشی برسنے لگی - اور ہر شخص کے کان مین اپنے دل کے دھڑکنے کی آواز آنے لگی -

ص ۲۱۳

گولہ انداز لوگ حملہ کرنے والے کالمون کو آڑ مین رکھنے کے واسطے آگے بڑھکر گولیان چلانے لگے اور جو لوگ اس خیال سے زمین پر پڑ رہے تھے کہ جب تک اُنکی طلبی نہو اُسوقت تک اپنی جانون کو بچائے رہین وہ اُچک کر کھڑے ہو گئے اور چارون طرف سے باواز بلند افتخار کے ساتھ یہ نعرے بلند ہونے لگے کہ جسقدر جلد ممکن ہو شہر پناہ تک پہونچ جائین - محاصرین کی طرف سے اولون کی طرح گولیان برس رہی تھین اور اُسی بوچھار مین یہ تینون کالم جوانمردی سے اپنا کام انجام کر رہے تھے - اور بڑی کامیابی سے اُسکو انجام کیا - یہ تینون کالم فوراً پشتے کے اُس پار نکل گئے اور لاشون کے پشتے پیچھے چھوڑ گئے - اسکے بعد وہ خندق مین پھاندے جہان مُردے اور قریب مرگ لوگ ایک دوسرے پر لدے ہوے پڑے تھے - لیکن سیڑھیان خندق کی ڈھالو زمین کی آڑ مین لگائی گئین اور چند منٹ مین قلعہ پر نردبان لگا کر چڑھنے کا کام ختم ہوگیا - نکلسن صاحب نے عہدہ کی طرح خطرہ مین بھی سب پر تقدیم کی اور اپنے کالم مین سب کے آگے ہوے - دوسرا کالم جو پانی کے برج کی طرف گیا تھا اُسنے بھی اُسی وقت دھنس کر رستہ نکالا - اور تیسرا کالم قریب قریب بلا مزاحمت کشمیری پھاٹک سے گذر گیا جسکو ایک قلیل جماعت نے گرگل جماعت کو جو کھم مین ڈال کر اُڑا دیا تھا فوراً اُن تمام مورچون کی قطار جو پہاڑی کے سامنے تھے اور جنھون نے کئی مہینہ سے ہمکو اسقدر تنگ کیا تھا ہمارے ہاتھ آگئی - برٹش جھنڈا پھر کابلی پھاٹک پر

۲۱۴

لہرانے لگا اور مختلف رجمنٹون مین بگل کے بجنے سے اِس بات کی مہلت دی گئی کہ لوگ فتح حاصل ہونے سے ایک دوسرے کو
مبارکباد دے سکین اور جو لوگ زندہ بچے ہون اُنکو شمار کرین اور مُردون کی تعداد کا اندازہ کرکے اُنپر افسوس
کرین۔ ہولناک قسم کے قلعون اور حصارون اور اُنکے بہادر محافظون کو بلاشبہ ایک عجیب صلہ ملا۔

چوتھا کالم میجر رِیڈ کی ماتحتی مین جسکا معین کشمیری حصہ فوج تھا اور جسکے افسر رچرڈ لارنس صاحب تھے اُسکو کم
کامیابی حاصل ہوئی۔ رِیڈ صاحب اپنے وفادار گورکھاؤن کے ساتھ ہندو راؤ کے مکان پر قبضہ کیے ہوے تھے
(جو ایک عزت اور خطرہ کا عہدہ اور ہمارے کُل مورچے کی کُنجی تھی) اور جب تک محاصرہ رہا اُسوقت تک اسی طرح برابر
قبضہ کیے رہے اور چھبیس حملون کا مقابلہ کیا لیکن اب ایک اور مشکل بلکہ مین تو کہتا ہون کہ ایک دشوار کام اُنکے سپرد
کیا گیا۔ وہ صبح کے وقت زخمی ہوے اور اُنکے کالم کے لوگ غنیم کو ہٹا کر لاہوری پھاٹک تک پہونچ سکے۔ اِس ضروری
مقام پر ہمارے دشمن اب بھی فوج سے قبضہ کیے ہوے تھے اور اُنکے توپخانہ کے گولے کابلی پھاٹک کی طرف چلائے
جاتے تھے وہ ہمارے قدم نہین جمنے دیتے تھے۔ نکلسن اور جونس صاحب سے جو اپنے اپنے کالمون کے افسر تھے اور
ص ۲۱۴
جنکے چہرے مارے خوشی کے تمتما رہے تھے آپس مین یہان پر ملاقات ہوئی اور نکلسن صاحب نے اِس بات کو دیکھکر کہ
اُسوقت بھی بہت کچھ کام ہو سکتا تھا اُسکے انجام کرنے کا قصد کیا۔ صاحب موصوف نے والنٹیرون کو طلب کیا اور وہ
لوگ سامنے آکھڑے ہوے لیکن جس اکیلے راستہ سے لاہوری پھاٹک تک اُنکا آنا ممکن تھا وہ اور مشرقی شہرون کی گلیون کی
طرح اسقدر تنگ تھا کہ چھ آدمی شانہ مین شانہ ملا کر ایک ساتھ بمشکل اُسپر چل سکتے تھے۔ خبردار اور ہوشیار دشمنون نے
اُسمین روک لگا دی تھی۔ وہ روک دوسرے کنارے پر ایک توپ کے ذریعہ سے اُڑ گئی تھی اور کھڑکیون اور مکانون کی
دونون طرف کی مسطح چھتون سے گولیون کی باڑھ چل رہی تھی۔ اگر اس حالت مین جب ہر طرح پر موت کا سامنا تھا
بہادر سے بہادر آدمی بھی سمٹ کر رہ جاتے تو کچھ تعجب کی بات نہین تھی۔ نکلسن صاحب نے صورت معاملات پر
نگاہ کی اور اِس بات کو سمجھکر کہ اگر اُنکی فوج نے کچھ تامل کیا تو سب کا کام تمام ہو جائیگا لشکر کے آگے بڑھکر کھڑے ہوے
اور اپنی تلوار مثل ایک عام قسم کے کپتان کے اپنے سر پر ہلا کر آواز بلند اپنی فوج سے کہا کہ سب لوگ میرے ساتھ چلے آئین۔
اگر صاحب موصوف جنگگاہ کی صفوف مین اسطور سے کام کرتے ہوتے کہ ہر شخص اُنکو دیکھ سکتا تو اُنکی رعب دار صورت
غنیم کے جنگی گولہ اندازون کی چاندماری بن گئی ہوتی لیکن اِس حالت مین بھی جب وہ آگے بڑھکر دشمنون کی
گولیون کے بیچ مین ہو رہے اور وہان سے احکام اور اشارات کرنے لگے تو بھاگنا ناممکن ہو گیا۔ ہر ایک کھڑکی اور
مکانون کی ہر ایک بلندی سے موت کے پیام آرہے تھے اور جس مہلک گولی نے اب اپنا کام کیا وہ منجملہ اُن بہت سی
گولیون کے تھی جنکی چوٹ اس صورت مین نکلسن ہی کے دل پر پڑتی جب وہ دشمنون سے تیغ آزمائی نہ کر چکے ہوتے
صاحب موصوف زخم مہلک کھا کر گر پڑے اور ساری حسرتین دل مین لیے چلے گئے کیونکہ وہ ایک کڑیل جوان تھے

اور ابھی اُنکی کچھ شہرت نہونے پائی تھی اِلا اِسوقت جب وہ عین خطرہ کی حالت مین سامنے آکر کھڑے ہوے اور رستم کا جگرا اور دیو کے ہاتھ پیر دکھلا دیے شاید غدر کے تمام بہادرون مین سے (برادران لارنس کو مستثنی کر کے) اِس موقع پر نکلسن صاحب کا مرنا ہندوستان کو سب سے زیادہ شاق گذرا ہوگا۔ صاحب موصوف نے التجا کی کہ جبتک دہلی ہماری نہو جاے اُسوقت تک مجکو اسجگہ پڑا رہنے دو۔ لیکن یہ ممکن نہین تھا اور اُنکے ہمراہی اُنکو پہاڑی پر جو اُنکی بنا قیام گاہ تھی اُٹھا لے گئے۔

موسم برسات کا "یہ بڑا دن" ختم ہوا اور ہم لوگ دہلی مین پہونچ گئے لیکن دہلی ہرگز ہماری نہوئی۔ ۶۶ افسر اور ۱۱۰۰ سپاہی (یعنی کل فوج کا قریب قریب ایک ثلث حصہ) کام آے اور اب تک شہر کا چھٹا حصہ بھی ہمارے قبضہ مین نہین آیا۔ اُسوقت یہ سوال جو پوچھا جاتا تھا کہ باقی حصہ کے فتح کرنے کے بعد ہمارے پاس کتنے آدمی باقی رہ جاوینگے تو یہ واجبی تھا۔ ہم لوگ مورچون کی اُس قطار پر جسپر ہم نے حملہ کیا تھا اور جو حصہ شہر بلا فصل اُس سے ملحق تھا اُسی پر قبضہ کیے تھے سواے اسکے دہلی کا اور کوئی حصہ ہمارے قبضہ مین نہ تھا۔ لاہوری پھاٹک میگزین جامع مسجد اور قلعہ مین اب تک ہاتھ نہین لگا تھا اور خرابی کی ایک بات یہ تھی کہ بہت سے سپاہی لالچ مین مبتلا تھے (اور یہ لالچ غنیم کے لوگون سے بھی زیادہ خوفناک تھا) اور ایک طور کی نخوت مین مست تھے۔ اِس اثنا مین دشمن کو شہر کے باہر ایک مورچہ قائم کرنے کا موقع مل گیا اور اگر اسوقت بھی غیب سے کوئی اچھا جنرل اُنکو مل جاتا تو ممکن تھا کہ وہ ہمارے کیمپ پر حملہ کرتے (کیونکہ اُسکے محافظ صرف بیمار اور لولے لنگڑے لوگ رہ گئے تھے) اور ہماری فوج کے ایسے ایسے چیدہ افسرون کو جیسے ڈیلی اور گوک اور ریڈ اور چیمبرلین اور شاورس اور بیلین صاحب تھے اور جن پر دور سے لڑائی کا تماشا دیکھنے کا الزام لگایا گیا تھا شکست فاش دیکر ایک مرتبہ اور پہاڑی کو اپنا قرارگاہ کرنے سکتے۔

غدر کی تمام مدت مین شاید ایسی خطرناک جنگ کبھی نہین ہوئی جیسی جنگ ہماری اعلی فتحمندی کے بعد رات کو واقع ہوئی۔ جنرل ولسن نے تو جیسا کہ اُنکے ایسے ضعیف الدماغ اور نحیف الجثہ شخص کی ذات سے امید کی جاسکتی ہے یہی تجویز کر دیا تھا کہ توپون کو ہٹا کر پھر کیمپ مین چلے آئین اور کمک پہونچنے کا انتظار کرین۔ اِس بات کے بیان کی حاجت نہین ہے کہ اگر ہماری فوج کمک کے پہونچنے تک پہاڑی پر اپنے مورچے قائم رکھ سکتی تو بھی جان کو جوکھم مین ڈال کر جو کام کیا گیا تھا وہ سب برباد جاتا۔ لیکن چونکہ بیرڈ اِسمتھ صاحب اور دوسرے اشخاص نے زبانی اور چیمبرلین صاحب نے چٹھی کے ذریعہ سے نہایت بلیغ اصرار کیا اور شاید اِس سبب سے بھی کہ اُس قریب مرگ بہادر کی آواز بھی جنرل کے کانون تک پہونچی ہوگی جو اپنے بستر مرگ پر پڑا ہوا اپنی ظالمانہ قسمت کو جھیک رہا تھا اور جسنے اِس تجویز کو سُن کر مارے طیش کے سُرخ ہو کر یہ کہا تھا کہ "خدا کا شکر ہے کہ اُس شخص کے گولی مارنے بھر کو اب بھی مجھ مین سکت باقی ہے"

صفحہ ۲۱۵

جنرل ولسن ایک بار اور اپنے ارادے سے باز آئے۔

دوسرے روز ۱۵ تاریخ نشئی عرقیات کی ہزارہا بوتلین جن سے ہمارے آدمیون مین اسقدر فتور پڑ گیا تھا
ص ۲۱۶
جنرل ولسن کے حکم سے پھیلدی گئین اور اصل تو یہ ہے کہ گلیون مین بیئر واین اور برانڈی شراب کے دریا بہہ چلے
اس اثنا مین فوج کے لوگ نشہ مین چکنا چور تھے اور ۱۶ تاریخ جنگ کے کام پھر جاری کیے گئے۔ اُس روز میگزین
لے لیا گیا اور اُسکے گولے اور گولیون کے بڑے بڑے ذخائر اور دوسرا سامان جنگ اصل مالکون کے ہاتھ آگیا۔ رفتہ رفتہ
کرکے اور تین دن کے عرصہ مین ہم نے مکانون مین ہوکر سرنگ نکالے تاکہ گلیون مین ہمکو لڑنا نہ پڑے جس سے ایک مرتبہ
پھر انگلش لوگون کو اسقدر نقصان پہونچ چکا تھا۔ آہستہ آہستہ کرکے مگر بالیقین ہم نے دشمنون کو اُس شہر کی تنگ گلیون مین سے
ہٹا دیا جسکی نکاسون پر اب تک وہ قبضہ کیے ہوے تھے۔ بہت سے لوگ ڈوبتے ہوے جہاز کے چوہون کی طرح ابھی سے
ساتھ چھوڑنے لگے۔ اور اب غیر مسلح باشندگان شہر اِس امید سے جوق جوق پھاٹکون کے باہر نکلنے لگے کہ اگر کچھ اور
نہ کرسکین تو اپنی اپنی جانین ہماری تیغ انتقام سے بچا کر بھاگ جائین ۱۹ تاریخ بادشاہان مغلیہ کا قلعہ جسکے سامنے ایک
زوال پذیر خاندان کے آخر شخص نے حرکت مذبوحی کی تھی اور ظالمانہ طور سے انگلش مرد عورتین اور لڑکے مارے گئے تھے
ہمارے ہاتھ آیا۔ اور اتوار کے دن ۲۰ تاریخ کل شہر (جسکے نصف سے زیادہ حصہ مین لاشین پڑی ہوئی تھین)
ہمارے اختیار مین آگیا۔

اب دیکھنا چاہیے کہ خود بادشاہ اور محلسرا کے شاہزادون کی کیا کیفیت تھی۔ یہ سب لوگ ہمایون کے مقبرے کو
بھاگ گئے تھے جو ایک بڑی بھاری عمارت ہے اور بذات خاص ایک شہر کے برابر ہے اور زمانہ حال کے شہر دہلی سے
چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور یہان کسی نہ کسی طور سے اب اپنی فوج کے زیادہ دلیر لوگون کی ترغیب سے جو بادشاہ سے
مُصر ہوکر کہتے تھے کہ تم سپہ سالار لشکر ہو اور آخر دم تک (اولاً تیمور اور بابر ہوکر) لڑتے جاؤ اور دوسرے اپنی نوجوان
زوجہ کی آرزو منت سے جسکو اپنی اور اپنے بیٹے ولیعہد سلطنت کی جان بچانے کا بڑا اندیشہ تھا اور پھر ایک شاطر
دغاباز کی تحریک سے جو ہاڈسن صاحب کی ملازمت مین تھا اور جو اپنے افسر خاندان کو صلح کی صلاح دے کر بادشاہ کو
اُسوقت تک روک رکھنے کی فکر مین تھا جب اُسکو یہ موقع مل سکتا کہ بادشاہ کو اپنے مالک کے حوالہ کردیتا اور مالک مذکور سے
اُسکا معاوضہ حاصل کرسکتا بیچارہ بوڑھا بادشاہ تذبذب اور مایوسی مین چند گھنٹہ کی بادشاہی اونگھ اونگھ کر یا بیوقوفی سے کاٹ رہا تھا
جو اب بھی اُسکو بنا بھی سکتی تھی اور بگاڑ بھی سکتی تھی۔
ص ۲۱۷

اُس دغاباز کا مطلب حاصل ہوا اور ہاڈسن صاحب جو زور اور زر دونون مین کارروائی کرسکتے تھے اور
دونون باتون مین ید طولی رکھتے تھے اپنے مکار دوست کے ذریعہ سے یہ دریافت کرکے کہ بادشاہ جان بخشی کے
دعوے پر اطاعت قبول کر لینے کو راضی ہے ولسن صاحب کے پاس گئے اور اُنسے اِس بات کی اجازت حاصل کی

کہ مذکورۂ بالا شرط پر بادشاہ کو دہلی مین لے آئین - اپنی اور اپنی شاہزادی بیگم اور پیارے بیٹے کی جان بخشی کی بابت دو گھنٹہ تک گفت و شنید کرنے کے بعد بوڑھا بادشاہ کانپتا ہوا باہر آیا اور اُسی طرح قید کرکے ایک بیلگاڑی پر سوار کرکے بعد اسکے شہر اور قلعہ کو بھیجدیا گیا اور وہان سول حکام کے حوالہ کردیا گیا -

لیکن بادشاہ کے سوا اور لوگ بھی خاندان شاہی کے ہمایون کے مقبرہ مین تھے جنکا حال ہاڈسن صاحب کو اپنے مخبرون کے ذریعہ سے معلوم ہوچکا تھا - چنانچہ ہاڈسن صاحب اپنے مشہور رسالہ سے ایک سو سوار لیکر ہمایون کے مقبرے کو گئے اور تین گھنٹہ تک گفت و شنید کرنے کے بعد تینون شاہزادون نے جنمین سے دو بادشاہ کے بیٹے اور ایک پوتا تھا بلا شرط اپنے کو حوالہ کردیا - اُنکے ہتھیار اُنسے لیے گئے اور ہاڈسن صاحب کے چند سوارون کی حفاظت مین وہ بھی بیل گاڑیون پر دہلی کو بھیجدیے گئے - اپنے باقیماندہ سوارون کو لیکر ہاڈسن صاحب اُس کثیر اور خائف مجمع سے ہتھیار رکھوانے کے لیے پیچھے رہ گئے جو اُنکی رعب دار صورت کو دیکھکر اسطرح سے دم بخود ہوگیا تھا جسطرح بے گلہ بان کی بکریان ہوجاتی ہین - بکریان بھی یکبارگی جست کرکے کچھ وحشیانہ رعب پیدا کرسکتی ہین لیکن اُس مجمع سے اتنا بھی نہوسکا -

بعد اسکے وہ اپنے شکار پر دوڑے اور قبل اسکے کہ تینون شاہزادے دہلی کی دیوارون تک پہونچنے پاتے یہ اُنکے سر پر پہونچ گئے - اپنے سپاہیون مین سے کسی کی ایک قرابین لیکر اُسی جگہہ اپنے ہاتھ سے یکے بعد دیگرے تینون کو ہلاک کرڈالا - ان تینون آدمیون کا قتل کرنا بالکل پاگل پن اور سراسر ظلم تھا - یہ شاہزادے اُنکے قیدی تھے اور اُنھون نے کسی طرح کی مخالفت نہین ظاہر کی تھی - اور اِس بات کا کوئی ثبوت نہ تھا اور نہ پیش ہوسکا کہ ان شاہزادون نے ہمارے ہموطنون کے قتل مین کسی طرح کی شرکت کی ہو - اِس بارے مین صرف ایک دغاباز بدمعاش مسمی مرزا الٰہی بخش کی بے بنیاد شہادت تھی جو ایک اسطرح کا آدمی تھا کہ اگر اُسکو کچھ ملنے کی امید ہوتی تو اپنے گاڑھے پیارون کی قسم کھا لیتا - اگر ان شہزادون کے مقدمہ کی تحقیقات کی جاتی تو ضرور بالضرور اصل بنیاد غدر کے متعلق بہت بڑی بڑی باتون کا حال کھل جاتا - اُنکو صرف اُنکے جرم کے مطابق سزا دی جاتی اور قانونی تحقیقات اگر مناسب طور سے عمل مین آتی تو اُنکا قصور بہت کم ثابت ہوتا -

جسوقت دہلی کے معرکۂ اعظم کی آخری کارروائیان عمل مین آرہی تھین اور ہماری فوج آہستہ آہستہ قلعہ کی جانب بڑھتی جاتی تھی تو وہ نوجوان بہادر جسکے مستقل ارادہ اور زور آور بازو سے ہماری فتحمندی کی تدبیرین وہان کے ہر شخص سے زیادہ عمل مین آئی تھین جو سب کے پہلے غنیم کے مورچہ پر جا کھڑا ہوا اور وہان سے جا کر قلعہ سے کہین زیادہ بلندی پر چڑھکر اُس مقام کا مشاہدہ کیا جس پر عرصہ سے ہم لوگ اسقدر تردد اور پریشانی مین مبتلا تھے کیمپ کے اندر ایک مکان مین پڑا ہوا آہستہ آہستہ دم توڑ رہا تھا - یہ نکلسن صاحب کا ذکر ہے - اُنکے بچنے کی ابتدا ہی سے کوئی قوی امید نہ تھی گولی اُنکے داہنے پہلو مین لگی تھی اور پھیپھڑے سے گذر کر بائین بازو کی طرف نکل گئی تھی - لیکن جب تک صاحب [illegible]

تھوڑی بہت جان (جو لوگون کو اسقدر عزیز تھی) باقی رہی اُسوقت تک لوگ اُنکی جانب سے بالکل مایوس بھی نہین ہوے اور جبس برقی تار پر ہر روز بلکہ دن مین دو مرتبہ پنجاب کے دور و دراز حصون مین محاصرین کی کارروائی کی خبر جاتی تھی اُسکے ساتھ نکلسن صاحب کی کیفیت کا حال بھی ظاہر کیا جاتا تھا۔ اِس بات کا بیان کرنا مشکل ہے کہ لاہور اور پشاور مین دونون قسم کی خبرون سے کس خبر کی بابت لوگون کو زیادہ اضطراب اور انتشار تھا۔

ہوپ گرینٹ صاحب جنھون نے نکلسن صاحب کو بستر مرگ پر جاکر دیکھا تھا بیان کرتے ہین کہ وہ اسطور سے اپنے بستر مرگ پر پڑے ہوے تھے جسطرح بلوط کا کوئی درخت جسپر بجلی گری ہو جڑ سے علیحدہ ہوکر پڑا ہو۔ اُن پر انتہا سے مرتبہ کی صعوبت گذر رہی تھی۔ لیکن جسوقت ذرا بھی ہوش آتا تھا تو یہ پوچھنے لگتے تھے کہ محاصرہ کی کیا کیفیت ہے اور انھون نے ایک خبر بھی سر جان لارنس کے پاس بھیجی اور اپنی اجازت سے اُن سے یہ استدعا کرائی کہ ڈِسن صاحب موقوف کیے جائین اور اُنکی جگہ چیمبرلین صاحب مقرر کیے جائین۔ ایسے ستم دیدہ اور آفت رسیدہ قریب مرگ شخص کی جو تیمارداری اور تسلی اور تشفی ہونا چاہیے تھی چیمبرلین اور ڈیلی صاحب نے اُسی طرح کی غور و پرداخت کی۔ اور نکلسن صاحب اِس خبر کے سُننے کے زمانے تک زندہ رہے کہ دہلی بالکل ہمارے اختیار مین آگئی اور بادشاہ قید ہوگیا۔ جو ہندوستانی آدمی نکلسن صاحب کے پاس یہ خبر لیکر آیا تھا اُس سے صاحب موصوف نے کہا کہ "میری خواہش یہ تھی کہ دہلی میرے مرنے کے قبل ہم لوگون کے قبضہ مین آجائے اور وہ خواہش اسوقت پوری ہوگئی"۔ ۲۳ تاریخ تک وہ اور زندہ رہے اُسکے بعد ایک ایسی موت مر کر چلے گئے کہ شاید اُنکے دوست سر ہنری لارنس کی موت سے بھی لوگون کو اُسکا زیادہ رشک ہوا ہوگا کیونکہ اُنھون نے انتہا سے مرتبہ کے خطرہ کے وقت نہین انتقال کیا تھا بلکہ ایک ایسی فتح کے بعد مرے تھے جو زیادہ تر اُنہین کے سبب سے حاصل ہوئی تھی۔ دوسرے روز صاحب موصوف کشمیری پھاٹک کے سامنے اُس مقام کے قریب مدفون ہوے جہان وہ اپنی آخری مرتبہ کی کارروائیون کو دیکھکر چلے گئے تھے۔

غدر کے شروع ہونے کے تھوڑے ہی دن پیشتر سر ہربرٹ اِڈورڈس نے لارڈ کیننگ سے کہا تھا کہ "وہ اگر ہندوستان مین کبھی کوئی بیباکی کا کام کرنا ہوگا تو اُسکے انجام کرنے والے نکلسن صاحب ہین۔ اور چھہ ہی مہینے کے اندر ہوتی مردان تریمو گھاٹ نجف گڈھ اور دہلی کے معرکون سے (وہان کی جن تنگ گلیون مین دشمن لوگ جمے ہوے کھڑے تھے اور گولیون کی باڑھ مار رہے تھے وہ غنیم کے مورچہ پر جانے سے بھی بڑھکر خطرہ کا کام تھا) صاحب موصوف نے ثابت کردیا کہ سر ہربرٹ اِڈورڈس نے جو کچھ پیشین گوئی کی تھی وہ غلط نہین کی تھی۔

نکلسن صاحب نے جب وہ اپنے بستر مرگ پر پڑے ہوے غصہ مین کروٹین لے رہے تھے ایک مرتبہ اور اپنے دوست کے طلب کرنے کی خواہش ظاہر کی مگر کچھ فائدہ نہوا۔ یہ ممکن نہین تھا کیونکہ اِڈورڈس صاحب کو

ص ۲۴۳

پشاور کی سرحد پر دو سخت کام کرتا تھا۔لیکن اُنکا دل دہلی کے کمپ ہی مین جہان نکلسن صاحب زخمی پڑے ہوے تھے
لگا تھا۔اور کہا جاسکتا ہے کہ تار برقی کے ذریعہ سے وہ نکلسن صاحب کے کمرے کے دروازے ہی پر بیٹھے ہوے اُنکی
زندگی کو جسکا پیمانہ عنقریب چھلکنے پر تھا دیکھ رہے تھے - آخر جسوقت یہ خبر جسکا عرصہ سے خوف لگا ہوا تھا اور روز وشب انتظا
کیا جاتا تھا پہونچی کہ نکلسن صاحب کا کام تمام ہوگیا تو اڈورڈس صاحب نے آخری تحفہ کے طور پر ایک کتبہ لکھ بھیجا جو اس
فاصلۂ زمان ومکان سے پڑھنے والون اور اُن اشخاص کے نزدیک جو نکلسن صاحب اور اُنکی کارگزاریون سے واقف
نہین تھے بہت نمایشی معلوم ہوگا اور اگرچہ اُسمین کی بعض باتین بیشک قابل اعتراض ہین لیکن اُن بہت سے لوگون کے نزدیک
جو نکلسن صاحب کو جانتے تھے اُسمین واجبی باتون سے کچھ زیادہ نہین بیان کیا گیا ہے - کرنل رینڈال صاحب لکھتے ہین
کہ "جان نکلسن کے بارے مین جو خیالات مین رکھتا ہون وہ پہلے اُنکی سطوت سے پیدا ہوے جو اُنکی کم سنی پر اپنا نقش منقوش
کرتی جاتی تھی لیکن یہ نقش محو ہونے کے قابل نہین تھا اور نہ اُس جدائی سے جو اُنکی موت سے اور نہ اُس مفارقت سے
جو بذریعۂ امتداد ایام پیدا ہوئی محو ہوا اور نہ ہو سکتا ہے - میرے نزدیک تو نکلسن صاحب علو ہمتی اور اولوالعزمی اور
سچائی کی مجسم تصویر تھے" - مجکو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ یہ کتبہ صرف کشمیری پھاٹک مین اُنکے مزار پر لگانے کے واسطے
نہین لکھا گیا تھا (کیونکہ اُس مقام پر جہان اُنکے کارہاے نمایان بہت اچھی طرح سے آخری وقت ظاہر ہوچکے تھے کسی
کتابت کی ضرورت نہ تھی) بلکہ لیسبرن واقع ملک آیرلینڈ کے دور دراز گرجا گھر مین لگانے کے واسطے جہان نکلسن صاحب
اور اُنکے بھائیون کی مان اب تک زندہ موجود تھین وہ تیار کیا گیا تھا - نکلسن صاحب کے ان بھائیون مین سے آخری
حالت دہلی مین ایک کے اعضا اور دوسرے کی جان جاتی رہی تھی -

اس سوانح عمری کے پڑھنے والون مین سے کسی کو اس بات کے یاد دلانے کی حاجت نہین ہے کہ جان لارنس
اور جان نکلسن کے مابین جنمین سے ایک شخص کو ایسا حکومت کا اقتدار تھا دوسرے کو اپنی مرضی کے موافق کام کرنے کی
عادت پڑی ہوئی تھی ایک کو اعلیٰ اختیار حاصل تھا اور دوسرا بالکل اپنے دل کا بادشاہ تھا اور کسی کے روکے نہین رکتا تھا
کسقدر اختلاف تھا - لیکن اس مقام پر مجکو یہ کہنا بہت ضرور ہے کہ کسی شخص کے دل پر (حتیٰ کہ اُن فقیرون پر بھی جو اپنے
گرو کی طرح نکلسن کی پرستش کرتے تھے اور جنھون نے صاحب موصوف کی خبر وفات سُن کر اسقدر غم کیا کہ اُن مین سے
دو شخصون نے یہ ٹھان لی کہ جس دنیا سے نکلسن صاحب اُٹھ گئے اُسمین ہم بھی نہ رہینگے اور ایک شخص نے اپنے رجوع قلب سے
یہ قصد کرلیا کہ اب سے سواے اُس خدا کے جسکی پرستش نکلسن صاحب کرتے تھے اور کسی کی پرستش نہ کرینگے) نکلسن صاحب کے
مرنے کا اسقدر اثر نہ پڑا ہوگا جسقدر اُنکے صاحب جنیٹ پر پڑا تھا جسنے اُنکی خلقی اولوالعزمی کو دریافت کرکے یہ قصد کرلیا تھا
کہ جب تک پنجاب مین اُنکی لیاقت کا کام رہیگا اُسوقت تک صاحب موصوف کو (گو اُسمین کچھ ہی کیون نہو) اپنے ملک سے
جانے نہ دینگے اور اُسکے بعد جب اُنکو معلوم ہوا کہ دہلی مین یہان سے بھی بڑھکر اولوالعزمی کا کام کرنا ہے تو یہ ارادہ کرلیا

ص ۲۲۳ سطر یہ لفظ جان جان آیا ہے اُس سے حاکم بالادست مراد ہے

کہ اب چاہیے جو کچھ ہو نکلسن صاحب کو دہلی کی جانب روانہ کرینگے۔

جسوقت نکلسن صاحب کے مرنے کی خبر (یہ خبر تسخیر دہلی کے بعد جو جان لارنس کی زندگی مین سب سے بڑی کارروائی تھی) لاہور مین پہونچی تو جان لارنس پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور اگرچہ انکا کبھی یہ قاعدہ نہین تھا کہ وہ اپنے آنسوؤن سے آستینون کو تر کرتے یا جس وقت انکو اہم کام کرنا ہوتا اُسوقت وہ طول طویل عبارت کی چٹھیان تحریر کرتے لیکن نکلسن صاحب کے مرنے کا انکو ایسا غم ہوا اور اسقدر صاحب مرحوم کی وہ قدر کرتے تھے کہ اپنی نج کی چٹھیون اور سرکاری کاغذات مین بھی نکلسن صاحب کے مرنے کا افسوس ظاہر کیا۔ نیول چیمبرلین صاحب کی ایک چٹھی مین جان لارنس تحریر کرتے ہین کہ "ہمارے بہت سے اچھے اور اولو العزم سپاہی ضائع ہوے لیکن اُن مین جان نکلسن صاحب کے مقابلہ کا کوئی شخص نہ تھا۔ وہ ایک ذیشان سپاہی تھے اور اب بہت زمانے کے بعد ہمکو انکا ثانی مل سکیگا۔ اپنے عام حکمنامہ مین اُنھون نے مشتہر کیا کہ "جنرل نکلسن کے مرنے کا بہت افسوس کرنا چاہیے ..... مرحوم مین سپاہی کے بعض بعض اعلی ترین اوصاف پائے جاتے تھے۔ ایسا بہادر عقیل اور مستعد شخص کاہے کو پیدا ہوگا۔ فوج بنگالہ مین نکلسن صاحب سے بڑھکر کوئی سپاہی اولو العزم اور لائق نہوگا"۔ اور غدر کی رپورٹ مین جو اُسوقت نہین تحریر ہوئی تھی جب انکا غم تازہ تھا بلکہ اُس نازک زمانہ کے اختتام کے بعد لکھی گئی تھی جب وہ تماشائی کی نگاہ اطمینان کے ساتھ یا جو سانحہ گذرا تھا اُسکے مصنف کے طور پر قلم فرسائی کر رہے تھے سوچ سمجھکر اُنھون نے لکھا تھا دو برگیڈیر جنرل نکلسن اب انسان کے اختیار (مدارج) وصلہ دہی سے تجاوز کر گئے لیکن جب تک برٹش حکومت ہندوستان مین قائم ہے اُسوقت تک اُنکی شہرت زائل نہین ہو سکتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاص اسی معرکے کے لیے فوج مین بھرتی ہوے تھے۔ اگرچہ اُنکی عمر نے وفا نہ کی لیکن دہلی کے فتح ہونے کے قریب زخم کھا کر اُنھون نے اپنی زندگی کا نام کر دیا۔ چیف کمشنر اس بات کے تسلیم کرنے مین تامل نہین کرتے ہین کہ "بغیر نکلسن صاحب کے شہر دہلی مسخر نہین ہو سکتا تھا"۔ اور جس بات سے مجکو ایک ذوق حاصل ہے اُسکو اس مقام پر ضرور بیان کرنا چاہیے کہ اپنی زندگی کے مابعد زمانہ مین جسکا حال مجکو اپنے احباب سے معلوم ہوا اور اُسی طرح مرنے کے قبل چند سال تک جیسا کہ مجکو اپنی قوت یادداشت سے معلوم ہے پنجاب کے افسرون مین ایسا کوئی شخص نہ تھا جسکے تذکرے پر جان لارنس دل سے متوجہ ہو جاتے ہون یا جسکے کامون (نکلسن صاحب کے جن کامون سے غدر کے وقت جان لارنس کو بہت رنج پہونچا تھا اُنکو بھی شمار کرنا چاہیے) کو بعض اوقات اسقدر تفریح اور ہمیشہ ویسی ہمدردی اور حیرت سے بیان کرنے اور سننے پر تلے رہتے ہون جیسے نکلسن صاحب کے تذکرے اور اُنکے کامون کے بیان کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔

دہلی کے فتح ہونے سے باغیون کی آس ٹوٹ گئی۔ خطرے کی گانٹھ کٹ گئی کیونکہ غدر کی اصل جڑ کاٹ دی گئی تھی جن قلعون کو ہم نے خود بنایا اور اُنکی مرمت کی تھی اور جن ہتھیارون اور سامان جنگ کو ہم نے خود جمع کیا تھا جن سپاہیون کو

ص ۲۲۲

ہم نے خود بھرتی کر کے قواعد سکھائی اور اُنکو مسلح کیا تھا اور رواں سلطنت شاہان مغلیہ نے جو تواریخی اوج اور موروثی قوت حاصل کی تھی وہ سب بالکل بھی ہمارے حملہ کا جواب نہ دے سکے - اب اس سے بڑھکر کسی شہر یا کسی فوج کو اور کیا کامیابی حاصل ہوسکتی ہے - اسمین شک نہین کہ ممالک مغربی اور شمالی اور وسط ہندمین یہ غدر پلٹ کر بہت دنون تک پھیلا رہا لیکن یہان کے باغیون کی طرف سے جو حرکتین ہوتی تھین اُنکا دغدغہ سلطنت کے واسطے نہین تھا بلکہ لوگون کی جانون کے واسطے تھا - بالعوض اسکے کہ یہ باغی لوگ قدم جما کر کسی مقام پر حملہ کرتے (سواے لکھنؤ کی فوج کے) جس مقام پر وہ ظاہر ہوے وہان سے فوراً بھاگ گئے - اور اب ہمارا خاص مشکل کام یہ باقی رہا کہ ایک ایک کو ڈھونڈھکر اُنکا شکار کیا جاے یہ نہین کہ جو مل جاے اُسی کی سرکوبی کی جاے -

آیا وہ کون شخص تھا جسکے سبب سے اور ہر شخص سے بڑھکر یہ نتیجہ پیدا ہوا - اور اُس زمانہ مین جب اُسکے کارہاے نمایان کی یادداشت تازہ تھی اور ہر شخص حقیقت حال سے اسقدر واقف تھا جسکے سامنے سواے اصل بات کے اور کچھ بیان کرنا ناممکن تھا تمام انگلستان اور ہندوستان کس شخص سے منسوب کر کے یہ بات کہتا تھا کہ اُسکے باعث سے یہ فتح نمایان حاصل ہوئی - وہ شخص سواے چیف کمشنر پنجاب کے اور کوئی نہین ہے جس نے اپنی تیز اور دوراندیش آنکھین پہلے ہی سے جب غدر کی بو معلوم ہوئی تھی اُس مقام پر گڑا رکھی تھین اور جسنے کہدیا تھا کہ جب تک وہ دہلی کے معرکے کا بخوبی بندوبست کر کے آخر مین اُسکو فتح ہوتے ہوے نہ دیکھ لیگا اُسوقت تک وہ اور کسی مقام کی طرف رخ نہ کریگا - جان لارنس وہ شخص تھے جنھون نے ہندوستان کے سب سے زیادہ جنگ جو اور سب سے زیادہ فسادی صوبہ پر حکومت کر کے اُسکو ہندوستان کا سلح خانہ اور لنگر اور فوج بھرتی کرنے کا میدان بنا دیا اور اُسکو اپنے ہاتھ مین رکھکر یا بلکہ یہ کہیے کہ پتے کی طرح چٹکی سے پکڑکر تمام ابتدائی غدر و فساد جو اُسکے ہر مقام مین ہوا تھا رفع دفع کر دیا ہزارون مسلح اور غیر مسلح آدمی اپنے تابع رکھے ملک کا سول انتظام جاری رکھا اور مالگذاری اسطور سے وصول کی جیسے بالکل امن و امان کا زمانہ تھا اور اُس بھاری فوج کے اصل افسرون سے ملک کو خالی کر کے جسکی نسبت یکے بعد دیگرے ہر ایک گورنر جنرل یہ خیال کرتا آیا تھا کہ پنجاب اور ہندوستان کی حفاظت کے لحاظ سے اُسکا وہان رہنا نہایت ضروری ہے رجمنٹ بعد رجمنٹ بسبیل تعجیل و تواتر دہلی مین بھیجدی اور پھر اپنی حکومت کے انصاف پر بھروسہ کر کے براہ دوراندیشی سکھ پنجابی آفریدی اور ممند اور اسی طرح اور دس بارہ فرقے کے نئے سپاہیون کو بھرتی کر کے اُنکی جگہ مقرر کر دیا یہان تک کہ اُنکو اس بات پر افتخار کرنے (اور وہ افتخار بجا ہے) کا موقع ملا کہ تیس ہزار آدمیون سے زیادہ کی ایک اور فوج تیار ہو گئی -

ص ۲۲۵

اسمین شک نہین کہ باشندگان پنجاب نے عموماً اور جان لارنس کے مکتب مین تعلیم پائے ہوے ہر درجہ کے سول اور فوجی حکام نے خصوصاً اس عام نتیجہ کے پیدا کرنے مین بڑی مدد دی لیکن ہم بہت اچھی طرح سے یہ سوال

کر سکتے ہین کہ جس طرح پنجاب مین سَر جان لارنس تھے ویسا قوی دست اور سچے ارادے کا اعلیٰ افسر کب اور کس جگہ ہین رہا ہے۔ یہ جو کچھ کام ہوا سب پنجاب کے بدولت انجام کو پہونچا سوائے اُس قلیل حصہ کے جو میرٹھ سے آیا تھا یا جو مدد فریر صاحب نے سندھ سے بھیجی تھی اُسکو مستثنیٰ کر کے معرکہ دہلی کی فوج کی امداد کو کل ہندوستان کے کسی حصہ سے ایک متنفس آدمی یا ایک روپیہ یا ایک توپ یا باربرداری کا جانور نہین آیا۔ پس یہ کوئی تعجب کا مقام نہین ہے اگر گورنمنٹ ہند کے نامی افسرون یا گورنمنٹ انگلستان کے مشاہیر یا اعلیٰ افسران دہلی نے جو حقیقت حال سے بخوبی آگاہ تھے اور اُنکے ہاتھون مین سب سے زیادہ لائق تھے (باوصف اُس رشک حسد اور غلط فہمیون کے جو خواہ مخواہ ایسے موقع پر پیدا ہوتی ہین) بالاتفاق یہ کہا کہ ہندوستان کے بچانے مین سَر جان لارنس سے بڑھکر کسی شخص نے فکر نہین کی۔

غدر کے کئی برس کے بعد بعض اُن فوجی اشخاص نے جنھون نے شاید اپنے مطالب کے لیے سولجین کی طرح مکاری سے شکار کیا ہے اور چند ستم کیش مدبرون نے بھی جو اُنکے اس ارادے سے جلے بیٹھے تھے کہ وسط ایشیا کے پولیٹکل معاملات اور اور جنگ مین پھنسانا چاہیے کنایۃً اور اشارۃً (گو صراحتاً نہین) بیان کیا ہے پنجاب کو سَر جان لارنس نے نہین بچایا تھا بلکہ اُنکے بدلے اُنکے ہاتھون نے بچایا تھا۔ یہ الزام آپ اپنی دلیلون سے باطل ہوتا ہے ــ مین سمجھتا ہون کہ اِس سوانح عمری کے پڑھنے والون مین سے بہت کم لوگون کو اِس بات کے یاد دلانے کی حاجت ہوگی کہ یہ امر غلط ہی نہین ہے بلکہ سچ بات کے بالکل برعکس ہے۔ اِس مختصر انتخاب کے ذریعہ سے بھی جو مین نے پلندون کاغذات سے تیار کیا ہے وہ لوگ خود دیکھ سکینگے کہ آیا جان لارنس حکومت پنجاب کی رُوح اور بیدلون کے دل مین جرأت پیدا کرنے والے اور بڑھیا کون کو روکنے والے اور لوٹے لنگڑے اور نالائق آدمیون کو الگ کرنے والے تھے یا نہ تھے۔ آیا جان لارنس اُس سچی حکمت عملی کے قائم کر دینے والے اور باوجود تمام مشکلات کے اُسکو انجام کر دینے والے تھے یا نہ تھے جو عمل کرنے کے قابل تھی ــ آیا جان لارنس وہ شخص تھے یا نہ تھے جو ہر ایک حرکت اور ہر ایک اجتماع حرکات کی ڈوری اپنے ہاتھون مین لیے ہوئے تھے۔ آیا یہ اُنھین کی کارروائی تھی یا نہ تھی کہ اُنکے ماتحت افسرون کو جو سب سے زیادہ لائق تھے اُنکی طرف اسطور سے خیال کرتے تھے کہ گویا وہ اُن لوگون کے آقا تھے اور اُنپر اُنکی خدمت کرنا واجب و لازم تھا۔ حاصل کلام یہ کہ آیا جان لارنس ہی کا رعب ہر شخص پر چھایا ہوا تھا یا نہین تھا اور سوائے اُنکے اور کسی کا کوئی حکم چلتا یا نہین چلتا تھا۔

مین پھر اِس بات کو بیان کرتا ہون کہ سَر جان لارنس کے ماتحت لوگ نہایت تعریف کے قابل تھے اور میرے نزدیک اُنکی لیاقتون مین سے یہ سب سے بھاری بات ہے کہ اُنھون نے اپنی قوی اور عجیب کارروائیون اور اپنے ہاتھون کے ذریعہ سے ایسا انتظام کر لیا کہ ہر شخص اُنکے گرد جمع رہا اور ہر شخص اپنی مناسب جگہ پر رکھا گیا اور ہر شخص نے بالانفراد و بالاشتراک اُنکو بطور اپنے بادشاہ کے خیال کیا۔

اُن لوگون مین سے بہت لوگ ایسے ہونگے جو اپنے کو حاکم بنا سکتے تھے اور سَر جان لارنس سے مساوات بلکہ فضیلت کا دعویٰ کر سکتے تھے۔ ممکن ہے کہ منٹگمری صاحب اُن سے زیادہ مستعد اور رسَاک نکلسن صاحب اُن سے زیادہ نازک دماغ اور خود سر اڈورڈس صاحب اُنسے زیادہ متزلزل الرائے اور مغلوب الغضب اور چمبرلین صاحب اُن سے بڑھے ہوئے نشئی بے بدل اور جادو لسان ہون لیکن باوصف اس امر کے کہ ہر شخص اپنے اپنے فن کا کامل تھا اُنمین سے کس شخص نے سبکو ایک جگہ لاکر جمع کیا اُن مین سے کون شخص ایسا تھا جو سبکو اپنے پنجہ مین لیے رہتا۔ کس شخص کا خیال ایسا وسیع تھا۔ اُن مین سے کس شخص نے اس شعر پر عمل کیا تھا کہ

نہ ہر جاے مرکب توان تاختن کہ جاہا سپر باید انداختن

اُن مین سے کون شخص اس بات مین امتیاز کرنے پر مستعد ہو گیا کہ جب وقت ہم باغیون کو ملزم ٹھہراتے ہین تو ہم خود بھی الزام سے بری نہین ہین۔ اُن مین سے کون شخص ایسا تھا جو دیو کی قوت ثابت کر کے بچون کی طرح بھی اُس قوت کے استعمال کرنے پر آمادہ ہو گیا ہو۔ اُنہین سے کس شخص نے دور اندیشی کے ساتھ دلیری سادگی کے ساتھ چالاکی عقل کے ساتھ فہم معمولی کے منضم کرنے کا بندوبست کیا تھا۔ اُنہین سے کون شخص بغیر اہتمام کرنے کے ایسا مستعد تھا کہ ہر ہر مقام کی خبر کو جمع کرتا اور طرفین سے جو کچھ کہا جاتا اُسکی سماعت کرتا۔ اُن مین سے کون شخص اپنے مضبوط اور سیدھے سادے عقیدے کے ذریعہ سے جو طریقہ لارنس صاحب کا خاصہ تھا تمام مذہبی تنگ چشمی یا تعصب کے رنگ سے اور معہذا اُن خطرات سے اپنے کو بخوبی بری رکھنے کے قابل تھا جنمین اُس زمرہ کے بعض اشخاص علی الخصوص اڈورڈس صاحب غدر کے بعد اپنے نومریدانہ تعصب کے جوش سے ضرور پھنس جاتے۔ اُنہین سے جو سب کے سب مختتی اور مشقتی تھے کسکو اپنے کام کے حیرت انگیز طریقہ سے انجام کرنے کا زیادہ خیال تھا جسکو وہ کبھی گردن سے بار اُترنے کے طور پر ختم نہین کر ڈالتے تھے بلکہ اپنے امکان بھر بخوبی تمام کوشش کر کے خوش اسلوبی سے اُسکو انجام کرتے تھے۔ اُنہین سے کس شخص کے مزاج مین ایسی خداداد ظرافت پائی جاتی تھی جو اتفاقاً خیال کرنے سے انسان کی نعمتون مین سے ایک بڑی نعمت ہے۔ اور سب کے بعد یہ بات ہے کہ سَر جان لارنس کے ماتحتون مین سے کون شخص ایسا لائق اور محنتی اور خلائق دوست تھا جو اس خطرہ کے زمانہ مین اُنکے تخت پر بٹھایا جا سکتا۔ یا اگر ایسا کیا جاتا تو وہ لوگ اُس شخص کی اُسی تحمل خیرخواہی اور سرگرمی سے اطاعت کرتے جسطرح اُنھون نے سَر جان لارنس کی اطاعت کی تھی۔ پہلے کسی شخص سے جو حقیقت حال اور لوگون کی کیفیت سے بخوبی آگاہ ہو یہ سوال پوچھیے پھر دیکھیے کہ وہ کس طور پر یہ کہتا ہے کہ پنجاب کو سَر جان لارنس نے نہین بلکہ اُنکے ماتحتون نے اُنکے بدلے بچایا ہے۔

پہلے تو اس بات پر لحاظ کرنا چاہیے کہ اُن ماتحتون مین سے سب سے زیادہ لائق اور مستعد اشخاص نے خود کیا بیان کیا ہے (اور اُنھین کی تحریرات پر مین جان لارنس کی زندگی کی اس سب سے بڑی کارروائی کے احوال کو

ختم کرونگا)۔ فوج محاذی دہلی کے اعلی افسرون کا کیا قول ہے اور ملک کے سب سے ذی اختیار سول حکام نے کیا کہا ہے۔ پہلے امر کی نسبت سر رابرٹ منٹگمری اور سر ہربرٹ اڈورڈس کے اقوال بطور نمونہ کے بیان کرتا ہون۔ دوسرے امر کے بارے مین سر ہنری نارمن اور سر آرچ ڈیل ولسن کی تحریرین پیش کرتا ہون اور امر ثالث کے متعلق لارڈ کیننگ کی راے کو ظاہر کرتا ہون جو نہایت وافی و کافی اور نہایت ضروری اور سب سے زیادہ ذمہ دار شاہد ہین۔

سر رابرٹ منٹگمری نے اپنی رپورٹ غدر (اور معہذا یہ رپورٹ ایسے معاملات کی تھی جنکی نسبت صاحب موصوف بلا مبالغہ کہ سکتے تھے کہ ہم نے ایک بڑے درجے تک انمین شرکت کی") مین جان لارنس کا اسطور پر تذکرہ کیا ہے۔

سب پر مقدم سر جان لارنس جی سی بی چیف کمشنر ہین۔ مین انکی کمال مشکوری ظاہر کرنا چاہتا ہون کیونکہ جو تجویز مجکو انکے پاس بھیجنا ضروری معلوم ہوئی اسکی انھون نے ہمیشہ بڑی تائید کی اور مین تہ دل سے انکی اس عاقلانہ حکمت عملی کا معرف ہون جسکے بانی مبانی اور انتہا تک انجام دینے والے (یعنی کامل کامیابی تک) وہی تھے اس بات کے کہنے مین کہ ہم لوگون نے انکے ذریعہ ملک کی خدمت کرنے مین ایک بڑا بھاری استحقاق تصور کیا ہین صرف اپنی اور صوبہ پنجاب کے ہر ایک افسر کی راے ظاہر کرتا ہون۔

سر ہربرٹ اڈورڈس نے خود جان لارنس کو فتح دہلی کی خبر سننے کے روز جو چٹھی لکھی تھی اسمین اپنے پر زور قلم سے یون خامہ فرسائی کی تھی۔

آپ کی چار مہینہ کی کوششون کا جو یہ نتیجہ حاصل ہوا اسکی بابت تہ دل سے مین آپکو مبارکباد دیتا ہون۔ دہلی مین کلکتہ یا انگلستان سے ایک روپیہ یا ایک سنگین بھی نہین آنے پائی۔ دہلی پر صرف آپ اور آپ کی فوج کے وسیلہ اور خدا کی مدد سے فتح حاصل ہوئی۔ بس تواریخ مین صحیح طور سے یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ فوج بنگال کے ایک لاکھ سپاہیون کا بلوہ صرف بالائی ہند کے انگلش اشخاص کے ذریعہ سے کامیابی کے ساتھ فرو کیا گیا۔

اور اسکے چند سال کے بعد سر جان لارنس کے مرغوب طبع استعارہ کو مستعار لیکر اڈورڈس صاحب نے غور و فکر کے بعد اسطور پر اپنی راے ظاہر کی تھی۔

جان کوچبان نے بڑا نام اور گاڑی کے گھوڑون نے بڑا کام کیا۔ کوچ بکس پر سواے اسکے اور کوئی نہ تھا اور سارا بار وہی اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوے تھا۔ پس سواے اسکے اور کوئی تصویر جسمین اسکی شکل مقدم جگہ سے ہٹا کر کسی دوسری جگہ بنائی جائگی اسکو بالکل غلط کردیگی۔

فوج دہلی کے اعلی حکام کپتان نارمن اسسٹنٹ اجیٹن جنرل فوج بنگال اور جنرل آرچ ڈیل ولسن کمانڈر انچیف نے دوبارا کیا بیان کیا تھا۔

معرکۂ فوج دہلی کے حالات (جنکا مین بہت ممنون ہون) کے خاتمہ پر سر ہنری نارمن صاحب بیان کرتے ہین۔

سر جان لارنس نے فوج کی بڑی مدد کی اور بڑی کمک پہونچائی حتی کہ جو صوبہ انکے تحت حکومت تھا اسکو ایسی سپاہ سے بھی

جسکے ملک مین رہنے کی انتہا مرتبے کو ضرورت تھی خالی کردیا - اور اِس مہم مین جسطور سے اُنھون نے مدد کی گورنمنٹ ہند ابھی اُس سے اعتراف کرچکی ہے - سرجان لارنس کا فوج محاذی دہلی اور برٹش قوم پر شکرگزاری کا بڑا دین ہے اور مذکورہ بالا فوج کو تو شاید کبھی اُنکی شکرگزاری فراموش نہوگی -

ص ۲۲۹

آخر کو جب دہلی پر ہمارا قبضہ ہوگیا تو اُسکی آخری رپورٹ مین جنرل وِلسن نے اِسطور پر اپنے خیالات ظاہر کیے اور ہم خوب اِس بات کا یقین کرسکتے ہین کہ اپنے تنزل پذیر اختیارات کا جیسا جیسا حال اُنپر ظاہر ہوتا جاتا ہوگا اُسیقدر اُنکو اِس بات کا بھروسہ ہوتا جاتا ہوگا کہ جان لارنس کا ساقوی بازو اور روشن ضمیر اور ثابت قدم شخص اُنکی پشتی پر ہے

مجھکو یقین ہے کہ اگر مین اِس علانیہ طور پر اُس نہایت ضروری اور بیش قیمت اعانت کو بیان کرونگا جسکی بابت مین چیف کمشنر پنجاب سرجان لارنس کے سی - بی - کا ممنون ہون اور جنکی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ پنجاب سے جسقدر فوج ہوسکتی تھی اُسکے بھیجنے مین چیف کمشنر موصوف نے کبھی دریغ نہین کیا اور مین بلاتامل کہہ سکتا ہون کہ ہماری کامیابی کا یہ عمدہ نتیجہ اُنھین کے سبب سے پیدا ہوا تو کوئی اعتراض نہین ہوسکتا ہے

غدر اور فساد کے زمانے مین سول افسرون کی خدمات کی بابت لارڈ کیننگ نے جو عاقلانہ یادداشت لکھی تھی اُسمین سے مین صرف ایک فقرہ محول کرتا ہون -

اب پنجاب کے بھاری اور ضروری صوبہ کا حال باقی رہا جن افسرون کی بہادری اور قابلیت سے وہ ملک محفوظ رہا اُنکا احوال اُنکے اعلیٰ اور نامی افسر سرجان لارنس نے اِس تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جسمین کچھ اور بڑھانے کی حاجت نہین ہے سرجان لارنس نے جو کچھ کیا اُس سے کوئی شخص ناواقف نہین ہے دہلی پر اُنھین کے ذریعہ سے قبضہ ہوا - اور ملک پنجاب جو پیشتر سے بھی کمزور نہین تھا بڑا طاقتور ہوگیا - اگر سرجان لارنس نہوتے تو شمالی ہند پر انگلستان کو قبضہ کرنے مین اسقدر جان اور مال تلف کرنا پڑتا جو خیال کرنے سے کہین زیادہ ہے - ایسے وقت مین سرجان لارنس نے جو لیاقت اور کوشش اور مستعدی ظاہر کی اُسکی جسقدر تعریف کی جائے بجا و سزا ہے -

ص ۲۳۰

باب ششم

جان لارنس کی فتاحی کا زمانہ

ستمبر ۱۸۵۷ء لغایت فروری ۱۸۵۹ء

دہلی کو جسوقت فتح ہونا چاہیے تھا اُس سے ایک روز پیشتر بھی وہ فتح نہین ہوئی - کیونکہ آغاز ستمبر مین پنجاب کے دو مقامون مین جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے فساد اُٹھ کھڑا ہوا جس سے اُن لوگون پر جو پردہ کی آڑ مین تھے یا جو حقیقت حال سے چشم پوشی کیے ہوے تھے ظاہر ہوگیا کہ (اور اُس بات کو جان لارنس نے اپنی کامل واقفیت اور

ہماری جوابدہی کے باعث سے کبھی اپنے لیے مخفی نہین رکھا) اِس بارے مین کوشش کرنے کی زنجیر یہان تک کھینچی گئی جس سے قریب ہے کہ اُسکی کڑیان ٹوٹ جائین اور باشندگان پنجاب جو اِس امر کے منتظر تھے کہ ہمکو فتح ہوتی ہے یا نہین آخر کو یہ خیال کرکے کہ ہمکو عنقریب شکست ہونے والی ہے جیتتے ہوے فریق کی طرفداری کرنے پر تیار ہونے لگے - ان مین سے ایک فساد کوہ مری مین اور دوسرا جو اُس سے زیادہ ہولناک تھا لاہور اور ملتان کے خودرو جنگلون کے مابین پیدا ہوا - مری کا فساد اِسکے مقابلہ مین چندان وقعت نہین رکھتا تھا لیکن اس سوانح عمری کے اعتبار سے ایک ذوق خاص رکھتا ہے کیونکہ مری مین جسکی حفاظت کے لیے صرف معدودے چند سپاہیان پولیس تعینات تھے سر جان لارنس کے عیال و اطفال اور بہت سی دوسری یورپین لیڈیان مقیم تھین -

آغاز ستمبر مین حاکم خان نے جو لیڈی لارنس کے ذاتی ملازمون سے ایک ملازم اور دھنڈ اپنے فرقہ کا بڑا صاحب اختیار شخص تھا لیڈی ممدوحہ کو اطلاع دی کہ اگر چار دن کے عرصہ مین شہر دہلی مسخر نہوا تو ہزارہ مین علی العموم فساد اُٹھ کھڑا ہوگا - اُس نواح کے کھرال اور راولپنڈی کے قریب کے پہاڑی دھونڈ لوگ ابھی سے اُس کام کے لیے سازش کر چکے ہین اور مری پر جو انگریز رہنے والے قریب بالکل غیر محفوظ ہین سب کے پہلے حملہ ہوگا - اِس اطلاع سے بڑا کام نکلا - حفاظت کی جو تدبیرین ممکن تھین وہ کر لی گئین - فرقہ کھرال کے تین سَو آدمیون کے ایک حصہ نے جو غارتگری کے خواہان تھے اور جنکا قصد کوئی مخالفت کرنے کا نہین تھا رات کو قبل از وقت حملہ کیا اور آسانی سے اُنکی سرکوبی کر دی گئی - دوسرے دن دھونڈ فرقہ کے لوگ جب آئے تو اِس بات کو دیکھکر کہ جن موضعون سے سازش کر گئے تھے وہ بالکل غضبناک بیٹھے ہین پچھلے پانون ہٹ گئے اور اِسکے بعد فوراً تھارنٹن صاحب نے راولپنڈی اور بیچر صاحب نے ہزارہ سے جو کمک بھیجی اُس سے مری اور اُن لوگون کی جو مری مین مقیم تھے بخوبی حفاظت کر لی -

جان لارنس لکھتے ہین کہ دھونڈ فرقہ کے لوگ مری کے قریب جمع ہو رہے ہین اور اُسکے لوٹ لینے کا اُنھون نے عزم کیا ہے ——
خوش قسمتی سے میری زوجہ کو اُسکی خبر ہوگئی اور اُنھون نے حکام کو حفاظت کے لیے بھیجدیا - وہان ایک آدمی مارا گیا اور دو آدمیون کے گولی لگی اور ہڈی ٹوٹ گئی . . . . . یہ امور قابل تسکین نہین ہین اور رعایا خیال کرتی ہے کہ ہم کمزور ہین اور اپنی حکومت قائم نہین رکھ سکتے —
خدا نے چاہا تو اُنکا یہ وہم ہم نکال دینگے -

ایک اور دوست کی چٹھی مین وہ صاف صاف اپنی کمزوری کا اظہار کرتے ہین -

پنجاب مین ہماری حالت بہت ضعیف ہے یعنی جسقدر ضعف مین گوارا کر سکتا اُس سے کہین زیادہ ضعیف ہے لیکن اسمین میرا کچھ اختیار نہین ہے یہ بات ہم پر واجب تھی کہ دکھن طرف جہانتک مدد ہمارے پہونچانے پہونچ سکے اُسقدر مدد بھیجدین - اگر ہم نے کمک نہ بھیجی ہوتی تو دہلی کے محاذی کی فوج اب تک ضائع ہوگئی ہوتی - مین نے جنرل ولسن کو لکھا ہے کہ دہلی کے مسخر ہو جانے کے بعد گورون کی ایک سپاہ یہان واپس بھیجدین - ایڈورڈس صاحب مجھسے مستدعی ہین کہ مین وہان سے اور فوج طلب کرون لیکن یہ امر صریحاً غیر ممکن ہے -

ص ۲۳

اِس معاملہ مین جَانْ لَارِنْسْ کو اپنی زوجہ کی شرکت کرنے پر ذرا بھی ناز نہین تھا - چنانچہ بنیچر صاحب کے نام کی ایک چٹھی مین لکھتے ہین کہ

مجکو دل سے یقین ہے کہ کہرال فرقہ کے لوگون نے دھوندھون کی سازش چھوڑدی لیکن میری زوجہ کی راے اِسکے خلاف ہے - میری زوجہ کے مدبّرہ مالک ہو جانے پر آپ کو ہنسی آئیگی - لیکن آپ کو ضرور اس امر سے مطلع ہونا چاہیے کہ دھوندھون کے غدر کرنے کے ارادہ کی خبر پہلے پہل اُنھین کو ملی تھی -

جَانْ لَارِنْسْ نے وہ چٹھی جسمین لیڈی لَارِنْسْ نے اِس معاملہ کی کیفیت لکھی تھی اِڈْوَرْڈْسْ صاحب کے پاس بھیجدی - اُنکا سندرجہ ذیل جواب خالی از مذاق نہین ہے -

مین آپ کو آپ کی زوجہ کی چٹھی واپس کرتا ہون - وہ ایک خوش سلیقہ اور ہوشیار عورت ہین اور مجھکو یقین ہے کہ ضرورت کے وقت وہ مَرِی کو کامیابی کے ساتھ بچا سکتی ہین - جو کچھ اُنھون نے بیان کیا ہے وہ نہایت صحیح ہے - ہم سے کس جگہ کے لوگ نا خوش نہین ہین یہان تک کہ ہزارہ کے لوگ بھی ناخوش ہین اور مری کے لوگ تو ہزارہ کے لوگون سے بھی زیادہ ناراض ہین پہلے لوگون نے ہمارا خیر مقدم کیا کہ ہم نے سکھون کی بدنظمی سے اُنکو نجات بخشی اور جب تک ہم زخمون کا علاج کرتے رہے اُسوقت تک ہر دل عزیز رہے لیکن اب مریض اچھا ہو گیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ڈاکٹر زخم کو بڑھا رہا ہے - اِس بات کا کوئی علاج نہین ہے کہ ہم مسلمان نہین ہین اور نہ لوگون کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ باہمدیگر شادی بیاہ کرتے ہین - ہم چاہتے ہین کہ صاحب لوگ صاف اور صاحب مضبوط رہین اور دنیا مین اس سے زیادہ اور کون زخم خوفناک ہوگا -

حاشیہ ۲۳۲

جسوقت مری کی بابت یہ خطرہ ہو رہا تھا اُسی حالت مین گوگیرہ کے جنگلون مین ایک اور فساد برانگیختہ ہوتا تھا - تسخیر دہلی کے قبل بلا فصل سَرْ جَانْ لَارِنْسْ کی جو حالت تھی اُسکو ہم اِسوقت پھر ہُو بہُو بیان کرتے ہین تاکہ زیادہ عمدگی کے ساتھ اِس بات کا اندازہ ہو سکے کہ کسقدر خطرہ تھا اور اُسکے رفع کرنے کے کہان تک وسائل موجود تھے - پنجاب مین اِسوقت تک ۹۰۰۰ اپوربیا سپاہی موجود تھے اور منجملہ اُن لوگون کے ۵۸۰۰ سپاہی اب تک مسلح تھے - اِس فوج کثیر کی تہدید اور کل ملک کی حفاظت کو ۴۲۶۳ گورے ۲۷۴۰ پنجابی سپاہی تھے اور پنجابیون مین ۲۰۰۰ آدمی ایسے تھے جنکی سرشت بالکل ہندوستانی سپاہیون کی سی تھی اور معہذا وہ لوگ مشتبہ تھے - ایسی حالتون مین سَرْ جَانْ لَارِنْسْ نے اپنے اوپر اس بات کو فرض سمجھا کہ جب تک مطلع صاف نہ ہو جائے اُسوقت تک زیادہ سپاہ بھرتی کرنے کی تمام تجویزون کی مخالفت کی جائے عام اِس سے کہ وہ کسی شخص کی طرف سے پیش کی جائین اور اُنہین کیسی ہی شد و مد سے تاکید کیون نہ کی گئی ہو - چنانچہ اِڈْوَرْڈْسْ صاحب کو وہ لکھتے ہین کہ -

جب تک مین یہ نہ دیکھ لونگا کہ دلّی لے لی گئی اور گورے آگئے اُسوقت تک میری طبیعت ہرگز اِس بات کو قبول نہ کریگی کہ پیادون کی ایک پلٹن یا سوارون کا ایک رسالہ بھی بھرتی کیا جائے - تعداد پر بڑا بھروسہ ہوتا ہے اور دل مین اپنی قوت کا خیال پیدا ہوتا ہے مین خفا

دیکھ رہا ہون کہ پنجابی سپاہیون کو یہ خیال ہے کہ ہماری لڑائیون مین وہی لوگ فتمندی حاصل کر رہے ہین جس وقت ان لوگون کی سپاہ پوری ہو جاے گی اور وہ دکھن جانب روانہ ہو جائین تو مین سمجھون کہ گویا اُنسے نجات حاصل ہو گئی۔

پھر ۱۶ ستمبر کو وہ تحریر کرتے ہین کہ۔

مین دیکھتا ہون کہ ہم لوگ ایک بڑی نازک حالت مین مبتلا ہین اور اگر کسی طرح کی کوئی مزاحمت ہوئی تو عجب نہین ہے کہ سکھ لوگ بھی ہمارے خلاف ہو جائین۔ پنجابیون کی طرف سے مین صرف اس بات کو دیکھنا نہین چاہتا کہ وہ اپنی قوت پر لحاظ اور یقین نہ کرین۔ دہلی مین سکھون کے مغلوب رکھنے کی بابت ہم نے اپنے امکان بھر کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا لیکن اُنہین سے آدھے مغلوب ہوے اور آدھے نہین آخر انجام کو وہ بڑی بیباکی سے ہمارے مقابلہ مین تیغ آزما ہوے ...... بڑی شرم کی بات ہے کہ ہوم گورنمنٹ نے پیشتر سے کمک نہین بھیجی۔ اگر ہماری ساری فوج برباد نہین ہوئی تو یہ خدا کی مہربانی ہے سواے اسکے اور کچھ بھی نہین ہے۔ اب تک بھی دہلی مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے اندر دست بدست جنگ ہو رہی ہے اور باغی لوگ کسی طرح سے نہ ہٹینگے۔ ہم عقلمندی اور ہوشیاری سے کام چلاے جاتے ہین لیکن اگر کوئی بلا نازل ہوئی تو موت کا سامنا ہو جائیگا۔

نیچر صاحب بھی اور سپاہی بھرتی کرنے کے بڑے خواہشمند تھے۔ اُنکو وہ لکھتے ہین کہ۔

میری راے نہین ہے کہ ضرورت سے زیادہ ایک آدمی بھی بھرتی کیا جاے۔ جس حالت مین یہ سمجھکر کہ بغیر پنجابی سپاہیون کے چارہ نہین ہے مین پنجابیون کو بھرتی کرتا ہون تو مجکو لازم ہے کہ جسقدر کم سے کام نکل سکے اُسیقدر محدود تعداد کے لوگ بھرتی کرون۔ جب تک اور گورون کی سپاہ مدد کو نہ آجاے اُسوقت تک میرے نزدیک یہی حکمت عملی مین مصلحت ہے۔ پوربیا لوگ تو مسلہ کر ہی رہے ہین مگر پنجابیون کے حملہ سے تو حفاظت رہی۔ اگر پنجابیون نے کہین یہ سمجھ لیا کہ اُنکو ہم لوگون سے زیادہ قوت حاصل ہے تو مجکو اُنکی وفاداری پر چندان وثوق نہ ہوگا۔

ایک اور چٹھی جو اس بارے مین برگیڈیر کاٹن کو لکھی گئی تھی بڑی دلچسپ ہے کیونکہ اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غدر کے زمانہ مین جو کچھ اُنھون نے پنجاب مین کیا تھا وہ سب اپنی جوابدہی سے کیا تھا۔ پس کامیابی کا افتخار اور ناکامی کا الزام سب اُنھین کے ذمہ تھا۔

مین ضرورت سے زیادہ سوار یا پیادون کی سپاہ بھرتی کرنے کی راے کے خلاف ہون۔ اول تو یہ بات ہے کہ اب تک جو کچھ مین نے کیا وہ اپنے ہی قوت بازو سے کیا سپریم گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کے خاص اختیارات مجکو سپرد نہین ہوے۔ اسواسطے صاف ظاہر ہے کہ اب حد سے زیادہ تجاوز کرنا مجھ پر فرض نہین ہے۔ معاملات کو اور پیچیدہ کرنا اور دیسی فوج کے بارے مین گورنمنٹ کو کسی خاص حکمت عملی کی جانب پھیر دینا مناسب نہین ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ آیندہ چند روز کے اندر دہلی مین ہم کو فتح خواہ شکست حاصل ہوگی۔ اگر کامیابی حاصل ہوئی تو تمام امور خاطر خواہ انجام پائینگے۔ رستہ کھل جائیگا اور گورنمنٹ اور کمانڈر انچیف اپنے اپنے احکام صادر کر سکینگے۔ اُنکو غور اور تجویز کرنا ہوگا کہ کل فوج کے لیے کیا کارروائی مناسب ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ ہندوستانی فوج کو برابر بھرتی کرتے رہنے مین خطا ہے ...... برخلاف اسکے اگر دہلی فتح نہوئی تو پنجابیون

گوروں کے کم رہجانے سے مجھکو بڑی مشکل ہوگی - اسوقت ہمارے پاس چار ہزار آدمی نہیں ہیں - یہ ممکن نہیں ہے کہ پنجابیوں کو اپنی قوت کا لحاظ نہو - میں جانتا ہوں کہ انکو اس بات کا خیال ہے - خدا کرے وہ اسکے اظہار کا قصد نہ کریں - جب تک انگلستان سے جدید پلٹنیں نہ آئینگی اسوقت تک گویا ایک کوہ آتش فشان دھواں دے رہا ہے جو ممکن ہے کہ کسیوقت آتش فشانی کرنے لگے . . . . -

میرے پیارے جنرل آپ یہ خیال نہ کیجیے گا کہ میں فوجی معاملات میں دلائل و براہین پیش کر رہا ہوں - یہ بات نہیں ہے - میں بالکل اس بات پر رضامند ہوں کہ اس قسم کے معاملات انھیں لوگوں پر چھوڑ دیے جائیں جن سے واجبی طور پر وہ تعلق رکھتے ہیں لیکن کسی شخص نے اتنے عرصے تک ہندوستان میں کام نہیں کیا ہے جتنے عرصہ سے میں کر رہا ہوں اور جو موقعے مجکو حاصل ہوے وہ کسی کو نہ حاصل ہوے ہونگے بغیر اسکے کہ اُسنے معاملات سے بخوبی تمام واقفیت پیدا کی ہوگی - ہندوستان کی فوج کو لازم ہے کہ اُسمیں ہمیشہ ہندوستانی سپاہی زیادہ ہیں لیکن یہ قصد کبھی نہ کرنا چاہیے کہ اُنکی تعداد اسقدر بڑھائیں جس سے وہ ہمارے باہر کے دشمنوں کا ساتھ دے سکیں - سب کے پہلے ہمکو یہ قصد کرنا چاہیے کہ اُسکے رکھنے میں کامل طور کی حفاظت کر لی جائے - میں نے ان سب باتوں کو اس لحاظ سے بیان کیا ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ میں آپ کی تمام تدبیروں کی محض توہم یا حرص سے تائید نہیں کرتا ہوں - پہلے یہ بات تجویز کر لی جائے کہ دیسی فوج کی کیفیت اور ترکیب اور قوت کیا ہوگی اُسکے بعد پھر اُن لوگوں کو جو اس کام کے لائق ہیں اپنی کارروائیوں میں مشغول ہونا چاہیے -

دہلی پر حملہ ہونے کے بعد ملتان اور لاہور کے درمیان کے جنگلی جرگے جو ہر روز حملے کرتے تھے اُس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ مذکورہ بالا حکمت عملی کسقدر دور اندیشی کی تھی - اس ملک میں جو دریاے ستلج کے داہنے کنارے سے لیکر دریاے راوی تک پھیلا ہوا تھا صرف اُن گنواروں اور خانہ بدوشوں کی آبادی تھی جو زراعت قلیل کرتے تھے لیکن مویشی کثرت سے رکھتے تھے - اس ملک میں تمام کٹی ہوئی جھاڑیاں اور لمبی لمبی لہلہاتی ہوئی گھانس کے قطعات جنمیں کسی مقام پر لیک نہیں تھی دور دراز فاصلہ تک پھیلے ہوے تھے اور یہ گھانس اسقدر لمبی تھی کہ اُسمیں ہر کر جو شخص چلتا تھا وہ اُسی کے اندر چھپ جاتا تھا - یہ مویشی کے پالنے والوں اور جانوروں کے چوروں کا خلقی مسکن تھا - سکھوں کی دو فوجیں اسکے صاف کرنے اور اندر داخل ہونے میں برباد گئیں اور انگریزی حکومت کے قائم ہونے سے اگرچہ جھاڑیوں کے درمیان چند پگڈنڈیاں بن گئی تھیں اور جنگلی باشندوں کی لوٹ مار روک دی گئی تھی لیکن اُنکی جڑ بالکل نہیں اُکھڑنے پائی تھی - اس زمانہ کے چند سال پیشتر سر جان لارنس کا جب اس مقام پر گذر ہوا تھا تو اُنکو خود اس بات کا بڑا تعجب ہوا تھا کہ اُنکے صوبے میں اب بھی مواشی کے چوروں کی کتنی علامتیں پائی جاتی ہیں - - اور اب دہلی کے فتح ہونے میں جو عرصہ لگا تو پھر ابتدائی کیفیت پیدا ہو گئی - جیلخانہ آگرہ سے نکل کر جو قیدی بھاگ گئے تھے اُنھوں نے اس صحرائی ملک کو اپنے لیے نہایت موزوں مامن تصور کیا اور سب وہیں جا کر جمع ہو رہے اور وہاں کے سست اعتقاد باشندوں سے یہ کہکر پیشین گوئی کر کے کہ انگریزی راج جاتا رہا انکو اس بات پر تیقن کر دیا کہ پادشاہ دہلی خود چلے آتے ہیں -

۱۴ ستمبر کو ملتان سے لاہور یا لاہور سے ملتان کو ڈاک نہیں پہونچی (اور اس سے حکام اور بھی خائف ہوے)

پایہ کہیہ کہ دار السلطنت پنجاب سے باہر کی دنیا کی آمد و رفت کا دروازہ بند ہو گیا- اس مزاحمت کی وجہ بلا تاخیر بیان کی گئی
کیونکہ شام کے وقت بڑے عرصے کے بعد گوگیرہ سے لفٹنٹ اِلفنسٹون کا ایک قاصد بعجلت تمام آیا اور اسی گھبراہٹ میں
چیف کمشنر کو یہ خبر دی کہ فرقہ کہرال کے ۰۰۰۰۱- آدمی مسلح ہو کر بادشاہ دہلی کے حکم سے گوگیرہ کے جلانے اور لوگون کے
لوٹنے کو چلے آتے ہین- کٹھیون نے ملتان کی ڈاک روک دی- گھوڑون کو چھین لے گئے اور سڑک کی پولیس سے ہتھیار لیلیے
اب اسوقت لاہور مین ایک متنفس بھی ایسا نہین تھا جو وہان بھیجنے کے لیے کامون سے جدا کرکے منتخب کیا جاتا
لیکن چیف کمشنر کی مستعدی اور ثابت قدمی کا آفتاب ایک مرتبہ اور چمک اٹھا- انکے پاس یہ خبر آٹھ بجے رات کو
پہونچی اور وہ اسی وقت میانمیر کو سوار ہو گئے کہ دیکھیے وہان سے کچھ آدمی روانہ ہو سکتے ہین یا نہین- اسی شب کو
۱۲ بجے رسالۂ ونیلیس کے دو سو سوار معاً بھیج دیے گئے اور تین توپین اور ایک کمپنی پیدل گورون کی اور پچاس
پولیس کے سوار اسی کے دوسرے روز صبح کو روانہ ہوے اور یہ سب لوگ چیف کمشنر نے بتعجیل تمام اور اپنے نہایت
معتمد اردلی سردار نہال سنگھ کی ماتحتی مین اپنی آنکھون کے سامنے بھیج دیے- سوارون نے اس ۸۰ میل کے کل فاصلہ کو
ایک لگاتار منزل مین طے کیا اور باقیماندہ سپاہ اسی کے پیچھے پیچھے جہان تک جلد ممکن ہو سکا چل کر ایسے وقت گوگیرہ مین
پہونچی جب ایک گھنٹہ حملہ کرنے کو باقی رہ گیا تھا یہ عین حفاظت کرنے کا وقت تھا- ان لوگون نے حملہ آورون کو ہٹا دیا
اور دوسرے روز خود حملہ کرکے احمد خان سردار فرقۂ کہرال اور اسکے بیٹے کو مار ڈالا اور اصل موضع کو جلا دیا اور
بہت سے لوگون کو قید کر لیا-

لیکن سر جان لارنس سختی کے ساتھ مفسدہ کے فرو کرنے مین اسقدر مستعدی سے تیار نہین ہو جاتے تھے
جسقدر مستعدی سے وہ مجرمون کی سزا مین تخفیف کرنے اور کسی اصل یا جائز استغاثہ کی سماعت کرنے پر آمادہ
ہو جاتے تھے- اِلفنسٹون صاحب کے نام کی ایک چٹھی مین جو کمک کی فوج کے ساتھ تھے جان لارنس لکھتے ہین کہ
مین نے سنا ہے کہ کہرال فرقہ کے لوگون کو پولیس والون نے تنگ کیا تھا- گھوڑے وغیرہ انکے دست اندازی سے بہ نسبت اس
قیمت کے جو انکے مالک لوگ مانگتے تھے کم قیمت پر خرید کیے گئے اور جن لوگون نے اس بات کو پسند نہین کیا انکی جگہ اور اشخاص طلب
کیے گئے- اب یہ سب باتین خراب اور اخلاق اور آئین جہانداری کے رو سے بھی ناجائز ہین- مجکو امید ہے کہ آپ ان سب باتون پر غور اور
لحاظ کرینگے- اسمین شک نہین کہ غدر کی قسم کے ہر فساد کو قوی ہاتھ سے روکنا چاہیے لیکن شکایتون کے تمام اسباب کو بچا اور جہان کہین وہ
اسباب پیدا ہوے ہین انکو رفع کرنا چاہیے-

اور پھر دس روز کے بعد جب پہلے پہل کامیابی حاصل ہوئی تو انھون نے لکھا کہ

مجکو آپ کی فتحیابی کا حال سنکر بڑی خوشی ہوئی آپ چند بانیان فساد کی تحقیقات کرکے انکو سزاے موت دے سکتے ہین- مگر
لوگون کو پھانسی نہ دیجیے مین کہتا ہون کہ دس فیصدی سے زیادہ آدمی ہلاک نہ کیے جائین اور اگر اس سے کم ہین اور لوگون کو

عبرت ہو جائے تو فیصلہ دی دن سے کم کو سزائے موت دیجیے۔ گوروں اور توپوں کو فی الفور واپس نہ کیجیے۔ جب تک اصل مجرموں کی تنبیہ نہو جائے اُس وقت تک گوروں اور توپوں کو وہین رہنے دیجیے۔ اُنکے رہنے سے بڑا کام نکلیگا۔ اگر فتحپور گوگیرہ مین تندرستی نہو تو اُنکو کسی اور صحت کے مقام مین جو مناسب معلوم ہو مقیم کیجیے۔ اپنا کام زورآوری سے انجام کیجیے۔ ملک کو بدمعاشون سے صاف کر ڈالیے۔ سڑک کی پولیس کو پھر قائم کیجیے اور جس فرقہ کے لوگون نے چوکیون کو خراب کیا ہے اُن سے زاید آدمی جو حفاظت کے لیے درکار ہون طلب کیجیے۔ اِس سے اُنکو آیندہ سے عمدہ برتاؤ کرنے مین سبق ملجائیگا۔ کل ماہواری خرچہ کا بار اُنھین لوگون کے ذمہ عائد کرنا چاہیے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خطاکار فرقہ کے لوگون کو نکال دیجیے مگر اِسطور سے کہ وہ نہایت خوف کھا جائین۔

اِس اثنا مین حکام ملتان بھی مثل حکام لاہور مستعد ہو گئے تھے۔ کرافورڈ چیمبرلین صاحب اپنے بستر علالت سے اُٹھنے کے بعد اپنے معتمد سوارون کو ہمراہ لیکر خطرہ کے مقام کی طرف بڑھ چکے تھے۔ اگرچہ اُنھون نے جنگل کے تمام حصون مین ڈھول بجتے سنی لیکن کسی مقام پر مزاحمت نہین ہوئی۔ ہر مقام پر سُنی جاتا تھا کہ یہان دشمن لوگ موجود ہین مگر کسی مقام پر کوئی دکھائی نہین دیتا تھا۔ وہ سرائے چپا دتنی مین جا پہونچے وہان پہونچنا تھا کہ وحشی فرقہ کے پہاڑی لوگ چیونٹیون کی طرح نکل پڑے۔ ان مین سے ہر شخص برچھیون اور تیر و کمان سے مسلح اور جان لڑانے پر آمادہ تھا۔

ایک حصار کے ذریعہ سے (جو رُرکولینڈ کے حصار سے مشابہ تھا لیکن شاید ویسا کام بہت مشکل سے دے سکتا تھا) جو سوارون کے زینون اور خیمون اور بستروں وغیرہ کے ذریعہ سے بنایا گیا تھا کرافورڈ چیمبرلین صاحب نے پانچ دن تک کثیر التعداد دشمنون کو سنبھالے رکھا۔ باغی لوگ بیکار کو صاحب موصوف کی رجمنٹ کے ہندوستانی افسر مسمی برکت علی کے پاس جس نے اپنی مشہور وفاداری سے کئی مرتبہ ملتان مین اپنے آقا کی جان بچائی تھی یہ پیغام لیکر آئے کہ اگر وہ اُنکی فوج سے ملجائے اور پانچ فرنگیون کو جو فوج کے ہمراہ تھے اُنکے حوالہ کر دے تو وہ لوگ افسر مذکور کو اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کر دینگے۔ برکت علی نے جواب دیا کہ اگر تم فرنگیون کو چاہتے ہو تو پہلے مجکو قتل کر لو اُسکے بعد اُنکو لیجانا۔

آخرکار اِدھر لاہور اور اُدھر ملتان سے فوج آگئی تو چیمبرلین صاحب نے باغیون کو جنگلون کی طرف بھگا دیا اور اب اُنکے مارنے کی مشکل اُسقدر باقی نہین رہی جسقدر اُنکے تلاش کرنے کی دشواری باقی رہی۔ یہ برسات کا زمانہ تھا اور عین بارش کے دن تھے۔ گھاس وغیرہ معمول سے کہین زیادہ بڑھ گئی تھی اور وبائی امراض اُس سے پیدا ہوتے تھے اور بارش کے سبب سے وہ اسقدر خشک بھی نہ تھی کہ جلا دی جائے۔ اُسکے مخفی راستے دشمنون کو معلوم تھے اور ہم لوگون کو نہین معلوم تھی۔ ہمارے آدمی اگر اُس مین ایک مرتبہ پھنس جاتے تو پھر اُنکو تلاش کرنے سے رستہ نہ ملتا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ہمارے چند سوار لاعلمی سے اندر چلے گئے اور جب اُنکو راستہ نہ ملا تو سب صلاح کرنے کے واسطے ایک جگہ جمع ہوے کہ ہم لوگ کہان آگئے ہین۔ چند منٹ سے وہ ایک مختصر گروہ مین باہم گرباتین کر رہے تھے کہ یکایک اُنکے درمیان سے ایک کمسن بچہ کے رونے کی آواز آئی۔ متحیر ہو کر ان لوگون نے اپنے گھوڑے اُچکائے

اونچی گھانس کے نیچے جو اُنکے ستر تک بلند تھی۔ اُنھون نے دیکھا کہ دیسی عورتون اور لڑکون کا ایک گروہ بیٹھا ہوا ہے اور سارے خوف کے اُنمین سے ہر ایک کا چہرہ فق ہے۔ خوش قسمتی سے اُس روز باغیون کا بھی ایک پتہ لگا تھا۔ اسمین شک نہین کہ ان عورتون اور بچون کے ورثا اُنسے زیادہ دُور نہ گئے ہونگے۔ اور اِس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ عورتون اور بچون کا خوف چیمبرلین صاحب کے ناہموار سپاہیون کی مہربانی سے اُسی وقت رفع کردیا گیا۔

ظاہر ہے کہ ایسے سنگلاخ اور دشوار گزار ملک مین اگر مہینون لڑائی رہتی تو وہ بھی تھوڑی تھی۔ یہ مفسدہ بذات خاص چندان خوفناک نہین تھا (کیونکہ ان باغیون مین سے اکثر لوگ لاٹھیون اور پتھرون اور دوشاخی لکڑیون سے مسلح تھے) لیکن جب تک یہ چنگاریان سلگتی جاتی تھین اس وقت تک خوف تھا کہ ایسا نہو کہ اُن مین ہوا لگ جاے اور دوآب سے دوآب تک یہ آتش زدگی پھیل کر کل جنوبی پنجاب کو خاک سیاہ کردے اِس سبب سے چیف کمشنر نے اپنی چٹھیون اور کارروائیون سے اِس بات کی بڑی خواہش ظاہر کی کہ جہان تک جلد ممکن ہو سکے یہ مناقشہ رفع کردیا جاے۔ اُنھون نے لاہور ملتان لیہ اور حصار سے فوجین طلب کین جو فوراً ان اضلاع کو جن پر باغیون نے قبضہ کرلیا تھا چارون طرف سے گھیر لگین کوٹ کمالیہ اور ہڑپا ایسے بعض ضروری مقامات پر جو باغیون کے ہاتھ آگئے تھے آسانی سے قبضہ کرلیا گیا۔ لیکن یہ کام چندان آسان نہین تھا کہ مجرمون تک رسائی ہوتی اور اِس بات کا بند وبست ہوجاتا کہ چھوٹا افسر ایک جنگل مین ایک دوسرے سے جدا ہوکر پھر ایک ساتھ اُنپر حملہ کرسکتے۔ مین اِس مقام پر سر جان لارنس کی بعض چٹھیون کو محول کرتا ہون جس سے اُنکی احتیاط اور زور آوری اور تاخیر مین تحمل کرنے کا حال ظاہر ہوجائیگا۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ تین گشتی کالم فوج اُن اطراف سے جنکو مین نے بتادیا تھا جائین اور آپ باغیون کی سرکوبی نہ کرسکین۔ ہر سرا مین باہر نکلنے کی راہ رکھکر مٹی اور پتھر کے چھوٹے چھوٹے دمس بنائیے۔ اُنکی آڑ مین سپاہیون کو مقیم کردیجیے اور ایک ہفتہ کی خوراک وہان جمع کردیجیے اور اِس بات کی کوشش کیجیے کہ راستہ کھلا رہے اور ڈاک برابر آتی جاتی رہے۔ اردگرد اگر برابر گردآوری ہوتی رہے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ اُن مقامات پر جہان خطرناک گھنے جنگل ہین درہ پشاور کی طرح مچان بنائے جائین۔ مین سمجھتا ہون کہ توپین ایک اور بار ہونگی۔ اُنسے ہمارا کوئی کام نہین نکلتا اور اُنکے سبب سے فوج بعجلت حرکت نہین کرسکتی ہے۔ اُنکو واپس کردیجیے کیونکہ وہ صرف چھاونی کے کام کی ہین۔

صفحہ ۲۳۸

کرافورڈ چیمبرلین صاحب کو جنکی نسبت اُنکی خواہش تھی کہ اُنکو اِن کُل کارروائیون کے لیے کمانڈر مقرر کرین جان لارنس نے یہ چٹھی لکھی تھی کہ۔

آپ کو اُس تمام فوج کی کمانبری کرنا ہوگی جو اِسوقت ہائن صاحب کے پاس ہے۔ ہم کو بہت سے موقعے باغیون کی سرکوبی کے مگر ہاتھ سے جاتے رہے۔ کبھی تو یہ ہوا کہ توپون سے کچھ کام نہ نکلا۔ اُنکا انتظام خراب رہا اور قبل از وقت چلادی گئین وقس علی ہذا۔ دوسرے وقت یہ ہوا کہ سوارون نے بندوقین نہین چلائین بلکہ توپون کی حفاظت کو چلے آئے۔ اور ان سب باتون کے سبب سے

کچھ بھی نہوا - مجکو اس بات مین کوئی شک نہین کہ آپ ان سب لوگون مین ہمت اور جرأت پیدا کردینگے اور ظاہرا اُسکی بڑی ضرورت ہے - اب تک تو
باغیون نے جیسا پایا ویسا کرلیا اور علانیہ طور پر ہمکو زک دی -

لیکن چیمبرلین صاحب نے اپنی رجمنٹ کے ساتھ جو اُن سے اسقدر مانوس ہوگئی تھی رہنے کو ترجیح دی اور اس سبب سے
سر جان لارنس نے میجر ہیملٹن کمشنر ملتان کو کمانیری کے واسطے طلب کیا -

مین دم بھر کے لیے توقف نہین کرسکتا - اس مفسدہ کو مین ہرگز پھیلنے نہ دونگا اور اگر اُسکے فرو کرنے کی تدبیرین جلد نہ کی جائینگی
تو وہ ضرور پھیلیگا . . . . جسوقت مجکو خیال آتا ہے کہ کئی موقعے آئے اور نکل گئے تو مجکو بڑا رنج معلوم ہوتا ہے - ہم ان کمبخت لوگون کی
تعداد بارہ یا چودہ ہزار آدمیون سے کم تصور نہین کرسکتے جن مین سے زیادہ تر لوگ لاٹھیون سے مسلح ہین -

لیکن گو انکو ان لوگون کی طرف سے کیسا ہی غصہ کیون نہوا انھون نے یک قلم باغیون کے مال کی بربادی یا قید کرنے کے
وقت انکی ہلاکت کا کبھی حکم نہین دیا بر خلاف اسکے انھون نے ایسے افعال پر زجر و توبیخ کی - سنگدلی کو وہ ہمیشہ برا کہتے رہے
اور رزو ورآوری سے کبھی کوتاہی نہین کی -

مجکو معلوم نہین ہے کہ مین نے گانوون کے جلانے کا کبھی حکم دیا ہو - مین یقین کرتا ہون کہ مین نے اس مضمون کا کبھی کوئی حکم
نہین دیا - اگر دیا ہو تو مہربانی کرکے اُسکا حوالہ دیجیے - مین صرف اُن موضعون کے جلانے کا البتہ حکم دیتا جنکے باشندون نے ہم لوگون کا
مقابلہ کیا ہوتا . . . . . مین نے سنا ہے کہ کمشنر ـــ نے کوٹ کمالیہ سے چلے جانے کے وقت حکم دیا تھا کہ تمام قیدیون کے گولی ماردی جائے
مین چاہتا ہون کہ وہ پھر کبھی کسی فوجی مہم مین کام کرنے کے واسطے نہ بھیجے جائین - بلوہ کے فرو کرنے کی یہ تدبیر نہین ہے - مین سمجھتا ہون کہ
کچھ دنون کے بعد انکی کارروائی کی بابت کچھ نہ کچھ تحقیقات کرنا ہوگی -

کرافورڈ چیمبرلین صاحب کے نام جن پر انھون نے کامل بھروسہ کیا تھا اور یہ بہت واجبی تھا ۱۹ - اکتوبر کو
انھون نے یہ چٹھی لکھی -

آپ جو کچھ کرسکتے ہون وہ کیجیے - مین عجلت نہ کرونگا - جتنی مہلت آپ چاہتے ہین اُتنی مہلت لیجیے لیکن کسی نہ کسی طرح باغیون کی
سرکوبی کیجیے - غیر ضروری خطرون مین نہ پڑیے - مین سمجھتا ہون کہ جنگل کو جلانے اور کاٹنے اور جلانے سے اگر ہتہ نہین تو ایک سرا رخ
ضرور ہو جائیگا - جہان تک ممکن ہو اتفاق سے کام کیجیے اور ہر ایک رجمنٹ سے کہیے کہ اُسی طرح کام کرے دشمنون کو سیدھا کرنے اور اُن پر
غالب آنے کا یہی ایک طریقہ ہے - اگر ہر شخص اپنی اپنی "ڈفلی اپنا اپنا راگ" پر عمل کریگا تو اُس سے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوسکتا ہے -

آخر کار باغی لوگون نے خط لکھا کر اپنی سپاہ جلی کے مشہور جنگلی قلعہ مین لا کر جمع کر دی - اُن پر ایک طرف سے
ہیملٹن صاحب نے اور دوسری جانب سے چیمبرلین صاحب نے حملہ کیا اور اس بات کو دیکھکر کہ اب بازی ہاتھ سے
جاتی رہی انھون نے ستلج اور بہاولپور کی راہ لی - چیمبرلین صاحب انکے تعاقب سے قاصر رہے اور وہ ہوشیاری کرکے
فساد کرنے کے پیشتر ہی اپنے چوپائے ایسے جنگلون مین ہانک آئے تھے جہان وہ خیال کرتے تھے کہ انگلش لوگ کبھی انکا

حصہ ۲ ص ۲۳۹

۱۰

پتہ نہ پا سکینگے - لیکن یہ پتہ لگانے واسطے تلاش کرنے کو کر رکھے گئے اور چیمبرلین صاحب کئی گھنٹہ تک جاسوسون کے ساتھ پھر کر اُنکے پوشیدہ مقامات سے پندرہ سو چوپایے اور ہزار بھیڑیان اور بکریان بڑی خوشی مین تلاش کر لائے - اُنکی قیمت اِس بلوہ کی سرکوبی کا بست کچھ خرچ وصول ہوگیا اور وسط نومبر تک یہ دقت طلب کام انجام کو پہونچ گیا -

یہ کسی طرح سے خیال نہ کرنا چاہیے کہ یہی بلوہ جسکا حال وضاحت کے لیے مین نے تمام و کمال بیان کیا ہے اُس تردد و پریشانی کا اکیلا یا اصل سبب تھا جو تسخیر دہلی کے بعد چار مہینے تک قائم رہا تھا - ایک خاص امر کی بابت جسکا مفصل حال مین ابھی بیان کرونگا (یعنی جس شہر اور جس ضلع مین وہ خطرہ تھا) سر جان لارنس کو سب سے زیادہ تردد تھا - لیکن اسکے علاوہ اُنکو پنجاب مین اپنی بعض رجمنٹون کو واپس بھی طلب کرنا تھا جنکی جگہ اُنھون نے سوارون اور پیادون اور پولیس کے آدمی تازہ بتازہ نوبنوکمک کے لیے اُن فوجی کارروائیون کے واسطے روانہ کیے تھے جو ممالک مغربی و شمالی مین ہو رہی تھین ۔ ۲۳ اکتوبر کو اُنھون نے ڈیلی صاحب کے نام لکھا کہ

مین نہایت خوشنود ہون کہ گائیڈس کے لوگ پنجاب کو واپس چلے آئین - اور جس وقت وہ آجائینگے تو اُنکے زخم رسیدہ چہرون کو دیکھکر مجھے بڑی خوشی حاصل ہوگی - مجکو افسوس ہے کہ آپ کا بازو ایسا بیکار ہوگیا - مجکو اندیشہ ہے کہ شاید عرصہ کے بعد آپکی حالت درست ہوگی - خدا کا شکر ہے کہ اب مطلع صاف ہوتا جاتا ہے - مجکو امید ہے کہ پانڈے لوگ بالکل غارت جائینگے - لیکن اودھ کا از سر نو بندوبست کرنا ہنسی نہین ہے کون شخص اسکا انتظام کریگا - مین کئی دن سے بستر علالت پر پڑا ہون اور اب تک طبیعت ناساز ہے مین دیکھتا ہون کہ منٹگمری صاحب سر کالن کی شرکت کی ہے - لیکن دیکھیے ایک افسر اسٹاف کے دونون چیفین جنرلون پر مقدم ہونے کا یہ انتظام کیونکر چلتا ہے -

آئندہ میں چند پرچے نقل کرتا ہون جو سر جان لارنس کی تمام عمر کے نہایت نازک زمانہ مین چار مہینہ تک اُنکے پرائیوٹ سکرٹری رہے تھے بندوبست کے کام کو طلب ہوگئے تھے اور آئندہ چار مہینے کے لیے اُنکی جگہ اڈورڈ پاشاٹ صاحب جو یکے از برادران عموزاد لارنس صاحب مقرر ہوئے تھے اور اُنکی ایک خاص یادداشت سے مین چند نہایت دلچسپ فقرات نقل کرتا ہون جن سے بادی النظر ہی مین معلوم ہو جائیگا کہ اس زمانہ مین سر جان لارنس کیا کیا کارروائیان کر رہے تھے -

جسوقت مین نے عہدہ سکرٹری کا چارج لیا اُسوقت دہلی کو فتح ہوئے دو ہفتے گذرے تھے اور لاہور مین پہونچکر مجکو معلوم ہوا کہ سر جان لارنس اُس فوج کی کمک دینے مین بڑی سرگرمی سے مشغول ہین جو محاصرہ کے کامون سے فرصت پاکر دہلی کے اضلاع حالاک مغربی و شمالی کے منتشر باغیون کی سرکوبی اور وہان سے پھر اودھ مین جمع ہو جانے کے لیے گشتی فوجی حصون مین تقسیم کی گئی تھی - جس عجلت اور مستعدی کو فوج محاذی دہلی کی کمک کرنے مین اُنھون نے ظاہر کیا تھا ظاہر اوہی مستعدی دہلی پر قبضہ ہو جانے کے بعد گشتی فوجی حصون کو کمک پہونچانے مین ظاہر کی گئی - قدیم اور خیرخواہ سردارون سے اصرار کیا گیا کہ وہ اپنے اپنے آدمی بھیجین - افسران ضلع نے پہاڑون سے سکھ مسلمان اور کوہستانی راجپوت فرقہ کے سپاہی اور مہمند آفریدی وزیری اور دوسرے سرحدی جرگون

لوگ بھرتی کرکے روانہ کیے۔ ان تازہ سپاہیوں کو اکثر سر جان خود ملاحظہ فرماتے تھے اور جسقدر جلد ممکن ہوتا انکو سرحد کی طرف روانہ کرتے تھے۔

جدید بھرتی کی فوج کے لیے ولایتی افسروں کے انتخاب کرنے کا ایک کام ایسا تھا جس میں انھوں نے بڑی محنت کی۔ ہر ایک سائل ملازمت کو اجازت تھی کہ وہ اُنکے لائق فوجی سکرٹری (مسٹر جیمس میکفرسن متوفی) سے ملاقات کرے۔ ایک ایک اور ہر شخص کے دعوے پر انصاف کے ساتھ لحاظ کیا گیا اور انتخاب بلا رو رعایت عمل میں آیا۔ ہمارے جنرلوں کی تدبیروں اور شجاعت کے کاموں کی فوجی حرکتوں پر ٹھیک ٹھیک سپاہی کی طرح وہ نگاہ رکھتے اور اس پر بحث کرتے تھے۔ صرف فوجی ہی صیغہ میں انکو اسقدر کام کرنا پڑتا تھا جو ایک آدمی کے انجام کرنے کے لیے بخوبی کافی تھا انھوں نے سیول گورنمنٹ کے متعلق بھی اپنی خدمات کے واجبی طور سے انجام دینے میں کبھی دریغ نہیں کیا اور اب چونکہ اُس کام سے جس میں محاصرہ کے چار مہینے سے برابر وہ پھنسے ہوے تھے چھٹکارا مل گیا تھا تو اس کام کے انجام کی طرف تازہ مستعدی سے مشغول ہوے۔

ص۱۴۷

فارن اور پولیٹیکل معاملات کے متعلق انکو بالتخصیص بڑا کام کرنا تھا۔ سرحد پنجاب اور بلوچستان کے جرگوں کی حالت خاص پنجاب کے بعض سرداروں کا برتاؤ باغیوں کی تعزیر ضبطی جائداد کے متعلق بعض افسروں کی کارروائیاں اور گورنمنٹ ایران و افغانستان کا باہمی روز افزوں نااتفاقی یہ سب باتیں نہایت ہی ضروری تھیں اور معاً انکا بندوبست درکار تھا۔

پنجاب کے معاملات خارجہ و معاملات ملکی کی درستی

جسوقت دہلی کے مسخر ہو جانے سے بغاوت کا طوفان پلٹ گیا اور گرد و پیش کے اضلاع پھر صلح آمیز حکمرانی کی اطاعت کرنے لگے تو سب سے زیادہ تردد کی محنت جان لارنس کو اُن لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کی تدبیریں نکالنے میں کرنا پڑی جنھوں نے غدر میں شرکت کی تھی۔ ظاہر میں جو وہ درشت اور سخت معلوم ہوتے تھے تو وہ اصل میں اُنکے صدق مقصد اور پابندی وضع کا ثبوت تھا۔ وہ ایک سیدھے سادے عیسائی اور فطرتاً رحیم اور نہایت منصف مزاج تھے اور میں جانتا ہوں کہ جب وہ مناسب سمجھتے تھے کہ انصاف کے ساتھ رحم بھی کیا جائے اور اُسوقت کے بعض لوگ سختی کرنے کے زیادہ خواستگار ہوتے تھے تو انکو بہت رنج ہوتا تھا۔

ہر ایک ماتحت کی تمام ضروری رپورٹیں اور مراسلات جنکو سر جان لارنس چاہتے تھے کہ گورنمنٹ کے نام روانہ کیے جائیں وہ آزادی کے ساتھ بھیج دیے جاتے تھے۔ پہلے وہ سب کو نہایت غور کے ساتھ پڑھتے تھے اور ہر ایک پر تازہ یادداشتیں بناتے جاتے تھے اور پھر اپنا معمولی حکم صادر کرتے تھے "و نقل گورنمنٹ کو روانہ ہو میری یادداشتیں ایک علحدہ چٹھی میں درج کی جائیں اور روانگی کے قبل نقل مجھکو دکھائی جاوے"۔ وہ ایک بڑے تیز دست اور ساتھی اُسکے بڑے پختہ کار افسر تھے۔ علی الخصوص وہ اس بات میں تو ید طولیٰ رکھتے تھے کہ جو امر اُنکے سامنے پیش ہوتا تھا فوراً اُسکی تحقیق و تدقیق کرکے فضولیات کو خارج کر ڈالتے تھے اور اصل امر مابہ النزاع کو فوراً منقح کر لیتے تھے اور اسی سبب سے جو راے ظاہر کرتے تھے وہ ہمیشہ واضح مدلل اور فیصل ہوتی تھی۔ سواے بعض خاص صورتوں کے یا جب کاغذ پر "ضروری" کا لفظ لکھا ہوتا تھا وہ کبھی اس قاعدہ سے انحراف نہیں کرتے تھے کہ جس ترتیب کے ساتھ کام دفتر سکرٹری سے آیا ہو اُسی ترتیب سے اسکو ملاحظہ فرمائیں۔ اگر دفتر کے بکس کے کھولنے پر صیغہ تعمیرات سرکاری کے کسی [illegible] کاغذ کے نیچے ملکی معاملات کا کوئی

دلچسپ کاغذ ہوتا تھا تو بھی جب تک [illegible] نہیں لیا جاتا تھا کبھی اسپر نگاہ نہیں کرتے تھے ۔

اپنی معمولی [illegible] الاتصال محنت کرنے کے علاوہ وہ اُن بیمارون اور مجروحون کی امداد کے لیے جو وقتاً فوقتاً دہلی سے [illegible] کی کوشش کرتے تھے اور جو سپاہی کام آتے تھے اُنکی بیوون اور بچون کی آرام وآسایش کی بابت فکر کرتے تھے ۔ انھون نے لاہور اور ملتان کے مابین قافلہ باربرداری کے بندوبست اور جو بیوائین اور لڑکے انگلستان کے جانے کے لیے بندرگاہ کو جہاز پر سوار ہونے جاتے تھے اُنکی سواری کے اہتمام مین کمال شوق ظاہر کیا ۔ مجکو خوب یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیوہ کی چٹھی کے پہونچنے پر جسکا شوہر دہلی کے قریب مارا گیا تھا سر جان لارنس نے ایک نہایت ضروری مراسلے کا لکھنا چھوڑ دیا اور اپنا نہایت بیش قیمت وقت چھوٹی سی [illegible] کے لکھنے مین صرف کیا تاکہ اُسکی پنشن کے پیشگی دلوانے اور لاہور سے بمبئی تک پہونچانے کا بخوبی بندوبست کر سکیں ۔ اِس بیوہ سے جان لارنس بالکل ناآشنا تھے لیکن صرف اتنی شناسائی کافی تھی کہ اُس کا شوہر غدر مین مارا گیا تھا ۔

مین نے اپنی قلیل ملازمت کے زمانہ مین اُنکی اصلی نیکی اور فیاضی اور مصیبت زدہ لوگون کی غمخواری کرنے کی بہت سی عمدہ نظیرین مشاہدہ کی ہین ۔ یہ سب باتین بالکل خاموشی سے بلا نمایش ظہور مین آتی تھین اور یہ باتین سواے اُن لوگون کے جنکو اُنسے بالخصوص قربت حاصل تھی [illegible] مخفی نہین رہ سکتی تھی اور کسی کو معلوم نہین ہوتی تھین ۔ مجکو اُنکے سیدھے سادے طریقہ زندگی کو دیکھکر [illegible] معلوم ہوتی تھی ۔ جب مین اُنکا مہمان تھا تو وہ بہت سویرے صبح کو اُٹھے اور صبح سے لیکر شام تک کام کیا ۔ [illegible] گذاری اور کھانا کھانے مین اُس سے بھی کم وقت صرف کیا ۔ سارا دن کام کرنے اور اُن لوگون سے ملنے مین صرف ہوا جو ضرورت کے لیے کثرت سے اُنکے پاس حاضر ہوتے تھے یا اصالتاً عرض ومعروض کرنے آتے تھے ۔ شام کے وقت وہ سوار ہوکر بعض اوقات قبرستان کو جایا کرتے تھے جہان وہ تنہا چپ چاپ عرصہ تک اپنے ایک پیارے بچے کی قبر پر جو لاہور مین جاتا رہا تھا بیٹھے رہتے تھے ۔ کھانا دیر کو کھاکر تھوڑی دیر بیٹھے اخبارات اور واقعات پر بحث کرتے تھے اور پھر سویرے جاکر سو رہتے تھے ۔

لیکن جس زمانہ کا مین ذکر کر رہا ہون اُس زمانہ مین تردد کا سب سے بھاری سبب اُس شہر اور ضلع کی حالت تھی جسکو سر جان لارنس بہت جانتے اور پسند کرتے تھے جس پر اُنھون نے نہایت خوش اسلوبی اور باشندون کے فائدہ کے ساتھ سالہا سال تک حکومت کی تھی اور جو غدر کے عجیب اور عالمگیر انقلاب سے پھر اُنکی حکومت مین آنے والا تھا ۔ اِس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ کالون صاحب لائق اور خبردار (شاید ایسے اوقات کے لیے بہت ہی خبردار) لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی جنکے زیر انتظام دہلی واقع تھا عرصہ سے آگرہ مین بند پڑے ہوے تھے اور باہر سے خط کتابت نہین کرسکتے تھے اور وہ شہر کو بھی دار السلطنت منتظمہ پر حملہ ہونے کے پیشتر مگر اُسی وقت جب حملہ ہونے کو تھا عارضہ جسمانی اور انتشار دماغ سے قضا کر گئے ۔ وہ دیکھ چکے تھے کہ ایک ایک ضلع کرکے بہت سے اضلاع اُنکی حکومت سے نکل گئے تھے وہ سن چکے تھے کہ مرد عورتین اور بچے اُنکی قیام گاہ کے باہر والے مقامات مین قتل ہوگئے تھے اور اُن کا بس نہ چل سکا

کہ اس بات کو روکین یا دشمنون سے انتقام لین۔ اُنپر بڑا اگاڑھا وقت تھا۔ اور اب بہت سی سنگین غلطیان کرنے کے بعد ایسے
وقت اُٹھ گئے جب اُنکا ناپسند اور مشتبہ ہونا بہت سے ایسے لوگون پر مخفی نہین رہ گیا تھا جو عمدہ حالتون مین اُنکو بہت پسند
اور اُنپر بڑا بھروسہ کرتے تھے۔ اُنکی قسمت نے اُنپر بڑا ظلم کیا تھا اور سر ہنری گریتھیڈ صاحب اُنکے ایجنٹ اور قائم مقام معسکر دہلی جو
باوصف نکلسن صاحب کی بیماری کا نکتہ چینیون کے محاصرہ کی حالت مین بہت اچھے اچھے کام اور بڑی بیش قدر خدمت
کر چکے تھے اُنکے مرنے کے چند ہی روز بعد ہماری عین آخری فتح حاصل ہونے کے وقت ملک عدم کو سدھارے۔

اسطور پر دہلی مین کوئی سول ناظم باقی نہین رہ گیا۔ کرنل فریزر جو کالون صاحب کی جگہ چیف کمشنر ممالک مغربی
وشمالی مقرر ہوے وہ اب بھی دور تک بغاوت پھیلنے کے سبب سے دار السلطنت سے جدا پڑے ہوے تھے۔ اس سبب سے
سپاہیون اور سویلینون کے اتفاق راے اور اُسیقدر جنرل ولسن صاحب کی زبانی درخواست اور کمال موزونیت
معاملات سے سرسری طور پر تصور کر کے یہ بندوبست کیا گیا کہ شہر مفتوحہ کا سول چارج مع اُسکے علاقہ وسیع اور لاحقہ
دشواریون کے غدر کے خاموش ہوتے ہی ایک مرتبہ اور اُسی شخص کے سپرد کیا جائے جسکو ہر شخص اس کام کے لیے
سب سے زیادہ موزون تسلیم کرسکتا تھا۔ یہ کوئی ایسی خدمت نہین تھی جسپر لوگون کو رشک ہوتا۔ اگر سر جان لارنس
یکبارگی اپنے کامل اختیارات کے ساتھ جنکی بابت اُنھون نے بارہا درخواست کی تھی دہلی کو چلے گئے ہوتے اور اگر وہ
اپنا کل وقت اور کل محنت اس کام مین صرف کرنے کے لیے آزاد ہوسکتے تو جو عالم انتشار اُسوقت برپا تھا اُسمین بیشک
بہت سی ایسی چیزین جنکا ہونا ابھی مناسب نہین تھا وہ ہوجاتین اور بہت سی باتین اُنکے کوشش کرنے پر بھی ایسی رہ جاتین
جنکا ہوجانا مناسب تھا لیکن یہ امر آسانی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ فوجی کارروائیون مین کسقدر جوش پیدا ہوجاتا کسقدر جائداد
بچ جاتی اور کتنے بے قصورون کی جان باقی رہ جاتی۔ بدقسمتی سے یہ نہوسکا اُنکو اپنے ہی صوبہ کا کام کثرت سے تھا۔
علاوہ برین چونکہ دہلی کی آبادی اُسوقت ڈاکہ زنون سے کمپنی مین تھی اور باغیون کے بڑے بڑے غول ابتک اُسکے گرد ونواح
مین موجود تھے اور فوجی حقوق جو شہر پر قبضہ کرنے سے پیدا ہوے تھے اسقدر موثر تھے تو جنگی قانون کی شاید ضرورت
بلکہ بڑی خوفناک ضرورت تھی مگر اسپر بھی صرف ضرورت ہی تھی۔ پس اگر بقول ڈیوک آف ولنگٹن کوئی شے ایسی ہے جو
شکست سے بھی زیادہ خوفناک ہے (اور وہ فتح ہے) تو ہم بیشک اُسیقدر صداقت کے ساتھ کہ سکتے ہین کہ جن حالتون
دہلی پر ہمارا قبضہ ہوا تھا اُس حالت مین اُسکے فاتحون اور مفتوحون پر حکومت کرنا اُسکی شہر پناہ کے سامنے حملہ کے
روکنے سے کم مشکل اور خوفناک تھا۔ خوش قسمتی سے جنرل ولسن نے جن فوجی گورنر کو ان دقتون کے رفع کرنے کے
واسطے مقرر کیا تھا وہ کرنل ہنری پلہام برن صاحب تھے۔ اُنسے جان لارنس خوب واقف تھے اور اُنکو بہت
مانتے تھے اور اُنکا اختیار جہان تک پہنچتا وہان تک اعتدال اور انسانیت سے کام ہوسکتا تھا گریتھیڈ صاحب کا عہدہ
چارلس سانڈرس صاحب کو جو ایک پُرانے پنجابی مجسٹریٹ اور جان لارنس اور ہنری لارنس دونون کے دوست

اور جو فضول خونریزی کیے انہین کی طرح دشمن تھے سپرد ہوا - بد انتظامی کا رفع کرنا مجرمون کو انصاف کے ساتھ سزا دینا بقصور یا قابل عفو عوام الناس کی حفاظت کرنا یہ باتین پلہا تم ہرٹن صاحب اور سانڈرس صاحب دونون کے مدنظر تھین - لیکن اپنے خیالات کا دوسرون پر اثر پیدا کرنا اور جبس جوش کی حالت مین اُسوقت لوگون کی طبیعتین تھین اُس مین جان و مال کے ہر قسم کے حملون کا روکنا دشوار بلکہ محال تھا -

فتحمند فوج چونکہ مختلف قومون اور مذہبون کے لوگون سے (بسبب اسکے کہ گورے اُنمین بہت کم تھے) شامل تھی اسواسطے اُسکی حالت جیسا کہ امید کی جاسکتی تھی اُس سے زیادہ تردد کے قابل تھی عرصہ تک محاصرہ کے قائم رہنے سے قواعد کی پابندی سے بھی چھٹکارا مل گیا تھا - سپاہیون نے بہت کچھ دلیری کی تھی اور بڑی بڑی مصیبتین اُنھون نے برداشت کی تھین اور اب اِس سولی پر چڑھے ہوے شہر کو دیکھکر شراب پینے لوٹنے اور انتقام لینے کا ولولہ اُن کے دلون مین پیدا ہوا - جن سپاہیون نے نگرانی کی تھی اور جو قیاحون کی دلیلون کی رو سے سب کے سب انگلش عورتون اور بچون کے خون کے یکسان طور پر پیاسے تصور کیے جاسکتے تھے اُنکو کوئی جگہ رہنے کی نہین دی گئی لیکن ان لوگون مین سے ایک بڑے حصہ نے قلعہ کی طرف ہمارے بڑھنے مین مزاحمت کرکے چوہون کی طرح سوراخ کے اندر مارے جانے کے پہلے اِس بات کو پسند کیا کہ تن پر سلاح بتاک سجے ہوے باہر نکل پڑین اور کسی دوسرے مقام پر جنگ قائم کرین - ہماری اور اپنی خوش قسمتی سے شہر کے باشندون کا بھی ایک بڑا حصہ ہمارے داخل ہوتے ہی باہر نکل گیا - پس جیسا دستور ہے کہ حملہ کرکے کسی شہر کے فتح ہو جانے کے بعد وہ شہر مع اپنے مجبور باشندون کے بے رحم سپاہیون کے بس مین آجاتا ہے اور اُسوقت انواع واقسام کے شدائد اور ظلم ہوتے ہین وہ بات نہین ہونے پائی - اُن چند دیسی باشندون کے حق مین البتہ خرابی ہوئی جنھون نے ہماری خیر خواہی کے بھروسہ پر یا اپنے ہم وطنون کے ہاتھ سے اُن پر جو صعوبتین پہونچی تھین اُنکا خیال کرکے اپنی جانون کے بچانے کی نسبت زیادہ تر اپنے مکانون یا باقیماندہ جائداد کے محفوظ رکھنے کی فکر کی - لیکن جنرل ولسن کے احکام اور انگلش افسرون کی بہادرانہ کوششون کا شکرگزار ہونا چاہیے کہ عورتون اور لڑکون پر رحم کیا گیا اور جہان تک ہوسکا وہ اسطور پر شہر کے باہر چلے گئے کہ اُنکو کوئی ضرر نہین پہونچنے پایا -

حملہ کی تاریخ کے ایک دن کے بعد خاص ہماری فوج سے جو ہمکو کھٹکا تھا وہ جنرل ولسن کے اِس حکم سے کہ وائن اور بیئر تمام اقسام کی شرابین فوراً پھینک دی جائین بہت کم ہوگیا لیکن فاتحون کی جانب سے اب زیادہ برافروختگی کے پیدا ہونے کا لوٹ کی وحشیانہ خواہش سے خیال ہوتا تھا - "لوٹ" ایک مشرقی زبان کی لفظ ہے اور گذشتہ دوسو برس سے (یعنی جب سے شاہنشاہ مغلیہ نے سکھون کے گرو کو مار ڈالا تھا اُس وقت سے) سکھ فرقہ کے زیادہ محبت قوم اشخاص دہلی کے لوٹنے پر کمر باندھے بیٹھے تھے - اُنکو خوب معلوم تھا کہ دہلی مین بے انتہا قیمتی اسباب اور جواہرات اور روپیہ بھرا ہوا ہے اور اگر حکام نے تین دن لوٹ کے اُنکے واسطے مقرر نہ کیے ہوتے تو وہ آپ مقرر کر لیتے - غارتگری کے اِس خیال کو کسیقدر محدود کرنے کی غرض سے

صفحہ ۲۴۵

خود سپاہیون کے منتخب کیے ہوے پرائز ایجنٹ مقرر کیے گئے جنکا کام یہ مقرر کیا گیا تھا کہ تین دن کے ختم ہونے کے بعد جو کچھ باقی رہ گیا ہو وہ جمع کیا جاے اور جتنی قیمت کو فروخت ہو اُسی قیمت پر فروخت کر کے زخمی لوگون کے مابین تقسیم کر دیا جائے۔
لیکن اِن ایجنٹون نے جو کارروائیان باخبرگیری کی وہ محض براے نام تھی سکھون اور پنجابیون کے لوٹنے مین کی لطیف ہنر کی طرح کمال حاصل تھا اور اُن سے امید نہین تھی کہ اپنے آبائی علم کو محض اناڑی شخص کی طرح استعمال کرنے شکاری کتون کی طرح غلاف اوڑھ کر یہ لوگ ہر گلی اور کوچہ مین پھر آئے ہر در و دیوار پر (کامل کاریگرون کی طرح) تھپکی دی صحنون اور زمین پر پانی چھوڑ کر دیکھین زیادہ کس مقام پر جذب ہوتا ہے اور پھر اسطور سے جیسے انکو عقاب کی آنکھین اور برے بڑا بڑین کے کان اور شکاری کتے کی ناک ملی تھی سیدھے جا کر وہ دراز یا چور طاق یا زمین مین گڑے ہوے گھڑے کھود نکالے جن مین پشتہا پشت کا بچا بچایا اسباب رکھا تھا۔ خوش قسمتی سے جس شہر کو یہ لوٹ رہے تھے وہ بالکل شہر خموشان تھا اُنکو کوئی جاندار مخلوق جس سے معلوم ہوتا کہ دولتمند باشندون کا یہان مال بھرا ہوا ہے سواے چند بلیون کے نہین ملا جو اپنی عجیب قسم کی مقامی خیرخواہی سے اُن مکانون کے کنارے گھومتی پھرتی تھین جنھین اُنکے مالک اُنکو چھوڑ گئے تھے یا ایک مکان سے دوسرے مکان کو اُنکی فضول تلاش مین گھومتی پھرتی تھین۔ نیم افتادہ عمارتین سڑی ہوئی یا نیم خوردہ لاشین وہ قیمتی اسباب جسکے اُٹھا کر لیجانے مین قیمت سے زیادہ صرف تھا اور جو خواہ لوٹ گیا تھا یا سڑکون پر اُٹھا کر پھینک دیا گیا تھا۔ اور بے بس اور اگر بالکل نہین تو نیم بے قصور باشندے جو گرد و نواح کے گانون مین پڑے ہوے ہلاک ہو رہے تھے اِن سب کیفیتون کی مجموعی حیثیت سے ایک ایسا سامان بندھا ہوا تھا جسکو دیکھکر پتھر کا بھی دل پگھل جاتا۔

کبھی کچھ دیکھکر آنکھون سے آنسو تھم نہین سکتا کبھی کچھ سوچ کر دل زیر پہلو تھم نہین سکتا

پہلےہم برن چیمبرلین سانڈرس صاحب اور دوسرے افسرون نے کوشش کی کہ غارت عام سے اُن بعض دولتمند باشندون کی گلیان بچ جائین جنکی نسبت معلوم ہو چکا تھا کہ وہ ہمارے خیرخواہ ہین اور جو خود اپنے ہم وطنون کے ہاتھ سے اِس قلیل مدت سلطنت مغلیہ مین لوٹ سے کافی نقصان اُٹھا چکے تھے۔ لیکن اُنکی کوششون مین کامیابی بہت کم حاصل ہوئی۔ ہاڈسن صاحب اور اُنکے لشکریان نے تمام باقی ماندہ اشخاص سے غارتگری مین بھی اُسی طرح تجاوز کیا جس طرح لڑائی اور بہادری مین اُن لوگون سے تجاوز کیا تھا اور یہ لوگ اعتدال یا انسانیت کے کسی خیال سے روکے نہین جا سکتے تھے۔ خود ہاڈسن صاحب ہر ہر مقام پر قیمتی چیزون کے بڑے بڑے ذخائر جمع کرتے ہوے دیکھے گئے اور اِس ذخیرہ کا پہلے پہل اُن لوگون کو دریافت ہوا جنکے ذمہ ہاڈسن صاحب کے لکھنؤ مین مرنے کے بعد اُنکے حساب وغیرہ کی دردناک خدمت سپرد کی گئی تھی ۔

لیکن جس کیفیت پر تواریخی امور کے خیال کرنے والون کی زیادہ تر نظر پڑ سکتی تھی وہ قلعہ کی کیفیت تھی۔ قلعہ کے دیکھنے سے بعض نہایت نامی گرامی مشرقی بادشاہون کا زمانہ یاد آتا تھا جنکو ابھی حال مین حتی کہ انگلش لوگون کو اختیار حاصل

ہونے کی حالت میں بھی اجازت دی گئی تھی کہ اُنکا قلعہ اسقدر بدمعاشیون اور شرارتون کا سندی مقام ہے اور جو اِس سے بھی قریب زمانہ مین اسقدر انگلش عورتون اور لڑکون کی قتل گاہ ہو چکا تھا۔ یہ وہ کیفیت تھی جس سے اغلب وجہ بعض اُن لوگون کو جنھون نے یہ کیفیت دیکھی شہر ٹڑاسے اور قلعہ ٹڑاسے اور آخر بادشاہ ٹڑاسے کی ہزیمت کا دردناک قصہ جو دوسری کتاب[1] اپنیڈ مین مرقوم ہے یاد آگیا ہو گا۔ قلعہ کے صدر پھاٹک کو محاصرون نے گولون سے اُڑا کر توڑ ڈالا تھا۔ یہان ایک بڑے سلسلہ خاندان شاہی کے آخر بادشاہ کی عالیشان غلام گردشین اور شاہانہ خلوت سرا عوام الناس کی نگاہ کے روبرو کھلی ہوئی تھی اور مسلح آدمی جو اُسکے اصلی سرپرست نہین تھے آستان مقدس پر مجتمع تھے۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے صدہا کمرے دونکاہ چلے گئے جو اصل مین اِن اشعار کے مصداق تھے۔

خلوتین وہ سجی سجائی ہوئی   شب کو دولہہ دولھن کے رہنے کی

بیگمین رشک زہرہ و ناہید   جن سے بہتیرے وارثون کی امید

سونے چاندی کا ہر طرف اسباب   لوٹ کا مال بیشمار و حساب

یہان بیچارہ بوڑھا بادشاہ جو مجبوری سے باغیون کے ہاتھ کا کھلونا بن گیا تھا اپنے قلعہ سے نکالا ہوا ایک علحدہ کمرے مین بیٹھا ہوا تھا جسکے پھانسی دینے کے بارہ مین عنقریب تجویز ہونے والی تھی اور جو افسرون اور سپاہیون کی گالیان اور گھرکیان سُن رہا تھا اور اُسکے گرد شاہنشاہ بیگم اور شاہزادیان بیکس تا اور اُسکی بیٹیون کی طرح نامحرم کی نگاہ سے بچنے کے لیے جو مشرقی خواتین کے لیے بدتر از موت ہے ایک دوسرے کی آڑ مین چھپ چھپ کر پریشان ہو رہی تھین کہ مبادا کسی نامحرم یا ظالم کا سامنا نہو جائے۔ اِس بدنصیب جماعت مین سب سے زیادہ خوش یا یہ کہیے کہ سب سے کم ناخوش خود بادشاہ تھا جسکو ظاہرا اپنی مصیبت یا ہتک حرمت کا کچھ خیال نہین معلوم ہوتا تھا۔ بقول شاعر

جو فرط پیری سے ہوش گم تھے تو پینے کا سا طور کچھ تھا   نہ سامعہ تھا نہ باصرہ تھا نہ ذائقہ تھا نہ اور کچھ تھا

بعض انگلش اشخاص وہان ایسے تھے جنکو یہ حالت دیکھکر بہت رحم آیا اور جنھون نے اپنے امکان بھر کم احکام اور افعال سے اُنکی مصیبتون کے کم کرنے مین بہت کوشش کی۔ دوسرے لوگ ایسے تھے جو اپنی ازواج اطفال یا احباب یا اسباب کے ضائع ہو جانے سے بدحواس اور چیتون کی طرح خون کا ذائقہ چکھکر اور خون کے پیاسے ہو رہے تھے اور اِس

[1] کتاب موسومہ "میرے زمانہ کے آدمی اور واقعات ہندوستان" کے صفحہ ۵۰ مین مسٹر ہڈسن صاحب جنھون نے چار مہینے کے بعد خود اپنی آنکھ سے وہ حالات دیکھے تھے جنکو اُنھون نے اِس کتاب مین درج کیا ہے بیان کرتے ہین کہ "مین نے دیکھا کہ یہ بوڑھا بادشاہ قلعہ کے ایک تاریک کمرے مین بیٹھا ہوا تھا۔ ناک نقشہ سے درست محراب دار ابرو بلند بینی سانولا رنگ زردی مائل نشست چہرہ پتلی انگلیان تسبیح ہاتھ مین شکایت آمیز آہستہ بولی اُکھڑی ہوئی تقریر دل ہی دل مین غصہ قیافہ سے علامت بخار ظاہر۔ اِن سب باتون کی ایک عجیب تصویر معلوم ہوتی تھی جسکو دیکھکر اُس شخص سے کبھی بے رحم کھائے ہوئے نہ رہا جائیگا جو ایشیائی تواریخ سے واقفیت رکھتا ہے۔"

شاکی ہوکر کہ حکام لوگ پوری کارروائی کرنے نہین دیتے اُنھون نے شوق سے یا تو اُس کارروائی کو کرنا شروع کیا یا دور دراز فاصلہ سے چٹھیون کو (جنمین سے بعض اسوقت تک میرے آگے دھری ہوئی ہین) لکھ لکھ کر انہین بزور اِس بات پر اصرار کیا کہ زیادہ قوت دکھلانا اور سب کو پامال کرکے انتقام لینا چاہیے بعض لوگون نے بالکل وحشیان روم کی طرح جوش مین آکر یہ اصرار کیا کہ خاص شہر کو جو یادگار اور تاریخی دار السلطنت اور ہندوستان کا روم ہے مسمار کرکے برابر کر دینا اور اُسپر نمک بو دینا چاہیے۔ اور لوگون نے اِس سے بھی خراب تر مذہبی تعصب کے جوش مین اِس بات پر اصرار کیا کہ جامع مسجد کو جو دنیا بھر مین مسلمانون کی سب سے عمدہ عمارت ہے کھود کر پھینک دینا یا اگر یہ نہین تو اُسکے مینار پر صلیب کو لگا دینا اور بہیئت مجموعی اُسکو عیسائی گرجا گھر کر دینا چاہیے۔ عیسائیون کی فہمندی کی یہ ایک عجیب علامت عیسائیت کے خلاف ہوتی۔ اِس بات پر بہت سے لوگون نے اصرار کیا کہ قلعہ کو منہدم کر دینا چاہیے تاکہ جو شخص آکر دیکھے وہ خیال کرے کہ خاندان مغلیہ کی آخری شاخ تک نیست و نابود ہو گئی۔

جن لوگون نے یہان تک اِس سوانح عمری کو پڑھا ہوگا اُنکو اِس بات کے قیاس کرنے مین بڑی مشکل ہوگی کہ اب تک سر جان لارنس کا جو اختیار دہلی مین محسوس ہوا تھا اُس سے اس قسم کے مسائل کے بارے مین کیا تجویز کیا گیا ہوگا۔ شہر اور ضلع دہلی کے فتح کرنے پر جو سوالات پیدا ہوئے تھے اُن مین سے بعض بیشک بہت نازک اور مشکل تھے لیکن اور مسائل ایسے تھے جنکے بارے مین اُنکے قوی اور پُرزور خیال انصاف سے امید نہ تھی کہ غیر صائب رائے دیجائیگی۔ اولاً شہزادے تھے۔ انہین سے بہت لوگ جو ۲۹ سے کم نہونگے قرب و جوار شہر مین اِدھر اُدھر امان لینے مین تلاش کیے گئے اور وہان ایسے آدمیون کی کمی نہ تھی جو اُنکے سریع العمل اور ہاڈسنی طریقہ کا سلوک کرنے کے خواہشمند تھے۔ سر جان لارنس نے لکھا (اور اُنکے اکثر خطوط کا یہی طرز بیان تھا) کہ "انہین اُنکی تحقیقات واجبی طور سے کرو اور اگر وہ اِس بات کے مجرم پائے جائین کہ اُنھون نے انگلش عورتون اور لڑکون کے قتل کرنے کی اجازت یا مدد دی تھی تو ہر طور سے اُنکو سزائے موت دو۔ لیکن اِسطرح کسی کے ساتھ پیش نہ آؤ جس طرح ہاڈسن صاحب اپنے کُشتون کے ساتھ پیش آئے ہین"۔ جھجر بلبھ گڑھ اور ایسے اضلاع کے راجہ اور نواب تھے ان لوگون نے تاج انگلستان سے موافق رہنے کی قسم کھائی تھی اور بعض لوگون نے اپنی جان اور مال کو انگلش لوگون کی سرپرستی مین دریغ نہین کیا تھا لیکن یا تو وہ خودنمائی سے ضرورت کے وقت ہم سے علیحدہ ہو گئے تھے یا درحقیقت ہمارے دشمن کے طرفدار ہو گئے تھے۔ یہان پھر سر جان لارنس نے بمقدار مساوی انصاف کیا نہ کمی کی اور نہ زیادتی کی۔ اُنھون نے کہا کہ "اُنکو اپنی جنگی سطوت اِس طور پر کہ جس مین بیجا خونریزی نہونے پائے دکھا کر اپنی اطاعت مین لاؤ۔ اُن سے وعدہ کرو کہ واجبی طور سے اُنکا انصاف کیا جائیگا اور اگر وہ قصوروار پائے جائین تو ہر شخص کو حالات مقدمہ کے مطابق سزا دو"۔ اسکے بعد بھوکون مرتے اور زیادہ تر بے قصور شہر کے باشندے تھے جنکو ہم نے اُنکے مکانون سے نکال دیا تھا اور جنکی نسبت ہمارے اکثر حکام کی یہ رائے تھی

کہ وہ جہان ہین وہین چھوڑ دیے جائین چاہین زندہ رہین چاہین مرجائین لیکن سر جان لارنس کی یہ راے ہوئی کہ جہان تک جلد ممکن ہو مناسب حفاظت کے ساتھ شہر مین واپس طلب کیے جائین اور جب شہر مین آجائین تو وحشیانہ سنگدلی سے جو اس لڑائی کی وجہ سے ہمارے بعض افسرون کے دلون مین پیدا ہوئی تھی محفوظ رکھے جائین۔

لیکن اس بارے مین اور اس قسم کے اور امور کی نسبت جو نہایت ضروری ہین اُنکی خاص رایون کو انھین کی عبارت مین بیان کرونگا اور اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ مین اُس زمانہ کی لکھی ہوئی چٹھیون سے ان اقتباسات کو نقل کرتا ہون جب رحمدلی اور اعتدال کے ذکر کو بہت سے لوگ بزدلی اور قومی نمک حرامی کی علامت تصور کرتے تھے پس ان چٹھیون سے اُنکی سچی وضع ظاہر ہوتی ہے۔ آیا اُن سے ظاہر ہوتا ہے یا نہین کہ وہ فتحمندی کے بعد بھی ویسے رحم دل ہو سکتے تھے جس طرح لغزش کے زمانے مین مستعد اور سرگرم اور درشت ہو سکتے تھے۔ آیا اُس مشہور رپورٹ سے جسمین انھون نے لکھا تھا کہ مجکو سب کے پہلے ضرب لگانے کا اشتیاق تھا لیکن اب بھی وہ سب سے پہلے اُس امر سے اجتناب کرنے کے شائق ہوے یہ ثابت ہوتا ہے یا نہین کہ انھون نے اپنے اقوال کو اپنے افعال سے ثابت کر دیا۔ پھر اُس سے ایک بات یہ بھی پیدا ہوتی ہے کہ ہماری عظمت قائم رکھنے کے لیے جن جنگی امور کی ضرورت تھی اُنپر اُنکی آنکھ کیسی گڑی ہوئی تھی اور کیونکر اُنکو اس بات کی دل سے خواہش تھی کہ جو کچھ ہم فتح کر چکے ہین اُسکی کامل حفاظت رہے اور تعاقب کی فوج فوراً روانہ کی جائے۔

جنرل ولسن کے نام جنکو ایک مہینہ پیشتر سے انھون نے لکھا تھا کہ باغیون کے تعاقب کا بندوبست ہر طرح سے کر لینا چاہیے لیکن جنرل مذکور جیسا کہ اُنکا خیال ہے اُسمین قاصر رہے بتاریخ ۲۶ ستمبر یہ چٹھی لکھی تھی۔

اس امر کے دریافت ہونے سے اطمینان ہوا کہ تعاقب کا کام فوج روانہ ہو گیا۔ ۔ ۔ ۔ قلعہ بیشک ایسی عمارت نہین ہے جو قواعد دان سپاہ کے مقابلہ مین محفوظ رکھی جا سکے لیکن برخلاف اسکے ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ ایک عجیب طریقہ سے دریا کے تمام رستہ پر محیط ہے اور اُسکی عمارت بھی بھاری اور مضبوط ہے۔ دُودھس جنکو انجنیئر لوگ ایک ہفتہ مین تیار کر سکتے ہین اگر اُسکے سامنے بنا دیے جائینگے تو بگمان غالب وہان سے ہر قسم کی مزاحمت دُور ہو سکیگی اور شہر کی بھی تہدید ہو سکیگی۔ صفحہ ۲۵

یہ بھی بہت صحیح ہے کہ آپ کی بکار آمد فوج نہایت قلیل ہے اور اُس سے بے انتہا کام لیا گیا لیکن مین دیکھتا ہون کہ اب اسمین کوئی چارہ نہین ہے ہم کو بہرحال اسوقت آگے بڑھکر مفسدہ کو فرو کرنا لازم ہے ورنہ وہ پھر برپا ہو جائیگا اور ہم لوگون کو تباہ کریگا۔ سپاہیون نے بیشک بڑا کام کیا ہے لیکن فی الحال اُنکو محنت چھوڑ کر آرام کرنے کا موقع نہین ہے۔

مین خیال نہین کرتا کہ آپ کو کچھ اس بات کا خوف ہو سکے کہ دہلی پر کسی طرف سے حملہ ہونے کا موقع آسکے اور اُسکے باشندے اگر واپس آسکے تو مین اُن سب مصیبتون کو جو فی الحال اُن پر گذر رہی ہین قطع نظر کر کے یہ کہ سکتا ہون کہ ہماری حکومت مین پچاس برس کے عرصہ سے کبھی اُنھون نے کسی قسم کی شورہ پشتی نہین کی اور اگر ہماری اپنی فوج نے غدر نہ کیا ہوتا تو پچاس برس تک اور وہ خاموش رہتے۔ بالخصوص کشمیری پھاٹک کے برجون پر چند سرون کے لٹکا دینے سے پھر کسی طرح کا خطرہ نہ رہیگا۔

پلہام بَرن صاحب فوجی گورنر دہلی کو ۳۰ تاریخ اُنھون نے یہ چٹھی لکھی جسپر لحاظ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر پر ہمارا قبضہ ہونے کے دس ہی دن بعد یہ چٹھی لکھی گئی تھی -

باشندگان شہر کی نسبت میری راے یہ ہے کہ قلعہ کی حفاظت کے لیے فوج کی طرف سے جسوقت سب بندوبست ہو جائے تو وہ رفتہ رفتہ احتیاط کے ساتھ واپس طلب کر لیے جائین ــ شہر کی تسدید کے لیے اگر ایک عمدہ توپخانہ اُس پھاٹک کے سامنے جو چاندنی چوک کے محاذی مین واقع ہے لگایا جائیگا تو ہرطرح سے اطمینان رہیگا - حال کے مفسدہ مین جو لوگ سرغنہ اور مفسد تھے میری راے ہے کہ اُن سب کو پھانسی دی جائے لیکن اور لوگون کے ساتھ بملاطفت پیش آنا چاہیے - فیصدی ۹۰ آدمیون کو اِس غدر سے کوئی علاقہ نہ تھا اور ہم خود اپنی بیوقوفی اور کمزوری کی بابت مورد الزام ہین -

چارلس سانڈرس صاحب ایجنٹ چیف کمشنر متعینہ ممالک مغربی و شمالی کے نام جو دہلی مین تھے اُنھون نے بتاریخ ۴ - اکتوبر یہ چٹھی لکھی -

. . . . مجکو اس امر کے استماع سے خوشی ہوئی کہ شاہزادون کے خلاف آپکے نزدیک کافی ثبوت پایا گیا - سزا اسی قسم کے لوگون کو دینا ہوگی - باقی عوام الناس کو تاوقتیکہ اُنکے خلاف درصل ہماری مخالفت کا جرم نہ ثابت ہو ہرگز سزا نہ دینا چاہیے - میری راے ہے کہ مناسب شرطون کے ساتھ عام باشندگان شہر واپس طلب کر لیے جائین اب سب سے زیادہ عاجز اور سب سے زیادہ بیقصور ہی اشخاص کو تکلیف ہے . . . . . ــ

دوسرے روز اُنھون نے سانڈرس صاحب کو یہ چٹھی لکھی -

اگر گشتی کالم فوج نے اپنی ریواڑی کی سفارت کا کام بخوبی انجام کیا تو مین دہلی کے کمانڈنگ جنرل کو صلاح دونگا کہ سپاہ مذکور نواب کے مقابلہ مین جھجر کو بھیجدی جائے - میری راے ہے کہ اُن سے اطاعت قبول کرنے کو کہون اور واجبی طور سے اُنکے مقدمہ کی تحقیقات کرنے کا وعدہ کرون - جنرل موصوف کو لازم ہے کہ سند خان اور دوسرے مفسدون کو بھی زیر کرین - اِس بات کو ذہن نشین کرنا چاہیے کہ وہ صرف ہمارا باجگزار اور برٹش گورنمنٹ کی رعیت ہی نہین ہے بلکہ درصل ہمارا بنایا ہوا سردار ہے - اگر اُسنے اطاعت قبول کرنے سے انکار کیا تو مین ایک گھنٹہ کا توقف نہ کرونگا اور فوراً اُسپر اور اُسکے مددگارون اور معینون پر حملہ کرونگا - اُسکے بعد بلبھ گڈھ کے راجہ اور نواب فرخ نگر کے ساتھ بھی یہی سلوک کرنا ہوگا علی الخصوص نواب کے ساتھ ضرور کرنا ہوگا - مین نے سنا ہے کہ بلبھ گڈھ کے راجہ کا مزاج کچھ بہک گیا ہے اور اُسنے خاندان ناپسند مین شادی بھی کی ہے پس عجب نہین اگر وہ کچھ دنون تک سلب اختیار رہے -

نیول چیمبرلین کو بتاریخ ۸ - اکتوبر کو یہ چٹھی لکھی -

مین کسی طرح سے اِس بات کی صلاح نہین دیتا کہ شاہزادے یا اُس قسم کے اَور شاہزادے بلا تحقیقات قتل کیے جائین ــ برخلاف اسکے مین ضرور اُن سب لوگون کو تحقیقات کا موقع دونگا - بوڑھا بادشاہ اگر بھاگ گیا ہوتا تو مین ضرور اُس کو گولی مار دینے کی راے دیتا لیکن اگر وہ بھاگا نہین تھا تو مین یہ راے نہین دیتا - یہ تو مین فی الحقیقت ہمیشہ سمجھتا ہا کہ اُسنے متفقاً وقت دیکھکر عمل کیا - قدیم

پنجابی سپاہی اگر اپنے ملک کو واپس آئینگے تو مین بہت خوش ہونگا لیکن ابھی اسوقت تو یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ انہین سے بعض لوگ اور آگے بھیجے جائین - آپ کو معلوم ہے کہ اُنکے بغیر فی الحقیقت فوج کام نہین کر سکتی . . . . - مین نے قلعہ اور قلعہ کے قریب والے حصہ شہر پر قبضہ کرنے کی رائے اِس سبب سے دی تھی کہ باشندگان شہر واپس آنے لگینگے - مین سمجھتا ہون کہ جسوقت قلعہ پر ہمارا قبضہ رہیگا اور اُسکی دیوارون پر چند توپین چڑھی ہونگی تو مجکو یقین ہے کہ دو ہزار سپاہی کُل باشندون کو خوف دلانے اور اُنکو اپنے اختیار مین رکھنے کے لائق ہو سکین گے - پنجاب کو واپس آنے کی کب تک آپ تجویز کرتے ہین - جس وقت آپ اور مینگفرسن صاحب واپس آئینگے تو مجکو بڑی خوشی ہوگی - ایک نہ ایک طور سے کام کرتے کرتے ہم تھک گئے اور اب ہمارے انجام کرنے کی قوت سے کام زیادہ ہے -

اُسی روز آگزیکٹیو رٹیلر صاحب کو اُنھون نے یہ چٹھی لکھی -

مین مبارکباد دیتا ہون کہ آپ کو دہلی مین کامیابی حاصل ہوئی - مین خوب جانتا ہون کہ دہلی پر اصل مین قبضہ کرنے والے آپ اور ہمارے نکلسن صاحب تھے - علی الخصوص چیمبرلین صاحب کے زخمی ہونے کے بعد آپ ہی لوگون نے کام کیا - مین سمجھتا ہون کہ آپ کی کارگزاریون کی تعریف ایک زمانہ کریگا -

آپ نے جو یادداشت اِس بارے مین لکھی تھی کہ دہلی کے محفوظ رکھنے کا سب سے بہتر کون طریقہ ہے ابھی اُسکو مین پڑھ رہا تھا - اب مین اِس بارے مین چند باتین بیان کرنا چاہتا ہون - مجکو معلوم ہوتا ہے کہ اُدھر جنرل وِلسن اور آپ اور اِدھر مین ایسی دو باتین چاہتا ہون جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہین - اب امر تجویز طلب یہ ہے کہ اِن دونون مین سے دراصل کس کی زیادہ ضرورت ہے - اگر غرض یہ ہے کہ شہر دہلی محفوظ رکھا جائے تو دونون باتین بہت صحیح ہین اور مجکو پھر کچھ اور کہنا نہین ہے لیکن فرض کیجیے کہ اگر یہ ضرور ہوا کہ باشندون کو واپس آنے کی اجازت دی جائے (اور میرے نزدیک زیادہ تر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے) تو قلعہ کی دیوار پر چند توپون کے چڑھانے کا بندوبست کیا نہو سکیگا درحالیکہ یہ بات صرف دکھلانے کے لیے ہوگی - جو دیوارین چوٹی پر نو فیٹ چوڑی ہین اُنپر نو پونڈ والی توپین بیشک چڑھ سکینگی اور اگر چند توپین تھوڑی باہر نکلی رہینگی تو اِسکا نتیجہ اور بھی عمدہ ہوگا - اگر ہمکو باہر کی لین کا بچانا ہوا تو بیشک ہمکو کُل زمرۂ عوام الناس سے حفاظت کرنا ہوگی - لیکن آخر کن لوگون کے مقابلہ مین یہ حفاظت کی جائیگی - میرے علم مین باغیون کی ایسی کوئی سپاہ نہین رہ گئی جو مخالفت کے لیے آسکتی ہو - ہماری فتحمندی کی شہرت اِس بات کے واسطے کافی ہے کہ اگر دشمن کوئی موجود بھی ہوتا تو حملہ نہو سکتا چہ جائیکہ اب دشمن معلوم ہی نہین ہوتا - میری رائے یہ ہے کہ عوام الناس کو مناسب شرطون پر واپس آنے کی اجازت دے دینا چاہیے اور جسوقت یہ امر مسلم ہے تو کیا قلعہ کو چند توپون سے مسلح کرکے جسکے باعث سے لوگون کو خوف رہے ہماری حفاظت نہین ہو سکتی ہے مہربانی کرکے فرصت کے وقت اِس چٹھی کا جواب لکھیے -

جس رحیمانہ حکمت عملی کی بابت سر جان لارنس کو حکام دہلی سے بے ضابطہ طور پر تاکید کرنے کی ایسی خواہش پیدا ہوئی تھی سرکاری طور پر سپریم گورنمنٹ سے اُسکی بابت اصرار کرنے مین بھی اُنھون نے دریغ نہین کیا - ۹ - اکتوبر کو اُنھون نے لارڈ کیننگ کے نام مندرجۂ ذیل چٹھی روانہ کی -

صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین کہ باشندگان دہلی کو واپس آنے کی اجازت دینا ایک صائب حکمت عملی ہے شہر دہلی عرصہ سے ایک بڑی تجارتگاہ اور تمدنی اور ملکی لحاظ سے ایک بڑا ضروری مقام ہے۔ اُسپر قبضہ رکھنا ہر ایک امر کے لحاظ سے اُسکے برباد کرنے کی نسبت زیادہ مفید ہوگا۔ گو اُسکے بعض باشندے کیسے ہی قصوروار کیون نہون لیکن اِس امر سے صاحب چیف کمشنر کے یقین مین کوئی غیر طرفدار آدمی انکار نہین کرسکتا ہے کہ ان مین سے اکثر اشخاص شریک بغاوت نہ تھے اور اگر ہم لوگون کو اختیار حاصل ہوتا تو اُنہین سے اکثر اشخاص ہمارا ساتھ دیتے۔ لیکن جیسا کہ معلوم ہوچکا ہے وہ ایک بے رحم اور مطلق العنان سپاہ کے اختیار مین تھے۔ اُنپر بڑی مصیبت پڑی اور اسواسطے یہ عمدہ حکمت عملی معلوم ہوگی کہ جو لوگ اپنے گھرون کو واپس آنے کے لیے زندہ رہ گئے ہین اُنکو اِس بات کی اجازت دی جائے۔

لیکن سر جان لارنس کی شکایتون کی طرف اب تک بخوبی توجہ نہین کی گئی اُنکو کارروائی کرنے کا کوئی اختیار تھا وہ صرف صلاح دے سکتے تھے۔ دہلی کی حالتین بالکل خلاف قاعدہ تھین اِس مین کوئی شک نہین ہے شہر جیسا کہ مین پیشتر ثابت کرچکا ہون جنگی گورنر کرنل پنہام برن کے اختیار مین تھا۔ ایک جنگی کمیشن اُن تمام مجرمون کی تحقیقات کے لیے جن پر بغاوت کا جرم قائم کیا گیا تھا مقرر ہوئی تھی اور اُسکے احکام سزا کی پرووسٹ مارشل تعمیل کرتا تھا۔ لیکن چونکہ گویا یہ امر بھی انصاف کے لیے کافی نہ تھا لہذا ایک خاص کمیشن مقرر کی گئی تھی جسکے ہر ممبر کو "چھوڑنے اور پھانسی دینے کے کامل اختیارات" سپرد ہوسکے تھے اور اِس کمیشن کو سپریم گورنمنٹ نے مقرر کیا تھا۔

پس کچھ حیرت کی بات نہین ہے جو بعض لوگون نے اِس بیرحمی کے طریقہ کو دیکھکر کہ مرگ و زیست کا اختیار ایسے لوگون کو دیا گیا تھا جن مین سے بعض اشخاص اقل درجہ مطلقاً انصاف کرنے والے نہین تھے انھین خوفناک حقوق کا خود دعوی کرکے آپ اسکی تعمیل کی۔ اور اِس بات کا بھی کوئی تعجب نہین ہے کہ انتقام بڑی خونریزی سے ہو رہا تھا اور اُسوقت ایسی ایسی باتین ہوتی تھین کہ جو لوگ اُنکے دیکھنے کے لیے اُسوقت مجبور کیے گئے تھے اب تک وہ باتین یاد کر کرکے کف افسوس ملتے ہین۔

اوائل مین جب فاتحون کا خون بہت جوش مین تھا تو اُس وقت شہر اور باہر کے بہت سے انگلش اشخاص کو یکسان افسوس ہوا۔ چارلس سانڈرس صاحب جنھون نے کسی شخص کو سزاے موت نہین دی تھی اور جنھون نے ضعیف بادشاہ اور اُسکے بیٹے کے ساتھ ایسا سلوک کیا تھا جو جلیل القدر شخص کے ساتھ مصیبت پڑنے اور بڑھاپے کے وقت کرنا چاہیے اور جو اُن سخت دلون سے جو اُنکے قریب تھے آخر تک یہ الزام پاتے رہے کہ اُنکی رحمدلی مقتضاے وقت کے

۱۵ تواریخ محاصرۂ دہلی (صفحہ ۲۰۹) کا لائق اور منصف مزاج مصنف چشم دید واقعہ بیان کرتا ہے کہ "جو مجرم گرفتار ہوتے تھے وہ جنگی کمیشن کے سپرد کیے جاتے تھے کہ اُنکے مقدمات کی تحقیقات ہو۔ یہ کام بڑی شتابی سے ہوجاتا تھا۔ سزاے موت کے سوا اور کوئی سزا نہ تھی اور ہر مقدمہ کی تحقیقات کا نتیجہ یہی ہوتا تھا کہ مجرم ماخوذ ہوتا تھا جو تعلیم یافتہ منصف مقرر کیے گئے اُنکے مزاج مین رحم چھو نہین گیا تھا"۔

خلاف تھی ان لوگون کو روک نہ سکے۔ پھانسی دینے کے لیے ایک شارع عام پر جہان بکثرت سے لوگ آکر تماشا دیکھا کرتے تھے چار بلیان گاڑکر ایک ٹکٹکی بنالی گئی تھی۔ ایک جانے بوجھے دیسی دوکاندار نے یہ بندوبست کیا تھا کہ وہ اپنی دوکان کے سامنے چند کرسیان لاکر بچھاتا تھا اور اُن کرسیون پر بیٹھکر انگلش افسر چرٹ پیتے تھے اور ایک ٹاپل پر قریب کر اُن لوگون کی حالت نزع دیکھنے لگتے تھے جو چارون ستونون سے غول کے غول یکبارگی لٹک پڑتے تھے اور فوراً صفائی ایک جھکڑے مین جو نیچے کھڑا ہوتا تھا تلے اوپر ڈال دیے جاتے تھے تاکہ اور کشتون کے لیے جگہ ہو رہے۔ ایک مرتبہ وس بارہ آدمیون کا ایک غول کمیشن کے روبرو لایا گیا۔ اِن لوگون کے خلاف کوئی امر کافی ثبوت سے ثابت نہین ہوا تھا۔ لیکن بیان کیا گیا کہ وہ سپاہیون کے ایسے ظاہر مین معلوم ہوتے تھے یا ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا اُنھون نے کبھی ہتھیار باندھے تھے اور یہ بات کافی ہوگی۔ سب کے سب اُسی وقت دار پر چڑھا دیے گئے[1]

ہم پر ہین قلیچ جسم قائم کیار د لکھین اُنکی خود ہین نادم

یہ باتین لاہور مین پوری پوری نہین معلوم ہوئین بہت دنون کے بعد معلوم ہوئین اور اِس بات کے لکھنے مین مجکو خوشی معلوم ہوتی ہے کہ وہ لوگ جنکو جان لارنس نے ایک اپنی ابتدائی چٹھی مین کسیقدر ظرافت کے ساتھ ''در خونخواران دہلی'' کہا تھا وہ لوگ جو وہان کی عمل مین لائی ہوئی مستعدی یعنی خونریزی کی ابتدائی خبرین سُن کر خوش ہوئے تھے اور وہ لوگ جو مسجد کے منہدم کرنے اور شہر کے کھود ڈالنے کی پکار پکار کر صلاح دیتے تھے حقیقت حال کے ظاہر ہونے پر اُن افعال انتقام پر الزام لگانے کے واسطے فوراً تیار ہوگئے جو برابر اِس چار مہینے کی حکومت جتاتے اور اُسکو بدنام کرتے رہے تھے جو شہر پر قبضہ ہو جانے اور تمام مخالفت کے موقوف ہونے کے بعد قائم رہی تھی۔

اُن لوگون نے جو کم وبیش ان افعال سے تعلق رکھتے تھے اور جن پر سر جان لارنس کا بہت بھاری الزام آیا بیان کیا ہے کہ اُنھون نے اِس بارے مین مخالفت اُسوقت کی جب ایسا کرنا ممکن تھا۔ یعنی جس وقت عوام انگلستان اپنی رائے ظاہر کر چکے تھے کہ اب زیادہ خونریزی نہونے پائے اور اُنکو ہندوستان مین اپنا اختیار ظاہر کرنے کا موقع ملا۔ یعنی اصل مین وہ بلا امتیاز انتقام کی رائے کے اُسی وقت طرفدار تھے جب خوب انتقام ہو رہا تھا اور رحم دلی اُسوقت ظاہر کی جب مظلوم زیادہ فریاد و بلند کرنا شروع کی جن چٹھیون کو مین اوپر نقل کر چکا ہون اور جو (ایک مرتبہ اور اِس بات کو بیان کیے دیتا ہون) تسخیر دہلی کے چند ہی دنون بعد سے لکھی جانے لگی ہین اُن سے بخوبی یہ ثابت ہوگا کہ امر مذکورہ بالا کہان تک خلاف اصل ہے اور اب مین اُسی قسم کی اور چٹھیون کو حوالہ کرتا ہون جو سب ایک ایسے وقت کی لکھی ہوئی ہین جب تک بہت کم لوگون نے اعتدال یا ترحم کا نام لیا تھا۔ دہلی مین در اصل جو کچھ واقع ہو رہا تھا اُسکی خبرین اصل مین رفتہ رفتہ کرکے اُنکے پاس پہونچی تھین

[1] یہ باتین اور انکے سوا اور حالات جنکو مین نے بیان کیا ہے خاص کر جنرل پلہام برن اور سر نیول چیمبرلین کے ذریعہ سے جو برابر دہلی کے ذمہ دار افسر رہے دستیاب ہوئے ہین لیکن اُن سے بڑھکر اور کوئی معتبر سند مل سکتی ہے۔

ص ۲۵۵ کیونکہ شہر شخص جو ان ظالمانہ کارروائیون مین شریک تھا وہ سب کے بعد انکو انکی خبر کرتا۔ انھون نے سانڈرس صاحب کو تاریخ ۲۳- اکتوبر تحریر کیا کہ جس طریقہ سے سپاہیون کو لوٹ کی اجازت دی گئی وہ بہت ہی خراب ہے۔ اگر یہ لوٹ جاری رہی تو سپاہی خود دنگا کر دینگے۔ اسکے چند روز بعد انھون نے ہیو فریزر چیف کمشنر ممالک مغربی وشمالی کو تحریر کیا کہ شہر اور قلعہ دہلی کے بارے مین مین لکھتے لکھتے تھک گیا۔ میری خواہش تو یہ ہے کہ شہر پناہ سے سب توپین اٹھالی جائین اور جسقدر قلعہ مین لگائی جاسکین وہان لگا دی جائین تاکہ شہر پرخوف رہے اور عوام الناس واپس آنے لگین۔ مین اس بات مین خوش ہون کہ بشرط ضرورت دہلی مین ایک ہزار آدمیون کے ساتھ جو کچھ کرنا ہو وہ میری پیٹھ پر گذر جائے۔ آپ نے جو مہربانی کے کلمات لکھے اسکا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہون۔ مین سمجھتا ہون کہ مین نے اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے اور بہت سے لوگون نے اپنا اپنا فرض بالکل میری طرح ادا کیا ہے۔

کارپردازان مال غنیمت کے بارے مین کرنل پلہام برن نے سنگدلی اور بیرحمی کا جو کچھ حال لکھا تھا اس کے جواب مین انھون نے یہ لکھ بھیجا تھا۔

مین سمجھتا ہون کہ کارپردازان مال غنیمت دہلی کے بارے مین جو کچھ آپ نے مجکو لکھا ہے وہ چیمبرلین صاحب سے جاکر کہیے اگر آپ اس بارے مین تحریک کرنا نہین چاہتے ہین تو مجکو اسکی تحریک مین کوئی عذر نہین ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ جو کچھ آپ نے مجکو لکھا ہے اس سے ہماری قوم کے چال چلن پر دھبہ لگتا ہے اور جہانتک جلد ممکن ہو اسکو روکنا چاہیے۔

جیسا کہ مین اوپر بیان کرچکا ہون جان لارنس کے بعض احباب نے انکو لکھا کہ انکو دل سے اس بات کی امید ہے کہ دہلی پر ایک سرے سے ہل چلا دیا جائے اور ون نے یہ لکھا کہ اگر شہر نہین تو جامع مسجد ضرور منہدم کردی جائے۔ اس آخری درخواست کے جواب مین انھون نے پلہام برن صاحب کو جنھون نے ان سے صلاح پوچھی تھی لکھا کہ "اس بارے مین کسی طرح سے رضامند نہونگا۔ مذہبی عمارتون کے انہدام سے ہمکو بہت احتراز کرنا چاہیے نہ دوستون کی خوشی اور نہ دشمنون کی رنج دہی کے واسطے ایسا کرنا لازم ہے[1] اور جب انکے صوبہ کے بعض ذی اختیار افسرون اور دلی دوستون نے کہا اور بعض لوگ اصالتاً تحریک کرنے کے واسطے حاضر ہوے اور بطور ایک یقینی دلیل کے بیان کیا کہ مسجد دہلی دنیا بھر مین سب سے بڑی ہے اسکے انہدام سے ہر مقام کے مسلمانون کے مذہب پر ایک ضرب پڑجائیگی تو انھون نے پہلے بڑی ص ۲۵۶ سہولیت سے حجت ودلیل کی لیکن جب دیکھا کہ کہنے کا کچھ اثر نہین ہوتا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھکر کھڑے ہوے اور انمین سے ایک شخص کی پشت پر زور سے ایک گھونسہ مارکر کہا کہ "دیکھو مین تمکو اس کا حال بتاتا ہون۔ ایسی بہت سی چیزین ہین

[1] اس بات کا بیان کرنا خالی از لطف نہین ہے کہ سر جان لارنس اور انکے عالی ہمت بھائی سر ہنری دونون ایک طبیعت کے آدمی تھے جسوقت سر ہنری لارنس لکھنؤ مین غدر برپا ہونے کے اندیشہ سے قلعہ مچھی بھون کو مستحکم کر رہے تھے اور انسے اصرار کیا گیا کہ قرب وجوار کی کل بھاری عمارتون اور بعض بلند مساجد کو جو حفاظت مین خلل انداز ہوسکتی ہین گرا دیا جائے تو سر ہنری لارنس نے جواب دیا کہ "مقدس مقامات کو چھوڑ دینا چاہیے"۔ تواریخ کے صاحب صفحہ ۲۴۴ باب دوم۔

حملہ کرنے کی ترغیب تم مجکو دے سکتے ہو لیکن تم گولنہ مارنے کی ترغیب مجھے نہ دو گے - اس سے بہتر ہے کہ تم اس بات کے واسطے تکلیف نہ کرو"۔

ہاڈسن صاحب نے دہلی کے بعض بڑے بڑے مجرمون سے اُنکی جان بخشی کا وعدہ کیا تھا - سانڈرس صاحب نے سر جان لارنس سے استفسار کیا کہ آیا ان وعدون پر عمل کرنا چاہیے یا نہین - جس طور پر ایسی صورتون مین ہمیشہ اُنھون نے کیا تھا اُسی طرح اب بھی جواب دیا کہ "قول کی پابندی ہر حالت مین کرنا لازم ہے گو کیسا ہی نقصان کیون نہ اُٹھانا پڑے" - ہاڈسن صاحب نے جو ذمہ داریان کی ہین میرے نزدیک اُن پر عمل کرنا چاہیے اِس سے کچھ مطلب نہین ہے کہ کس سبب سے وہ وعدے کیے گئے تھے - کمانڈر انچیف اور اُنکے جانشینون نے ہاڈسن صاحب کو بڑے بڑے اختیارات دیے تھے اور اگر صاحب مذکور نے اُن اختیارات کا نام بدنام کیا تو یہ امر ہاڈسن صاحب اور اُنکے ایمان اور ہاڈسن صاحب اور گورنمنٹ کے درمیان ہے - . . . . . مین نے ایک خبر یہ سُنی ہے کہ راجہ بلبھ گڈھ کا مزاج کسیقدر بہکا ہوا ہے اگر یہ صحیح ہے تو کمیشن کو حسب ضابطہ اطلاع دینا چاہیے - ہم ایسے لوگون کو پھانسی دینا نہین چاہتے جو آپ اپنی خبر لینے کے قابل نہین ہین"۔ ستمبر کو اُنھون نے لارڈ کیننگ کی خدمت مین اِس عبارت کی ایک چٹھی روانہ کی جس سے کمال حلم و رحم مترشح ہوتا تھا -

مائی لارڈ - آمد و رفت کی مشکلات کے سبب سے مین اِس امر مین اب تک قاصر رہا کہ یور لارڈشپ نے سرکاری طور پر میری خدمتون کا جو اعتراف فرمایا اُسکا شکریہ ادا کرون - ہم سب لوگ جو لڑتے تھے تو اپنی جانون کے لیے نہین بلکہ جنکی حفاظت سب پر مقدم تھی اُنکی یعنی اپنے عیال و اطفال کی حفاظت کے لیے لڑتے تھے اور مین یقین کرتا ہون کہ ایسے لوگ شاذ ہی ہونگے جنھون نے اپنے مقدور بھر اِس بارے مین کوشش نہ کی ہوگی -

مجکو خوش نصیبی سے اپنے ماتحت افسر بہت اچھے ملے تھے جنھون نے فائدۂ سرکار کے لیے نہایت جوانمردی اور لیاقت سے کام کیا - اِس بارے مین جسقدر مین مسٹر منٹگمری کرنل اڈورڈس اور کرنل نیکلسن کا شکرگزار ہون اُتنا کسی کا شکرگزار نہین ہون لیکن میرے بہادر اور عالیشان دوست جان نکلسن جنکی خدمتین بیشک نہایت ہی بیش قیمت ہین وہ خاص شکرگزاری کے مستحق ہین - مجکو امید ہے کہ گورٹ آف ڈائرکٹرس صاحب موصوف کی خدمتون کا صلہ اُنکی بیوہ مان کو ایک عمدہ پنشن دینے کے ذریعہ سے ظاہر کریگی -

مجکو معلوم نہین ہے کہ یور لارڈشپ نے دہلی کے بارے مین کیا تجویز کیا ہے لیکن اگر اُسکو بحیثیت شہر قائم رکھنا منظور ہے تو مین سمجھتا ہون کہ کارپردازان مال غنیمت کی کارروائیون کو روکنا چاہیے - مین اِس بات کا بھی ساعی ہون کہ شہر مذکور جنگی قانون کے اثر سے بری کیا جائے - دہلی کے لیے صرف ایک مستعد اور بہادر اور عمدہ چال چلن کے سپاہی کی اس بات کے واسطے ضرورت ہے کہ سپاہ کو اپنے اختیار مین رکھے اور ایک قوی پولیس اور ایک عمدہ مجسٹریٹ امن و امان کو قائم رکھے - جب تک دیسی باشندون کے جان و مال کی کوئی حفاظت نہ کی جائیگی اُسوقت تک امن و امان کا قائم ہونا دشوار رہے - مین بہت قوی صلاح کار اِس بات کا ہون کہ جن لوگون پر

ص ۲۷۴

جرم ثابت ہو انکو فوراً سخت سزا دی جائے۔ لیکن جو غارتگری اسوقت برابر ہو رہی ہے اُس سے یہ بات ضرور ہونے والی ہے کہ رفتہ رفتہ دیسی لوگ برہم ہو جائینگے اور ہمارے اُنکے درمیان اسوقت جو رخنہ پڑا تھا وہ اور بھی بڑھ جائیگا اور ہمیشہ کے لیے قائم رہیگا۔

مجھکو دریافت نہین ہوسکتا کہ ممالک مغربی و شمالی مین فوج یا پولیس کی سپاہ بھرتی کرنے مین کوئی کارروائی ہوئی ہے۔ پنجابیون کی طلبی ابتک جاری ہے۔ مین نے ایک نئی بٹالین کو جو فی الحال یہان بھرتی ہوئی تھی دہلی بھیجا ہے اور ایک اور بٹالین بنارس مین مسٹر جے پی گرینٹ کی ضرورت کے لیے بھرتی کر رہا ہون۔ اسمین شک نہین کہ بشرط ضرورت مین اور سپاہ بھرتی کرسکتا ہون لیکن میری راے اسکے خلاف ہے۔ یہان کی قومین ہندوستان کے باشندون سے زیادہ جنگجو اور جفاکش ہین لیکن اُنکی انہین صفتون نے ہمارے لیے اور خطرہ پیدا کر دیا ہے۔

اسی زمانہ کے قریب اُنھون نے لارڈ الفنسٹون کو یہ لکھا تھا۔

مین یقین کرتا ہون کہ دہلی کی کارروائیون کی بابت جو کچھ آپ نے سُنا ہے وہ بعید از صداقت ہے۔ یہ خبرین فی نفسہ غلط ہونے کے سوا ہمارے حق مین انتہا درجہ کو مضر ہین اور اُن سے ہمارے اور ہندوستانیون کے مابین اور رخنہ پڑنے کا گمان ہے۔ مجھ سے جہانتک ہوسکا وہانتک مین نے ان خرابیون کے رفع کرنے کی فکر کی لیکن مجکو اپنی راے کے نافذ کرانے کا اختیار نہین ہے اور جنرل کو الزام لگاتے ہین مگر خود کچھ نہین کرتے۔ مین نے کئی بار کلکتہ کو چٹھیان لکھین لیکن کوئی جواب نہ پایا۔ دہلی مین جنگی قانون کو موقوف ہونا اور کارپردازان مال غنیمت کو موقوف کر دینا چاہیے۔ اگر ان باتون کی اصلاح کر دی جائے اور کوئی مستعد اور صاحب الراے افسر فوج کا کمانیر مقرر کیا جائے جو سپاہیون کو اپنے قابو مین رکھے تو بخوبی اصلاح ہو جائیگی۔

سر جان لارنس نے ان امور کی بابت متواتر تاربرقیان اور چٹھیان کلکتہ کو روانہ کین لیکن کسی نہ کسی وجہ اور زیادہ تر اس سبب سے کہ اُنکی اکثر تاربرقیان اور چٹھیان پہونچنے ہی نہ پائین اُنکا کوئی جواب نہ آیا۔ ذیل مین اُنکی بھیجی ہوئی ایک تاربرقی مورخہ ۳۰۔ نومبر درج کی جاتی ہے۔

چیف کمشنر بہت زور دے کر یہ صلاح دیتے ہین کہ کارپردازان مال غنیمت دہلی موقوف کر دیے جائین اور امید کرتے ہین کہ سپریم گورنمنٹ اسمین دست انداز ہو کر باشندون کو مزید غارتگری سے بچالیگی۔ اُن مین سے ہزارہا اشخاص نے ہماری مخالفت مین شرکت نہین کی لیکن عام تباہی مین سب کے سب مبتلا ہین۔

آخر مین اور زیادہ زور دیکر اُنھون نے جنرل پنی کو جو کمانیر جنرل اور معتمد اور تمام اشخاص سے زیادہ ذمہ وار افسر تھے اس مضمون کی چٹھی لکھی کہ دہلی مین جو کچھ گذر رہا ہے سخت کارروائی کے ذریعہ سے آپ جنرل موصوف کیون مزاحم نہین ہوتے۔

میرے پیارے جنرل۔ کیا مال غنیمت کے بارے مین گورنمنٹ کی جانب سے آپ کے پاس کوئی جواب آگیا ہے مین آپ کو اس امر کی ترغیب دے سکنے کی خواہش رکھتا ہون کہ آپ اس معاملہ مین دست اندازی کرتے۔ مین یقین کرتا ہون کہ جس طور سے ہم نے

ہر درجہ کے لوگون کی لوٹ بلا تقصیر جائز رکھی ہے اُس سے ہمیشہ کے لیئے ہم پر جو الزام رہیگا۔ لیکن ہر حالت مین دو مہینے کی لوٹ کافی ہے۔ مین نے اِس بارے مین بمبئی سے بھی شکایتین سنی ہین۔ مین نے آج راجچندر نامے ایک بابو کی چٹھی کی نقل روانہ کی ہے جس نے شکایت کی ہے کہ انگلش افسر عجیب طریقہ سے اُسکے ساتھ پیش آئے۔ مین نے یہ بھی سُنا ہے اگرچہ وہ ناممکن ہے کہ فسرون نے باہر نکل کر دیسی باشندون کو بے سبب قتل کرنا شروع کیا۔ آپ یقین رکھیے کہ مین ایسی باتون کو بغیر اسکے کہ اُسپر لحاظ کرون واقع نہونے دونگا۔ اگر ہم سے اعلیٰ دماغ کی کارروائیان نہین ہوسکتی ہین تو معمولی حکمت عملی کے اظہار سے بھی ہم لوگون پر لازم ہے کہ اپنے ہم وطنون کو ظلم و تعدی سے باز رکھین۔ مجھ سے بڑھکر باغیون اور قاتلون کو پھانسی دینے اور گولی مارنے پر کوئی شخص آمادہ نہو گا لیکن جب تک ہم دوست و دشمن مین تمیز نہ کرینگے اُس وقت تک یہی کھٹکا رہیگا کہ سب کے سب ہمارے مخالف بن جائینگے۔ ہر ہر مقام پر متفرق طور کی لڑائیان ہونے لگینگی ملک رفتہ رفتہ ویران ہو جائیگا اور آخر مین اِسقدر گرم ہو جائیگا کہ ہمارا رہنا یہان دشوار ہو جائیگا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اِس چٹھی کا فوری اثر پیدا ہوا اگر اور باتون مین نہین تو کارپردازان مال غنیمت کی کارروائیون کے روکنے مین ضرور پیدا ہوا۔ کیونکہ ایک دوسری چٹھی مین جو جنرل پنی کے نام اُسکے ایک ہفتہ کے بعد لکھی گئی تھی اُنھون نے تحریر کیا کہ۔

مین آپ کا بہت ممنون ہون کہ آپ نے غارتگری کے روکنے مین نہایت تعجیل کے ساتھ کارروائی کی۔ مجکو اِس بات کے سننے سے بھی خوشی حاصل ہوئی کہ گشت و خون ریزی کے بارے مین جو خبرین مشہور ہوئی تھین وہ غلط ہین۔ بیشک اِس بات کو سُن کر نہایت افسوس کرنے کی جگہ ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ بے سبب اُن دیسی باشندون کو مار ڈالتے جنکے جرم یا بیقصوری پر لحاظ کرنے کا اُنکو اختیار نہین تھا۔

لیکن اِس بات کو دیکھکر کہ معاملات مین خواہش کے مطابق جلد اصلاح نہین ہوئی پنجاب مین تسلط ہو جانے کے بعد وہ فوراً اِس صریحی مقصد سے دہلی کو روانہ ہوے کہ جہان تک ممکن ہو خونریزی اور غارتگری کا انسداد کیا جائے وہ بتاریخ ۳۰ جنوری ۱۸۵۸ء فیروزپور سے سوار ہوے اور لودہیانہ اور انبالہ سے گذر کر اور اپنے ماتحتون اور اُن دیسی سردارون سے جنھون نے ایسی ایسی عمدہ خدمتین کی تھین ملاقاتین کرتے ہوے ۱۴۔ فروری کو دہلی مین داخل ہو گئے۔ پہلا کام وہان جاکر اُنھون نے یہ کیا کہ دہلی کے تمام خاص خاص افسرون کو طلب کیا۔ چارلس سانڈرس فلپ اجرٹن نیول چیمبرلین اور دوسرے اشخاص اِس جلسہ مین آکر حاضر ہوے۔ اسپیشل کمشنرون کی کارروائیون کی بابت سر جان لارنس نے نرمی کے ساتھ تقریر کی۔ پہلے اِس امر کو تسلیم کیا کہ خاص صورتون مین انسداد کی خاص تدبیرین جائز ہوسکتی تھین۔ لیکن پھر بیان فرمایا کہ بہرحال اب اُس قسم کی تدبیرون کا زمانہ عرصہ ہوا کہ گذر گیا اور اب صرف اِس بات کی ضرورت ہے کہ لوگون مین امن و امان اور اعتماد قائم کیا جائے۔ اُسکے ساتھ اُنھون نے بذریعہ تار برقی لارڈ کیننگ سے استفسار کیا کہ جن لوگون کو پھانسی دینے اور رہا کرنے کا اختیار دیا گیا تھا اور اُنھون نے

صفحہ ۲۵۹

اس طور سے اس اختیار کو اس بُرے طور پر استعمال کیا اُن سے فوراً اس اختیار کے چھین لینے کی اجازت حاصل ہو۔ اور انکی جگہ سول اور فوجی حکام کی ایک شاملاتی کمیشن مقرر کی جائے جو مفسدہ کے مقدمات کی تحقیقات کرے اور بلا منظوری گورنمنٹ کسی کو سزاے موت نہ دینے پائے۔ ایک چٹھی مین انھون نے لارڈ کیننگ کو لکھا "مین نے فساد اور بغاوت کے مجرمون کی تحقیقات کے لیے تین افسرون کی ایک کمیشن مقرر کرنے کا بندوبست کیا ہے کیونکہ ہر ایک جوڈیشل افسر کو بذات واحد سزاے موت دینے کا جو اختیار دیا گیا تھا اُس انتظام مین کوئی بہبودی نہین ہوئی"۔ ساتھی اسکے انھون نے کوشش کی کہ اصل بانیان فساد مین سے ایک خاص شخص ملک کے کسی اور حصہ کو بھیجا جائے جہان اُنکی حرص بڑھ نسکے اور اسطور پر فساد کی جڑ اُکھڑ جائے۔

دہلی مین زیادہ تر سر جان لارنس کی طبیعت کے موافق اُنکے سکرٹری رچرڈ ٹیمپل تھے جو اس نازک زمانہ مین رخصت فرلو لیکر انگلستان جانے کے سبب غیر حاضر رہے تھے اور انگلستان سے واپس آکر جب کلکتہ مین اُترے تو عجب قسم کی مستعدی سے اس بات کا بندوبست کرلیا کہ اُس ملک مین جو اب تک باغیون سے بھرا پڑا تھا گذر کر یکبارگی اپنے افسر اعلیٰ کے پاس پہونچ جائین۔ سر جان لارنس کہتے ہین کہ "میر ٹیمپل تو اب کے مرتبہ بہت موٹا تازہ اور بڑی بڑی باتین سیکھ کر آیا ہے"۔ اور ۲۳ برس کے بعد جب مجھ سے بذات خاص سر رچرڈ ٹیمپل سے ملاقات ہوئی تو مین نے کل خط کتابت سے جو نتیجہ نکالا تھا انھون نے حرف بحرف اُسکی تصدیق کی کہ دہلی کے فتح ہونے کے بعد پورے پانچ مہینے تک ہمارے اختیار مین دہلی کی کیا کیفیت رہی تھی۔ انھون نے بیان کیا کہ "شہر مین بالکل خاموشی اور امن تھا خوف کرنے کی کوئی وجہ نہین تھی۔ لیکن غارتگری اور خونریزی اب تک جاری تھی۔ لوگون کے چہرے فق تھے اور اب بھی کثرت سے گرفتار ہوتے جاتے تھے اور اُن مین اکثر لوگون کو پھانسی دی گئی یا قید کیے گئے"۔ سر جان لارنس یہ امید کرکے کہ اب اِن تمام باتون کا خاتمہ ہو چکا دہلی سے ایک قرب و جوار کے ضلع کو گئے جہان بہت کچھ کام کرنا تھا۔ لیکن چند نوجوان افسرون کو جو باہر شکار کھیل رہے تھے اور اپنے طور پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے یہ کہتے ہوے سُن کر کہ اب بھی شہر مین جابرانہ حکومت بخوبی جاری ہے اور ایک گوجر جسکو جان لارنس کے آنے کے پیشتر پھانسی دینے کا حکم دیا گیا تھا بے اتفاقی سے خواہ کسی اور طور پر لیکن برخلاف حکم جان لارنس اُنکے پشت پھیرتے ہی پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ سر جان لارنس نہایت غضبناک ہوکر پچھلے پیرون دہلی کو پلٹ پڑے اور وہان پہونچ کر ایسی تنبیہ کی کہ شاید انھون نے کبھی ایسی سخت تنبیہ نہ کی ہوگی۔ انھون نے اپنے سکرٹری سے کہا کہ "یہ جو کچھ ہوا ہے اُسکے بارے مین ایک نہایت سخت مراسلہ روانہ کرو اور اُسپر الزام عائد کرو"۔ ٹیمپل صاحب نے حکم کی حرف بحرف تعمیل کی اور جان لارنس نے کہا کہ جسقدر زور دیکر تم سے لکھا جاسکے اُسقدر زور دیکر اُس بات کو تحریر کرو۔ اور اسکا نتیجہ جو کچھ پیدا ہوا شاید اُس سے بخوبی تمام اُنکے دل کی کیفیت کا اظہار ہو گیا۔ جسوقت چیف کمشنر اور اُنکے سکرٹری بگھی پر سوار ہو کر جانے لگے تو مجسٹریٹ شہر گھوڑے کو دوڑا کر پاس گیا اور بہت

آرزومنت سے کہا کہ بعض قسم کے کلمات مین اعتدال کردیا جائے مگر سَر جان لارنس نے کہا کہ "نہین اسمین ایک لفظ بھی بدلنے کے قابل نہین ہے جس سخت عبارت کا لکھنا کافی ہوتا اُسکا نصف زور بھی اِس تحریر مین نہین پایا جاتا"۔

اب خوف کا زمانہ ختم ہوگیا اور سَر جان لارنس قلعہ اور ناؤ کے پل کی حفاظت بعض بُرجون کے انہدام اور مسلمانون کے شہر مین واپس آنے اور سب سے ضروری امر یعنی واپس آنے کے بعد اُنکی حفاظت کے بندوبست کی بابت جنرل کمانیر سے کہکر ماہ مارچ کے تیسرے ہفتہ کو اُس شہر سے روانہ ہوگئے جسکی فتح اور اُسکے بعد حفاظت کے لیے اُنھون نے اسقدر کوشش کی تھی۔ دہلی کی مسجدین منہدم نہین کی گئین باشندگان شہر آوارہ وطن نہین ہوے کل شہر مع اپنی رونق دار عمارتون اور تواریخی یادگارون کے مسمار نہین کیا گیا اور اُسپر ہل نہین چلایا گیا۔ خلاصہ یہ کہ قیاصرۂ روم شہر کارتھیج اور کورنتھ کے مسمار کرنے سے جو طوق لعنت مین لیا تھا اور جسکا حال تواریخون مین چھپ گیا ہے اِس قسم کی باتین انگلش لوگون کی ہندوستان پر حکومت کرنے کی تواریخ مین جو درج نہین کی گئین تو اقل درجہ زیادہ تر یہ سب جان لارنس کے انصاف انسانیت مذہبی اور علیہ ا۔ت کے سبب سے ہوا ہے۔ جو آتش مزاج لوگ اُنکے گرد جمع تھے اور جن مین سے اکثر لوگ ایسے بھی تھے جو یہودیون کے غضبناک پیغمبر کا ساتھ دیتے مظلوم یا معصوم خلائق کا ساتھ نہ دیتے اُن لوگون سے سَر جان لارنس اِن علو ہمتی اور تقدس کے الفاظ سے تقریر کرتے تھے کہ کیا مین لوگون کی جانین ہلاک کرڈالون۔ کیا مین اِس شہر کو جو نینوا کے مقابلہ کا ہے نہ بچاؤن جس مین ایک لاکھ بیس ہزار باشندون کے قریب بستے ہین اور جنکو اپنے داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ کے تمیز کرنے کا بھی شعور نہین ہے بلکہ مثل چوپایون کے ہین۔

انگلش اور اِسی طرح کل شاہنشاہی اقوام مین ایک فرقہ جنگلی چوپایون کا ہے۔ ایک میلان طبع ایسا ہے جسنے ا۔ا۔ مرتبہ اور استعمال اور خوف کے زمانہ مین بلکہ جب وہ زمانہ جاتا رہا تھا تو سوچ سمجھکر محض کینہ کشی کی حالت مین جب کسی طرح سے انتقام جائز نہین ہوسکتا تھا اور کوئی عذر و حیلہ باقی نہین رہا تھا اُسی وحشیانہ حرکت کو دکھلا دیا۔ باوصف ہمارے اِن سب نقائص کے (اور جس شخص نے ہندوستان مین ہماری سلطنت کے عروج پانے کا حال پڑھا ہے وہ ان عیوب کے جاننے سے اندھا نہین رہ سکتا) شاہنشاہون کی ایسی کوئی قوم نہین ہوئی جسنے محکوم رعایا کی ذمہ داریون کا انگلش قوم سے زیادہ خیال رکھا ہو۔ اگر شہر دہلی (جیسا کہ اکثر لوگ اُسوقت جوش غضب مین چاہتے تھے) مسمار کردیا جاتا تو زیادہ عرصہ نہ لگتا اور عوام الناس کے غصہ کو جو لوگ اقوال و افعال سے ظاہر کرتے سب کے پہلے اُنھین پر آفت آتی۔ لیکن اِسکا موقع نہ رہتا اور ہماری ڈھال پر جو دھبہ آجاتا وہ چھوڑائے نہ چھوٹتا۔ یہ سچ ہے کہ ہم نے صرف اُسی بات کی پیروی کی ہوتی جو ترکون تاتاریون افغانون اور ایرانیون اِن فاتحون نے یکے بعد دیگرے ہمارے بیشتر کی تھی۔ ہم سے بس یہی وقوع مین آتا کہ زندہ شہر کے گرد مُردون کے جو شہر آباد ہین اور جو زبان حال سے متواتر غارتگرون کی کارگزاریان ظاہر کررہے ہین اُن مین ایک شہر کو اور بڑھا دین۔ لیکن اگر ایسا کرتے تو ہم اُن اگلے

فاتحون کے زمرہ مین شمار کیے جاتے پر نہوتا کہ جس طرح ہم اب امید کرتے ہین اُسکے مطابق اُن لوگون سے بڑھکر کسی زمرہ مین ہمارا شمار کیا جاتا۔ ہم ہرگز اس بات پر فخر و مباہات کرنے کے قابل نہ رہتے کہ ہم نے زیادہ تر مختلف تدابیر سے ہندوستان کو فتح کیا ہے اور اپنے مقدمین سے مختلف مقاصد کے لیے اُسپر قبضہ رکھا ہے۔ ہم کو اس بات کی شیخی بگھارنے کا موقع نہ ملتا کہ ہماری کارروائی اور مقصد حفاظت اور ہمدردی کرنا اور رعیت دینا تھا خونریزی اور غارتگری اور بربادی مقصود نہ تھی۔

پس وہ لوگ ہر طرح کی عزت کے مستحق ہین جنھون نے غدر کے شر انگیز زمانہ مین اپنے دل و دماغ کو صحیح رکھا اور ہمکو مبتذل خود بینی سے بچایا اور کینہ کشی کے سودا سے خام مین مبتلا نہونے دیا۔ حالانکہ بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ تیغ انتقام عرصہ تک چلا کریگی اور اُس سے کچھ حاصل نہوگا۔

مین نے فتح دہلی کے بعد کی کارروائیون کو جو اس شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا تو کچھ تو اُسکی وجہ یہ ہے کہ میرے نزدیک جان لارنس کی سوانح عمری کے متعلق وہ نہایت ہی ضروری امور تھے اور اُنکا حال مطلق کسی کو معلوم نہ تھا اور اُنسے اُنکی سچی طبیعت کا حال معلوم ہوتا ہے اور کچھ یہ وجہ بھی ہے کہ گو یہ واقعات لوگون کو کم معلوم ہین اور بعض حالات اُن مین سے نہایت ہی دردناک ہین مگر مین یقین کرتا ہون کہ یہ سوانح عمری زمانہ حال و استقبال کے لیے نہایت ضروری سبقون سے مالا مال ہے۔

اس بات کو لوگ فوراً یقین کرلینگے کہ سر جان لارنس کے جن رحیمانہ خیالات کو مین نے بیان کرنے کی کوشش کی اُنسے ہندوستان اور انگلستان کے اعلیٰ ترین اشخاص نے یعنی ہندوستان مین لارڈ ایلفنسٹون اور لارڈ کیننگ اور انگلستان مین خود حضور ملکہ معظمہ نے ہمدردی کی۔ لیکن گذشتہ کے الزام اور آیندہ کے لیے بہبودی کے شگون کے طور پر چند کلمات ہر ایک کے اس مقام پر نقل کرنے کے شایان ہین۔

لارڈ ایلفنسٹون نے ۲۵۔ نومبر کی چٹھی موسومہ سر جان لارنس مین تحریر کیا کہ۔

بعض نہایت افسوسناک حالات اس امر کے متعلق معلوم ہوئے ہین کہ دہلی کے فتح ہونے کے بعد ہمارے سپاہیون نے وہان کیا کارروائی کی۔ دوست دشمن کے ساتھ یکسان سلوک کیا گیا۔ اس زمانہ مین نادرشاہ کے وقت سے بھی بڑھکر دہلی مین لوٹ ہوئی یہ بہت صحیح ہے کہ ہمارے مقتول ہموطنون کا انتقام لینا چاہیے لیکن میری سمجھ مین نہین آتا کہ بقیہ باشندے مجرمون کے بدلے کیون راندے جاتے ہین۔ اسمین شک نہین کہ انصاف اور صائب حکمت عملی اس امر کی مقتضی ہے کہ بہت جلد ان باتون کا انسداد کیا جائے۔

لارڈ کیننگ نے ۲۵ ستمبر ۱۸۵۸ء کو جو عرضداشت حضور ملکہ معظمہ کی خدمت مین ارسال کی تھی اُس مین لارڈ ممدوح نے بیان کیا تھا کہ۔

باہمہ آج کل ایک دیوانگی اور بے امتیازی کی عداوت اُن لوگون کے مابین بھی جنکو ایک بہتر نظیر قائم کرنا چاہیے پھیلی ہوئی ہے جسکا خیال کرنا بغیر اسکے ممکن نہین ہے کہ کسی کی قوم پر داغ لگے۔

ظاہر اوس آدمیون مین ایک بھی اِس بات کا خیال نہین کرتا ہے کہ علاوہ اور باغیون کے چالیس سے پچاس ہزار آدمیون کو پھانسی دینا ممکن العمل اور جائز ہونے سے بعید ہے۔ اُن لوگون کو بھی جو اِس بارے مین تقریر و تحریر کرتے ہین یہ خیال نہین گذرتا کہ فرمان روائے انگلستان کی طرف سے ہندوستان پر قبضہ اور حکومت کرنا بغیر اسکے ناممکن ہے کہ سول اور فوجی دونون صیغون مین ہندوستانی اشخاص ملازم رکھے جائین اور زیادہ تر اُن پر اعتماد کیا جائے۔۔۔۔۔ جن لوگون کے دل اُنکے گاڑھے پیارون پر وحشیانہ مصیبتون کے گذرنے سے پھٹ پھٹ گئے ہین وہ جسقدر درشتی سے ہندوستانیون کے ساتھ پیش آئین اُنکو معاف ہے۔ کوئی شخص اِس بات کے واسطے اُنکا انصاف کرنے کی جرأت نہین کرسکتا ہے۔ لیکن زیادہ تر وہ لوگ شور و فریاد بلند کر رہے ہین جو ابتدا سے چپ چاپ اپنے مکانون مین بیٹھے رہے اور اپنے گرد و پیش کے انقلابات سے سوائے کسیقدر نقدی خسارہ کے اور کسی بات مین مورد بلا نہین ہوے اب اندیشہ اِس بات کا ہے کہ اگر لوگون مین برانگیختگی کا خیال پیدا ہو جائیگا تو امن و امان اور انتظام کے قائم ہونے مین خاص مجرمون کی تحقیقات بلیغ کے بعد تنبیہ کرنے پر بھی بڑی بڑی مشکلین معلوم ہوتی ہین۔

جس حالت مین ایسے الفاظ حضور ملکہ معظمہ کے ایسے لائق قائم مقام کے مُنہ سے نکلے تو بیقین معلوم ہوا کہ حضور ممدوحہ کی جانب سے ہمدردی کا جواب آئیگا چنانچہ حضور ممدوحہ تحریر فرماتی ہین کہ۔

لارڈ کیننگ بلاتکلف اِس بات کو یقین کرین کہ حضور ملکہ معظمہ اُنکے خیالات افسوس اور بدنامی مذہب عیسوی مین کسقدر اُنکی ہمدردی فرماتی ہین جن خیالات کو (مقام افسوس ہے کہ) یہان کے عوام الناس نے بھی بہت کچھ ہندوستان کے لیے عموماً اور سپاہیون کی نسبت بالتخصیص ظاہر کیا ہے۔ باایںہمہ امید نہین ہے کہ اب یہ حالت زیادہ عرصہ تک قائم رہے۔۔۔۔ علی العموم کُل قوم صلح پسند باشندون اور بہت سے اُن مہربان اور موافق طبع ہندوستانیون کے ساتھ جنھون نے ہماری مدد کی پناہ گزینون کو پناہ دی اور ہمارے خیرخواہ اور دوست رہے نہایت مہربانی ظاہر کرنا چاہیے۔ اُنکو ضرور اِس بات سے واقف کرنا چاہیے کہ کالے چمڑے سے ہمکو کسی طرح کی نفرت نہین ہے بلکہ حضور ملکہ معظمہ کی یہی خواہش رہی کہ حضور ممدوحہ اُنکو خوش اور مطمئن اور مرفہ الحال دیکھ سکین[۱]۔

لارڈ کیننگ کی سوانح عمری (گو اسکا سبب کوئی ہو) اب تک نہین لکھی گئی اور غالباً اب کبھی نہ لکھی جائیگی اسواسطے مین زیادہ مشتاق ہون کہ اِس مقام پر ایک ایسا قصہ بیان کرون جو اگر یہان نہ لکھا جائیگا تو دُنیا سے فراموش ہو جائیگا لیکن جو جو اشخاص لارڈ کیننگ کو جانتے ہین وہ ضرور ذکر کرینگے۔ اِس قصہ سے فوراً لارڈ موصوف کی رئیسانہ وضع ظاہر ہو جائیگی اور رفتہ رفتہ کے دور کر لیے کے متعلق وہ دردناک حالات بھی معلوم ہو جائینگے جنکو اِس سوانح عمری مین بشرطیکہ وہ کسی طرح سے جوان جان لارنس کے زمانہ اور اُنکی تصویر کہی جاسکتی ہو بلکہ قلم نظرانداز کرنا ناممکن ہے۔ مین اِس قصہ کی بابت

ص ۲۶۳

[۱] سوانح عمری پرنس کنسرٹ جلد چہارم صفحہ ۱۴۱ (تا صفحہ ۱۴۲)۔

سر فریڈرک ہیلیڈے صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال کا شکر گزار ہون جنکو بحیثیت لفٹنٹ گورنر لارڈ کیننگ سے نہایت قریبی تعلقات رکھنے کا موقع رہتا تھا وہ کہتے ہین کہ۔

آپ جانتے ہین کہ ۶ جون ۱۸۵۷ء کو واضعان قانون ہند نے ایک ایکٹ صادر کیا ہے جسمین ہماری فوج کی اطاعت مین دست اندازی کرنے اور اسی طرح کے اور جرائم کی سزا سزاے موت قرار دی گئی ہے۔ حکم سزا کی اعلیٰ حاکم مقام اُسیوقت تعمیل کریگا اور تحقیقات مقدمہ کورٹ مارشل یا ایک یا کئی کمشنران مقررہ لوکل گورنمنٹ کے ذریعہ سے عمل مین آئیگی۔

لارڈ کیننگ نے ان مین سے بعض عدالتون (مین یقین کرتا ہون کہ یہ عدالتین کورٹ مارشل کی نہونگی) کی کارروائیون مین اُنکے عمل مین آنے کے تھوڑے ہی دنون بعد دست اندازی کرنے کی ضرورت دیکھی اور نتیجہ یہ ہوا کہ چارون طرف سے گالیون کی بھرمار ہونے لگی۔ پہلے یہ صدا انگلستان سے آئی جہان اخبار ٹیمس نے لارڈ کیننگ کا نام "کلیمنسی کیننگ" رکھا۔

کوئی شخص اس بات کو قیاس نہین کرسکتا کہ اس بارے مین لارڈ ممدوح کی کارروائی سے اُنکے بارے مین انگریزون کے خیالات کیسے درشت اور وحشیانہ ہوگئے۔

مین نے ایک تعلیم یافتہ جنٹلمین کو بڑی سنجیدگی اور ظاہری صدق دلی سے کہتے ہوے سُنا کہ "میری خوشی تو یہین ہے کہ لارڈ کیننگ کے سر پر ایک پستول مار دیتا اور اسکو اعلیٰ درجہ کی قومی ہمدردی اور لیاقت کا ایک فعل تصور کرتا"

مین نے ایک روز لارڈ کیننگ سے اس بات کا ذکر کیا اور اُنھون نے اس بات کو مجھسے مخفی نہین رکھا کہ مجکو خوب معلوم ہے کہ میری تدبیرون سے لوگ میرے دشمن ہوگئے ہین اور جس نفرت اور حقارت سے میری طرف خیال کرتے ہین اُس سے مجھپر بڑا صدمہ گذرتا ہے۔ لیکن "ان کاغذات کو دیکھیے" اور وہ کاغذات لارڈ ممدوح نے اپنی میز کے دراز سے نکالے تھے۔ لارڈ کیننگ نے بڑی خبرگیری سے تحقیقات کرائی تھی کہ جب سے مذکورۂ بالا عدالتین قائم ہوئی ہین اُسوقت سے بعض بعض عدالتون مین کیا کارروائی ہوئی ہے۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ نہایت وحشیانہ اور خوفناک طریقہ کا ظلم اور سنگدلی اور ناانصافی عمل مین آئی ہے اور وہ سب کاغذات اسی تحقیقات کے متعلق تھے اصل تو یہ ہے کہ محض خوف سے ان عدالتون نے وہ کارروائیان کرکے اپنے گلے مین طوق لعنت ڈال لیا جنکو ہم "ان ڈسکریمینیٹ جوڈیشل مرڈرس" کے تسمیہ سے بطور جائز موسوم کرسکتے ہین اور جو کاغذات صاحب ممدوح نے مجکو دیے اُنسے امر مذکور بخوبی ثابت تھا۔

۱؎ سر فریڈرک ہیلیڈے کے بیانات کو ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی تاریخ ہند کے مندرجہ ذیل اقتباس سے مقابلہ کرو۔ "مسمر آوردہ باغیون کے ساتھ انتقامی انصاف بہت کچھ کیا گیا لیکن یہی صدا بلند تھی کہ اور انتقام لینا چاہیے اور خونریزی کرنا چاہیے لارڈ کیننگ پر انگلستان اور ہندوستان مین الزامون کی بوچھار پڑ رہی تھی ابتدا مین لارڈ کیننگ نے ہر ذی اختیار شخص کو زائد اختیارات سپرد کیے لیکن چونکہ لوگ بلاقید قتل کیے جاتے تھے لہذا بغاوت اور رحم کم ہونے پر لارڈ ممدوح نے دیکھا کہ اب اسکے روکنے کی ضرورت ہے اور ۳۱ جولائی کے حکم کے ذریعہ سے قواعد مانعت کردی۔ [illegible] نہین ہوچکے تھے لیکن مشتبہ موضعون کا جلانا اور بلاتقید لوگون کا قتل کرنا عین وقت پر موقوف کردیا گیا"۔

جیسا کہ آپ قیاس کرسکتے ہین مین نے ان ظلمون کی بابت اپنا خوف بیان کیا مگر یہ بھی بیان کیا کہ جسوقت آپ کی تازہ کارروائیون کے جواز کا اِسقدر ثبوت آپ کے پاس موجود ہے تو آپ اپنے الزام لگانے والون کے خلاف ایک کامل جواب تیار کرکے اُسکو مشتہر کرینگے۔

صفحہ ۶۵

لارڈ ممدوح نے کاغذات کو میرے ہاتھ سے لیکر درازمین بند کردیا اور اُسمین قفل لگا دیا اور بند کرتے اور قفل لگاتے وقت یہ جواب دیتے رہے کہ "مجھکو اپنے اوپر الزام لینا گوارا ہے مگر مجھسے یہ نہوگا کہ اپنے ہموطنون کو دنیا بھر مین اس انتہا مرتبہ کی ذلت اور رسوائی سے بدنام کرون۔ بس اِسقدر کافی ہے کہ آیندہ کے لیے مین نے انسداد کردیا"۔

جیسا کہ فصل آیندہ سے معلوم ہوگا لارڈ کیننگ کو بدقسمتی سے یہ خیال نہایت ہی یقین کے ساتھ تھا کہ مین نے آیندہ کے لیے اس قسم کی تمام کارروائیون کو روک دیا۔ بس اُنھی صرف کچل دیا گیا تھا مار نہین ڈالا گیا تھا۔ لیکن اُس شخص کی عالیہمتی مین کوئی شک نہین جس نے اپنے ایسے مشکل زمانہ مین اسطرح کے اقوال اور افعال صادر کیے۔

جس زمانہ مین سَر جان لارنس کو اِس بارے مین اور اسی طرح کے دوسرے امور کی بابت تردد تھا اُسی زمانہ مین اُنھون نے عیال و اطفال کی ملاقات سے بھی ایک قلیل زمانہ کی خوشی حاصل کی تھی اور اِس امر کے بیان کو بھی بکلّم فروگذاشت نہ کرنا چاہیے کہ اُنکے قریبی دوست خوب جانتے تھے کہ زوجہ کی مفارقت سے ابتدائی زمانۂ غدر مین اُنکی پریشانی کسقدر بڑھ گئی تھی۔ اسمین شک نہین کہ ضرورت کے وقت وہ ہر موقع پر لیڈی ممدوحہ کو طلب کرسکتے تھے اور اِس خیال سے طرفین کو اطمینان تھا لیکن مرّی کے پہاڑ پر اور بھی بہت سی لیڈیان یقیناً میدان کے ملک کی نسبت زیادہ اطمینان اور شاید زیادہ حفاظت کے ساتھ رہتی تھین اور چیف کمشنر نے اِس بات کا خیال کرکے کہ "بڑون کی پیروی ہر شخص کرتا ہے"۔ اپنے دل مین ارادہ کرلیا کہ کوئی ایسی بات نہ کیجائے جسکی اور لوگ بھی تقلید کرین اور اوائل غدر مین شملہ پر جو خوف پھیلا تھا اُسی طرح کا خوف یہان بھی پھیلا سکین۔

لیکن اب خطرہ کی گانٹھ کٹ گئی تھی اور جاڑے کی فصل پہونچ گئی تھی۔ اِس سبب سے ۴۔ نومبر کو وہ جہلم مین اپنی زوجہ سے ملاقات کرنے کے لیے آئے جہان وہ کوہ مرّی سے اُترکر میدان کے ملک کو جاتے ہوے آنے والی تھین اور ۹۔ نومبر کی ایک دو ورقی چٹھی مین مجھکو اُس مانوس و مربوط سوادِ خط کا پھر نشان ملتا ہے جو غدر کے شروع ہونے تک شاذونادر نظرون سے اوجھل ہوا تھا۔ لیکن اِس عیال داری کی مسرت کا زمانہ بہت قلیل تھا —

سَر جان لارنس اپنے بھائی جارج لارنس کو جو بحیثیت رزیڈنٹ راجپوتانہ اپنی بےنظیر ہمت اور استقلال سے وہان کے طوفان کو فرو کررہے تھے لکھتے ہین کہ "ہیری اور بچے ۲۶۔ دسمبر کے اسٹیمر پر ملتان کو روانہ ہونے والے ہین۔ ملتان تک مین ہمراہ جاؤنگا۔ میرا قصد تھا کہ ہماری کا سرٹیفکٹ لیکر ایک سال کی رخصت پر اپریل کے مہینہ مین انگلستان کو روانہ ہون کیونکہ میری آنکھین دُکھا کرتی ہین اور اُنکے لیے آرام اور اصلاح کی حاجت ہے لیکن اب اسکا کوئی ذکر نہین ہوسکتا مین دیکھتا ہون کہ مجھکو ایک سال تک اور ٹھہرنا واجب و لازم ہے

تاآنکہ ہر طرح سے امن و امان قائم ہو جائے۔

لیڈی لارنس لکھتی ہین کہ۔

میرے شوہر اس عرصۂ دراز کی پریشانی اور تردد کے بعد نہایت علیل اور خستہ معلوم ہوتے تھے لیکن اُنکو کام سے کبھی فرصت نہین ملی اور نہ اُنھون نے کبھی آرام کیا مین بھی تندرست نہین تھی اور اس بات کا خیال کرکے کہ معاملات ہند کی حالت ایسی نازک تھی اُنھون نے مجھ سے کہا کہ اگر مجکو یہ معلوم ہو کہ تم انگلستان مین حفاظت سے رہو گی تو مجکو بڑی پریشانی سے نجات مل جاتی یہ ہم دونون کیلیے سخت آزمایش تھی لیکن مین جانتی تھی کہ اُنکی راے صحیح ہے اور اگر مین رضامند ہوئی تو اس سے اُنکو اور پریشانی ہوگی پھر اُنھون نے مجھ سے بتلایا کہ مجکو اِدھر اُدھر پھرنا پڑیگا اور چونکہ تم میرے ساتھ ساتھ پھر نہین سکتی ہو اسواسطے بہتر ہے کہ تم اپنے بچّون کے پاس جاؤ۔ ہماری چھوٹی لڑکیون کو گئے ہوے قریب قریب آٹھ برس کا عرصہ گذر اتھا اور اب بیشک وقت آگیا تھا کہ اگر ممکن ہو تو اُنکے لیے اس بات کا موقع پیدا کیا جائے کہ وہ اپنے والدین کو پہچاننے لگین۔ چنانچہ ہم ۱۵۔ دسمبر کو ملتان کی طرف روانہ ہوے یہ ایک غمگین کام تھا اور جون جون دن گذرتے جاتے تھے مجکو امید ہوتی جاتی تھی کہ کوئی نہ کوئی بات ایسی نکل آئے جس سے یہ جدائی نہونے پائے۔ جب آخری صبح (۹۔ جنوری) پہونچی تو ہم نے حسب معمول انجیل پڑھنا شروع کی اور شنائیہ گیت کو جو ہم نے مفارقت کے وقت ملکر پڑھا تھا جب مین پڑھتی ہون) تو وہ حسرتناک وقت مجکو یاد آجاتا ہے مین اُسوقت تک بھی ایسی حواس باختہ اور احمق بنی رہی کہ مین نے اُن سے اپنے ٹھہرنے کی استدعا نہ کی جس سے اُنکو مفارقت کا زمانہ اور بھی شاق ہو جاتا لیکن یہ ممکن نہین تھا اسواسطے افسردہ دل بلکہ شکستہ دل ہو کر مین اُس چھوٹے اسٹیمر پر سوار ہوئی جو مسافرونکو دریا کے راستہ سے لیکر کراچی کو پہونچانے والا تھا۔ اسٹیمر پر وہ بھی میرے ساتھ ساتھ آئے اور جہانتک ممکن تھا میری آسایش کا بندوبست کر دیا اور خط کے لکھنے کے وقت اب اُنکی وہ تصویر میرے زیر نگاہ پھر رہی ہے جسکو مین نے چلتے وقت دیکھا تھا جب وہ پہلے اسٹیمر پر آئے اور پھر جب اسٹیمر چلا تو جہانتک سامنے دکھائی دیتا رہا اُسوقت تک اُسکو وہ دیکھا کیے۔

کراچی مین لیڈی لارنس بڑی تعظیم و تواضع سے سر بارٹل فریر چیف کمشنر سندھ کے مکان مین مہمان اُترین جو عام مقصد کی اس دلسوزی سے اُن کے شوہر کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ سر جان لارنس جو علیل تھے اور جنھون نے دو برس سے آرام نہین لیا تھا اُسی طرح لاہور کو واپس آئے اور اپنے دل مین ٹھان لیا کہ جبتک اپنے مقدور کی سب باتین یعنی صرف یہی نہو لیگا کہ ہر شے کا کامل طور سے انتظام ہو جائے بلکہ اُس بڑی جنگ کے لیے جو عنقریب ممالک مغربی و شمالی مین شروع ہونے والی تھی جدید کمانڈر انچیف کے پاس مدد نہ جائیگی اُس وقت تک اپنے صوبہ سے کہین نہ جائینگے۔

ص ۲۶۷

باب ہفتم

جان لارنس کا صلح آمیز زمانہ

ستمبر ۱۸۵۷ء لغایت جولائی ۱۸۵۹ء

اوائل جولائی مین جب جنرل اینسن کے مرنے اور کُل فوج بنگالہ مین تعجیل غدر کے پھیل جانے کی خبر انگلستان مین پہونچی تو باغیون کو جو اب تک خطرہ کی وسعت اور حد کی نسبت شبہہ کرتے آئے تھے اوّل درجہ اسکی اہمیت کا کچھ کچھ خیال ہونے لگا۔ جیسا کہ آپ لوگون کو بہت اچھی طرح سے معلوم ہے حضور ملکہ معظمہ اور شاہزادہ البرٹ کو ابتدا ہی سے حقیقت حال کی طرف نگاہ تھی اور مفخر الیہما حیرت انگیز اور عبرت خیز مراسلات کے ایک سلسلہ کے ذریعہ سے گورنمنٹ پر اس امر کی تاکید کرنے مین قاصر نہین رہے تھے کہ امر مذکور کی جانب توجہ کرنا ضرور ہے[1] جہان تک جلد ممکن تھا ملک کے لیے بڑی بڑی فوجین تعجیل تمام طلب کی گئین۔ اور سر کالن کیمبل سے ہندوستانی فوج کی اعلیٰ کمان دینے کے واسطے کہا گیا۔ لارڈ پامرسٹن نے یہ ایجاب کرتے وقت پوچھا کہ "آپ روانگی کے لیے کب تک تیار ہو جائینگے"۔ اُس معرکہ آرا سپاہی نے جواب دیا کہ "کل تک"، اور صبح کو بتاریخ ۱۲- جولائی درحقیقت وہ یہ کہکر روانہ ہو گئے کہ میرا خرچ مجکو کلکتہ مین ملے۔

سر کالن کی تقرری سے باوصف تمام مشکلات لاحقہ کے سر جان لارنس کو صدر مقام سے خط کتابت کرنے کا بہت قریبی موقع مل گیا۔ یہ دونون شخص قدیم اور آزمودہ دوست تھے۔ اور سپاہ اور سلاح اور صلاح کو جس سے چیف کمشنر پنجاب نے اسطرح سے بلا تامل فوج معرکہ دہلی کے ہر ایک کمانیر کو یکے بعد دیگرے مدد دی تھی اب سر کالن کیمبل نے اُسی آزادی کے ساتھ طلب کیا جس آزادی سے اُنھون نے موجودہ اہم کامون کی تکمیل یعنی اِس مقصد کے واسطے دے دیا کہ لکھنؤ بچایا جائے اودھ روہیلکھنڈ اور دوآبہ گنگ از سر نو فتح کیا جائے اور سب سے زیادہ ضروری کام یہ انجام پائے کہ فوج بنگالہ قطعی طور پہ پھر مرتب کی جائے اور گورنمنٹ ہند کا کُل انتظام از سر نو کیا جائے۔

ص ۲۶۸

سر جان لارنس کو بعض باتون کا خیال جو اُنکے دل مین آیندہ سولہ مہینے تک جسکے بعد وہ ولایت کو روانہ ہوئے ہر وقت گذرتا تھا صوبہ پنجاب کی حفاظت سے بھی زیادہ تھا اور میرا قصد ہے کہ اس باب مین جہان تک ممکن ہو اُنھین کی عبارت مین اُنکا کام اور تدبیرین اور اُنکی امید وبیم کو بیان کرون۔ اس امر کا خیال کرکے مین اُسقدر آزادی کے ساتھ جہان تک اِس کتاب مین ممکن ہے اور اُسقدر کم توضیح اور تشریح کے ساتھ جس مین مطلب واضح رہے اُن مشہور چٹھیون کے سلسلہ سے جو مندرجۂ ذیل اشخاص کے نام روانہ کی گئی تھین اُنکے اقتباسات محول کرونگا یعنی لارڈ کیننگ سر کالن کیمبل اور جنرل مینسفیلڈ کے نام ہندوستان مین۔ سر چارلس ٹریویلین کے نام جو اُنکے پُرانے دوست تھے اور اب خزانہ انگلستان کے سکرٹری تھے انگلستان مین اور بنام مسٹر مینگلس چیرمین کورٹ آف ڈائرکٹرس و بنام

[1] سوانح عمری پرنس کنسرٹ جلد ۴ ص ۷۳ و ۷۴ و ۷۷ تا ۸۲ و ۸۸ - ۹۰ تا ۹۲ - ۱۲۴ تا ۱۲۸ وغیرہ - وغیرہ -

لارڈ اسٹینلی پریسیڈنٹ بورڈ آف کنٹرول - سر جان لارنس کو صریحاً اس بات مین بہت شک تھا کہ دیکھیے وہ پھر کبھی ہندوستان کو آئینگے یا نہیں - اور ہم انکی بعض چٹھیون مین دیکھ سکتے ہین کہ انکو ایک رحلت کرتے ہوے ہیمبر کی آرزو گرمجوشی اور باطنی رجحان المختصر ققنس کی طرح آخری نغمہ بلند کرنے کا شوق کسقدر بڑھا ہوا تھا -

اول چٹھی جو جدید کمانڈر انچیف کے پاس سے آئی اُس سے ظاہر ہوا کہ سر جان لارنس کی صلاح یا مدد کو جو دی جائیگی محبت سے قبول کرنے کے خواہان تھے - سر کالن کیمبل لکھتے ہین کہ -

قطع نظر ملاقات قدیمانہ کے جس سے مجکو لازم آتا ہے کہ اس نازک وقت مین جو جو انتظامات میرے اختیار سے ہوسکین اُنسے آپ کو وقتاً فوقتاً مطلع کرتا رہون میرے پیارے لارنس صاحب مجکو یقین ہے کہ آپ کی بھی وہی راے ہوگی اور مجکو واقعی بہت خوشی ہوگی اگر مین آپ سے اور آپ مجھ سے وقتاً فوقتاً اپنے خیالات ظاہر کرتے رہیے - یہان پہونچنے پر مین نے افسرون کو اقل درجہ ڈویژنون کی کمانڈری یا قطع نظر تمام اختیارات کے چھوٹے کامون کی افسری پر مقرر ہونے کا خواہشمند پایا - . . . . - بڑی کوششون کے بعد ہوپ گرانٹ صاحب کے پاس مدد بھیجنے مین مجکو کامیابی ہوئی چنانچہ انکی فوج ۱۵ ماہ حال تک تین ہزار سے اوپر ہو جائیگی - سر جیمس اوٹرم بحیثیت سول کمشنر انکے ساتھ جاتے ہین - دیکھیے لکھنؤ مین ہمارے دوستون کے بچانے مین وہ کیسی عظمت حاصل کر سکتے ہین . . . - مین نے اس غدر کے شروع ہونے ہی کے زمانہ سے پنجاب پر بہت شوق سے نگاہ رکھی ہے اور مین تو اس بات کا بڑا شکر گزار ہون کہ خوش قسمتی سے گورنمنٹ نے اُس حصۂ ملک مین طوفان فرو کرنے کے لیے آپ کو مقرر رکھا تھا -

سر کالن کیمبل نے اس جدید عہدہ کے قبول کرتے وقت گورنمنٹ سے صرف ایک امر کی درخواست کی تھی اور وہ یہ ہے کہ جنرل مینسفیلڈ جنھون نے ہندوستان کی سابق لڑائیون مین صاحب موصوف کے زیر کمان بڑی عمدگی سے کام کیا تھا وارسا سے طلب کر لیے جائین جہان وہ اپنے ملک کی ایک مشہور مگر کچھ اور ہی قسم کی خدمت کرتے تھے اور انکے اسٹاف کے اعلیٰ افسر مقرر ہون - یہ درخواست منظور کی گئی اور چونکہ جنرل مینسفیلڈ اپنی باقی ماندہ عمر کے زیادہ تر حصہ مین اس سوانح عمری کے صاحب سے بہت قریبی تعلق رکھنے والے ہین اسواسطے مین اُن کی راے کو جو سر جان لارنس کی فوجی اور سول خدمتون کے بارے مین (جو اس زمانہ مین انجام کی گئی تھین) ظاہر کی گئی نقل کرتا ہون - سر جان لارنس کے نام کی ایک چٹھی مین وہ لکھتے ہین -

خیمہ گاہ متصل فتح گڈھ یکم جنوری ۱۸۵۸ء -

مین دل سے چاہتا تھا کہ آپ کا باکمال ہاتھ ان ممالک کے کام مین مشغول ہوتا - یقین مانیے کہ جسقدر پنجاب مین الحاق کے وقت اسکی ضرورت تھی اُس سے زیادہ یہان ضرورت ہے - مین آپ سے خفیتاً اور امانتاً یہ بات کہتا ہون کہ جو لوگ یہان کے کام پر مقرر کیے گئے ہین وہ مستعد نہین ہین - موقع سے جو کچھ وہ مراد لیتے ہین مین اُسکا مطلب سمجھ نہین سکتا اور مجکو اس بات مین بہت شبہہ ہے کہ کلکتہ کے لوگ اصل صورت معاملات کے سمجھنے کی اپنے مین صلاحیت پیدا کر سکین - . . . - جس سخت

آزمایش مین آپ کو رہنا پڑا تھا اُس مین آپ کے انجام کیے ہوے کامون پر مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون آپ کی تواریخ کا صفحہ نورانی رہیگا۔

سر جان لارنس نے پہلے پہل تاریخ ۱۵- اکتوبر یعنی تسخیر دہلی کے تھوڑے ہی دنون بعد سر کالن کو جو چٹھی لکھی تھی اُسکے بعض اقتباسات سے اُنکے عام خیالات صورت معاملات اور اُسکے مقتضیات کے متعلق ظاہر ہو جائینگے۔

ہم پر بیشک ایک خوفناک طوفان آیا تھا اور مین تو یہی کہونگا کہ ہندوستان کے اس حصہ مین کبھی ولایتی آدمی کی جو صفت دکھائی پڑتی ہے تو یہ صرف خدا کا رحم ہے۔ ایک مرتبہ تو مجھکو خیال ہونے لگا تھا کہ کوئی نہ بچیگا۔ جہان تک مین دیکھتا ہون ہم لوگ طوفان کی سختی جھیل چکے۔ لیکن جب تک انگلستان کی فوج نہ آئیگی اُسوقت تک ہماری حالت بہت خطرناک رہیگی۔

آپ کے نقشہ (سپاہ) سے بڑی کمزوری ثابت ہوتی ہے لیکن مین سمجھتا ہون کہ اسوقت تک ہم چین کی باقی ماندہ فوج بھی پہونچ گئی ہوگی۔ جس وقت دہلی اور لکھنؤ فتح ہو جائیگا تو معمولی خبرگیری سے سب کام بخوش اسلوبی انجام ہوتا رہیگا۔ باغی لوگ جنگی توپین اور سامان جنگ چھین گیا ہے اور اب گولی اور باروت اور روپیہ اُنکو میسر نہین ہو سکتا رفتہ رفتہ تتر بتر ہو جائین گے پولیٹکل افق ابھی سے صاف ہوتا جاتا ہے اور میرا اصل تردد سرحد کے لیے ہے جہان ہماری حالت اس وجہ سے بہت ضعیف ہے کہ ہماری بہت سی قدیم پنجابی رجمنٹین باہر ہین اور گورون کی رجمنٹین اسقدر قلیل ہین۔۔۔۔۔ سب سے بڑھکر ضروری کام اسوقت ہندوستانی سپاہ کے بارے مین تجویز کرنا ہے۔ جس وقت انگلستان سے کمک آجائیگی تو اُنہین سے ایک حصہ کو ہتھیار سپرد کرنا چاہیے۔ لیکن میرے نزدیک زیادہ تر حصہ محض بیکار اور خطرناک ہے۔ گذشتہ تین مہینے سے محض فوجی سطوت دکھا دکھا کر وہ باغیان دہلی کے شریک ہونے سے باز رکھے گئے ہین۔ بدظن لوگون کو ہم نے میدانی ملک مین جہان اُنکی ساری کاروائیان دیکھی جاسکتی ہین چھوڑ دیا ہے اور دریاؤن پر پہرا بٹھا دیا ہے اور توپین چڑھا دی ہین عمدہ سے عمدہ ہندوستانی رجمنٹون مین بھی تراش خراش کی ضرورت ہے۔

ممالک مغربی و شمالی مین ہر ایک بات امید کے موافق عمدہ طور پر ترقی کر رہی ہے۔ اِس مقام کی غیر قواعد دان سپاہ نے سرسا ہانسی اور رہتک کو فتح کر لیا۔ دہلی کے قرب و جوار کے ملک کو گشتی لشکرون نے صاف کر دیا۔ دوآبہ گنگا کا بالائی حصہ یعنی سہارنپور میرٹھ مظفر نگر تابند شہر وہان سے علی گڑھ تک صاف اور محفوظ بھی معلوم ہوتا ہے۔ باغی اور متعصب لوگ باغی سپاہ کے ہٹنے سے تتر بتر ہوتے جاتے ہین۔ آج صبح کو ہم نے سُنا کہ کرنل گریتھہڈ نے آگرہ کے سامنے فتح حاصل کی ہے اِس سے گوالیار خاموش رہیگا گوالیار کی طرف سے بڑا خطرہ کیا جاتا تھا۔ مین سمجھتا ہون کہ فرخ آباد بہت جلد باغیون سے صاف ہو جائیگا فرخ آباد مین تسلط ہو جانے کے بعد پھر بالائی صوبون مین صرف گوالیار روہیلکھنڈ اور اودھ کو زیر کرنا باقی رہ جائیگا۔ مین سمجھتا ہون کہ گوالیار کی حالت اگر کچھ دنون تک اپنی اصلی ہیئت پر رہے تو کچھ عجب نہین ہے۔ جب تک گشتی کالم فوج (گشتی سپاہ) دوآب سے چلا نہ جائیگا یعنی مین پوری کی اُدھر پہونچ نہ جائیگا مجھکو کہنا چاہیے کہ فوج گوالیار چمبل پار نہ اُتریگی۔ اگر وہ ایسا کرے تو یہ گشتی سپاہ گورون کی تیسری رجمنٹ

شیعہ آگرہ کے ذریعہ سے اسکو زیر کر سکیگی - مین سمجھتا ہون کہ روہیلکھنڈ بھی کچھ دنون کے لیے اُسی طرح پڑا رہیگا اور اودھ کے بارے مین جسقدر مجکو بیان کرنا ہے اُس سے زیادہ حال آپ کو معلوم ہو جائیگا - مین یقین کرتا ہون کہ ہوڈسن نے بڑی اولوالعزمی کا کام کیا ہے اصل تو یہ ہے کہ صاحب موصوف اور اُنکی فوج نے امید سے بڑھکر کام کیا ہے - مجکو اس بات کے دیکھنے سے خوشی معلوم ہوئی کہ اوٹرم صاحب کو ہوڈسن صاحب پر سبقت نہین حاصل ہوئی -

مین سمجھتا ہون کہ گورون کی دو نئی رجمنٹین پشاور مین اور اسیقدر کانپور مین گریتھیڈ صاحب کی فوج کی کمک کو بھیجدینے سے سب معاملات درست ہو جائینگے - . . . . .

مجکو بڑا اشتیاق ہے کہ تسلط ہو جانے کے بعد لائق افسرون کی ایک کمیشن جدید دیسی فوج بنگالہ کے لیے کسی عمدہ تدبیر کے نکالنے کو جمع ہو - جب تک یہ نہوگا اُسوقت تک اُسی پرانے سڑیل طریقہ پر پانون رگڑتے رہینگے جس سے شاید اِس سے بھی زیادہ خطرے کا احتمال ہے - مجکو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے افسرون سے کہین یہ خطرہ نہ پیدا ہو کہ ہندوستانیون کی بغاوت کا خیال کرکے وہ پنجابیون کی بھرتی کرنے کی راے دین - ہم کو پنجابیون پر ہندوستانیون سے کچھ بہت زیادہ بھروسہ نہ کرنا چاہیے - ہم بغیر ہندوستانی فوج کے کچھ نہین کر سکتے لیکن ہمارا قصد کسی حالت مین یہ نہونا چاہیے کہ جس تعداد کی انتہا سے مرتبہ کو ضرورت ہے اُس سے زیادہ لوگ رکھے جائین اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ گورون کی سپاہ کو اسقدر زیادہ ہونا چاہیے اور اس حد کی سے اسکو اختیار مین رکھنا چاہیے کہ اُسکا مقابلہ نہو سکے -

جس ساعت دہلی فتح ہوئی اُس ساعت سے غدر کا مرکز لکھنؤ بن گیا جسکی طرف کئی مہینہ تک تمام لوگون کی نظر اسقدر تردد اور افتخار کے ساتھ متوجہ رہی - اور اگر ہم کو وہ پالسی معلوم کرنا ہو جسکی سر جان لارنس نے صلاح دی تھی تو مختصر طور پر انقلابات محاصرہ اور متواتر امداد اور محاصرون کے حالات کو پڑھنا چاہیے - ہیولاک نے یکے بعد دیگرے جو بہت سی فتوحات حاصل کی تھین اُن سب کا آخری اور نمودار نتیجہ یہ تھا کہ ۲۵ ستمبر ۱۸۵۷ء کو رزیڈنسی خلاص ہوئی اور اسکے لیے سر جیمس اوٹرم کی نفس کشی بھی عرصہ تک یادگار رہیگی لیکن اصل مین وہ "خلاصی" مطلق نہین تھی - ۹۲۷ گورون اور ۷۶۵ ہندوستانیون کی قلیل سپاہ نے (جسکے ہر ہر متنفس سپاہی نے بالانفراد اور بالاشتراک گویا سر ہنری لارنس اپنے ہر دل عزیز حاکم کے آخری الفاظ کی پیروی کرکے) ۱۲ ہفتہ کے ایک محاصرے مین اپنے "فرض منصبی" کے ادا کرنے کی کوشش کی اور صدہا تکلیفین اور مصیبتین ایسی اُٹھائین جنکے زمرہ مین سخت لڑائی کا درجہ سب سے زیادہ گھٹا ہوا تھا - چنانچہ ٹنی سن شاعر نے اپنی پرجوش غزل مین اسطور پر اُسکا حال نظم کیا ہے -

انسان کو اپنی مصیبتین فراموش ہو جاتی ہین مگر کیے ہوے کام نہین بھولتے - ہم جنگ کر سکتے ہین لیکن دن بھر سپہ گری اور رات بھر چوکی داری نہین کر سکتے جس مین ہر وقت سرنگ ہر وقت حملہ کا خوف ہماری باڑھین اور اُن باتون کا خطرہ اندر سے بگلون اور تنبورون کا بجنا بندوقون اور توپون کی گرج تلوارون کی جھنکار ہر وقت ایک کام جو پچاس آدمیون کا ہے پانچ آدمیون کو کرنا ہر وقت اس بات کا خطرہ کہ ایک آدمی کا زندہ بچنا ممکن نہین - دن بھر اس بات کا کھٹکا کہ چارون طرف کی بوچھار سے معلوم نہین کس وقت

جان ہلاک ہوجائے۔ رات بھر بے دفن وکفن مُردے کی طرح زمین پر پڑا رہنا۔ گرمی وہ کہ جیسے دوزخ کا دہانہ کھل گیا بارش وہ کہ گویا طوفان نوح آگیا۔ پڑا سنے سڑے ہوئے گھوڑون کی عفونت مکھیون کا جھرمٹ۔ ہوُی کی گرم ہوا جو انگلش رزمگاہ مین بہتی تھی۔ ہیضہ اور چیچک اور بخار یہ سب زخم ایسے تھے جن کا کوئی علاج نہ تھا۔ دردناک ظالمانہ چھریون سے اعضاے بدن کا کٹنا۔ بیکار شور و فریاد کا بلند ہونا کیونکہ اس سے کسی طرح جانبری ممکن نہ تھی۔ اُن نازک اندام عورتون کی بہادری جو اسپتال مین پڑی ہوئی تھین۔ کسی کا مرجانا کسی کا دم توڑنا اور اِس سے عورتون کا خوف دم توڑتے ہوے بچون کا غم اور رونے کا موقع نہین۔ جفاکشی وہ جس کو لڑتے لڑتے لوگ تھک گئے تھے اور خلاصی کی کوئی امید نہین تھی۔ ہَوِیلاک اُس بات کے واسطے جو ہمکو معلوم ہے لڑتے مرتے گرتی ہوئی دیوارون تک پہونچنے کے لیے رات دن برابر کوچ کرتے ہوے چلے آتے تھے لاکھون بندوق کی گولیان اور توپون کے ہزارون گولے برستے تھے۔ لیکن انگلستان کا جھنڈا ہمہ وقت مکان کی چوٹی پر لہراتا ہی رہا۔

لیکن اب آخر کو ہَوِیلاک اور آوٹرم صاحب پہونچ گئے اور فوج کو معلوم ہوا کہ اُسکو اور اُسکے ساتھ ہَوِیلاک اور آوٹرم کو بھی دشمنون کی کثیر التعداد سپاہ نے بہت قریب آکر گھیر لیا ہے۔ فوج متعینہ لکھنؤ کے لیے یہ گویا کمک آئی تھی خلاصی کی سپاہ نہین آئی تھی۔ کھانے والے دوچند ہوگئے اور رسد کا کوئی سامان نہین کیا گیا تھا۔

انجام کار سر کالن کیمبل کلکتہ سے روانہ ہوے اور ۳۔ نومبر کو کانپور مین داخل ہوے صاحب ممدوح نے اُس چار ہزار فوج کی سرکردگی سے جس مین مختلف مقامات کے سپاہی تھے اور جو انتہا درجہ کی کوششون سے انھون نے جمع کیے تھے لکھنؤ روانہ ہوے اور باغیون سے جنگ کی۔ اور ۱۷۔ تاریخ انگلیس ہَوِیلاک آوٹرم اور کالن کیمبل چارون جنرلون نے ریزیڈنسی کو جو عرصۂ دراز سے محصور تھی فتح کرلیا۔ آخر کو محاصرہ ختم ہوا اور سِوِلیَن یعنی عورتین اور بچے جو زندہ باقی رہے تھے حفاظت کے ساتھ کانپور اور وہان سے الہ آباد روانہ کیے گئے۔

اسطور پر غدر کا ایک دوسرا معرکہ ظاہر مین ہر طور پر ہمارے مفید مطلب ختم ہوا۔ لیکن اب تک وہ ظاہری مین ختم ہوا تھا۔ کیونکہ سر کالن کیمبل (جیسا کہ انھون نے یقین کیا) اپنی قلیل فوج سے جسکی تعداد اب اور کم ہوگئی تھی اتنے بڑے شہر کا فتح کرنا یا اُسکو حفاظت مین رکھنا ناممکن دیکھ کر ریزیڈنسی کو چھوڑ دیا اور آوٹرم اور ہَوِیلاک صاحب کو عالم باغ پر قبضہ رکھنے کے لیے چھوڑ کر خود کانپور کا راستہ لیا۔ لیکن ہَوِیلاک صاحب اب اپنی آخری لڑائی فتح کرچکے تھے۔ وہ اسپتال بستر مرگ پر تھے اور پیچش کے عارضہ مین قضا کرگئے تھے۔ اسطور پر لکھنؤ غدر کے دو نہایت نامی بہادرون کا مدفن ہوا۔ عالم باغ مین پیور ٹین سپاہی سر ہنری ہَوِیلاک کی قبر ہے اور ریزیڈنسی اُسوقت تک جب تک ہندوستان مین انگلستان کی حکومت رہیگی ایک مذہبی تعظیم کا مقام خیال کی جائیگی۔ کیونکہ اول تو محاصرہ کے واقعات یادگار ہین اور زیادہ تر اس سبب سے کہ اسمین سر ہنری لارنس کی قبر ہے۔

لکھنؤ سے سر کالن کیمبل صاحب کا چلا جانا ایک دلیل کمزوری کی تھی لیکن یہ اعتراف کمزوری ایک اچھے اور ہوشیار سپاہی نے کیا تھا اُنکی عدم موجودگی مین وِنڈھام صاحب پر بمقام کانپور جو بلا آئی تھی وہی یہان بھی نازل ہو جاتی ۔ سر کالن نے فتح گڈھ اور فرخ آباد کو فتح کیا اور بغیر اسکے کہ اُنکی فوج کو کوئی سخت نقصان پہونچتا بہت سی لڑائیون مین سر کالن نے دشمنون کو شکست دی اور اُنکی فوج کو مشکل سے کوئی نقصان پہونچ سکا۔ جان لارنس بڑے جوش مین لکھتے ہین کہ (اور وہ جوش اُس زمانہ مین بطور معمول نہین پیدا ہوتا تھا) "دہلی کے فتح ہونے کی تاریخ سے لیکر آج تک کبھی ویسی خبر نہین آئی جیسی آج آئی ہے۔ اب ہم نے اُن باغیون کے اخیر گروہ کو بھی جنھون نے ہمارا مقابلہ نہین کیا مار کر نکال دیا اور ۸۴ توپین یعنی ۴۷ توپین کانپور اور اُسکے گرد و نواح اور ۱۱ توپین فتح گڈھ کے قریب سے چھین کر لائی گئین۔ اور با وصف ان سب باتون کے ہم کو کچھ ضرر نہین پہونچا"۔

اُسی دسمبر مہینہ کی ۱۴ - تاریخ سوارون کی طلبی کے متعلق یونانی حرفون (کیونکہ اُس زمانہ مین اصطلاحی مراسلات لکھنے کا یہ طریقہ سب سے زیادہ مروّج تھا) مین لکھی ہوئی ایک بہت تاکیدی چٹھی جنرل مینسفیلڈ صاحب کے پاس سے سر جان لارنس کے نام آئی اُنھون نے اُسکا یہ جواب لکھا۔

خیمہ گاہ واقع سڑک ملتان ۱۶ - دسمبر ۱۸۵۷ء

میرے پیارے مینسفیلڈ دو دن کا عرصہ ہوا کہ جسوقت مین ملتان کو روانہ ہو رہا تھا تو سوارون کی طلبی کے بارے مین آپ کی چٹھی مجکو وصول ہوئی تھی۔ مین نے جنرل پینی سے طے کر لیا ہے کہ وہ صدر مقام مین سکھون کے اول رسالہ کو جس مین ۴۳۰ سوارون کے قریب ہین دہلی سے بھیجدین۔ مجھ سے جہان تک ہو سکیگا اُنکی جگہ اور لوگون کے بھرتی کرنے کی کوشش کرونگا اور مین نے حکم دے دیا ہے کہ جدید سپاہ کے دو ٹرپ اور لاہور مین بھرتی کیے جائین۔ مجکو یہ بھی امید ہے کہ مین اس رسالہ کو ایک مہینہ یا اُس سے کم و بیش عرصہ مین پورا کرونگا۔ اول رسالہ سکھ کا باقی ماندہ حصہ اُسوقت سے کرنال مین رہیگا اور باقی ماندہ سپاہ کے ساتھ جنوبی ملک کو جائیگا۔ اِس سے آپ کو ۱۲۰ سوار اور مل جائینگے۔ لاہور کے لائٹ کیولری (یورپیئن لوگون کا رسالہ) کو بھی جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ گائیڈس کے لوگ اب پشاور جاتے ہین اور انبالہ کے قریب پہونچے ہونگے مین نے افسر کمان کو لکھ بھیجا ہے کہ اِس رسالہ کو لمبے کوچ کے ذریعہ سے جلد بھیجدیا جائے۔ جسوقت یہ لوگ پشاور مین پہونچین گے تو مین سکھون اور پٹھانون کے دوسرے رسالہ پنجاب کو جسمین اکثر پُرانے سپاہی ہین آپ کی طرف بھیج سکونگا۔ مجکو امید ہے کہ ایک مہینے کے اندر لاہور سے ہزار سوار بھیجدونگا جس سے رسالہ کی کمک سولہ سو سوارون کے قریب ہو جائے۔ مجکو اطلاع دیجیے گا کہ یہ تعداد کافی ہے یا اور لوگون کی ضرورت ہوگی ہر قسم کے سپاہیون کے گروہ جس جس طرح روانہ ہوتے جائینگے کرنل میکفرسن اُسکی اطلاع دیتے جائینگے۔ بایہمہ امید ہے کہ مندرجہ ذیل تاریخون تک وہ پہونچ جائین۔

سکھون کا اول رسالہ ۵۷۰ نفر سوار ۱۵ - فروری

لاہور کے سوار	۱۳۰	یکم مارچ
پنجابی سوار متعلقۂ غیر قواعد دان رسالہ نمبر ۱۷	۸۰	۱۵- مارچ
دو اِسکواڈرن دوسرے رسالۂ پنجاب کے	۱۶۰	یکم اپریل
مختلف قسم کے پٹھان سوار	۶۶۰	یکم اپریل
میزان کل	۱۵۹۰	

آپ خاطر جمع رکھیے کہ اُن کو جلد بھیجنے کے متعلق جہان تک مجھ سے کوشش ممکن ہے اُسمین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھونگا آپ احکام صادر کرسکتے ہین کہ آپ راستہ مین چلتے ہوئے آئین چلتے ہوے نہ آئین- سب سیدھے میرٹھ کو جائینگے- اگر آپ کو گورے پیادون کی اُن تین رجمنٹون سے جو کراچی کی راہ سے پنجاب کو آتی ہین کبھی ضرورت ہو تو مین چاہتا ہون کہ آپ مجکو مطلع فرمائیے- مین بہت غنیمت سمجھکر اُنکو اپنے یہان رکھونگا کیونکہ ہمکو اُنکی بڑی ضرورت ہے باینہمہ اگر ضرور ہو تو اُسمین سے ایک رجمنٹ بھی آپ کے لیے بچا سکتا ہون- مین یہ بھی چاہتا ہون کہ اگر آپ کو توپخانہ کی حاجت ہو تو مجھے اطلاع دیجیے گا- ہم آسانی سے آپ کو ایک بایٹری یا ترپ اور کوشش کرکے دو بھی دے سکتے ہین گو جنرل گوون اس راے کے بالکل خلاف ہین باینہمہ وہ رضامند ہوگئے ہین- ہمکو امید ہے کہ گایڈس کے لوگ جسوقت پشاور مین پہونچ جائینگے تو ہم ایک پُرانی اور ایک نئی دو پنجابی پلٹنین بھی اُس زمانہ یعنی ۲۰- فروری تک بھیج سکتے ہین-- اور جس وقت سندھ سے کوئی بلوچی یا بمبئی کی پلٹن آجائیگی تو ہم ایک تیسری رجمنٹ کو بھی آپ کے پاس بھیجنے کی کوشش کرینگے- مین سوار اور بھرتی کرسکتا ہون لیکن اِسکے لیے وقت درکار ہے اور جو عجلت مین بھرتی کیے جائینگے وہ ایسے اچھے نہونگے--

ہمکو یقین ہے کہ کانپور مین آپ کی فتح ہونے کی خبر صحیح ہوگی- یہان پنجاب مین سب طرح کی خیریت ہے لیکن یہان جو تمام پانڈے لوگ جمع ہین اُنکے ساتھ کیا کیا جائیگا- وہ بہت عاجزی سے برسرِ راہ آنے کو ہین مگر اُنکو لیکر کیا کیا جائے-

اس قسم کی چٹھی جسوقت سر کالن کو پہونچی ہوگی جنکے پاس ایک قلیل فوج تھی تو ضرور اُنکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ ہماری مدد کے لیے سر جان لارنس کی ذات سے کیسی فوج محفوظ تیار ہے وہ فوج محفوظ ایسی تھی جو ہر ضرورت پر کام آئی اُنکے اعلیٰ افسر اِسٹاف جنرل مینسفیلڈ نے انتہا سے مرتبہ کو رہین منت ہوکر کہا کہ "اسقدر سوارون کے بھیجنے کا وعدہ" بیشک بڑی شکرگزاری کے قابل ہے- ہمکو انتہا سے مرتبہ کی اسوقت جو ضرورتین لاحق تھین اُن سب سے زیادہ یہی ضرورت تھی- بڑی لڑائیون مین تھوڑی دیر کے لیے پیادون پر فتح حاصل کرنا کسی کام کا نہین ہے تاوقتیکہ تعاقب کرنے کے لیے سوارون کا ایک پہاڑ موجود نہو-

اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین معلوم ہوتی کہ سر جان لارنس نے جو کچھ زبان سے وعدہ کیا تھا اُسکو کرکے دکھلا دیا- بلکہ کہنے سے بھی زیادہ کیا- اُنھون نے وسط فروری تک صرف ۱۲۰۰- آدمیون کے بھیجنے کا

وعدہ کیا تھا لیکن ...۳ سے زیادہ سوار ہر ہر حصہ سے طلب کرکے اور تین رجمنٹین پنجابی پیادون کی اور ایک رجمنٹ انگلش پیادون کی اور ۱۲ توپین بھیجدین - اس نازک وقت مین ضروری مدد دینے کو وہی تنہا نہین راضی ہوے تھے - کمانڈر انچیف بھی لکھنؤ پر آخری چڑھائی کرنے کو اسی وقت تیاریان کر رہے تھے جسکے بعد فوراً او دھ اور روہیلکھنڈ کو فتح کرنا تھا - آیندہ کئی مہینے تک سر جان لارنس زیادہ تردد کے ساتھ اپنے دل سے یہ سوال کرتے رہے کہ آیا اب صرف باغیون کی بیخ کنی کے لیے لڑائی کو جاری رکھنا چاہیے یا جس حالت مین کہ اب ہمارا پلہ بھاری ہوگیا سپاہیون اور عوام الناس مین سے جو اب تک ہم سے لڑ رہے تھے ایسے لوگون کے لیے باب توبہ کھول دینا چاہیے جنکا قصور کم ہے - اُنھون نے اور لوگون سے بھی جو اس معاملہ مین اختیار رکھتے تھے استصواب کیا اور جو لوگ اُنکی دلیلون کو دیکھتے اور اُس زمانہ دراز تک کی لڑائی اور دیسی اور ولایتی اشخاص کی ہلاکت کا خیال کرتے ہین جو سب ایک خلاف حکمت کا نتیجہ ہے تو اُنکے نزدیک جان لارنس اور اُنکے طرفدارون کی راے واجبی معلوم ہوگی - جان لارنس نے مینسفیلڈ صاحب کو یہ چٹھی لکھی تھی -

مجھکو یہ نہین معلوم تھا کہ سر کالن کی فوج اسقدر قلیل ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے - چونکہ گرمی کے دن قریب آتے جاتے ہین ہمکو خیال کرنا لازم ہے کہ بیماری بہت پھیلیگی - یکم اپریل کے قبل جہان تک ہم سے کارروائی ہوسکیگی اُسیقدر بہتر ہوگا - اگر ممکن ہوا تو اُس زمانہ تک یورپین لوگ سایہ مین ہونگے ... - مجھکو یقین ہے کہ روہیلکھنڈ سے دوآبہ پر کوئی حملہ نہوگا - یہ در اصل ایک فوجی فساد تھا بعض بعض فرقون علی الخصوص مسلمانون کی بڑی جماعتین اُسکی شریک ہوگئین - لیکن جس وقت باغی سپاہی شکست پاکر ہلاک اور منتشر ہو جائینگے تو یہ بھی خاموش ہوکر بیٹھ رہینگے - سب سے زیادہ مشکل مسئلہ یہ ہے کہ باغیون کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے - اگر ہم چاہین کہ اُنکی بیخکنی جنگ کے ذریعہ سے کی جائے تو یہ صرف اُسی وقت ممکن ہے جب ہماری طرف سے جان و مال اور مشقت کا انتہا سے زیادہ نقصان اُٹھایا جائے - کیونکہ تو یہ ہے کہ جسوقت یہ لوگ متفرق ہو جائینگے تو چھوٹے چھوٹے غولون مین اِدھر اُدھر ہر مقام پر لڑتے پھرینگے اور اُسکے لیے ہماری فوج اور انتظام بالکل ناکافی دان ہے - میرے نزدیک یہ تجویز بہت مناسب ہوگی کہ جو لوگ سب سے کم قصوروار ہین اُنسے انتقام لینے مین کسی نہ کسی طرح کی رعایت کی جائے - میرا یہ مطلب نہین ہے کہ وہ بالکل چھوڑ دیے جائین لیکن مین چاہتا ہون کہ اُنکی جانین ہلاک نہ کی جائین .....

میرے خیال مین آتا ہے کہ روہیلکھنڈ مین ایک سخت جنگ کے سوا اور لڑائی نہوگی علی الخصوص اُس حالت مین جب باغیون کی تنبیہ ہو جائیگی - ظاہرا تمام ہندو ہمارے طرفدار ہین اور مسلمانون کے ہاتھ سے اُنپر جو کچھ مصیبتین پڑچکی ہین اُس سے وہ خود اُنکو لوگون سے [illegible] بیٹھے ہین - مین سمجھتا ہون کہ جو رسالہ مین بھیج رہا ہون اُس پر حفاظت کے ساتھ بھروسہ کیا جاسکتا ہے اُنکے سوار [illegible] پٹھان بہت نہین ہین - ان کے پٹھان بھی بیشک اُس خاندان کے ہین جو رہیلون کا ہے لیکن کئی پشت [illegible] سے اُنمین تفرقہ ہوگیا ہے - بایں ہمہ یہ لوگ اب فاتح فریق کی طرف ہین اور [illegible] اُن پر

اعتبار کیا جاسکتا ہے - ڈیرہ جات کے پٹھان ہمارے پنجابی سپاہیوں میں سب سے زیادہ معتمد ہیں - باقی اور مسلمان مثل ہندوستانیوں کے
ہیں اور ضلع ہانسی میں اُنھوں نے بلاتامل وہاں کے مسلمانوں سے جنگ کی - اصل امر یہ ہے کہ بعض صورتوں میں اور بعض
حدوں تک آپ دیسی سپاہیوں پر اعتماد کرسکتے ہیں - پنجابیوں نے اُسوقت دہلی میں ہمارا ساتھ دیا جب ہماری حالت نہایت
خطرناک تھی اور اب جبوقت ہمکو فتح حاصل ہوئی ہے تو وہ ہمارا ساتھ نہ چھوڑینگے - اگر آیندہ کو نہیں تو اقل درجہ اسوقت ضرور
ساتھ دینگے - بایں ہمہ میں اس بات کی صلاح نہ دونگا کہ صاحب کمانڈر انچیف روہیلکھنڈ سے بغیر گوروں کی فوج کے روانہ ہوں
اور اسیطرح آگے بڑھے چلے جائیں - میری راے ہے کہ گوروں کا توپخانہ اور ایک رجمنٹ ولایتی پیادوں کی اُس صوبہ میں
رکھ لی جاے - اور دو حصے پنجابی پیادوں کی پلٹن کے اور ایک رسالہ سواروں کا بشرطیکہ افسر معقول ہو سب بندوبست کریگا -
بایں ہمہ میری راے ہے کہ سکھ سواروں کا ایک بڑا حصہ روہیلکھنڈ میں چھوڑ دیا جاے جہاں مسلمانوں کی جانب سے مخالفت
درکار ہے اور اودھ میں مسلمان سوار زیادہ لینا چاہیے جہاں کے باشندوں میں ہندو لوگ کثرت سے شریک ہیں - بایں ہمہ
جیسا کہ میں سابق میں بیان کرچکا ہوں صرف ولیمز صاحب کے رسالہ کو چھوڑکر جسمیں راہزن اور گلا کاٹ لوگ بھرتی ہوگئے ہیں
ہر مسلمان رسالہ جو آپکے پاس بھیجا جاتا ہے معزز اور مشتہ سپاہیوں کا گروہ سمجھتا ہوں -

انگلستان کی کمک اب آخرکار پہونچنے لگی - پانسو آدمیوں کے قریب سپاہی لین ڈوری کے ساتھ آئے ہیں فیوزیلیرس کی
ساتویں پلٹن حیدرآباد میں ہے اور نویں پلٹن کا زیادہ تر حصہ کراچی میں پہونچ گیا ہے مجکو شبہہ صرف اس بات کا ہے کہ علی العموم
پنجابی سپاہ کی تعداد بڑھتی جاتی ہے - پنجابی سپاہی پلٹنوں اور رسالوں اور توپخانوں اور پہاڑ والوں اور پولیس کے سواروں
اور پیادوں میں نوکر ہیں اندازاً سب پنجابی سپاہ پچاس ہزار سے کم نہوگی اب یہ بات ظاہرا عقلمندی اور دوراندیشی سے بعید
معلوم ہوتی ہے - اگر ہم نے پنجابیوں کو اس بات کے سمجھنے کا موقع دیا کہ وہ قوت رکھتے ہیں تو ایک روز ہمکو اُنکے ہاتھوں سے بھی
وقت اُٹھانا پڑیگی جو ہندوستانیوں کے ہاتھ سے اُٹھانا پڑی ہے مجھے جہانتک ہوسکا وہانتک میں نے کوشش کی لیکن جہانتک
میں دیکھ سکتا ہوں سواے یہاں کے ہندوستانی فوج کے بھرتی کرلینے میں بہت کم کارروائی ہورہی ہے -

صفحہ ۲۶۷

خوش قسمتی سے فتح کرنیکی فرمایا اب تک باندھی اور سر جان لارنس نے جنپر اپنی راستی کی بہادری ظاہر
کرنے کا الزام ہرگز لگایا نہیں جاسکتا معافی جرم کے بارے میں اپنے خیالات کے موافق لارڈ کیننگ سے اصرار
کرنے کے مشتاق چٹھی لکھی -

یکم فروری ۱۸۵۸ء -

مائی لارڈ - مجکو معلوم نہیں ہے کہ اودھ اور دوسرے مقامات کے آن باغیوں اور مفسدوں کے بارے میں جو ہنوز
قصوروار ہیں عفو جرم کی قسم سے کوئی جگہ آپکے دل میں ہے یا نہیں - لیکن میری طبیعت یہی کہتی ہے کہ اس قسم کی تدبیر انگریزی سرکار
کے بہت موافق ہوگی - لوگوں کو اس بات کی صلاح دینا تو بہت آسان ہے کہ تمام مجرم ہلاک کرڈالے جائیں اگر یہ کوئی شخص نہیں ثابت کرتا

کروہ کیونکر عمل مین آئیگا۔ اب جسوقت ہم دہلی پر قبضہ کر چکے ہونگے جنگ مین باغیون کے ہر ایک گروہ کو شکست دی اور فوج لیکر
پھر اودھ پر حملہ کرنے کو تیار ہین تو اسوقت اس مضمون کے اشتہار جاری کردینے سے معاملات مین بڑی سہولت پیدا ہو جائیگی کہ
جن مجرمون نے اپنے افسرون کو قتل نہین کیا ہے یا عورتون یا لڑکون کو ہلاک نہین کیا ہے اور اپنے ہتھیار رکھدیے ہین انکو
اجازت ہے کہ اپنے اپنے گھرون کو جائین اور وہان انکو کوئی شخص نہ ستائیگا۔ اسیطرح ہم عام مفسدون کے ساتھ برتاؤ کرسکتے ہین۔
جسوقت یہ ہو جائیگا تو مفسدون کے ساتھ اچھی طرح سے ہم سلوک کرسکینگے۔ فی الحال اپنی برانگیختگی کے سبب سے سب کے سب
ایک لاٹھی سے ہانکے جاتے ہین۔ اگر یہی کیفیت جاری رہی تو معلوم نہین کب ملک مین امن و امان قائم ہو جس حالت مین دشمن لشکر
بتعداد کثیر پردہ کی آڑ مین نہ رہ سکینگے تو وہ چھوٹے چھوٹے غولون مین منقسم ہو جائینگے ملک کو لوٹینگے اور جابجا لڑائیان قائم رکھینگے۔
اسوقت بہتیرے انگلش اشخاص کی یہ صلاح ہے کہ باغی لوگون کی ایک سرے سے بیخکنی کی جائے اور وہ کبھی خیال نہین کرتے
کہ اسطور کی کارروائی ہمارے حق مین کیسی مضر ثابت ہوگی۔ اسی طرح سے انھون نے ۱۸۴۸ع مین الحاق پنجاب کی صلاح دی تھی
اور اس بات سے بالکل غافل بلکہ محض جاہل تھے کہ ابھی تدبیر کرنے کا وقت نہین تھا سکھون کی دونون لڑائیون مین جو فوراً
صلح ہوگئی تھی اور امن و امان قائم رہی تو اسکا سبب یہ ہے کہ ہمنے اپنے دشمنون سے عاقلانہ سلوک کیا تھا۔ جنگ اول کے بعد
ہمنے سکھون کو کشادہ دلی سے ایک قوم کے لوگون کی طرح تصور کیا۔ دوسری جنگ مین ہمنے اسیطرح سے بحیثیت اشخاص منفرد انکو
تصور کیا جسوقت ہمنے جرم کو قومی ہاتھ سے موقوف کیا اگر گذشتہ باتون کی نسبت نرمی اور کشادہ دلی سے پیش آئے۔
مین بخوبی اس امر کو تسلیم کرتا ہون کہ اسوقت ایک اور ہی قسم کے دشمن سے ہمکو سابقہ پڑا ہے تاہم یہ بات کبھی فروگذاشت
نہ کرنا چاہیے کہ بحیثیت فرمانروا ملک ہماری جانب سے بھی قصور اور دور اندیشی مین کوتاہی ہوئی ہے اور یہی اصل سبب ہے۔
ہمنے باغیون کو مطلع کرنے اور وقت فرصت کے پانے کا موقع دیا ہے کہ انکا دبانا دشوار ہو گیا۔ صدہا بلکہ ہزارہا اشخاص حسرت
وقت کو دیکھکر باغیون کے طرفدار ہو گئے۔ ایک طرف تو انکا رکنے مین الگ اور نکالا ہوا ہونا تھا اور دوسری جانب غارتگری کا
اتفاق کے فوائد انکو گدگداتے تھے۔ بہت سے لوگون نے دو ہفتہ تامل کیا لیکن ہمارے اختیار مین کوئی قوت اور ہماری
کامیابی کی کوئی امید نہ دیکھکر انھون نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اب بازی نکل گئی اور وہ آپ اپنی فکر کرنے لگے۔ یہ مشہور بات ہے
کہ بیشتر مرہٹون کی فوج انھین صوبون سے بھرتی کی جاتی تھی جنکو یہ لوگ ویران کر رہے تھے ظلم اور تعدی اور غارتگری کی عادتین
سے بہتیرے اب وہ خود ڈاکو اور لٹیرے ہو گئے اور یہی کیفیت ہمارے دشمنون کی ہے۔ اگر وہ ہلاک کیے جائینگے تو ممکن نہین کہ انکے
کل متعلقین و متوسلین کو دکھ نہ پہونچے۔ فوج بنگال کے ایک لاکھ باغیون کے متعلقین غالباً پانچ لاکھ سے کم نہونگے پس کیا یہ امر
مقرون بصواب نہین ہے کہ دشمنون کی تعداد اس طریقہ سے بڑھائی نہ جائے جب تک معاملات کا دوراندیشی اور انصاف سے
بندوبست نہوگا اودھ مین ہماری مشکلات لکھنؤ پر قبضہ ہو جانے کے بعد بڑھینگی لگینگی باغیون کے مکان اور اہالیان خاندان
اودھ مین ہین وہ آگے بڑھکر جا نہین سکتے۔ وہ سب کے سب منتشر ہو جائینگے اور ہر ہر مقام پر ہمارے خلاف چھوٹی چھوٹی

رہائیان اُٹھاتے رہینگے۔

سبحان اللہ کیا خط ہے کہ آئین جہانداری اور انسانی ہمدردی کا اگر اسکو نمونہ کہیے تو بجا ہے۔ جو خیالات اس خط مین درج تھے سر جیمس اوٹرم نے محصور مقام عالم باغ اور جنرل [illegible] جو انکی رہائی کی تیاریان کر رہے تھے اپنی تیاریون کے مرکز سے اسکی تائید کی لیکن بعض وجوہ سے عرصہ تک اسپر عمل نہین کیا گیا تا آنکہ موقع ہاتھ سے جاتا رہا اور ایسے نتائج پیدا ہوے جنکی پیشین گوئی سر جان لارنس پہلے ہی کر چکے تھے۔

۲۸- فروری کو سر کالن کیمبل ایک کثیر التعداد انگلش فوج کی سرکردگی سے جو کبھی ہندوستان مین جمع نہ ہوئی ہوگی (یعنی تیس ہزار سپاہ اور ۱۸۰ توپون سے) اوٹرم صاحب کے بچانے اور لکھنؤ کو دوبارہ فتح کرنے کے واسطے روانہ ہوے۔ اب انکو اس سے اندیشہ باغی بھی دیکھ سکے کہ آیندہ سے فرنگیون کی حکومت صرف اخلاقی ہی اصول پر قائم نہین رہیگی اور انگلش فوج مین ایسا کوئی شخص نہ تھا جسکو اس بات کا یقین ہو کہ باغی لوگ گو انکی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ بھی میدان مین ہمارا مقابلہ کرینگے خواہ اپنے مستحکم قلعون کی آڑ مین دیر تک مخالفت کر سکینگے۔

ص ۲۶۹

لیکن اب یہ ضروری سوال پیدا ہوا کہ آیا دشمن کو بطور جنگی فوج کے برباد کرنا اور اسطور سے اور ملکون مین جہان وہ مشکل سے پھر کر بکلہ ہمارا مقابلہ کر سکین منتشر ہوجانے کا روکنا ممکن ہوگا یا نہین۔ یہ ایک ایسا سوال تھا جسکی طرف سے عالم باغ کے بہادر بچانے والے اور اسی طرح کمانڈر انچیف نے نہایت دل لگا کر خیال کیا کیونکہ دن کی سخت لڑائی کے بعد شہر لکھنؤ جو مدت کے طول طویل زمانہ سے ہمارا مقابلہ کرتا آیا تھا ہمارے اختیار مین آگیا۔ لیکن ایک بدقسمت حکم کے صادر ہونے سے (اور سر کالن کیمبل کی تمام تدبیرون مین صرف اسی بات کی ایک غلطی ہوئی) اوٹرم صاحب بھاگنے والی فوج کو کاری ضرب پہنچانے سے جو اگر عمل مین لائی جاتی تو باغی لوگ بھاگ گئے ہین یا تو تباہ یا بالکل ہلاک ہوجاتے (جیسا کہ اوٹرم صاحب خیال کرتے ہین) باز رہے اور اسطور پر باغی فوج کی جمعیت کا سد راہ نہ ہو سکی۔

اگر ان لوگون سے جو کم قصوروار تھے انکے جرمون کی معافی کی بابت اب بھی کہا جاتا تو گمان غالب یہ تھا ناراضی ضرور پھیل جاتی انکی تعداد گھٹ جاتی جو لوگ جانبری کے مستحق تھے انکی جانین بچ جاتین اور رعایا کو ہماری طرفداری ظاہر کرنے کی جرأت ہو جاتی۔ بدقسمتی سے ایک اشتہار کچھ دوسرے ہی طور کا مشتہر ہوا یہ اشتہار صرف بے امتیازی کے ساتھ عفو جرائم کی بابت نہین تھا بلکہ بے امتیازی کے ساتھ قریب قریب انکی جائداد ضبط کرنے کا تھا۔ اصل مین اُس اشتہار کی رو سے بعض مجمل قیود کے ساتھ اودھ کی کل زمین ضبط کر لینے کا اعلان دیا گیا تھا۔ جن لوگون کے پاس کچھ تھا ہی نہین انکو کس بات کا خوف ہوتا (نے غم دزد نے غم کالا) پس عجب نہین تھا

سلہ دیکھو سوانح عمری اوٹرم صاحب مصنفہ سر فریڈرک گولڈ اسمتھ جلد دوم صفحہ ۲۳۲۔

اگر باغی لوگ اِس بات کو دیکھکر کہ انکو خواہ مخواہ سرفروشی کرنا پڑیگی چھوٹی چھوٹی لڑائیون مین بہت گران قیمت پر اپنے سر بیچتے جس مین ہمارا فائدہ تو کم مگر نقصان اور تردد زیادہ متصوّر تھا-

یہ انوکھا اشتہار جن حالتون اور تدبیرون کے لحاظ سے تیار کیا گیا تھا کسیقدر لارڈ کیننگ نے آخر زمانہ مین اسکی توضیح کی لیکن جہان کہین اُسکی کیفیت لوگون کو معلوم ہوئی اُس سے اور خوف پیدا ہوا- اُسپر ہندوستان اور انگلستان دونون ملکون مین الزام لگایا گیا تھا- سر جان لارنس نے بھی اُسکو اُسی طرح ناپسند کیا جس طرح سر جیمس اوٹرم نے ناپسند کیا تھا- زیادہ تر اُسکے سبب سے لوگون کو اِس معنی کرکے گھبراہٹ ہوئی کہ وہ نہایت رحمدل بہادر بلند حوصلہ شخص کی نوک قلم سے نکلا تھا جس نے خوف اور غضب اور انتقام کی وحشیانہ فریاد کو جو انگلستان اور کلکتہ سے اوائل غدر مین بلند ہوئی تھی خاموش کیا تھا- جو لوگ ایک قلم کی جھونک مین اُس شے سے جو انکو جان کے برابر عزیز تھی محروم ہونے والے تھے کسی معنی کرکے برٹش رعایا نہین ہوسکتے تھے اور بیشک جس قلیل زمانہ تک ہم سے اُنسے تعلق رہا تھا اُسمین انکو بہت کم فائدہ پہونچا تھا- اِس بارے مین انگلستان کے لوگون کی طبیعتین ایسی برہم تھین کہ جن سخت ہجو آمیز الفاظ سے پریسیڈنٹ بورڈ آف کنٹرول نے جو خود گورنر جنرل کی سرزنش کرچکے تھے حکم ضبطی کو منسوخ کیا تھا وہ اِس موقع کے لیے بہت کم بُرے خیال کیے گئے یعنی اگر پریسیڈنٹ موصوف نے بطور تنقیدہ مراسلہ کے اپنی نکتہ چینی کے سبب کو معمولی الفاظ مین لکھکر بھیجا ہوتا تو اُسپر اِس سے زیادہ الزام لگایا جاتا-

لارڈ اِلنبرا نے اپنے مشہور پیغام مین کہلا بھیجا تھا کہ-

دوسرے فاتحون نے مخالفت فرو کرنے مین کامیاب ہونے کے بعد بھی چند آدمیون کو بیشک مستثنٰی کردیا ہے کہ وہ مستحق سزا تھے لیکن فیاضانہ حکمت عملی سے کافۂ خلائق پر رحم کیا-

آپ نے ایک اور ہی طریقہ پر عمل کیا ہے- آپنے مستحقین مین سے چند لوگون کو رعایت خاص کے لیے بچا رکھا اور کافۂ خلائق کو ایسی سزا دی جسکو وہ لوگ سخت ترین سزا تصوّر کرینگے-

ہم بجز اِسکے کچھ اور نہین خیال کرسکتے ہین کہ جن نظائر سے آپنے انحراف کیا ہے وہ آپکی پیدا کی ہوئی نظیر سے زیادہ دانشمندی پر دال معلوم ہونگی-

اِس قسم کے اعتراضات ایسے نہ تھے جن پر دنیا کے لوگ خیال نہ کرتے جن سے دو ایک مہینے بھی لاپروائی کی جاتی اور اِس سبب سے لارڈ موصوف (جو صندلی پھاٹک کے قابل تضحیک اشتہار کے بانی مبانی تھے) نے بغیر اِسکے کہ اپنے جلسۂ وزرا سے صلاح لیتے یا گورنر جنرل کو جنکی طرف خطاب تھا اُسکی توجیہ ترمیم یا واپسی کا موقع دیتے اپنے مراسلہ کو انگلستان مین چھپوا دیا اور لارڈ کیننگ کی بیکلی مین ایک ایسے وقت زور لگایا جب ہر ایک قسم کی تائید جو ممکن تھی کرنا چاہیے تھی- ایک اعلیٰ افسر سرکاری پر اِس قسم کا حملہ تباہی جلسۂ وزرا کے لیے کافی تھا اور اگر لارڈ النبرا نے فوراً

صفحہ ۲۹۹

استعفا

استعفانامہ دے دیا ہوتا تو بیشک یہی ہوتا۔

ص ۲۸۱

خوش قسمتی سے یہ ضبطی اصل مین براے نام نکلی اشتہار مین جو کچھ مشتہر کیا گیا تھا وہ ہرگز مقصود نہ تھا۔ چنانچہ یہ بات لارڈ کیننگ کی سابق کارروائیون سے بخوبی ثابت ہے جس جوش سے لارڈ ممدوح نے اوٹرم صاحب اور دیگر اشخاص کے کہنے سے اشتہار کے آخر مین ایک استثنائی ضمن قائم کردیا اور جس طریقہ سے تعلقہ دارون کے اطاعت قبول کرلینے پر وہ اشتہار ایک محض تقویم پارینہ کردیا گیا اُس سے بھی امر مذکورہ بالا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ سر جان لارنس بتاریخ ۶۔ مئی ہینگلس صاحب کو لکھتے ہین کہ۔

اول تو اشتہار اودھ سے سواے نقصان کے کوئی فائدہ متصور نہین تھا۔ عوام الناس سے یہ کہنا کہ اُنکی تمام جائداد ضبط ہوجائیگی اور اُنکی خطا معاف نہوگی بمنزلہ اسکے تھا کہ اُنکو بالکل مایوس کردیا جائے دوسرے اِس سبب سے وہ اور بھی خلاف مصلحت ہوگیا کہ اُس پر عمل نہین کیا گیا پس یہ کیون نہین کیا گیا کہ جس حالت مین ایک طرف باغیون کو ڈھونڈھ ڈھونڈھکر سزا دی جاتی تھی دوسری طرف اُنکے لیے توبہ کا دروازہ کھول دیا جاتا۔ مین نے سُنا ہے کہ اشتہار مذکور مین آخر کو ترمیم کردی گئی تھی اور مجکو یقین ہے کہ ایسا ہی ہوا ہوگا۔ مہربانی کرکے میرے بیان کو محمول نہ کیجیے گا۔ مین اس قسم کی کسی بات کا کہنا گوارا نہ کرسکونگا جو لارڈ کیننگ کے خلاف گذرے کیونکہ لارڈ ممدوح کو ایک بڑا کٹھن کام کرنا ہے۔ مین نے اِس امر کو فقط اسی لحاظ سے بیان کردیا ہے کہ انگلستان مین آپ کے رتبہ کے لوگ آپ کی ترغیب سے اس حکمت عملی کی طرف رجوع کرین کہ سواے اُن لوگون کے جنکا چال چلن نہایت خراب ہے اور باشندگان ہند کے ساتھ آشتی کا برتاؤ کیا جائے۔

لیکن باغیون کے موقع دینے سے فوجی اور پولیٹکل امور کا بار جو چیف کمشنر اودھ پر پڑنا لازم تھا اُس شخص پر نہین پڑا جس نے معرکۂ عالم باغ مین اپنی جان پر کھیل کر کام کیا تھا اور جو ضبطی کی حکمت عملی (جسکا اس زمانہ مین بڑا اُبھار ہونے لگا تھا) کے اسقدر خلاف تھا۔ اوٹرم صاحب کو گورنمنٹ نے اپنے اختیار کے اعتبار سے سب سے بھاری صلۂ خدمت دیا یعنی صاحب موصوف کو فوجی ممبر کونسل مقرر کیا اور رابرٹ منٹگمری پنجاب سے اُنکی جگہ پر مقرر کرنے کے لیے طلب کیے گئے۔ لیکن چند سطرین جن سے اُنکے اعلیٰ افسر کی قدردانی کا حال ظاہر ہوتا ہے اور جو ایسے وقت لکھی گئی تھین کہ جدائی کا خیال بھی نہین پیدا ہوا تھا اب لطف کے ساتھ پڑھی جائینگی کیونکہ اتنے عرصۂ دراز کی یکجائی کے بعد اب عنقریب دونون شخص اپنی اپنی راہ پر چلنے کے قریب تھے یعنی سر جان لارنس نے منٹگمری صاحب کی نسبت پیشتر مندرجۂ ذیل خیالات ظاہر کیے تھے۔

ص ۲۸۲

وہ ایک معقول شخص ہین جو بہادری مین شیر اور حلم مین بھیڑی ہین۔ مجکو ہندوستان مین ایسا کوئی شخص نہین معلوم ہوتا جو گورنمنٹ سے صلہ پانے کا اُنسے زیادہ مستحق ہوسکے۔ جس وقت بلوہ شروع ہوا تھا تو مین راولپنڈی مین تھا۔ لاہور مین جو امن وامان قائم رکھی گئی تو یہ بالکل سر رابرٹ منٹگمری ہی کی ہمت استقلال اور دور اندیشی کا باعث ہے۔ اگر وہ نہوتے تو ہندوستانی

سپاہ سے ہتھیار نہ لیے جا سکتے اور اِس صورت مین معلوم نہین کیا ہو جاتا۔

ایسے شخص کی جدائی بیشک شاق تھی علی الخصوص ایسی حالت مین جب اسقدر بانیان فساد اب تک پنجاب مین موجود تھے۔ لیکن سر جان لارنس نے اپنے قدیم رفیق کی راہ نہین روکی۔ منٹگمری صاحب الحاق کے زمانہ سے پنجاب مین تعینات رہے تھے۔ وہ دونون لارنسون کے دوست تھے اور اُن مین دونون بھائیون کے متضاد خیالات اگر منطابق نہین پائے جاتے تھے تو دونون کا ساتھ ضرور تھا۔ پس وہ اِس کام کے لیے بڑے لائق شخص متصور ہو سکتے تھے کہ صوبہ اودھ کو جو از سر نو داخل سلطنت ہوا تھا اور جس مین اب بھی مخالفون کی کثرت تھی ضبط قانون مین لاکر سر ہنری لارنس اور سر جیمس اوٹرم صاحب دونون کی جانشینی کرتے اور مخرب اشتہار اودھ کو ساقط الاثر کر دیتے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا پنجاب کے بڑے بڑے لائق سپاہی کمال اشتیاق کے تھے معرکہ دہلی مین بھیجدیے گئے تھے جیسے نکلسن اور چمبرلین صاحب کوک ڈیلی اور الگزینڈر ٹیلر صاحب وغیرہ وغیرہ۔ اب پنجاب کو ایک ایک کرکے اپنے بہترین سویلین بھی ہندوستان کے کٹھن اور ضروری صوبہ جات کو بفاصلۂ دور دراز بھیجنا پڑے۔ یہ وہ لوگ تھے جو جان لارنس کے مدرسہ مین تعلیم پاچکے تھے اور انھین کے اصول اور طبیعت اور کام کرنے کی انتہا سے رغبت اور اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے مین کمال خواہش سے مصروف رہنے والے تھے۔ اِس انتظام مین پنجاب اعلیٰ افسرون سے خالی ہو گیا اور یہ طریقہ برابر جاری رہا۔ سر رابرٹ منٹگمری اُن بہت سے سویلینون مین سے جو یکے بعد دیگرے سر ڈانلڈ میکلیوڈ سر ہنری ڈیورنیر سر جارج کیمبل سر رچرڈ ٹمپل یا سر چارلس ایچیسن (قطع نظر خود سر جان لارنس) کی طرح سلطنت کے بعض اعلیٰ ترین عہدون پر ترقی دیکر بھیجے گئے اور قریب قریب یکسان کامیابی کے ساتھ اُنکے متعلقہ کامون کو انجام دیا۔

اسطور پر پنجاب ہندوستانی مدبرون اور ہندوستانی بہادرون کا گویا تربیت گاہ ہو گیا تھا اور جس وقت اور صوبون کے نامی گرامی سویلینون نے لارڈ کیننگ کی مخالفت کی (جو بالکل غیر واجبی بھی نہ تھی) تو لارڈ ممدوح نے صرف یہ جواب دیا کہ مجکو اسکا بڑا افسوس ہے مگر کیا کرون مجبور ہون ایسے وقت مین معرکے کے مقامات پر بلالحاظ دستور قدامت یا ضابطہ صرف وہی شخص بھیجے جا سکتے تھے جو سب سے لائق مل سکتے تھے۔

صفحہ ۲۴۳

اصل تو یہ ہے کہ ہندوستان کے فائدہ مین پنجاب کا نقصان ہوا۔ جن لوگون کے نام ملک پنجاب مین انگلستان کی حکومت قائم ہونے کی تاریخ کے ساتھ ہمیشہ یاد کیے جائینگے اُنکے عہدے بیماری موت یا دوسرے مقامات کام کی ضرورت سے اسی وقت خالی ہو جاچکے تھے۔ ہنری لارنس لکھنؤ مین سوتے تھے۔ منٹگمری چیف کمشنر اودھ مقرر ہو گئے تھے اور میکفرسن صاحب کو سر کالن کیمبل نے اودھ کی لڑائی مین اپنی مدد کے لیے طلب کر لیا تھا فریلی صاحب جارج لارنس کی مدد کو راجپوتانہ گئے تھے اور رابرٹ نیپیر صاحب جو ابھی انگلستان سے واپس

آسکے تھے وہ ممالک مغربی و شمالی اور وسط ہند کی فوجی لیاقتون کے میدان مین اپنی جگہ تلاش کر رہے تھے۔
لیکن اب بھی پرانے افسرون مین سے بطور کافی اسقدر لوگ باقی رہ گئے تھے جو ہمت کو قائم رکھتے اور پنجاب کی بہترین
سلسلے کے ساتھ دوسرون کے لیے چھوڑ جاتے تھے۔ اپنے اعلی افسر سمیت ڈانالڈ میکلیوڈ جو بعد کو صوبہ کے لفٹنٹ گورنر
مقرر ہونے والے تھے پنجہ صاحب تھارنٹن صاحب ایڈورڈس اور چیمبرلین صاحب ٹمپل اور بارنس صاحب
لیک اور پالک صاحب رابرٹ اور رکٹس صاحب ڈگلس فورسائتھ اور رینیل ٹیلر صاحب یہ لوگ اب بھی
موجود تھے۔ اور انکے سوا جو لوگ چلے گئے تھے اُنکی جگہون پر زیادہ تر ایسے ہی اشخاص مقرر ہوے جنکو غدر کی
ضرورتون کے سبب سے باہر جانا پڑا تھا۔ مگر اب ایک ایک کرکے واپس آنے لگے تھے۔ چنانچہ رچرڈ لارنس
فوج جمون اور ضلع جہلم کے انتظام سے سبکدوش ہو کر بجاے میکفرسن صاحب اپنے بھائی کے فوجی سکریٹری
مقرر ہوے۔ نیول چیمبرلین جنکی تقرری سے سر جان لارنس انتہاے مرتبہ کو خوش ہوے ایجٹن جنرلی
فوج بنگالہ کو چھوڑکر سرحدی فوج کی کمان پر گئے جسپر عرصہ سے اُنکا دانت لگا تھا۔ ہنیری لمسڈن بھی جو اپنے
بھائی پیٹر کے ساتھ قندھار مین قید تھے اور جنکو بعض اوقات اپنی جان کا بھی خطرہ ہوا اور جو ہمیشہ ہندوستان کے
غدر کے زمانہ مین معزز کام پانے کے مشتاق رہے تھے آخر کو اپنی خطرناک قید محض سے خلاصی پاکر گائیڈس کی
پلٹن کے افسر کمان مقرر ہوے جسکی ابتدا اُور بھرتی کرنے مین اُنھون نے بڑی مدد دی تھی۔

ص ۲۹۷

لوگون کو یاد ہوگا کہ لمسڈن صاحب کابل کو اسی غرض سے سفیر مقرر کرکے روانہ کیے گئے تھے تاکہ اس بات کی
دریافت کرین کہ انگلش گورنمنٹ کی طرف سے امیر کو امداد کے طور پر اُسوقت جو روپیہ دیا جاتا تھا وہ مناسب کامون مین
استعمال ہوتا تھا یا نہین۔ لیکن لمسڈن صاحب کی سفارت کے لوگون نے وہان اس بات کی کوئی علامت نہین
دیکھی۔ قندھار مین مقید بقید تنہائی کر دیے گئے اور وہان ان لوگون کو افغانستان کا حال اُسیقدر معلوم ہوا ہوگا
جسقدر کسی اجنبی ملک کے آدمی کو جو کسی جرم مین قید ہوا ہو لندن سے یارک تک جانے مین ریل گاڑی کی کھڑکیون سے
انگلستان کا حال معلوم ہوسکتا ہے۔ اس سبب سے جسوقت وہ واپس آئے تو اُنکے دل مین یہ بات بالکل
جمی ہوئی تھی کہ انگلستان کی طرف سے کسی انگلشمین کو ایسے خودسر مشکوک المزاج دغاباز اور خونخوار آدمیون مین
جیسے کہ افغانستان کے لوگ ہین بھیجنا نہایت بیوقوفی اور خطرہ کی بات ہے۔

لمسڈن صاحب کی سفارت نے اُسوقت اور آیندہ بیس سال تک انگلستان کو افغانستان کی سفارت سے
باز رکھنے مین بڑا کام کیا۔ اور بعد اُسکے پھر یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ جو مصیبت برنس اور میکناٹن صاحب پر ۱۸۴۱ع مین
پڑی تھی اور جو لمسڈن صاحب پر ۱۸۵۷ع مین اگر پڑتی تو کچھ تعجب نہین تھا وہی مصیبت پھر اُسی حماقت کے تکرار کرنے
کیونگنری صاحب پر ۱۸۷۹ع مین پڑی۔ لمسڈن صاحب کی سفارت سے جو سبق حاصل ہوا تھا اُسکو لوگ قریب قریب

بھول گئے تھے مگر اس واقعہ نے پھر اُسکو تازہ کر دیا۔

دہلی کے فتح ہونے کے زمانہ سے تمام اطراف سلطنت انگلشیہ سے مبارکباد کی جو چٹھیان بتعداد کثیر سر جان لارنس پر پھولون کی طرح برسائی گئین دلچسپی کے اعتبار سے اُن سب مین اُنکے سابق حاکم لارڈ ڈلہوزی کی چٹھی ہے۔ اپنی اندرونی علالت سے جو برابر ترقی کرتی جاتی تھی اور اُن اعلیٰ درجہ کی کارگزاریون سے خستہ ہوکر جنپر عارضی طور سے بوجہ اِسکے دھبہ آگیا تھا کہ الحاق پنجاب سے لوگ غدر کے پیدا ہونے کا گمان کرینگے اور وہ لارڈ ممدوح کی تحریک سے عمل مین آیا تھا لارڈ ڈلہوزی نہایت متانت آمیز خاموشی مگر بڑی توجہ اور شوق سے اِس بات کو دیکھ رہے تھے کہ اُنکے دلپسند صوبہ اور خاص لفٹنٹ پر کس شدت کا طوفان آیا ہے۔ اگر الحاق کی وجہ یہ طوفان ذرا بھی پیدا ہوا ہوتا تو لارڈ ممدوح اوّل درجہ یہ ضرور خیال کرتے کہ جس صوبہ کو مین نے شامل سلطنت اور جس لفٹنٹ کو وہان مقرر کیا تھا زیادہ تر اُسی کے سبب سے یہ طوفان آیا ہے پس کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ لارڈ ممدوح نے اپنے بارے مین کچھ مُنھ سے نہین نکالا بلکہ اپنی کارروائی کے نتیجے کو آیندہ نسل پر چھوڑ دیا اور راب جان لارنس سے اسطور پر اپنی ہمدردی ظاہر کی۔

ص ۲۱۵

مالٹا ۲۸۔ نومبر ۱۸۵۷ء۔

میرے پیارے جان۔ اِس آفت کے زمانہ مین مین نے آپ کو اپنی کسی چٹھی کے لکھنے سے جو تکلیف نہین دی تو اُسکی وجہ یہ ہے کہ مجکو اِس امر کا کامل یقین تھا کہ آپ کو اِس امر مین ذرا بھی شبہہ نہوگا کہ مین آپ کی تدبیرون اور اُنکے نتیجون کو کس غور و فکر سے لحاظ کرتا رہا ہونگا۔ اور اُس حالت مین مین نے خیال کیا کہ میرے لیے مناسب ہے کہ آپ کے اوقات سے چند منٹ بھی اور کام مین صرف نہونے دون۔ لیکن چونکہ اب بادلون مین ذرا ذرا سی سپیدی نمودار ہونے لگی ہے اور گزٹ بھی بولنے لگا تو مین بھی اپنے روزہٗ خموشی کو توڑتا ہون اور آپ نے جو بڑی بڑی (خطاب جی سی بی) اِس عظمت و شان سے حاصل کیا ہے اُسپر آپ کو مبارکباد دیتا ہون جسطور سے یہ مرتبہ آپ کو ملا ہے کبھی کسیکو نہ ملا ہوگا اور ملک نے کبھی ایسے اتفاق راے سے عطا نہ کیا ہوگا۔

آپ بہت آسانی سے خیال کر سکینگے کہ اِن بڑے معرکون مین آپ نے جو کارروائی کی ہے اُسپر مجکو کسقدر افتخار حاصل ہوا ہے اور جسطرح سے ایسی مصیبت کے زمانہ مین تمام ہندوستان کو بچا لیا اُس پر مجکو کسقدر ناز ہے آپ کو یقین کرنا چاہیے کہ آپ کے بہادر اور خدمتون کی آپ کے ہم وطنون نے کامل قدر کی اور جو بیش قیمت کام آپ نے انجام کیا اور جس مین منٹگمری صاحب اور نکلسن صاحب اور میری واقفیت کے مطابق آپ کے ماتحتون مین سے ہر شخص نے مدد کی اُس سے آپ کے ہموطن بخوبی واقف اور شکر گزار ہین۔

مین ایک مرتبہ تہ دل سے اور محبت کے ساتھ آپ کے خطاب اور اُس خطاب سے جو اوج آپ کو حاصل ہوا اُسپر مبارکباد دیتا ہون۔ انگلستان سے روانہ ہونے کے قبل مجکو معلوم ہوا تھا کہ جلسہٗ وزرا آپ کے اعتماد اور قدردانی کی ایک سے زیادہ

علامت ظاہر کرنے کا قصد رکھتا ہے اور ان سب باتون سے مجکو نہایت خوشی حاصل ہوئی - خدا کرتا آپکے بھائی ہنری بھی اُس عزت کے حاصل کرنے کو زندہ رہتے جو ضرور اُنکو دی جاتی اور آپ کے دوستون کے ساتھ وہ بھی اُس خوشی مین شریک ہوتے جو اُنکے فیاضانہ اور محبت آمیز دل مین اپنے پہلو بہ پہلو آپ کا عروج دیکھکر محسوس ہوتی - لیکن وہ اُس موت سے جسکی اُنکو خواہش تھی مرکر قبر مین آرام کر رہے ہین اور اُنکا نام ہمیشہ زندہ رہیگا -

براہ مہربانی منٹگمری ایڈورڈس اور رینل اور پڑانے مجمع سے اور جن لوگون کو دیکھیے گا اُنکو میری یاد دلائیے گا - مجکو آپکا ہمیشہ شکر گزاری کے ساتھ خیال رہیگا -

لیڈی ڈلہوزی بھی بغیر اسکے مطمئن نہونگی کہ اُنکی طرف سے آپکے بارے مین اُنکا بہترین لحاظ ظاہر کیا جائے اور مبارکباد دی جائے - ہم اس جزیرہ مین موسم سرما تک رہینگے مجکو امید ہے کہ یہان مجکو فائدہ ہوگا کیونکہ مین بالکل کم طاقت ہوگیا ہون -

مین ہون میرے پیارے جان
آپکا نہایت صادق دوست
ڈلہوزی

ص ۳۹۶

جان لارنس نے مذکورہ بالا چٹھی کا یہ جواب لکھا -

خیمہ گاہ مابین راہ ملتان و لاہور - ۱۴ جنوری ۱۸۵۹ء -

میرے پیارے لارڈ ڈلہوزی - مجکو آپکی چٹھی مورخہ ۲۸ - نومبر کی بابت تہ دل سے شکریہ ادا کرنا ہے - مجکو اس امر کے دریافت ہونے سے ایک سرچشمہ خوشی ملگیا کہ میرے احباب اور ہموطن میری کوششون کے مقر و معترف ہین - انسان کو اس بات کے خیال کر لینے کے بعد کہ اُسنے اپنا فرض منصبی ادا کیا اور اپنے ہموطنون کو فائدہ پہونچایا ہر شخص کا بہترین صلہ ہی ہے - بااینہمہ جو تازہ خطاب آپنے مجکو دیا ہے اُس سے مجکو بڑی خوشی حاصل ہوئی -

اسمین شک نہین کہ ہم لوگون پر ایک بڑی گاڑھی مصیبت کا زمانہ پڑا تھا - جب تک دہلی فتح نہین ہوئی تھی اُس وقت تک تمام ہندوستان زیر و زبر ہو رہا تھا - ہر درجہ کے پنجابیون نے بڑی تعریف کے قابل کام کیا اور پنجابی سپاہیون کی مستعدی اور ہمت میری امیدون سے کہین سبقت لے گئی - بااینہمہ اگر دہلی فتح نہوتی تو ہم لوگ تباہ ہو جاتے اگر ہماری فوج پلٹ آتی تو سب برباد ہو جاتی - اگر حملہ مین ہمکو ناکامی ہوتی تو بھی ہر طرح سے ہماری بربادی متصور تھی - ہمکو جو یہ کامیابی حاصل ہوئی اصل مین نکلسن صاحب الگزینڈر ٹیلر (افسر انجینیران) اور نیول چیمبرلین کے سبب سے حاصل ہوئی چیمبرلین صاحب دہلی مین پہونچتے ہی سخت زخمی ہوگئے - اور جب تک اصل طوفان بڑے جوش پر رہا اُس وقت تک زیادہ تر صاحب موصوف بیکار ہی بیٹھے رہے لیکن جسوقت ہماری فوج اندر داخل ہوئی اور نکلسن صاحب کے مہلک زخم لگا تو چیمبرلین صاحب پھر میدان مین اگر کھڑے ہوئے ہم لوگون مین غنیم کے مارنے کا جوش قائم رکھا اور سپاہیون کو خوب لڑاتے رہے - جان نکلسن جسوقت فوج مین آئے وہی فوج کی جان تھے - اپنے جانے کے قبل پنجاب کے باغیون کو وہی ایک کاری ضرب لگا گئے تھے -

حملہ کی ترغیب نکلسن صاحب ہی نے دی تھی اور سب کے پہلے غنیم کے مورچہ پر وہی پہونچے تھے - آلگزینڈر ٹیلر اگرچہ دہلی مین درجہ دوم کے انجنیر تھے لیکن جن حکیمانہ تدبیرون سے حملہ مین کامیابی حاصل ہوئی اُن سب کے بانی مبانی اور بندوبست کرنے والے وہی تھے اور اصل حملہ مین بھی مثل اور نمودار لوگون کے اُنھون نے شرکت کی -

جس وقت سے دہلی فتح ہوئی تمام باتین خوش اسلوبی سے ہوتی جاتی ہین - شبہہ اور تامل اور تاخیر بہت کچھ ہوئی مگر کارروائی برابر چلی گئی - باغیون نے ایک آدمی بھی ایسا سامنے نہین کھڑا کیا جو لائق یا اولوالعزم ہوتا - وہ لوگ بڑے بدقسمت تھے - جب تک ہم تیاری نہ کرتے اُسوقت تک وہ کبھی نہین بڑھتے - جودھپور کی سپاہ ہمارے قابو مین آگئی گوالیار کہ باغیون نے جنکے دہلی مین آجانے سے باغیون کو ضرور فتح حاصل ہوتی حرکت ہی نہین کی - اگر اُنھون نے تعاقب کرنے والے کالم سے جو کرنل گریتھیڈ کی ماتحتی مین تھا مزاحمت کی ہوتی تو بڑی مصیبت نازل ہو جاتی - لیکن ایسا نہین ہوا وہ متوقف رہے اور کانپور پر ایسے وقت حملہ کیا جب آٹھ سو گورے اُنکے مقابلہ کو موجود تھے - مین سمجھتا ہون کہ غدر کی گردن اب کٹ گئی - کوئی فوجی گروہ ایسا نہ رہگیا ہوگا جسکو شکست نہ دی گئی ہو - اور دوسری مرتبہ قوت کے ساتھ کھلے میدان مین اگر کوئی گروہ نہ لڑیگا - ہم نے اُنکی توپون کا زیادہ ترحصہ لیلیا اور جسقدر توپین اُنکے پاس باقی رہ گئی ہین موقع پاکر وہ بھی لے لی جائینگی - باینہمہ ڈر اس بات کا ہے کہ مبادا متفرق طور کی چھوٹی چھوٹی لڑائیان پھر نہونے لگین - پھر ابھی سب سول انتظام درست کرنا باقی ہے اور فوجی انتظام ازسرنو کرنا ہے - مجکو بہت مشکل معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب انتظام کس طرح سے کیا جائیگا -

میری اپنی کیفیت یہ ہے کہ میرا دل وطن مین لگا ہے مجکو یہ امید نہین ہوتی کہ کوئی وقت ایسا آئیگا جب مجکو اپنے کام سے کنارہ کشی کرنے کا زیادہ عمدہ موقع حاصل ہو - مجکو اس بات کی ترغیب کسی امر سے نہین ہوسکتی کہ اپنی باقی ماندہ عمر جلا وطنی مین بسر کرون - جب تک مجھ سے کام ہوسکتا ہے مین چیف کمشنر پنجاب رہونگا لیکن اس سے مین کبھی اس قابل نہوسکونگا کہ ضعیفی کی حالت مین مین اپنا ایک بیٹا بھی وطن مین رکھون - مین اس تمام قضیہ کو شکایتاً نہین لکھتا بلکہ صرف اپنے ارادون کے اسباب بتاتا ہون - مین نے بندوبست کیا تھا کہ اسی مہینے مین اپنی زوجہ کے ساتھ ولایت چلا جاؤن لیکن اپنے نام اور کام کا خیال کرکے پھر مجکو اپنے عہدے پر برقرار رہنا پڑا - مجکو امید ہے کہ آیندہ سال تک اس بات کے لیے بخوبی مطلع صاف ہو جائیگا کہ مین حسب ضابطہ رخصت لیکر یہان سے جاسکون - میری بی بی چندروز ہوے نہایت بدمزگی کی حالت مین ملتان سے ولایت کو گئی ہین - باینہمہ مجکو اس امر کی بڑی خوشی ہے کہ میرے عیال واطفال وطن پہونچ گئے - ہندوستان بہت برسون تک انگلش عورتون کے رہنے کا مقام نہ ہوگا -

میرے بھائی ہنری بیچارے اپنے عہدہ کے کام مین بڑی ناموری کے ساتھ مارے گئے - اُنکی عقل اور دوراندیشی کے لیے فوج متعینہ لکھنؤ کے ہر شخص کو شکرگزار ہونا چاہیے - ہم لوگون نے جو باغیون کو اسقدر نیچا دکھایا وہ سب انھین دوراندیشانہ تدبیرون کی بدولت ہوا ہے - ہمارے کل افسران پنجاب نے عمدہ خدمتین انجام کین جن مین جنرل سڈنی کاٹن ہربرٹ اڈورڈس رابرٹ منٹگمری

میرے بھائی رچرڈ اور لفٹنٹ کرنل میکفرسن بالتخصیص قابل ذکر ہین۔

مجکو اِس بات کے سننے سے بہت افسوس معلوم ہوا کہ نصیب دشمنان آپ کی طبیعت اب تک اسقدر جہ ناساز ہے۔ اگر میرے جانے کے وقت آپ مالٹا مین ہوے تو مین وہان اُترکر ضرور شرف ملازمت حاصل کرونگا۔ میری جانب سے لیڈی ڈلہوسی صاحبہ کو بہت بہت پوچھ دیجیے۔

ایک اور مبارکباد کی چٹھی کو جو قریب قریب لارڈ ڈلہوسی کی چٹھی کے وصول ہونے کے زمانہ مین آئی تھی اُنھون نے اُسی طرح کی خوشی سے قبول کیا ہوگا۔ سر چارلس ٹریویلین بھی قریب قریب سر جان لارنس کی طبیعت کے آدمی تھے اور اُنکی طرح سے وہ بھی مستعد اور دور اندیش اصلاح کے جانی دوست بے ایمانی کے پکے دشمن اور مظلومون اور عامہ خلائق کے دوست تھے۔ میکالے صاحب نے جو تھوڑے دنون کے بعد اُن کے نسبتی بھائی ہونے والے تھے اپنی ایک نہایت پرزور چٹھی مین سر چارلس ٹریویلین کا اسطور پر ذکر کیا ہے۔

وہ ایک بڑے دھوم دھامی مصلح ہین۔ لارڈ ولیم بینٹنک نے قبل اسکے کہ کمپنی کے بارے مین اُنکے خیالات کو کسی مشاہدہ کیا ہو مجھ سے کہا تھا کہ یہ شخص ہر امر مین اکثر برسر صواب رہتا ہے اور یہ بہت اچھی بات ہے کیونکہ جسوقت اتفاق سے وہ برسر خطا ہوتا ہے تو اُسکو انتہا مرتبہ کی پریشانی ہوتی ہے جس سے وہ گھبرا جاتا ہے . . . ۔ اِس ملک کے لوگون مین تعلیم کا رواج دینے کے لیے وہ ہر قسم کی تدبیرین اختراع کرنے کی جان تھے۔ وہ شخص کچھ کم گو نہین ہے اُسکا دماغ اخلاقی اور عقلی تدبیرون سے بھرا ہوا ہے اور تقریرین اُسکی گرمجوشی اُسکو انتہا سے زیادہ مشتعل کر دیتی ہے۔ عام صحبتون مین بھی اُسکی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے دریا بہتا ہے۔ ملک کے لوگون کی تعلیم عمدہ خدمتون کی مساوات مشرقی زبانون مین بجاے عربی حروف کے رومن حرفون کا قائم کرنا یہ سب اُسی کی وجہ سے ہوا ہے[۱]۔

ٹریویلین صاحب ۱۸۳۴ء مین بمقام دہلی جیسے نوجوان تھے ویسے ہی عمر بھر رہے اور اب اس ۱۸۹۱ء مین جب مین اِس کتاب کو لکھ رہا ہون وہ ویسے ہی ہین۔ ۱۸۵۷ء مین وہ "اِنڈوفلس" کے نام سے اخبار ٹیمس مین ایک نہایت عمدہ چٹھیون کا سلسلہ چھپواتے رہے۔ اسواسطے صاحب موصوف بخوبی مستحق اِس امر کے تھے کہ جن ضروری سوالون کے حل ہونے کی بابت ہندوستان مین غوغا مچا ہوا تھا اُن سے شرح و بسط کے ساتھ مطلع کیے جاتے۔ جان لارنس نے جو بہت سی چٹھیان صاحب موصوف کو لکھی تھین میرے نزدیک وہ اُنکی نہایت عمدہ چٹھیون سے ہین۔ لیکن مین صرف چند ضروری فقرات کو اُسمین سے بیان کرسکتا ہون۔

خیمہ گاہ واقع سڑک ملتان ۱۶- دسمبر ۱۸۵۳ء۔

میرے پیارے ٹریویلین۔ آپ کی چٹھی مورخہ ۲۰- اکتوبر اور مشفقانہ مبارکباد کی بابت آپکا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہون۔

---

[۱] سوانح عمری و خطوط لارڈ میکالے مولفہ جارج ٹریویلین ممبر پارلیمنٹ جلد اول صفحہ ۳۸۵۔

فی الحال ہم ایک سخت بلا مین مبتلا تھے۔ہندوستان کے اِس حصہ مین جو انگلستان کا کوئی شخص اسوقت زندہ دکھائی دیتا ہے تو یہ صرف خدا کی مہربانی ہے۔مین نے آپ کے قدیم دستخط کو (اخبار ٹیمس مین) فوراً پہچان لیا۔مین نہین سمجھتا کہ مین نے آپ کی کل چٹھیون کو دیکھا ہوگا لیکن اُن مین سے اکثر چٹھیون کو دیکھا اور جو کچھ دیکھا سب کو پسند کیا اگرچہ مین یہ نہین سمجھتا کہ دہلی ہماری دارالسلطنت کا کام دیگی کیونکہ صحت کے اعتبار سے اُسکی حالت عمدہ نہین ہے۔مین اِس بات سے بہت خوش ہوا کہ آپ دہلی کے ویران کردینے کی صلاح دینے والے نہین ہین۔یہ بہت ضروری مقام ہے اور اُسپر ہمکو قبضہ رکھنا لازم ہے۔جو ستم گذرا ہے اُسکی بابت جسقدر ہو روالزام رہا ہے اُسیقدر ہم بھی ہین۔

اب تک تو یہ امر نہ مین نے کبھی دیکھا اور نہ سُنا کہ فوج کے سوا اور لوگون مین کوئی سازش رہی ہو اور فوج کے متعلق بھی ہم مشکل سے کہہ سکتے ہین کہ سازش تھی۔میرے نزدیک غدر کا اصل سبب کارتوس کا جھگڑا تھا۔لیکن فوج کی حالت عرصہ سے قابل اطمینان نہین تھی۔فوج نے عرصہ سے اپنی قوت کا خیال کیا تھا۔ہم سال بسال اُسکی تعداد بڑھاتے گئے اور گورون کی فوج نہین بڑھائی۔ہماری دیسی ریاستون کے فوجی جیسے جو عمدہ انتظام ہونے کی حالت مین مثل پنجاب کے سپاہیون کے کام کرتے ہمارے خلاف ہوگئے۔یہ سب لوگ پوربیا تھے فوج بنگالہ مین بڑی اخوت تھی اور اُن مین سب لوگون نے بالاتفاق ملکر کام کیا۔ہمارے خزانون پر سلح خانون پر قلعون پر سب انھین لوگون کا پہرا تھا۔ایک خط راہ مین پکڑا گیا تھا اُسکا مضمون تھا کہ دہلی سے کلکتہ تک میدان صاف ہے۔اور ایک ہندوستانی سپاہی نے میرے ایک سکھ دوست سے کہا تھا کہ ہندوستانی سپاہیون کے مقابلہ مین گورون کی فوج مثل اُسقدر نمک کے ہے جو چپاتی کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔سازشیون نے موقع پاکر اِس فساد کو مذہبی اور ملکی معاملہ قرار دے دیا۔اصل تو یہ ہے کہ مشنریون اور مذہب کو اِس معاملہ سے کوئی واسطہ نہین تھا۔یہ معاملہ قومیت اور ذاتی آسودگی کا تھا۔ہندو و مسلمان دونون نے یقین کرلیا تھا کہ ہم لوگون نے چالاکی سے سب کو عیسائی کرنا چاہا تھا۔آپکو معلوم ہے کہ ان لوگون مین مذہب ظاہرداری کا ہے۔اگر مشنریون نے کبھی کے ساتھ اُنسے گفتگو نہ کی ہوتی تو مجکو یقین ہے کہ وہ عمر بھر مذہب کا ذکر ہی نہ کرتے۔باینہمہ یہ امر عام اشخاص سے جسمین سپاہی بھی داخل ہین متعلق ہے۔اِسمین شک نہین کہ اُن مین متعصب لوگ بھی بہت ہین۔کسیقدر رقوت کے خیال نے اور کچھ ناقص قواعد اور کافی نوکری نہ ملنے کے لحاظ نے فوج بنگالہ کو تباہ کردیا۔اصلاح ناممکن اصل تھی کیونکہ افسر لوگون کا خیال تھا کہ کسی اصلاح کی ضرورت ہی نہین ہے اور فوج کا بھی کوئی شخص اُسکے متعلق کسی امر سے واقف نہین تھا۔

مین سمجھتا ہون کہ اب ہم لوگون نے طوفان کو فرو کردیا جو گاڑھا تھی وہ ظاہر اکٹ گئی۔لیکن بڑے بڑے ضروری تبدلات و تغیرات درکار ہین اور اُنکا کرنے والا کوئی شخص نہین ہے۔اِن معاملات کا چلانے والا ایک بڑے دل و دماغ اور تجربہ کار آدمی چاہیے اگر اِسمین ذرا بھی کوتاہی ہوئی تو جو امر ضرور ہے وہ انجام نہ ہوسکیگا۔سزائے موت بیشک تمام قاتلان اور سرغنایان غدر کو دینا چاہیے۔لیکن مین دیکھتا ہون کہ اگر بجائے انصاف وحشیانہ طور پر کینہ کشی کی جائیگی تو اِس مین ہر طرح کا خطرہ متصور ہے۔

ابھی سے ہم سُن رہے ہین کہ دہلی اور دوسرے مقامات مین عام اشخاص عجب عجب طرح کے کامون کی تیاریان کر رہے ہین
اس بات کا ذرا خوف نہین ہے کہ باغی لوگ جس سزا کے مستحق ہین وہ اُنکو ملنے نہ پائیگی - مگر اس بات کا البتہ بہت اندیشہ ہے
کہ بیقصور لوگ مصیبت مین مبتلا ہونگے - یہ بڑی بدنصیبی کی بات ہوئی کہ ولایتی فوج تھوڑی بھی خشکی کے راستہ سے
نہین روانہ کی گئی - ہندوستانی سپاہیون مین سے ہزارہا اشخاص جو پہلے بالکل علیحدہ علیحدہ رہتے تھے اِس بات کو دیکھکر
کہ ہمارے زوال کا زمانہ آگیا ہم سے باغی ہوگئے - اگر وہ ہماری کامیابی کی امید پاتے تو ہماری ہی طرفداری کرتے لیکن علی العموم
چارون طرف ہماری خرابی دیکھکر اور اِس بات کو دریافت کرکے کہ ہمارے پاس کہین سے مدد پہونچنے والی نہین ہے اگر
وہ بھی باغیون کے شریک ہو گئے تو کچھ تعجب کی بات نہین ہے -

ہندوستان مین کم سے کم پیشتر کی تعداد کی نسبت گورون کی فوج کو دوچند رہنا چاہیے اور ہوشیاری کے ساتھ
ہمیشہ اُسکی قوت پوری رکھنا چاہیے - ہندوستانی فوج کو اُس سے زیادہ نہونا چاہیے جسکی انتہا سے مرتبہ کو ضرورت ہے -
اُسپر نہایت لائق افسر منتخب کرکے مقرر کرنا چاہیے اور وہ صرف اُسوقت موقوف کیے جائین جب اُنسے اپنے عہدہ کا کام صفحہ ۲۹۰
نہوسکے - قانون غدر کو دیسی سپاہیون کے بارے مین منسوخ کردینا چاہیے یا بہرحال اُنمین ایسے احکام کو قائم رکھنا چاہیے
جو معمولی فہم کے موافق ہون - کسی شخص کو تاویلی وجوہ پر سزا سے بری نہین کرنا چاہیے - افسرون کو امتحان کے بعد
سویلینون کی طرح اِنگلستان مین منتخب کرنا چاہیے - اُنکو گورون کی سپاہ مین رہکر اپنا کام اور قواعد وغیرہ سیکھنا چاہیے
اور اسکے بعد اُنھین مین سے ہندوستانی سپاہ کے لیے افسر منتخب کرنا چاہیے جو افسر اسطور پر مقرر کیے جائین اُنکو زائد تنخواہ
ملنا چاہیے اور زائد تنخواہ ملنے پر وہ دل لگاکر خاطر خواہ کوشش کرینگے ہندوستانی فوج کے لیے کثرت سے افسرون کے
دستیاب ہونے کی جو پکار مچی ہے اُسکے معنی یہ ہین کہ افسرون کو جلد ترقی دیجائے - پولیس کو از سرنو مرتب اور دو گروہون مین
منقسم ہونا چاہیے - ایک وہ پولیس جو فوجی اصول پر تعلیم پاکر جیل خانے خزانے وغیرہ کے پہرے کے واسطے مرتب کی جائے اور
دوسری سراغی پولیس جس سے اور کام لیے جائین - اسکو صف بندی سے کوئی فائدہ نہوگا کیونکہ اُس سے قواعد اور اخلاقی تعلیم
حاصل نہین ہوسکتی اور اسی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے - ایسے لوگون کو ہوشیاری سے منتخب کرو اُنکی تنخواہ مناسب طور سے
ادا کرو اُنکی بخوبی دیکھ بھال رکھو اُنکے انعام اور سزا دینے مین عجلت کرو اور جسوقت ایسا کروگے تو عمدہ پولیس جمع ہو جائیگی - مجکو
اُنکے قصورون پر توجہ ہونے کے بدلے جو کچھ اُنھون نے کیا اُس سے تعجب معلوم ہوتا ہے - فوج مین اگر ایسے سپاہی ہوتے
تو جو کھائی کام بھی اُنھون نے نہ کیا ہوتا -

لارنس اِسمائلم کی حالت گذشتہ چند مہینہ سے نہایت تردد کے قابل تھی - اُسکے بھائی کے مرنے کے وقت سے
جو اُسکے بانی اور اصل مددگار تھے چندہ دینے والون کی تعداد اسقدر گھٹ گئی تھی کہ اندیشہ کیا جاتا تھا کہ اُسکے فائدے مین
ایک ایسے وقت کمی آجائیگی جبکہ ہندوستان مین گورون کی تعداد کے بڑھنے سے اُسکی نہایت ضرورت اور قدر

ہونے والی تھی - ریورنڈ ڈبلیو پارکر کے حسن انتظام سے اُس مین ۳۰۴ لڑکے اور لڑکیان (سب گورون کے یتیم بچے) ایک گھر اور تعلیم اور بہت سی صورتون مین ایک وجہ معیشت پاگئے اور یہ سب باتین ایک ایسے مقام مین حاصل ہوگئین جو گورون کے واسطے انتہا مرتبہ کو موزون تھا - اگر اِس قسم کا اَسائلم شکست ہوجاتا تو بیشک بڑے افسوس کی بات ہوتی اور جان لارنس بھائی کے خیال اور اپنی کشادہ دلی سے بھی دل سے اِس کام مین مشغول ہوگئے - اُنھون نے براہ راست گورنمنٹ کو ایک چٹھی لکھکر ایک وظیفہ حاصل کرلیا تھا - اور اب ٹریویلین صاحب سے خط کتابت کرکے اُنکو اِس بات کا موقع ملا کہ لندن مین جو کمیٹی غدر کے مصیبت زدون کے چندہ کی تقسیم کے واسطے قائم ہوئی تھی اُسپر ایک دوامی وقف کا دعویٰ کرین - اُنکی تحریک اور کوششون کا جو نتیجہ ہوا وہ لارنس اَسائلم ہی کے قائم رہنے سے ظاہر نہین ہوا بلکہ کسولی آبو اور اوٹاکمنڈ مین لارنس اَسائلم کے قائم ہونے اور اُنکے فوائد سے ظہور مین آیا -

ص ۲۹۱

اُنکی ایک اور چٹھی موسومہ ٹریویلین صاحب عوام الناس کے لیے بذریعہ امتحان مقابلہ عہدۂ سول سروس دینے کے بارے مین ہے - اور اُسمین بہت سی خاص رائین اور کیفیتین مندرج ہین جن مین سے بعض بعض اگر اسوقت صحیح معلوم ہون تو یاد رکھنا چاہیے کہ اُس وقت وہ بعید قیاس یا ظاہرین ایسی ہی معلوم ہوتی تھین -

خیمہ گاہ قریب دہانہ نہرباری دوآبہ ۲۳ - اپریل ۱۸۵۵ء -

میرے پیارے ٹریویلین - ڈاک عنقریب روانہ ہوا چاہتی ہے اور مجکو آپ کی چٹھی مورخہ ۱۱ - مارچ کے جواب لکھنے کا بہت کم وقت ہے - باینہمہ آپ نے اپنی یادداشت مین جن امور پر بحث کی ہے اُنمین سے اکثر امور پر مین نے بار ہا خیال کیا ہے - اور اُنکے بارے مین جہان تک میرے امکان مین ہے عمدہ سے عمدہ رائے ظاہر کرونگا -

مین اِس بات کا بہت قوی صلاح کار ہون کہ امتحان مقابلہ کا قاعدہ فوج کے تمام صیغون مین جاری کیا جائے - مجکو یقین ہے کہ اِس سے کام بہت اچھی طرح چلیگا - اب تک سول سروس مین واجبی طور پر آزمائش کرنے کا موقع نہین دیا گیا لیکن سول سروس کے جو لوگ پنجاب مین تیار ہوے وہ بہت عمدہ نمونے نکلے - ان مین سے تین سویلین ہمکو ملے تینون مین کوئی شخص ایسا نہ تھا جو سال بھر سے زیادہ کام کرچکا ہو - اور سب کے سب اچھے تصور کیے جاتے ہین اور اوسط سے سب بڑھے ہوے ہین - خاص کر ایک شخص (ایچیسن) بڑا ہونہار افسر معلوم ہوتا ہے - منٹگمری صاحب اودھ کو گئے جسکا مجکو نہایت افسوس ہے - مین سمجھتا ہون کہ (ڈاکٹر وان کے متعلق) یہ خیال کرنا ایک غلطی کی بات ہے کہ ایک چالاک لڑکا جس نے اسکول مین اعلیٰ درجہ کا کمال حاصل کیا ہو وہ بہادری کے سبقون مین طاق نہین ہوسکتا ہے - میرا یہ بھی خیال ہے کہ محض کتاب کے کیڑے انگلش سول سروس کی امیدواری نہ کرسکینگے - اگر کوئی لڑکا سامنے آکر ایک ایسے عہدہ کا امتحان مقابلہ دینے کو کھڑا ہو جسکی مروجہ خواندگی کی چیزین مشکل ہون تو اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکے مزاج مین

کسیقدر ثابت قدمی پائی جاتی ہے علاوہ برین اگر اِس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ چند کتابی کیڑون نے سول سروس مین کوئی جگہ حاصل کر لی ہے تو وہ بعض خاص صیغے ہین جو اُنکے لیے موزون ہین اور جنمین وہ عمدہ کام کر سکتے ہین - اِس قسم کے لوگ بحیثیت افسر سرکاری ہر ایک بات مین گریون سے اچھے ہین - سول سروس کا کام بڑا مشکل کام ہے - . . . . .

اس سے بڑھکر کوئی بات ضروری نہین ہے کہ فوج کے لیے ایک گروہ ایسے افسرون کا جو حقیقت مین لائق ہون تیار کیا جائے اور یہ گروہ ایسے آدمیون سے شامل ہو جنھون نے عمدہ تعلیم پائی ہو اور بچپن سے اپنی دماغی قوتون کے کام مین لانے کے عادی ہو رہے ہون - جس فوج کے ایسے افسر مقرر ہون اُنکے اوپر نالائق کمانیر مقرر کرنا گورنمنٹ کے لیے ناممکن ہے - عام راے ایسی خرابیون کو جائز نہ رکھیگی فی الحال اعتدالی قاعدہ مروجۂ عام ہے قابلیت کی صرف امید رہتی ہے - عام ہمدردی فوج مین بھی ادنی لیاقتون کے حاکم کی موید ہے ایسے شخص کو جدا کرنا ظلم سمجھا جاتا ہے - مناسب شخص کے منتخب کرنے مین کوئی امر ساعی نہین ہوسکتا سواے اسکے کہ جسوقت کوئی بلا نازل ہو تو حقیقت حال کا یقین ہو جائے - جو مستعدی سرگرمی لیاقت اور اصل تجربہ خرابیون کو رفع کر سکتا ہے وہ اعلیٰ حکام مین بہت کم پایا جاتا ہے - . . . . .

میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ سویلینون کے لیے امتحان دینے کی جو عمر مقرر ہے اُسکے گھٹا دینے مین فائدہ متصور ہے ہم کو اچھے تعلیم یافتہ شرفا کی ضرورت ہے اول درجہ کے طالب علمون کی ضرورت نہین ہے - جو لوگ زیادہ عمر کے پادریون اور مقننون کے طور پر ہندوستان مین آتے ہین وہ کمتر ملک کو پسند کرتے ہین اور وہ دیسی باشندون سے جیسا کہ اُنکے لیے لازم ہے ہمدردی نہین کرتے - میری راے تو بیشک یہ ہے کہ امتحانات کا اختیار ایک ایسے محکمہ کو دیا جائے جس کے افسر نہایت ہوشیاری سے منتخب کیے گئے ہون - اور صورتون مین ممکن ہے کہ کاغذات امتحان ایک مساوات کا درجہ قائم نہ رکھ سکین اور ایک ہی چیز کے امتحان مین بزمانہ مختلف ایسے نتیجے پیدا ہون جو مناسبت مین ایک دوسرے کے خلاف ہون - پادریون کے عہدے اعلیٰ درجہ کے امیدوارون کو دینا چاہیے - ہندوستان مین بعض بعض پادری نہایت اعلیٰ درجہ کے ہین لیکن بحیثیت مجموعی وہ ایسے نہین ہین جیسا اُنکو ہونا چاہیے - ہم کو اُن مین وہ ایمانداری اور مستعدی نہین دریافت ہوتی ہے جسکی اسقدر ضرورت ہے

پھر ایک اس امر کا مین ساعی ہون کہ افسرون کو پہلے رسالہ مین اور اُسکے بعد پلٹن مین نہ مقرر کرنا چاہیے - مین تو اس امر کو مناسب سمجھتا ہون کہ سب لوگ پلٹنون مین نوکر رکھے جائین - افسر کے لیے اِس امر کا تجویز کرنا بہت دشوار ہو جاتا ہے کہ دونون صیغون مین سے وہ کس صیغہ کی ملازمت کے لیے موزون ہے الا اُس وقت جب وہ کچھ دنون کے لیے کام کر چکا ہو - عمدہ افسر رسالہ کے لیے خاص قسم کی صلاحیتین درکار ہین - اگر افسر رسالہ موقع کے موافق کام نہ کر سکے تو ساری رجمنٹ بیکار ہو جاتی ہے - بعض افسرون کی عمر جسقدر بڑھتی جاتی ہے اُسیقدر اُس کام کے کرنے کی لیاقت اُن مین کم ہوتی جاتی وہ بہت موٹے ہو جاتے ہین اور بدن قابو مین نہین رہ سکتے - اُنکی اعضائی قوت جاتی رہتی ہے اور رسالہ کی افسری عمدہ طور سے نہین کر سکتے - ہندوستان مین بالتخصیص یہ بات پائی جاتی ہے - لیکن ایسے افسر پلٹن کے ہر ایک درجہ کی خدمت

ص ۲۹۳

کام کرسکتے ہین - دیسی قواعد دان سوارون نے جو بہت کم نام پیدا کیا زیادہ تر اُسکا باعث یہی ہے - ہندوستان مین سب سے عمدہ رسالہ کے افسر وہی ہین جو قواعد دان رسالہ سے تعلق نہین رکھتے -

اسکے بعد ایک یہ قاعدہ جو فی الحال ہندوستان مین رائج ہے اُسکا مین بہت قوی صلاح کار ہون یعنی یہ کہ نہ تو مین اس بات کا مانع ہون کہ کل افسر فوجی کامون پر مقرر ہون اور نہ اس بات کا مانع ہون کہ یہ فوجی افسر سول ملازمت حاصل کرین - امر اول کی نسبت گورنمنٹ کے یہ بڑے فائدے کی بات ہے کہ وہ اس طریقہ سے لائق سپاہی نوکر رکھ سکتی ہے مین اس امر پر نظر کرتا ہون کہ پنجاب کے انتظام مین سویلینون اور فوجی آدمیون کے شامل ہوکر کام کرنے سے بڑا فائدہ ہوا - اس سے ایک نہایت عمدہ خواہش مقابلہ کی پیدا ہوگئی - اگر ہم لوگ انتظام پنجاب کے باب مین درحقیقت کسی تعریف کے مستحق ہین تو اُسکی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم برابر انتظام ملک مین اصلاح کی کوشش کرتے گئے - ہم نے مستعد اور لائق اشخاص کو حوصلہ دلایا اور نالائق افسرون کے نکالنے مین جہانتک ہم سے ہوسکا کوشش کی - اور یہی وجہ ہے کہ باوصف نقائص کے بھی ہم کو ایسی کامیابی حاصل ہوئی جو غنیمت ہے - ممالک مغربی و شمالی کے سویلین اس نوکری کو ایک حق مفوضہ سمجھتے ہین - یہان یہ بات نہین رہی - پھر مین بھی کوئی شک نہین کہ لائق سپاہی سول ملازمت دے کر تنزل نہین کیے گئے - بلکہ میرے نزدیک تو بالکل اسکے خلاف ہوا اور سول ملازمت سے اُنکو جو موقع حاصل ہوا اُسکی نسبت اس انتظام سے وہ بڑے لائق سپاہی ہوگئے - فوج مین سب سے بڑھکر اس بات کی حاجت ہے کہ افسرون کو انتظام ملک کا تجربہ ہو - سول سروس کے عہدہ کے لوگون سے یہ نقص رفع ہوگیا - جنرل جان جیکب جان نکلسن سر ہربرٹ ایڈورڈس میرے بھائی ہنری یہ سب اچھے سپاہی تھے (یا ہین) اور اُنکی سول سروس کی لیاقت سے اُنکی طبعی صلاحیتون کو ترقی ہوگئی - جس طریقہ سے انگلش اشخاص کام کرتے ہین وہ بالکل خلاف عقل ہے - جو افسر بیس برس تک حضور ملکہ معظمہ کی فوج مین کام کرے اسکے بعد اُسکو سب سے اعلیٰ فوجی عہدہ دیا جاتا ہے اور اُس پر کسی طرح کا اعتراض نہین ہوتا - لیکن جب کوئی افسر ہندوستانی فوج کا تجربہ حاصل کرکے اور اپنی طبعی صلاحیتون مین ترقی کرنے کے بعد سول ملازمت کا تجربہ بڑھانا چاہتا ہے تو ہر طرف سے شور و غل ہوتا ہے اور اُسکی ملازمت مین فتور پڑتا ہے -

مین سمجھتا ہون کہ کونسل کا مسئلہ بہت مشکل ہے - آپ کی تجویز لارڈ پامرسٹون کی تجویز سے بنظر فائدہ سرکار بہتر معلوم ہوتی ہے لیکن اگر ممبران کونسل قطعی فیصلہ نہ ہونے دینگے تو اُنکو کافی طور سے اس بارے مین کارروائی کرنے کا موقع نہین مل سکتا ہے کسی امر کے ہر پہلو پر خیال اور اُسکے تمام فروع پر لحاظ کرنے کے بعد اگر کوئی اعلیٰ افسر جو اُسکو سمجھ سکتا ہو کسی کی راے کو بالکل منسوخ کردے تو بیشک یہ امر غصہ اور درشتی پر محمول ہوگا - مجھکو امید ہے کہ دہلی مین اب اچھی طرح کارروائی ہونے لگیگی - مین نے نئے سول افسرون کو جو اپنی خوشی اور خود رائی سے کام کرتے تھے معطل کردیا اور ایک کمشنر مقرر کردی ہے - اُسوقت سے حالات مین اصلاح معلوم ہوتی ہے اور ہندوستانیون مین پھر اعتقاد قائم ہوتا جاتا ہے - دہلی مین ایک نہایت بدنصیب ——— شخص کو اختیار تھا - اُسکی ذات سے بہت کچھ نقصان ہوا لیکن اب وہ سرفع سرفع ہوگیا - اُسکے گھر رائج کے لیے مجھکو خود افسوس ہوا لیکن

صفحہ ۳۹۶

مجکو یقین ہے کہ اُسکو اپنی کرنی کی سزا مل گئی - گو اُسکے اصل خیالات اور خواہشین کچھ ہون مگر اسمین شک نہین کہ اُس نے متحقق طور پر ہماری مخالفت کی تھی -

ممالک مغربی و شمالی مین آہستہ آہستہ معاملات کی اصلاح ہوتی جاتی ہے - باغی دم بھر بھی ہمارے مقابلہ مین کھڑے نہین ہو سکتے - مفسدون کی ہر مقام پر تنبیہ کی جاتی ہے لیکن ہم نہ اُنکو مارتے ہین اور نہ اُنکی خطا معاف کرتے ہین - وہ بھاگ بھاگ کر اِدھر اُدھر لوٹ مار کرتے پھرتے ہین - ہم کو آج کے بہت پیشتر اُن لوگون کا جُرم جو قصور وار نہین تھے معاف کر دینا چاہیے تھا یعنی جن لوگون نے ہمارے ہموطن مردون اور عورتون کو بے گناہ قتل کیا ہے اُنکو چھوڑ کر باقی لوگون کی خطا معاف کر دینا چاہیے جسوقت اِدھر اُدھر پھرنے اور بیماری مین مبتلا ہونے سے ہمارے چند ہزار آدمی اور ضایع ہو جاینگے تو اُسوقت یہ ضرور ہو گا -

ص ۲۹۵

سِوِل گورنمنٹ کا از سر نو انتظام کرنا کوئی آسان کام نہین ہے - گورنر جنرل نے جنکو اُسکے انجام کرسکنے سے پیشتر ہی زیادہ کام کرنا پڑا تھا ممالک مغربی و شمالی کا کام بھی اب اپنے ذمہ لیا ہے - منٹگمری صاحب شاید اودہ کے لیے سب سے زیادہ لائق شخص ہین - اُنھون نے یہان بڑی تعریف کے قابل کام کیا اور مین اُنکا بڑا شکر گزار ہون - مجکو امید ہے کہ اُنکی خدمتون کا اعتراف کیا اور صلہ دیا جائیگا - جنرل پیس کاٹن اور ہربرٹ اڈورڈس نے بھی جیسا چاہیے ویسا کام کیا -

لیکن گورنمنٹ اب تک اسی راے پر قائم رہی کہ عفو جرم کی کوئی امید نہین ہے - اسپیشل کمشنر اب تک مرگ و زیست کے اُن اختیارات کو جو لارڈ کیننگ نے نہایت ہولناک ضرورتون کی حالت مین سپرد کیے تھے عمل مین لا رہے ہین اور اکثر تو یہی ہو رہا ہے کہ ناجائز طور پر اُنکی تعمیل ہوتی ہے - لارڈ ممدوح جانتے ہین کہ یہ اختیارات ناجائز طور پر عمل مین آ رہے ہین اور اُنکو اِسکا کمال افسوس ہے اور بہت سی صورتون مین جب حقیقت حال ممدوح پر ظاہر کی گئی تو اُنھون نے اپنے مقدور بھر ظالمون کی سخت تنبیہ کی - لیکن ممدوح نے اب تک یہ نہین کیا کہ عام طور پر وہ اختیار چھین لیتے - پس لارڈ موصوف نے صرف علامات مرض کا معالجہ کیا اسباب مرض کا علاج نہین کیا اور نتیجہ اُسکا یہ ہوا کہ بعض ضلعون مین کسی ہندوستانی سپاہی بلکہ مین کہ سکتا ہون کہ کسی ہندوستانی باشندے کو اِس بات کی امید نہین رہی کہ اُسکی جان بچ جائیگی - جو کیفیتین مین نے دہلی کی بیان کی ہین کانپور بنارس الہ آباد اور دوسرے مقامات پر اُس سے بھی زیادہ سخت گذری ہین - ایک شخص جو غدر کے زمانہ مین سلطنت ہند کے اعلیٰ ترین عہدون سے ایک عہدہ پر ممتاز تھا مجکو لکھتا ہے کہ "اُس زمانہ مین ایسی ایسی باتین ہوتی تھین اور اُنپر فخر کیا جاتا تھا کہ بادشاہ آشانتی کے نام مین بھی اُس سے دھبہ لگتا" - جو لوگ اُسوقت انصاف اور ہمدردی کا دم بھرتے تھے اُنکی زبان پر "سفید پانڈے سفید پانڈے" کا کلمہ جاری تھا جس سے اشارہ یہ تھا کہ اب وہ وقت آگیا ہے جب بجز اصل باغیون اور قاتلون کے اور کسی کو سزا نہ ملنا چاہیے - پھانسی دینے اور گولی مارنے کی خواہش کو بھڑکانا تو آسان ہے اُسکا رفع کرنا مشکل ہے - بعض سویلین اور فوجی افسر ایسے تھے جو ہندوستان بھر

اپنی خونریزی کے پیشہ ور تھے - ایک شکاری فوجی افسر اور نامہ نگار جس نے بیخبری سے اپنی رسوائی اور اپنی وردی کی بدنامی کا حال از خود ظاہر کر دیا تھا لکھتا ہے کہ "شکاری چڑیان تیتر اور پانڈے ساتھ ہی اوپر اُٹھتے تھے لیکن پانڈون کا شکار سب سے بہتر تھا" - انہین سے ایک شخص کا نام "اوِنجرہ" اور دوسرے کا "اِیلا" پڑگیا تھا - جن لوگون کا خیال یا کارروائی اسکے خلاف تھی اُن پر چشمک زنی ہوتی تھی یا کچہری یا دعوت مین توہین ہوتی تھی جج ایچ بیٹن جج کانپور نے جو جنوری کے مہینے مین آکر اُسی وقت سے ان باتون کے انسداد مین مشغول ہوے تھے سر جیمس اوٹرم سے جو اُسوقت کے سب سے عمدہ اور بہادر افسرون (کالن کیمبل ہینسفیلڈ ہوپ گرینٹ اور انگلس صاحب) کی طرح معرکۂ جنگ مین یا قانونی تحقیقات کے بعد مجرم کے سوا خونریزی کرنے سے ہمیشہ پہلو تہی کرتے تھے کہا کہ "مین کیا کرون" - سر جیمس نے جواب دیا کہ "آپ خدا سے ڈرتے ہین یا انسان سے - اگر خدا سے ڈرتے ہین تو جو کر رہے تھے وہی کیے جائیے اور جو طعن و تشنیع ہوتی ہے اُسکو گوارا کیجیے اور اگر آپ انسان اور دعوتون کا خوف کرتے ہین تو جتنے آدمی آپکو مل سکین اُنکو پھانسی دیتے جائیے" -

اسطور پر عام صورت معاملات روز بروز ابتر ہوتی جاتی تھی اور سر جان لارنس نے ۱۹ اپریل کو ڈپٹی کمشنر صاحب کے نام یہ چٹھی لکھی -

ہمارے یہان کچھ اچھی کارروائی نہین ہو رہی ہے - ہم لوگ ترقی کر رہے ہین مگر اُسکی رفتار بہت دھیمی ہے - ایک نہ ایک سبب سے جاڑے کے موسم مین نہایت بیش قیمت وقت ضائع ہوگیا اور آخر کو جس وقت لکھنو پر حملہ ہوا تو بہت سے باغیون کو اس بات کا موقع دیا گیا کہ وہ ہمارے قابو سے نکل جائین - اور حق بات یہ ہے کہ اور مقامات مین بھی یہ کیفیت واقع ہوئی - اِس بات کو دیکھ کر کہ وہ کھلے میدان مین یا اصل تو یہ ہے کہ حصار کی آڑ مین بھی ہمارا مقابلہ نہین کر سکتے اور اُنکی اکثر توپین ضائع ہوگئین اور عفو تقصیر کی کوئی امید نہین ہے وہ اپنے چھوٹے چھوٹے غول جا بجا قائم کر رہے ہین اِس طریقہ پر وہ ہماری فوج کو بہت تنگ اور عاجز کرتے ہین اور بجاؤ اُسکی انتہا کچھ نہین معلوم ہوتی ہے - بد انتظامی کی وجہ سے ملک کے لوگ کسیقدر ہمارے خلاف ہوگئے تھے لیکن ہمارا اصل دشمن آب و ہوا ہے جتنے عرصہ مین ہم ایک میل طے کرتے ہین اُتنے عرصہ مین باغی لوگ تین میل کا فاصلہ طے کرتے ہین اُن لوگون کا تعاقب توکسیقدر ایسا ہے جس طرح لٹیرون کے پیچھے بل ڈاگ چھوڑے جائین - اس کام کو نہ تو ولایتی پیادے اور نہ ولایتی سوار انجام کر سکتے ہین - جو کچھ تھوڑی بہت کارروائی ہوتی ہے وہ پنجابی رسالہ کے ذریعہ سے ہوتی ہے لیکن لوگون کی خواہش یہ ہے کہ بڑے بڑے بھاری بریگیڈ چھکڑون اور خیمون کے ساتھ ایسے کمان افسرون کی ماتحتی مین روانہ ہون جو چاہتے ہین کہ خطرہ کسی قسم کا نہو اور بالکل جنگی قاعدہ کی رو سے چڑھائی کی جائے -

اب اِس موقع پر جس طور کے انتظام کی حاجت ہے وہ کچھ اور ہی طور کا ہے - ہمکو صدر مقامون پر قبضہ کر لینا چاہیے اور گشتی بریگیڈ نوجوان مگر تجربہ کار سپاہیون کے ذریعہ سے بھیجنا چاہیے جو فی الحقیقت اِس بات کو سمجھ سکتے ہین کہ جا بجا کی چھوٹی لڑائیون مین کس قسم کی

کارروائی درکار ہے۔ اِس قسم کی سپاہ اگر ایسے اسباب کے ساتھ جو ٹٹو ون اور خچرون پر روانہ ہوسکے ضرورت کے وقت تیس چالیس میل تک کا سفر کرکے باغیون کو کاری ضرب دے تو اُس سے بہت جلد عمدہ نتیجے پیدا ہوسکینگے۔ فی الحال ممالک مغربی وشمالی مین بالکل خاموشی ہے صرف دریاے گنگا کی طرف سے ڈاکوون کے گروہ کے حملہ کرنے کا خوف ہے اور دریاے جمنا کی داہنی جانب سے کالپی کی طرف سے بھی ان لوگون کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہے۔ ملک اودھ مین ایک وجب زمین پر بھی کہین ہمارا قبضہ نہین ہے صرف شہر لکھنؤ کے گرد دس میل تک یا کانپور سے لکھنؤ کو جو سڑک گئی ہے اُسکے کنارے کنارے ہمارا قبضہ ہے۔ ملک ذرا بھی تسلط کی حالت مین نہین پایا جاتا ہے۔

صل ۲۹

ہم نے بریلی پر قبضہ کرلیا اور کُل شمالی روہیلکھنڈ کو از سرِ نو فتح کرلیا مین سمجھتا ہون کہ اُس صوبہ مین تسلط ہو جائیگا۔ ہندو لوگ ہر طور سے ہمارے طرفدار ہین کیونکہ وہان کے مسلمان خراب اور بے وفا نکلے۔ بندیلکھنڈ مفسدون کے اختیار مین ہے۔ وسط ہند مین بھی بہت کچھ خلفشار ہے۔ ناگپور مین فساد کی علامتین ظاہر ہو رہی ہین۔ لیکن گورون کی فوج بجز دکن کے ملک پر قبضہ رکھنے سے بالکل مجبور ہے۔ ہم ہر قسم کی پنجابی سپاہ ساٹھ ہزار کے قریب رکھتے ہین اُسمین بیس ہزار سے زیادہ زیادہ ہندوستانی لوگ ہین لیکن اگر ہم باغیون کو بالکل نیست و نابود کردینے کے ارادہ سے تلوار علم کرینگے تو اِسقدر لوگ ملک کے زیر کرنے مین معذور رہینگے۔

لیکن ظاہر اسخت تدبیرون کا برتاؤ ایک قاعدہ کُلیہ ہوگیا ہے ہر شخص کی یہی پکار ہے کہ چُھری سے باغیون کے گلے ریت ڈالو مگر اِس بات کو کوئی نہین دیکھتا ہے کہ اِس قسم کی حکمت عملی کے برتاؤ کرنے کا ہمکو موقع نہین حاصل ہے۔ اگر کوئی تبادلہ عمل مین نہ آیا تو جو کیفیت اسوقت پائی جاتی ہے ایک سال یا اس سے زیادہ زمانہ تک قائم رہیگی۔ کوئی باغی کبھی اطاعت قبول نہین کرتا ہے کیونکہ جو گرفتار ہوتا ہے اُسکو اُسی وقت گولی ماردی جاتی ہے یا پھانسی دے دی جاتی ہے پس لوگون کو جو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ لڑکر مرنا چاہیے لازمی ہے مین سمجھتا ہون کہ اگر ہم باغیون مین سے اُن لوگون کو جو سب سے کم قصوردار ہین جان بخشی کی امید دلائین تو وہ لوگ خود آگے بڑھکر اپنے ہتھیار رکھدین اور اپنے اپنے گھرون کو چلے جائین۔ جس وقت ایسا ہو تو بعد اسکے ہم ان لوگون کو پولیس کی حراست مین رکھ سکتے ہین۔ اس اثنا مین ہم کو مہلت مل جائیگی کہ اپنی عورتون اور لڑکون کے قاتلون کو شکار کرین۔ لیکن جب تک سب کے سب ایک ہی لاٹھی ہانکے جائینگے تو سب متفق رہینگے اور جب تک جان رہیگی اُسوقت تک ہمارا مقابلہ کرتے جائینگے۔ مجکو اِس بارے مین بڑا تردد ہے کیونکہ ہماری حالت تمام ملک مین ضعیف ہے اور پنجاب مین بھی کچھ کم ضعیف نہین ہے دریاے جمنا کے کنارون سے دہلی سمیت پچھم تک صرف دس ہزار گورے ہمارے پاس ہین اور منجملہ ان لوگون کے پشاور مین زیادہ تعداد رہتی ہے۔ ہمکو پورے اٹھارہ ہزار ہندوستانی سپاہیون سے اپنی محافظت کرنا ہے پس اصل مین ہمارے ہاتھ پاؤن گویا بندھے ہوے ہین۔ اگر کوئی فساد اُٹھا تو پندرہ سو آدمیون کا جمع کرنا بھی دشوار ہو جائیگا۔ ایک خطرہ اِس بات کا بھی ہے کہ مبادا پنجابی لوگ ہمارے ضعف کا خیال کرین اور موقع پاکر جو کچھ اُنکے اختیار مین ہو کر گذرین اُس وقت معلوم نہین ہماری کیا کیفیت ہو۔

ملک کے لوگ علی العموم غیر محفوظ حالت مین ہین اور ادہر اُدہر لڑائیان ہوتی جاتی ہین - اگر یہ معاملات خود بخود سلجھ نہ گئے (کیونکہ ظاہر ہے کہ ہم لوگ خود کوئی تدبیر نہ کرینگے) تو ہندوستان مین اسّی ہزار آدمی رکھنے کے لیے انگلستان کو ہر سال بیس ہزار گورے روانہ کرنا پڑینگے - لون بخار ہیضہ اور ماندگی اور بھی ہماری فوج کی تعداد کو کم کردیگی -

سن ۲۹

آخر کار دشمن لوگ روہیلکھنڈ سے نکال دیے گئے لیکن بطور جنگی گروہ کے وہ ہلاک نہین کیے گئے - انھون نے دو مرتبہ سر کالن کیمبل کو بہلا دیا اور اُسکے بعد پھر ایک جدید لڑائی شروع کرنے کے لیے اودہ کی طرف آ گئے (یہ لڑائی بغیر سرد موسم آنے کے شروع نہین ہوسکتی تھی) اِس اثنا مین وہ سرحد روہیلکھنڈ پر حملہ کرکے اپنے دل بہلاتے تھے اور جن گانوون مین امن و امان قائم تھی اُن مین گشت و خون اور آتشزنی کرتے تھے اور قبل اسکے کہ ہماری فوج مدد کے لیے وہان جاسکے پھر پلٹ آتے تھے - خاص اودہ مین جہان تک توپ کا گولہ پہونچ سکتا تھا اُسکے باہر کبھی ہمارا قبضہ نہین تھا - اور اس سے بڑھکر خرابی کی بات یہ ہے کہ ابتدا جون مین شہر گوالیار (اگرچہ خوش قسمتی سے اُسکا مشہور قلعہ نہین) باغیون کے ہاتھ آگیا اور مہاراجہ کو اپنی جان لیکر بھاگنا پڑا - سر جان لارنس جانتے تھے کہ ہوکا کیا منشا ہے اور انھون نے سر کالن کیمبل سے اس امر پر اصرار کرنے مین کوتاہی نہین کی کہ گوالیار کو جہان تک جلد ممکن ہو فتح کرلینا نہایت ضروری بات ہے گو ہمین کچھ ہی کیون نہ کرنا اور انگلستان سے کیسی ہی کمک منگانا اور ہمارے زیادہ بے قصور دشمنون کو ایک مرتبہ اور بازگشت کا موقع دینے کے لیے گورنمنٹ سے استدعا کرنا پڑے -

اگر سر ہیو روز باغیون پر حملہ کرنے اور اُنکے ہٹا دینے کے قابل نہو سکے تو ہم پیشین گوئی کرسکتے ہین کہ اُس ملک مین عام فساد برپا ہو جائیگا جو بگمان غالب وسط ہند تک پھیل جائیگا - چونکہ گورنمنٹ باغیون کی خطا معاف ہونے کے بابت کسی امر کی سماعت نہ کریگی تو مین سمجھتا ہون کہ ہم لوگون کو موسم سرما مین ایک بڑی بھاری لڑائی کے لیے تیاری کرنا ہوگی - ہمارے واسطے یہ بات نہایت ضرور ہے کہ یا تو اُن باغیون کی جو سب سے کم خطاوار ہین خطا معاف کردین یا اُنکو ہلاک کر ڈالین - اگر بغیر ہلاکت کے اُنکو شکست دی جائیگی تو اس سے امن و امان اور حفاظت قائم نہو گی - اُنکے واسطے کوئی جگہ ایسی نہین ہے جہان بھاگ کر جائینگے - اُن کے ساتھ ضرور شرائط کرکے اُنکو چھوڑ دینا چاہیے - ورنہ وہ اسی طرح لڑتے رہینگے - مین نے اکثر خیال کیا ہے کہ جس وقت لکھنؤ پر چڑھائی کی جائیگی یا بہرحال جب باغی لوگ شہر سے نکال دیے جائینگے تو اس بات کا وقت آجائیگا کہ سوا اُن لوگون کے جنھون نے بے گناہ آدمیون کو ہلاک کیا ہے اور لوگون سے بشرائط صلح ہو جائیگی - اس وقت اُنکو راہ پر لانا بہت دشوار ہو جائیگا کیونکہ آب و ہوا کی سختی کے باعث سے ہم لوگ کافی طور سے اُن کے پسپا کرنے کی کوشش نہ کرسکینگے -

میری صلاح تو یہی ہے کہ سوا اُن لوگون کے جو خراب ترین مجرم ہین اور سب لوگون کی خطائین معاف کردینا چاہیے - عام اس سے کہ یہ بات قبول کی جائے یا نہ قبول کی جائے اس سے فائدہ ہوگا کیونکہ اگر اس امر سے

انکار کیا گیا اور رفتہ رفتہ باغیون مین نا اتفاقی پھیل جائیگی اور وہ اپنی حفاظت نہ کرسکینگے - بااینہمہ میری راے ہے کہ تھوڑے سے انتظام مین ہزار ہا آدمی اپنے ہتھیار رکھدینگے اور اپنے مکانون کو واپس آئینگے - ابتدا مین ممکن ہے کہ چند ہی آدمی اطاعت قبول کرین لیکن جسوقت اور لوگ دیکھینگے کہ اُنکے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا گیا تو وہ بھی چلے آئینگے - بااینہمہ باغیون کے بارے مین گو کوئی حکمت عملی اختیار کی جائے لیکن مین سمجھتا ہون کہ اِنگلِستَان کو نہایت تاکید کے ساتھ اِس بات کا لکھنا بہت مناسب ہوگا کہ رسالون کو جہان تک ممکن ہو ترقی دی جائے -- مین دیکھتا ہون کہ اِس جنگ مین جو مہینہ گذرتا جاتا ہے اُس سے ہماری سطوت پر جو ہکو ہندوستان مین حاصل ہے اور یُورُوپ کی سطوت مین بھی فرق آتا جاتا ہے - اِس بات کو بیشک کوئی شخص ابھی سے نہین دیکھ سکتا کہ کیا گذریگی - موسم سرما تک اِس سرحد مین جنگ ہوگی - مہاراجہ کشمیر کی حالت کسی طرح قابل اطمینان نہین ہے اور ممکن ہے کہ وہان کوئی فساد برپا ہو جائے مہاراجہ مذکور مین اپنے باپ کی قابلیت اور سطوت ہرگز نہین ہے - بہت سے باغیون نے اُنکے سرحدی موضعون مین جاکر پناہ لی ہے اور وہ باغیون کو ہمارے حوالہ کرنے سے ناراض یا خائف ہین - . . . . - میری خواہش تھی کہ آپ سے ملاقات کرتا - اب تک میرے لیے ملکی حالت کے اعتبار سے چند دنون کے واسطے بھی پنجاب کا چھوڑنا مناسب نہین تھا - اِدھر کچھ عرصہ سے میری طبیعت بھی اچھی نہین رہی کام کی کثرت رہی اور خیمہ کی دھوپ مین رہنا پڑا - اگر تندرست رہا تو جولائی کے مہینہ مین چھینٹا پڑنے پر مین جنوب طرف حرکت کرونگا اور عجب نہین اگر آپ سے بھی ملاقات کرون لیکن اِسوقت اور اصل تو یہ ہے کہ جب تک یہ خلفشار قائم ہے اُسوقت تک میرا یہان ٹھہرنا نہایت ضرور ہے -

جو کچھ سَر جَانْ لَارِنْسْ نے اِس شدّ و مد کے ساتھ کمانڈر انچیف کو لکھا تھا وہی خود گوَرنَر جَنرَل کو بھی لکھا اور وہ ایسے شخص نہین تھے جو گوَرنَر جَنرَل کو اسطرح کی تاکیدی چٹھی لکھنے مین کچھ پیش وپس کرتے -

اگر ہم نے گوالیار کو جلد فتح نہ کرلیا تو اُسکے نکل جانے سے بیشک باغیون کے ضرر پہونچانے مین ہکو ناکامی ہوگی یہ ملک نہایت زور آور ہے اور قلعہ گوالیار ہندوستان کے نہایت مستحکم قلعون مین سے ایک قلعہ ہے - اُسکے نکل جانے سے وسط ہند مین علی العموم تمام بغاوت پھیل جائیگی - بہرحال میرے نزدیک قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ آیندہ موسم سرما مین زیادہ اہتمام کے ساتھ جنگ کی تیاری کی جائے . . . . - آخر مین مین اِس امر کی سعی کرنے کی جسارت کرتا ہون کہ اُن پلٹنون کے باغی سپاہیون کے ساتھ کسیقدر رحم کیا جائے جنھون نے ہمارے ہموطن مردون اور عورتون کو بیگناہ نہین قتل کیا ہے میرے نزدیک اگر یہ بات کی جائیگی اور جو لوگ پہلے اطاعت قبول کرینگے وہ حفاظت سے اپنے مکانون مین رہنے پائینگے تو عمدہ نتیجے پیدا ہونگے -

مین جانتا ہون کہ اس حکمت عملی کو عوام الناس بہت ناپسند کرینگے لیکن مین یہ بھی جانتا ہون کہ اگر ہم لوگ اِس خلفشار کو رفع کرنا اور ملک مین امن وامان پھیلانا چاہتے ہین تو یہ امر کس درجہ ضروری ہے - اگر اس بات کے وعدہ سے کہ اُنکی جانین بچادی جائینگی اور صحیح وسلامت اپنے اپنے مکانون کو واپس کردیے جائینگے باغیون کا کوئی گروہ نہ آسکے تو ہماری حالت بہرحال اِس حالت سے کچھ خراب نہوگی - بیشک مین تو اسی بات پر اصرار کرونگا کہ اُس صورت مین ہماری حالت اسوقت سے اچھی ہوگی

ہمکو دنیا پر اِس بات کو ثابت کردینا لازم ہے کہ ہمکو کسیقدر رحم کا بھی خیال ہے - ہم کو باغیون پر یہ بات ثابت کردینا لازم ہے کہ اُنکی حالت بکلم خوف کرنے کے قابل نہین ہے - ہماری حکمت عملی سے ہمارے دشمنون مین نا اتفاقی اور بد دیانتی پھیل جائیگی اور اب جو وہ اپنے دل مین ٹھانے بیٹھے ہین کہ مرتے دم تک مقابلہ کیے جائین اور آسکے وسائل اُنکو حاصل ہین یہ باتین جاتی رہینگی -

ص ۴۹۹

سَر جان لارنس نے قریب قریب اِسی رنگ پر مِریڈتھ ٹَونْ شِنْڈ صاحب لائق اِڈیٹر اخبار فرینڈ آف اِنڈیا (یہ وہ اخبار ہے جو اُنکے زمانہ مین اور اُنکے پیشتر کے چیف کمشنر جان مارشمین اور اُنکے جانشین ڈاکٹر جارج اسمتھ کے وقت مین بھی واقفیت لیاقت اور آزادی مین تمام انگلش اخبارات ہند پر سبقت رکھتا تھا اور اِس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ جسقدر ہمدردی اور اعانت اُسکو درکار ہوئی وہ دی گئی) کو بھی چٹھی لکھی لیکن اُنکا یہ بھی ارادہ رہا کہ جہان تک ممکن ہو گورنمنٹ انگلستان پر بھی اپنا اثر اُسی طرح سے ظاہر کرین - اور اِسی لحاظ سے اُنھون نے بتاریخ ۱۶- جون لارڈ ڈلہوزی کو جو اِسی زمانہ مین مالٹا سے انگلستان کو واپس آئے تھے اور لارڈ اِسٹینلی کو جو حال ہی مین بورڈ آف کنٹرول کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے تھے چٹھیان لکھین - لارڈ ڈلہوزی کے نام کی چٹھی اُنکی لکھی ہوئی آخری چٹھی ہے جو لارڈ ممدوح کے نام گئی تھی اور اُسکی ہر ہر سطر غور کرنے کے قابل ہے - لارڈ اِسٹینلی کے نام کی چٹھی منجملہ بہت سی مشہور چٹھیون کے جو لارڈ ممدوح کے نام بھیجی گئی ہین اور جنکو مین افسوس کے ساتھ اِس مقام پر محول نہین کرسکتا اول چٹھی ہے -

مقام مری ۱۶- جون ۱۸۵۸ء

مائی ڈیر لارڈ ڈلہوزی - جب سے غدر شروع ہوا اُس وقت سے مین نے آپ کو زیادہ خطوط نہین لکھے اور اُسکی وجہ یہ ہے کہ مجکو کام کی بڑی کثرت تھی اور مین یہ بھی جانتا تھا کہ آپ علالت مین مبتلا ہین - لیکن مین سمجھتا ہون کہ اب مین نازک حالت کی ایک ایسی نوبت مین ہون جب مجکو صرف یہی ضرور نہین ہے کہ آپ کو چٹھی لکھون بلکہ آپ کی زبان سے جسکو اب تک قوت حاصل ہے مدد مانگنا بھی مجکو نہایت ضرور ہے -

مین سمجھتا ہون کہ ہم لوگ یہان ہندوستان مین بڑی مشکلون مین پھنسے ہوے ہین اور مین یہ نہین خیال کرتا کہ ہماری حالت سے کسی طرح انگلستان کے لوگ واقف ہون یا اُسکی قدر کرتے ہون - انگلستان نے ہمارے واسطے بہت کچھ کیا ہے لیکن اگر ہمکو اپنا گیا ہوا رعب اور گھٹی ہوئی قوت پھر حاصل کرنا ہے تو ہمکو بہت کچھ کرنا پڑیگا - کمک کے بھیجنے مین جو اُس نے تاخیر کی اُسکو سب جانتے ہین کہ پہلی بات ناکامی کی یہی ہوئی - اِس سے ہمکو بڑا نقصان پہونچا - اِس سے ہزارہا اشخاص جو کمک آنے پر ہمارے طرفدار ہوتے باغیون کے شریک ہوگئے - ہم نے اِس غلطی کو کبھی نہین سمجھا اور جو عملی اب تک اختیار کی گئی اُس سے ہماری مشکلین بہت بڑھ گئین - ہماری تمام فطرتی خراب سرکشون کو جوش ہوا - یہ لڑائی باغیون کے

نیست و نابود کردینے کی تھی اور بہت سی صورتون مین مفسدون کے بھی خلاف تھی ۔ یہ لڑائی کسیقدر قومون کی لڑائی ہوگئی تھی ۔ نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ ہمکو ایک سخت کام کرنا پڑا مجکو کہنا چاہیئے کہ ایک ایسا کام کرنا پڑا جو ہمارے وسائل اور اختیار سے باہر تھا ۔ ہم نے دشمنون سے کینہ کشی کرنے کا قصد تو تمام ملک مین مشتہر کردیا لیکن ہر موقع پر ہم نے اُنکو اپنے قابو سے نکل جانے دیا ۔ . . . . ۔ دہلی مین ہم کو اُنکے سزا دینے کا ذریعہ نہین تھا ۔ دوسرے مقامات پر ہم نے اُنکو نکل جانے دیا اب اکثر جگہ متفرق طور کی چھوٹی لڑائیان اِس کثرت سے ہونے لگی ہین جو ایک بڑی بھاری جنگ کی صورت کو پہونچ گئی ہین ۔ جمنا کے پورب طرف توپون کے ٹپہ سے زیادہ فاصلہ پر کسی جگہ حفاظت نہین تھی ہم رفتہ رفتہ اپنے بھاری کالمون کو باغیون کے تعاقب مین روانہ کرتے ہین ۔ جس وقت ہم قریب آجاتے ہین تو وہ منتشر ہوکر دوسرے مقام پر جمع ہوتے ہین ۔ ہر مہم مین آب و ہوا کی خرابی کے باعث سے ہمارے بہت سے بہادر آدمی ہلاک ہوتے ہین ۔ لومڑیون کے پیچھے بُل ڈاگ کو دوڑانا اور ہندوستانیون کے تعاقب مین گورون کو بھیجنا دونون برابر ہین ۔ ہم کو اِس کام کے واسطے دیسی سپاہ کی ضرورت ہے اور سوا پنجابی سپاہیون کے اور کسی قسم کے ہندوستانی سپاہی قابل ذکر نہین ہین ۔ پُرانے اور نئے سپاہی ملا کر اِسوقت مندرج فہرست ۵۹ ہزار آدمی ہین اور اگر ہر درجہ کے لوگ شمار کیے جائین تو ۶۰۰۰۰ سے زیادہ ہین ۔ اور سپاہیون کے بھرتی کرنے کی خواہش کی جاتی ہے لیکن زیادہ سپاہیون کا بھرتی کرنا خطرناک ہے ۔

ہمکو انگلستان سے گورون کی اور سپاہ اور لیٹ کیوئری کے عمدہ سوارون کی ضرورت ہے ہمارے لیے حکمت عملی کا یکقلم بدل جانا بہت ضرور ہے ۔ ہمکو اِس بات کی حاجت ہے کہ جن لوگون کی خطا معاف کردینے کے قابل ہو معاف کردی جائے یعنی سوا اُن لوگون کے جنھون نے بے گناہ آدمیون کو قتل کیا ہے اور لوگون کو اِس شرط پر کہ وہ قانون کے پابند ہین اُنکو اپنے اپنے گھرون کے جانے اور امن و امان کے ساتھ رہنے کی اجازت دیدی جائے ۔ ہمکو ایک ایسے شخص کی بھی ضرورت ہے جو اصلی قوت اور مستعدی سے تمام معاملات کی نگرانی کرسکے یعنی ایک ایسا شخص مجکو درکار ہے جو ایک چشم زدن مین تمام معاملات پر نظر کرسکے جو کارروائی مناسب ہو اُسکو فوراً عمل مین لائے ۔ اگر آیندہ اکتوبر تک کوئی معقول فوج روانہ ہوئی اور انتظام جنگ کا مناسب طریقہ جاری ہوا اور اسکے ساتھ زور اور دور اندیشی کی حکمت عملی بھی اختیار کی گئی تو البتہ ہم عمدہ کارروائی کرسکتے ہین ۔ ورنہ معلوم نہین ہم پر کیا گذرے اور مجکو بالکل یقین ہے کہ یہ بغاوت بہت برسون تک ختم نہوگی ۔ رعایا کو معلوم نہین ہے کہ درصل ہمکو کیا مرتبہ حاصل ہے اب صرف خرچ کا لحاظ کرکے سالہا سال گذرجانے کی نسبت یہ امر زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِسوقت روپیہ صرف کیا جائے اور باغیون کے پسپا کرنے کی کوشش کی جائے ۔

مین لگاتار کام مین مشغول رہنے اور محنت شاقہ کرنے سے فی الحال بہت معذور ہوگیا ہون ۔ مین نے گذشتہ فروری مین مکان جانے کا قصد کیا تھا لیکن غدر کی وجہ سے یہ نہو سکا ۔ باینہمہ مین یہان سے نکلنے کا بہت خواہشمند ہون اور بجز اس خیال کے کہ میرے نام پر کوئی حرف نہ آسکے اور کسی باعث سے مین یہان نہین رہ سکتا ۔ جس وقت مجکو

ذرا بھی موقع ملا مین وطن کو چلا آؤنگا - انگلستان کے ذی اختیار اشخاص کو میرا یہ لکھنا بیکار ہے وہان میرا کوئی رسوخ نہین ہے - میرے لارڈ آپ کی حالت کچھ اور ہی طرح کی واقع ہوئی ہے آپ نے ہندوستان کے لیے بڑے بڑے کام کیے - اگر آپ سامنے کھڑے ہو جائینگے اور جلسۂ وزرا کو قطعی کارروائی کرنے کی ترغیب دینگے تو آپ انگلستان کے لیے اِس سلطنت اعظم کے بچانے کا واسطہ ہو سکینگے - خلاصہ یہ کہ ہمکو ہندوستان مین زیادہ گورون کی حاجت ہے اور ایک اُسکا منتظم درکار ہے -

لارڈ ایلنبرا (جنکو شاہزادۂ ألبرٹ نے ڈربی کے انتظام مین لارڈ ایلنبرا کے اعتراضات متعلقہ اشتہار اودھ کے چھپنے کے بعد نہایت موزون طور پر "ایک جدید نامستحسن عنصر" کہا تھا) کے مستعفی ہونے سے وہ جلسۂ وزرا جس کے لارڈ مذکور ممبر تھے بچ گیا اور ایک ایسے شخص بجاے اُنکے مقرر ہوے جو اپنی صائب راے اور اوضاع واطوار اور قوم کی مدبرانہ واقفیت اور ہندوستان کی الفت (جسکو ۱۸۵۲ء کے سفرون سے جنبش ہوئی تھی مگر برانگیختگی نہین ہوئی تھی) سے ایسے وقت مین اُسکی خراب حالتون کی نگرانی کرنے کو سب سے زیادہ موزون تھے جب وہ کمپنی کے براے نام اختیار سے ارکین سلطنت انگلستان کے اختیار مین منتقل ہوتا تھا - اور غدر کی وجہ سے جو فوجی ملکی اور مذہبی جھگڑے اُٹھے تھے اُنکے بندوبست مین مدد کرنے کے لیے زیادہ صلاحیت رکھتے تھے ہم نے ابتدا کے ایک باب مین بیان کیا ہے کہ لاہور کی سیر اور سرحد دیرہ جات کے سفر سے لارڈ اِسٹینلی جان لارنس اور ہنری لارنس کی وضع سے کسقدر واقف ہو گئے تھے اور کہان تک اُسکو پسند کیا تھا - اور یہ انگلستان اور ہندوستان کی بڑی خوش قسمتی کی بات تھی کہ ایسے نازک وقت مین سر جان لارنس نے اپنی بے انتہا واقفیت ہندوستان سے لارڈ اِسٹینلی کو مدد دینے پر مستعدی ظاہر کی اور لارڈ ممدوح نے جیساکہ تمام سچے مدبر اِس قسم کی واقفیت کے شائق ہوتے ہین کس خوشی سے اُسکو قبول کیا -

مرّی ۱۲ - جون ۱۸۵۸ء -

میرے پیارے لارڈ اِسٹینلی - مین نہین سمجھتا کہ لاہور مین حضور سے نیاز حاصل ہونے کے بعد پھر کبھی حضور کی خدمت مین مین نے دو سطرون کا بھی کوئی عریضہ بھیجا ہو - ہم دونون بھائیون کی راہین ایسی جدا جدا رہین اور دونون ایسی عدیم الفرصتی مین مبتلا رہے کہ خط کتابت کا کبھی ذرا بھی موقع نہین ملا - باینہمہ اب ہم ہندوستان کی ایک بڑی گاڑھی دقت کو کاٹ چلے ہین اور اُسکے معقول انتظام سے اِس بڑے علاقۂ انگلستان کی آیندہ بہبودی ہی متصور نہین ہے بلکہ انگلستان کے جو لڑکے اور لڑکیان یہان رہی ہین اُنکی حفاظت متصور ہے جس طرح انگلستان کے لوگ خیال کرتے ہین اُسی طرح خاطر خواہ طور پر ہرگز ہماری حالت ترقی پر نہین ہے -

جب تک دہلی فتح نہین ہوئی تھی اُس وقت تک جان بچانے کی مشکل تھی - اُسکے بعد معاملات مین بڑی اصلاح ہوئی - اِس سے فی الحقیقت غدر پر ایک بڑی کاری ضرب پڑی - دہلی فتح ہونے کے بعد کچھ زور دکھلایا گیا ایک ڈویژن فوج سے

دشمن کا تعاقب کیا اور اُنکو بہت کم دم لینے دیا۔ بریگیڈ ڈون نے ملک مین گشت کی اور بہت سی حالتون مین لوگون کو مطیع کیا۔ انگلستان سے زیادہ سپاہیون کی جب کمک آئی تو باغیون اور مفسدون پر ثابت ہوا کہ اب ولایت سے کمک آنے لگی ہے باینہمہ لکھنؤ پر حملہ آور ہونے کی تاخیر اور وہان کے بہت سے آدمیون کے بھاگ جانے اور میں کہہ سکتا ہون کہ علی العموم ہر موقع پر باغیون کے نکل جانے اور اُس حکمت عملی سے جو قائم کی گئی ہے بڑا ضرر ہوا۔ میں یقین کرتا ہون کہ دہلی کے فتح ہونے کے بعد سے اب تک کبھی ویسی خراب حالت نہین رہی جیسی اسوقت ہے۔ اب باغیون کو معلوم ہوگیا کہ ہم سے کس طور پر لڑنے مین فائدہ ہے۔ اُنھون نے سارے ملک مین اپنے کو منتشر کردیا ہے اور ادھر اُدھر لوگون کو ڈراتے اور خوف دلاتے پھرتے ہین۔ وہ ہمارے دوستون کو لوٹتے اور مارتے ہین اور مالگزاری وصول کرتے ہین۔ جس وقت ہم ایک طرف بڑھتے ہین تو دوسری جانب چل دیتے ہین۔ پھر آب و ہوا اور بھی ہماری دشمن ہے اس سے صدہا بلکہ ہزارہا آدمی مرتے ہین۔ جسوقت موسم سرما آئیگا تو جنگی کارروائیان شروع ہونگی اُسوقت ہمارے لیے میدان مین سپاہیون کی کافی تعداد کو ہونا چاہیے۔ ہمکو اودھ از سر نو فتح کرنا ہے صوبۂ مذکور مین توپ کے ٹپہ بھر کے سوا اور ایک وجب زمین پر ہمارا قبضہ نہین ہے۔ گوالیار باغیون کے ہاتھ آگیا اور مجکو اندیشہ ہے کہ بنڈیلکھنڈ بھی باغیون کے ہاتھ آگیا ہوگا۔ جب تک وہ دوبارہ فتح نہو جائیگا (اور یہ امر ابھی مشکوک معلوم ہوتا ہے) اُسوقت تک یہی پیشین گوئی کی جاسکتی ہے کہ تمام مرہٹا ریاستون مین علی العموم خلفشار رہیگا۔ وسط ہند ایک زور آور ملک ہے اور جنگی کارروائیون کے لیے سنگلاخ ہے اور کثرت سے روپیہ خرچ کرنے پر وہان بیشمار سپاہی جمع ہوسکتے ہین۔ ہم نے روہیلکھنڈ پر قبضہ کرلیا لیکن اُس صوبہ اور دوآبۂ گنگا اور بنارس اور بہار مین جابجا بڑے بڑے گروہ لوٹ مار کرتے پھرتے ہین۔ رعایا کثرت سے لوٹ مار کی عادی ہوتی جاتی ہے اور اصل تو یہ ہے کہ ہندوستان مین ہماری حکومت قائم ہونے کے پیشتر جو کیفیت تھی وہ پھر عود کرتی آتی ہے۔ انگلستان کے لوگون کے نزدیک یہان اسّی ہزار یا ایک لاکھ کی سپاہ ضرورت سے زیادہ معلوم ہوتی ہے لیکن جس وقت تمام حصہ جات ملک مین اُسکے منقسم رہنے کا خیال کیا جاتا ہے تو اتنی تعداد درحقیقت اُسکے لیے بہت کم معلوم ہوتی ہے۔ پھر منجملہ اس تعداد کے اموات کی بابت بڑی منہائی درکار ہے۔ پس قبل اسکے کہ ۱۸۵۹ء مین ایک رجمنٹ بھی ولایت سے آئی ہو ہماری فوج کی تعداد آٹھ ہزار سے لیکر دس ہزار تک گھٹی ہوئی ہوگی اُسکے بعد ہزارہا آدمی مرگئے اور اُنسے زیادہ بیکار ہوگئے ــ مجکو شبہہ ہے کہ اسوقت کام دینے والون مین پچاس ہزار سے زیادہ آدمی موجود ہون۔

پنجاب مین دریاے جمنا کے کنارون تک بھی خاموشی ہے لیکن روز بروز ہندوستان کی کیفیت اپنا اثر دکھاتی جاتی ہے۔ صائب حکمت عملی کے خلاف مگر ضرورت لاحقہ کو دیکھکر ہم نے بہت سے پنجابی سپاہی بھرتی کیے اور اب بھی بھرتی کرتے جاتے ہین۔ ان مین سے ۷۵۰۰۰ آدمی میرے رجسٹرون مین درج ہین۔ ہمکو صرف پنجابیون سے ملک پر قبضہ رکھنا اور ہندوستان کو از سر نو فتح کرنا ہے اب تک پنجابی سپاہیون نے نہایت عمدہ برتاؤ کیا لیکن یہ فطرت انسانی کے خلاف ہے کہ وہ اس امر کا خیال نہ کرنے کہ ہمکو اُنکی کسقدر ضرورت ہے اور موجودہ مہم مین کامیابی حاصل کرنا کسقدر اُنپر منحصر ہے مقتضاے دانشمندی و آئین جہانداری

پر نہیں ہے کہ انکا یہ خیال قائم رہنے دیا جائے۔

اب تک جو حکمت عملی قائم رہی اُسکے بارہ مین مین بھی چند باتین بیان کرونگا۔ مجکو برابر معلوم ہوتا رہا کہ اخبارات اور پولوشیا کی سوسائیٹیون اور گورنمنٹ نے بڑی دون کی لی ہے۔ انگلش لوگ بتعداد کثیر یہی غل مچارہے ہین کہ ایک ایک باغی کو چن چن کر ہلاک کرڈالنا چاہیے مگر اس بات کو بالکل فراموش کرجاتے ہین کہ اس حکمت عملی کے موافق ہمارے لیے کتنی قوت درکار ہے۔ اب مین دیکھتا ہون کہ رحمدلی اور انسانیت کے تمام خیالات سے قطع نظر کرکے ہمکو اس قسم کی حکمت عملی کے موافق کارروائی کرنے کے وسائل نہیں حاصل ہین۔ اگر ہر ایک مفسد یا ہر ایک باغی کو پھانسی دیجیے یا حبس دوام بعبور دریاے شور کرنے کا ارادہ ہے تو دو لاکھ گورے درکار ہونگے اور اُس صورت مین بھی ہم چھ برس کے عرصہ مین تمام مخالفت فرو نہین کرسکتے ہین۔ آیا انگلستان اسقدر فوج بھیجنے پر تیار ہے۔ آیا انگلستان اس بات کے واسطے تیار ہے کہ بیس ہزار سے تیس ہزار تک سپاہی ہر سال جو اگہانی اتفاقات سے گھٹ جاتے ہین اُنکی کمی پوری کردے۔ اگر وہ اس بات کے واسطے تیار نہین ہے تو آپ سب لوگون کو مناسب ہے کہ عمدہ طور سے مشکلون پر غور کیجیے اور قطعی طور سے اس بات کو تجویز کیجیے کہ کیا کارروائی کی جائیگی۔ ہمارا رعب جاتا رہا اور ہمارا اقتدار رفتہ رفتہ زائل ہوتا جاتا ہے۔ جس حکمت عملی کا عمل مین آنا ممکن نہین ہے اُسکے نفاذ کے قصد مین ہماری خاص مشرقی سلطنت کا خطرہ متصور ہے۔ مین اس امر کا صلاح کار نہین ہون کہ جن سفاکون نے ہماری عورتون اور لڑکون کو مار ڈالا ہے اُنکی خطائین معاف کردی جائین۔ میری راے ہے کہ ایسے سب لوگ قتل کرڈالے جائین لیکن اس کام کو قرار واقعی انجام کرنے کے لیے باغیون کے مابین امتیاز کرنا چاہیے۔ فی الحال جو شخص پکڑا جاتا ہے اُسکو پھانسی دیدی جاتی ہے۔ ایسی حالتون مین کون اطاعت قبول کریگا اسطور سے تمام باغی اور مفسد لوگ آپس مین اتفاق کرکے اپنی غارتگری کی قوت بڑھانے پر آمادہ ہوجاتے ہین جس وقت ہم نے اپنی بڑی بڑی اور لائق فوجین اور خوفناک توپخانہ لیکر چڑھائی کی تھی تو ہمکو کہنا چاہیے تھا کہ سواے اُن لوگون کے جنھون نے بیگناہ عورتون اور بچون کو قتل کیا ہے اور سب لوگ چھوڑ دیے جائینگے۔ جو لوگ مستحکم قلعون مین محفوظ تھے اُن مین سے بہت کم ہماری اطاعت قبول کرتے۔ لیکن ہمارے کہنے کا حال سب کو معلوم ہوجاتا اور اُس سے آپس مین تنازع اور نااتفاقی پیدا ہوتی اور اُنکی حالت غیر محفوظ ہوجاتی۔ جس وقت مفسد لوگ ایک مرتبہ لکھنؤ سے نکال دیے گئے تھے تو ہمارے اشتہارات سے بڑا فائدہ ہوتا اور جو لوگ پہلے آتے اگر اُنکے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا جاتا تو اور لوگ بھی اُنکی پیروی کرتے۔ اس وقت تک ہزارہا آدمی جو آب شمشیر کھینچے پھرتے ہین بگمان غالب امن و امان اپنے اپنے گانوون مین بیٹھے ہوتے۔ ہم نے ایک بہت عمدہ موقع ہاتھ سے نکل جانے دیا اور اُس سے اپنی مشکلون کو اور بڑھادیا۔

لیکن اب بھی کچھ نہین گیا ہے۔ ہمکو چاہیے کہ پہلے تو جن لوگون کی خطا کم ہے اُنکے اور سفاکون کے مابین امتیاز کرین اور پھر جو لوگ شمشیر کھینچے پھرتے ہین اُنکی بھی خوب سرکوبی کرین۔ ہمارے جو افسر زندہ رہ گئے ہین اور جنکو اپنی جان کی

حفاظت ہے وہ سچی طاقت پانے پر بہت عمدہ عمدہ کام کرسکینگے - ہمکو ایک ہاتھ مین نشان صلح اور دوسرے مین تلوار لیے رہنا چاہیے - اس کام کے انجام ہونے کو ضرور ہے کہ انگلستان سے جسقدر آدمی بھیجے جاسکین انکو وہ روانہ کرے ایک تنفس کے بھیجنے مین بھی دریغ نہ کرے - یہان ابتدا سے اکتوبر تک سب فوج کو پہونچ جانا چاہیے ہمکو لیٹ کیولری کی بہت ضرورت ہے - دو تین ہزار کسان ہل جتتے جسوقت خاص کام کے لیے منتخب کیے جاینگے اور دو تین برس کام کرینگے تو وہ بخوبی کام دے سکینگے ہمارے بھاری انگلش رسالے سواے اسکے جب جم کر کسی مقام پر لڑائی ہو اور صورتون مین قریب قریب بیکار ہین جسوقت گورون کی کثیر اور بکار آمد فوج جمع ہو جائیگی تو جسقدر ہندوستانی سپاہی درکار ہونگے انکو ہم بھرتی کرسکینگے - جب تک مدد کے لیے یہ سپاہ کثرت سے نہ پہنچیگی اسوقت تک نہ تو ہم ملک کو دوبارہ فتح کرسکتے ہین اور نہ فتح کرنے کی حالت مین اسپر اپنا قبضہ قائم رکھ سکتے ہین جسوقت گورون کی فوج کافی طور سے موجود ہوگی تو عمدہ طور سے قواعد سکھانے اور اچھے کمانیڈرون کی ماتحتی مین رکھنے سے ہندوستانی فوج بھی بے نظیر ہوگی - سب سے بڑھکر اس کام کے لیے ہمکو اس شخص کی ضرورت ہے جو انگلستان بھر مین سب سے اچھا ہو - اور اس شخص کو بیحد اختیارات دینا چاہیے - معاملات کو کامیابی کے ساتھ انجام کرنے کے لیے لائق اور رعب دار اور تجربہ کار شخص کی حاجت ہے -

مہربانی کرکے یہ نہ خیال کیجیے گا کہ جو کچھ مین نے بیان کیا اسکے متعلق مین کوئی اپنا ذاتی فائدہ چاہتا ہون - اب تک مین اپنے عہدے کے سنبھالنے اور اپنے مقدور بھر نہایت عمدہ طریقہ سے اپنا کام انجام کرنے مین ساعی رہا - اب مجکو ہندوستان مین کام کرتے ہوے ۲۹ برس گذرے ہین میرے حصہ کا جو کام تھا اسکو مین انجام کرچکا - اب میری صحت بہت متزلزل حالت مین اور میری ساری خواہش یہی ہے کہ کسی طرح اپنے وطن کو واپس جاؤن اور اپنے عیال واطفال مین اپنی باقی ماندہ عمر کو بسر کرون - مجکو ہندوستان کی ملازمت کا حوصلہ نہین ہے لیکن مین چاہتا ہون کہ جس وقت یہان سے کنارہ کشی اختیار کرون تو نیکنامی کے ساتھ جاؤن بعد اسکے مین یہ کام ایسے وقت کرنا چاہتا ہون جب ہندوستان کا اصل خطرہ جاتا رہے - مین نے فروری گذشتہ مین وطن جانے کا قصد کیا تھا لیکن ممکن نہوسکا - اب میری خواہش آیندہ فروری مین وطن جانے کی ہے -

مین اس طول وطویل خط کی معذرت نہین کرتا ہون - آپ کے منصب کا شخص بہت کچھ کام کرسکتا ہے مجھ سے سواے اسکے کچھ اور ممکن نہین ہے کہ یہان کے اصل حالات ظاہر کردون - مین آپ سے یہ نہین کہتا کہ جو کچھ مین نے لکھا ہے اس کو آپ اصول موضوعہ کے طور پر تسلیم کرلیجیے - اسکو اپنی اطلاع کے وسائل سے جانچیے جو کچھ مین نے بیان کیا ہے اسکو اس سے مقابلہ فرمائیے جو اور اشخاص بیان کرتے ہون اور اسکا حال آپ پر اخبارات سے ظاہر ہوسکتا ہے - لو فرضنا مین نے مشکلات کو مبالغہ کے ساتھ بھی بیان کیا ہو تو اس صورت مین بھی کوئی ذی عقل شخص اس بات سے انکار نہین کرسکتا ہے کہ ہماری حالت بہت ہی نازک اور خطرناک ہے کفایت شعاری کے لحاظ سے بھی برسون اس معاملہ کو پڑے رہنے دینے سے اسوقت اسکا رفع دفع کردینا زیادہ تر مناسب ہے جتنے دن لڑائی بڑھتی جاتی ہے مشکلین اسیقدر زیادہ ہوتی جاتی ہین

اور اُنکا پیشتر سے دریافت ہو جانا تک ناممکن ہو جاتا ہے ممکن ہے کہ یورپ مین ہم کو کوئی جنگ کرنا پڑے — یہ بھی ممکن ہے کہ وسط ایشیا مین کچھ فساد اُٹھے — امیر دوست محمد خان کے مرنے سے کابل اور خراسان مین بڑے بڑے انقلاب پیدا ہونگے — اُن سے ممکن ہے کہ ہماری مغربی سرحد مین کوئی جھگڑا اُٹھ کھڑا ہو جس لگاتار جنگ مین ہم مشغول ہین ممکن ہے کہ اُسکی وجہ سے ملک کے مختلف رجواڑون مین اتفاق پیدا ہو جائے — وہ دیکھ چکے ہین کہ مہاراجہ گوالیار خود اپنی سلطنت سے ذلت کے ساتھ خارج کر دیے گئے اُنکو اس بات کی کوئی حفاظت نہین ہے کہ یہ فساد اُنکی فوج مین بھی پھیل جائیگا — اگر وہ یہ خیال کرین تو کچھ عجب نہین ہے کہ چڑھاؤ کی طرف جا کر فوج سے لڑنے کی نسبت بہاؤ مین بہتے چلے جانا بہتر ہے — مجکو معلوم ہے کہ جسدیر مہاراجہ کشمیر کی حالت کسی طرح سے قابل اطمینان نہین ہے اور اُنکی سپاہ کسیقدر بھڑکی ہوئی ہے ہر ایک پوربیا سپاہی جو سرحد جمون کی طرف جاتا ہے وہ گویا ہمارا حریف بن جاتا ہے — ان مین سے بارہ ہزار سپاہی غیر مسلح ہین اور بہت سے ہماری توپون کے نیچے پڑاؤ ڈالے پڑے ہین — جنکو دوام کے خوف آخری نتیجہ کی لاعلمی اور بڑے ارادون کے اشتغال نے ان سب کو بالکل بیباک کر دیا ہے — اُنکو سواے اسکے اور کسی امر کا یقین نہین ہے کہ ہم سب لوگ اُنکو ہلاک کر ڈالینگے — اس وجہ سے ہمارے ضرر پہونچانے مین اُنھون نے کوئی عقدہ اُٹھا نہین رکھا — ذرا خیال فرمائیے کہ جس وقت ایسے لوگ ہماری فوج مین ہونگے تو ہماری حالت کیا ہوگی اور خلفشار یا حملہ کی حالت مین ہم لوگ کیسے پابزنجیر ہو جائینگے —

مین اب کچھ اور نہ بیان کرونگا — مین آپ کی طبیعت سے فریاد کرتا ہون کہ آپ بحیثیت ایک انگلشمین اور محب قوم کے آگے بڑھکر ہماری مشکلون مین ہماری مدد کیجیے — ممکن ہے کہ انگلستان کو اُسوقت تک خبر نہو جب موقع ہاتھ سے جاتا رہے —

اب اس بات کا قیاس کرنا کچھ دشوار نہین ہے کہ لارڈ اسٹینلی ایسے مدبر ملک پر اسی چٹھی کا کیا اثر پڑا ہوگا — اسمین جو کیفیت اصل مین گذری تھی وہ من حیث ہو بہو بیان کی گئی تھی جیسی ہونا چاہیے تھی یا جیسی ہونے کی خواہش گورنمنٹ کو تھی اُس طور پر بیان نہین کی گئی تھی — یہ تصویر نہایت سیاہ رنگون سے کھینچی گئی تھی لیکن صرف اس امید پر ایسا کیا گیا تھا کہ جسوقت اُن سے نتیجہ مقصود حاصل ہوگا اور سب لوگ جو سرو کار رکھتے ہین متفق ہو جائینگے تو اُسکو دوسرے رنگون اور شفاف جلا سے درست کر دیا جائیگا —

لیکن اس بات کو کہ یہ رنگ زیادہ سیاہ نہین تھا مین اُن بہت سی چٹھیون کے محول کرنے سے ثابت کر سکتا ہون جو سر جان لارنس کی کارروائیون کے مرکز سے تحریر کی گئی تھین اور ایک ایسے شخص کی لکھی ہوئی تھین جس سے امید نہ تھی کہ اگر حقیقت حال زیادہ اُداسی ظاہر کرنے کی مقتضی نہوتی تو وہ ایسا کرتے — جنرل سینسفیلڈ فتح گڈھ سے ۳۰ مئی کو لکھتے ہین کہ —

مجکو اس بات کے بیان کرتے ہوے افسوس معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے سپاہیون کے ساتھ کشادہ دلی سے برتاؤ کرنے کی کوئی علامت نہین ظاہر کی ہے — مجکو اسکا کچھ سبب نہین معلوم ہوتا — ہم نے لکھنؤ کے فتح ہونے کے بعد

فوراً اِس بارے مین تحریک کی تھی - گورنر جنرل کے فوجی سکرٹری نے استصواب کیا اسکے بعد سر کالین الہ آباد کو گئے لیکن اب تک
گورنر جنرل اِس بارے مین کوئی کارروائی نہین کرتے ہین - کمشنر گورکھپور کے پاس بعض آدمیون کی خطائین معاف کرنیکے
بارے مین جو ہدایتین کی گئی تھین مین نے اُنکی ایک نقل کو دیکھا ہے - لیکن وہ اسقدر مختصر اور چھوٹی چھوٹی شرطون سے
مشروط ہین کہ شاید کوئی انسان فانی اُنکو قبول کر کے اپنا گلا کٹانے نہ جائیگا - یہ بیشک بڑے افسوس کی بات ہے اور اُس سے
روز بروز اور مشکلات بڑھتی جاتی ہین - مین دیکھتا ہون کہ ایسی شرطون پر جنگ کا خاتمہ ہرگز ممکن نہین ہے بلکہ برخلاف اسکے
اُنکا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہر مقام پر غدر اور فساد برپا ہوتا رہیگا اور لڑائیان ہوتی رہینگی - مین دیکھتا ہون کہ اگر لکھنؤ کے
فتح ہونے کے بعد فوراً بیقصورون کا جرم معاف کیا جاتا تو ہماری مشکلین آدھی رہ جاتین - لیکن اب اس صورت مین
اُسکا فائدہ آدھا رہ گیا اور ہر ہر مقام مین چھوٹی چھوٹی متفرق لڑائیان ہونے لگین اور برسون تک اس سے خرابیان
قائم رہیگی - . . . . . سر ہیو روز کی فوج کا زیادہ تر حصہ جھانسی اور کالپی کی حفاظت کو تھوڑی سپاہ چھوڑ کر فوراً
گوالیار کو روانہ ہوگا - اودھ کی حالت ایسی خراب ہے کہ توبہ ہی بھلی - اگر ویسی کالم فوج یکبارگی حملہ آور ہو تو شاید وہان کا
فساد فرو ہو - مجھکو یقین ہے کہ کوئی شخص نہ کہہ سکیگا کہ اتنی فوج کہان سے آئیگی مین امید کرتا ہون کہ کچھ دنون کے بعد
مدد آئیگی - اِس اثنا مین ہر چہار طرف سے مدد اور سپاہ کی پکار مچی ہے اور آرہ وغیرہ کے قریب کے اضلاع کی حالت بالکل
ایک معمولی جنگ کی حالت کے مشابہ ہے - لیوگارڈ صاحب جو وہان ہین بڑی منت اور آرزو سے مدد مانگ رہے ہین
لیکن ہمارے پہونچانے سے مدد نہین پہونچ سکتی ہے - مدد وقت پر پہونچیگی مگر ہمکو وقت بھی تو ملنا چاہیے - بہرحال ہمکو سپاہ کا
انتظار کرنا پڑیگا - چند دنون سے اموات کی تعداد بہت بڑھتی جاتی ہے اور بعض مخفی حصون مین تو نہایت ہی بڑھی ہوئی ہے
لیکن جو موسم اب ہے اُسمین یہی ہونا لازم تھا - ہم فوراً الہ آباد کو جاتے ہین -

خوش قسمتی سے جب معاملات کی صورت انتہا سے مرتبہ کو خراب تھی اُسی وقت سے اصلاح ہونے لگی -
گوالیار پر جو باغیون کے ایک دلیرانہ حملہ سے نکل گیا تھا پھر ہمارا قبضہ ہوگیا اور یہ حملہ سر ہیو روز نے اُس سے بھی
زیادہ دلیری کے ساتھ کر کے مہینہ کے ختم ہونے کے قبل اُسپر قبضہ کر لیا تھا - اور گوالیار پر قبضہ ہو جانے اور
رابرٹ نیپیر کے فوراً تعاقب کرنے سے مرہٹون کی ریاست مین فی الحال خطرہ پیدا ہونے کا خیال بالکل دور ہوگیا
اِس سے بڑھکر عمدگی کی بات یہ ہوئی کہ آخرکار گورنمنٹ نے سپاہیون کے مسئلہ مین زیادہ کشادہ دلی سے پیش آنے کی
علامت ظاہر کی اور یہ علامت اُس طور پر ظاہر کی گئی جسکی بابت سر جان لارنس نے پیشتر ہی صلاح دی تھی -
پنجاب مین غیر مسلح سپاہی پندرہ ہزار کے قریب قریب تھے - یہ لوگ مشکوک اور شکی تھے اور جس جس
مقام پر پائے جاتے تھے وہان وہان اُنکی ذات سے خطرہ تھا اور جو لوگ خود اندیشہ مین تھے اُنکی باعث سے اُنکا اندیشہ
اور بڑھ جاتا تھا - بعض لوگ اس امر کے ساعی بھی پائے جاتے تھے کہ جس وقت غدر ختم ہو جائے تو سپاہیون کو

باستثناے چند پھر اُنکے عہدے دے دینا چاہیے - یہ تدبیر ایسی تھی کہ جس وقت اور جس طریقہ سے عمل مین لائی جاتی اُس سے خطرہ متصور تھا اور اِس اثنا مین بے انتہا پریشانی اور غلط فہمی پڑنے کا اُس سے اندیشہ تھا - دوسرے لوگون کی راے یہ تھی کہ بلا تمیز سب کو نکال دیا جاے لیکن جس منصفانہ رحیمانہ اور ساتھی اُسکے دور اندیشانہ طریقہ کی سر جان لارنس نے صلاح دی تھی اُسی کو سبقت حاصل ہوئی - اِس بات سے یقین حاصل کر کے کہ بہت سے سپاہی بیقصور تھے اور وقت کی دیوانگی مین مبتلا ہو کر ریلے مین چلے گئے اُنھون نے جہان تک اُنسے ہو سکا ہتھیار رکھوانے کے بعد اپنے امکان بھر اُنکے ساتھ کم سختی کی - علی الخصوص کاٹن صاحب کی اس تجویز کو کہ یہ سپاہی جبریہ طور پر پشاور کی عام سڑکون پر تعینات رکھے جائین اِس کام کے متعلق مخالفت اور خونریزی کا خیال کر کے اُنھون نے دست اندازی کی اور اِس سے بڑھکر حکام لاہور کی اِس تجویز مین اُنھون نے مخالفت کی کہ چھاؤنی میان میر کے سپاہی اِس طور سے قید کیے جائین جیسے سنٹرل جیل کے تمام مجرم قیدی تھے گو اُن سپاہیون کے ارادے کچھ ہون لیکن ہر ایک سپاہی ہتھیار رکھنے کے وقت سے لیکر اب تک اِن طول طویل مہینون مین اسطرح رہا ہوگا جس سے سو مرتبہ مرنا بہتر تھا -

ص ۳۱

ہم بیان کر چکے ہین کہ غدر کے کسقدر ابتدائی زمانہ مین سر جان لارنس نے لارڈ کیننگ سے استدعا کی تھی کہ سپاہیون مین جو لوگ ہمارے مخالف نہین تھے وہ اپنے اپنے مکانون کو بھیجدیے جائین اور آخر کار اب اُنکو اجازت دی گئی کہ جسطور مناسب سمجھین اِس کام کو انجام کرین - اسکے متعلق تمام باتون کا اُنکو اختیار دیا گیا اور اُنھون نے جو تدبیر کی وہ محض سیدھی سادی اور بے جوکھم تھی - تینون مقامون مین سے تین تین سو غیر مسلح آدمیون کے دو دو غول ہر روز روانہ ہوتے تھے اور ایک مسلح بدرقہ کے ساتھ ہر غول تین مختلف راستون سے فی یوم دس میل کے حساب سے سرحد کے اُس مقام کو جاتا تھا جہان سے ہر ایک کا وطن سب سے زیادہ قریب ہوتا تھا اور وہان سے اُن کو اجازت دی جاتی تھی کہ آپ اپنے مکانون کو چلے جائین[1] - اِس انتظام سے باغیون کے متفق ہونے کا ہر ایک خیال غیر ممکن ہو گیا - دسوین پلٹن متعینہ ڈیرہ غازی خان جو اب تک خیر خواہ رہی تھی اُسکے نسبت فساد اور پلٹن نمبر ۶۲ و نمبر ۶۹ متعینہ ملتان کے اُس سے زیادہ سنگین فساد (اور یہ دونون فسادات بلا وقت فرو کر دیے گئے تھے) پیدا کرنے سے سر جان لارنس کو یقین ہو گیا کہ اُن لوگون کا گھرون کو چلا جانا اب بہ نسبت سابق کے کم نہین بلکہ زیادہ ضروری ہے - پنجاب بدون اسکے کہ کوئی واردات واقع ہوئی چند ہفتون مین دشمنون سے صاف ہو گیا جنمین سے ہر شخص اور لوگون کے ساتھ کہین زیادہ خوفناک دشمن ثابت ہوتا لیکن اب باستثناے چند وہ صلح اور آشتی سے زمین جوتنے لگا یا پولیس کی حیثیت سے پھر ہمارا نوکر ہوا - علاوہ اسکے چند رجمنٹین جنسے کوئی وجہ شکایت نہین پیدا ہوئی تھی اور جن کے ہتھیار صرف احتیاطاً رکھ لیے گئے تھے عام سزا سے مستثنی کر دی گئین اور عزت کے ساتھ

[1] کیو برون صاحب کی کتاب پنجاب و دہلی جلد دوم صفحہ ۲۵۵ --

اُنکو اُنکے ہتھیار واپس ملے۔ دیسی پیادون کی پلٹن نمبر ۵۹ کے بارے مین نکلسن صاحب نے امرتسر مین ہتھیار رکھوانے کے وقت خود اپنے حاکم سے کہا تھا کہ غدر کے ختم ہونے کے بعد ان لوگون کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کیا جائے۔ پلٹن نمبر ۵۸ متعینۂ راولپنڈی کی حالت بھی ایسی ہی تھی جسکو سر جان لارنس نے باوصف اُسکے عارضی خوف کے ہتھیار رکھنے کی ترغیب دی تھی اور جسکی نسبت اُنکو ایک طور سے گویا اِس بات کا خیال ہوا کہ مین اُسکا محافظ ہون۔ اور مختلف باغی رجمنٹون کے متفرق دستون کی بھی یہی حالت ہوئی۔ یہ وہ لوگ تھے جنھون نے اپنے ساتھیون کے باغی ہو جانے پر اُنکی شرکت نہین کی جو خزائن اُنکے سپرد تھے اُنکی حفاظت کی اور اپنے افسرون یا افسرون کی ازواج و اطفال کی جانین اپنی جانون کو جوکھم مین ڈال کر بچالین۔ سر جان لارنس کی سفارش سے اِن دستون کی ایک نئی غیر قواعددان رجمنٹ تیار کی گئی اور اُسکا نام "وفادار پلٹن" رکھا گیا۔

اور انعامات (اور وہ کچھ تنگ دلی کے ساتھ نہین) راجگان پٹیالہ و جھیند و نابھہ اور کپورتھلہ کو دیے گئے جو بیوفائون مین وفادار نکلے تھے اور جنھون نے ایسے وقت ہماری مدد کی تھی جب ہماری کامیابی کی کچھ کچھ امید ہونے لگی تھی۔ اِس موقع پر جان لارنس خیال کر سکتے ہین کہ اُنھین کی حکمت عملی سے یہ دیسی رئیس ہمارے طرفدار ہو گئے تھے کیونکہ اُنھون نے جنرل انسن سے ایسے وقت فوراً حملہ کرنے پر اصرار کیا تھا جب ہر مقام کا ہر ایک سربرآوردہ فسر تاخیر یا مآل اندیشی کی راے دیتا تھا اور اگر اُنکے بیانات کو کامیابی نہ حاصل ہوئی ہوتی تو جمنا اور ستلج کے درمیان کے کل ملک مین بغاوت پھیل جاتی اور جن سردارون نے ہمارا اِسطور سے کام کیا تھا وہ باغیون کے طرفدار ہو گئے ہوتے۔ دہلی کے فتح ہونے کے زمانہ سے اُنھون نے گورنمنٹ عالیہ سے اِس امر پر اصرار کرنے مین کوتاہی نہین کی کہ سردارون کو فوراً صلہ دینا چاہیے اور صلہ ایسے طریقہ سے دینا چاہیے جسکو ہندوستانی فرمان روا جان کے برابر عزیز جانتے ہین یعنی انعامی اراضیات دینا چاہیے۔ آخرکار اُنکی سفارشون کی تعمیل کی گئی اور خیرخواہ راجاؤن کو ایسی شرطون کے ساتھ صلہ دیا گیا جس سے ہمارے اُنکے باہم رشتۂ اتحاد اور زیادہ مستحکم ہو گیا اور اُنھون نے قرب و جوار کے ڈاکوگروہون کی سرکوبی مین ہماری مدد کی ابتداے غدر مین چھ فیصدی سود کا جو قرضہ مختلف اضلاع پنجاب سے سر جان لارنس کے حکم کے بموجب وصول کیا گیا تھا وہ کسیقدر وقت سے (کیونکہ ٹکس تحصیل کرنے والون کا آنا کبھی گوارا نہین معلوم ہوتا اور زرپرست سکھ لوگون سے امید نہین تھی کہ وہ ایک مشکوک الاقتدار سلطنت کی مدد مین فوراً اپنا روپیہ دے دینگے) مگر بہرحال جس طرح ہو سکا لیا گیا۔ اور یہ بڑی ہماری حکمت عملی ثابت ہوئی۔ کیونکہ اُس سے ہمکو ایسے وقت سرمایہ مل گیا جب اُسکی سخت حاجت تھی اور اُس سے مالکان اراضی اور تجار ایسے رشتون سے ہماری گورنمنٹ کے شریک ہونے کے پابند ہو گئے جنکی قوت کے تسلیم کرنے مین وہ قاصر نہین رہ سکتے تھے۔ اور اب ایک سال کے اندر بڑی دیانتداری سے وہ روپیہ مع سود ادا کر دیا گیا جس سے وہ لوگ متحیر رہ گئے۔

ایک اور اصول پر جسکو ملک مشرق کے لوگ بخوبی جانتے ہین کہ ایک جماعت اُن منفرد اشخاص کے افعال کی جوابدہ ہے جن سے وہ شامل ہے سَر جَانْ لَارِنْسْ نے یہ حکم جاری کیا کہ ایک ضلع مین خاص خاص اشخاص کا جسقدر نقصان ہوا ہے وہ تمام ضلع پر جرمانہ کرکے اُسکی کُل تعداد سے ادا کیا جائے - اور اِس طور پر ایک سال کے اندر پنجاب کے ہر ایک خیرخواہ باشندۂ شہر کو اُس نقصان کا معاوضہ ملگیا جو اُسنے اُٹھایا تھا -

اِس بات کو مین ابھی بیان کرچکا ہون کہ فتح دہلی کے بعد خونریزی کی جو فریاد بلند تھی اور اب تک بھی اُن اضلاع مین جن پر ہماری حکومت نہین رہ گئی تھی جاری تھی اُس کے بارے مین جَانْ لَارِنْسْ نے کیا برتاؤ کیا -

لیکن ایک فریاد اور تھی جو انگلستان اور ہندوستان مین بھی بلند ہونے لگی تھی اور جسکے لیے فکر دوراندیشی اور استقلال اور ایک عیسائی مدبر ملک کے تحمل کی کُچھ کم ضرورت نہین تھی - یہ فریاد اب اِس بات کی بلند تھی کہ وہ تمام اصول جو عیسائیت کے خلاف تھے گورنمنٹ ہند سے اُٹھا دیے جائین - جس طور سے اس کام کا انجام ہوا اُسکے لیے تشریح کی ضرورت ہے - اِنگلش گورنمنٹ اب تک ہمیشہ اِس بات کے لحاظ کو قبول کرتی آئی کہ اپنی محکوم اقوام کے متضاد عقائد کے درمیان مطلقاً بے سروکاری رکھے - ابتدا سے زمانہ مین البتہ وہ اُس سے بہت تجاوز کرگئی تھی - کیونکہ جس حالت مین کسیقدر دوراندیشی کے خیال سے اور کُچھ کُچھ مذہبی لاپروائی سے اُس نے بعض نہایت بتذل دستورات یا ظالمانہ اور خلاف اخلاق مذہبی رسوم رعایا کو اعتدال اور جواز بلکہ حوصلہ بھی دیا تھا اُسی حالت مین اُسنے ہندوستان مین عیسائی مذہب پھیلانے کے قصد کے قاعدے کے ساتھ ممانعت کی تھی -

وہ دن اب گزرچکا تھا - عیسائی مشنریون کو اب بالکل اِس بات کا اندیشہ نہین رہا تھا کہ حکام لوگ اُنکی چشم نمائی کرینگے - لیکن انجیل کا پڑھانا اُن لوگون کے واسطے بھی جو اُسکے پڑھنے کے خواہشمند تھے تمام سرکاری مدارس مین منع کردیا گیا تھا اور جن لوگون نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا تھا اور صرف اپنی بولی کی وجہ سے اپنے ہمجنس ہم وطنون کی تحریک سے ہر قسم کی نوکری پانے سے ممتنع ہوگئے تھے اُنھون نے دیکھا کہ عمل مین اُنکے ہاتھون نے اُنکو ملازمت سے بھی ممتنع کردیا ہے -

لیکن اب غدر ہوگیا تھا جو باعث اس امر کا ہوا کہ لوگ کارروائیان کرنے کی طرف کُچھ غور و فکر بھی کرین - اور حکومت اور کارروائی کے متعلق بہت سے مسائل جو اب تک اصول مسلمہ متصور ہوتے چلے آئے تھے معرض بحث مین لائے گئے اور اِس انقلاب اعظم یعنی غدر کے سبب سے لوگ اُنکو جدید اور خوفناک اور شاید غلط رنگ آمیزی سے بھی تحقیق کرنے لگے ملازمان ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمرہ مین ایک غول ایسے آدمیون کا ہمیشہ رہا جنکے مذہبی عقاید بہت قوی تھے اور جو اپنا مذہب جماری کے پیچھے چھپانا نہین چاہتے تھے اور جو چینی کی حالت مین اکثر مشغل

ابتدائی زمانہ کے نیم عیسائی لوگون کے اپنے دل مین خیال کرتے تھے کہ آیا کمپنی اور حضرت عیسیٰ دونون کی اطاعت کرنا ممکن ہے یا اُن دونون مین سے کسی ایک کو منتخب کرلینا لازم ہے - یہ لوگ اصل مین اُس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے جو ایونجلیکل کہلاتا ہے - وہ ایک طور کا ایسا فرقہ ہے جو مثل فرقہ پیوریٹن کے جسکی وہ فرع ہے تنگ چشم اور شوا اور نامخیر ہو گیا ہے - لیکن انگلستان کی نہایت چرب زبانی اور بیدلی کے زمانہ مین جو مذہب کی کوئی صورت قائم رہ گئی ہے تو فقط اُسی گرمجوشی کے اعتقاد اور خالق و مخلوق کی دلی محبت کے سبب سے رہ گئی جو اُسکے خاص مروجین مذہب کا شیوہ ہے - اور یہ بھی اُنھین کا باعث ہے کہ چند نہایت مسلم اصلاحین طرز معاشرت کے متعلق اور بڑی بڑی کامیاب مذہبی سوسائٹیان اور حد سے بڑھی ہوئی اور بھاری انسٹی ٹیوشنین جنپر انگلستان فخر و مباہات کرتا ہے قائم ہوئین اور اب اُنکو ترقی ہوتی جاتی ہے -

جو لوگ اس قسم کے پکے مذہبی عقائد رکھتے تھے چند سال سے اُنکی تعداد ہندوستان مین بہت بڑھ گئی تھی اور پنجاب کی طرح کسی مقام مین اسقدر وہ ایک جگہ مجتمع نہین تھے - یہ وہ لوگ تھے جو کہتے تھے کہ خدا ہر مقام پر موجود ہے اور سب سے بڑھکر اُنھون نے اس غدر کے زمانے مین خدا کو حاضر و ناظر جانا اور اس بات کا خیال کرکے کہ غدر ہندوستان خدا کی طرف سے اُنکی قوم کا ایک امتحان ہے قدیم عبرانیون کے طور پر اُنھون نے نامستحسن باتون کو دریافت کرکے خارج کرنا شروع کیا - ان لوگون کا جان لارنس نے اپنے کو طرفدار پایا جو سب اُنکے رفیق تھے لیکن اُنکی ہمدردی ہر بات مین ہرگز نہین کی - سر جان لارنس کا مذہب نہایت سچا تھا بالکل بچون کا سا اعتقاد تھا - اُن سے بڑھکر شاید ہی کوئی شخص زیادہ سچا عیسائی کسی زمانہ مین رہا ہو - وہ جدھر جاتے تھے اُدھر خدا کو حاضر و ناظر خیال کرتے تھے - عمر بھر وہ ہمیشہ صبح کی نماز کے ساتھ انجیل پڑھا کرتے تھے اور اُسی کو اپنی نجات کا کافی وسیلہ خیال کرتے تھے لیکن وہ مذہبی امور پر بہت کم بحث کرتے تھے اور زیادہ متعصب مذہبی اشخاص کے گروہ مین جو فقرات مروج ہین اُنکو اور بھی کم استعمال کرتے تھے جو مذہبی فقرات وہ اپنی چٹھیون مین بیان کرتے تھے نہایت سیدھے اور طفلانہ طریقہ کے ہین غدر کے زمانہ مین وہ کثرت سے استعمال کیے جاتے تھے لیکن اُنکی عام حیثیت مین کوئی تغیر نہین کرتے تھے اور اس بارے مین اپنی آخر عمر تک اُنھون نے کبھی کوئی تغیر نہین کیا - اُنکے اکثر گاڑھے دوست جنھون نے اپنے مذہبی اصول مقرر کیے تھے اور جیسا اُنکے ہمجنسون کا دستور ہے کہ اس بارے مین گفتگو کرنے سے کبھی پہلوتہی نہین کرتے تھے اس امر خاص کے بارے مین اُنھون نے اکثر جان لارنس کے عیوب پر افسوس کیا ہے - اُنھون نے کم و بیش اپنی راہ پر لانے کا بہت کچھ قصد کیا اور ایک مرتبہ کچھ تو اُنکو ہنسی آئی اور کچھ حیرت دامنگیر ہوئی جب بعض لوگون نے جن سے اُنکو پوری ہمدردی نہین تھی اس بات کی ترغیب دی کہ وہ پلیٹ فارم پر جاکر مذہبی اجتماعات کے جلسہ پر ایک تقریر کرین اُنکو اُس زمانہ مین جب وہ غدر کے فرو کرنے کے بعد بہادرون کی طرح اپنے وطن کو واپس آتے تھے [illegible]

صفحہ ۳۱۱

سلہ یعنی نہایت پابند مذہب [illegible] متعصب

[illegible]

اور اُنکی واقفیت دیکھکر دم بخود رہ گئے تھے -

اب ہندوستان کے مذہبی اشخاص نے اِس بات پر غور کیا کہ اگر سپاہیون کو درحقیقت عیسائی مذہب سے کچھ واقفیت حاصل ہوتی تو وہ کبھی اس بات کی کوشش نہ کرتے کہ وہ واقفیت نہ پیدا کرین اُنکو کبھی یہ خیال نہوسکتا کہ اِنگلِش گورنمنٹ نے عرصہ تک لگاتار خارجی تدبیرین کرنے کے بعد اُنکو عیسائی بنانا چاہا تھا یہ بات بہت صحیح ہے اگر زمانہ امن وامان کا ہوتا تو اُسکے خلاف کوئی بات قابل بیان نہ تھی - لیکن زمانہ امن وامان کا نہین تھا اور خوف علی الخصوص مذہبی خوف کے زمانہ مین جتنی زیادہ ساقط الاعتبار لغو اور ناممکن بات ہوتی ہے اُتنی ہی جلد جنگل کی آگ کی طرح دُور دُور تک پھیل جاتی ہے - بہرحال جب رفتہ رفتہ غدر فرو ہوا تو ہندوستان مین مذہبی حکمت عملی کے یکقلم بدل دینے کی پکار مچگئی - پھر انگلستان کے مذہبی پلیٹ فارمون پر مبالغہ کے ساتھ اُسکا تذکرہ ہونے لگا اور آخر کو ہندوستان مین ہربرٹ اڈورڈس انگلستان کی صداؤن کی قوت ناطقہ بن گئے - ہربرٹ اڈورڈس سر جان لارنس کے ایک نہایت مشہور لفٹنٹ اور بڑے رنگین نگار اور جیسا کہ اِس سوانح عمری مین برابر بیان ہوتا گیا نہایت ہی رعب دار شخص تھے -

ہربرٹ اڈورڈس نے اپنے اُن دوستون سے جو پشاور مین اُنہین کی طبیعت کے پائے جاتے تھے صلاح کرکے اپنی مشہور یادداشت کو جو اِس بارے مین تھی کہ "نظم ونسق ممالک ہند سے وہ تمام اصول جو عیسائی مذہب کے خلاف ہین خارج کردیے جائین" مشتہر کیا - ہماری حکمت عملی کے متعلق جن باتون کو وہ خلاف عیسائیت بتاتے تھے اور جنکے اوپر انکا حاملہ کیا گیا تھا وہ یہ تھین کہ انجیل اور عیسائی مذہب کی تعلیم سرکاری مدرسون سے خارج کردی گئی - دیسی مذہبون کے لیے خزانۂ عامرہ سے وظائف مقرر ہین - ذات کی تخصیص تسلیم کی گئی ہے - سرکاری دفترون مین ہندوستانی تہوارون کی تعطیل ہوتی ہے - انگلش اشخاص ہندوؤن اور مسلمانون کے قانون سے اُنکے مقدمات فیصل کرتے ہین ہندوؤن اور مسلمانون کے مذہبی گشت شارع عام مین نکلتے ہین - گورون کو ہندوستان مین شادی کرنے کی ممانعت ہے اور گورنمنٹ تجارت افیون سے تعلق رکھتی ہے -

یہ بڑا بھاری پروگرام ہے مگر دیکھنا چاہیے کہ سر جان لارنس نے کیونکر اُسکا فیصلہ کیا جو کچھ مین بیان کرچکا ہون اُس سے صاف ظاہر ہے کہ اِس یادداشت مین بعض باتین ایسی تھین جن سے اُنکو دل سے اتفاق تھا - لیکن اُس مین بہت سی باتین ایسی بھی تھین جنکے بارے مین اُنکی راے موافق نہین بلکہ مخالف تھی اور ہر سمجھے مدبر کی راے یہی ہوتی یہان تک کہ خود اڈورڈس صاحب کے فرقہ کے لوگ اگر ٹھنڈی طبیعت سے خیال کرتے تو یہی راے ظاہر کرتے - اُنھون نے اِس یادداشت کا جو جواب لکھا ہے وہ بہت بسیط اور عاقلانہ ہے اور ایسا جواب اُنکے قلم سے شاذ ہی نکلا ہوگا - لیکن قبل اسکے کہ مین اسکے زیادہ ضروری فقرات کو محول کرون مین اُنکی دو ایک پرائیوٹ چٹھیون کے ذریعہ

ثابت کرونگا کہ مدرسوں مین انجیل کا جاری ہونا اور عیسائی مشنریوں کی دل سے تائید کرنا ان دو ایک باتوں مین وہ اڈورڈس صاحب کی راہ کے کیسے کیسے برابر چلتے تھے لیکن خاص کر انکو اس امر کے خیال کرنے مین اختلاف تھا (اور بہت کم لوگ اس بات سے انکار کرینگے کہ انکی رائے برسر صواب نہین تھی) کہ گورنمنٹ اسکولون مین انجیل ہرگز اسوقت تک نہ پڑھائی جائے جب تک طلبا یا ورثاے طلبا اس بارے مین اپنی صریحی خواہش ظاہر نہ کرین -

سر جان لارنس ٹریویلین صاحب کے نام کی چٹھی مین ۲ - جولائی ۱۸۵۸ء کو لکھتے ہین کہ -

آج کل اس بات کا بڑا جھگڑا پڑا ہے کہ ہمارے اسکولون مین انجیل جاری کی جائے یا نہ کی جائے - مین سمجھتا ہون کہ وہ جاری کی جائے اور اگر ہوشیاری اور احتیاط سے وہ پڑھائی جائیگی تو عوام الناس کبھی عذر نہ کرینگے - ہمکو صرف اس بات کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ انجیل کا پڑھنا لڑکون کے لیے اختیاری کر دیا جائے -

اور وہ اپنے دوست ولیم آرنالڈ صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن سررشتہ تعلیم پنجاب کو جنھون نے بڑے شد و مد سے اختلاف کیا تھا اور یہ حجت کرتے تھے کہ خود بانی مذہب عیسائی نے اس تدبیر کو ناپسند کیا ہے وہ لکھتے ہین کہ -

ص۲۱۳

مین یقین کرتا ہون کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی خواہش یہ تھی کہ اگر جبر یا فریب نہ کیا جائے تو انجیل کا جاری ہونا یقیناً آنحضرت کے پسند خاطر ہے - ہم کو یقین ہے کہ انجیل سچی ہے اور ہماری نجات کا وہی ایک وسیلہ ہے - ہمکو بیشک لازم ہے کہ رعایا کو اس سے واقف کرنے کی کوشش کرین - اگر ترک اپنے عقائد پر عمل کریگا تو وہ صرف قرآن پڑھنے کی صلاح دینے مین اپنے مذہب کا پابند ہوسکتا ہے لیکن اب اسکے یہ فعل غلط یا صحیح کیا یہ کسی بہت بڑے منصف کے تجویز کرنے کی بات ہے - میرے نزدیک انجیل کی ترویج جسقدر حکمت عملی کے لحاظ سے مناسب ہے اسیقدر اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے بھی قرین مصلحت ہے - اگر عاقلانہ اور منصفانہ طور سے انجیل پڑھائی جائے تو رفتہ رفتہ اس کتاب کو لوگ پڑھنے لگینگے - میرے دل مین یہ خیال اس وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ مشنریون کو کامیابی حاصل ہوئی ہے - پھر ہندوستان مین ہماری حکومت کی پختگی عیسائیت کے پھیلنے کی نسبت اور کسی بات سے زیادہ منحصر نہین ہے - ظاہراً آپ یہ خیال کرتے ہین کہ ہم لوگون کو عیسائی بنانے کا جو قصد کرتے ہین تو اسمین اعتدال مذہبی کے اصول کی تحریک ہوتی ہے - مین سمجھتا ہون کہ آپ کسی سرکاری عہدے پر ایک معزز شخص کی جگہ ایک قابل الزام اور عقلمند کی جگہ احمق اور محنتی کی جگہ کاہل شخص کو ترجیح دینے سے بھی کہہ سکتے ہین کہ ان اصولون کی تحریک ہوئی - میرے نزدیک یہ کل جھگڑا صرف ایک لفظ "اعتدال" مین آجاتا ہے - مین سمجھتا ہون کہ اسکے معنے درگذر کرنے کے ہین یعنی یہ کہ ہمکو مختلف عقائد کے لیے بنی نوع انسان پر سختی نہ کرنا چاہیے بلکہ تحمل کرنا چاہیے لیکن اس سے یہ مراد نہین ہوسکتی کہ ہم نرمی کے ساتھ ان لوگون کو جو ٹیڑھے راستے چلتے ہین راہ راست پر لانے کی کوشش نہ کرین -

اب مین انکے جوابات یا یادداشت سر ہربرٹ اڈورڈس صاحب کو صرف ان چند فقرات کے چھوڑنے کے بعد جو چندان ضروری نہین معلوم ہوتے بیان کرتا ہون -

مذکورہ بالا عنوانات (یعنی ہربرٹ اڈورڈس صاحب نے حکومت ہند کے متعلق وہ باتین خلاف عیسائیت جو اپنی یادداشت مین بیان کی ہین) وہ بیشک بہت جامع ہین اور اُن مین وہ ہر ایک بات داخل ہے جسکے بارے مین مذہب عیسائی کے متعلق برٹش گورنمنٹ کی کارروائی مشکوک یا قابل اعتراض ہے۔ آیا حقیقت مین وہ کہان تک وجود رکھتے ہین یعنی یہ کہ اُنمین سے بعض بعض امور کہان تک خلاف عیسائیت ہین اِس امر کے لیے غور مزید درکار ہے لیکن اسکے بارے مین صاحب چیف کمشنر کی راے اُن توضیحات سے ظاہر ہو جائیگی جو ہر عنوان کے ساتھ کی گئی ہے۔

۳۔ پس اولاً گورنمنٹ اسکولون اور کالجون مین انجیل پڑھانے کے بارے مین مجکو یہ بیان کرنا چاہیے کہ چیف کمشنر کے نزدیک اُن سب لوگون سے اِس تعلیم کا ایجاب کرانا چاہیے جو اُسکے حاصل کرنے پر رضامند ہون۔ انجیل کو صرف کالج کے کتب خانون اور اسکول کی الماریون ہی مین بند کرکے صرف اُن لوگون کے پڑھنے کے لیے نہ رکھ چھوڑنا چاہیے جنکو اُسکا پڑھنا پسند خاطر ہو۔ بلکہ اُسکو اُن تمام مقامات مین تعلیم کرنا چاہیے جہان معلم لوگ پڑھانے کے قابل اور طلبا پڑھنے پر رضامند پائے جاتے ہون۔ اجمالی بیان کے مطابق تو یہ اصول ایسا ہی ہے اور یہ ہر ایک عیسائی افسر کی عاقبتی پر منحصر ہے کہ ہندوستان کے ہر ایک گانون اور ہر ایک شہر مین اُسی اصول کا برتاو کیا جاے لیکن اندرونی ملک مین جو ہزارہا اسکول ہین اُنمین اِس کام کے انجام کرنے کے وسائل کہان کہان پائے جاتے ہین۔ فرض کیجیے کہ اگر طلبا انجیل سننے کے لیے آمادگی کرین تو اُنکو سنانے والا کون شخص ہے۔ کیا یہ کام منکر مدرسون کے سپرد ہوگا جو اکثر عیسائی مذہب کے دشمن ہونگے اور ہوسکتے ہین اور جو اِس کام کی سرپرستی ہی کرنے سے انکار نہین کرینگے بلکہ اُنکی وجہ سے اصلاح کی کوئی امید نہین ہوسکتی۔ یہ بیشک کہا جاسکتا ہے کہ انجیل کے پڑھانے کے لیے ترجمانون کی ضرورت نہین ہے بلکہ جس شخص کے سامنے وہ پڑھی جائیگی وہ اُسکو سمجھ لیگا لیکن اسپر بھی اُن مدرسون کے لیے جو عیسائی مذہب کے خلاف ہین ممکن رہیگا کہ مطالب مقدس کو ایک نامعززا ور ناجائز طریقہ سے پڑھین اور اُسوقت انجیل پڑھانے کی بہ نسبت نہ پڑھانا بہتر ہوگا۔ صلاح کار بھی اِس بات کو تسلیم کرینگے کہ اِس نامستحسن معیوب اور جعلی طریقہ کے پڑھانے سے یہ پڑھانا بہتر تھا۔ پھر اگر انجیل مناسب طور سے پڑھوائی جاے تو ہر شخص تسلیم کریگا کہ اسکے وسائل بدقسمتی سے بہت کم ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ اِس دقت پر کرنیل اڈورڈس نے بہت کم لحاظ کیا ہے۔ اُسپر صرف مسٹر مینکلیوڈ نے لحاظ کیا ہے جنکی تجویز ہے کہ انجیل کے کلاس صرف اُنہین مدرسون مین قائم کیے جاین جہان کوئی چیپلین یا اور عیسائی عقیدت مند یورپین خواہ دیسی اِس تعلیم کے اہتمام کے قابل پایا جاسکتا ہو۔ یہ بات تو یقینی طور پر معلوم ہوسکتی ہے کہ اِس قسم کے کسی اصول پر عملدرآمد کیا جاے لیکن یہ امر بادی النظر مین بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ ایسے معلم معدود سے چند مل سکتے ہین۔ لیکن اِس بات کی بیشک امید کی جاسکتی ہے کہ اُنکی تعداد بڑھ جاے اور بہت قرین قیاس ہے کہ ایسے خوش وضع اور دوراندیش ہندوستانی بھی پائے جاین جو (اگرچہ درحصل اُنکا اصطباغ نہوا ہو) عیسائی مذہب سے کوئی عناد رکھتے ہون اور اُنکو انجیل کے پڑھانے کا کام اچھی طور سے سپرد کیا جاسکے لیکن زیادہ سے زیادہ انجیل کے کلاس صرف قلیل گورنمنٹ اسکولون مین قائم کرنا چاہیے۔ صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین کہ ان معدودے چند اسکولون مین اُن سب لوگون کے

پڑھانے کے لیے جو پڑھنے پر رضامند ہون مندرجۂ بالا قسم کے ایک لائق شخص کو خاص انجیل پڑھانے کے لیے مقرر کرنا چاہیے۔ اِس بات کی بڑی امید پائی جاتی ہے کہ حاضری کم نہو گی لیکن گو حاضری کیسی ہی کم کیون نہو مگر کلاس قائم رہین تاکہ عیسائیت کے متعلق عوام الناس کے فائدے کا جو کام ہم پر فرض ہے اُسکا انجام ہوتا رہے اور امید ہے کہ اِس تدبیر کا نتیجہ اچھا پیدا ہو۔ انجیل پڑھانے کے جو کلاس بعنوان شائستہ جسقدر اسکولون مین ممکن ہوسکین اُن مین قائم کیے جائین اور وہ سررشتۂ تعلیم کی شاخ کے طور پر تصور کیے جائین۔ انسپکٹرون کو یہ کلاس اُسی طرح سے قائم رکھنے کی کوشش کرنا چاہیے جس طرح سے وہ اَور کلاسون کی ابتدائی اصلاحین کرتے ہین اور کتابون کی تمام موقت رپورٹون مین تصریح ہونا چاہیے۔ لیکن صاحب چیف کمشنر اِس بات کو تسلیم نہ کرینگے کہ جو اسکول بغیر عیسائی تعلیمات کے قائم کیے جائین اُن مین یہ دلیل کی جائے کہ بغیر انجیل کے درجہ کے اِسکول کا قائم ہونا ممکن نہین ہے۔ اگر گورنمنٹ کسی موضع مین بغیر اسکے کہ وہان انجیل پڑھانے والا کوئی شخص مل سکے اسکول نہ قائم کرے اور وہان لڑکے انجیل پڑھنے پر رضامند ہون تو اِس مین شک نہین کہ اکثر صورتون مین پہلے یہ شرط پوری نہوسکیگی اور نتیجہ یہ ہوگا کہ روشنی اور علم سے کافہ عوام محروم رہینگے۔ صاحب چیف کمشنر یقین کرتے ہین کہ اوّل درجہ ہندوستان مین خالص دنیاوی طریقہ کی تعلیم کا رواج مذہبی اثرون کے خلاف نہین ہے اور نہ یہ بات ہے کہ جبتک اُس تعلیم کے ساتھ دینوی تعلیم نہو اُسوقت تک دنیاوی تعلیم بیکار ہے۔ برخلاف اسکے ہندوستانیون مین انگریزی تعلیم کی اشاعت عیسائیت کی ترقی کی رہنما ہوگی۔ اوّل درجہ بالائی برہما کے مشنریون کی راے اعتماد کے ساتھ اِس بارے مین محول کی جاسکتی ہے۔ پس جس وقت متعدد یعنی تمام انجیل کے کلاس قائم ہوجائینگے اُنکی تعداد کی ترقی مین انتہا مرتبہ کی کوشش کی جائیگی اور قواعد تعلیم سے دنیا کے تمام لوگون پر ظاہر کردیا جائیگا کہ ہم انجیل کا پڑھانا اور سکھانا مقصود رکھتے ہین تو ہم بقول مشنر میکلیوڈ یہ امید کرسکتے ہین کہ ہماری دنیاوی تعلیم کے فوائد سے عوام الناس محروم نہ رہنے پائینگے۔ لیکن جہان تک دیسی مذاہب سے واسطہ ہے صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین کہ تعلیم کو خالصتًہ اور کلیتًہ دنیاوی ہونا چاہیے ان مذاہب کو سرکاری اسکولون مین نہ پڑھانا چاہیے یہ تعلیمات بیشک زائد از ضرورت ہونگی۔ دیسی اشخاص خود اسکے کافی وسائل رکھتے ہین اور اسمین اُنکو مدد کی حاجت نہین ہے۔ لیکن اگر اُنکو حاجت ہوئی تو ہمارا فرض ہے کہ اُنکو مدد دین لیکن عیسائیت کی کیفیت اور ہے۔ اُس مذہب سے دیسیون کو بغیر ہمارے واسطہ کے واقفیت نہین حاصل ہوسکتی اور جہان تک ممکن ہو ہمکو چاہیے کہ یہ مذہب علٰحدہ سکھائین کیونکہ ہم پر واجب و لازم ہے کہ جس مذہب کو ہم اپنے علم و یقین مین سچا سمجھتے ہین اُسکو اسپر ترجیح دین۔ لیکن جب ہم کہتے ہین کہ ہمارے اسکولون مین صرف عیسائی مذہب کی تعلیم ہونا چاہیے تو (صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین) ہمکو انجیل کے کلاسون پر حاضری کی قید اور پابندی نہ لگا دینا چاہیے۔ یعنی اگر کرنل اڈورڈس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک طالب علم جو اِسکول مین حاضر ہو اُسکو انجیل کے درجہ مین بھی حاضر رہنا چاہیے (بشرطیکہ ایسا کوئی درجہ ہو) تو صاحب چیف کمشنر اِس راے سے بالکل غیر متفق ہین جب تک حاضری اختیاری رہیگی

صـ ۳۱۵

اُسوقت تک لڑکے حاضر ہونگے اور جب جبر یہ ہوگی تو شک پیدا ہوگا اور کسیقدر اِس بات کا بھی خیال ہے کہ بنچین خالی ہوجائینگی اِسکے سوا صاحب چیف کمشنر بطور قاعدہ کلیہ یہ یقین کرتے ہین کہ اگر ہمارے انتظام اشاعت مذہب عیسائی مین جبر کی قسم سے کوئی بات شامل کی گئی تو اُس مذہب کے قواعد کی بیشک خلاف ورزی ہو جائیگی اور ہمکو بھی اِس بات کی اجازت نہین ہوسکتی ہے کہ اپنی نافرمانی سے فائدہ حاصل کرین - اچھی بات کے لیے بُرے وسائل کے عمل مین لانے سے خرابی متصور ہے اور جس موقع پر ہم لوگون کو ایک امر کی ترغیب دے سکتے ہین اُسی موقع پر اُنکے دل امر مذکور کی طرف سے متنفر ہو جائینگے -

۴- ثانیاً کرنل اڈورڈس اِس بات کے ساعی ہین کہ سرکاری خزانہ سے جو عطایا یا معافیات دیسی مذاہب کے لیے جائز رکھی گئی ہین وہ بالکل ضبط کرلی جائین - صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین کہ اِس سے بڑھکر ناممکن العمل کوئی بات نہین ہوسکتی ہے یہ سب عطایا سابق کے ہین بلکہ بہت سے قدیم زمانہ کے ہین ہمارے سابقین نے اُنکو روا رکھا مختلف مذاہب کی سلطنتون نے یکے بعد دیگرے اُنکو معزز خیال کیا رفتہ رفتہ وہ ایک قسم کی املاک ہوگئے اور بادشاہ وقت کی طرف سے اِس قسم کی ایک ذمہ داری اُن کی نسبت حاصل ہوگئی کہ عمدہ چال چلن کی حالت مین اِس معافی مالگذاری سے تعرض نہ کیا جائے جس وقت سلطنت ہمارے ہاتھ مین آئی تو ہم نے اُن عطایا کو مثل بعض مذہبی اِنسٹی ٹیوشنون کی املاک کے ٹھیک اُسیطرح سے تصور کیا جس طرح رومن کیتھولک ملکون مین کنونشن کی اراضیات اموال موقوفہ تصور کی جاسکتی ہین ہم نے اُنکی نسبت سوا اِسکے کچھ اور نہین خیال کیا کہ وہ ایک جایداد ہے جو بعض شرائط پر قبضہ مین ہے - اُنکو ہم نے یہ کبھی نہین خیال کیا کہ خواہ خود ہم نے یا مو ہوب الیہم یا عوام الناس نے مذہبی طور سے وقف کر دیا ہے - ہمین شک نہین ہے کہ ہم نے اِس قسم کے جدید عطایا نہین پیدا کیے اور جو پیشتر کے دیے ہوئے تھے اُنکے کم کرنے مین بھی جہان تک ہم سے ہوسکا ہم نے کوشش کی - پنجاب مین بہت سی جاگیرین جو حد سے زیادہ بڑھ گئی تھین گھٹا دی گئین - اگرچہ اِس بات کی احتیاط رکھی گئی کہ تخفیف اِسطور پر عمل مین آئے جس سے خلاف انصاف جبر کیا جائے - بعض صورتون مین جائداد موقوفہ ہر ایک افسر اِنسٹی ٹیوشن کی وفات کے بعد یکے بعد دیگرے گھٹا کر یہان تک کر دی گئی کہ کفایت کے ساتھ خرچ ادا ہوسکے - خیر خواہی اور نیک چلنی کی شرط لگا کر ہم نے اُنکی پولیٹکل وقعت اور اثر گھٹا دیا - الغرض ہم نے کسی طرح سے اُنکو ترقی کرنے کا حوصلہ نہین دلایا - لیکن اب بالکل اُنکو باز یافت کرلینا ایک عہد شکنی ہے (کیونکہ کم و بیش قانونی اجازت سے ہم نے خود اُنکی ذمہ داری کی) اور وہ ضبطی جائداد کے مشابہ ہے اور اِس بنیاد پر اُنکو ضبط کرلینا کہ وہ اِنسٹی ٹیوشنین منکرون کی ہین گویا منکرون کو ایذا پہونچانا ہے - یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ عیسائی مذہب مین اِس قسم کی ایذا رسانی کی متماثل کوئی بات داخل یا جائز ہوگی - اِس بات کا خوف البتہ ہے کہ ہماری جانب سے اِس قسم کا اگر کوئی قصد کیا جائیگا تو اُسکو خود ناکامی حاصل ہوگی ہمارا دین کریم کا انصاف ایسے ملکی نفاق کی شکل مین ظاہر ہوگا جو ملک بھر مین پھیل جائیگا اور ایسی نفرت کی کیفیت مین ظاہر ہوگا جس مین ہر ایک ذی اختیار یا دیوان کا فرقہ حکومت کو مبتلا ہوتے ہوئے فوراً دیکھ سکیگا - اِس قسم کی تدبیر سے عیسائیت کو شیوع تو نہین بلکہ برخلاف اسکے اور تنزل پذیر ہونے کا

[illegible]

گمان ہے اور ہمکو لوگ ہمیشہ ایک ناجائز غارتگری کے بانی مبانی تصور کرتے رہینگے لوگ جو ہم پر اعتماد کرتے ہین تو اُسکی اول وجہ ہمیشہ یہی خیال کی گئی ہے کہ ہم نے تمام فرقہ کے لوگون سے جو ہمارے متضاد ہین اپنے برابر بلا رو رعایت تصور کیا ہے — یہ ہمیشہ ہماری قوت کے ستونون کا ایک ستون رہا اور اسی کے ذریعہ سے ہم نے لکھوکھا آدمیون کو اپنے اختیار مین رکھا ہے — یہ تحمل اور منصفانہ ناطرفکشی بالکل ہمارے عقیدۂ مذہب کے موافق ہے اور صاحب چیف کمشنر یقین کرتے ہین کہ کل عیسائی مذہب کے اشخاص اسی کارروائی کے عمل مین لانے کی صلاح دینگے — آیا اس کارروائی پر عمل کرنے کی حالت مین ہم اپنے خاص عقائد مین کافی طور سے مستعد اور سرگرم رہے یا نہین رہے یہ ایک غور کرنے کی بات ہے — چیف کمشنر کو شبہہ ہے کہ ہم لوگ اس بارے مین جیسا کہ کرنل اڈورڈس اور دوسرے اشخاص یقین کرتے ہین غافل رہے لیکن وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ آیندہ کے لیے اُس سبق سے جو حال کے واقعات نے ہمکو سکھایا ہے ہمکو اپنے اطوار کی تحقیقات کر کے اُنمین اصلاح کرنے کی ضرورت ہے — اس امر کے متعلق مجکو یہ بات بھی بیان کرنا چاہیے کہ جب سے پنجاب ہمارے قبضہ مین آیا اُسوقت سے ہمارے افسر منکرین کے مشنریون یا انسٹی ٹیوشنون کے انتظام سے متعلق یا اور کسی طرح سے سروکار رکھنے والے نہین رہے — اگر اس قسم کی کوئی بات کبھی چیف کمشنر کو معلوم ہوئی تو اُنھون نے فوراً اُسکا خاتمہ کر دیا —

۵ — ثالثاً اعتراف قومیت کے بارے مین معلوم ہوتا ہے کہ عوام الناس کے ایک گروہ کے خیال مین گورنمنٹ نے قومیت کو ایک ایسے طریقہ سے مسلمۂ عام تصور کیا ہے کہ جس سے اُسکے ضرررسان اثرون کو اشتعال اور وسعت حاصل ہوسکتی ہے اور قومیت کا وجود کسیقدر اس اعتراف پر منحصر ہے — لیکن اصل تو یہ ہے کہ سواے فوج بنگالہ کے گورنمنٹ نے کسی خاص طریقہ سے قومیت کو جائز نہین رکھا ہے اور اُسکا اقرار یا انکار اس غیر معمولی انسٹی ٹیوشن سے کوئی واسطہ نہین رکھتا ہے — یہ بیشک ہوا ہے کہ برہمنون اور راجپوتون کی اکثر بلا شرکت غیرے بھرتی ہوئی ہے کیونکہ ایک زمانہ مین فی الحقیقت وہ تمام لوگون سے جو بھرتی ہوسکتے تھے قوی اور توانا اور عمدہ تھے اور ظاہرا اخلاق اور صفات مین بھی وہ بڑھے ہوے تھے اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ ایسے سپاہیون کی اولاد مین تھے جو ابتدا مین پہلے پہل ہماری فوج مین لڑے تھے — چونکہ اس قسم کے بکار آمد اور نوکری کے خواہان لوگ اودھ مین کثرت سے پائے جاتے تھے تو اکثر وہین کے لوگون کی بھرتی ہوتی تھی — رفتہ رفتہ یہ دستور کہ برہمن اور راجپوت ہی قریب قریب بلا شرکت غیرے بھرتی کیے جائین ایسا جاری ہو گیا اور ہمارے افسرون کے دلون پر یہ بات ایسی جم گئی کہ بطور قاعدہ کلیہ وہ اور اقوام کے آدمیون کو نہین بھرتی کرتے تھے اور اسی طور پر قریب قریب ایک ہی قوم ایک ہی زبان اُنھین اضلاع اُنھین مقامون اور علی العموم اُسی قبیلہ اور اکثر ایک ہی تعلق اور رشتہ کے اور ایک ہی آئین کی جمعیتین اسطور سے باہم گھل گئین کہ جیسے حقیقی یا عمزاد بھائیون مین ربط ہوتا ہے اور ایک عام خیال سب کا ہو گیا — اور مزید بران بنگال کی قواعددان فوج کے درمیان بڑی یکجہتی اور آپس مین بڑی گاڑھی محبت تھی — یہ یقینی بات ہے کہ قومیت کا تعصب اسوجہ سے زیادہ ہوا کہ افسرون نے قومیت کا بڑا خیال کیا — لیکن آیندہ کے لیے اس غلطی سے بچنے کے واسطے

ضرور نہین ہے کہ بعض بعض قومون کا لحاظ کیا جائے اور دوسرون کو غصہ دلایا جائے - ہمکو نہ مذہب عیسائی اور نہ صائب
حکمت عملی کی رو سے اس بات کی اجازت مل سکتی ہے کہ دونون مین سے کسی ایک بات کو عمل مین لائین - باینہمہ دیسی فوج کے
بھرتی کرنے مین ہمکو قومیت سے انکار نہ کرنا چاہیے - اگر صورت معاملات اسطرح سے چھوڑ دی جاتی تو نتیجہ یہ ہوتا کہ بعض قومین جو درحقیقت
زیادہ فوجی صلاحیت رکھتی تہین جیسے راجپوت و برہمن اُنکو غلبہ ہو جاتا اور سابق کی غلطی پھر تازہ ہو جاتی - ہم کو قومون کے
بھرتی کرنے مین اِس بات کی یادداشت اور انتظام رکھنا چاہیے کہ ہر ایک رجمنٹ مختلف اقوام کی مختلف تعداد اشخاص سے
بھرتی کی جائے کسی خاص قوم کے لوگون کو سبقت نہ دی جائے علی الخصوص اعلیٰ درجہ کی قومون کو بیجا رسوخ نہ دیا جائے
اسمین شک نہین ہے کہ ضروری امر یہی ہے کہ ٹھاکر وب اور برہمن ایک ساتھ فوج مین رکھے جائین لیکن ٹھاکرولون کی نسبت
صاحب چیف کمشنر تحریر فرماتے ہین کہ آیا فوج بنگالہ مین دونون قومون کے لوگون کا ایک رجمنٹ مین بھرتی کرنا ممکن ہے
یا نہین - اِس بات کا اگر قصد کیا جائے تو ہماری فوج سے بہت سے ایسے لوگ نکل جائینگے جنکے رکھنے کی ہمکو بڑی ضرورت ہے
لیکن ٹھاکرولون کی رجمنٹ کا بھرتی کرنا بخوبی ممکن ہے - رنجیت سنگھ کی سکھون کی فوج مین ایسا ہی کیا گیا تھا اور غدر کے بعد
پنجاب مین پھر اسکی آزمایش ہوئی - ہمکو کسی امر کا خیال کر کے اِس سے باز نہ آنا چاہیے - لیکن گو قوم اعلیٰ یا ادنیٰ درجے کی ہو
ہر حالت مین یہ ایک قاعدہ کلیہ مقرر کر دینا چاہیے کہ کسی شخص کے مذہب مین اگر دست اندازی نہ کی جائیگی تو ساتھی اُسکے
یہ بھی ہوگا کہ قومیت خواہ کوئی اور سبب کسی جنگی خدمت یا کسی اور مناسب کام (جو ضرور ہو) کے انجام کرنے مین مانع نہوگا -
ہندوستانی اشخاص جو عیسائی مذہب قبول کر چکے ہون اُنکی رجمنٹون کے بھرتی ہونے کا جب زمانہ آئیگا تو یہ بڑی خوشی کی بات
ہوگی لیکن عموماً احاطۂ بنگال کے لیے یہ وقت ابھی بہت دور ہے - اِس اثنا مین عیسائی مذہب والے لوگ اگر اپنے کو فوج مین
بھرتی کرانا چاہتے ہون تو اُسکو منظور کر لینا چاہیے - لیکن صاحب چیف کمشنر یقین کرتے ہین کہ سلطنت کے بعض حصے
ایسے ہین جہان عیسائی رجمنٹین بھرتی ہو سکتی ہین جیسے جنوبی اضلاع جزیرہ نماے ہندوستان کارن چھوٹا ناگپور کشن گڈھ وغیرہ
جو شاید بنگال کی سرحد پر ہین - اگر ایسا ہو تو صاحب چیف کمشنر بہت تاکید سے ان لوگون کے بھرتی کرنے کی راے دینگے -
اس تدبیر کی ضرورت جس عبارت سے بیان کی جائے مبالغہ آمیز نہین خیال کی جا سکتی ہے جسوقت اِس قسم کی فوج
زیر کمان ہوگی تو اُسوقت یہ بات کہی جاسکیگی کہ برٹش حکومت کی نئی جڑ ہندوستان مین قائم ہوئی ہے - ہندوستانی سپاہیون کے
عیسائی ہونے کی بابت بہت صحیح بیان کیا گیا ہے کہ رعایا کے دوسرے گروہون کے مقابلہ مین فوج بنگالہ پر مشنریون کا
بہت کم اثر پڑا ہے - سپاہیون کے لیے اِس امر کی آسانی پیدا کرنا چاہیے کہ اگر وہ چاہین تو مشنریون سے صلاح و مشورہ
کر سکتے ہین جو سپاہی وعظ سننے اور کتابین پڑھنے کے شائق ہون مشنری لوگ اُنکو دے سکتے ہین لیکن کل رجمنٹ مین
وعظ کا کہنا قابل اعتراض ہے - اسوقت جو مزاج ہندوستانیون کا ہو رہا ہے اُسکے لحاظ سے کوئی رجمنٹ ایسی
بھرتی نہین ہو سکتی ہے جسکے سپاہی خوشی سے اِن تدبیرون کو منظور کرین - بگمان غالب اِس قسم کی کوئی تدبیر عمل مین نہین آسکتی ہے

ص ۳۱۹

اگر کسی طرح سے اُسکی تعمیل ہو سکے تو وہ صرف گورنمنٹ کے ذریعہ اور گورنمنٹ کے اثر سے ممکن ہے۔اس صورت مین گورنمنٹ کو اپنا اختیار عیسائی بنانے کے انجن کے طور پر عمل مین لانا پڑیگا اور اِس قسم کی حکمت عملی اصولاً اس تدبیر سے ممتاز نہوگی کہ دنیاوی صلون یا داب یا ایذارسانی سے عیسائی مذہب پھیلایا جائے۔ یہ بیانات ہندوؤن اور مسلمانون کی اُن رجمنٹون سے البتہ متعلق ہین جو خاص اپنے فرقہ کی پابند ہین مگر ہماری فوج مین نیم وحشیون کی رجمنٹین بھی ہوسکتی ہین جو کسی قطعی مذہب کی پابند نہین ہین یہ اگر عیسائی وعظ سننے سے ناخوش نہون تو کچھ عجب نہین ہے اور اِس صورت مین بہت ضرور ہوگا کہ اُنکے گروہون کے سامنے وعظ کہی جائے اور اِس بات کا ہر ایک موقع ملحوظ رکھنا چاہیے کہ وہ ایک جگہ جمع ہون اور آپس مین ایک دوسرے سے اُسکی صداقت بیان کرین۔اگر جائز طریقون سے ایک ایک کرکے سپاہی عیسائی کیے جائینگے تو یہ شکر کا مقام ہے۔لیکن صاحب چیف کمشنر خیال کرتے ہین کہ جو سپاہی اسطور سے عیسائی ہوجائین اُنکو علی العموم ایک معزز طریقہ پر اُنکی رجمنٹون سے علیحدہ کرکے اور کوئی کام دینا چاہیے یا ایسے مقام کی سپاہ مین تبدیل کرکے بھیجدینا چاہیے جہان وہ عیسائی ساتھی پاسکین۔اگر وہ اپنے منکر ساتھیون کے ہمراہ رہ جائینگے تو اُن پر خراب اثر پڑیگا اور اُنکی زندگی تلخ ہوجائیگی۔ اگر وہ فوج مین رکھے جائینگے تو اِس سے سپاہیون کا دل عیسائی مذہب کی طرف بہت کم رجوع ہوگا بلکہ اُنکے دل مین ایک اشتعال پیدا ہوگا اور وہ گورنمنٹ پر اعتماد نہ کرینگے۔صاحب چیف کمشنر کی راے ہے کہ جو شخص عیسائی ہوگیا ہو اور اپنی فوجی جگہ پر رہ سکتا ہو وہ وہان سے تبدیل نہ کیا جائے۔لیکن اُسوقت جب کسی شخص کے رہنے سے اُسکے تمام ساتھیون کے فیما بین ایک ظلم ہوتا ہو۔ایسے شخص کو اُس جگہ رکھنا بالکل عیسائیت کے خلاف ہے۔سول محکمہ کی جانب متوجہ ہوکر صاحب چیف کمشنر بیان کرتے ہین کہ اِس محکمہ مین قومیت کا ایسا لحاظ نہین کیا گیا ہے قواعددان پولیس اور اِسی طرح کی اور ادنی درجہ کی نوکریون مین قومیت کا لحاظ بہت کم کیا جاتا ہے اور اعلیٰ درجہ کی قوم کے لوگ اُن مین بہت کم ہین اگرچہ بطور قاعدہ کلیہ وہی ادنی درجہ کی قومین یہاتی یا غیر قواعددان پولیس مین پائی جاتی ہین اور اِس آخری صیغہ مین بہت ہین۔کچھ یہی بات نہین ہے کہ صرف سول افسرون نے تقسیم اقوام کی طرف توجہ رکھی ہو بلکہ یہ امر اپنے فطرتی طریقہ پر چھوڑ دیا گیا اور اِسی وجہ سے بعض برہمن بعض راجپوت بعض اوسط درجہ کی قوم کے لوگ اور بعض مسلمان پائے جاتے ہین۔دیسی افسران عمال علی العموم کایستھ اور بنیے یعنی تجارت کرنے والی اور لکھنے پڑھنے والی قوم سے پائے جاتے ہین اور ان لوگون کے سوا معدودے چند برہمن اور مسلمان بھی ہین۔جب تک تعلیم اور لکھنے پڑھنے کا علم صرف کایستھ اور بنیون پر اسطرح سے محدود رہیگا اُسوقت تک خواہ مخواہ فضیلت دنیا لازم ہوگی۔دیسی جوڈیشیل افسرون اور دوسرے اعلیٰ درجون پر مسلمان کثرت سے ہین۔اگر دیسی عیسائی لوگ چاہینگے تو اِس صیغہ مین بھی اُنکو نوکری مل سکتی ہے لیکن صاحب چیف کمشنر اِس راے مین مسٹر ٹیکر صاحب سے اتفاق کرتے ہین کہ ہمکو دیسی عیسائیون کو نوکری دینے مین علی الخصوص اُس حالت مین جب خودنمائی کے ساتھ اُنکو دی جائے تو اِس بات سے خبردار رہنا چاہیے کہ صرف دنیا کی طمع سے یہ لوگ عیسائی نہونے پائین۔کرنل اڈورڈس ظاہرا یقین کرتے ہین کہ خدا کروب

صفحہ ۳۲ج

ادنا ادنی درجہ کی اور اقوام کے لوگ عدالتون مین آنے سے محروم ہین اور کرنل موصوف کو ایسا کوئی موقع یاد نہین ہے جب اِس گروہ کا کوئی شخص بحیثیت گواہ عدالت مین گیا ہو۔ لیکن صاحب چیف کمشنر اپنے تجربہ کے مطابق بہت سی ایسی صورتون کو یاد کرسکتے ہین جب یہ لوگ مقدمات مین مدعی مدعا علیہ اور گواہ کی حیثیت سے بھی حاضر ہوے۔ انکو یقین ہے کہ ایسا اکثر ہوا کرتا ہے۔ ان لوگون کو عدالت مین حاضر ہونے سے باز رکھنے کے لیے کوئی شے محرک نہین ہوسکتی ہے لیکن اسپر بھی دیسی افسران عمال اُنکے ساتھ بحقارت پیش آتے ہین اور ہمارے افسرون کو لازم ہے کہ جہان کہین ایسا خیال پایا جائے اُسکو روکین اور یہ بات ہرگز روا نہ رہنے دین۔ اِس عنوان کے متعلق مجکو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ ہمارے مالی انتظام کی رو سے ادنی درجہ کے لوگ اعلیٰ درجہ کے لوگون کی نسبت زیادہ تر مرفہ الحال ہین۔ ادنی درجہ کے لوگ محنت اور زراعت مین مشغول رہتے ہین اور اکثر یہ ہوا ہے کہ اُنکو ایسے امور مین کامیابی حاصل ہوئی ہے جنمین اُن سے بہتر درجہ کے لوگون کو بالکل ناکامی ہوئی۔ یہ کیفیت خاص کر پنجاب کی ہے جہان کے برہمن اور راجپوت کاشتکاری مین کمتر کامیاب ہوتے ہین۔ یہان اگر کسیطرح کی ترجیح دی جاسکتی ہے تو ادنی درجہ کے کامون کو دینا چاہیے۔ آخر مین کرنل اڈورڈس نے یہ راے دی ہے کہ جیلخانہ کے قیدیون کا ذات کو کھانے پینے کے انتظام سے نہ بگاڑنا چاہیے۔ مین دیکھتا ہون کہ ملک پنجاب مین اِس انتظام سے قیدیون کی ذات مین کوئی خلل نہین پڑتا ہے کیونکہ تمام کھانا برہمن پکاتا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہو تو بھی کسیقدر دقت اور خرچ برداشت کرنے کے بعد جیلخانہ سے نکل کر پھر اپنی ذات درست کرسکتا ہے۔ پس یہ خیال بہت مناسب طور سے کیا جاسکتا ہے کہ عارضی طور پر نقصان ذات کا واقع ہونا بھی گویا ایک جزو سزا ہے۔

۱۴۔ رابعاً کرنل اڈورڈس صاحب کی یہ تجویز ہے کہ سرکاری دفترون مین دیسی تہوارون کی جو تعطیلین ہوتی ہین اُن سب کو موقوف کردینا چاہیے۔ صاحب چیف کمشنر اِس تجویز کو صائب نہین تصور کرسکتے اور مسٹر میکلیوڈ بھی اُسکے خلاف ہین ان تہوارون کے ایام کی تعداد کو محدود کردینا چاہیے کہ جس روز ہندوون خواہ مسلمانون کی خاص تقریب ہو صرف اُس روز تعطیل رہے۔ لیکن اِس امر سے تو ہم ہرگز انکار نہین کرسکتے کہ وہ اپنی تقریبون مین شریک ہون۔ اِس سے انکار کرنا اصل مین بمنزلہ اسکے ہے کہ ہندوستانی آدمی اُس وقت تک ہماری نوکری نہین کرسکتا ہے جب تک اپنا مذہب ترک نہ کردے۔ عیسائی مذہب کے کسی اصول سے اسطور پر منکرین سے مخالفت کرنا جائز نہین ہوسکتا ہے۔ عیسائی لوگ مسلمانون کی سلطنت مین بھی دنیا کے مختلف حصون مین بکثرت نوکر ہین۔ اگر اُنکی ملازمت اِس شرط پر مشروط کی جاے کہ کرسمس ڈے اور گڈ فرائی ڈے کو بھی اُنکو کام کرنا پڑیگا تو وہ اپنے دل مین کیا کہینگے پس دیسی اشخاص کی ملازمت کے بارے مین بھی انجیل کے اِس اصول کی پابندی لازم ہے کہ "آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند"۔ اِس عنوان کے متعلق اِس امر کے بیان کرنے سے بھی مجکو غفلت نہ کرنا چاہیے کہ سُپریم گورنمنٹ کے حکم نافذہ کے بموجب اِن علاقون مین اتوار کے دن تمام سرکاری دفاتر بند رہتے ہین اور کل سرکاری کام معطل رہتا ہے۔

۷۔خامساً کرنل اڈورڈس کی یہ راے ہے کہ ہم اپنے فوجی اور سول انتظامات مین بڑی تاکید کے ساتھ اب تک شاستر اور شرع کی پابندی کرتے ہین۔ لیکن اس راے سے صاحب چیف کمشنر اتفاق نہین کرتے۔ اسکے خلاف مسٹر میکلیوڈ نے جو راے ظاہر کی ہے صاحب چیف کمشنر اُس سے بہت متفق ہین۔ قانون فوجداری کے متعلق خود کرنل اڈورڈس نے بڑی تحقیقات اور لیاقت سے ثابت کیا ہے کہ ۵۰ برس کے عرصہ مین ہمارے واضعان قانون نے مخالفت اور موافقت کر کے فقہ اسلامیہ سے ہر ایک قابل اعتراض کو کیونکر خارج کر دیا ہے۔ ممکن ہے کہ ہمارے قوانین فوجداری ہند مین بہت سے عیوب ہون اور اُنکی جگہ جدید مجموعہ تعزیرات ہند کا قائم کرنا زیادہ تر مناسب ہو۔ لیکن اسپر بھی جن اصولون پر عملدرآمد ہوتا ہے وہ اخلاق اور تہذیب کے موافق ہین۔ سول قانون کے بارے مین لفٹننٹ کرنل اڈورڈس نے لکھا ہے کہ ہمارے سوا اور جو فاتح ہوتا وہ پیشتر سے اپنا قانون جاری کر دیتا۔ اب صاحب چیف کمشنر جہان تک فاتح اقوام کی تواریخ اور حکمت عملی کو سمجھتے ہین اُسکی رو سے یقین کرتے ہین کہ یہ راے غلط ہے۔ اسمین شک نہین کہ فاتحون نے جن معاملات کو ضروری تصور کیا اُسمین اُنھون نے ہمیشہ اپنے ہی قواعد جاری کیے لیکن خاص سول معاملات مین جو شاہی حکمت عملی سے سروکار نہین رکھتے ہین اور صرف رعایا کے فیما بین علاقہ رکھتے ہین صاحب چیف کمشنر کے نزدیک ہر زمانہ اور ہر ملک کے فاتحون نے اقوام مفتوح کو اپنے خاص مقامی قوانین کی عملدرآمد کی اجازت دی ہے۔ ہم نے ہندوستان مین (اور اسی طرح دوسرے ممالک متبوعہ اور نوآبادیون مین بھی) یہی کیا ہے اور ہمکو لازم ہے کہ برابر یہی کارروائی جاری رکھین۔ بہت سے ضروری مسائل وراثت وغیرہ مین دیسی قوانین مثل اور اقوام کے قوانین کے عمدہ ہین اُنکو فسوخ کرنا اور بجاے اُنکے اپنا قانون جاری کرنا غیر ممکن العمل ہے اور اگر کسی طرح سے اُسپر عملدرآمد ہو سکے تو بھی ایک طور کا ظلم اُس سے متصور ہے جو مذہب عیسائی کے بالکل خلاف ہے۔ صاحب چیف کمشنر اس بات کو یقین نہین کر سکتے کہ کرنل اڈورڈس بھی اس حد تک تجاوز کر کے اپنی تجویز کا نفاذ چاہینگے۔ بعض شاخین قانون کی البتہ ایسی ہین جن کے بارے مین دیسی قوانین غیر ممکن ہین اور ان صیغون مین انگلش قانون کے جاری کرنے کی تجویز بہت مناسب ہے۔ باینہمہ دیسی قوانین مین دو باتین اس قابل ہین کہ جب اُنکا عملدرآمد ہو سکے تو اصلاح کی جاے۔ یعنی ایک کثیر الازدواجی اور دوسری عقد نکاح نابالغان بذریعہ والدین متعاقدین۔ یہ نہین کہا جا سکتا کہ یہ دستورات بالکل ہی خلاف تہذیب ہین کیونکہ وہ کم و بیش یہودیون اور اُن کے سرداران قبیلہ مین بھی جاری تھے اور یہ امر کہ عیسائی مذہب مین وہ جاری نہین رکھے گئے فی نفسہ اس امر کا مانع نہین ہو سکتا کہ منکرین مذہب عیسائی اُسکو اختیار کرین۔ اگر ہم بزور قانون معاملات مین اس بنیاد پر دست اندازی کرینگے کہ وہ عیسائیت کے خلاف ہین تو ہم مرتکب اس امر کے ہونگے کہ لوگون کو دنیوی امور کے لیے عیسائی ہونے پر مجبور کرین۔ لیکن کثیر الازدواجی اور بچپنے کی شادی تمدنی اصول کے لحاظ سے قابل اعتراض ہے اور عوام الناس کی بہبودی مین بہت خلل ڈالتی ہے پس صاحب چیف کمشنر اُس وقت بہت خوش ہونگے جب بشرط امکان یہ ترمیمات جاری ہو جائینگی۔ لیکن فی الحال یہ ممکن نہین ہے کیونکہ لوگ اُن دستورات کو جان سے لگائے ہوے ہین اور بعض ہنگامے اسکے لوگ اُن سے

ص ۳۲

محروم ہونے وقت جان دینے پر مستعد ہو جائینگے - لیکن عوام الناس کا مزاج اگر کبھی دھیما پڑا یا اگر ہمکو اُن لوگون مین ایک ایسی
جماعت کے پیدا کر دینے مین کامیابی حاصل ہوئی جو اِن ویسی قوانین کے خلاف ہو تو قانون جاری کرنے کا اُس وقت موقع
پیدا ہو جائیگا - اِس عنوان کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ واضعان قانون ہند نے ہندو بیوون کے قانون نکاح کے
جاری کرنے اور نو عیسائیون کی سِوِل معذوریون اور قانونی مجبوریون کے رفع کرنے سے دو بہت بڑے بھاری کام کیے ہین -

۸ - ساوساً کرنل اِڈورڈس اِس بات کے ساعی ہین کہ منکرون اور مسلمانون کے مذہبی گشت بحراست پولیس شاہراہ عام
صف بستہ نہونے پائین - اِس بات سے صاحب چیف کمشنر بالکل متفق الراے ہین اور مین یہ بیان کرنا چاہتا ہون کہ اُنکی
راے ہے کہ اِس امر مین اور بھی تجاوز کیا جائے اور مذہبی گشت یکقلم شاہراہ عام مین نکلنے سے ممنوع کر دیے جائین - یہ امر کچھ
مذہبی امور کے لحاظ سے نہین ہے بلکہ صرف ایک کارروائی پولیس کی ہے - دیسی لوگ خود اِس بات سے بخوبی آگاہ ہین

ص ۳۲۳

کہ اِن مذہبی گشتون سے مختلف المذہب فرقون کے مابین اور عداوت بڑھتی ہے عمدہ انتظام ہونے کی حالت مین بھی سخت جھگڑے
پیدا ہوتے ہین - اور ایسے موقعون پر جو خونریزی نہین ہوتی تو یہ صرف انگلش سلطنت کا رعب ہے - اِن گشتون کی ممانعت مین
مذہبی رسوم کے متعلق کسی طرح کی دست اندازی متصور نہین ہے اور ممکن ہے کہ مسلمانون کا محرم بھی بغیر گشت نکلنے کے انجام ہوسکے
اِس انسداد کے عملدرآمد کے متعلق صاحب چیف کمشنر کو یقین ہے کہ وہ ایک مناسب استقلال اور صائب راے سے دہلی مین بھی
جہان بڑی دھوم دھام اور اعتقاد سے محرم کے دنون مین تابوت نکلتے ہین اسکی ممانعت کر سکتے ہین - اِس عنوان کے متعلق
کرنل اِڈورڈس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایکٹ ۱۸۵۶ء کی رو سے جسمین فحش تصویرات کے نکلنے کی ممانعت ہے بتون کی تصویرین
ممنوع کر دی گئی ہین - صاحب چیف کمشنر اِس امر سے اتفاق کرتے ہین کہ اِس قسم کی ہر ایک استثنا ساقط الاثر کر دی جائے
اگر کوئی صورت اِس طرح کی نکالی جائے جو عام تہذیب مین علانیہ مخل ہو تو ایسے موقع پہ قانون کا موثر ہونا لازم ہے -

۱۳ - بحث کے لیے جو مختلف امور درج کیے گئے تھے اُنپر نظر ثانی ہو چکی - قبل اِس چٹھی کے ختم کرنے کے مجکو بیان کرنا چاہیے
کہ ۱۸۵۷ء کے ہولناک سانحہ کے بعد سر جان لارنس کو بھی مثل اور اشخاص کے اِس بات پر نہایت غور کے ساتھ
لحاظ کرنے کی ترغیب ہوئی کہ برٹش لوگ قوم عیسائی سے ہو کر ہندوستان مین عیب و قصور کی کن باتون کے مرتکب ہوے -
جو امور کرنل مذکور کے مراسلہ مین بیان کیے گئے ہین اُن پر غور کرنے مین صاحب چیف کمشنر تہ دل سے اِس بات کے
دریافت کرنے کی کوشش کرینگے کہ بحیثیت عیسائیت ہم پر کیا کرنا واجب و لازم ہے ان امور کو ہماری ناقص راے اور سمجھ کے
ذریعہ سے خیال کر کے چیف کمشنر موصوف کسی اور بات کے خوف کرنے بغیر انتہا تک اُنکی پیروی کرنے کی کوشش کرینگے
اگر ہم اِس کام مین ہاتھ لگائینگے تو خدا کے فضل سے اُسکا انجام چندان دشوار نہوگا - اِس بات کی تجویزات بیشک مرتب کی گئین
کہ عیسائی سلطنت کو اُنکا عمل کرنا نہایت ضرور ہے لیکن اُنکی تعمیل فی الواقع نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہے لیکن زیادہ غور کرنے سے
معلوم ہوگا کہ یہ تجویزات عیسائیت سے تعلق نہین رکھتی ہین بلکہ بالکل اُسکے خلاف ہین - سر جان لارنس دل سے یقین کرتے ہین

کہ وہ تمام تدبیرین جو دراصل سچی عیسائیت سے متعلق ہین ہندوستان مین عمل مین لائی جاسکتی ہین اور انسے برٹش سلطنت کو
کچھ خطرہ نہین ہے بلکہ برخلاف اسکے اُسکی پائداری کے حق مین مفید ہین - صاحب چیف کمشنر کو یقین ہے کہ عیسائیت کی باتین
عیسائی طریقہ سے جب عمل مین لائی جائینگی تو اُن سے منکر لوگ مخالف نہونگے - اِس قسم کی باتون مین ایسے اوصاف ہین
جو بے اعتقادی نہین پیدا کرسکتے ہین اور نہ اُن سے مخالفت زیادہ ہوسکتی ہے - نقصان اور خطرہ اُس وقت پیدا ہوتا ہے
جب امور خلاف عیسائیت عیسائیت کے نام سے عمل مین لائے جاتے ہین - ملکی جھگڑون تناقض تدابیر خیالات اور
خودغرضی کی اُمید و بیم کے درمیان جس سے انسانی انصاف مین غلطی واقع ہوتی ہے صفائی کے ساتھ اِس امر کا دریافت کرنا
مشکل ہوجاتا ہے کہ عیسائی مذہب کی رو سے ہم پر کیا لازم اور کیا نہین لازم ہے جسوقت یہ معلوم ہوجائے تو پھر اُسکا تعمیل کرنا
باقی رہ جاتا ہے - سر جان لارنس کو اِس بات سے بخوبی اطمینان ہے کہ جو علاقے اُنکے زیر حکومت ہین اُن مین وہ اُن تمام
تدبیرات کو جو درحقیقت عیسائیت کے اعتبار سے فرض ہین گورنمنٹ کی جانب سے عمل مین لاسکتے ہین - اور اُنکو یہ بھی یقین ہے
کہ اِن تدبیرون سے کوئی خطرہ نہوگا مخالفت کے بدلے موافقت پیدا ہوگی اور آخر مین لوگون کے مابین رہتی پھیل جائیگی -

۱۴ - آخر مین صاحب چیف کمشنر ساعی ہین کہ اِن تدبیرون اور اِس حکمت عملی پر جب گورنمنٹ عالیہ بخوبی غور کرکے
کوئی بات تجویز کرے تو اُس سے علانیہ اقرار کیا جائے اور تمام سلطنت ہند مین اُن پر عملدرآمد ہو - تاکہ عملدرآمد مین اختلافات اور
جابجا امتحاناً مخالفت کی کوششین نہون جن سے فی الحقیقت یقینی طور پر بے اعتقادی بڑھتی ہے - اور لوگ دیکھ سکین کہ ہماری
کارروائیان ناگہانی یا خلاف اعتقاد نہین ہوتین - اور لوگ اِس بات کو دیکھ سکین کہ ہم لوگون مین ایسا اتفاق اور ربط پیدا ہوگیا ہے
جو اُس عیسائی قوم کے شایان ہے جسکی کوشش یہ ہو کہ اپنا فرض منصبی ادا کرے -

۱۵ - اِس مراسلہ کے بھیجنے مین مجکو یہ بیان کرنے کی ہدایت کی گئی ہے کہ کرنل اڈورڈس کی اصل یادداشت کو
صاحب چیف کمشنر نے بشرط ضرورت ایک موقع پر استعمال کرنے کے لیے انگلستان کے ایک مقام اعلی کو روانہ کردیا ہے اور
اسواسطے صاحب چیف کمشنر کی رائے ہے کہ جہان تک جلد ممکن ہو اِس رپورٹ کی ایک نقل انگلستان بھیجدینا نہایت قرین مصلحت ہے -

آر ٹمپل

سکرٹری چیف کمشنر پنجاب

اِس عظیم الشان مراسلہ مین بعض فقرات ایسے ہین جو اسوقت کی سمجھ کے مطابق مذہبی اعتدال کے موافق نہین ہین -
اگر ایسا نہوتا تو ایک تعجب کی بات تھی کیونکہ اعتدال کے خیال کو ضرور ترقی ہونا چاہیے تھی اور پچیس برس کے عرصہ مین
جب سر جان لارنس نے اُسکو لکھا تھا اُسکے متعلق بہت کوششین کی گئین لیکن اصول اب تک وہی ہین - اور
سر جان لارنس کی مطمئن مدبری اور سیدھے سادے اور سچے عیسائی خیالات نے جو خاص کرکے مندرجہ بالا
بیش بہا فقرات سے جن پر لکیر کی گئی ہے ظاہر ہوتے ہین اُنکو اُن غلطیون اور خطرون سے بچالیا جنہین اڈورڈس صاحب

اور اُنکے بعض رفقا اپنے جوش و خروش کی وجہ سے ضرور مبتلا ہو جاتے۔ اڈورڈس صاحب کی تجویزات سے جیساکہ جان لارنس بڑے مذاق سے کہا کرتے تھے "وہ گاڑی اُلٹ پلٹ جاتی"۔ اُسپر عمل کرنا خواہ مخواہ خلاف انصاف اور خلاف انصاف ہونے کی وجہ سے ضرور خلاف عیسائیت ہوتا۔ اور صرف اِس خیال سے چند برس بعد جب بحیثیت گورنر جنرل جان لارنس کو لفٹنٹ گورنری پنجاب کے لیے ایک امیدوار کی تلاش ہوئی تھی تو اُنھون نے اڈورڈس صاحب کے دعوون پر جو اُسی طرح سے بدرجہ اولیٰ افضل تھے ڈونلڈ میکلیوڈ صاحب کے دعوون کو ترجیح دی تھی کیونکہ ڈونلڈ میکلیوڈ صاحب کے مزاج مین نرمی اور عاقبت اندیشی اڈورڈس صاحب سے زیادہ تھی۔ ہم ابھی یہ بیان کر چکے ہین کہ جان لارنس نے مسجدون اور مندرون کو کس طرح سے بچا دیا تھا جنکے منہدم کر ڈالنے کی بابت غدر کے جوش و خروش مین اُن کے بہت سے دوستون نے اصرار کیا تھا۔ اور ایسے معزز مذہبی اعتدال کا خیال اُس وقت بھی جان لارنس کو ہوا تھا جب گورنر جنرلی کے زمانہ مین اُنکو معلوم ہوا کہ غدر کے زمانہ سے آگرہ کی مسجد صرف اِس حیلہ سے اب تک بند رہی کہ وہ قلعہ کے قریب تھی اور اسواسطے عوام الناس فساد کرنے کی حالت مین اُسکے اندر اپنی حفاظت کر سکتے تھے۔ اُنھون نے حکم دیا کہ وہ فوراً کھول دی جائے اور اُسکے ذیحق مالکون کو واپس ملے اور آج تک جان بیٹن (جنھون نے بحیثیت کمشنر آگرہ اسکی اطلاع دی تھی) اور جان لارنس (جنھون نے یہ ناانصافی دور کی تھی) کا نام مسجد کے نمازی ہر روز نماز کے وقت لیا کرتے ہین اور اُس سے ایک بات اور بھی ثابت ہوتی ہے کہ ملک پر جو ہمارا قبضہ قائم ہے تو مذہبی اعتدال کے باعث سے قائم ہے اُسکے خلاف کسی کارروائی سے نہین قائم ہے اور اِس سے بڑے بڑے متعصب لوگون کے دل مین بھی ہماری جگہ ہو گئی ہے۔

مندرجۂ بالا کاغذ کی تاریخ ۱۱ اپریل ۱۸۵۸ء ہے۔ اور ہم کہ سکتے ہین کہ اِس زمانہ کے قریب حضور ملکہ معظمہ کی صائب راے اور سچے خیال نے اُسی طرح سے حضور ممدوحہ کو بھی بعض اُن فقرات کی مخالفت کرنے پر آمادہ کیا جنکی نسبت تجویز کیا گیا تھا کہ حضور ممدوحہ عنان سلطنت ہند اپنے دست مبارک مین لیتے وقت اُن فقرات کو استعمال کرین۔ لارڈ ڈاربی نے اُس اشتہار کے مسودہ مین جو اُنھون نے حضور ممدوحہ کی خدمت مین پیش کیا تھا ہندوستانی مذہبون کی بیخکنی کے متعلق حضور ممدوحہ کے اختیار کا تذکرہ کیا تھا اس فقرے پر حضور ممدوحہ نے فوراً بڑی سختی سے اعتراض فرمایا اور اُسکے بدلے ایک نہایت تعریف کے قابل فقرہ اِس مضمون کا تجویز فرمایا کہ حضور ممدوحہ کو خاص اپنے مذہب کی جو الفت ہے وہ ہندوستانیون کے مذاہب اور دستورات مین دست اندازی کرنے کے قصد کی مانع ہوگی جو حضور ممدوحہ کو اپنے مذہب کے برابر پیارے ہین۔ اور جس وقت آخر کو یہ فقرہ منظور ہوا اور بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۱۸۵۸ء ہندوستان مین مشتہر ہوا تو اُس سے لوگون کو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور اشتہار بھر مین سب سے نمودار رہا۔ چنانچہ فرمان شاہی کی عبارت یہ ہے۔

ص ۳۳۶

عیسائی مذہب کے حق ہونے پر مستحکم وثوق کرنے اور اس بات سے کہ مذہب سے انسان کو تسلی حاصل ہوتی ہے بشکرگزاری اعتراف کرنے کے بعد ہم اپنی رعایا مین سے کسی شخص پر اپنے عقائد کی پابندی لازم گردا ننے کے حق اور خواہش دونون سے یکسان طور پر دست بردار ہوتے ہین - ہم ظاہر کرتے ہین کہ ہماری شاہی مرضی اور خوشی یہی ہے کہ مذہبی اعتقاد یا اعمال کی وجہ سے ہماری رعایا سے کسی شخص کے ساتھ کسی طرح نہ رعایت کی جائے نہ رنج دیا جائے اور نہ خلل اندازی کی جائے بلکہ ہر شخص ایک طور پر بلا رورعایت قانونی آزادی سے مستفید ہو - اور ہم اُن تمام اشخاص کو جو ہمارے تحت حکومت ہین نہایت تاکید سے فہمایش اور ہدایت کیے دیتے ہین کہ وہ ہماری رعایا مین سے کسی کے مذہبی عقیدے یا عبادت مین حارج نہون ورنہ ہمکو انتہا سے زیادہ روحی صدمہ ہوگا -

اِن عالیشان جملون سے لارڈ کیننگ اور سر جان لارنس کو یکسان اطمینان ہوا - اور اُنسے ایک طرف تو عیسائی مشنریون کو کامل آزادی حاصل ہوگئی اور اِدھر ہر مذہب اور ہر قوم کو ہندوستان کی مذہبی آزادی کا میگنا چارٹا مل گیا -

ص ۳۳۷

باب ہشتم

اعتراف خدمات

جنوری ۱۸۵۸ء لغایت فروری ۱۸۵۹ء

ہندوستان مین سر جان لارنس کے کام کا زمانہ اب قریب اختتام پہونچتا جاتا تھا - امن وامان کا سکہ تمام صوبہ پنجاب مین بیٹھتا جاتا تھا - اور دیر کے ساتھ نگر درستی کے ساتھ باقی جزیرہ نماہین بھی امن وامان قائم ہوتی جاتی تھی - ملک پنجاب کی خاص خاص مشکلات طے ہوگئی تھین یا اب طے ہوتی جاتی تھین - ہندوستان کی حکومت جو اتنے عرصہ سے کمپنی کے اختیار مین تھی اور اِس آخری زمانہ مین اِس خوش اسلوبی کے ساتھ کی گئی تھی اب اُسکے اختیار سے نکل کر ارکین سلطنت کے ہاتھ مین آگئی تھی اور اُنکے ذمہ سب جوابدہی تھی اور اُنھین کا سارا اختیار تھا - اور سر جان لارنس آخرکار دور سے اُس آرام کی راہ تکنے لگے جس کی اُنکو اتنے عرصۂ دراز سے حاجت تھی اور جو اتنے زمانہ سے ملتوی رہی تھی - فتح دہلی کے بعد جو مبارکبادین کثرت سے جان لارنس کے پاس آتی تھین اُنکو وہ ایسے طریقہ سے قبول کرتے تھے جو اُنھین سے خصوصیت کامل رکھتا تھا - مثلاً ۱۸ - نومبر ۱۸۵۷ء کو جان بیچر نے جو مبارکبادی تھی اُسکے جواب مین وہ لکھتے ہین کہ -

میرے لیے بہترین صلہ جو مین پاسکتا ہون وہ کامیابی ہے جس نے ملک پنجاب مین صرف میری ہی کوششون کو نہین بلکہ ہم سب لوگون کی کوششون کو سربلند کردیا - مجھکو اور کسی بات کی تمنا نہین ہے اور اسواسطے مین نا امید نہین ہوسکتا ہون -

انسان کے لیے یہ کیا کم ہے اگر لوگ خیال کرین کہ اُسکی زندگی بیکار نہین گئی اور اپنے ہمجنسون مین اُسکی ذات سے فائدہ ہوا۔

سر ہربرٹ ایڈورڈز کو بتاریخ ۱۵۔ دسمبر وہ لکھتے ہین کہ۔

میری ذاتی اغراض کے متعلق آپ نے جو امور بیان کیے ہین اُنکا شکریہ ادا کرتا ہون۔ بااینہمہ مین خود پیشین گوئی نہین کر سکتا کہ ملک سندھ میرے زمانہ مین پنجاب سے ملحق کر دیا جائیگا۔ جس کام مین نفع خلائق متصور ہو اُسکے متعلق مین اپنے امکان کی ہر ایک بات کرنے پر مستعد ہون۔ اور جب تک پنجاب کی باگ میرے ہاتھ مین ہے خدا کی مدد سے اُسوقت تک تمام معاملات درست رہینگے۔ لیکن مین ضعیف اور ناتوان ہوتا جاتا ہون اور اکثر خیال کرتا ہون کہ اب وہ وقت قریب آتا جاتا ہے جب مجکو اپنا بوریا بستر سنبھال کر یہان سے راہی ہونا پڑیگا۔ گو ہر شخص علی قدر مراتب محنت کرتا ہو لیکن اُسکی ترقی نام کو بھی نہین ہوتی ہے۔ گورنمنٹ بڑی بڑی تحریرین بڑی بڑی توجیہین بڑی بڑی تفصیلین مانگتی ہے اور جسوقت یہ سب کر دیا جاتا ہے تو اُسوقت بھی کانون پر جون نہین رینگتی“۔

مبارکبادون کے ساتھ خطابات بھی آئے گو ویسے بھاری نہین تھے جن کے پانے کا وہ تمام اشخاص جو سر جان لارنس کی کارگزاری سے واقف ہوے اُنکو مستحق سمجھتے تھے۔ ماہ دسمبر ۱۸۵۸ء مین لارڈ پامیسٹن کے ذریعہ سے اُنکو خبر ہوئی کہ ”نایٹ گرینڈ کراس آف دی باتھ“ کا خطاب ملنے والا ہے۔ لارڈ پامیسٹن نے لکھا تھا کہ ”گورنمنٹ حضور ملکہ معظمہ اِس خطاب کے دینے مین بہت خوش ہے اور جسوقت یہ خبر مشتہر ہوگی تو علی العموم عوام الناس بھی خوش ہونگے“۔ اور لارڈ کیننگ نے حسب ضابطہ اعلان دینے مین یہ لکھا۔

”دو برس پیشتر جب مین آپ کو خطاب ”آرڈر آف دی باتھ“ کے ملنے کا واسطہ ہوا تھا اُسکی نسبت اِس موقع پر حضور ملکہ معظمہ اور آپ کے مابین عطاے خطاب کے واسطہ بننے کا مرجح حق رکھتا ہون کیونکہ یقیناً مجھ سے بڑھکر کوئی شخص اِس بات کو بہتر نہ جانتا ہوگا کہ اِس عزت افزائی کے آپ کسقدر مستحق ہین اور کوئی شخص اُن خدمتون کی بابت مجھ سے بڑھکر شکرگزار ہونے کی وجہ نہ رکھتا ہوگا جنکے سبب سے یہ خطاب ملا ہے اور نہ کسی شخص کو مجھ سے زیادہ اِس بات کی خوشی ہوگی کہ اعلیٰ ترین دربار سے اُن خدمتون کا اعتراف کیا گیا“۔

ماہ مارچ ۱۸۵۹ء مین سر جان لارنس کو اطلاع ملی کہ شہر لندن کی آزادی اُنکو مرحمت کی گئی۔ اور اُس تحریر کے جواب مین اُنھون نے مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کیے۔

مجھکو یقین ہے کہ ایک روز مین گلڈ ہال مین استادہ ہونے کو اپنی خوش قسمتی تصور کر سکونگا اور آپ سب صاحبون کا اِس قدردانی کی بابت شکرگزار ہونگا۔ اِس بات کے سمجھنے کے لیے کہ مین نے نہایت گاڑھے وقت مین اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے اور اپنے ملک کی عزت اور مقاصد قائم رکھنے مین کوشش کی ہے سب سے بڑھکر جس صلہ کے پانے کی مین خواہش کر سکتا تھا وہ اِس بات کا معلوم ہونا تھا کہ میرے ہموطن مجھ سے ہمدردی کرتے ہین اور میری محنتون کا اعتراف کرتے ہین۔

اُسکے بعد کی فصل برسات مین اُنکو خطاب بیرونیٹ دیا گیا اور اسکے تھوڑے ہی دنون کے بعد انکو سپریم کونسل کی ممبری ملی - اس اعتراف خدمات کے بارے مین لارڈ اسٹینلی نے لکھا کہ -

اس ڈاک مین مجکو صرف اتنی ہی مہلت ہے کہ آپکی چٹھی کی بابت آپکا شکریہ ادا کرون اور اس بات کی خوشی ظاہر کرون کہ مجھ سے اور آپ سے سرکاری طور پر تعلق پیدا ہوا - آپکو معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ نے ایک (اگرچہ مین جانتا ہون کہ صرف ایک ناکمل) ذریعہ سے کوشش کی ہے کہ آپ نے ہندوستان اور سلطنت انگلستان کے متعلق جو بیش قیمت خدمتین کی ہین اُنکا اعتراف کرے - مجکو یقین ہے کہ ابھی اُن خدمتون کا خاتمہ نہین ہوا اور اب جو کچھ آپکے پیشکش کیا جاتا ہے وہ صرف اُس مطالبہ کی ایک قسط ہے جو آپکی ذات کو واجب الوصول ہے -

ص ۳۲۹

سر جان لارنس کی چٹھیون کے طرز بیان سے اس بات کو دریافت کرکے کہ سر جان لارنس جس وقت اعزاز کے ساتھ موقع مل سکتا ہو انگلستان کو واپس آنے کا قصد رکھتے ہین لارڈ اسٹینلی نے دوسری ڈاک مین جدید انڈین کونسل مین ایک جگہ دینے کی بابت اُن سے ایجاب کیا -

پچھلی ڈاک کے ذریعہ سے آپکی جو چٹھی مجکو ملی اُس سے اس بات مین کوئی شبہہ نہین رہتا ہے کہ آپکی دلی خواہش یہی ہے کہ جس وقت ہندوستان کے معاملات اجازت دے سکین تو آپ وطن کو واپس آئیے - اس بات کو سوا اسکے مین کچھ اور نہین تصور کرسکتا کہ سرکار کے لیے یہ ایک بڑی بدقسمتی کی بات ہے - اور مین اس خیال سے صرف اُسی حالت مین اتفاق کرسکتا ہون جب مجکو اس بات کی امید واثق ہے کہ آپکی یہ کنارہ کشی عارضی ہوگی اور اس سے آپ مین اُس کام کے کرنے کی قوت پیدا ہو جائیگی جسکے انجام ہونے کی آپ کے ہاتھ سے انگلستان امید رکھتا ہے مین سمجھتا ہون کہ اگر آپکی خواہش یہی ہو کہ کنارہ کشی کیجیے تو آپ کو انگلستان مین رہ کر ہندوستانی معاملات کے انتظام مین اپنی مدد (اور ایسی بیش قیمت مدد کوئی بھی نہین دے سکتا ہے) سے دریغ نہ کرنا چاہیے - اور اسواسطے جب پنجاب کے معاملات درست ہو جائین لارڈ کیننگ آپ کو جدا کرسکین اور آپ کو وطن آنے کی خواہش اُسی طرح باقی رہے تو مین نے آپکا نام یہان کی مجوزہ کونسل ہند کے ممبرون مین بشرط منظوری حضور ملکہ معظمہ (اور آپ کے معاملہ مین یہ منظوری صرف نام کے لیے ہے) درج کرلیا ہے ....-

باینہمہ قطع نظر آپ کے طرز تحریر اور قطع نظر اپنی اس خواہش کے کہ آپ میرے رفیق ہون مین اب بھی امید کرتا ہون کہ آپ کی صحت آپ کے موجودہ کام کے انجام کرنے کی اجازت دے سکے اور اُس صورت مین بھی مجکو معلوم نہین ہے کہ کوئی شخص آپ کی جگہہ قائم ہوسکتا ہے - چھ برس پیشتر ہم مین سے کسی شخص کو اس بات کا خیال بھی نہین ہوا تھا کہ کون وقت آتا ہے اور نہ یہی گمان تھا کہ سکھ لوگ جنکی طرف سے اب تک ہمکو ہندوستان مین خطرہ ہے اُسکے محافظ ہونگے - مجکو خوب معلوم ہے کہ ان لوگون کی تعداد بڑھنے اور حوصلہ پیدا ہونے مین کسقدر خطرہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یکبارگی ہندوستانی سپاہیون کی جگہہ اُچک کر اُنھین کی ایسی کارروائی اور اپنی قوت کا خیال کرنے لگینگے لیکن جب تک اُن کے لیے شغل موجود ہے اُس وقت تک اُنکی طرف سے

ہمکو کوئی اندیشہ نہین ہے۔ مصیبت اُسوقت شروع ہوگی جب ان لوگون کو ادھر اُدھر دیکھنے اور اپنے انجام پر غور کرنے کی فرصت ملیگی۔

ہوم گورنمنٹ ہند مین جو کچھ تبادلہ ہونے والا ہے وہ صرف ظاہر مین بڑا معلوم ہوتا ہے اصل مین کچھ نہین ہے۔ جدید کونسل ڈائرکٹرون کی قائم مقام ہوگی صرف اتنا فرق ہوگا کہ اب سے وزیر ہند اُن کے ساتھ نشست کریگا علیحدہ نہ بیٹھیگا۔.....

اس سال اور پارسال آپ نے بذات خاص جو کارگزاری کی ہے اُسکے متعلق جو کچھ میرے دل مین ہے اُسکا بیان مین نہ کرونگا لیکن آپ میری اِس بات کو یقین جانیے کہ ہندوستان اور دوسرے مقامات کی سیاحی کی جو جو باتین مجکو یاد ہین اُن سب مین کسی سے مجکو اِسقدر لطف نہین ملتا ہے جسقدر اُس ہفتہ کے حالات سے ملتا ہے جس ہفتہ مین مین لاہور مین آپ کا شریک صحبت رہا اور جسکے بعد پھر ہزارہ کے کیمپ مین آپ کے بھائی سے ملاقات کی۔

آپ کا مخلص ہمیشہ اپنا
دوست صادق

اِسٹینلی۔

ص ۳۳

جو ایجاب اسطور پر کیا گیا تھا اُسکو سر جان لارنس نے آیندہ موسم بہار یا ایسے وقت تک کے لیے جب وہ ہندوستان سے روانہ ہوسکتے تھے قبول کیا لیکن اِس اثنا مین اِس سے بھی معزز تر خطاب یعنی پیرج جسکی نسبت لفظاً ہر طرح سے لارڈ اِسٹینلی نے اشارہ کیا تھا نہین آیا۔ سر فریڈرک کری چیرمین کورٹ آف ڈائرکٹرس اپنی سرکاری اور غیر سرکاری حیثیت مین گورنمنٹ سے اِس امر پر اصرار کرنے مین خاموش نہین ہوسکے کہ سر جان لارنس نے جو خدمتین کی ہین اُنکا معقول صلہ یہی ہے کہ جان لارنس کو پیرج کا خطاب عطا کیا جائے۔ لیکن اس بات کو دیکھکر کہ اُس وقت وزرا اِس خطاب کے دینے پر مائل نہین تھے صاحب ممدوح نے قصد مصمم کرلیا ہے کہ کورٹ آف ڈائرکٹرس کو بہرحال اپنے امکان بھر کوشش کرنا چاہیے۔۔ اور قریب قریب اپنی جان پر کھیل کر اُنھون نے بالاتفاق ایک رزولیوشن صادر کیا جسکو کورٹ آف پروپرائٹرس نے اپنے ایک آخری اور نہایت نامی گرامی ملازم کی طرف سے بالاتفاق رائے بحال کیا۔

رزولیوشن کی عبارت یہ ہے۔

سر جان لیرڈ میر لارنس۔ جی۔ سی۔ بی۔ جنکی مجمل پرزور اور عاقلانہ تدبیرون سے پنجاب کا ایک غدر عظیم فرو ہوگیا۔ اور ایک عالمگیر انقلاب کے زمانہ مین امن و امان کے ساتھ صوبہ قائم رہ گیا اور جو اپنی غیر معمولی کوششون سے سپاہیون کی وردی بہم پہونچانے اور دور و دراز مہمون کے لیے سامان جنگ جمع کرسکنے اور اسطور پر دہلی کے دوبارہ فتح کرنے مین خاص مدد دی اور پھر ہماری فوج کو فتحیاب رکھا اُنکی اعلیٰ درجہ کی قابلیتون کے صلہ مین اور بطور ثبوت اِس امر کے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے اُن کے اس طول طویل اور مشہور زمانہ ملازمت مین اُنکی کارروائیون کو انتہا سے مرتبہ کا بیش بہا تصور کیا ۲۰۰۰ پونڈ سالانہ کا ایک وظیفہ اُنکو دیا جائے اور یہ وظیفہ اُس تاریخ سے شروع ہو جب وہ اپنی ملازمت سے کنارہ کش ہون۔

اس رزولیوشن کو سر فریڈرک کری چیرمین کورٹ نے جو سر جان لارنس کے دوست تھے اور لوگون کو یاد ہوگا کہ قبل الحاق پنجاب وہ لاہور کے رزیڈنٹ تھے تجویز کیا تھا اور اس سبب سے بسبب مقامی اور ذاتی واقفیت کے جان لارنس اور اُنکی کارگزاریون کو بہت عمدہ طور سے بیان کرسکتے تھے کپتان ایسٹوک ڈپٹی چیرمین نے اُسکی تائید کی۔ یہ صاحب جان لارنس سے اب تک بذات خاص شناسائی نہین رکھتے تھے لیکن اُن کے واپس آنے کے زمانہ سے وقت وفات تک اب اُنکے بڑے دوست اور انتہا سے مرتبہ کے رفیق ہوگئے والیکہ ابتدا سے عمر مین صاحب موصوف نے سر چارلس نیپیر کی جابرانہ پُرجوش کارروائیون مین جو بمقام سندھ کی گئی تھین مخالفت کی تھی۔ اور صاحب موصوف ہندوستانی اشخاص اور اِس حصۂ ملک سے بڑی واقفیت رکھتے تھے اور ہندوستانیون کے بڑے غمخوار تھے۔ اِس وظیفہ کے عطا ہونے کے وقت صاحب موصوف نے اُسکی تائید کرنے مین جو اسپیچ دی تھی اُسکے چند کلمات مین ذیل مین محول کرتا ہون۔

سر جان لارنس کے دعوون اور کارگزاریون پر کوئی اعتراض نہین ہوسکتا ہے۔ اُنکی قربانے شہرت کی ہمدرا [illegible] حال کے خوفناک انقلابات ہندوستان کے جن بہت سے نامی گرامی اشخاص کے حالات سے عوام الناس کو خبر پہونچی ہے اُنمین سر جان لارنس کا مرتبہ قدیم زمانہ کے ساؤل کی طرح سب سے بڑھا ہوا ہے۔ عوام ہندوستان اور عوام انگلستان نے اُنکے حق مین جو کلمات استعمال کیے ہین وہ غلط نہین ہین ۔ اور اگر مین غلطی پر نہین ہون تو ہر شخص کو تحیر اور مایوسی ہوئی تھی کہ ایسے شخص کی کارگزاریون کے صلہ مین ملک نے پیشتر سے قدر دانی کی علامت کیون نہ ظاہر کی جس کا نمبر اُن سب سے بڑھا ہوا تھا جنھون نے اپنی دانائی ثابت قدمی اور بہادری اور خدا کی مدد سے برٹش حکومت ہندوستان مین قائم رکھ لی۔۔۔۔۔ ہم اُن جان لڑانے والے محنتی اشخاص کی محنتون کو دیکھ چکے ہین جو دن کی دھوپ سہکر تمام کامون کو انجام کرتے ہین اور ہم یقین کرتے ہین کہ جو شخص انتہا سے مرتبہ کی کوششون سے وہان لڑا ہے جتنے عرصہ تک ناموری کے ساتھ لوگون کو فائدہ پہونچایا ہے جس شخص نے ایسے صوبون مین امن و امان قائم کردی ہے جہان بالکل کشت و خون ہوتا تھا جس نے جنگجو اور مخالف اقوام کو برٹش سلطنت کا تابع فرمان بنایا ہے اور نہایت ضرورت کی حالت مین ایک وسیع سلطنت کے وسائل برٹش گورنمنٹ کے ہاتھ مین دے دیے ہین وہ اپنے ملک پر شکرگزاری کا واجبی طور سے دعوی کرسکتا ہے اور اُسی طرح سے منجانب سلطنت اعلیٰ ترین اعزاز کا مدعی ہوسکتا ہے کہ موروثی دولت کا ایک سب سے زیادہ فاخر یا پارلیمنٹ کے سرغنہ کا سب سے زیادہ پیارا شریک ہوسکے۔

میرے نزدیک انتظام پنجاب مین سر جان لارنس اور اُنکے رفقا کی تعریف کی اِس سے بڑھکر کوئی بات نہوگی کہ جو لوگ اُنکے اہتمام سے تعلیم ہوے تھے اور سرکاری خدمتین انجام کی تھین اُنکا چال چلن بڑی تعریف کے قابل تھا۔۔۔۔۔ سر جان لارنس اپنے ماتحتون ہی کے بھروسہ پر اِس کام کے لائق ہوے کہ اُنھون نے پنجاب مین امن و امان ہی قائم نہین کی

بلکہ گوروں اور سکھوں سے جو شخص مل سکا اُسکو دہلی کے مقابلہ مین روانہ کر دیا۔

اِس نازک وقت مین سَر جان لارنس نے ملازمت کا دروازہ بہت کھول دیا تھا اور جو لوگ بھرتی ہونے کے خواہشمند پائے گئے اُن سب کو بھرتی کر لیا جس صورت مین ہندوستان کے تمام باشندون کی طرف سے بے اعتمادی تھی تو ایسی دلیری کی تدبیر کرنے مین ایک زیادہ کمزور آدمی اور بھی تامل کرتا عجب نہین تھا کہ طوفان پھر پلٹ پڑتا اور سلطنت کا جہاز تباہ ہو جاتا لیکن ہم سب لوگون کو جان لارنس کی کوششون کا نتیجہ معلوم ہے اور اب ہمکو صرف اِس امر کی خبرگیری کرنا لازم ہے کہ سکھون کی فوج پھر پلٹنے نہ پائے ......

غدر کا پودھا جو زمین سے اونچا ہونے لگا تھا اُسکو جڑ سے کاٹ ڈالنے کی غرض سے بعض بعض مقامات پر انتہا مرتبہ کی سخت تدبیرون کی ضرورت ہوئی۔ ہم سب لوگون کو معلوم ہے کہ انقلاب عظیم کا اثر چھوٹ کنے سے فرو نہین ہوتے ہین لیکن اب اتنے دنون کے بعد بنی نوع انسان کے قتل عام کی جو شخص خبر سنیگا ممکن نہین ہے کہ اُسکو رنج اور تاسف نہو۔ مین دو واقعون کو بیان کرتا ہون جس سے ثابت ہوگا کہ خود سَر جان لارنس نے اِن سخت تدبیرون کو اشد ضرورت کے وقت جائز کیا تھا۔ جان لارنس کو خواہ مخواہ خونریزی مقصود نہین تھی بلکہ اُنھون نے انتقام لینے مین نہایت ہی سنجیدگی اور پابندی کے اصول انصاف پر عمل کیا۔ دہلی اور میرٹھ کے فتح ہونے کے بعد اُنھون نے پہلا کام یہ کیا کہ سوِلینون کو اپنی خوشی اور مرضی کے مطابق مجرمون کے پھانسی دینے کا جو اختیار تھا اُسکو روک دیا اور تمام مجرمون کی تحقیقات کے لیے ایک جوڈیشل کمیٹی مقرر کی۔ اِس سے بڑھکر کسی کارروائی سے ہندوستانیون مین اعتماد اور قرب و جوار کے اضلاع مین امن و امان نہین پیدا ہوئی۔ ہم یہ بھی جانتے ہین کہ سَر جان لارنس ابتدا ہی سے نابینائی اور بے امتیازی سے انتقام لینے کے مخالف اور سوا اُن لوگون کے جنھون نے ہمارے ہموطن مردون اور عورتون کو قتل کیا تھا اور تمام اشخاص کی خطاؤن کے معاف کرنے کے مشیر تھے۔ اِن تدبیرون سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ رحم ثابت قدمی کے ساتھ ملنساری کرنا خوب جانتے تھے اور بقول ہندوستانیون کے وہ نرم گرم دونون طرح رہ سکتے تھے۔ اور ہندوستان کے باشندون پر حکومت کرنے کی یہی تدبیر ہے۔

یہ مسٹر کیننگ ہی نے بیان کیا تھا کہ یورپ کی کسی سلطنت سے ایک مدت معینہ مین سول اور فوجی صیغہ کے ایسے ایسے لائق اشخاص اتنے دنون مین کبھی تیار نہوے ہونگے جتنے اشخاص اتنی ہی مدت کے اندر ہندوستان سے تیار ہوے۔ مین یقین کرتا ہون کہ مسٹر کیننگ نے یہ بہت سچ کہا تھا کہ ہندوستان سے جو نامی گرامی مدبران ملک تیار ہوے مین یقین کرتا ہون کہ اُنمین سَر جان لارنس سے بڑھکر کسی کا نام سربرآوردہ نہوگا۔

جس عزت کی نسبت اسقدر شخص خیال کرتے تھے کہ سَر جان لارنس اُسکے مستحق ہین وہ مئی ۱۸۵۸ع مین کمانڈر انچیف کو دی گئی جنھون نے فی الحال اپنے عرصۂ دراز کے نامی گرامی نام کو لکھنؤ پر پھر قبضہ حاصل کرنے کے ذریعہ سے سربلند کیا تھا۔ یہ اعزاز ایسا تھا جسکے کمانڈر انچیف بخوبی تمام مستحق تھے لیکن اسکے دو ایک برس بعد

لارڈ کلائیڈ نے جنکو امید تھی کہ انگلستان جاتے وقت اُنکے دوست کا ساتھ ہوگا لندن مین اتھینیم کے دروازہ پر ملاقات ہونے کے وقت کہا کہ "بھلا جان تمکو کبھی پیر کا خطاب دیا جاتا تھا - لوگون کو لازم تھا کہ میرے بہت پہلے آپکو پیری کا عہدہ دیتے" - وہی انکساری اور بے تکلفی ایک اور چٹھی سے جسکو لارڈ کلائیڈ نے پہلے پہل سر جان لارنس کو اُس اعزاز کے ملنے کی خبر سُن کر لکھا تھا اِس خوش اسلوبی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے کہ مین اُسکا ایک اقتباس ذیل مین درج کرتا ہون -

۱۲ - جولائی ۱۸۵۸ء -

میرے پیارے لارنس - مجکو امید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے اور لیڈی لارنس کے ذریعہ سے آپ کو خوشخبری پہونچی ہوگی - دیکھیے ایسا موقع کب آتا ہے جب ہم لوگون کو وطن جانے کی مہلت ملے - مجکو خبر ملی ہے کہ حضور ملکہ معظمہ براہ خاوندی مجکو پیری کا خطاب عطا فرمانے کا قصد رکھتی ہین - یہ بہت بھاری اعزاز ہے مجھ ایسے کسی بیچارے خوش قسمت سپاہی کے لیے اِس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا تھا - میرا سِن اب اُس حد کو پہونچتا جاتا ہے جو انسان کے لیے ستّمنٹ قرار دیا گیا ہے میرے نہ بی بی ہے اور نہ لڑکے ہین میرے پاس بہت روپیہ ہے اور اب اِس سِن مین میری ضرورتین بھی مطلق نہین ہین - جنگ کرائیمیا کے ختم ہونے کے بعد بس میری ایک ہی امید اور یہی حوصلہ باقی رہ گیا تھا کہ کمپ (معسکر) اور قبر کے مابین مجکو تھوڑا سا وقت فرصت مل جاتا اور اُسوقت کو مین اپنے بعض پُرانے دوستون کے ساتھ بسر کرتا جو سیدھے سادے نیک آدمی ہوتے اور جو شہرون کے شور و غل سے کنارہ کشی کر کے گوشۂ عافیت مین رہتے - اگر میرا فوجی مرتبہ رہنے دیا جاتا اور دوسرا مرتبہ مجکو نہ دیا جاتا تو مین نہایت شکر گزار ہوتا - مگر میرے پیارے دوست آپ کی حالت اور ہے آپ کے عیال و اطفال موجود ہین جو آپ کے عروج کو دیکھکر فخر اور مسرت کرینگے اور اِس سے آپ کو سچی خوشی حاصل ہوگی کیونکہ اُنکے لیے آپ سے بڑھکر کسی نے محنت شاقہ نہ کی ہوگی - مین ہر طرح سے آپ کی بہبودی کا طالب ہون -

آپ کا بڑا صادق دوست

کالن کیمبل -

جواب بھی ایسا ہی عدیم المثال ہے -

۱۳ - جولائی ۱۸۵۸ء -

میرے پیارے سر کالن - مجکو آپ کی تحریر سے اِس امر کے معلوم ہونے پر بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ حضور ملکہ معظمہ نے آپ کو خطاب پیر دینے کا براہ فیاضی ارادہ کیا ہے - اور مین دل سے چاہتا ہون کہ آپ اِس اعزاز سے مسرور ہونے کے لیے ہمیشہ زندہ رہین جس کو ایسی عمدگی سے آپ نے حاصل کیا ہے - بیشک آپ کو ایسی باتون کی چندان پروا نہین ہے بااینہمہ چونکہ وہ ایک آپ کی

قدردانی کی علامت ہے اسواسطے قابل قبول ہے۔ مین نے خود کسی معتبر ذریعہ سے یہ بھی سُنا ہے کہ میرے لیے بھی اِن عنایتون کا قصد کیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو مین بہت خوشی سے قبول کرونگا ورنہ مین بھی اسکو دوسری سمجھنے بھر کو بھی فالؔ سُفر ہون۔ اتنی عمر مین مین نے بخوبی تمام دیکھ بھال لیا کہ انسان کے لیے بہترین صلہ یہی ہے کہ وہ اپنے دل مین اِس بات کا خیال کرسکے کہ اُسنے اپنے مقدور بھر بہت اچھی طرح سے اپنا منصبی فرض ادا کیا ہے۔

سَر فرڈرِک کَری نے جو اِس بات سے آگاہ نہین تھے کہ سَر جَان لَارِنس بہت جلد اِنگلستان واپس آنے کا خیال کر رہے ہین اُنکو کئی بار لکھا کہ بگمان غالب پیری کا خطاب اُنکو دیا جائیگا اور گورنمنٹ نے اُنکی خدمتون کے اعتراف مین بحیثیت چیف کمشنر اُنکی تنخواہ بڑھا دی ہے۔ سَر جَان لَارِنس نے ایسی عبارت مین جواب لکھا جس سے اُنکی اور دوسرے اشخاص کی کارگزاریان بھی ایک طور سے ثابت ہوتی ہین اور بہت سی باتین سوانح عمری کے مذاق کی بھی اُسمین پائی جاتی ہین۔

کوہ مری۔ ۱۸۔ اگست ۱۸۵۸ء۔

میرے پیارے کری۔ عنایت نامہ مودت شمامہ مورخہ ۲ جولائی وصول ہوکر کمال شکرگزاری کا باعث ہوا۔ آپ کی تحریک سے گورنمنٹ نے جو مہربانی اور رعایت میرے ساتھ کی ہے اُسکی بابت مین آپ کا حد سے زیادہ ممنون ہون اور گورنمنٹ کا بھی اِس امر کی بابت بڑا شکرگزار ہون لیکن وہ رعایت میرے ساتھ اتنی دیر کے بعد کی گئی کہ اُس سے زیادہ فائدہ پہونچنے کا وقت جاتا رہا۔ مین عرصہ سے علیل تھا اور مجھپر بڑی تکلیف رہی۔ غدر کے شروع ہونے ہی کے زمانہ مین دردِ اعصاب کی شدت سے مین بستر علالت پہ مبتلا پڑا تھا۔ اب مجکو اکثر دوران سر ہوا کرتا ہے۔ یہ ہندوستان مین عرصہ تک رہنے اور محنت شاقہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ سوا اُس ایک مہینہ کے جب آغاز ۱۸۵۶ء مین مین لارڈ ڈلہوسی کو خیرباد کہنے گیا تھا سولہ برس کے عرصہ سے مجکو ایک دن بھی آرام نہین ملا۔ اتنے عرصہ دراز تک علی الاتصال کوئی شخص میرے عہدے پر قائم رہ کر اور جتنی مدد مین لیتا ہون اُس سے زیادہ مدد نہ لیکر اپنا فرض منصبی نہین ادا کرسکتا ہے بغیر اِسکے کہ درمیان مین کچھ دنون آرام کرے۔ کام سال بسال کم ہونے کے بدلے بڑھتا گیا۔ کلکتہ مین گورنر جنرل کے پاس کام زیادہ کھنچ آیا ہے۔ لوکل حکام کا کام بہت کم رہ گیا ہے اور اسواسطے رپورٹین زیادہ کرنا پڑتی ہین۔ پہلے صیغہ تعمیرات پنجاب کا کُل محکمہ میرے سپرد ہوا اور ایک سکتر بھی نہین ملا۔ اِس سبب سے مجکو ایسے افسرون کے اختیار مین رکھنے کی کوشش اور جستجو کرنا پڑتی تھی جو (گو وہ کیسے ہی مستعد اور لائق ہون مگر) عرصہ سے جو اُنکے دل مین آتا تھا وہی کرتے آتے تھے۔ اب نصف سے زیادہ فوج بنگال مین فرجمع اور مرتب اور درست کی ہے۔ پھر دہلی کا علاقہ میرے سپرد ہوا۔ یہ سب کام میرے بڑے اعزاز کا ہے اور مین اُس سے کنارہ کشی کرنے کا خیال بہت دُور رکھتا ہون اور اگر کافی عملہ کے ساتھ مین ملک کا لفٹننٹ گورنر مقرر کردیا جاتا تو ذرا بھی مجکو گران نہ گذرتا۔ کاغذی کام بہت کم ہوجاتا اور مجکو اپنے عہدے کے اصل کام مین مشغول ہونے کی زیادہ مہلت ملتی

لیکن چونکہ میری خاص رعایا کی آبادی کم سے کم ایک کرور ساٹھ لاکھ ہے اور اسکے علاوہ ستر لاکھ کے قریب باجگزار ریاستون کی آبادی کا دیکھنا بھالنا ہے اور آٹھ سو میل کی ایک سرحد ہے جس سے کابل کا دقت طلب کام اکثر متعلق رہتا ہے اس سبب اصل مین بہ نسبت اُسکے مجکو بہت کم مدد ملتی ہے جو کسی ڈویژن کے ایک افسر کو ملتی ہے حالانکہ اُسکو اپنے کام مین صرف ایک گھنٹہ صرف کرنا پڑتا ہے۔ مین نے ایک مرتبہ استدعا کی تھی کہ مجکو ایک ایسے ہڈیکل افسر کے مقرر کرنے کی اجازت دی جائے جو سرجن اور پرایویٹ سکریٹری دونون حیثیتون مین کام کر سکے۔ لیکن یہ امر نامنظور کیا گیا۔ میری زوجہ بہت زمانے سے میرے اس آخری منصب کا انجام کیا کرتی تھین۔ اب جب سے وہ چلی گئین اُسوقت سے جس طرح ہو سکتا ہے مین خود انجام کرتا ہون۔ مین یہ سب باتین اس وجہ سے نہین بیان کرتا ہون کہ مین بیدل ہو گیا ہون۔ یہ بات نہین ہے۔ بلکہ مین آپ سے اسواسطے کہتا ہون تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ کس واسطے مجکو وطن جانا ضرور معلوم ہوتا ہے اور ایک امید یہ بھی ہے کہ خواہ مین وطن جاؤن خواہ نہ جاؤن مگر کچھ تبادلہ کیا جائے۔ اس چیف کمشنری کو عمدہ بنیاد پر لفٹنٹی کر دینے مین کچھ زیادہ خرچ نہین ہے بلکہ مجکو تو یقین ہے کہ اس انتظام سے اور کفایت ہوگی ہر ایک محکمہ مین زیادہ عجلت سے کام ہوگا اور تاخیر مطلق نہونے پائیگی۔ جو لوگ ترقی کے لیے لوکل حکومت کی طرف نگاہ کرتے ہین وہ اُسکے احکام کی خوب پابندی کرینگے۔

عہدۂ پیریجی کے بارے مین اسوقت جو کچھ مین لکھ رہا ہون بہت مجبوری سے لکھتا ہون۔ اگر حضور ملکہ معظمہ اس طریقہ میری خدمتون کا اعتراف فرمانا چاہینگی تو بیشک مین بہت خوش ہونگا۔ لیکن مجکو امید ہے کہ اگر کوئی پنشن مجکو عطا ہو تو اُس صورت مین دوسری پشت تک کے لیے مقرر ہو۔ مین اب بہت ضعیف ہو گیا ہون اور نہایت ناتوان ہون اور اس سبب سے اپنے بڑے بیٹے کے لیے تھوڑی بضاعت بھی جمع نہین کر سکتا ہون۔ میرے سات لڑکے ہین اور مجھسے سوا اسکے اور کچھ نہین ہو سکتا ہے کہ صرف اُنکے کھانے پینے کا بندوبست کر دون۔ مجکو اپنے زمانہ مین تنخواہ سے زیادہ کام کرنا پڑا۔ میری حیثیت کے واجبی اخراجات بہت ہین۔ علاوہ برین جو شخص دن بھر سرکاری کامون مین مشغول رہتا ہو وہ اپنے نج کے معاملات کو زیادہ دیکھ بھال نہین سکتا۔ اگر لارڈ گف اور لارڈ کینن کا یہ استحقاق تصور کیا گیا کہ اُنکا وظیفہ اُنکے بیٹون کو بھی ملے تو مین بغیر خود مطلبی کے اپنے نزدیک یہ کہہ سکتا ہون کہ اسی طرح کی رعایت میرے ساتھ بھی کی جائے۔ خدا کے فضل سے باشندگان پنجاب کی خیرخواہی اور قناعت نے ہندوستان کو بچا لیا۔ اگر پنجاب نکل جاتا تو ہم لوگ تباہ ہو جاتے شمالی صوبون تک مدد پہونچنے کے بہت پیشتر انگلش اشخاص کی ہڈیان تک سڑ گئی ہوتین۔ انگلستان کبھی اُس مصیبت کو پلٹا نہ سکتا اور مشرق مین پھر اپنا رعب جما نہ سکتا۔ اگر ملک مین عمدہ انتظام نہوتا تو کیا دگرگون نتیجہ پیدا ہوتا۔ مگر لوگون نے صرف ہماری طرفداری ہی نہین کی بلکہ لڑائیون مین ہماری طرف سے لڑنے کے لیے ہزارہا سپاہی بھیجے۔ اسوقت ہماری فوج مین سب ہر قسم کی پنجابی سپاہ ۸۰۰۰۰ آدمیون کے قریب ہوگی۔ کبھی ایک رجمنٹ نے بھی نمکحرامی نہین کی۔ برخلاف اسکے وہ بہادری مین برٹش سپاہیون سے بھی گوے سبقت لے گئے۔ یہ ایسی خدمتین ہین جنکی بابت مین سمجھتا ہون کہ مجکو

ص ۳۳۵

فخر کرنے کا کسیقدر حق حاصل ہے۔ ہندوستان مین بہت کم لوگون کی اسطور سے آزمایش ہوئی ہوگی اور اگر مین کسی صلہ کے پانے کی امید کرون تو اسمین بیشک کوئی ڈھٹائی کی بات نہین ہے۔ میرے نزدیک اُس صلہ سے بڑھ کر شکرگزاری کے قابل کوئی صلہ نہین ہے جس سے میرے اہل وعیال کو فائدہ پہونچے۔ میرے لیے جو کچھ درکار تھا وہ بخوبی مل گیا۔

پچھلی خشکی کی ڈاک کے ذریعہ سے مجکو یہ خبر سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ ہنری لارنس اپنی کارگزاریون کے صلہ مین جس اعزاز کے مستحق تھے وہ اعزاز اُنکے بیٹے کو ملا ہنری کا مرنا اُنکے اہل وعیال سے بھی زیادہ اُنکے ملک کے لیے باعث مصیبت ہوا موجودہ نازک حالت مین معلوم نہین کہ اُنکی خدمتین کس قدر بیش قیمت ہوتین۔ ایسے آدمیون کی ہمکو سخت ضرورت ہے۔ ہم نے ابھی تک ہندوستان کو فتح نہین کیا ہے۔ اور جس وقت ہندوستان فتح ہوجائے تو اِس سے بھی بڑھکر مشکل کام انجام کرنا پڑیگا اور وہ یہ ہے کہ رعایا کو خاموش کرنا اور پرانے زخمون کا علاج کرنا پڑیگا۔ یہ ایک ایسا کام ہے کہ بہادر سے بہادر اور لائق سے لائق آدمی بھی اُسکی طرف سے اپنا دامن سمیٹین گے۔ وہ ایسا کام ہے کہ جسمین بڑے بھاری آدمی کو اپنا دل توڑنا اور اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھنا پڑیگا اور اگر وہ خدا کے فضل سے انجام بھی ہوجائے تو کبھی اُسکی قدردانی نہو سکیگی۔

ایسے بہت لوگ تھے جنھون نے پیشین گوئی کی کہ سر جان لارنس کو پیری سے بھی بڑھ کر اعزاز حاصل ہوگا اور اُسکو زیادہ عرصہ نہین لگیگا۔ ایک افواہ یہ اُڑی تھی کہ لارڈ کیننگ کچھ تبادلہ وزارت اور کچھ عرصہ زمانۂ غدر کی محنت اور جانفشانی سے (یہ ایسی محنت اور جانفشانی تھی جسمین سب سے بڑھکر لارڈ موصوف ہی کا نام منصور تھا کیونکہ باوصف اپنے تمام شریفانہ اوصاف کے ایک بڑے ضروری امر مین وہ قاصر تھے جو اس وقت گورنر جنرل کے لیے نہایت ہی شدت سے درکار تھا یعنی یہ کہ خواند و نوشت کا کام بہ تعجیل تمام انجام پاتا) اِس وقت کے لیے مناسب نہین سمجھے جاتے تھے اور بہت سے سپاہیون اور مدبرون کی آنکھ اور توجہ اُس شخص کی طرف پھر گئی تھی جسنے باوجود علالت کے بھی سپاہی اور مدبر ملک دونون کا کام کیا تھا اور اِس حال کے نازک زمانہ مین دراصل ہندوستان کے ایک حصہ پر حکومت کی تھی۔

لیکن جیسا مین بیان کرچکا ہون سر جان لارنس کی آنکھین اور رجحان بالکل دوسری ہی طرف تھا۔ اُنکو اپنا وطن یاد آتا تھا۔ اپنے عیال و اطفال کے دیکھنے کا اشتیاق تھا جن سے اتنے عرصہ سے وہ جدا رہ چکے تھے اُنکو دم لینے کی خواہش تھی (اِس دم لینے کے اُنکو معنے بھی نہ معلوم ہونگے کہ کیا ہین کیونکہ ۱۸۴۶ء سے اُنھون نے ایک دن بھی کبھی دم نہین لیا تھا) پھر اُنکو دماغ مین خون کے جم جانے کا بھی کھٹکا تھا بعض اوقات اُن کے حواس ٹھکانے نہین رہتے تھے اور یہ سب باتین زبان حال سے کہہ رہی تھین کہ اگر وہ کبھی محنت شاقہ کرنے کی امید رکھتے ہین تو اُنکو فوراً آرام لینا چاہیے۔ اپنے ایک دوست کی چٹھی مین وہ لکھتے ہین کہ۔

مین بہت بدمزہ ہون اور کام کرتے کرتے تھک گیا اور اب وطن جانا چاہتا ہون جب تک میرے ہاتھ پاؤن چلتے ہین

اپنے عہدہ پر بیٹھا رہونگا - اور جو کچھ مجھ سے ہوسکیگا وہ کرونگا - لیکن یہان کا کام لڑکون کا کھیل نہین ہے - ان باغیون کی سرکوبی کرنا اور مناسب طور سے اپنا رعب جمانا بڑی لیاقت سطوت اور کامل قوت کا کام ہے جنکو ایک شخص مین بہیئت مجموعی ہونا چاہیے - مین زیادہ زور دے کر نہین کہتا ہون صرف اسقدر بیان کرتا ہون کہ جس طرح سے بڑے بڑے لائق اور تجربہ کار عاقل لوگ یہان آکر بیدل ہو جاتے ہین وہ آپ کے خیال مین نہین آسکتا - جنگ کے بعد اُنیس مہینے گذر گئے اور اب تک ہمارے سر پانی کے اوپر نہ بلند ہوے -

سر جان لارنس بات چیت مین اکثر کہا کرتے تھے کہ "مین وطن کو جاؤنگا اور وہان کسی گوشۂ عافیت مین بیٹھکر گھانس چھیلون یا ہل جوتونگا" - بااینہمہ بڑے بڑے اہم کامون کے انجام کرنے اور بڑی بڑی ذمہ داریون کے لینے کا خیال اُن پر وقتاً فوقتاً اِس طرح سے اپنا اثر کرتا ہی گیا جس طرح کوئی دوا سے مقوی اُس تھکے ہوے پہاڑ پر چڑھنے والے آدمی پر اپنا اثر کرتی ہے جو کسی چوٹی کی طرف دیکھکر یہ خیال کرتا ہے کہ وہان تک جا کر مین اپنی منزل مقصود کو پہونچ جاؤنگا اور پھر وہان تک جاکر اُسکو معلوم ہوتا ہے کہ اب اُسکو نئے سر سے پھر اُسی طرح او بلندی پر جانا پڑیگا - وہ منٹگمری صاحب کو لکھتے ہین کہ -

مجھکو لارڈ کیننگ کا بڑا افسوس ہے اور مین امید کرتا ہون کہ وہ اِس طوفان کو سنبھال لینگے مجھکو گورنر جنرل ہونے کی کوئی خواہش نہین ہے گو اگر وہ عہدہ مجھکو دیا جائیگا تو مین اُس سے انکار نہین کرونگا - میرے لیے وطن اور ایک خفیف مقدار کی پنشن بس کافی ہے - مین بوڑھا اور کمزور ہوتا جاتا ہون اور مین دیکھتا ہون کہ پیشتر کی نسبت اب آدھا بھی نہین رہ گیا آپ تو "دن نئے جوان" معلوم ہوتے ہین -

مجھکو لکھنا چاہیے کہ ایک بات جو ۳۰ برس قبل بھی جب سر ہربرٹ منٹگمری اودھ کی چیف کمشنری اور جان لارنس پنجاب کی چیف کمشنری ہی پر تھے مجھکو وہی لطف دیتی تھی جو اسوقت لطف دیتی ہے اِس موقع پر قابل بیان ہے - سر کالن کیمبل کو جنھون نے شمل اور اشخاص کے یہ امید ظاہر کی تھی کہ سر جان لارنس گورنر جنرل ہند مقرر ہونگے اُنھون نے جواب مین لکھا کہ -

آپ کے پچھلے عنایت نامہ کا بہت شکر گذار ہون - لیکن مین یہ نہین سمجھتا کہ تبدیلی وزارت سے مجھکو لارڈ کیننگ کی جگہ پر مقرر ہونے کا زیادہ موقع ملیگا - کہان گورنر جنرلی اور کہان مین بیچارہ - بگمان غالب وہ انگلستان کے کسی نامی گرامی شخص کو ملیگی - بااینہمہ اِس سے بھی میرے ارادہ مین کچھ تغیر نہوگا - اِسوقت تو میری خواہش یہی ہے کہ ہر طرف امن و امان اور عافیت ہو تاکہ مین آیندہ فروری تک وطن کو جاسکون - اُسوقت مجھکو کام کرتے ہوے ۲۹ برس ہو جائینگے اور اُسوقت تک مین اپنے حصہ کے مطابق بہت کچھ گاڑھی محنت کر سکونگا -

لیکن اگر جان لارنس عارضی خواہ دوامی طور پر وطن کو جانے والے تھے تو اُنکی جگہ کون شخص

مقرر ہونے کے قابل تھا — اِس امر کے بارے مین انکو خود بھی بہت تردد تھا اور انکی ایک چٹھی سے جو لارڈ کیننگ کے اُسوقت کے سکرٹری لیون بورنگ کے نام تھی ظاہر ہوجائیگا کہ انکا خیال کدھر جاتا تھا۔

ص ۲۳۸

میرے دوست منٹگمری صاحب اب تک اودھ کے لیے مجھ سے سول افسر طلب کر رہے ہین - فی الحال مین افسرون کے لیے اُنھون نے پھر لکھا تھا مین نے نوجوان کرابیلکو صاحب اس ایک افسر کے دینے کا وعدہ کیا ہے جو آج کل گجرات مین ہین۔ مجکو امید ہے کہ میرے یہان کے اور آدمیون کی بابت طلبی نہ آئیگی - مین اپنے یہان کے بہت افسر دے چکا ہون اور اب خود مشکل مین گرفتار ہون -- اِس موسم سرما مین بہت سے افسر اور اچھے اچھے آدمی وطن جانے والے ہین اگر ضلع کی حکومت کے لیے کوئی خراب یا غافل بھی افسر ملا تو سب معاملات بگڑ جائینگے - پنجاب مین جو نقصان ہوتا ہے وہ چھ برس مین پورا نہین ہوتا - مجکو اندیشہ ہے کہ مین خود ایک برس کے واسطے وطن جاؤنگا - پچھلے تین سال سے مین آہستہ آہستہ مگر بالیقین ٹوٹتا آتا ہون - میری بصارت بہت کم ہوگئی ہے اور اکثر دماغی عارضہ مین مبتلا رہتا ہون - کام انجام کرنے کو بہت سے اور مددگار میرے اختیار مین کافی طور سے موجود نہین ہین - برابر چکی پیستے رہنا آدمی کا کام نہین ہے - اگر مین تندرست ہوگیا تو ۱۸۵۹ع کے موسم سرما تک پھر آجاؤنگا - لیکن مین سمجھتا ہون کہ اب کچھ دنون کے لیے آرام ضروری امر ہے ورنہ بالکل ٹوٹ جاؤنگا۔

مین چاہتا ہون کہ آپ کوشش کرکے دریافت کرتے کہ میری جگہ کون شخص مقرر ہوگا - میرے نزدیک منٹگمری صاحب اگر قبول کرین تو بہت اچھے ہین - اگر میرا قائم مقام اچھا محنتی اور رعب دار نہوگا تو سب معاملہ بگڑ جائیگا - مین وطن جاتے ہوے بہت پس و پیش کر رہا ہون کہ مبادا کوئی ابتری نہ پڑ جائے لیکن ڈاکٹر لوگ کہتے ہین کہ میرے لیے اب یہ امر بہت ضروری ہے - مگر یہ کہ آیندہ جنوری تک اودھ کے بندوبست کو ختم ہوجانا چاہیے - اور اسی زمانہ مین مین جانا چاہتا ہون اگر ضرور ہوا تو مین ایک مہینے اور ٹھہر رہونگا - اسمین کوئی اعتراض نہین ہوسکتا کہ پنجاب کو اودھ سے ضروری سمجھنا چاہیے - یہان کا کام ہمیشہ اودھ سے دوچند ہوگا - اور صرف سرحد کے سبب عام مقاصد سلطنت کے لیے یہ عہدہ بہت ضروری ہوگیا ہے - اگر یہان کوئی فساد یا کسی خطرہ کا اندیشہ ہوا تو مین ٹھہر جاؤنگا گو ہمین کیسا ہی کچھ کیون نہو۔

اِس اثنا مین لارڈ کیننگ نے یہ سن کر کہ سر جان لارنس کی روانگی کا زمانہ قریب آیا ہے نہایت محبت آمیز الفاظ سے ایک چٹھی مین اِس بات کا افسوس ظاہر کیا کہ وہ عارضی طور پر اپنی بیش قیمت مدد اور اعانت دینے سے جدا ہوتے ہین اور منٹگمری ایڈورڈس فریر وغیرہ کے بارے مین جو انکی قائم مقامی کے واسطے نامزد کیے جاتے تھے آزادانہ راے طلب کی - لارڈ کیننگ لکھتے ہین کہ -

ان صوبون یا بنگال مین ایک شخص بھی ایسا نہین ہے جو اِس کام کے لیے موزون ہو - اِس وقت جب اودھ مع ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب ان تمام مقامات مین اعلی افسرون کے مقرر کرنے کی ضرورت ہے تو گورنمنٹ کے ہر ایک صیغہ مین

ص ۲۳۹

اعلیٰ عہدون کے لیے لائق افسرون کا بہ تعداد کافی بہم نہ پہنچنا ایک افسوس کا مقام ہے - اِس بارے مین جو کچھ آپ کی راے ہو مین چاہتا ہون کہ کامل طور سے اور بلا قید آپ اُسکا اظہار کیجیے -

اِس سے سر جان لارنس کو ایک کھلا میدان مل گیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ اُنھون نے جس طرح سے پیشتر لارڈ ڈلہوزی کو چٹھیان لکھی تھین اُسی طرح سے ایک نہایت پُرزور مگر باار و رعایت چٹھی تحریر کی اور اُس مین نہایت بے نظیر باتین درج کین -

کوہ مری - ۱۰ ستمبر ۱۸۵۹ء -

مائی لارڈ - مین نے چھٹی تاریخ حضور کی چٹھی پائی تھی لیکن اُسوقت اُس کا جواب نہین لکھا - کیونکہ جس امر کے بارے مین وہ چٹھی تھی مین نے چاہا کہ اُسپر کامل غور کرنے کے بعد جواب لکھون - اپنے بارے مین مجکو یہ لکھنا ہے کہ اگر میری صحت کی کیفیت اِس شدت سے تقتضی ہوتی تو مین وطن جانے کی ہرگز خواہش نہ کرتا - چند سال سے مین برابر دَوران سر مین مبتلا رہا اور کئی مرتبہ مرتے مرتے بچ گیا - پارسال اپریل کے مہینہ مین بھی یہی دوران سر شروع ہوا تھا اور آغاز غدر مین میری طبیعت واقعی بہت ناساز تھی - مین عرض کرتا ہون کہ جس وقت رہ رہ کر دورہ ہوتا تھا تو مجھ سے سر تک نہین اُٹھایا جاتا تھا جبوقت غدر کو ادرتی ہوئی تو مین اچھا ہو گیا تھا اب چند مہینہ سے پھر کچھ علامتین پائی جاتی ہین - اور اُس سے کام کرنا نہایت ناگوار گذرتا ہے بلکہ ایک مصیبت معلوم ہوتی ہے - اور میرے طبی مشیر مجکو صلاح دیتے ہین کہ جب تک مین کچھ دنون آرام نہین کرونگا اُس وقت تک اِس بات کا اندیشہ رہیگا کہ مبادا مجھپر فالج نہ گرے لیکن ایک سال تک آرام کرنے کے بعد مین کام کے قابل ہو جاؤنگا - انگلستان چھوڑے ہوے مجکو قریب قریب سولہ برس کا زمانہ ہوا اور اِس زمانہ مین صرف ایک مہینہ مین اپنے کام سے اُسوقت غیر حاضر رہا ہون جب ۱۸۵۶ء مین بمقام کلکتہ لارڈ ڈلہوزی کو خیرباد کہنے کو گیا تھا مین نے اِن باتون کو صرف اِس لحاظ سے بیان کیا ہے تاکہ حضور کو معلوم ہو کہ مجکو تبدیل (آب و ہوا) کی درحقیقت ضرورت ہے - باایں ہمہ میرے جانے کے وقت اگر کسی طرح کا خطرہ ہوا تو مین کچھ ہی کیون نہو اپنے عہدہ پر رہ جانے کو تیار ہو جاؤنگا - مین اِس بات کو آپ ہی کی تجویز پر چھوڑ دونگا کہ مجکو جانا مناسب ہے یا نہین -

اپنے قائم مقام کے بارے مین میری قوی سفارش یہ ہے کہ مسٹر منٹگمری مقرر ہون وہ ملک اور رعایا کے حالات سے خوب واقف ہین اُنکو ہندوستانی اشخاص اور یورپین افسر دونون پسند کرتے ہین اور دونون معزز سمجھتے ہین اور مجکو یقین ہے کہ مسٹر موصوف اِس کام کے لیے سب سے زیادہ موزون ہین - اِس بات مین کوئی شک نہین ہے کہ پنجاب اور اودھ دونون مین ضروری کون مقام ہے - پھر انتظامات بہت نزدیک بہت آسانی سے ہو جاینگے اور اُس صورت مین منٹگمری صاحب فرصت پا سکتے ہین پنجاب مین اسوقت جو کام ہے وہ کہین اس سے زیادہ ہے کہ منٹگمری صاحب اُسکو انجام کر سکین - اگر مناسب طور پہ کام انجام کیا جائے تو بھی ایک آدمی کی قوت سے زیادہ ہے - لیکن یہان بھی تبدیل انتظام مین کچھ دشواری نہین ہے -

مجکو ہمیشہ اِس بات کی امید رہی کہ حضور نے پنجاب مین لفٹنٹ گورنری قائم کرنے کی جو تجویز کی تھی وہ منظور ہوجائیگی۔ مجکو تو یہ امید تھی کہ اگر حکام انگلستان اسمین کچھ پس وپیش کرین تو بھی ایک ذراسی توضیح مین وہ وقت رفع ہوجائیگی۔ ایسا نہین کیا گیا اور مین نے اِس بارے مین تحریک کرنا مناسب سمجھا۔ لیکن اب جس وقت ایک لفٹنٹ گورنر کا مشاہرہ مقرر ہوا اور مین عنقریب وطن جانے والا ہون (شاید بہبودی کے لیے) تو مین یہ نہین سمجھتا کہ میری کارروائیون مین غلط فہمی ہوگی۔ مین باصرار کہتا ہون کہ یہ تدبیر عمل مین لائی جائے۔ زائد صرف محض برائے نام ہوگا لیکن بمقابلہ اسکے اعلیٰ افسر کو زیادہ مدد پہونچیگی۔ اِس سے کاغذی کام اور بہت سے استصوابات نہ کرنا پڑینگے اور ضروری کامون کے لیے بہت وقت ملیگی۔ لفٹنٹ گورنرون کے متعلق جو زائد اِسٹاف رہتا ہے اُس سے وہ بہت سی خط کتابت سے بچ جاتے ہین جو چھوٹی چھوٹی باتون کے متعلق ہوتی ہے لیکن اُسکی جانب توجہ کرنا بہت ضرور ہوتا ہے .....

جسوقت یہ تبادلے عمل مین آجائینگے اور جدید پنجابی حصص فوج کمانڈر انچیف کے حوالہ کردیے جائینگے تو مسٹر منٹگمری اپنے عہدہ کو معزز سمجھنے کے علاوہ مرغوب بھی تصور کرینگے۔ اگر یہ تبادلے عمل مین نہ آئینگے تو مجکو ایسا کوئی افسر نہین معلوم ہوتا جو سب ضرورتون کو دیکھ بھال سکے۔ میری اور بات تھی۔ مجکو پنجاب مین رہتے رہتے اب بارہ برس کا عرصہ ہوگیا اور انتظام ملک کے متعلق جو بات ہوئی سب میرے ہاتھون ہوئی۔ مجکو جو اِن کامون مین انتہا مرتبے کی تکلیف پڑی تو اُسکی وجہ بطور واجب یہی تصور کی جاسکتی ہے کہ انتظام مین ترمیم کی ضرورت ہے۔ منٹگمری صاحب گونسل کی نسبت تنہا ملک دان مین انتظام کرنے کے لیے زیادہ تر موزون ہین۔ وہ غور وفکر کی طرف سے ویسے آدمی نہین ہین جیسے کام کاج کی طرف سے ہین۔ کلکتہ مین اُنکو ناکامی ہوگی۔ اگر پنجاب مین اصلاح کردی جائیگی اور اُنکو اِس بات کا یقین ہوجائیگا کہ مین واپس نہ آؤنگا تو مجکو یقین ہے کہ وہ اِس عہدہ کو کلکتہ یا اودھ کے عہدہ سے پسند کرینگے۔

اگر منٹگمری صاحب پنجاب مین آئے تو اودھ کے لیے ایک افسر درکار ہوگا۔ مین سمجھتا ہون کہ حضور کو اس کام کے لیے مسٹر جارج بارنس موجودہ کمشنر این روئے قسمت ستلج سے بڑھکر اور کوئی آدمی نہ ملیگا۔ بارنس صاحب ایک بڑی لیاقت کے افسر ہین اور اُنکو سول سروس کے مختلف کامون کا خوب ہی تجربہ حاصل ہے۔ ملک اودھ کے معاملات کی درستی مین مین سمجھتا ہون کہ اراضیات کا انتظام سب سے مقدم ہے اور اِس کام کے لیے وہ بالتخصیص موزون ہین۔ وہ مزاج کے بہت اچھے اور صاحب شعور آدمی ہین اور ہندوستانیون کی بڑی ہمدردی کرتے ہین اور ہمت مین بھی قاصر نہین ہین۔

میکلیوڈ اور تھارنٹن صاحب دونون لائق آدمی ہین لیکن ایک نئے ملک کی اعلیٰ سول حکومت کے لیے دونون مین سے کوئی زیادہ موزون نہین ہے۔ منٹگمری صاحب کی ماتحتی مین بھی دونون مطمئن اور خوش رہینگے اور بارنس اڈورڈس یا فریر صاحب کی ماتحتی مین انمین سے کوئی خوش نہ رہیگا۔

اب مین کرنل اڈورڈس اور مسٹر فریر کا ذکر کرتا ہون۔ کرنل اڈورڈس صاحب بڑی قابلیت کے آدمی ہین

جو کچھ وہ کرتے ہین بہت اچھا ہوتا ہے لیکن اُنکو قاعدہ کے ساتھ بطور سِوِل افسر کے کبھی تعلیم نہین ہوئی اور سرکاری کامون کے بعجلت انجام کرنے کی اُن مین صلاحیت نہین ہے - الغرض اِڈورڈس صاحب بہ نسبت سِوِل افسر ہونے کے پولیٹکل افسری کا کام زیادہ عمدگی سے کرسکتے ہین - اگر کمسنی کی حالت مین قرار واقعی اُنکی تعلیم ہوتی تو ہندوستان کے ہر ایک عہدہ کا کام وہ تعریف کے ساتھ انجام کرسکتے -

منٹگمری کے بعد مین سمجھتا ہون کہ مسٹر فریر غالباً پنجاب کی سِوِل گورنری سب سے اچھی طرح کرسکینگے مین بذات خاص اُن سے واقف نہین ہون لیکن اُنکی کارروائیون سے معلوم ہوتا ہے کہ انتظامی لیاقت اُنمین اعلیٰ درجہ کی پائی جاتی ہے - اُنکے بارے مین میرے نزدیک اُنکا ہر صرف یہ اعتراض پائے جاتے ہین کہ وہ ایک بمبئی کے سِوِیلین ہین اور اسواسطے بنگالی افسرون کے نزدیک وہ مشکل سے قابل قبول ہوسکینگے - اُنکو نہ تو سکھون سے واقفیت ہے اور نہ وہ پنجاب کے طرز انتظام سے واقف ہین اور مین یقین کرتا ہون کہ سرحدی جرگون اور سرحد پار کے سردارون کے متعلق اُنکی حکمت عملی اُس حکمت عملی سے مختلف ہوگی جس پر مین اب تک عمل کرتا رہا - اِن تمام امور مین میرے نزدیک وہ منٹگمری صاحب کے برابر کام نہ دے سکینگے - مین سمجھتا ہون کہ اگر منٹگمری صاحب پنجاب مین اِڈمنڈ اِسٹون ممالک مغربی و شمالی مین اور بارنس صاحب اودھ مین مقرر ہونگے تو حضور بہت اچھی طرح سے کام چلا سکینگے - مین نے حضور کو ایسی آزادی اور اِس بےتکلفی کے ساتھ لکھا ہے کہ اُس سے بڑھکر ممکن نہ تھا - میرے دل مین اِس معاملہ کے متعلق جو ضروری باتین تھین اُنمین سے کسیکو مین نے فروگذاشت نہین کیا ہے -

اِس بات کو دریافت کرکے کہ جان لارنس کو ایسی سخت مشقت کرنا پڑتی ہے لارڈ کیننگ نے اپنے امکان بھر اِس بات مین بڑی کوشش کی کہ چند مہینے جو باقی رہ گئے تھے اُن مین اُنکی حالت زیادہ درست رکھین - لارڈ ممدوح نے لکھا کہ فوراً ایک پرائیوٹ سکریٹری مقرر کرلیا جائے اور اپنے اِسٹاف مین اور کوئی افسر جسکے سبب سے کام مین آسانی متصور ہو بڑھا لیا جائے - یہ عطیہ ایسا تھا کہ گذشتہ آٹھ برس کے عرصہ مین جس وقت دیا جاتا اُسی وقت اُس سے فائدہ متصور تھا اور اسمین کوئی شک نہین کہ اپنے کثرت کار کے زمانہ مین جب اُنھون نے اصرار کے ساتھ مدد چاہی ہوتی تو یہ بات قبول کرلی جاتی - انتظام پنجاب کے جس تبادلہ کا عرصہ سے تذکرہ تھا اور جسکی بابت لارڈ ڈلہوسی نے اپنی روانگی کے قبل صلاح دی تھی آخرکو وہ عمل مین لایا گیا - اور اول چیف کمشنر پنجاب بحیثیت شخص مستحق وہان کا اول لفٹننٹ گورنر مقرر ہوا - یہ تبادلہ ایسی دیر مین عمل مین آیا کہ خود سر جان لارنس کو اُس سے کوئی فائدہ نہوا لیکن یہ ایک بڑی عزت اور ناموری کی بات ہے اور اب وہ عزت اِس امر سے اور بھی دوبالا ہوگئی کہ ضلع دہلی کی نسبت حسب ضابطہ اِس بات کی منظوری آگئی کہ وہ جدید لفٹننٹ گورنری مین شامل کردیا جائے - یہ وہ ضلع تھا جسکو سر جان لارنس نے سلطنت کے لیے بچا لیا تھا جب ایسی ایسی دقتین واقع تھین اور ابتدائی زمانہ مین

ص ۳۴۳

اِس نمایان کامیابی کے ساتھ اُسپر حکومت کی تھی۔

سر جان لارنس نے اِس تبادلہ حیثیت کو صرف اس وجہ سے عمدہ خیال کیا کہ اس سے اُن کے قائم مقام یا جانشین کے لیے آسانی ہوگی محنت کم ہوگی اور بہبودی خلائق مین کوشش کرنے کے لیے زیادہ موقع ملیگا۔ اور اگرچہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ تندرست ہوجانے کی حالت مین اس سے اُنکے آنے کی خواہش زیادہ ہوگئی ہے مگر انھون نے کہا کہ اگر منٹگمری صاحب نے جو میرے منتخب کیے ہوے شخص ہین اپنے بھاری اور ذمہ داری کے عہدہ پر جانے نہین سوا اُس صورت کے جب مستقل طور پر اُنکو یہ عہدہ دیا جائے انکار کیا تو مین ایسا کرنے کا حتمی وعدہ نہین کرتا ہون ایک رقعہ مین جسپر لکھا ہوا تھا کہ "وِری پرایوِٹ" وہ منٹگمری صاحب کو لکھتے ہین کہ۔

مجکو امید ہے کہ حضور گورنر جنرل آپ کو میرا جانشین مقرر کرکے یہان بھیجین گے۔ مجکو یقین ہے کہ آپ اِس کام کو بہتر انجام کرینگے۔ آپ فوج کو درست رکھینگے سردارون اور ادنی درجہ کے لوگون مین ہردل عزیز رہینگے اور اب تک جو قاعدہ جاری تھا اُسکو قائم رکھینگے۔ مین نے حضور گورنر جنرل کو لکھا ہے کہ یہان آپ کے آنے مین سہولت پیدا کرنے کے لیے بشرط ضرورت مین یہ اقرار بھی کردونگا کہ پھر یہان واپس نہ آؤنگا۔ یہ بات مین اور صورت مین نہ کرتا۔ کیونکہ یہ امر بہت قرین قیاس ہے کہ بعض اتفاقات ایسے پڑین جن سے میرا یہان واپس آنا ضرور ہو علی الخصوص اُس صورت مین جب گورنمنٹ انگلستان کو اِس بات کی خواہش ہو۔ اسپر بھی مین آپ کی خاطر سے یہ جوکھم اُٹھاتا ہون۔ لیکن براہ مہربانی یہ بات اپنے ہی تک رکھیے گا۔ مین مناسب جانتا ہون کہ آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کردون کیونکہ حضور گورنر جنرل اِس بارہ مین استفسار کرینگے۔

دوسرون کی بہبودی کے لیے جان لارنس جس طور پر مستعد رہتے تھے اُسی ولولہ مین اُنھون نے اپنے ماتحتین کی خدمتون کے صلہ کے واسطے تحریک کی۔ سرکاری نیم سرکاری اور نجی طور پر ہر ایک قسم کے مراسلات مین اُن لوگون کے دعوون کے ظاہر کرنے سے اُنھون نے کبھی قلم نہین روکا اور اب جس وقت وہ جی۔سی۔بی۔ اور بیرونیٹ اور ممبر پریوی کونسل اور لفٹنٹ گورنر ہوگئے اور عنقریب ملک سے جانے والے تھے لارڈ اسٹینلی کی خدمت مین ایسی عبارت کی ایک چٹھی روانہ کی جس سے اُنکو یہ یقین معلوم ہوتا تھا کہ ایک شافی جواب آئیگا۔

مری-۲۳-ستمبر ۱۸۵۸ء-

میرے پیارے لارڈ اسٹینلی۔ آج صبح کو آپ کی چٹھی مورخہ ۹-اگست لارڈ الفنسٹون کے ذریعہ سے مجکو ملی۔ مین وزراے حضور ملکہ معظمہ کی شکر گزاری کرتا ہون کہ ممدوحین نے میری خدمتون کا اعتراف فرمایا میری خواہش سوا اسکے اور کچھ نہین ہے کہ مین اسقدر تندرست اور توانا ہوجاتا کہ ہندوستان مین اپنا سکہ بٹھانے اور سر رشتہ قائم رکھنے کے متعلق

مین مدد دینے کے لائق ہو جاتا- کیونکہ اسمین کوئی شک نہین ہے کہ اب بھی ایک بڑے تردد کا کام ہمارے سامنے موجود ہے-

مجکو امید ہے کہ جس وقت موقع ہوگا تو آپ اُن افسرون کو فراموش نہ کرینگے جنھون نے پنجاب کی امن وامان قائم رکھنے مین اسطرح کی مدد دی ہے- یہ وہ لوگ ہین جن کا مین اپنے انتظام مین کامیابی حاصل ہونے کی بابت بڑا شکرگزار ہون- اور جو نہایت گاڑھے وقت مین میرے گرد مجتمع رہے-

پنجاب کے حادثون کی رپورٹ مین مین نے اُنکی کارگزاریون کو واجبی طور سے بیان کرنے کا اقدام کیا ہے- اگر رابرٹ منٹگمری ہربرٹ اِڈورڈس نیول چیمبرلین مسٹر فریڈ کمشنر سندھ جارج بارنس آرتھر رابرٹس جارج رکٹس وغیرہ اِس قسم کے لوگ نہوتے تو یہ طوفان کبھی ہمارے فرو کرنے سے فرو نہوتا- اگر برٹش گورنمنٹ اُنکو مناسب صلہ عطا فرمائیگی تو حکومت ہندوستان کو تقویت دینے مین وہ بڑی بھاری کارروائی کریگی اور میرے اوپر احسان فرمائیگی-

سر جان لارنس ابتداے اکتوبر مین مری سے روانہ ہوے- وہ گرمی کے موسم مین یہین مقیم رہے تھے کیونکہ رچرڈ ٹمپل نے جو لاہور مین کام کرتے تھے امتناعی چٹھیان لکھ لکھ کر ایسے وقت اُنکو وہان آنے سے باز رکھا جب بگمان غالب گرمی کی شدت اُنکے حق مین مضر ہوتی- رچرڈ ٹمپل لکھتے ہین کہ "مین نے سنا آپ لاہور آنے والے ہین- مین آپ کے ایک گاڑھے دوست کی حیثیت سے لکھتا ہون کہ آپ ایسا قصد نہ کیجیے گا- ۱۸۵۵ء مین آپ کی طبیعت جو علیل ہوگئی تھی اُسکو یاد کیجیے- مجکو اندیشہ ہے کہ آپ کی طبیعت ابھی بالکل صحیح نہین ہے- آپ کا یہان آنا چندان ضرور نہین ہے- یہان آنے سے پھر آپ علیل ہو جائینگے اور کوئی فائدہ نہوگا- جو کچھ ممکن ہے وہ سب کیا جائیگا اگرچہ ہمارے فینانشل کمشنر (ظاہر انگلیٹر کا لقب جو اُنکے نام مین شامل کیا گیا تھا اب تک اپنی خاصیت ثابت کرتا جاتا تھا) کے ہاتھ مین معاملات کم وبیش اُس غلط طریقہ پر چلتے رہینگے لیکن یورپائی نس کے موجود ہونے سے بھی کچھ اسکی اصلاح نہوگی"-

سر جان لارنس کے دو بھتیجے ایک سر الگزینڈر لارنس سر ہنری کے بڑے صاحبزادے اور دوسرے چارلس برنارڈ جنکو بزمانہ مابعد ایک بڑا عروج ہوا یہ دونون صاحبزادے ابھی ہندوستان مین آئے تھے اور اُنکے ساتھ مری مین رہتے تھے- جس وقت وہ بمبئی مین پہونچے تو اُنکے چچا نے فوراً اُنکو بلوا بھیجا کہ اُنکو معلوم ہوسکے کہ وہ "کیا کام کرسکتے ہین"- اور اُنکی دو چٹھیون سے جو اُنکی ہمشیرہ "لیٹیشیا" کے نام ہین اور جو خوش قسمتی سے اب تک باقی رہ گئین ہین چند جملے اقتباس کرکے ذیل مین درج کرتا ہون اور وہ خانگی اور ذاتی امور کے لحاظ سے خالی از لطف نہین ہین-

راولپنڈی ۲۱- مئی ۱۸۵۸ء-

میری پیاری جان لیٹی- مجکو ہیری کی پچھلی چٹھی سے اِس امر کے معلوم ہونے پر نہایت ہی ملال ہوا کہ تم

ص ۳۴۳

بہت بیمار ہوگئی تھین - خدا کرے اِس چٹھی کے پہونچتے پہونچتے تکو صحت ہو جائے - مجکو امید ہے کہ تم ہنیری کے ساتھ سیر کرآؤ گی -
تبدیل آب و ہوا اور سیر ضرور تمھارے حق مین مفید ہوگی - اَلِکزِ اور چارلی میرے ہمراہ ہین - وہ دونون بڑے پیارے لڑکے
اور اسوقت مین میرے اچھے مصاحب ہین - حرکات و سکنات مین دونون باہمدگر بہت ہی مختلف ہین لیکن دونون نجیب الطرفین
اور سعادتمند اور نیک سیرت ہین - انگلستان کے ایسے لڑکے بہت دنون سے میری نگاہ مین کم گذرے ہونگے مین
اُنکے یہان آجانے سے بہت خوش ہون - اُن کی وجہ سے بڑی دلگی رہتی ہے - تم کو اِس بات کے سُننے سے بڑا ملال ہوگا
کہ رچرڈ (اُنکے بھائی) عارضۂ جگر مین سخت مبتلا ہوے تھے - یہ بڑا سخت عارضہ تھا اور یہان کوئی ڈاکٹر بھی نہین تھا -
صرف ایک وہ ڈاکٹر صاحب تھے جنکو یہان "دیسی طبیب" کہتے ہین - یہ ایک لحیم شحیم بوڑھے آدمی تھے جنکو سال بھر مین
ساٹھ پونڈ ملتے ہین - لیکن ہم نے کونسل جنگ منعقد کی تھی اُسمین بیچارہ ڈِک کو دو مرتبہ بلایا اُسکے بعد پچاس کیڑیان
لگا دین - اِس سے اُنکی قوت بہت گھٹ گئی لیکن مرض کی قوت بھی گھٹ گئی - جس وقت ایک ڈاکٹر آئے تو وہ
اچھے ہو چکے تھے اسکے بعد مین اُنکو لیے ہوے مَری کو چلا گیا اور وہان نِلِی کی خبرگیری مین کر دیا اسکے بعد مین چپ چاپ
یہان چلا آیا - یہ مقام گرم ہے مگر تندرستی کے حق مین مفید ہے - اور مین تار برقی کے قریب ہون جو اِس زمانہ مین
بہت ضروری ہے - مجکو اپنی طبیعت کے صحیح ہونے کا بڑا تعجب ہے - ظاہرا پریشانی مجکو اچھا کیے ہوے ہے -
سوا اسکے کہ میری بصارت مین کسیقدر فرق آگیا اور سب طرح سے مین بدستور سابق کام کرنے کے قابل ہون -
با اینہمہ جس وقت وطن جانے کا وقت آئیگا تو مجکو سرد آہین نہ بھرنا پڑینگی - اگر خدا نے میری جان بچا دی تو مین پھر
تم سب کو آکر دیکھونگا - اِس اثنا مین جسقدر مشغول ہوکر مین کام کرتا ہون اُسیقدر عجلت کے ساتھ وقت کٹتا ہے -
ہنیری نے مجکو لڑکون اور اُنکے استقبال کے بڑے دلکش حالات لکھے ہین - میری زوجہ کو کیا ہی خوشی ہوگی کہ
اُنکے سات بیٹے اُنکے ہمراہ ہین - پچھلی چٹھی جو میرے نام آئی تھی وہ لِورپول سے آئی تھی اُس وقت وہ ائرلینڈ کو
جاتی تھین امید ہے کہ دو دن بعد اِڈورڈس صاحب تھوڑی دیر کے لیے یہان آجائین اُنکا قصد نومبر کے مہینہ مین وطن
جانے کا ہے اور وطن اسواسطے جاتے ہین کہ میرے قوت بازو ہنری لارنس کی سوانح عمری لکھین - اُنکے لیے ایک سچی محبت کی
محنت کا کام ہوگا - مین نہین جانتا کہ اِڈورڈس صاحب سے بڑھکر اور کوئی شخص مرحوم کی داد دیگا - میرا قصد ہے کہ آیندہ
فروری مین ہندوستان سے روانہ ہون اور باقیماندہ عمر وطن مین تم لوگون کے درمیان بسر کرون -

تمھارا ہمیشہ کا چاہنے والا بھائی

جان لارنس -

جان لارنس کو جہان اور تردداتِ تھے وہان ایک یہ بات واقع ہوئی کہ موسم گرما مین بمقام مری
سخت ہیضہ نے خروج کیا - اسمین صرف ولایتی سپاہی مبتلا ہوتے تھے - سپاہیون کی سلامتی ہمیشہ جان لارنس کو

جان کے برابر عزیز رہی اور ایک شخص نے جسکو حقیقت حال سے آگاہ ہونے کی معقول وجہ تھی مجھ سے بیان کیا ہے
کہ جان لارنس اپنے بھائی کے ساتھ روز اسپتال مین آتے تھے "اور بیمارون اور قریب المرگ لوگون کی جہان تک
ممکن تھا مدد کرتے تھے اپنے خطرہ کا خیال نہین کرتے تھے اور ڈاکٹرون کے کہنے کی کچھ پروا نہین کرتے تھے جنکو
تردد تھا کہ مبادا اُن کے دشمن کہین اس عارضہ مین مبتلا نہ ہو جائین"۔ پشاور مین بھی کثرت سے لوگ مرتے تھے
اور سڈنی کاٹن اور جان لارنس کے مابین جو دونون دل سے اس امر کا خیال کرتے تھے بڑی گرمجوشی سے
خط و کتابت ہوتی تھی۔ انھین سے ایک چٹھی مین ذیل مین درج کرتا ہون جس سے جان لارنس کے خیالات
ظاہر ہونگے اور وہ ہمیشہ کے لیے یاد رہے۔

صفحہ ۳۳۵

کوہ مری۔ ۴ ستمبر ۱۸۵۸ء

میرے پیارے جنرل۔ مین آپکے کاغذات کو آپکی چٹھی مورخہ ۴ ستمبر سمیت واپس کرتا ہون۔ جو خبر آن سے
معلوم ہوئی ہے بڑی افسوسناک ہے اور اُسکے دیکھنے سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگون کے اختیار مین ہے وہ اس امر پر
توجہ کرین اور اس بات کے دریافت کرنے کی کوشش کرین کہ ولایتی سپاہی جو اسقدر مرتے جاتے ہین اسکا اصل باعث
کیا ہے۔ ان بیچارون سے مجھ سے بڑھکر کوئی شخص ہمدردی یا اعانت کرنے کی خواہش نہ رکھتا ہوگا۔ لیکن مجھکو یقین کامل ہے
کہ آب و ہوا کی نسبت یہ امر زیادہ تر طرز معاشرت سے پیدا ہے۔ اس بات کو تو مین تسلیم کرتا ہون کہ کسیقدر لوگ آب و ہوا کے
بھی باعث سے مرتے ہین لیکن ساتھ ہی اُسکے مجھکو یہ یقین ہوتا ہے کہ کامل طور سے غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ جو سپاہی ہر سال
مرتے ہین زیادہ تر اپنے طریقہ بود و باش سے ہلاک ہوتے ہین بمقابلہ اسکے آب و ہوا کے اثر سے بہت کم مرتے ہین۔ اگر
ہندوستان مین ولایتی سپاہیون وغیرہ کے کثرت سے مرنے کا اصل باعث یہی آب و ہوا ہے تو کیا وجہ ہے کہ افسر اور
سویلین لوگ اس حساب سے نہین مرتے ہین۔ کیا باعث ہے کہ چھوٹے چھوٹے تاجر سوداگر اور اس درجہ کے اور اشخاص
ان غریب سپاہیون کی برابر نہین ہلاک ہوتے ہین۔ میرے یقین مین تو اسکا سبب یہ ہے کہ ہمارے سپاہی بڑی آزادی سے
رہتے ہین یعنی جس طرح سے بے نوکری کے اپنے گھرون مین رہتے ہین اس سے بھی زیادہ آزادی کے ساتھ رہتے ہین۔
اور اس وجہ سے سب کے پہلے وہی بیمار پڑتے ہین۔ پھر جسوقت وبا آتی ہے تو زیادہ تر یہی لوگ ہلاک ہوتے ہین۔
ہندوستان مین یورپ کے لوگون کو اگر تندرست رہنا ہو تو یہ بہت اچھی طرح سے معلوم ہو گیا ہے کہ انکو انگلستان کی نسبت
یہان زیادہ اعتدال سے رہنا چاہیے۔ انگلستان مین جو شے حفاظت کے ساتھ مستعمل ہو سکتی ہے وہ یہان بیماری کی باعث
ہو جاتی ہے مثلاً قطب شمالی کے قریب لوگ سیرون چربی بلکہ تیل تک حفاظت کے لیے کھا پی جاتے ہین اور اسکو اگر
معتدل ملک مین استعمال کرین تو طبیعت اور بگڑ جائے۔ حال مین بلحاظ صحت فوج کے نقشہ جات انگلستان مین چھپے ہین انکو
دیکھیے۔ وہان بھی عام آبادی کے مقابلہ مین فوج کے کسقدر آدمی زیادہ ہلاک ہوتے ہین۔ مین دیکھتا ہون کہ کمیٹی نے اسکی وجہ

بارکون کی کثافت بیان کی ہے۔ مجکو اس بات مین شبہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس سبب کے دُور کرنے سے انگلستان کے سپاہی اُسی شدت سے ہلاک نہ ہوتے رہینگے۔ بااینہمہ انگلستان مین یہ امر آب و ہوا پر مبنی نہین کیا جاتا ہے اور اسواسطے نقص مکان کی جانب اُسکو محمول کرتے ہین۔ یہ وہی فالسٹاف کا قصہ ہوا جو ایک پیسہ کی روٹی کھاتا تھا اور دس روپیہ کی شراب پی جاتا تھا۔

مجکو بخوبی اِس بات کا یقین ہے کہ ولایتی سپاہی بطور قاعدہ کلیہ حد سے زیادہ گوشت کھاتا ہے کثرت سے پانی کی طرح شراب پیتا ہے اور انتہا سے زیادہ سوتا ہے۔ سواے اُس صورت کے جب کہین کام پڑتا ہے اُسکو بہت کم کچھ کرنا ہوتا ہے۔ سال بھر مین کئی مہینہ تک قواعد بمشکل ہو سکتی ہے۔ فوج مین آنے کے قبل ان سپاہیون کو دن بھر کام کرنا پڑتا ہے اور شاید سواے نباتی غذا کے اور کچھ کھانے کو نہین ملتا ہے۔ آئرلینڈ یا اِسکاٹلینڈ کا محنت پیشہ آدمی غذا سے کبھی خواب مین بھی دیکھنے کو نہین پاتا ہے۔ وہی آدمی ہندوستان مین آکر دن بھر مین دو مرتبہ بلکہ شاید اس سے زیادہ مرتبہ بھیڑی کا گوشت کھاتا ہے۔ پھر شراب کے متعلق خیال کیجیے کہ خام شراب مین کسقدر یہ لوگ پی ڈالتے ہین حالانکہ بچپن سے کوئی اِسکا عادی نہین ہوتا۔ سپاہی خمار نہین خیال کیا جاتا ہے۔ اور ڈاکٹر لوگ بھی اُسکو ایسا بیان نہین کرتے ہین الا اُسوقت جب اکثار شراب کے واسطے اُسکا نام نکل گیا ہو۔ اور اسطور پر ممکن ہے کہ کوئی شخص انتہا سے مرتبہ کا شرابی ہو اور شراب پیتے پیتے اپنے جسم کی تمام قوت اندر اندر معدوم اور زائل کر دے اور اسپر بھی ایک سنجیدہ اور مستعد سپاہی تصور کیا جاسکے۔ اِس قسم کا آدمی اگر انگلستان یا راولپنڈی کی ایسی عمدہ آب و ہوا مین رکھا جاے تو بمقابلہ اور مقامات کے عرصہ تک زندہ رہے لیکن درہ پشاور ایسے مقام مین وہ فوراً بیماری مین مبتلا ہو کر مر جاے۔ لیکن خواہ اِس مقام مین خواہ وہان بطور قاعدہ کلیہ وہ اپنی پوری تعداد عمر تک زندہ نہ رہ سکیگا۔ وہ اتنے دنون تک بھی زندہ نہ رہیگا جتنے دنون کوئی غریب مزدور پیشہ آدمی جسکو پیٹ بھر کھانا نہین ملتا ہے زندہ رہیگا۔ مین خود اپنی حالت دیکھتا ہون کہ سواے اُس صورت کے جب سفر یا شکار کو جاؤن دن بھر مین دو مرتبہ بھیڑی کا گوشت اسطرح سے نہین کھا سکتا ہون کہ کوئی ضرر نہ پہونچے۔ یہان پہاڑون پر بھی ایسا نہین کر سکتا گو دن بھر مین روزینہ پیدل زیادہ ٹہل آتا ہون اور شراب کی یہ کیفیت ہے کہ اگر مین روزانہ ایک ڈرام پیا کرون تو ہمیشہ بھر مین مر جاؤن۔۔

ہندوستان کی ملازمت کے زمانہ مین مجکو بہت سی رجمنٹون اور افسرون کا حال معلوم ہوا ہے جو بے انتہا نمک کھانے کے عادی تھے۔ الحمد للہ کہ اب وہ دستور سال بسال زوال پزیر ہوتا جاتا ہے۔ لیکن جسوقت مین پہلے پہل ہندوستان کو آیا تھا تو اُس وقت علی العموم تمام مروج تھا۔ مین نے اکثر دیکھا کہ ایسی صورتون مین افسر لوگ تھوڑے دنون تک زندہ رہے اور قبل از عمر طبعی مر گئے۔ مگر ان باتون سے کسی طرح سپاہیون کو مثال نہین دی جاسکتی۔ مین اِس بات کو تسلیم کرتا ہون کہ علاج سوچنے کی نسبت خرابی کا دریافت کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن جب تک خرابی مسلم نہین ہوتی ہے اُسوقت تک

ممکن نہین ہے کہ اُسکا تذکرہ ہو۔ میرے نزدیک صرف یہ بات ضرور ہے کہ سپاہیون پر اخلاقی اثر پیدا کیا جائے۔ محض احکام
اور قواعد کبھی اِس نقص کو رفع نہ کرسکینگے جبتک ہم لوگون کے دل مین یہ خیال اور یقین نہ پیدا کر دینگے کہ جو کچھ ہم کہتے ہین
وہ درحقیقت بھلائی کے واسطے کہتے ہین اُسوقت تک صرف وعظ و نصیحت سے کچھ نہوگا۔ مین سمجھتا ہون کہ بقول اسکے "گربہ کشتن
روز اول" زیادہ تر اسکا انسداد اُسوقت ہوسکتا ہے جب وہ پہلے پہل ہندوستان مین آتے ہین تو جہازون پر انکو شراب
نہ دی جائے۔ اُن سے باصرار کہا جائے کہ پانی ملاکر شراب پینے سے بدن لاغر ہوجاتا ہے اور بیر شراب کی خریداری مین
اُنکے واسطے سہولت پیدا کی جائے۔ جو لوگ مطلق شراب نہین پیتے ہین اُنکو زائد مشاہرہ دیا جائے افسر لوگ اُنکی صحبت مین
جایا کرین اور اپنا اثر اُن پر پیدا کرنے کی کوشش کرین۔ مجکو بارکون کے سبب سے پشاور مین زیادہ فوج رکھنے کی خواہش نہین ہے
برخلاف اسکے مین اُس تعداد سے زیادہ نہ رکھونگا جسکی انتہا مرتبہ کو ضرورت ہے۔ لیکن تاوقتیکہ کچھ لوگ نہ رہینگے حفاظت
نہین ہوسکتی ہے۔

مری سے سر جان لارنس پشاور کو گئے۔ کاٹن اور ایڈورڈس سے حفظان صحت اور دوسرے امور متعلق
بہت گفت و شنید کی۔ سرحد کے بہت سے قلعون کا ملاحظہ کیا۔ اپنی آخری یادداشت واگذاشت پشاور جسکو مین
تمام و کمال نقل کرچکا ہون تحریر کی اور پشاور کے اُن سپاہیون کو جو اِس مقصد سے وہان صف آرا ہوئے تھے یہ
پڑھکر سنایا کہ حضور ملکہ معظمہ نے براہ راست ہندوستان کی حکومت اپنے اختیار مین لی ہے۔ اِس آخری مرتبہ
جب وہ قلعہ کو دیکھنے گئے تھے تو ریچرڈ ٹمپل اُن کے سکرٹری بھی ہمراہ تھے اور اُنھون نے اِس موقع کی کیفیت کو
یون بیان کیا ہے۔

جس وقت ۱۸۵۸ء ختم ہونے کے قریب آیا تو جان لارنس نے آخری مرتبہ پشاور کے ملاحظہ کی غرض سے
دریاے سندھ کو عبور کیا۔ اور مین اُنکی معیت مین تھا۔ جسوقت ہم نے بمقام اٹک جہان تیز دھارے کے کنارے وہان کا قدیم عماری قلعہ
دکھائی دیتا ہے دریاے سندھ سے عبور کیا تو اُنھون نے جیسا کہ اکثر اِس مقام کی تعریف کی تھی ارشاد کیا کہ یہ بڑا ضروری
اور نفیس مقام ہے اور ملکی اعتبار سے بڑی وقعت رکھتا ہے۔ حال مین اِس دریاے عظیم کے کنارے کوہ ہمالیہ کے پائین
کسی بلندی کے مقام پر ایک پارہ زمین پھٹ کر دریا مین آرہا اور کئی ہفتہ تک پانی کو روکے رہا اس سے چند ہی گھنٹہ مین
اُس مقام سے جہان شدت کے سیلاب تک پانی بڑھکر آتا تھا بیس فٹ اوپر چڑھ گیا تھا۔ دریاے کابل اٹک سے تھوڑی دور کے
فاصلہ پر دریاے سندھ سے مل جاتا ہے۔ اِس سیلاب سے دریاے کابل مین دونو کنارون کی طرف پانی بہت بڑھ گیا اور
مقام اتصال سے بیس میل اوپر نوشہرہ کی چھاونیون مین پانی چڑھ آیا تھا۔ جسوقت ہم ایک بلند سطح سے درہ پشاور کی طرف
اُترنے لگے اور وہان سے مقام مذکور کامل طور سے دکھائی دینے لگا تو جان لارنس نے اِس موقع کی دشواریون کی طرف
توجہ دلائی۔ اُنھون نے کہا "اِن زرخیز اور آباد میدانون کو دیکھو جنکے چارون طرف ناہموار پہاڑیان واقع ہین جہان سے

سنگدل دشمن ہر وقت نیچے اُتر کر لوٹ مار کرسکتے ہین - ہم اُس جگہ کے ایک متصل پہاڑ پر چڑھے جہان پشاور کے
اُن ولایتی اشخاص کے رہنے کے لیے جو بخار مین مبتلا ہون ایک قیام گاہ قائم کرنے کی تجویز ہوئی تھی لیکن جان لارنس نے
اِس تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ کبھی نہ کبھی خونخوار کوہستانی لوگ ضرور یہان کے ناتوانون پر آکر حملہ کرینگے اور اُنکو قتل کرڈالینگے
پشاور مین پہونچ کر جب ہم نے دیکھا کہ وہان کے بازار خوب بھرے ہوے ہین طرح طرح کی تجارتی چیزین جمع ہین ہندوستان
اور وسط ایشیا کی پوشاکین ایک دوسرے سے خلط ملط دکھائی دیتی ہین نہرین اور نالے صاف شفاف بہ رہے ہین باغات
لہلہا رہے ہین اور کھیتون مین آبپاشی ہو رہی ہے تو یہ سب باتین دیکھکر ہمکو بڑا تعجب معلوم ہوا - درۂ خیبر کی طرف جہان تک
جانا ممکن تھا ہم لوگ وہان کے خوفناک راستون کو دیکھنے گئے بعد ازان ایک قوی بدرقہ کے ساتھ درۂ کوہاٹ مین گئے کہ مبادا
آفریدی ستا کے ہم پر حملہ نہ کربیٹھین - یوسف زئی لوگون کے علاقہ کے قریب بہت سے حفاظت کے تھانون کا ملاحظہ کیا اور
ہنیری لمسڈن کے ساتھ جنکے ہمراہ گائیڈس کے کچھ لوگ تھے چڑیون کا شکار دیکھنے گئے -

پشاور سے سر جان لارنس سیالکوٹ کو گئے اور یہ موقع پاکر مقام جمون رنبیر سنگھ جدید مہاراجہ کشمیر سے
پہلی اور پچھلی ملاقات کرنے گئے - دونون رئیسون مین بہت سی عام ملاقاتین ہوئین اور ایک ملاقات رات کو
بڑی رازداری سے ہوئی - تحریری شہادت کے طور پر تا بپایۂ ثبوت پہونچنے کے ساتھ یہ افواہ اُڑی تھی کہ ہمارے خلاف
جنگ بہادر لائق اور زور آور وزیر نیپال مہاراجہ کشمیر اور امیر کابل کے باہمی خط و کتابت ہوئی تھی خیال کیا جاتا تھا
کہ دوست محمد خان امدادی وظیفہ کے موقوف ہو جانے سے ناراض ہوکر جلال آباد مین آگئے تھے اور اُنکے ارادے
دوستانہ نہین تھے - رنبیر سنگھ ناتجربہ کار شخص تھے اور اپنے باپ کے برابر اُنکی عقلمندی اور زور نہین رکھتے تھے - اور
اُدھر جنگ بہادر کے ہاتھ مین جیسا کہ ہمکو خوب معلوم ہے ایک وہ کے کا تاش یعنی معزول مہارانی لاہور تھین
جو کھٹمنڈو مین زیر تولیت جنگ بہادر تھین اور جنگ بہادر اُس تاش کو غدر مین ضرور کھیلتے اگر اُنکو اُس سے کچھ
اپنا فائدہ دکھائی دیتا - سر جان لارنس اِس زمانہ مین ساری فوج دہلی کو بھیج چکے تھے پس اس وقت مین اگر
یہ کارروائی ہوتی تو ہماری حالت مین بہت ہی خرابی پڑتی - جنگ بہادر نے لکھنؤ کے معرکہ مین ہمکو معقول مدد دی تھی
لیکن اِس امر کے باور کرنے کی وجہ پائی گئی کہ وہین سے جنگ بہادر کی طبیعت کچھ پھر گئی تھی - اسواسطے اب بھی
کچھ تعجب نہین تھا اگر یہ سازش عمل مین آتی - لیکن سر جان لارنس رات کو رنبیر سنگھ کی ملاقات کے بعد بالکل
اِس امر سے مطمئن ہوکر واپس آئے کہ اُس حصۂ ملک کی طرف سے کسی طرح کا خطرہ نہ کرنا چاہیے - اور یہان شاید
مین بہت اچھی طرح سے ایک قصہ کو بیان کرسکتا ہون جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سر جان لارنس دیسی اشخاص کی
طبیعتون کو کسی طرح قابو مین رکھے ہوے تھے جس طرح غدر کے زمانے مین پنجاب اور بلکہ برٹش گورنمنٹ ہین

ص ۱۳۷

[1] کتاب "ہسٹری اینڈ ایڈمنسٹریشن آف دی ... ان انڈیا" صفحہ ۱۵۱ تا صفحہ ۱۵۲ -

اُنکی کیفیت رہی۔ سر جے۔ رینچ۔ ہیٹن نے مجھ سے بیان کیا کہ ۔

"۱۸۵۸ء مین مین کانپور کا جج تھا اور جب سر کالن کیمبل کی آخری فتح لکھنؤ کے بعد وہان فوج واپس آئی تو نیپالی سردار جنگ بہادر جو الہ آباد مین حضور ملکہ معظمہ کے قدمبوسی کو جاتے تھے کانپور مین آئے۔ مین جنگ بہادر کا ایک پرانا دوست تھا اور کماؤن مین جب کمشنر تھا تو انکو اکثر مرتبہ دیکھا تھا اور جسوقت وہ یورپ سے واپس آنے کے بعد لنڈن اور پیرس کے گناہ ہمالیہ کی برف اور مقدس مندرون مین دھونے آئے تھے اور میرے علاقہ سے گذرے تو مین نے انکا استقبال کیا تھا۔ اب ہم نے آپس مین نجی طور پر ملکی معاملات کے متعلق بڑی بڑی باتین ہوئین اور اُنھون نے جسوقت یہ دعوی کی کہ لکھنؤ میرے ہی سبب سے اصل مین فتح ہوا ہے تو مجکو بڑی ہنسی معلوم ہوئی۔ لیکن اُنھون نے جو کچھ اسکے متعلق بیان کیا کہ غدر کے زمانہ مین بڑے بڑے دیسی رجواڑون کی کیا کیفیت تھی تو اُسکو مین نے بڑے شوق سے سُنا منجملہ اور باتون کے ایک بات اُنھون نے مجھسے یہ بیان کی تھی کہ "آپ دیکھتے ہین کہ مین سیدھا رہا اور یہ امر اس مصیبت کے زمانہ مین آپ کی گورنمنٹ کے حق مین بہت مفید ہوا"۔ مین نے کہا "فرض کیجیے آپ سیدھے نہ رہتے تو کیا کرتے"۔ جنگ بہادر نے جواب دیا "کیا کرتا۔ مین مہارانی لاہور کو جان لارنس کے تنگ کرنے کے لیے چھوڑ دیتا اور اُسوقت انگلستان کیا کرتا"۔ مین نے ۱۸۶۹ء مین اس قصہ کو سر جان لارنس سے شملہ پہ بیان کیا اور اُنھون نے کہا کہ جنگ بہادر نے اپنے اختیار کے بیان کرنے مین مبالغہ کیا۔ لیکن اسمین شک نہین کہ "اگر مہارانی کی طرف سے خروج ہو جاتا تو پنجاب مین سخت کھلبلی پڑ جاتی"۔

اور جس طرح سے سر جان لارنس کو نیپال کے دور دراز گوشہ مین لوگ انگلستان کی قوت زور اور تحمل خیال کرتے تھے ہمکو یقین کرنا چاہیے کہ اُس سے زیادہ صوبہ پنجاب مین وہ خیال کیے جاتے تھے۔ پنجاب مین تو جان لارنس کا سکہ ہی جما ہوا تھا۔ دیسی لوگ اصل بادشاہ اُنھین کو سمجھتے تھے۔ مثلاً جب دہلی مین ہماری فوج کی نسبت کارروائیون کو دیکھکر ایک روز اُنھون نے راجہ تیج سنگھ سے جو پنجاب کے بڑے صاحب اختیار راجہ تھے کہا کہ "مین سمجھتا ہون مجکو خود جانا چاہیے"۔ تو تیج سنگھ نے پہلے تو چند لمحہ تک نظر گڑا کر اُنکی طرف دیکھا اور اُسکے بعد بڑا زور دیکر اس بات کو بیان کیا کہ "صاحب جو اچھے آدمی ہون آپ سب بھیج دیجیے اور جتنے آدمی آپ کے دل مین آئین اُسقدر روانہ کر دیجیے مگر خود نہ جائیے۔ جب تک آپ یہان موجود ہین سب اچھا اچھا ہوتا جائیگا۔ لیکن ادھر آپ نے پیٹھ پھیری اور ادھر جو کچھ ہو جائے بعید نہین ہے"۔[1] اور ایک مرتبہ اور جب آرتھر برینڈرتھ صاحب ایک ڈاک گاڑی مین جسکا کوچبان ملتان کا ایک دیسی باشندہ تھا اُس روز سوار جاتے تھے جس کے دوسرے دن سر جان لارنس انگلستان کو روانہ ہونے والے تھے اور گفتگو ہو رہی تھی ہوتے ہوتے اس امر کا تذکرہ آیا تو اُس ہندوستانی نے بلا تصنع گھبرا کر کہا کہ "کیا اب پنجاب مین کوئی دفعہ نہین رہ گیا جو وہ جاتے ہین"۔

---

[1] ملہ میلیسن ریکری ایشن آف این انڈین آفیشل صفحہ ۱۱۔

جان لارنس جیسا کہ اُسکا اور ہر ایک باشندہ پنجاب کا خیال تھا تمام معاملات کے لنگر تھے اور وہی ایک ایسے بحری واقفکار تھے جو اِس جہاز کو سیدھا چلا سکتے تھے۔

جب اِس "سہ گانہ سازش" کا خطرہ جاتا رہا تو سر جان لارنس نے یکم جنوری سنہ ۱۸۵۹ء سے پندرہ مہینے تک کی رخصت کے لیے اپنی آخری درخواست روانہ کی۔ اب وہ نہایت خوشی اور اطمینان سے ایسا کر سکتے تھے۔ لارڈ کیننگ کو اُنھون نے لکھا کہ "اِس پار سے اُس پار تک سارے ملک مین امن وامان قائم ہے۔ واقعی مجکو یاد نہین پڑتا کہ ایسے خیرخواہ اور قانع یہان کے لوگ مین نے کبھی دیکھے ہون۔ پچھلے مرتبہ جب مین یہان سے گیا تھا اُسوقت اور اِسوقت کے مابین پشاور مین نہایت صریحی طور پر فرق عظیم معلوم ہوتا ہے۔ اندرونی ملک مین بھی مجکو کوئی خطرہ نہین ہے"۔

اب صرف ایک امر کا خطرہ باقی رہگیا تھا اور اُسکے بارے مین بھی یعنی اِس امر کے متعلق کہ پنجابی فوج کی تعداد زیادہ تھی اُنھون نے لارڈ کیننگ اور اپنے جانشین منٹگمری اور ولایت مین لارڈ اسٹینلی سے اصرار کرنے مین کوتاہی نہین کی۔ لارڈ کیننگ کو وہ لکھتے ہین کہ۔

پنجابی سپاہ کا چال چلن بہت غنیمت ہے لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ اُسکی تعداد یہان بہت ہے۔ تمام ہوشیار دیسی باشندے اِس امر کا خیال کرتے ہین جسوقت جنگ ختم ہو جائیگی اور پنجابیون کو اپنی جمعیت پر لحاظ کرنے کا موقع ملیگا تو ہمین بڑا خطرہ متصور ہے۔ اُنکے توپخانہ کی تعداد قلیل ہے اور اُسکو بھی کم کر دینا چاہیے۔ زیادہ خطرہ قواعد دان پیادون سے ہے اور مین جس اصرار کے ساتھ حضور کو لکھون کبھی اِس بات مین مبالغہ نہین ہو سکتا کہ حضور عالی اُنکی تعداد کو گھٹا دین۔ آیندہ تین مہینے کے عرصہ مین ہم اطمینان تمام اُن کئی ہزار آدمیون سے نجات حاصل کر سکینگے۔ مجکو یقین نہین ہے کہ فی الحال ان لوگون کے دلون مین کوئی بدی ہوگی لیکن ہندوستانی سپاہی بڑے بیوقوف ہوتے ہین اُنکو ایک مجنونانہ خیال یہ ہے کہ اُنکی جمعیت بڑی وقعت رکھتی ہے اور جس حالت مین ہمارے انتظام کے ذریعہ سے اُنسے بہت کچھ کام نکل سکتا ہے اُسی حالت مین اُنکی ذات سے پریشانی بھی بہت ہوتی ہے۔ ایک کمزور بیوقوف یا ظالم افسر چھ مہینے مین اُس سے زیادہ نقصان کریگا جسقدر فائدہ ویسے چھ اچھے افسر سال بھر مین کر سکینگے۔ اِس بات سے البتہ کسیقدر اطمینان ہے کہ فوج پنجاب مختلف اقوام کے لوگون سے شامل ہے۔ پٹھان لوگ اپنی پرانی عظمت کے خیال سے سکھون کی ہر ایک کارروائی مین شریک نہونگے اور ادھر سکھ لوگ پٹھانون سے بالکل نفرت کرتے ہین باایں ہمہ گو یہ امر کیسا ہی خلاف قاعدہ ہو لیکن بعض حالتون مین وہ متفق ہو سکتے ہین۔ جب تک ہم صاحب قوت ہین اور اپنا اقتدار قائم رکھ سکتے ہین اُسوقت تک کثرت سے لوگ ہمارے مددگار ہونگے ہمارے دوست صرف اُسوقت ہم سے پھر جاتے ہین جب ہماری حالت کمزور ہوتی ہے۔

خوش قسمتی سے بہت دن گزرنے نہین پائے تھے کہ سر جان لارنس اپنے انتہا سے مرتبہ کے اطمینان کے ساتھ (کیونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ سلطنت کی حفاظت اسی پر منحصر ہے) اپنی چٹھیون مین اپنے دوستون کو لکھنے کے قابل ہوسکے

کہ لارڈ کیننگ آخر کار اِس بات پر رضامند ہوگئے کہ بتدریج مگر زیادتی کے ساتھ پنجابی سپاہ گھٹادی جاے اور ریسپاوس کو وہ لاہور مین ہندوستان سے روانہ ہونے کے لیے آخری انتظامات کی غرض سے داخل ہوے۔ لیکن منٹگمری صاحب کو اودھ کے معاملات سے فروری تک فرصت نہین مل سکتی تھی لہذا صاحب چیف کمشنر باوجود اپنے ڈاکٹرون کے اصرار کے پھر اپنے عہدہ پر بہادری کے ساتھ جمے رہے تاآنکہ منٹگمری صاحب نے انکو سبکدوش کیا۔ یہ تھوڑی سی تاخیر کا زمانہ اِس امر مین بڑے کام آیا کہ اُنکے صوبہ کی آیندہ بہبودی کے لیے جو ایک واقعہ ہونے والا تھا اُنہین بڑے نمودار طریقہ سے وہ شریک ہوسکے۔

۸۔ فروری کو دو ہزار ہندوستانی رئیسون اور سردارون کے سامنے جو پنجاب کے مختلف حصون سے انکو خیرباد کہنے اور جلسہ دیکھنے کو آئے تھے اور تمام فرقون اور قومون کے ہندوستانی باشندون کے سامنے بھی جو کثرت سے جمع ہوے تھے اول پنجاب ریلوے کا اول چپا وہان کے اول لفٹنٹ گورنر نے اپنے ہاتھ سے کھودا۔ یہ امر بھی نہایت موزون تھا کہ ایک ایسی کارروائی جس سے تاریخ پنجاب کی ایک ایسی ضروری بات پیدا ہوئی جس سے پنجاب کی محنت اور مشقت کو ایسی تحریک ہوئی جس سے پنجاب کے وسائل کی اسقدر ترقی متصور تھی اور جس سے پنجاب کی حفاظت دوچند ہوگئی اُسکے مدارالمہام وہ شخص مع اپنے نامی گرامی بھائی کے ہوتے جو برٹش عروج کے ابتدا سے ایام سے تعلق رکھتے آتے تھے جنھون نے بدانتظامی کی جگہہ تسلط قائم کیا اور جو کشت وخون اور افلاس کے بدلے بمقابلہ حالت سابق امن وامان اور ترقی دولت کے باعث ہوے۔ یہ ریلوے امرتسر اور لاہور کو ملتان سے ملادینے کی غرض سے تعمیر کی گئی تھی۔ یہ دوسو چالیس میل کا فاصلہ تھا اور امید کی گئی کہ جسوقت یہ قاعدہ کے ساتھ چلنے لگیگی اور دریاے سندھ مین عمدگی کے ساتھ جہاز آنے جانے لگیگا اور ایک اور ریلوے کوٹری سے کراچی تک تعمیر ہوجائیگی تو پنجاب مین انگلستان کا آدمی سابق کی نسبت دو ہفتے پیشتر پہونچ سکیگا اور وہ بلافصل سمندر سے مل جائیگا جو ہماری سرحد کی عمدہ ترین حفاظت ہے۔ اِس موقع پر جو نقرئی پھاوڑا جان لارنس کے آگے لایا گیا تھا اُسپر یہ فقرہ لکھا ہوا تھا "ٹام بیلو گو آم پلین" جو اِس ریلوے اور اُس شخص کے بہت ہی مناسب حال تھا جس نے اُسکا پہلا چپا کھودا تھا۔ اور جب اپنی اصلی قوت سے سرجان لارنس نے کھدی ہوئی مٹی ننھی گاڑی مین بھرلی تو دیکھنے والون نے دیکھا کہ اُنکی ایک قوی ضرب سے پھاوڑے کا پھل بڑی دور تک گڑگیا تھا۔ اپنی زندگی کے ہر ایک زمانہ مین وہ صیغہ تعمیرات کے متعلق مزدور کا کام بھی اُسیطرح سے کرسکتے تھے جس طرح صوبہ کی حکمرانی کا کام کرتے تھے۔ اسکے دو ایک برس بعد ہندوستانی معاملات کی کسی کمیٹی پارلیمنٹ کے چیرمین نے بسبیل اتفاق اُنسے پوچھا کہ کیا آپ یہ نہین خیال کرتے ہین کہ تھوڑے زمانہ مین کسی ریلوے کو زیادہ نقصان پہونچنا مشکل بات ہے۔ اُنھون نے جواب دیا کہ اگر میرے پاس ایک اچھا

گرا کر بازمو اور وہ ایک گھنٹہ کی مہلت ملے تو مین سمجھتا ہون کہ اُسکو کسیقدر نقصان پہونچا سکتا ہون"۔
دیکھنے والے کہتے ہین کہ جان لارنس نے اسطرح سے یہ جواب دیا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اِس
آزمایش کرنے کے خواہشمند تھے۔ آرتھر برینڈرتھ صاحب لکھتے ہین کہ مجکو اس بات مین ذرا بھی شبہہ نہین ہے
کہ وہ ریل کے چلنے مین سخت مزاحمت پیدا کرسکتے تھے"۔

جسوقت جان لارنس کی روانگی کا زمانہ قریب آیا تو ہمدردی تعریف اور افسوس کی علامتین ہر حصہ
ملک کے دیسی اور ولایتی اشخاص کے پاس سے آنے لگین علی الخصوص جسوقت جان لارنس لاہور سے ص ۳۵۲
روانہ ہونے ہی کو تھے تو ایک رخصتی کا ایڈریس اُنکے روبرو پیش کیا گیا جو کمیت وکیفیت مضامین مندرجہ فیہ
اور سلاست بیان اور اُس ذاتی اور قریبی واقفیت جان لارنس اور کارگزاری جان لارنس کے اعتبار سے
جو اُسکے اکثر دستخط کرنے والون کو حاصل تھی اُس قسم کے اور ایڈریسون سے بطور کافی ممتاز تھا اور اِس
باعث سے جان لارنس کے اِس پرجوش زمانہ کے حالات کے خاتمہ پر بیان کرنے کے لیے نہایت
موزون ہے۔ وہ ایڈریس یہ ہے۔

ہم راقمان فی الذیل افسران محکمہ سِول و ملیٹری وغیرہ ملازمین یا سکنائے علاقجات پنجاب اِس موقع پر جب آپ
یہان سے رخصت ہونے پر کمربندھے کھڑے ہین متمنی اِس امر کے ہین کہ بحیثیت افسر سرکاری اِس ملک کو آپ کی ذات سے
جو فائدہ پہونچا ہے اُسکا اعتراف کرین۔

ہم مین سے بہت لوگون کو کئی سال یہان رہتے ہوئے گزرے ہین اور بعض لوگ آغاز عملداری سلطنت برطانیہ سے
برابر یہان مقیم رہتے آئے۔ پس یہ سب اشخاص عرصہ دراز سے آپ کے کارہائے نمایان کو بذات خاص معلوم کرتے آئے ہین۔
ہم مین سے بعض لوگون کو بمقابلہ اورون کے تھوڑا ہی زمانہ یہان رہتے ہوئے گزرا ہے لیکن اتنے دنون مین بھی اُنھون نے
عام انتظام معاملات کے متعلق آپ کی استعداد کے اثر کو بخوبی دیکھ لیا۔

ہم مین سے وہ لوگ جنھون نے مدبرون اور سفیرون کی حیثیت سے کام کیا ہے خوب جانتے ہین کہ آپ نے نازک اور مشتبہ زمانہ مین
ہندوستان کے فرمانروایون کے ساتھ جو اِس صوبہ کو چارون طرف سے گھیرے ہوئے ہین کیسا دوستانہ تعلق قائم رکھا۔ اور کیونکر
ساری وسیع ناہموار اور دشوارگزار سرحد مین جنگلی اور جنگی جرگون کے ساتھ نباہ اور اپنا کام کیا۔ نہ تو نامناسب طور سے اُنکے ساتھ
دست اندازی کی اور نہ اپنی کوئی ضروری شئے دب کر اُنکو دے دی۔

جو لوگ صریحاً سِول انتظام سے تعلق رکھتے ہین وہ جانتے ہین کہ اندرونی ملک مین دیسی رجواڑون اور رئیسون کو درشتی اور
نرمی کے ساتھ آپ نے اپنا دوست رکھا اور ہندوستان کے اوسط درجہ کے لوگون یعنی کاشتکارون کاریگرون اور محنت پیشہ لوگون کے
آپ کیسے دوست رہے۔ وہ خوب جانتے ہین کہ آپ نے بڑی کامیابی سے اِس امر کی کوشش کی کہ ٹکس کم ہوجائے۔

جوڈیشل صیغہ مین اصلاح ہو جائے جان و مال کی قرار واقعی حفاظت ہو جائے خزانے کے معاملات ہوشیاری اور کفایت شعاری سے انجام پائین۔ پیدا وار مین ترقی ہو اور جہان تک گورنمنٹ اپنے مالی اور عاملانہ وسائل سے مدد دے سکے اُس کے موافق محکمۂ تعمیرات کے کام جاری ہون۔ دیہاتی تعلیم کا ایک عام پسند انتظام ہو جائے رعایا کے آگے سچے مذہب عیسائی کی کیفیت اسطور سے ظاہر ہو جائے کہ مذہبی اعتدال کے اُن اصولون مین رخنہ نہ پڑنے پائے جو دیسی رعایا کے ساتھ برتاؤ کرنے مین برٹش گورنمنٹ کے ہمیشہ ہادی رہے ہین۔ وہ خوب جانتے ہین کہ آپ نے بہبودی سلطنت کے لیے ہمیشہ کس دلسوزی اور بیغرضی سے ملک کا انتظام کیا۔ سول افسر ہمیشہ آپ کے ذریعہ سے عمدہ سبق پاتے گئے اور آپ سے عمدہ ترین ہدایات اُنکو حاصل ہوئین اور ایسے بہت سے لوگ ہین جنکو آپ کے مکتب سے متعلق ہونے کا افتخار ہے۔

ہم مین سے جو لوگ پنجابی سپاہ مین کام کر چکے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ جب پرانی فوج سرحد مین تھی تو اُس زمانہ مین کیونکر آپ نے برسون فوجی انتظام قواعد اور خدمت کے اُس بلند جھنڈے کے قائم رکھنے کی کوشش کی جسکے نتائج اُسوقت ظاہر ہوئے جب فوج بنگال مین بلوہ ہونے پر مختلف رجمنٹین دہلی اودہ اور ہندوستان مین گورون کی سپاہ کے مددگار کے طور پر طلب کین اور تمام موقعون پر اُنھون نے انگلش لوگون کے رفیق بننے کی لیاقت ثابت کی۔ وہ خوب جانتے ہین کہ کیونکر ابتدا ہی سے آپ نے اُس جنگی پولیس کے قائم رکھنے مین مدد کی جس نے سنہ ۱۸۵۷ء کے نازک زمانہ مین سول اختیار کا قوت بازو اپنے کو ثابت کیا تھا۔ وہ خوب جانتے ہین کہ کیونکر آپ نے اُس جدید پنجابی سپاہ کے بھرتی کرنے اور قائم رکھنے مین مدد کی جس نے حال کی مشکلات مین پنجاب کی امن و امان قائم رکھنے مین بہت کچھ شرکت کی اور احاطۂ بنگال کے اکثر حصون مین ایسی ایسی بہادری کے کام کیے۔

ہم مین سے وہ تمام لوگ جو فوجی افسر ہین خوب جانتے ہین کہ جس وقت ہندوستان کے خلفشار سے پنجاب مین کھلبلی مچ گئی تھی تو جنگی حکام سے اتفاق کر کے آپ نے اندرونی ملک مین امن و امان قائم رکھی اور سرحد کے باہر اور اندر اپنے دوستون اور رعایا کو اپنے قابو مین رکھا اور جس وقت شمالی ہند مین ہماری حکومت کے قائم رکھنے کا دارومدار صرف دہلی کے قبضہ پر منحصر تھا تو آپ اِس بات کا خیال کر کے کہ امر مذکور انتہا سے زیادہ ضرور ہے اور اِس بات کا اندازہ کر کے کہ کم سے کم کسقدر سپاہ سے پنجاب پر قبضہ قائم رہ سکتا ہے ہمہ تن اِس امر مین مصروف ہوے کہ علی الاتصال فوج سامان جنگ اور خزانہ ہمارے بہادر ہموطنون کی اعانت کے لیے جو محاصرۂ دہلی مین مشغول تھے پہونچایا جائے۔ اور اصل تو یہ ہے کہ اُس مہم اعظم کے انجام مین زیادہ تر وسائل آپ نے کیونکر جمع کیے اور پنجاب سے وہان کے وسائل لے کر استقرار آپ نے دہلی کے معرکے مین صرف کیے کہ پنجاب کی حفاظت بالکل مخدوش ہو گئی تھی۔ وہ خوب جانتے ہین کہ امن و امان کے قائم ہونے کے بعد آپ نے گورنمنٹ کی ولایتی اور دیسی سپاہ کے اسطور سے بندوبست کرنے کی کوشش کی جس سے یہ ضروری صوبہ مضبوطی اور استحکام کے ساتھ قبضہ مین رہ سکے۔

بالآخر ہم لوگون مین سے ہر درجہ اور ہر پیشہ کے ہر شخص کو اِس بات سے آگاہی حاصل ہے کہ آپ نے سرکاری کامون کے انجام مین انتہا سے مرتبہ کی کوشش کی اور کبھی اُس سے افسردہ نہین ہوے ہمیشہ اپنے ارادہ پر قائم رہے اور جس بات کا ارادہ کیا

صفحہ ۲۵۶

سچے دل سے کیا - ذاتی واقفیت یا شہرۂ عام سے ہم سب لوگون کو یقین ہے کہ ایسے سخت زمانہ مین آپ کی خوش انتظامی اور استقلال سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے شمالی ہند مین برٹش حکومت قائم رکھنے کا آپ ہی کو ذریعہ قرار دیا تھا - بے شک ایسے بہت سے اشخاص ہین جن کو آپ کا شکریہ اس بات کے واسطے ادا کرنا چاہیے کہ اُس خوفناک زمانہ مین آپ نے اُنکو اور اُنکے عیال و اطفال کی جانون کو بچا لیا -

ہم لوگون کو اسپر فخر و مباہات کرنا چاہیے کہ آپ کی خدمتون کا ہماری فیاض ملکہ اور علی العموم تمام ملک نے اعتراف کیا - اور ہم بڑے اطمینان سے اس بات کو دیکھتے ہین کہ آپ انگلستان مین ایسی حیثیت پر رہینگے جس سے اُن اصولون کو بنا سکین گے جن اصولون سے آپ نے ہمیشہ ہندوستان مین کارروائی کی ہے اور آپ کو اس بات سے یقین رکھنا چاہیے کہ انگلستان اور انگلستان کے باہر آپ کے ہموطنون مین ایسا کوئی شخص نہوگا جو آپ کی خوشی سلامتی اور کامیابی کے لیے آپ کے حق مین دل سے دعا نہ کرتا ہوگا جو لوگ پنجاب اور اُسکے مضافات مین آپ سے متعلق رہے اُنکا ذکر نہین -

اس ایڈرس پر ۳۸۲ سویلین ۴۷۴ بری اور بحری افسران فوج ۱۵ پادریون اور ۳۱۸ - ایسے جنٹلمینون کے دستخط تھے جو گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہین رکھتے تھے - اور ایک مرتبہ مین اس بات کو اور بیان کرتا ہون کہ ان لوگون مین سے ہر شخص اُن باتون کا چشمدیدہ گواہ تھا جو ایڈرس مین لکھی گئی تھین - یہ لوگ آغاز عملداری پنجاب سے جان لارنس کے ساتھ ملک کے اندر اور باہر رہے تھے اور اب تک یہی کیفیت تھی یہ لوگ اُس پردے کے پیچھے رہے تھے جس کی نسبت نکتہ چین لوگ کہتے ہین کہ اُس رستم وقت اور اُسکے پرستارون کے درمیان (اگر وہ آیندہ کو پرستار رہین تو) پڑا رہنا مناسب ہے - ان مین سے بعض لوگ اُنکے بڑے بھائی کے پیرو تھے اور اُنکے جانے کی وجہ سے اب بیدل ہو گئے تھے اور جس طرح سے مرحوم کو لارڈ ڈلہوزی نے پنجاب سے باہر کر دیا تھا اُس سے ناراض بیٹھے تھے اور اُنکی یہ ناراضی حق بجانب تھی - اور یہ لوگ ابتدا مین اُنکے جانشین کی ماتحتی مین کام کرنے کو چندان رضامند نہین تھے - اس جانشین کی وجہ سے اُن مین سے اکثرون کو رنج پہونچا تھا کیونکہ اُسنے اکثرون کو بکرات و مرات کسی نہ کسی عہدے جسپر اُن کے دانت لگے تھے اور جسکے لیے وہ اپنے کو مستحق سمجھتے تھے نظرانداز کر دیا - کیونکہ وہ سرکاری کامون کے متعلق اپنی انتہا سے مرتبہ کی دلسوزی کے سبب سے دوست دشمن کسی کو ایسا عہدہ نہین دیتے تھے جسکو یہ نہین سمجھتے تھے کہ وہ ایسے عہدہ کے لیے زیادہ موزون ہے - اسپر بھی اس ایڈرس مین جو کچھ اُنھون نے لکھا تھا بہت سمجھکر اور اتفاق راے سے اُنکی نسبت لکھا تھا - آیا کبھی کسی فرمانروا کو اس سے عمدہ تر یا اس سے زیادہ قطعی ثبوت اپنی سرکاری خدمتون اور ذاتی نیکیون کا ملا ہے -

ایڈرس کا جواب یہ ہے -

جنٹلمینون - مین تہ دل سے آپ لوگون کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ میری ناچیز خدمات پنجاب کا آپ نے

ص ۳۵۵

ایسے پیدہ اور سنجیدہ الفاظ مین اعتراف کیا ہے - مجکو اُن فوائد سے بخوبی آگاہی حاصل ہے جو مجھ ا یسے افسر کے لیے اپنے ہمجنس ملازمون کے اتفاق سے حاصل کرنا لازم ہین لیکن مین نے اپنے انتظام کے زمانہ مین ہمیشہ اِس سے بھی بڑھے ہوے خیالات پر عمل کیا ہے آج اسقدر صاحبون نے جو ذاتی واقفیت اور روزمرہ کے تجربہ سے میری نسبت عمدہ راے قائم کر سکتے ہین جس طور پر میری تعظیم کی ہے اُس سے مین انتہا کے مرتبہ کا شکرگزار رہوا -

مجکو عرصہ سے اِس بات کا خیال رہا کہ ہندوستان مین دوسرے تمام ملکون سے اِس بات کا خیال رکھنا گورنمنٹ پر زیادہ لازم ہے کہ وہ لائق مستعد اور بلند حوصلہ افسرون کو اپنی ملازمت مین رکھے - ایسے افسرون سے جس بات کا انتظام کیا جائیگا عمدہ ہوگا -- اگر ایسے افسر ہون تو عمدہ سے عمدہ قوانین اور ضوابط محض ردی ہو جاتے ہین - چونکہ میرے خیالات یہ ہین اس سبب سے اپنے امکان بھر مین نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی کہ ایسے ہی آدمی جمع کرون اور اپنے منصب اور ذاتی اثر سے جہان تک میرا کہنا چل سکا مین نے یہی کیا - منجملہ اُن بہت سے افسرون کے جنھون نے پنجاب مین کام کیا ہے اور جو اپنی موجودہ حیثیت براہ راست یا بتوسط میری مدد سے رکھتے ہین مین ایمانداری سے تسلیم کر سکتا ہون کہ اُن مین سے ایسا کوئی شخص نہین ہے جسکی نسبت مجکو یہ نہ معلوم ہو کہ اُس عہدہ کے لیے وہ شخص سب سے زیادہ موزون ہے جب کو کبھی کسی شخص کی تقرری مین ذاتی لحاظات یا سرپرستی کے دعوون کا خیال نہوا ہوگا - پس اگر میرا انتظام پنجاب قابل تعریف ہے تو وہ خاص کر اسی سبب سے ہے اور بیشک اِس کارروائی پر عمل کرنے مین مجکو بہت معقول صلہ ملا -

جس وقت ہندوستان مین دیسی فوج کے ایک مجمع کثیر نے پہلے پہل آثار بغاوت ظاہر کیے اور شہر بشہر ناراضی پھیلتی گئی تا آنکہ ہندوستانی سپاہ مقیم پنجاب بھی بدظن ہوگئی اور صرف اِس بات کی منتظر تھی کہ بلوہ کرنے کا موقع کب آتا ہے تو مجکو اُس وقت پنجاب مین برٹش عظمت قائم رکھنے کے وسائل کو بڑی فکر سے بہم پہونچانا تھا - جو سول اور فوجی افسر میرے اختیار مین تھے اُنکے اوصاف پنجاب کی جو فوج بھرتی کی گئی تھی اور سول گورنمنٹ کے ذریعہ سے جسکی تعلیم و تربیت ہوتی تھی اُسکی عمدگی اور رجواڑون اور رعایا کی خیرخواہی اور اُسی طرح برٹش سپاہیون کی بہادری سے آیا مجکو عوام الناس مین امن و امان قائم رکھنے اور ہندوستان کو مدد پہونچانے کے وسائل بہم پہونچے یا نہین -

پنجاب جو اکثر کمزوری اور خطرہ کا سرچشمہ خیال کیا گیا ہے اُس زمانہ مین سلطنت کی حفاظت کا قلعہ ہوگیا تھا - پشاور سے دریاے جمنا تک صوبہ کے ہر ایک حصہ مین سول افسرون کا ایک ایسا گروہ تھا جنھون نے ہر مشکل کے کام کو جس پر وہ

ص ۳۵۶

مقرر کیے گئے انجام کیا - ایک افسر نے بھی اپنا عہدہ نہین چھوڑا دور دراز اضلاع مین افسر لوگ صرف معدودے چند اہالیان پولیس کے ذریعہ سے ایک عام بدظن اور بدخواہ رعایا کے درمیان ملک کو سنبھالے رہے انتظام ملک کی خدمتین اسطور سے انجام ہوئین جسطرح امن و امان کے زمانہ مین ہوتی تھین -

قدیم پنجابی فوج کی قاعدہ دانی استقلال اور بہادری کی بابت برٹش گورنمنٹ کو ہمیشہ کے لیے شکرگزار رہنا چاہیے

چونکہ اس فوج پر نہایت عمدہ عمدہ افسر اور کمانیر مقرر تھے اور ایشیا کے برٹش مقبوضات کی جنگلی سرحد مین دو ور دو برس تک علی الاتصال آٹھ برس تک خدمت کرکے تعلیم پائی تھی اور زور آور جنگجو پہاڑی جرگون سے برابر لڑائی کرتے رہے اسواسطے اُنکے سپاہیون نے بہت عمدہ کارگزاریان کین - ایک حصہ اس فوج کا اُدھر سرحد پر چھوڑ دیا گیا اور باقیماندہ سپاہ غدر کے شروع ہوتے ہی کچھ تو پنجاب کے بدظن ہندوستانی سپاہیون کے خوف دلانے اور کچھ ہمارے بہادر ہموطنون کے ساتھ جنگ ہندوستان کے خطرے اور ناموری مین شریک ہونے کے لیے روانہ کی گئی -

ضرورت وقت کے سبب سے جس نئی سپاہ کو مجھے کثرت سے بھرتی کرنا پڑا تھا اُسکا چال چلن بلا استثنا اچھا رہا اور بہت سی سپاہ نے پرانی رجمنٹون کی طرح بہادری اور جانفشانی دکھلائی -

پھر جو برٹش رجمنٹین پنجاب مین کام کرتی تھین اُنکے افسرون اور سپاہیون کا مین شکرگزار ہون جنھون نے اس خوفناک مہم مین اپنی بہادری اور استقلال کو ثابت کیا - اُنھون نے جو جو کام کیے ہین وہ ہمیشہ مشہور رہینگے میرے بیان کی کچھ حاجت نہین ہے - جسوقت سے وہ انگلش رجمنٹین جو شملہ کے پہاڑون کی چھاؤنیون مین رہتی تھین مئی ۱۸۵۷ء کی جلتی ہوئی دھوپ مین دہلی کو روانہ ہوگئین اُس وقت سے روزمرہ اُنپر یہی مصیبت رہی کہ یا تو دھوپ اور پانی مین آب ہوا کی صعوبت اُٹھانا پڑی یا معرکہ جنگ مین بیماری اور موت کی سختیان جھیلنا پڑین - اُدھر تو جن دشمنون سے مقابلہ کرنا تھا اُن کی تعداد لاانتہا تھی اور ادھر دھوپ باغیون سے بھی بڑھکر مہلک دشمن تھی - صرف چند ہفتہ کے عرصہ مین سیکڑون بہادر سپاہی بخار پیچش اور ہیضہ مین مبتلا ہو کر مر گئے لیکن اُنکے ساتھی جو زندہ بچے تھے وہ بیدل نہین ہوے - مرتے دم تک اُنھون نے بیماری اور موت کا نہایت مایوسی کی حالت مین مقابلہ کیا - پنجاب مین جو سپاہ ملک پر قبضہ رکھنے کے لیے باقی رہ گئی اُسنے بھی اسی طرح کی ہمت اور ثابت قدمی ظاہر کی جمعیت قلیل اجنبی ملک اور سامنا ایسے دشمنون کا جو صرف موقع ہی دیکھا کرتے تھے کہ کب جھپٹ پڑین ایسی حالتون مین اپنے ضوابط استقلال اور تحمل کا قائم رکھنا انھین لوگون کا کام تھا -

آخر مین اس بات کا مین بڑی خوشی سے اعتراف کرتا ہون کہ اس صوبہ کے فوجی حکام کا مین اس بات کے لیے بہت شاکر ہون کہ اُنھون نے میرے ساتھ بڑی محبت اور پاسداری کی - شاید اور کبھی اس سے زیادہ میرے ساتھ نہ سلوک ہوا ہوگا - تمام انتظامات مین جو مجکو عوام الناس کی حفاظت کے متعلق کرنا پڑے تھے اور جن مین ہم سب متفق ہو گئے تھے اُنھون نے ہمیشہ مستعدی اور سرگرمی سے ہماری شرکت کی - جنٹلمینون آپ لوگون نے مجکو جو بھاری اعزاز بخشا اُسکا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرکے آپ لوگون کو تندرستی مرفہ حالی اور اپنے وطن کو بسبیل تعجیل واپس جانے کی دعا دیتا ہون -

۲۵ - فروری کو منٹگمری صاحب آگئے - سر جان لارنس نے بغیر اسکے کہ اُنکے دل کو کچھ ناگوار گذرتا حکومت منٹگمری صاحب کے سپرد کی اور دوسرے روز صبح کو یہ قصد کرکے لاہور سے روانہ ہوے کہ اب پھر اُسوقت تک واپس نہ آئینگے جب تک گورنر جنرل ہند کی حیثیت مین تزک و احتشام سے آنا نہو گا - منٹگمری کوٹھی سے وہ اسٹیشن پر سوار ہو کے

دریائے سندھ مین چلے اور اپنے انتہائے مرتبہ کی ناراضی کے اظہار کے لیے بڑی تیزی سے اسٹیمر کو سیٹی دلوادی اور
نواب بہاولپور جنکی نسبت اُنکو یقین کامل تھا کہ غدر مین ہماری مخالفت کرنے پر آمادہ تھے لیکن اب اپنے اور
ہمجنسون کی طرح ساز و سامان لیکر دریا کے کنارے جان لارنس کو سلام کرنے آئے ہین داہنی طرف کھڑے رہ گئے
حیدرآباد مین جان لارنس بارٹل فریر کمشنر سندھ کے یہان جنھون نے عین وقت پر سچے دل سے اس خلفشار کے
وقت مین مدد دی تھی مقیم رہے اپنی معمولی مہمان نوازی کی وجہ سے فریر صاحب سوچے تھے کہ اپنے نامی گرامی
مہمان کی ایک عام دعوت کراچی مین کرینگے بنا بران اُسکی تیاری بھی کر رکھی تھی - لیکن وقت تنگ تھا سر جان لارنس کو
اُسوقت وطن کا ولولہ تھا - ادھر اِس اشتیاق اور اُدھر (جیسا کہ مین خیال کرتا ہون) اِس بات کے خیال سے کہ
اُنکو اسپیچ سننا اور اسپیچ دینا پڑیگی اپنی روانگی مین عجلت کی اور آخر کو جہاز پر سوار ہو کر بمبئی اور وہان سے انگلستان
جانے کے ارادہ سے روانہ ہوے لارڈ اسٹینلی نے اپنی ایک پچھلی چٹھی مین جان لارنس کو لکھا تھا کہ "آپ کا نام
اور آپکے کام ہر شخص کی زبان پر جاری ہین - آپ اِس بات کے واسطے تیار ہو رہیے گا کہ انگلستان مین آپ کا
استقبال اِسطور پر ہوگا کہ بیس برس کے عرصہ سے کسی کا ویسا استقبال نہوا ہوگا" -

ص ۳۵۸

باب نہم

جان لارنس کے انگلستان مین رہنے کا زمانہ

فروری ۱۸۵۹ء لغایت دسمبر ۱۸۶۳ء

سر جان لارنس سے شہر پیرس مین اُنکی زوجہ اور دو بڑی بیٹیون سے ملاقات ہوئی - یہان چند روز
اُنھون نے قیام کیا اور اُنکے دوست آرتھر برینڈرتھ صاحب نے جو اُنکے ساتھ تھے لکھا ہے کہ دگی مین اِس بات کی
دھمکی دینے سے کہ مین ڈوور کے میئر کو آپ کے آنے کی خبر دونگا میرے بے تکلف اور سیدھے سادے ساتھی کو کیسا
غصہ آگیا - چنانچہ اُنھون نے بندوبست کیا کہ وہ چپکے سے اِسطرح نکل جائین کہ کوئی شخص اُنکو دیکھنے نہ پائے - اِسطرح سے
ڈوور کے گھاٹ پر جو خلایق جمع تھی وہ منتظر ہی رہ گئی اور لارڈ وارڈن جماعت کا ایڈریس لیے ہوے کھڑے ہی رہ گئے -
اور وہ بلا توقف و مزاحمت سیدھے اپنی راہ چلے گئے اور لندن کے مکان نمبر ۲۶ کنسنگٹن اسکوئیر مین جا کر دم لیا
جسمین کچھ دنون سے اُنکی زوجہ اور اُنکی بہن لٹیشیا رہتی تھین - پندرہ برس کی مفارقت کے بعد اُس وقت
اہالیان خاندان کی ملاقات نے عجب لطف دیا - لیکن اِس زمانہ مین بہت سی باتین بدل گئی تھین - اُنکی ضعیف والدہ
انتقال کر گئی تھین - کلفٹن کا قدیم مکان مع اپنے متعلقات کے گرگرا گیا تھا اُنکی بہن بیوہ ہو گئی تھین - ظاہر ہے
کہ لندن مین اُن کے آنے کی خبر پوشیدہ نہین رہ سکتی تھی - اُنھون نے اپنا فرض منصبی سمجھکر بلا تاخیر انڈیا آفس مین

اپنے آنے کی رپورٹ کی اور وہان کے حکام نے اور اُسی طرح اُنکے نیئے اعلیٰ افسر لارڈ اِسٹینلی نے بڑے تپاک سے اُنکا استقبال کیا۔ مبارکباد کے ایڈرسون کی چارون طرف سے بوچھار پڑنے لگی۔ مختلف عام گروہون کی جانب سے سِوِل اور مذہبی ڈِپیوٹِیشن بذات خاص اُنکی ملازمت حاصل کرنے کے مشتاق تھے۔ ہر ایک عام جلسہ مین جہان اُن کے آنے کی اسید ہوتی تھی ضرور کثرت سے خلائق کچھ اُنکی طرفداری کے لیے نہین بلکہ (جسطرح قدیم زمانہ کے آدمیون نے اِسکیپیو کے اِسپین سے واپس آنے کے وقت کیا تھا) اُس ناہموار چہرے کو ایک نظر دیکھنے کے لیے جمع ہوتی تھی جس نے ہماری مشرقی سلطنت کے بچانے مین اسقدر کوشش کی تھی۔ جسوقت اِس زمانہ کے ستّرہ برس پیشتر وہ اِنگلستان سے جانے لگے تھے تو سوا ے اُنکے چند اعزا اور احباب کے کوئی اُنکے نام سے بھی نہین واقف تھا اور اب جیسا کہ لارڈ اِسٹینلی نے لکھا تھا اُنکا اور اُنکے کام کا ذکر ہر زبان پر جاری تھا۔

عوام الناس کا خیر مقدم اور ایڈرس ایک ایسے زمانہ مین جب چھوٹی چھوٹی فضول لڑائیان کثرت سے ہوتی تھین اور جنہین ہمیشہ فتحمندی نہین حاصل ہوتی تھی اپنے روزمرہ کے معاملات ہوگئے تھے کہین بہت سی اُن تقریبات کا ذکر قلم انداز کیے دیتا ہون جو اُسوقت بڑی وقعت رکھتی تھین لیکن اس زمانہ مین بالکل بےحقیقت سمجھی جاتی ہین اور جن کم و بیش مشہور آدمیون کے ساتھ اُنکو کرنا ہوتا ہے وہ کسیقدر پریشان اور پشیمان ہوجاتا ہے لیکن دو ایک دلکش تقریبات کو جو جان لارنس کے ساتھ کی گئی تھین سرسری طور پر بیان کیے دیتا ہون۔

۳۔ جون کو آزادی شہر لندن جو ایک سال پیشتر اُنکے لیے تجویز کی گئی تھی ایک مجمع کثیر کے روبرو اُنکو عطا کی گئی اور وہ (جس طرح اُنھون نے اسید ظاہر کی تھی کہ وہ اپنے ہندوستان کی عین پریشانیون کی حالت مین ایسا کرسکینگے) اِس قابل ہوسکے کہ گلڈ ہال مین کھڑے ہوکر بذات خاص اُس اعزاز کا شکریہ ادا کیا جو اُنکو دیا گیا تھا۔ کارپوریشن مذکور کے اِسٹینڈ کمشنر نے کہا۔

اگر قدیم زمانہ کے شہر روم کو اپنے اقتدار کے عروج پر کارنیلیا کے دو مشہور بیٹون پر واجبی طور سے فخر و مباہات تھا تو بیشک برٹن کو ہنری اور جان لارنس پر اُسی طرح کا ناز ہوسکتا ہے او یہ نظیر اُسی طرح سے پیدا ہوئی ہے جس طرح تواریخ مین اکثر پیدا ہوا کرتی ہے۔ چند مختصر جملون مین اس بات کے بیان کرنے کا قصد کرنا فضول ہے کہ کس حکمی دور اندیشی حیرت انگیز مستعدی مستحکم ثابت قدمی اور لگاتار محنت کو آپ نے اپنے صوبہ کی آتش فساد کے بجھانے اور اُن بیشمار لشکرون کے جمع کرسکنے مین (جو دہلی پر قبضہ کرنے کی غرض سے روانہ کیے گئے تھے) اور ان سب باتون کے ذریعہ سے برٹش انڈیا مین ہماری عظمت قائم رکھنے مین ظاہر کیا ہے۔ خوش قسمتی سے میرا کام جس طرح فضول ہے اُسی طرح غیر ممکن التعمیل بھی ہے کیونکہ تواریخ مین ابھی سے یہ نمودار باب واقعات ہند کا درج ہوگیا اور آپ کو "منتظم فتوحات" اور "محافظ ہند برطانیہ" کا خطاب دیدیا گیا۔

سر جان لارنس کا جواب نصف سے زیادہ بڑے گراکس یعنی اپنے بھائی سر ہنری کی خدمتون کے

منصفانہ اور محبتانہ حالات کے بارے مین تھا۔ اپنے بارے مین اُنھون نے بہت کم ذکر کیا اور وہ تھوڑا سا بیان جو اپنے بارے مین کیا تھا زیادہ تر اُن گفتگوؤن کے بارے مین اور اِس امر کے متعلق تھا کہ اُنکو اب تک جو کچھ صلہ نہین ملا تھا اُسکی پھر تحریک ہو جائے۔ وہ جواب یہ ہے۔

اپنے بارے مین مجکو بہت کم بیان کرنا ہے۔ اگر مین نہایت خطرے اور مشکل کی حالت مین تھا تو یہ بات بھی تھی کہ میرے چیپ و راست بڑے لائق سول اور فوجی افسر موجود تھے۔ امن و امان کے زمانے مین ہم نے ایسا کر رکھا تھا کہ انتشار اور خطرے کے وقت کے لیے تیار رہین۔ ہم نئے ملک مین حکم قانون اور قاعدہ جاری کرنے مین محنت کر چکے تھے۔ ہماری غرض یہی رہی تھی کہ رعایا کی حالت درست ہو اور وہ ہماری دوست اور خیر خواہ رہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ خدا کی مدد سے ہم اِس طوفان کا مقابلہ کر سکے ورنہ وہ ہمکو بالکل تباہ کر ڈالتا۔ مجکو اپنی ملکۂ وقت کی طرف سے اعزاز اور امتیاز حاصل ہوا ہے۔ جب سے مین وطن مین آیا ہون میرے ہر درجہ کے ہموطنون نے پاسداری بلکہ مین کہ سکتا ہون کہ محبت سے میرا خیر مقدم کیا۔ لیکن مجکو امید ہے کہ کچھ نہ کچھ صلہ اب بھی اُن لوگون کو ملنا چاہیے جنھون نے اِس خطرہ کی مہم مین میری اس طور پر شرکت کی ہے اور جنکی مدد سے میری اُن کوششون مین اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل ہوئی جو مین نے اپنے ملک کی عظمت قائم رکھنے مین کی تھی۔

۲۴ جون کو ولیس روؤمس مین ایک اور گرمجوش جماعت کے روبرو سر جان لارنس کو ایڈریس دیا گیا اگرچہ یہ ایڈریس خاص کر کے اُنکی مذہبی حکمت عملی کی تائید مین دیا گیا تھا جیسا کہ اُس مراسلہ مین جسکو مین منقول کر چکا ہون ذکر آچکا ہے لیکن اُنکی کل خدمتون کا سرسری طور پر بیان کیا گیا تھا اور اگر ہم اُس ایڈریس کے دستخط کرنے والون کی تعداد اور حیثیت پر لحاظ کرین تو معلوم ہو کہ در اصل اُس سے سچی قومیت مترشح ہوتی تھی۔ اُسپر ۸۰۰۰ سے زیادہ آدمیون کے دستخط تھے۔ دستخط کرنے والون مین تین آرچ بشپ ۲۸ ممبران ہوس آف لارڈس ۱۷ ممبران ہوس آف کامنس ۳۰۰ لارڈ میار اور میار لارڈ پرووسٹ اور پرووسٹ شامل تھے ممبران گورنمنٹ اپنی سرکاری حیثیت کے سبب سے دستخط کرنے سے ممتنع تھے لیکن مسٹر گلیڈ اسٹون کی ایک چٹھی سے جو اُسوقت چینسلر آف اکسچیکر تھے شاید کل جلسۂ وزرا کے خیالات کا اظہار ہو گیا تھا۔ اور اُس اصلی قدردانی اور توصیف کا جس سے لارڈ لارنس ہمیشہ مسٹر گلیڈ اسٹون کو خیال کرتے تھے لحاظ کر کے اُنکے دستخط کی اسقدر وقعت کی جسقدر اور کسی دستخط یا کل دستخطون کو بحیثیت مجموعی وقیع سمجھتے۔ مسٹر گلیڈ اسٹون نے سر کلننگ ارڈلی سے کہا "مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اگر مین اِسوقت اپنی منفرد حیثیت سے ایسا کر سکتا تو مین بہت خوشی سے ایسے کاغذ پر دستخط کرتا جس مین سر جان لارنس کی نہایت عزت و توقیر کی گئی ہوتی لیکن مین دیکھتا ہون کہ مین اپنی سرکاری حیثیت سے کسی ایسے ایڈریس پر اپنے دستخط کرنا خلاف مصلحت سمجھتا ہون جو عام معاملات کے متعلق ہو اور دوسری حیثیت سے مجکو اُسپر غور کرنا پڑے"۔

مثل اور گروہون کے یونیورسیٹیان بھی اُنکی خدمتون کی اعتراف کی شائق تھین۔ جان لارنس نے آکسفورڈ اور کیمبرج دونون کالجون سے موسم بہار کے سالانہ جلسۂ اعظم مین ڈی۔سی۔ایل کی آنریری ڈگری پائی۔ دونون کالجون مین اُنکا بڑی گرمجوشی سے استقبال ہوا۔ اور مجکو شاید آکسفورڈ کے موقع کے متعلق چند باتین بیان کرنا مناسب ہین کیونکہ جنکی سوانح عمری مین لکھ رہا ہون پہلے پہل اُن بزرگوار کو مین نے وہین دیکھا تھا۔ باوصف اُس تمام محنت و مشقت کے جو وہ کر چکے تھے جان لارنس کامل طور سے صاحب قوت اور نوجوان معلوم ہوتے تھے اور مجکو خوب یاد ہے کہ جسوقت تھیٹر کے بڑے پھاٹک کھلے اور ان آنریری ڈگریون کا پانے والا اُن چیدون وائیس چینسلر کے روبرو حاضر ہونے کو درمیان کے کسی کمرے کی طرف بڑھا تو ہر شخص اِس بات کی کوشش مین کہ پہلے وہی ایک نظر اُنکو دیکھ لے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگا۔

انڈر گراجوئیٹ لوگ اُنکے ناہموار چہرے کو دیکھکر چند لمحے کے لیے اپنی حماقت کو بھول گئے تھے ورنہ اگر ہنستے تو کچھ عجب نہ تھا۔ نیوڈیگیٹ پرائیز پوئم جو انگلش ایگزیمین متعلقہ یونیورسیٹی کالج کو ملا تھا اور بالکل عدیم المثال تھا اتفاق سے وہ لکھنؤ کے معرکے کے متعلق نہایت ہی موزون طور پر منظوم ہوا تھا۔ اور مجکو خوب یاد ہے کہ جب سر ہنری لارنس کی خدمتون اور موت کے بارے مین چند اشعار پڑھے گئے تو چارون طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہونے لگی۔

اُسکی وہ ہمت مردانہ وہ رعب و صولت	آزمائی ہوئی برسون کی وہ عقل اور حکمت
دل مین ثابت قدمی طبع مین وہ تقویت	بیمارون مین بھی جسے دیکھ کے آئے ہمت
ارے او ظالم کے گولے یہ کیا کیا تو نے	واے اے موت نہ لارنس کو چھوڑا تو نے

لندن کے اُس موسم بہار مین سر جان لارنس کی چارون طرف دھوم مچی ہوئی تھی۔ ایک دوست جو ایک ناتراشیدہ نوجوان سویلین تھا اور پہلے پہل رخصت فرلو لیکر آیا تھا اُسنے سر جان لارنس کے اُس زمانہ کی کچھ کیفیت بطور یادداشت کے لکھی ہے جسکو مین ذیل مین حرف بحرف درج کرتا ہون۔

مجکو خیال ہوا کہ مین نے جان لارنس کے اوضاع و اطوار سے جب وہ غدر کے بعد آئے تھے بڑھکر کبھی ریاست نہ دیکھی ہوگی۔ اُسپر اُس بھاری حیثیت کا نقش منقوش تھا جسکی وجہ سے اُنھون نے محافظ ہند کا نام حاصل کیا تھا۔ اُس زمانہ مین وہ رستم وقت تھے۔ اُنکی دعوتین کرنے کا ایک دستور بندھ گیا تھا۔ حضور ملکہ معظمہ اور تمام رؤسا چاہتے تھے کہ وہ ہم لوگون مین ملین مگر اُنھون نے اپنی وہی سادگی اوضاع و اطوار اور مذاق مین قائم رکھی۔ ابتدا کے ایام مین جیسے اُجڈ تھے اُس سے اب کچھ ہی اُنکی حالت بدلی تھی۔

ص ۳۶۴
سر جان لارنس نے سلطنت اور تاج کی جو خدمتین کی تھین اُنکا شاہی خاندان کے ارباب نے بھی

ملا [illegible] یعنی [illegible] طلبا [illegible]
[illegible] یعنی [illegible] انعام کی [illegible]
[illegible] انگریزی اشعار کا [illegible] ترجمہ

کافی طور سے اعتراف کیا۔ منصفانہ اور عاقلانہ سرحدی حکمت عملی جسنے افغانون کو سکھا دیا تھا کہ انگلستان سے کسی طرح کا اندیشہ نہ رکھنا چاہیے اور جس نے اِس غدر کے زمانہ مین ہمکو اِس استقلال کے ساتھ قائم رکھا تھا اُسکا طرفدار اُس وقت کا دربار بھی ویسا ہی تھا جس طرح یکے بعد دیگرے ہر ایک پریسیڈنٹ بورڈ آف کنٹرول اور ہر ایک گورنر جنرل اور ہر ایک وزیر اعظم رہا۔ افغانون نے انگلستان کے نازک زمانہ مین جو اپنے موقع کا خیال نہین کیا تو یہ اُسی حکمت عملی کا سبب تھا۔

انگلستان مین پہونچنے کے بعد ہی سر جان لارنس کی ونڈزر مین طلبی ہوئی اور شاہی میزبان بھی بڑے اعزاز کے ساتھ اُن سے پیش آئے۔ چونکہ وہ سیدھے سادے آدمی تھے پوشاک لباس کی بھی کچھ پروا نہین رکھتے تھے۔ ہر ایک شخص سے میل موافقت رکھتے تھے۔ اِسپیچ کہنے مین تامل کرتے تھے یا بلکہ بنیہ ذہن تھے اسواسطے دربار شاہی ایسا مقام نہین تھا جہان دیر تک ٹھہرنا اُنکے ناپسند نہ پڑتا۔ وہ معمولی انگلش سوسائٹیون کی جماعت اور شور و غل سے بھی گھبراتے تھے اور ہندوستان کے غیر آئینی صوبون کی آزاد ہوا مین بھی جب وہ دم لینے نہین نکلتے تھے تو اکثر اسپر لوگون کو ہنسی اور تعجب ہوتا تھا۔ اسواسطے انگلش دربار مین جب وہ پہلے پہل گئے تو اُنکے دوست اُن لوگون مین سے تھے جو مطلب کی نسبت زیادہ تر تردد کی وجہ سے اُنکو دیکھتے تھے۔ یاد رہے کہ جس شخص لمبے پیشتر کے ایک موقع پر کوہ نور سے ہیرے کو پاکر اِدھر اُدھر رکھ دیا ہوا اور وہ گم ہو گیا ہوا اور جس کو تمام درباری پوشاک پہننے والون کی ہدایتین اِس بات پر آمادہ نہین کر سکتی تھین کہ وہ اپنے احکام کو ٹھیک کر کے مناسب مقام پر رکھ دیتا اُس سے امید نہ تھی کہ وہ ایسے موقع پر کوئی مناسب رسم ادا کرنے بغیر چلا آتا۔ نہین۔ بلکہ ہر ایک بات عمدگی سے انجام ہوئی۔ حضور ملکہ معظمہ نے اپنے میزبان کی خدمات کے بارے مین جو کچھ خیال کیا خوش قسمتی سے مین اُسکا حال سر چارلس فیپس کی ایک چٹھی سے جسکو مین نے اُنکے کاغذات مین تلاش کر کے پایا ہے اور جسکے چھاپنے کی اجازت حضور ملکہ معظمہ براہ فیاضی مجھکو عطا فرما چکی ہین ظاہر کر سکونگا۔

بکنگھم پیلیس۔ ۴۔ جولائی ۱۸۵۹ء۔

ص ۳۶۳

حضور ملکہ معظمہ نے مجھکو حکم دیا ہے کہ جو دلچسپ اور نادر کتاب[1] آپ نے لیڈی کانم کے ذریعہ سے حضور ممدوحہ کی خدمت مین

[1] یہ کتاب جو فی الحال شاہی کتب خانہ ونڈزر کاسل مین موجود ہے اُس مین ایک عجیب قصہ بیان کیا گیا ہے۔ کتاب مذکور عربی مین لکھی ہوئی ہے وہ تختگاہ لکھنؤ مین بادشاہ اودھ کے حکم سے لکھی گئی تھی اور اُسمین ہندوستان کے اعلیٰ مسلمان خاندانون کی عادات طرز معاشرت اور لباس کا سچا سچا بیان ہے سکھون نے جب تختگاہ پر غدر کے آخری زمانہ مین گولے برسائے تھے تو منجملہ اور مال غنیمت کے یہ کتاب بھی ملی تھی۔ اُنھون نے افسر کمان کے حوالہ کر دی افسر کمان نے اُسکو سر جان لارنس کے پاس بھیجدیا۔ یہ سپاہ اُسمین کی تھی جسکو جان لارنس نے اپنے حکم سے بھرتی کیا تھا۔ جان لارنس نے اُسکو حضور ملکہ معظمہ کی خدمت مین پیش کر دیا۔

پیش کی ہے اُسکی بابت حضور ممدوحہ کی جانب سے آپکا شکریہ ادا کرون - چونکہ یہ کتاب ہر حالت مین حضور ملکہ معظمہ کے کتب خانہ مین ایک بیش قیمت اضافہ پیدا کرسکتی ہے اسواسطے حضور ممدوحہ نے مجکو اِس امر کے ظاہر کرنے کی ہدایت فرمائی ہے کہ حضور ممدوحہ نے مزید مسرت سے اُسکو یہ سمجھکر قبول فرمایا کہ اُسکو ایک ایسے شخص نے نذر دیا ہے جس کی خدمات کو حضور ممدوحہ ہندوستان کے لیے انتہا سے زیادہ وقیع تصور فرماتی ہین -

سَر جَانْ لَارِنْس سے اکثر مرتبہ شاہزادۂ اَلْبَرْٹ سے دیر تک ملاقاتین رہین اور شاہزادۂ موصوف کی مفصل واقفیت معاملات ہند سے اُنکے دل پر بڑا اثر ہوا - وہ کہا کرتے تھے کہ بہت سے اَنگلش مدبر جنکی نسبت مجکو بڑی بڑی باتون کی امید تھی محض فضول بک بک کرنا جانتے ہین اور ایسے معاملات سے اُنکو ذرا بھی حظ نہین ملتا - لیکن شاہزادۂ اَلْبَرْٹ کا علم وسیع بھی ہے اور مفصل حالات سے واقفیت حاصل ہے - مین ابھی اوپر بیان کرآیا ہون کہ سَر جَانْ لَارِنْس کو اُسوقت کسقدر حیرت ہوئی تھی جب شاہزادۂ مدوح نے اُنسے کہا تھا کہ مین نے آپ کی اُس تحریر کو پڑھا ہے جو دریاے سندھ کو اَنگلش مقبوضات کی سرحد قرار دینے کے صوابدید کے بارے مین لکھی گئی تھی اور مین اُسکو دل سے پسند کرتا ہون - اور یہان مین اِس بات کو بھی بیان کرسکتا ہون کہ اسکے کوئی دو برس بعد اور اُس جوانمرگ کے چھ مہینے قبل جس سے بہت لوگون کو پہلے پہل پرنس کنسرٹ کی اعلیٰ لیاقتون اور کوشش تھا اور جفاکشی کا حال قرار واقعی معلوم ہوا سَر جَانْ لَارِنْس نے اپنے دوست کپتان اِیسْٹوِک سے کہا تھا کہ "مین کوئی درباری شخص نہین ہون لیکن شاہزادۂ اَلْبَرْٹ نے ہمیشہ میرے دل پر یہ اثر پیدا کیا کہ اُن سے بڑھا ذی فہم و فراست شخص مین نے کبھی نہین دیکھا" -

ہندوستان کی طرح اِنگلستان مین بھی لوگون کو اِس بات سے انتہا درجہ کی حیرت تھی کہ سَر جَانْ لَارِنْس ایسا شخص جنکی قابلیتون کا ایک عالم نے اعتراف کیا تھا دفعتاً پیر نہ بنا - اِنگلستان کے ناراض اشخاص کا چارہ کار اور فریادیون کا بڑا فریاد رس اخبار ٹیمس ہے اور اِس اخبار ٹیمس کے ذریعہ سے آخر کو عوام الناس کی ناراضی کا اظہار ہونے لگا یعنی چٹھیان چھپنے لگین - علی الخصوص ایک چٹھی "اِنڈین کینیرڈ" کے مشہور نام سے چھپی تھی اور اُسمین بیان کیا گیا تھا کہ سَر جَانْ لَارِنْس جو فی الحال بیرونٹ کیے گئے تھے یہ لارڈ ڈلہوزی کے وقت مین آچکے بہت روز قبل ہی اُنکے واسطے تجویز ہو چکا تھا - یعنی غدر کے ایک برس پیشتر - اور اسواسطے خدمات سابقہ کے صلہ مین بیرونٹ خطاب دینے کو کہا تھا اور اِس بحث کے ایک مشہور و معروف آرٹکل مین مین دیکھتا ہون کہ گورنمنٹ نے تین اوسط درجہ کے لوگون کو جو پیری کا عہدہ دے دیا تھا نامہ نگار کو ایک ایسی تن ملگی جسکی شرح اُسنے خوب ہی لکھی نامہ نگار مذکور لکھتا ہے -

ہمکو شکرگزار ہونا چاہیے کہ اِنگلستان کی خدمت اسوقت تک بڑی شرف النفسی سے کی جاتی ہے گو اُسکو معلوم نہین ہے

کہ اس طور سے جو لوگ اسکی خدمت کرین انکو صلہ دینا کیسا ہوتا ہے۔ اور ہمکو یہ خیال کرکے اپنا دل سمجھا لینا چاہیے کہ اس سے سر جان لارنس کا کچھ نقصان نہین ہوا۔ کیونکہ انکے نام سے عہدۂ پیرئی کو رونق ہوجاتی عہدۂ پیرئی کا منصب ان کے نام کو کچھ رونق نہین دے سکتا تھا۔

ایک اعزاز سر جان لارنس کے لیے اور رکھا تھا جسکو اگر مین اس موقع پر بیان کرون تو بیجا نہوگا۔ طول طویل بحث کے بعد جسمین حضور ملکہ معظمہ اور شاہزادۂ البرٹ نے بڑے اشتیاق سے شرکت کی تھی جدید درجۂ نایٹ کے قائم کرنے کے تمام مراتب طے ہوگئے اور یہ قرار پایا کہ اس درجہ کو آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا" کہا جائے۔ تجویز کیا گیا کہ اسمین ولایتی اور ہندوستانی ملاکر ۲۵ نایٹ ہون اور بادشاہ وقت گرینڈ ماسٹر قرار پائے۔ پہلے پہل یہ رسم خطاب دہی بتاریخ یکم نومبر ۱۸۶۱ء بمقام ونڈزر کاسل عمل مین آئی اور اس روز سر جان لارنس کو مع ان کے قدیم دوست لارڈ کلائیڈ مہاراجہ دلیپ سنگھ جنرل پالاک اور لارڈ ہیرس کے جدید آرڈر کا خوبصورت تمغہ دیا گیا۔ تمغہ سونے اور ہیرے کے وستارون سے شامل ہے جو آسمانی رنگ کے مینا کار فیتہ مین لٹکا ہوا ہے اور اسمین یہ مناسب کلمہ (کیونکہ دنیا کے تمام مذاہب کے موافق ہے) منقوش ہے "وہ آسمانی روشنی ہماری ہادی ہے"۔ کا ار کنول سے جسمین کھجور کی شاخین بندھی ہوئی ہین شامل ہے اور اس آرڈر کی چپراس پر حضور ملکہ معظمہ کا چہرہ ایک سنگ سلیمانی پر بنا ہے۔

اس امر کو خاص کرکے جس شخص سے تعلق تھا اسکی خوش قسمتی سے ایڈریسون کا پیش ہونا اور اسپیچون کا سننا ہمیشہ کے لیے جاری نہین رہ سکا۔ لندن سوسایٹی کے مقدمۃ الجیش یعنی سر جان لارنس کسی شخص کے نزدیک ڈھول کے اندر پول نہین تصور کیے گئے بلکہ مزخرفات رسوم اور تکلفات جنکو انسانی عیش سے تعبیر کرتے ہین جان لارنس کی نسبت کسی کو جاذب بے لطف نہ معلوم ہوے ہونگے اور قبل اسکے کہ انڈیا آفس کے متعلق انکی خدمات کا جو مختصر حال مجکو بیان کرنا ہے بیان کرون پہلے مین کسیقدر اس عیش کا ذکر کرتا ہون جو انھون نے چار برس کی عیال داری اور اپنے لڑکون اور جانورون اور جدید لذائذ سے جن مین انھون نے ترقی پیدا کی تھی اور پرانے لذائذ سے جنکو انھون نے پھر اختیار کیا تھا نئے دوستون سے جو اب پیدا کیے تھے یا پرانے دوستون سے جو انکے گرد جمع ہوتے تھے اور پڑھنے لکھنے اور سیر وشکار کرنے سے حاصل کیا تھا اسمین شک نہین کہ یہ باتین بے حقیقت ہین اور فی نفسہ سوانح عمری کی مروجہ عظمت کے آگے پست تر معلوم ہوتی ہین لیکن مجکو جو امر مقصود ہے کہ سر جان لارنس کی کیفیت سرکاری اور خانگی ہر ایک حیثیت اور ہر پہلو سے ظاہر کرون اسکے لحاظ سے مذکورہ بالا باتین اجنبی نہین ہین میں خوب جانتا ہون (کیونکہ مین ہر ایک امر کو تلاش کامل کے بعد لکھنے کا پابند رہا ہون) کہ گو وہ عیوب اور ناہمواری سے مبرا نہین تھے یعنی وہ فرشتہ نہین بلکہ آدمی تھے لیکن اسپر بھی وہ ایک سچے بھلے اور سچے

ص ۳۶۵

اور جس طرح ٹینی سن شاعر نے ڈیوک آف ولنگٹن کے بارے مین کہا تھا اُسی طرح مین اُنکے بارے مین کہہ سکتا ہون کہ

کرے اُنکی پردہ دری لاکھ خامہ ❊ پہ اُنکو پشیمان نہ ہونا پڑیگا

انڈیا آفس کے متعلق جان لارنس کو جو خدمتین کرنا تھین اُن سے ضرور ہوا کہ وہ لندن یا لندن کے قریب کسی مقام پر رہین لیکن چونکہ وہ اپنی تمام خواہشون مین سیدھے سادے اور بے تکلف آدمی تھے اور خودنمائی سے نہایت اکراہ کرتے تھے اِس سبب سے اُنھون نے ٹھان لیا کہ جہان تک ممکن ہو لندن سے دور رہنا چاہیے لندن کی سوسائٹی مین جو جو باتین عمدہ تھین اُن سب کے وہ بے شک شریک تھے جو باتین دنیاداری یا لغویات یا اِس سے بھی زیادہ برائی کی تھین اُن سے وہ الگ رہتے تھے۔ سر ہنری لارنس کی چھوٹی بیٹی جسنے اُسوقت بھی اپنے باپ کی مستعدی اور ہمت کا کچھ کچھ نمونہ دکھا دیا تھا اپنی بہن مسٹرس ہیز کے ساتھ کچھ دنون سے رہتی تھین۔ اور تجویز کیا گیا کہ جہان تک جلد ممکن ہوسکے ایک ایسا مکان تلاش کیا جاے جسمین دونون گھرون کے لوگ ایک قبیلہ کے طور پر رہ سکین۔

سر جان لارنس نے انڈیا آفس کے متعلق ابتدا مین نیا کام کرنے کے بعد اگست کے مہینہ مین پہلی تعطیل پائی جو شاید اِس واجبی طور پر کسی شخص نے اُسوقت نہ پائی ہوگی۔ اور اپنی زوجہ اور بڑے چہار دلن بیٹون کے ساتھ بطریق سیر آئرلینڈ کو روانہ ہوے۔ اِن لوگون نے کلگرنی کی سیر کی۔ گلینمارا کے جنگلون کو طے کیا لیڈی لارنس کے دونون بھائیون نے یہان شمالی حصۂ ملک مین قیام کیا اور آخری مرتبہ لیڈی مذکور کے بچپنے کے مکان کو ایک نظر دیکھا جو اب اجنبیون کے قبضہ مین تھا اور اُسکے بعد بڑے دن کے پہونچتے پہونچتے ایک وسیع مکان جسمین کُل جماعت کے لوگون کی گنجایش ممکن تھی شمالی ہائیڈ پارک گارڈنس مین مل گیا۔ آرایش مکان اور انتظام خانہ داری اُن لوگون کے لیے جو عرصۂ دراز تک اور ہی حالت سے ہندوستان مین رہے تھے ایک دشوار کام تھا لیکن آخر کو اِسکے بھی سب مراتب طے ہوگئے اور سر جان لارنس کو بخوبی وہ چیز حاصل ہوا جسکے لیے عرصۂ دراز تک وہ ہندوستان مین سرد آہین بھرتے رہے تھے یعنی یہ کہ اُن کا ایک ذاتی مکان ہوتا اور اُسمین اُنکی پیاری بہن اور سب لڑکے بالے آکر جمع ہوتے۔ بہن کے سبب سے گویا اُنکے بچپنے کا زمانہ پھر عود کر آیا پیشتر کی طرح وہ اپنی بہن سے ہر بات مین صلاح لیتے تھے اور ہر روز شام کو اُن کے بستر کے قریب جو آتشدان تھا وہان بیٹھ کر دیر تک باتین کیا کرتے تھے۔ وہ بہت جلد تندرست ہونے لگے اور معلوم ہوتا تھا کہ ہندوستان کی آب و ہوا کا اثر اُنپر کچھ زیادہ نہین پہونچا۔ انڈیا آفس کا کام اُنکی اِس بات کے سمجھنے کو کافی تھا کہ وہ کاہل نہین بیٹھے ہین مگر اِس بات کے سمجھنے کے لیے کفایت نہین کرسکتا تھا کہ وہ فی الحال بیکار نہین ہین۔ فی الجملہ وہ اور اُنکے سب متعلقین انتہا سے زیادہ خوش تھے۔ لیڈی لارنس لکھتی ہین کہ۔

آئرلینڈ کا ایک قصبہ جو آئرلینڈ کے ... واقع ہے۔ مترجم

آئرلینڈ کا ایک جنگلی قطعہ۔ مترجم

ص ۴۶۳

اُن دنون مین ہم لوگ بڑے سویرے اُٹھتے تھے - ½ ۹ بجے گھر کے سب لوگ نماز مین شریک ہوتے تھے اور اُسکے بعد لڑکون کا غول ہمارے ساتھ ناشتہ کرتا تھا - وہ کُل جماعت کی جان ہوتے تھے اور جو لطیفے وہ بیان کیا کرتے تھے اور لڑکون کی ساتھ اُچکتے پھاندتے پھرتے تھے وہ باتین مجکو آج تک فراموش نہین ہوئی ہین - دس بجے کے قریب وہ انڈیا آفس کو جاتے تھے اور علی العموم اُسوقت پلٹ کر آتے تھے جب شام ہو جاتی تھی - لیکن مکان سے روانہ ہونے کے قبل وہ ہمیشہ ذرا ذرا سے خانگی معاملات مین بھی مدد دینے کو مستعد رہتے تھے - اِس زمانہ مین کپتان اِلیسٹ وِک سے اور ہم سے بڑی گاڑھی دوستی ہو گئی تھی اور اِس زمانہ کے بعد وہ ہمیشہ ہم لوگون کے بڑے نادر اور گران قدر دوست رہے - وہ اور میرے شوہر اکثر ساتھ ساتھ ٹہلتے ہوے گھر پر چلے آتے تھے - ہمارے یہان بہت سے اگلے دوست بھی آیا کرتے تھے اور میرے شوہر کے عزیز و اقربا برابر آتے جاتے رہتے تھے - اُس زمانہ مین شام کے وقت اکثر ہم لوگ کم نکلا کرتے تھے کبھی کبھی وہ باہر کھانا کھا آتے تھے لیکن ہمیشہ اُنکو اِسکی پروا نہین رہتی تھی -

وہ کلب مین بھی کبھی زیادہ وقت نہین صرف کرتے تھے - گھر پر اگر وہ اکثر اخبارات کے سننے مین مشغول ہو جاتے تھے - شام کا وقت علی العموم بآواز بلند اخبارات وغیرہ پڑھنے مین صرف ہوتا تھا - بعض اوقات وہ دل ہی دل مین پڑھتے تھے لیکن اُنکو اہالیان خاندان کی صحبت سے کچھ ایسی رغبت تھی اور آتشدان کے قریب تمام لوگون کا جمع ہونا اُنکو کچھ ایسا بھلا معلوم ہوتا تھا کہ وہ علحدہ کتب خانہ مین نہین پڑھتے تھے بلکہ بآواز بلند ہر شخص کو پڑھ پڑھ کر سُناتے تھے - پولیٹکل معاملات سے اُنکو بڑا ذوق تھا لیکن فعلاً اُنمین شرکت نہین کرتے تھے - کبھی کبھی وہ دفتر کا کام گھر پر بھی لایا کرتے تھے اور مجکو خوب یاد ہے کہ مین رات رات بھر اُنکے پاس بیٹھی رہتی تھی اور جو کاغذ جتنی جلد وہ لکھتے تھے اُتنی ہی جلد مین اُسکی نقل کرتی جاتی تھی - اِس سے مجکو انتہا درجہ کی خوشی حاصل ہوتی تھی کیونکہ ہندوستان کے قدیم ایام پھر یاد آتے تھے - اِس قسم کے کام کی اب مجکو کوئی ضرورت نہین تھی - صرف اپنی طبیعت بہلانے کے لیے مین اُسمین شریک ہوا کرتی تھی -

اِسی سال مئی کے مہینہ مین جان لارنس چرچ مشن کے جلسہ مین جو بمقام اِکسٹر ہال منعقد ہوا تھا شریک ہوے - اِس موقع پر سر ہربٹ اِڈورڈس نے اپنی مشہور اِسپیچ دی تھی - یہ وہ اِسپیچ تھی جسکو ہر شخص یہی کہتا تھا کہ ایسی فصاحت کی تقریر کبھی سننے مین نہین آئی - جسوقت سر ہربٹ اِسپیچ کہکر بیٹھے تو بڑے شور و زور اور گرمجوشی سے لوگ سر جان لارنس کو پکارنے لگے جو پلیٹ فارم پر موجود تھے لیکن حجاب جو اُنکا خاصہ فطری تھا مانع حال ہوا - اُنکو اپنے دوست کی کامیابی سے بڑی خوشی حاصل ہوئی زیادہ تر اسوجہ سے کہ ہربٹ اِڈورڈس کی یہ اِسپیچ اُن اعتراضات کی گنجایش نہین رکھتی تھی جو اُنکی ایک سال پیشتر کی تحریر پر کیے گئے تھے - معلوم ہوتا تھا کہ سر جان لارنس کی نکتہ چینیون نے تعصب کو بکلی اسطور پر ہربٹ اِڈورڈس کے دل سے دور کر دیا تھا جس سے سرگرمی اور عیسائیت کے ولولہ مین کسی بات مین کوتاہی نہونے پائی -

ص ۳۶

موسم بہار کے باقی ماندہ مہینے مقام وَرڈنگٹ مین صرف ہوے - اور اپنے لڑکون کی تعطیل کے زمانہ مین سَر جان لارنس اپنے کو بالکل اُنھین لوگون مین مصروف کر دیتے تھے - وہ لڑکون کے تمام کھیلون مین شریک ہوتے تھے علی الخصوص کرکٹ مین جواب متروک الرواج ہوگیا ہے مگر جس مین جان لارنس بہت مشاق تھے وہ ہمیشہ شریک ہوا کرتے تھے - سہ پہر کو وہ اپنے دونون بڑے بیٹون اور لڑکیون کو ساتھ لیکر آرنڈل یا کسی اور مقام کو تیز گھوڑے دوڑاتے ہوے جاتے تھے - جان لارنس آگے چلتے تھے اور یہ لوگ پیچھے پیچھے اِس بات کی کوشش مین چلے جاتے تھے کہ کسی طرح اُنکے قریب رہین - جب تعطیل ختم ہوگئی تو وہ اپنے مولد کی سیر کو گئے جس کی تجویز وہ عرصہ سے کر چکے تھے اُنکا یہ مولد رِچمنڈ واقع یارکشایر مین ہے - وہ اپنے دل مین سمجھتے یا تصور کرتے تھے (اور شاید یہی ممکن بھی تھا) کہ اُنکا دورہ اب ختم ہوگیا اور ظاہراً اُنکو اِس بات کا بڑا اشتیاق معلوم ہوتا تھا کہ اُن پہاڑون کو ایک نظر اور دیکھ آئین جہان وہ پیدا ہوے تھے -

رِچمنڈ سے وہ اِنوریری کاسل کو گئے اور وہان ڈیوک و ڈچز آرجل کے مہمان ہوے اور اِس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ جو دوستی اُنکے مابین اسوقت پیدا ہوئی وہ مرنے کے بعد ختم ہوئی - اُنھون نے ڈیوک کو ایک ایسا شخص پایا جو معاملات ہند کے متعلق اُن کی تمام رایون سے اتفاق کرتے تھے - سَر جان لارنس قوت بیان مین اپنے کو ہمیشہ کمزور پاتے اور اُسپر افسوس کرتے تھے لیکن ڈیوک آف آرجل بڑے طلیق اللسان تھے اور ہر موقع پر ایسی تقریر کرتے تھے جو بلا خوض و فکر اور بصفائی تمام فصاحت مین مثل دریا سے روان بہتی تھی - ڈیوک آف آرجل نے اُسوقت اور اُسکے بعد بھی اپنے نامور مہمان کے بارے مین جو کچھ خیال کیا بخوبی مشہور ہے لیکن ڈیوک نے واگذاشت قندھار کے متعلق آخر ترین زمانہ مین نہایت شد و مد سے جو اسپیچ دی تھی مین اُسکے ایک فقرے کو جو شاید تمام اسپیچ کا لُبّ لباب ہے محول کرنے سے اجتناب نہین کر سکتا - ڈیوک آف رچمنڈ کا وہ فقرہ یہ ہے کہ وہ ہندوستانی معاملات کے تمام مستند واقفکارون مین جن سے مجھ سے سابقہ پڑا ہے اُنمین ایسا کوئی شخص میری نظر تلے نہین آتا جسکا پختگی راے وسعت خیال اور پابندی اور سادگی وضع مین لارڈ لارنس سے مقابلہ ہو سکے "-

سَر جان لارنس کی ڈچز آف آرجل سے جو ملاقات ہوگئی وہ دونون کی خوشی کا باعث ہوئی - ڈچز کی خوبیون اور مختلف قوتون نے جان لارنس پر بڑا اثر پیدا کیا - وہ اکثر گھنٹون تک بیٹھے ہوے آپس مین باتین کرتے رہتے تھے اور ڈچز کی صلاح بزمانہ مابعد وا ایک نہایت نازک موقعون پر اپنا اثر پیدا کرنے مین قاصر نہین رہی - اِنوریری سے وہ گلاسگو کو گئے تاکہ شہر کی آزادی حاصل کرین اور وہان جانے کے وقت ایسے ملک سے ہوکر گذرے جو سَر والٹر اسکاٹ کے ایسے شائق کو بہت ہی مانوس و مربوط معلوم ہوا ہوگا جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون

ص ۳۶۶

جان لارنس مین اسکاٹلینڈ کے باشندون کی بڑی خاصیت تھی اور وہ اسکاٹلینڈ کی اس تجارتی دارالسلطنت کو محض خاطر و مدارات کے شہر ہونے کے سوا کچھ اور سمجھتے تھے - گلاسگو کے قیام کی حالت مین وہ ڈاکٹر میکلوڈ کے مہمان ہوے اور ایک یادداشت سے جو انھون نے مجکو عنایت کی ہے مین دو ایک فقرات اقتباس کر کے ذیل مین درج کرتا ہون -

برگیس ٹکٹ اہالیان شہر کے ایک مجمع کثیر کے روبرو سٹی ہال مین انکو دیا گیا اور اسکے قبول کرتے وقت انھون نے جو اسپیچ دی وہ نہایت توجہ سے سنی گئی - وہان نہ تو فصاحت یا شان و شوکت کا کوئی اظہار ہوا اور نہ ان لوگون کی تعریف تھا جنھون نے انکی عزت کی تھی خوشامد کے الفاظ استعمال کیے گئے - وہ اکثر ضروری معاملات وقت پر تقریر کرتے تھے چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا - یہ زمانہ انکی نوجوانی کا تھا لیکن ایک بڑے مشکل کام کے ترددات سے انکا چہرہ متغیر ہو گیا تھا - ایسے شخص کے شیرانہ نعرے کا سامعین پر بڑا اثر پیدا ہوا یہ چند روز انکے بڑے عیش کے دن تھے کیونکہ حسن اتفاق سے اس زمانہ مین سوشیل سائنس اسوسی ایشن کے جلسے گلاسگو مین منعقد ہو رہے تھے جسکے پریسیڈنٹ لارڈ بروہام تھے پلیٹ فارم جو نامی گرامی لوگ موجود تھے سر جان لارنس بھی انھین لوگون مین تھے اور "بوڑھے فصیح البیان شخص" نے جلسہ کے افتتاح کے متعلق جو ایڈریس دیا تھا اسکو بڑے لطف سے سنا - ایک روز مین انکو رابرٹ نیپیر متوفی کے خوبصورت مکان پر لیگیا جنھون نے جہاز پر کارروائی کر کے تمام عالم مین شہرت حاصل کی تھی - رابرٹ نیپیر اور انکے متعلقین کو دیکھکر سر جان لارنس بہت خوش ہوے - گیرلاخ جھیل کی دلکش کیفیت اور شاہی محلات کے نادر مکانون کی کاریگری دیکھکر وہ بہت متحیر ہوے - میزبان نے تصویرین اور سنگی شبیہین اور چینی کے ظروف دستور کے موافق اپنے مہمان کو دکھلائے - انکے مہمان فطرتی خوبصورتی کے بڑے شائق تھے لیکن اس بات سے اعتراف کرنا لازم ہے کہ وہ کاریگری کی چیزون سے دوسری اشیا کو ترجیح دیتے تھے - میرے یقین مین اصل تو یہ ہے کہ انھون نے رمبرینٹ یا ٹیشین کی نسبت رابرانے کے نامسدان کو زیادہ پسند کیا جسمین بہت سے خانے بنے ہوے تھے - کیونکہ اسکے حوالہ کرنے مین انھون نے اس ہیلو کو یاد دلایا جسکو سر والٹر اسکاٹ شاعر نے اپنے شاعرانہ ہاتھ کے ذریعہ سے "دی آیٹ آف دی بلینک بیل" کے گلے مین پہنایا تھا - یہ اشارہ جو کلٹک قوم کی طرف ہے اس سے صریحی طور پر مجکو ظاہر ہوتا کہ اسکاٹلینڈ کے اس سفر مین ان کے دل پر کلٹک قوم کا بڑا اثر پیدا ہوا - انورنیری سے جاتے وقت وہ آرجل شائر اور پرتھ شائر کے پہاڑون کے مختلف حصون سے ہو کر نکلے تھے - رو رو کر انکو انتہا سے مرتبہ اس بات کا افسوس (اگرچہ مین نہین سمجھتا ہون کہ اس بارے مین انکا خیال کسیقدر مبالغہ آمیز تھا) ہوتا تھا کہ گھاٹیون اور میدانون کی آبادی جو راہ مین انکو ملتی جاتی تھین بالکل تباہ ہو گئی ہین اور قدیم کلانخان اور کاٹر لوگون کے صرف ویرانون کا نشان رہ گیا ہے - کسانون اور کاشتکارون کی جماعت تباہ ہو گئی اور انکی جگہ مستاجر قائم ہو گئے - اور مستاجرون وغیرہ کی آبادی بھی انسے بڑھکر ظالمانہ دعوون یعنی ہرن کے جنگلون کے لیے تباہ کی گئی - سر والٹر اسکاٹ نے اپنی پرانی غزل متعلقہ میناگیگر سلوگان مین جو لکھا ہے

ظاہر اس نے سَر جان لارنس کے دل پر بھی یہ اثر پیدا کیا تھا کہ

"ہم[1] بالکل زمین سے محروم ہو گئے"۔

وطن مین رہنے کا جو زمانہ اب شروع ہونے لگا تھا اُسکا لطف اِس سبب سے اور دوبالا ہو گیا کہ اسی سال جون کے مہینہ مین سَر جان لارنس کے ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ لیکن یہ لطف محض چندروزہ تھا لوگون کو یاد ہوگا کہ نو برس پیشتر لاہور مین ایک بچے کے مرجانے سے سَر جان لارنس کو کسقدر صدمہ ہوا تھا۔ اُن کی اصلی نرم دلی کا حال لڑکون علی الخصوص چھوٹے بچون کے ساتھ سلوک کرنے مین ظاہر ہوتا تھا۔ پس وہ بالکل روکھے نہین تھے۔ لوگون نے کہا ہے کہ "روسی آدمی کو کھرچ ڈالیے تو اندر سے تاتاری آدمی نکلیگا"۔ لیکن سَر جان لارنس کی کیفیت بالکل اِسکے برعکس تھی۔ اُنکی رُکھائی اصل مین بالائے کھال ہی تک تھی اور یہ بھی ہمیشہ نہین پائی جاتی تھی۔ آیندہ فروری مین یہ لڑکی بیمار ہو کر مر گئی اور اُسکے والدین کو اُسکا نہایت قلق ہوا۔ اور سَر جان لارنس نے یہ سوچ کر کہ اُنکے اور لڑکون کو دیہات کی آب وہوا زیادہ موافقت کریگی قصد کیا کہ لندن کو چھوڑ کر اور کسی جگہ رہنا اختیار کرین۔ سَر ہربرٹ اِڈورڈس اور اُنکی زوجہ کے کہنے سے اُنکو ترغیب ہوئی کہ سوتھ گیٹ مین رہین۔ اور یہان تین برس تک جان لارنس ایسے اطمینان اور خانگی آسایش سے رہے جو لندن والون کو اکثر نصیب نہین ہو سکتی ہے۔ سوتھ گیٹ کا مکان ایک قدیم دیہاتی وضع کا مکان تھا اور اسقدر وسعت بخوبی اُس مین تھی کہ اُنکی بہن اور بھتیجی اور خود اُنکے خاندان کے لوگ بفراغت اُسمین رہ سکتے تھے۔ اور اُس مین ایک بہت اچھا باغ سات ایکڑ زمین کے رقبہ مین تھا۔ گذشتہ سال کے تردداتِ مین لوگون نے جان لارنس کو اکثر یہ کہتے ہوئے سُنا تھا کہ "مین اب وطن جاؤنگا اور وہان ستاجری کرونگا"۔ اور اب کچھ کچھ وہ اِس امر کو انجام کرنے کے لائق بھی ہو گئے۔ لندن کی عیش جعش سے اُنھون نے بالکل قطع تعلق کیا اور بالکل دیہاتیون کے طور پر رہنا اختیار کیا۔ مین نے اکثر اِس امر کا ذکر کیا ہے کہ وہ گھوڑون کے بڑے شائق تھے اور اب وہ اپنی انتہا سے مرتبہ کی مسرت کے ساتھ گائین بھیڑیان بکریان اور چڑیان پالنے لگے۔ اُنھون نے ہر ایک جانور کو خوب ہلا لیا تھا اور اُنکی ظرافت اِس بات سے بہت ظاہر ہوتی تھی کہ اُنھون نے ہر ایک جانور کا نام اُسکی خاص حرکات کے اعتبار سے رکھا تھا۔ ایک ایک بھیڑی یا بکری ہر ایک لڑکے کو اُنھون نے دے دی تھی جسوقت وہ باپ کے اخراجات مگر لڑکون کی خبرگیری سے موٹی تازی ہو جاتی تھی تو قاعدے کے ساتھ اُنکے اصلی مالک اُنکو خرید کر لیتے تھے۔ اور اِس سبب سے جانورون کی پرورش مین لڑکون کو بھی اُنھین کے برابر خیال رہتا تھا۔ موسم بہار مین شام کے وقت وہ گوگشت مین شریک ہوتے تھے۔ سنیچر کو سہ پہر کے وقت گھر کے لوگ قرب وجوار مین سواری پر سیر کرنے جاتے تھے۔۔۔ اتوار کو شام کے وقت "پلگرمس پراگرس" اور معرفت کے گیت پڑھے جاتے تھے اور سب کے بعد اپنی

ابتدائی حالات ہندستان کے زمانہ کا کوئی قصہ شکار ڈاکہ زنی یا قتل عمد کے بارے میں بیان کرتے تھے جسکو سواے انکے اور کوئی شخص کم بیان کرسکتا تھا اور ان قصون کو سنکر حاضرین جلسہ نہایت متحیر ہوتے تھے۔ بعض اسی طرح کی بے تکلفانہ باتون مین دو چار گھنٹے اٹھا دیتے تھے۔

جو جانور سر جان لارنس کے بہت پسند تھے انکی وہ بڑی خبرگیری رکھتے تھے اور انکے متعلق جو کام ہوتا تھا وہ دوسرون پر بہت کم چھوڑتے تھے۔ چنانچہ ایک مشہور پادری پرنس مکیان اسمتھ (جو فی الحال لائیم پیجنز کے دکاندین) کے بیان سے جو نہایت طاقت و شفقتی اور نرم دل آدمی ہے ظاہر ہوگا۔ بہروڈی کے قحط کا زمانہ تھا اور مسٹر اسمتھ کو جو اس وقت شمالی انگلستان کے ایک پیرش کے مہتمم تھے اور سر جان لارنس سے بالکل نا واقف تھے انھون نے کہلا بھیجا تھا کہ جب اس گرد نواح کے مصیبت زدہ شہر کارخانہ کی فریاد میں سننے میں آئین تو اپنا صدر مقام سوتھ گیٹ ہی مین قائم کرین۔ ان لوگون کو جو تکلیف تھی اور جسکو وہ بہادری سے برداشت کر رہے تھے سر جان لارنس کو اسکا بڑا قلق تھا اور وہ ہر طرح سے انکی ہمدردی کے اظہار کے خواہشمند رہتے تھے۔ ایک روز صبح کو اتفاق سے میزبان اور مہمان دونون شخص ساتھ ساتھ لندن کو روانہ ہوے ایک کو انڈیا آفس جانا تھا اور دوسرے کو ایک جلسہ کی جو مصیبت زدہ شہریون کی امداد کے بارے مین ہونے والا تھا صدارت کرنا تھی۔ اسٹیشن کو پیدل جاتے وقت یہ دیکھکر کہ سر جان لارنس بغل مین ایک گٹھری جو بھدی اور بظاہر وزنی معلوم ہوتی تھی دبائے ہوے ہین۔ انکے ساتھی نے کہا کہ لائیے اسکو مین لے لون سر جان لارنس نے جواب دیا کہ "یہ آپکی عنایت ہے لیکن مین اسکو کسی شخص کے سپرد نہین کرسکتا کیونکہ وہ بڑی مالیت کی شے ہے"۔ جب وہ لندن مین پہونچے اور بھیڑ سے نکل کر ایک گاڑی کی طرف جانے لگے تو انکے ساتھی نے پھر وہی بات کہی سر جان لارنس نے جواب دیا کہ "مین یہ گٹھری کسی کو نہ دونگا" بعد اسکے جب دونون آدمی گاڑی پر بیٹھ چکے تو سر جان نے کہا کہ "مین آپ سے بتا دون کہ اس گٹھری مین کیا ہے اس مین ایک بکری کا بچہ ہے" اور بیشک یہ ایک زندہ بچہ تھا جو ایک مشہور نسل کا تھا اور اسکو سر جان لارنس اپنے ہاتھ سے ایک اپنے ہندوستان کے دوست کو دینے جاتے تھے۔

سوتھ گیٹ کے قیام کے زمانہ مین سر جان لارنس نے بہت سے نئے آدمیون سے گاڑھی دوستی پیدا کرلی تھی۔ یہی انھون نے ہندوستان کی ملازمت کے ہر زمانہ مین کیا تھا حتیٰ کہ جب وہ لاہور مین بڑے اہم کام کو انجام کرتے تھے تو اسوقت بھی انھون نے ایسا ہی کیا تھا۔

ان مین سے تین آدمیون کا ذکر مین انکا نام بتا کر کرتا ہون سب کے پہلے اور سب سے بڑھکر مسٹر چارلس ہیزلی کی انھون نے دوستی کی جنھون نے بعد کو اپنی زوجہ مسٹرس ہیزلی کے ساتھ نہایت رفاقت کا حق اسطور پر ادا کیا کہ جب سر جان لارنس ویسرائے ہند تھے اور مسٹرس ہیزلی جنکی حفاظت مین وہ اپنے لڑکون کو سپرد کر گئے تھے

وفقاً مرکین تو اپنی بیش قیمت تعطیل کی کل مدت تک اُن لوگون نے لڑکون کی خبرگیری کی۔ لارڈ لارنس بعد کے زمانہ مین اکثر کہا کرتے تھے کہ مین ایسا کوئی شخص نہین رکھتا جس کی دوستی پر جارلس ہڈلی سے بڑھکر مجکو بھروسہ ہو سکے۔

دوسرا نمبر مسٹر اور مسٹرس کیتھر سا کنین ونسٹلے لکج واقع بارنٹ کا ہے جنسے اسوقت سے لیکر مرتے دم تک برابر بسبیل تواتر آمد و رفت اور خط و کتابت جاری رہی۔ جس وقت وہ والیسرائی کی خدمتون کے انجام کرنے مین مصروف تھے اور سر اُٹھانے کی اُنکو مہلت نہین ملتی تھی تو مسٹر کیتھر ہی نے اُنکی جائداد اور خانگی امور کا انگلستان مین بندوبست رکھا تھا۔ تیسرے مسٹر ڈیوی ساندرس ہین جنکی نسبت مشہور ہے کہ وہ سٹیٹرڈے ریویو کے اوائل لیکر اس زمانہ تک بڑے معین رہے تھے اور ہمیشہ راحت کو عرصہ تک کنارہ کش ہو بیٹھون سے دلیل وحجت کیا کرتے تھے جس سے دونون کو بڑا حظ ملتا تھا اور لڑکون کی تفریح کے کامون مین بھی بہت شرکت کرتے تھے اور کرسمس کے کامون مین بھی اُنکو کچھ کم مدد نہین دیتے تھے۔ اس زمانہ مین سر جان لارنس کے بہت لوگ گاڑھے دوست ہوگئے تھے لیکن ان تین شخصون کا مرتبہ کسی نے نہین حاصل کیا تھا۔

پولیٹکل امور سے اُنکو بڑا ذوق تھا لیکن وہ کسی معنی کرکے اپنی عمر کی کسی نوبت مین کسی فریق کے طرفدار نہین ہوسے۔ وہ ہمیشہ آزادی ترقی اور جمہور خلائق کے طرفدار رہے وہ ہر امر کو اُسکے حالات متعلقہ کے اعتبار سے تجویز کرتے تھے کسی خاص فریق کی طرفداری سے اُنھون نے کبھی کوئی بات نہین کہی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ محض یکطرفی ہوگی۔ مثلاً روم و روس کے پیچیدہ مسائل مین (ایسے وقت جب مین اُنکے حالات سے خوب واقف تھا) اُنکی واقفیت اور دوراندیشی ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ انگلستان کے کسی جادۂ اعتدال سے بڑھے ہوئے کسی فریق کی تائید مین اپنے خیالات نہین ظاہر کرتے تھے۔ وہ دونون گورنمنٹون (چاہو گورنمنٹ کہو چاہو نہ کہو) کے طریقہ کے عیوب سے اسقدر واقف تھے کہ کسی کے جانبدار نہین ہو سکتے تھے۔ اُنھون نے ترکون کو بحیثیت قوم کبھی بُرا نہین کہا کیونکہ جو کچھ تھا وہ زیادہ تر اُنکے فرمانرواؤن کے قصور سے تھا اور اس سے بھی کمتر اُنھون نے روسیون کو جیسا کہ بعض فرقون کے درمیان رواج ہوگیا تھا مظلومون کا بیغرض اور روشندل دادرس تصور کیا۔ اُنھون نے اس تنگ چشمی کے خیال سے کہ ہمارا فائدہ ہوگا کبھی ترکی بدنظمی یا سلطنت عثمانیہ کے مسلم رہنے کی طرفداری نہین کی۔ لیکن یہ بات اُنکو اور بھی بُری معلوم ہوتی تھی کہ روسی ایسے لوگ جن کے ملک مین خود انتہا مرتبہ کی بدانتظامی ہے اور جو خود مہذب ملکون سے اسقدر پیچھے پڑے ہین ترکون کی حکومت مین اصلاح کرنے کی غرض سے نصف عالم مین جنگ وجدل پھیلانے کے مجاز ہو سکین۔ الغرض وہ مسئلہ کو دونون پہلوؤن سے دیکھتے تھے اور ایک آزادانہ اور منصفانہ راے اُنھون نے قائم کی تھی۔

امریکہ کی خانہ جنگی کے زمانہ مین وہ سو تھ گیٹ مین تھے اور یہان وہ ہرا بر شمالی ملک کے طرفدار رہے۔ اُسوقت بعض مشہور لیبرل لوگون کے خیالات کچھ اور تھے لیکن سر جان لارنس کو ابتدا ہی سے یقین تھا کہ گو اتر والون کی تدبیرین برسر حق نہون لیکن اس جھگڑے کا نتیجہ خواہ مخواہ یہ پیدا ہوگا کہ اُنکی کامیابی کی حالت مین حبشیون کی آزادی ہوجائیگی۔ اور اگر ناکامی ہوئی تو وہ لوگ مدت تک غلام بنے رہینگے۔ ممالک متحدہ کی تواریخ اور ترقی مین اُنھون نے ہمیشہ بشاشت ظاہر کیا اور وہ اکثر اس بات کا افسوس ظاہر کیا کرتے تھے کہ مشرق مین لگاتار محنت کرنے سے زمانہ کا ہے کو فرصت دیگا جو مین ملک مغرب کی سلطنت جمہوریہ اعظم کی ایک مرتبہ سیر کرسکونگا۔

اُنکی ذاتی حاجتین نہایت ہی محدود تھین۔ یہ حوائج بھی مثل اُنکی وضع کے سادے طور کی تھین وہ اپنی ذات پر روپیہ کا صرف ہونا گوارا نہین کرسکتے تھے اور اُنکی زوجہ اور بیٹیون نے جب کبھی کوئی قیمتی لباس یا زیور لے دیا تو وہ پیار سے بہت تنبیہ کرتے تھے کہ اسکی کیا ضرورت تھی کیونکہ جو کام اُس سے نکل سکتا ہے وہی ارزان قسم کے لباس سے بھی نکل سکتا ہے۔ اس وجہ سے اُنکے لڑکون کو بڑی حیرانی رہتی تھی کہ اُنکی سالگرہ کے دن کون سا ایسا تحفہ تلاش کرین جو اُنکے لیے موزون ہو۔ نہ تو اُنکو حاجت تھی اور نہ وہ فضول چیزون کو پسند کرتے تھے۔ اور اُدھر لڑکون کی یہ کیفیت تھی کہ اگر سالگرہ کا دن بغیر کسی موزون تحفہ کے دیے ہوے خالی خولی گزر جاتا تو اطمینان نہوتا۔ ایسی حالت مین جان لارنس نے اپنی وفات کے چند روز پیشتر اپنی مستعد لیڈی سکریٹری (سکریٹریہ) مس گانسٹر سے جو کچھ کہا تھا وہ کوئی ہنسی دل لگی کی بات نہین تھی بلکہ حقیقت مین ایک امر واقع کو بیان کیا تھا۔ اُنکی علالت اُسوقت بھی اُن پر بہت بھاری تھی لیکن اس بات کا کسی کو کھٹکا نہین تھا کہ وہ مرض الموت مین گرفتار ہوے تھے۔ اور ایک روز اپنے اسی ساتھی کو لیکر معمول کے مطابق تھوڑی دور ٹہلنے کے لیے جب گئے تو اُنکو مجبوری ایک جگہ اپنے ساتھی کے بازو کا سہارا لینا پڑا۔ گردن جھکنے مین اُنکی نگاہ ایک کھڑکی پر پڑی جسمین ایک ٹوکرا تازہ اسٹرابیری کا بھرا ہوا رکھا تھا۔ جان لارنس نے اُسکو دیکھکر کہا کہ "اسمین سے کچھ پھل مجھکو مل جاتے تو کیا خوب بات تھی" اُنکے ساتھی نے جواب دیا کہ "چلیے اندر چل کر لے آئین"۔ دونون آدمی اندر گئے اور اُسکی قیمت دریافت کی۔ دوکاندار نے بتلایا کہ نصف گنی یہ سُنکر اُنھون نے کہا کہ مین نے اپنی عمر بھر اپنی ذات پر کبھی اسقدر صرف نہین کیا اور یہ کہکر فوراً وہان سے چل کھڑے ہوے۔ اور اسیطرح اُنکے مرنے کے بعد ایک انگوٹھی الیبتہ یا کسی قسم کا کوئی زیور اُنکی ذاتی جائداد مین ایسا نہ نکلا جو اُنکے قریب ترین دوستون کو یادداشت کے طور پر دیا جاتا اور اسپر بھی تمام نشان دار ملک مشرق" پر اُنکا قبضہ تھا۔ ایسے سیدھے سادے اور نفس کُش آدمی کی ذات جسکے پاس یادداشت کی کوئی شے نہین نکلی شاید تمام یادداشتون سے بہتر تھی۔

لیکن جس شے کو اپنی ذات پر صرف کرنے مین وہ اغماض کرتے تھے اُسکو وہ دوسرون پر خوشی سے صرف کرتے تھے۔

یہ بات نہین تھی کہ وہ بیکار یا اسراف کرکے کوئی شے دیدے ڈالتے ہون بلکہ وہ بڑی تحقیقات اور احتیاط کیساتھ کوئی شے دیتے تھے۔ وہ ہمیشہ یہ خیال کرتے رہتے تھے کہ بے احتیاطی سے کسی کو کسی شے کے دینے مین سخت جوابدہی اپنے ذمہ عائد ہوتی ہے۔ پس بہت کم آدمی ایسے ہونگے جنہون نے ہزار یا مہربانی کے کام کرنے مین اُنسے زیادہ نیکی اور اُنسے کم نقصان کیا ہوگا۔ اپنے داہنے ہاتھ سے جو کچھ وہ کرتے تھے بائین ہاتھ کو اُسکی مطلق خبر نہوتی تھی۔ اُنکی زوجہ اُنکے مختلف سکریٹری جو یکے بعد دیگرے اُنکی ماتحتی مین رہے اور مین کہہ سکتا ہون کہ کسیقدر اُنکی سوانح عمری کا مصنف بھی اندازی طور پر معلوم کرسکتا ہے (اور یہ لوگ بھی جو معلوم کرسکتے تو اسمین سر جان لارنس کا کچھ قصور نہین ہے) کہ اُنکے بیشمار اور متفرق خفیہ افعال خیر کی تعداد اور جسقدر روپیہ اور تکلیف اُنکی ساری عمر کے ان افعال بلاشکایت صرف ہوئی ہے اُسکی مقدار کیا ہے۔ جن پادری صاحب کی یادداشت کا مین نے ابھی حوالہ دیا ہے یعنی ریورنڈ جیمز اسمتھ آف لاہور ریجیس نے بیان کیا کہ مین نے جان لارنس ایسا سیدھا سادا انتہا درجہ مشفق اور بہادر آدمی بہت کم دیکھا ہے۔ وہ منجملہ اُن معدودے چند اشخاص کے ہے جنکی بابت اپنے مرنیکے وقت مین شکرگزار ہوکر خدا سے یہ کہونگا کہ مین اُنکو جانتا ہون"۔

اُس عورت نے جو جان لارنس کو سب سے بڑھکر جانتی تھی کہا ہے کہ "اُنکا ایسا عمدہ اور صاف عقیدہ مین نے کبھی نہین دیکھا۔ خدا کا خوف کرو اور اُسکے احکام مانو یہ اُنکی زندگی کا اصول تھا۔ ہم لوگ روز آپس مین انجیل پڑھا کرتے تھے۔ اور میرے پاس جلی خط کی بہت سی جلدین جنکو وہ اُس زمانہ مین پڑھا کرتے تھے رکھی ہوئی ہین۔ ان جلدون مین مختلف فقرات پر جو اُنکے بہت پسند خاطر تھے نشان بنا ہوا ہے"۔

کپتان ایسٹوک صاحب جنکو اپنے لکھے ہوئے مضامین کے متعلق تحقیق کا خاص موقع حاصل تھا لکھتے ہین کہ۔ لارڈ لارنس سے بہتر اسکو کوئی نہ سمجھا ہوگا کہ خدا کا ہوکر رہنے کا اول زینہ یہ ہے کہ انسان دوسرون کا ہوکر دنیا مین رہے۔ اس عیسائی نیکی کے احاطہ مین وہ جس حد تک محنت کرتے تھے اُسکا حال صرف اُنکے دنیاوی تیرتھ کے ساتھی اُنکے عیش و غم کے شریک اور اُنکے ہر ایک باطنی راز کے محرم کو معلوم ہے۔ اپنی زندگی کے اور ہر ایک کام کی طرح امور خیر مین بھی لارڈ لارنس پر تملق اور چاپلوسی کا اثر بہت کم ہوتا تھا بلکہ وہ قاعدہ پر عمل کرتے تھے اور اس بات کا خیال کرکے کہ خدا اور خلق خدا کا حق اُنکے ذمہ کیا ہے سب کام کرتے تھے۔ جب سے میری اُنکی ملاقات ہوئی اُسوقت سے مین نے اُنکو ایک پختہ عیسائی پایا۔ وہ صاف دل اور خداترس آدمی تھے جو اپنے یومیہ کامون مین جہان تک اُنکا قابو چل سکتا تھا احکام انجیل کی پیروی کرتے تھے اور اس کتاب مقدس کو وہ ہر روز بڑے غور و کوشش سے جس کا مجکو یقینی علم حاصل ہے ورد رکھتے تھے۔ مین نے اُنکو اکثر دیکھا ہے کہ جب سے اُنکی بصارت مین فرق آگیا اور دوسری کتابون کے پڑھنے کے لائق نہین رہے اُس وقت سے جلی خط کی ایک سینٹ پیٹرز کے صفحون پر اُنگلی رکھتے تھے اور آہستہ آہستہ ہجے کرکے چند فقرے پڑھتے تھے۔ اُن کے رعب دار چہرے سے

ایک اُداسی برستی تھی لیکن اسپر بھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ راضی برضاے الٰہی ہین — اور جس وقت مین خیال کرتا تھا کہ ایسے تنومند اور فطرتی آزاد مزاج نے اپنی طبیعت کو یون مجبور کر رکھا ہے تو میرا دل بھر آتا تھا اور بیساختہ میری آنکھو نمین آنسو ڈبڈبا آتے تھے —

لارڈ لارنس کی کیفیت دیکھکر معلوم ہوتا تھا کہ وہ ہر وقت اپنے کو ایک قادر مطلق بر حیم کل رحیم اور عادل حقیقی کے روبرو تصور کرتے تھے جسپر اُنکو دل سے یقین تھا کہ مرنے کے بعد اپنے کل افعال کی اُس سے جوابدہی کرنا پڑیگی — وہ اپنی پابندی مذہب کا اظہار کبھی نہین کرتے تھے اور خود مذہبی ذکر کم نکالتے تھے گو روزمرہ کے مسائل اِلٰہیات کے متعلق جب مین کوئی ذکر چھیڑ دیتا تھا تو وہ معترض نہین ہوتے تھے — بعض نیک اندیش لوگ مذہبی معاملات کے تذکرہ مین جس طور کے خاص فقرات استعمال کیا کرتے ہین جان لارنس اُسکے خلاف تھے لیکن جسوقت ایسی باتون کا ذکر کرتے تھے تو اُنکی عبارت واضح اور غیر مصنوعی اور انتہا سے زیادہ مذہبی پابندی پر مُنجر ہوتے تھے — یہ صاف ظاہر ہے کہ اُن فقرات سے جان لارنس کی طبیعت اور اُنکے خیالات بخوبی مانوس و مربوط تھے وہ ایسی کتابون کو جو مذہبی کتابین کہلاتی ہین بہت کم پڑھتے تھے کیونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ اُن سے مجکو استقدر مدد نہین ملتی ہے جسقدر انجیل سے ملتی ہے —

ص ۳۷۵

وہ اپنے باطن اور گاڑھے عقیدے کا جو اُنکے کل امور مین ہادی تھا اقوال سے نہین بلکہ افعال سے اظہار کرتے تھے — اُنکے خاص ضروری خیالات جو عیسائیت کے اعتقاد کے متعلق تھے صاف اور بیّن تھے جیسا کہ مین نے اُنکے مُنہ سے سُنا ہے — اُنکو تاویلات یا نزاع لفظی سے شوق نہین تھا — اُنھون نے آزادانہ طور پر اِس بات کو تسلیم کر کے انجیل کی بنیاد پر اپنا عقیدہ قائم کیا تھا کہ بہت سی ایسی باتین ہین جنکو نہ مین سمجھ سکتا ہون اور نہ سمجھا سکتا ہون بلکہ صرف اِس بات پر قناعت کیے ہوے ہون کہ وہ بطور کلام الٰہی قابل قبول ہین جو خود (یعنی خدا) اپنے عمدہ زمانہ مین اُن لوگون کو سمجھا دیگا جو اُسپر ایمان لائے ہین — مجکو خوب یاد ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے دعاے طلب باران پر اعتراض کیا تھا کہ مشیّت الٰہی نظام قدرت کو تبدیل نہین کرتی ہے تو لارڈ لارنس نے بعد کو مجھ سے کہا تھا کہ "ہم کو دعا کے لیے خدا نے حکم دیا ہے اور ہماری دعائین مستجاب ہونگی اور میرے لیے فقط یہ عقیدہ کافی ہے" —

لیکن جس حالت مین سر جان لارنس اپنے نج کے مشغلہ اور عیش مین اسطرح مشغول تھے جیسا کہ مین بیان کر آیا ہون تو اُسی زمانہ مین وہ انڈین کونسل مین بھی روزانہ کام کرنے جاتے تھے —

ہندوستان مین گذشتہ تیس سال سے جس طرح کا کام وہ انجام کرتے آتے تھے اُس سے یہ کام نوع اور جنس دونون مین کسیقدر مختلف تھا — مخالف نکتہ چینون نے تو انڈین کونسل کے کام کا نام بیشک "مشغلہ بیکاری" رکھا تھا لیکن اصل یہ ہے کہ اُس زمانہ مین اور اب بھی وہان کا کام بہت ضروری تھا اور ہے اور اُس زمانہ مین ضروری امور کے تغیّر و تبدّل کے متعلق استقدر بحث اور الجھاو رہتا تھا جو اب ممکن نہین ہے کیونکہ اصل مین سلطنت ہند کی

گری ہوئی عمارت کو اُسوقت نئے سر سے تعمیر کرنا تھا پس دیکھنا چاہیے کہ سر جان لارنس اپنے کام کو اور اُن کے ہمجنس ملازم اُنکے کام اور سر جان لارنس کو کیسا سمجھتے تھے۔

اِس مین شک نہین کہ اُس عہدہ کی بہت سی باتین ایسی تھین جو جان لارنس کے ایسے تجربہ کار واقفکار اور آزاد منش شخص کے بالکل پسند نہین پڑسکتی تھین۔ اُنھون نے اپنی زندگی مین ایک مرتبہ اور بھی بورڈ کی خدمت کی تھی اور اُس بورڈ کے مالک رہ چکے تھے اور اقل درجہ اِس امر کے اطمینان سے برابر خوش رہ چکے تھے کہ اُس بورڈ کی تجویزات بڑی جانفشانیون اور عرقریزی کی بحثون کے بعد ہمیشہ یہ نتیجہ پیدا کرتی تھین کہ اُن کے موافق تعمیل کی جاتی تھی۔ لیکن اِس پر بھی اُنھون نے مذکورہ بالا بورڈ کو پسند نہین کیا تھا۔۔ وہ کہتے تھے کہ مین تین لگامون کا گھوڑا بن کر نہین چل سکتا ہون۔ پس یہ امر کیونکر اُنکے پسند ہو سکتا تھا کہ ۱۲ گھوڑون کی گاڑی مین وہ بھی ایک گھوڑا بن کر چلین یعنی ایک ایسے بورڈ کی ممبری کرین جسمین صرف مشورہ لیا جاتا تھا اور جسکی تجویزات برابر سکریٹری آف اسٹیٹ نامنظور کردیا کرتے تھے اور جو ہمیشہ گورنمنٹ کے ساتھ بدلتے رہتے تھے اور جنکی رایون سے جان لارنس ہمیشہ اپنے کو متفق نہین تصور کرسکتے تھے۔ اِس باعث سے گو اُنھون نے لارڈ اسٹینلی کے ایجاب کو بڑی محنت سے قبول کرلیا تھا اور اِس بات پر نازان تھے کہ جس ملک مین اُنھون نے اپنی زندگی صرف کی تھی اُسکی حکومت مین اگر شرکت نہین کرسکتے تھے تو راے بہرحال دے سکتے تھے لیکن انڈیا آفس کے متعلق جو کام اُنکو کرنا تھا اُسپر وہ کُلّی اطمینان کے ساتھ نظر نہین کرسکتے تھے۔

اِس نو مرتب کونسل کا پہلا اجلاس ۱۸۵۸ء کے موسم برسات مین منعقد ہوا اِس مین کمشنر وینوا ور یفارمر ممبرون کے قدیم اور جدید نام بخوبی تمام شامل تھے اِن لوگون مین ایسے ایسے اشخاص شامل تھے جو ہندوستان مین نہایت مشہور ہین جیسے ہاگ ملس مینگلس پرنسپ ایسٹوک ولوہائی کاٹلی میکنائن اور رالنسن۔ لارڈ اسٹینلی پریسیڈنٹ تھے اور سر فریڈرک کری کو لارڈ اسٹینلی نے وایس پریسیڈنٹ منتخب کیا تھا۔ سر جان لارنس دوسرے سال ۱۱۔ اپریل کو یعنی ہندوستان سے واپس آنے کے تھوڑے ہی دنون بعد کونسل بورڈ کے ممبر مقرر ہوے اور ایک جج کے روزنامچہ مین جسکو اُنکے ایک رفیق نے اصل مین اور کسی کے دیکھنے کے لیے نہین بلکہ صرف اپنے سمجھنے کے لیے لکھا تھا اور اب اُسکو میرے حوالہ کردیا ہے مین دیکھتا ہون کہ چند باتین میرے مفید مطلب لکھی ہین جو ایک اعلیٰ درجہ کے لائق مبصر کی سرسری دریافت کی ہوئی ہین اور اِس مقام پر درج کرنے کے قابل ہین۔

۱۱۔ اپریل ۱۸۵۹ء۔ سر جان لارنس سے ملاقات کی۔ ایک سادہ دل اور خشک مزاج اور راستباز آدمی پائے گئے آدمی کام کے ہین۔ ہندوستان کے انتظام کو بدلنا چاہتے ہین۔ کہنے لگے ہمکو پرانے دقیانوسی آدمیون کو نکال دینا چاہیے

صفحہ ۴۷۷

قانون سے بڑھکر آدمیون پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

۱۲۔اپریل۔ دیر تک سر جان لارنس سے ملاقات رہی اُنکی راے ہے کہ ہندوستان کی حکومت چلانے کو انتظام مین بہت کچھ تبدیلی درکار ہوگی۔ ہمکو اچھے اچھے آدمی جمع کرنا چاہیے اور خاص خاص اشخاص کو زیادہ اختیار دینا چاہیے۔

حال کے معرکون کے متعلق بہت سے دلچسپ حالات بیان کیے ظاہرا بڑے کام کے آدمی معلوم ہوے ۔مستعدی اور ثابت قدمی کوٹ کوٹ کے بھری ہے اور جواب دہی کا کوئی ڈر نہین ہے۔

۳۔مئی۔ سر جان لارنس کو بظاہر آرام کرنے کی حاجت معلوم ہوتی ہے۔ دوران سر اور صداع کے شاکی ہین کہ جب کام پڑتا ہے تو یہ عارضے لاحق ہو جاتے ہین۔ ہندوستان کے ڈاکٹرون نے اُن سے کہا کہ اگر اُنکی محنت اسیطرح جاری رہی تو دماغ مین خون جم جائیگا۔ وہ اس بات کے نہایت ہی قوی صلاح کار ہین کہ ہندوستان مین دیسی فوج کا رہنا ضرور ہے۔ ہارس گارڈ کی پلٹن کا اُنکو کچھ خوف نہین ہے۔ اُنکے خیالات اس بارے مین ایسے قوی ہین کہ اُنھون نے کہا اگر اسکے خلاف کوئی قاعدہ مقرر ہوا تو مین کونسل کے اس عہدے سے مستعفی ہو جاؤنگا کیونکہ مجھکو بخوبی یقین ہے کہ اس سے بڑی مصیبت نازل ہوگی۔ اس بات مین اُنکو کوئی عذر نہین ہے کہ ہندوستان کے سرکاری اسکولون مین بائبل کے درجے قائم کیے جائین جنہین پڑھنے نہ پڑھنے کا طلبا کو اختیار رہے۔

۳۰۔مئی۔ ہندوستان کی موجودہ حالتون سے وہ بہت غیر مطمئن معلوم ہوتے ہین۔ آیندہ کی نسبت تردد سے خیال کرتے ہین۔ وہ کہتے ہین کہ ہمکو ہندوستان مین ایک لاکھ آدمی ایسے رکھنا چاہیے جو ہر مقام ضرورت پر فوراً جمع ہو سکین۔

۷۔اکتوبر۔ اپنی تندرستی کے بارے مین اُنھون نے مایوسی کے کلمات کہے۔ یہ بھی بیان کیا کہ مین کونسل کو ناپسند کرتا ہون اور میرا قصد استعفا دینے کا ہے۔ وہ سمجھتے ہین کہ ممبرون کو دراصل کوئی اختیار نہین ہے۔ اُنھون نے کہا یہ میری بدنصیبی ہے کہ معاملات ہند کے متعلق مین متحقق رائین رکھتا ہون اور اُنکے اظہار مین کوئی شے میری مانع نہین ہو سکتی خواہ اُس سے شاہزادون یا وزیرون کو بُرا معلوم ہو خواہ اور کسی کو ناگوار گذرے۔ مین نے آج تک کیچڑ کبھی نہین کھائی ہے اور جب تک میرا بس چل سکیگا اُسوقت تک کبھی نہ کھاؤنگا۔ مین نے ہمیشہ دیکھ لیا ہے کہ جو لوگ کیچڑ کھاتے ہین اُنکو پھر وہی اُگلنا پڑتی ہے۔ اُنکے نزدیک انڈیا ہوس کا انتظام بہت ناقص ہے دھوم دھام سے نفرت ہے لیکن اتنی استطاعت چاہتے ہین کہ مہمانون کی خاطر مدارات کر سکین۔ اُنکی خواہش ہے کہ ایک سال کی رخصت لیکر تندرستی حاصل کرین۔ تمام باتون کے متعلق آزادانہ تقریر کرتے اور دو ٹوک بات کہتے تھے۔ مین اُنکو بہت پسند کرتا ہون۔ مین خیال کرتا ہون کہ وہ ایک راستباز مستدین اور کرامول ایسے آدمیون کی طرح مستعد ثابت قدم اور ہوشیار ہین۔

۱۷۔نومبر۔ سر جان لارنس کے ساتھ مکان پر گیا۔ اُنھون نے کہا "مین تو چاہتا ہون کہ گلیڈسٹون کی طرح تقریر کرنے کا قصد کرون لیکن مجکو سیدھی سادی بات بھی کرنا نہین آتی۔ بوڑھے طوطے نہین پڑھتے"۔

۱۴- دسمبر- سر جان لارنس نے کہا "میرے بھائی ہنری نے مجھ سے کہا تھا کہ شہر اُون کے محاذی مین جو کونسل جنگ منعقد ہوئی تھی مین اُسمین شریک ہوا تھا اور لارڈ گف نے جو کچھ کہا تھا اُسمین سے مجکو یہ یاد ہے کہ مین نہ کبھی ہاری گیا اور نہ کبھی ہاری جاؤنگا"۔

۱۳- دسمبر- دو روز پیشتر جب مین سر جان لارنس کے ساتھ مکان پر آتا تھا تو اُنھون نے کہا کہ جس وقت مین پنجاب سے روانہ ہوا تھا اُسوقت مالگزاری کبھی نہین باقی تھی- مین نے باقی کبھی نہین رہنے دی-- مین ہمیشہ تمام کاغذات کو خود پڑھتا اور فوراً اُنکے جواب روانہ کر دیتا تھا مجکو کام کے اُسی وقت انجام کر دینے مین بشرطیکہ اُسکا موقع اور وقت ہوتا تھا کوئی دقت نہین معلوم ہوتی تھی- لیکن اس صورت مین مجکو ذرا ذرا وقت صرف کرنا پڑتا تھا- بستر خواب سے بیدار ہونے کے وقت سے پھر بستر خواب پر جانے کے وقت تک دم بھر کی مہلت نہین ملتی تھی- اور مین ہمیشہ اپنے ماتحتون پر نگاہ رکھتا تھا- ٹمپل اول درجہ کے کام کرنے والے آدمی تھے- وہ بڑے حاضر طبع انشا پرداز اور ذی شعور تھے- میکلوڈ سن مستعد اور قاعدے کے پابند تھے- ہربرٹ اڈورڈس بڑے لائق تھے اور وہ اول درجے ممبر کونسل ہوسکینگے میکلیوڈ کو ہندوستان کے معاملات سے خوب آگاہی تھی- مین چاہتا ہون کہ وہی لوگ مجھکو گورنر جنرل بنائین- ہمکو انگلستان بھر مین سب سے اچھے آدمی اور ایسے شخص کی ضرورت ہے جو تنہا چل سکتا ہو-

۱۱- فروری سنہ ۱۸۶۸ع- سر جان لارنس سے گورنری بمبئی کے واسطے کہا گیا تھا اُنھون نے اُسکو نامنظور کیا۔

۱۵- اپریل- سر جان لارنس کے ساتھ لوئی بلینک صاحب کا لکچر سننے گئے جو مینارم ڈیو ڈ فینڈ وغیرہ کے زمانہ کے غبارون کی بابت دیا گیا تھا جو پیرس مین اُڑے تھے-

۷- جولائی- لارڈ اسٹینلی کی ملاقات کو گئے اُنھون نے کہا مین سمجھتا ہون کہ یہ ایک غلطی ہے کہ کونسل پارلیمنٹ سے علیحدہ کر دی گئی- اِس سے کچھ شک نہین ہے کہ وقیانوسی لوگ رکھے جائین جو ہر امر کی تائید ہی کرتے جاتے ہین- لیکن سر جان لارنس زیادہ سن رسیدہ مدبران ملک ہند کے قائم مقامون کے طور پر بیش قیمت نہ ثابت ہونگے-

۷- فروری سنہ ۱۸۶۹ع- سر جان لارنس نے فوجی مسئلہ پر جو آج زیر بحث تھا مخالفانہ طور پر بڑے شد و مد سے بحث کی تفریق راے پر سات ممبر اِدھر سات ممبر اُدھر تھے- سر چارلس وڈ کی راے پر دار مدار رہا- سر جان لارنس نہین سمجھتے کہ ہندوستان کے اخراجات آمدنی کے برابر رہ سکینگے وہ جسطور سے آفس مین کام ہوتا ہے اُس سے مطمئن نہین ہین-

۲۵- مارچ سنہ ۱۸۶۹ع- سر جان لارنس نے کہا کہ اگر مین اپنی ذات کا اکیلا ہوتا تو کسی اور دیار کو چل دیتا- مین انگلستان مین رہ کر ہر وقت کے جھگڑون مین مبتلا رہنا پسند نہین کرتا لیکن لڑکون کو کیا کرون-

۲۴- جون- سر جان لارنس کے ساتھ فرتھ مصور کی بنائی ہوئی تصویرات "ڈربی ڈے" اور "ریلوے ٹرین" کو دیکھنے گئے-

۲۴- جولائی- سر جان لارنس کو شطرنج مین ہرا دیا-

[illegible]

۲۵ - فروری ۱۸۶۳ء - سوسائیٹی آف آرٹس کے ایک جلسہ مین شریک ہوے - مسٹر چیتھم نے روئی کے متعلق ایک تحریر پڑھی - مسٹر ہیلی صدر انجمن تھے سر جان لارنس نے تقریر کی -

۱۶ - مارچ - سر جان لارنس کے ساتھ ڈین آف وسٹ منسٹر کے پاس اس بات کی اجازت طلب کرنے گیا کہ اوٹرم کی لاش وسٹ منسٹر ایبی مین دفن کی جائے یا نہین -

یہان بیان کرنا چاہیے کہ سر جان لارنس کی لاش سر جیمس اوٹرم کی لاش کے برابر مدفون ہے — ڈین آف وسٹ منسٹر سے باضابطہ درخواست کرنے کی اس بارے مین کوئی حاجت نہ تھی اور نہ ایسی درخواست کی گئی اسوقت تمام ملک اور اسی طرح تمام کیتھولک ڈین اور عیسائی ڈین کے سرخیل یعنی ڈین اسٹینلی اس امر کے متقاضی ہوے کہ سر جان لارنس کی قبر وہان بنے اور سر جان لارنس کی عالیشان سنگی تصویر جسکو مسٹر اوولنر نے بنایا تھا اس مقدس قبرستان کے کل حصہ پر محیط ہے یا ظاہر مین محیط معلوم ہوتی ہے -

۲۰ - مارچ - ڈین آف وسٹ منسٹر کے پاس سر جان لارنس کے ساتھ اسواسطے گئے کہ سر جیمس اوٹرم کی لاش کو قبر مین رکھنے کی ساعت مقرر کی جائے - اور جگہ تجویز کی جائے - دن بھر مین مختلف طریقون سے جنازہ کے انتظام وغیرہ مین مشغول رہے -

۲۵ - مارچ - سر جان لارنس اور ولو بائی کے ساتھ اوٹرم کے جنازہ مین شریک ہونے گئے رجمنٹ نمبرہ ۷ کے سارجنٹ لوگ شارن کلایف سے طلب کیے گئے کہ اپنے قدیم کمانیر کی لاش کو قبر تک پہونچائین - اس کیفیت کے دیکھنے سے بڑا رنج معلوم ہوتا تھا -

۳۰ - نومبر - لارڈ الجن کی خبر آئی کہ وہ سخت علیل ہین - انکا جانشین کون ہوگا - آیا جلسۂ وزرا انکی جگہ لارنس کو مقرر کرنے کے واسطے کہیگا - یہ تقرری بہت واجب اور مین سمجھتا ہون کہ عام پسند ہوگی - جان لارنس کی خدمتون کے اعتبار سے یہ صلہ بہت موزون ہوگا - صرف خیال اس بات کا ہے کہ وہ اپنی تندرستی کے اعتبار سے ایسے عہدہ کی ذمہ داری کا بار اٹھا سکینگے یا نہین -

یکم دسمبر - آج یہ خبر سننے مین آئی کہ لارڈ الجن کی جگہ سر جان لارنس مقرر ہوے - انکو اور لیڈی لارنس کو اسکا حال لکھا - گو لیڈی لارنس اپنے شوہر کے کارہاے نمایان کے اس اعتراف اور انکی رئیسانہ وضع کے اس صلہ سے بہت خوش ہوئین لیکن عرصۂ درازکی مفارقت کی امید سے انکا دل بہت متردد ہوگیا -

۷ - دسمبر - مین سر جان لارنس سے رخصت ہوا -

ان اقتباسات سے فی نفسہ اصل حال معلوم ہوتا ہے اور انمین وہ لطف پایا جاتا ہے جو خود سر جان لارنس کے لکھے ہوے روزنامچہ سے ملتا ہے - پھر اس مین روز بروز کے وہ حالات درج ہین جنکا اثر ایک نہایت مبصر اور قدردان ساتھی پر ہوا تھا - ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ انکا کام کسقدر رنیا تھا اب تک وہ کسقدر مستعد اور ثابت قدم تھے

تاخیر اور تعویق سے کسقدر پریشان ہوتے تھے اپنی طبیعت کے حال بتانے مین کیسے نڈر تھے ہندوستان کی آیندہ حالت کے لیے کیسے متردد تھے لیکن اِس بارے مین اُنکے خیالات کسقدر واضح تھے کہ ہندوستان کے لیے کن باتون کی حاجت تھی - مین نے جو کسیقدر طول کے ساتھ اُن اقتباسات کو درج کیا ہے تو کچھ اُسکی وجہ یہ ہے کہ اُنکے مختلف سرکاری کام ایک ایسے وقت کے انجام کیے ہوے ظاہر ہوتے ہین جسوقت کی تحریری یادداشتین ایسے امور کے متعلق کم باقی رہی ہونگی اور کچھ اسوجہ سے کہ اُنکی زندگی کا یہی ایک زمانہ ایسا تھا جس کے متعلق اُسوقت کے روزنامچہ سے چند باتین معلوم ہوئی ہین جو راقم سوانح عمری کے لیے اسقدر درکار ہوتی ہین اور ضروریات حالت کے سبب سے لوگ اکثر اُنکو اپنے پاس سے نکال دیتے ہین -

آمدم برسر مطلب - اِس زمانہ مین جیساکہ معدودے چند چٹھیون سے جو میرے پاس ہین ظاہر ہوتا ہے سر جان لارنس نے اکثر افسوس کے ساتھ پنجاب اور اپنے احباب پنجاب کا خیال کیا اور جیون جیون عرصہ زیادہ گذرتا گیا اُسی طرح اِس خیال کو اور ترقی ہوتی گئی -

ص ۳۸۰

چنانچہ اُنھون نے تین چٹھیان سال سال بھر کے بعد جو ڈاکٹر ہیتھ آوٹ کو لکھی تھین اُن کے اقتباسات ذیل مین درج کیے جاتے ہین -

۱۴- دسمبر ۱۸۶۹ء -

مین انگلستان کو بخوبی تمام پسند کرتا ہون اور ہندوستان چھوڑنے کا مجکو افسوس نہین ہے گو مین اِس امر کا مقر ہون کہ میرے پرانے احباب پنجاب میرے ہاتھ سے جاتے رہے - مین انڈیا ہوس کے کام کو پسند نہین کرتا اور وہان کا کام بھی زیادہ تر میرے لیے موزون نہین ہے - اگر مجکو کچھ نہ کرنا پڑتا بلکہ اِدھر اُدھر گھومنا جابجا کی کیفیت دیکھنا اور کھلے میدان مین ہوا کھانا ملتا تو اِس سے کہین بہتر ہوتا -

دوسرے سال پھر وہ لکھتے ہین -

۱۸- مارچ ۱۸۷۰ء -

آپ نے لنڈو[1] اور اُنکے تغیرات کا جو کچھ حال بیان کیا اُس سے مجکو بڑا لطف حاصل ہوا اس قدیم مقام نے ہمارے زمانہ مین ہنری کا اور میرا بھی بڑا کام کیا - اور جب تک مین ہندوستان مین رہتا مجکو وہین رہنے پر قناعت ہوسکتی تھی - مین انگلستان کو فی الجملہ بخوبی پسند کرتا ہون البتہ انگلستان مین میری دلبستگی کے لیے بھی بہت کچھ ہے - عمدہ آب و ہوا مین اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہنا اِس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے - باینہمہ قدیم احباب اکثر ہندوستان کو یاد دلادیا کرتے ہین -

[1] لاہور والے مکان مین یہ نام مسٹر سر ہنری لارنس نے گھر مین پکارنے کے لیے رکھا تھا جو ایک ہنری اور ہنو نوریا اُن کے تینون لڑکون کا مخفف نام ہے -

اور اسکے پورے ایک سال کے بعد ۸ - مارچ ۱۸۶۱ء کو اپنی معصومہ مرحومہ یعنی بیٹی کا اشارہ کر کے اُنھون نے یہ چھٹی لکھی -

پنجاب اور پنجاب مین جو کچھ ہو رہا ہے اُسکا مجکو برابر خیال رہتا ہے اور بعض اوقات میرا دل یہ چاہنے لگتا ہے کہ پھر وہان چلا آؤن - اسمین شک نہین کہ ہندوستان کے چلے آنے کے بعد لوگون کو ہندوستان مین رہنے کا مزہ معلوم ہوتا ہے - یہان ہر ہر بات نرالی اور بیجا ہوتی رہتی ہے -

انگلستان کے پولیٹکل حالات نے بہت جلد سر جان لارنس کو اُس لطف اور اطمینان سے محروم کیا جو لارڈ اسٹینلی کی ماتحتی مین کام کرنے سے اُنکو حاصل تھا - کیونکہ بتاریخ ۱۱ - جون ۱۸۵۹ عیسوی روز ہفتہ یعنی سر جان لارنس کے ممبر کونسل مقرر ہونے کے تین مہینے بعد گنسرویٹو جلسۂ وزرا کو جو تھوڑے دنون سے صاحب اختیار ہوا تھا تیرہ ممبرون کی کثرت رائے سے ہوس آف کامنس مین شکست حاصل ہوئی - لارڈ ڈربی نے فوراً استعفا دے دیا - بتاریخ ۱۴ - جون اُنکے بیٹے لارڈ اسٹینلی نے انڈیا کونسل کو ترک کیا اور اُسی قلم نے جسکی تحریر تھوڑی ہی دور اوپر محول کر آیا ہون اُس کیفیت کو جو لارڈ اسٹینلی نے علی العموم کونسل کے لوگون پر پیدا کی تھی اسطور سے بیان کیا ہے - مجکو اس بات کے باور کرنے کی عمدہ وجہ پائی جاتی ہے کہ سر جان لارنس بھی اس کیفیت مین شریک تھے -

ہمکو زیادہ خلیق جفاکش روشنضمیر سیکرٹری آف اسٹیٹ ہند جلد ڈھونڈھے نہین ملیگا - اُنکے دل مین ہر وقت بہبودی خلائق کا دھیان رہتا ہے - وہ سچے محب قوم کسیقدر خشک مزاج اور متین ہین لیکن اُن تک رسائی بہت اچھی طرح ہو سکتی ہے اور ہر جگہ سے اطلاع حاصل کرنے کے بڑے خواہشمند رہتے ہین -

اور اُدھر لارڈ اسٹینلی اُس شخص کی نسبت جسکو اُنھون نے اس محنت سے اپنی کونسل مین مقرر کیا تھا جو کچھ خیال رکھتے تھے اُسکو اُنھون نے طوالت کے ساتھ اپنی عالیشان تقریر مین جو اُنھون نے مینشن ہوس مین کی تھی اور جسکا مین کئی مرتبہ اوپر بیان کر چکا ہون ظاہر کر دیا - کل اسپیچ کا لُب لُباب دو جملون مین شامل ہے جو اس مقام پر بیان کرنے کے شایان ہین - لارڈ اسٹینلی نے ایک جملہ یہ بیان کیا تھا کہ "خود بدخواہی کبھی اس قابل نہو سکی کہ جان لارنس کے زمانہ پر کسی نامستحسن واقعہ یا کسی ناشائستہ فعل کی بابت الزام عائد کر سکے" - اس جملہ کے پورے مفہوم کے معلوم کرنے کے لیے ہمکو صرف یہ یاد کرنا چاہیے کہ وہ کل زمانہ روز روشن کی طرح سب کی آنکھون کے سامنے گذرا اور ہندوستان مین بھی مثل انگلستان کے ہرزہ گویون اور بدزبانون کے لب کبھی بند نہین رہتے ہین اور سر جان لارنس کی کل ناموری ایسی ہوئی جو ضعیف طبیعت کے آدمیون کے نزدیک نفرت یا غلط فہمیون کی مستوجب ہوئی - دوسرا جملہ بھی کچھ اس سے کم دلکش نہین ہے - وہ یہ ہے "جان لارنس کی طرف سے

میرے دل پر یہ اثر پیدا ہوا کہ وہ ایک بہادر محض ہین۔ اگر اُنکا موقع نہ آتا تو بھی آپ کو معلوم ہو جاتا کہ آپ کو ایک ایسا آدمی ملا تھا جو بشرط ضرورت بڑے بڑے کامون کو انجام کر سکتا تھا اور اس قابل بھی تھا کہ اگر کوئی شخص اُنکی بابت تعریف حاصل کرنا چاہتا تو وہ اُسکو اسکے بھی حاصل کرنے کا موقع دے سکتے تھے۔

لارڈ اسٹینلی کی جگہ سر چارلس ووڈ مقرر ہوے جنھون نے بحیثیت بورڈ آف کنٹرول سنہ ۱۸۵۴ء کے مشہور مراسلہ تعلیمات کو لکھا تھا۔ وہ پھر مع کے پر کامل اختیار اور رکتر منقسم جو ابدہی کے ساتھ ایک ایسے زمانہ مین طلب کیے گئے جب عجیب عجیب قسم کی مشکلات واقع تھین۔ لارڈ اسٹینلی باوصف اپنی تمام کوشش اور دور اندیشی کے اتنے قلیل عرصۂ ملازمت مین بہت تدبیرون کو جو سب سے زیادہ ضرور تھین انجام نہ کر سکے۔ ہندوستان مین ہر ایک طرح کی بد انتظامی تھی اور قریب قریب ہر بات کو ازسر نو درست کرنے کی حاجت تھی۔ گورنر جنرل اور چھوٹی پریسیڈنسیون کی کونسل کا انتظام جدید عدالتہاے انصاف کا تقرر ٹکسون کا ازسر نو بندوبست صیغۂ مال کا مکرر انتظام کاغذی سکہ کا اجرا اجتماع قوانین اور سب سے بڑھکر حضور ملکہ معظمہ کی فوج کا قدیم لوکل ولایتی فوج ہند سے شامل کرنا اور ہر ایک قسم کے تناقض حقوق کا تصفیہ یہ چند باتین منجملۂ اُن امور کے تھین جو جدید سکرٹری ہند کو نو مرتب کونسل کے ذریعہ سے انجام کرنا تھین۔ ہندوستان کے لیے یہ ایک خوش قسمتی کی بات تھی کہ سر چارلس ووڈ ایک ایسے شخص تھے جنکو ہر دل عزیز ہونے کی کچھ پروا نہ تھی اور انتظام ہند کے متعلق ذرا ذرا حالات سے واقفیت رکھتے تھے۔ وہ ہر ایک امر کے دونون پہلوؤن کی باتین سُننے پر آمادہ رہتے تھے اور سلطنت کے ازسر نو قائم کرنے اور فرمانروائی کرنے کے جوش انگیز کام مین دل و جان سے مصروف ہونے پر مستعد تھے۔ اُنکی تدابیر اعظم کا ذکر اس مقام پر کرنا غیر ممکن ہے بعض بعض باتون کا ذکر مین آگے چل کر کرونگا۔

بہت سی یا اکثر باتون مین سر جان لارنس نے بڑی دلسوزی سے اُنکی تائید کی اور اختلاف عظیم بظاہر صرف قدیم لوکل ولایتی فوج کے قائم رکھنے یا موقوف کرنے مین ہوا کمپنی کے سپاہیون نے جو کارگزاری کی تھی اُسپر واجب طور سے افتخار کرنے کے بعد کونسل کے اُن لوگون نے جو پیشتر ہندوستان مین ملازمت کر چکے تھے اپنی تمام کوشش اسی بات پر زور دینے مین صرف کی کہ وہ لوگ بحال رکھے جائین لیکن اُس غدر سے جسکا حال لوگون کو کم معلوم ہوا اور جو (اگرچہ ہوایٹ میوٹینی کے تسمیہ سے موسوم ہوا تھا لیکن بڑا خطرناک تھا) فوج مذکور مین اُسوقت ہوا تھا جب وہ کسیقدر درشتی کے ساتھ کمپنی کی ملازمت سے تاج کی ملازمت کو منتقل کر دی گئی تھی گورنمنٹ نے قصد کیا کہ اُس سپاہ کو موقوف کر دے۔ یہ امر حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ پر منحصر تھا انڈین کونسل پر نہین منحصر تھا۔ لیکن اپنی کونسل کی خواہشون کو پورا کرنے کے لیے جو اپنی راے ضبط تحریر مین لانے کی خواہشمند تھی سر چارلس ووڈ نے اُسکے روبرو ایک چٹھی پیش کی جس سے خواہ مخواہ موقوفی سپاہ مذکور کے معنے نکلتے تھے۔

سر جان لارنس نے بہت زور دے کر یہ راے دی کہ وہ سپاہ بحال رکھی جائے اور اُس چٹھی کے بھیجنے کی بابت جب رایون کی تقسیم کی گئی تو طرفین کی تعداد برابر نکلی سر چارلس وڈ نے جو راے دی وہی قائم رہی۔

انڈر سکریٹری آف اسٹیٹ ہند لارڈ ڈی گرے تھے جواب مارکویس آف ریپن ہین۔ اور سر جان لارنس یعنی لارڈ موصوف کی بابت اُسوقت جو راے قائم کی تھی خوش قسمتی سے مین اُسکو بیان کر سکتا ہون جس چٹھی کو مین ذیل مین محول کر رہا ہون علاوہ اپنے مضامین کے وہ ایک خاص لطف رکھتی ہے کیونکہ وہ ایک ایسے شخص کی لکھی ہوئی ہے جو اِس لیاقت کے ساتھ سر جان لارنس کے عہدہ پر مامور اور اپنا کام چلا رہا ہے۔

بنارس ۲۹- نومبر ۱۸۸۱ء۔

میرے پیارے مسٹر بازورتھ اسمتھ ۔۔۔۔ مجکو اِس بات سے انتہا مرتبہ کی خوشی ہوگی اگر آپ میری اُن چٹھیون کو جنمین میری جانب سے اُنکی اعلی لیاقتون اور رئیسانہ وضع کی بابت کمال عزت و توقیر ظاہر کی گئی ہو دنیا کے روبرو پیش کرینگے ص ۱۴۸

آپ کا یہ خیال بہت صحیح ہے کہ جس جگہ پر مین اب ہون اُس پر جہان تک مجھ سے ممکن ہوسکے میری خواہش یہی ہے کہ اُنکے قدم بقدم چلون۔

آپ نے مجکو لکھا ہے کہ لارڈ لارنس کے متعلق جو خاص قسم کی باتین آپ کو معلوم ہون اُن سے مطلع کیجیے۔ اِس وقت تو مجکو اُنکی ایک بات رہ رہ کر یاد آتی ہے جسکو شاید آپ دوسرے اشخاص سے جو عرصہ تک اُنکے ساتھ رہے تھے اور میری نسبت زیادہ خصوصیت رکھتے تھے غالباً زیادہ عمدگی اور صحت کے ساتھ نہ سنینگے جسوقت مین سر چارلس وڈ کی ماتحتی مین انڈر سکریٹری آف اسٹیٹ تھا اور سر جان لارنس انڈین کونسل کے ایک ممبر تھے اُسوقت اُنھون نے جو عنایت میرے حال پر کی تھی اُسکو مین کبھی نہ بھولونگا اُسوقت جب بلوہ کی اعظم مہمات کو سر کر کے وہ فوراً ہندوستان سے آئے تھے اور ایک عالم مین اُنکا ڈنکا بج رہا تھا تو وہ اُسوقت مین ہمیشہ مستعد رہتے تھے کہ ہر ایک قسم کی مدد یا اطلاع جو اُنکے اختیار مین تھی مجکو دین گو مین صرف ایک انڈر سکریٹری تھا۔ وہ دفتر مین آکر میرے کمرے مین بیٹھتے تھے اور بعض اوقات ایک ایک دو دو گھنٹہ بلکہ اِس سے زیادہ عرصہ تک بیٹھے رہا کرتے تھے اور اپنی ہندوستانی واقفیت اور تجربہ کا ذخیرۂ اعظم ایک ایسی شفقت اور سادہ دلی اور انکساری سے میرے حوالہ کر دیتے تھے جسکا حال مجکو اُسیطرح سے اب تک تازہ یاد ہے مین اُنکو اپنے دل مین سمجھتا تھا کہ وہ ایک سلطنت کے بچانے والے اور قوی اور سخت فرمانروا ہے رہا ہین مگر اسپر بھی وہ ہر روز وسٹ منسٹر پیلیس ہوٹل کے ایک چھوٹے کمرے مین جہان اُس وقت انڈیا آفس تھا آتے تھے اور جو مسئلہ اپنی ضرورت کا مین اُنسے پوچھتا تھا اُسکو وہ مجھ سے اسطور پر بتا دیتے تھے کہ گویا اُنکو سوا اسکے اور کوئی کام نہ تھا کہ وہ میرے کام مین اسواسطے مدد دیتے تا کہ مین اُسکو زیادہ عمدگی سے انجام کر سکتا۔ اِسمین شک نہین کہ مین نے اپنے ہوش مین سر جان لارنس کی طرح جیسا میرے دل مین اُنکی طرف سے اسی ادا نہین خیال بندھا تھا

کسی شخص مین یہ بات نہین دیکھی تھی کہ اِس جلال کے ساتھ ایسی سادہ دلی اور اِس توانائی کے ساتھ اسقدر انکسار شامین پایا گیا ہو مین سمجھتا ہون کہ آخر زمانہ مین جب انکی گورنر جنرلی کا عہد تھا اور مین سکریٹری آف اسٹیٹ تھا اور اسوقت کی ملاقات اور اُن کے آخرترین سرکاری ملازمت کے زمانہ مین مجکو انکی حق پسندی کا حال زیادہ وضاحت کے ساتھ معلوم ہوا۔ لیکن پہلے پہل کی ملاقات مین انکی رئیسانہ سادگی وضع کا جو نقش میرے دل پر بندھا تھا اُسکو مین کبھی فراموش نہ کرونگا۔

۱۸۶۲ء مین جب لارڈ کیننگ ہندوستان سے ولایت مین آئے تو اپنے سابق منصب دار اعظم لارڈ ڈلہوزی کی طرح وہ بھی پیام اجل کے جانے سے آ گئے۔ ہندوستان روانہ ہونے کے بہت روز پیشتر انکی رئیسانہ وضع کے سب لوگ یہان تک کہ وہ بھی قدر کرنے لگے تھے جنھون نے غدر کے زمانہ مین قریب قریب ہم سے بدظنی کی تھی اور جو ہماری طرف سے غلط فہمی مین پڑے تھے اور اب کوئی ایسی خوشنما بات نہین رہ گئی تھی جسکو انگلستان کے لوگون نے اُنکے استحقاق سے زیادہ تصور کیا ہو یہان تک کہ جو لوگ خوف کے غلبہ مین نہایت وحشیانہ طور سے یہ فریاد مچا رہے تھے کہ وہ واپس طلب کر لیے جائین وہ بھی ایسا ہی تصور کرتے تھے۔ لیکن تردد کثرت کار علالت اور شاید سب سے بڑھ کر اپنی ہی ایسی نیک مخضر (یہی ایک عزت انھون نے قبول کی تھی اور اِسی کے قبول کرنے کے وہ خواہشمند تھے) بی بی کے مرنے سے ٹوٹ کر عین جوانی مین مرگئے اور ویسٹ منسٹر ایبی مین دفن کر دیے گئے۔ اور اپنے پہونچنے کے چند ہی ہفتون کے بعد انکا ایک نامی گرامی بیٹا بھی اپنے باپ کے پہلو مین سُلا دیا گیا۔

علی العموم لوگون کو امید تھی کہ جو شخص باتفاق رائے عام اپنے تجربہ اور اپنی گذشتہ خدمات کے سبب سے لارڈ کیننگ کی جگہ مقرر ہونے کا اسقدر مستحق تھا اور جو شخص باوصف اِس بات کے کہ صلاحیتون اور مزاج مین مختلف تھا لیکن انکی اعلیٰ ترین صفتون یعنی ہمت اور شجاعت کے تھا [illegible] مشابہ تھا انکی قائم مقامی کے لیے منتخب کیا جائیگا لیکن یہ نہوا۔ جلسہ وزرا نے لارڈ الجن کو جو ایک [illegible] آدمی تھے منتخب کیا۔ اگر وہ چند برس پیشتر اِس کام کے لیے منتخب کیے گئے ہوتے تو بیشک اس سلسلہ گورنر جنرلان اعظم مین مل جاتے جو لارڈ ایلنبرا کے وقت سے لارڈ نارتھ بروک تک برابر چلا آتا تھا اور درمیان مین کبھی شکست نہین ہوا تھا۔ جس شخص کو یاد تھا کہ انھون نے جمیکا کناڈا اور چین مین کیا کیا خدمتین کی تھین اُسکو اِس امر مین ذرا بھی شبہ نہین تھا کہ تقرری کے وقت انکی ذات سے بڑی بڑی امیدین کی جاسکتی تھین۔ لیکن انکا مقدر انکے خلاف تھا اُنکے کام کے ایام ختم ہو چکے تھے اور قبل اسکے کہ انکی وائسرائی کا دوسرا سال ختم ہوتا کوہ ہمالیہ کے ایک مقام پر جو سطح سمندر سے ۱۳۰۰۰ فیٹ کی بلندی پر تھا راہ طے کرتے وقت وہ ایک مرض مہلک مین گرفتار ہوگئے۔

اور اب سوال یہ پیدا ہوا کہ انکی جگہ کون شخص مقرر کیا جائیگا۔ ایک شدآمد کا قاعدہ جو قریب قریب

قانونی تاثیر کی حد تک پہونچ گیا تھا اُس زمانہ سے جب پریسیڈنٹ بورڈ آف کنٹرول مسٹر کیننگ تھے چلا آتا تھا
اور وہ یہ تھا کہ کسی طور کے مقتضاے وقت سے ایسٹ انڈیا کمپنی مجاز اس امر کی نہو گی کہ اپنے ذیل کے
ملازمین سے کسی شخص کو اس اعلیٰ ترین درجہ گورنر جنرلی پر مامور کرے - وارن ہیسٹنگز کے زمانہ سے اب تک
سواے ایک سر جان شور کے اس عہدۂ جلیلہ پر کمپنی کا کوئی خاص ملازم کبھی مقرر نہین ہوا تھا - کیونکہ
سر جارج بارلو اور سر چارلس مٹکاف جو عارضی طور پر مقرر کیے گئے تھے اُنکو دوامی طور پر قائم رہنے کی اجازت
نہین ملی - اُسی عام خیال کا یہ ایک جز تھا کہ گورنر جنرل کو سلطنت کا ایک پیر ہونا اور یا انگلستان خواہ نوآبادیون مین
پولیٹیکل امتیاز کے طور پر ایک قسم کی وقعت حاصل کرنا چاہیے - اس غیر تحریری قانون کی رو سے لارڈ پامرسٹن کی
وزارت نے سر جان لارنس کے مرجح دعوون کو اس حالت مین بھی نظر انداز کر دیا جب اوده ہند کی کارگزاریان کی
کلیان تک کھلنے نہ پائی تھین اور لارڈ الجن اُن کے مقابلہ مین منتخب کر لیے گئے - پس [illegible]
خیال کیونکر بدل جاتا -

شاید اب بھی وہ ایک اُن امیدوارون کا نام جو با ضابطہ اوصاف سے متصف تھے سر چارلس وڈ کے
دل مین گذرتا ہوگا - لیکن سابق کے تین گورنر جنرلون کے نتیجے نے جو اس حیرت انگیز عجلت کے ساتھ یکے بعد دیگر
مر گئے انگلش مدبرون کو اس بات سے متنبہ کر دیا کہ افضل درجہ ہندوستان مین عظمت حاصل کرنے کا راستہ
قبر کو گیا ہے - شاید وزرا خود اس امر سے پہلوتہی کرتے تھے کہ جسکو ہندوستان کی آب و ہوا کا سابقہ نہ پڑچکا ہو
اُس سے ایسے مہلک وقت مین ہندوستان جانے کے واسطے کہین - زیادہ تر قرین قیاس تو یہ امر ہے کہ
کہ جلسۂ وزرا اور اُسی طرح خود سر چارلس وڈ جو سر جان لارنس سے بخوبی تمام واقف تھے اب اس خیال
اتفاق کرنے لگے کہ سر جان لارنس کے دعوے مرجح تھے اور جس شخص نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت مین
بھی اسطرح کی ناموری حاصل کی تھی اسکی تواریخ کو اس سے بڑھکر رونق دینے کا اور کوئی ذریعہ نہین ہے
کہ سابق کا رواج شکست کر دیا جائے اور کمپنی کا ایک سب سے زیادہ نامی گرامی شخص عہدۂ وئیسرائی پر
مقرر کیا جائے - بہر حال خیال یہ کیا جاتا ہے کہ در اصل اور بلا شک و شبہہ سر جان لارنس کی تقرری کا سبب
یہ ہے کہ شمال مغربی سرحد کے قریب اور افغانی جرگون کے متصل سیتانہ کے جنگلون سے ایک سرحدی جنگ
شروع ہوئی تھی اور وہ خوفناک طور سے ترقی کرتی جاتی تھی - سر نیول چیمبرلین کی مزاحمت ہوئی تھی اور گمان
یہ تھا کہ بغاوت ایک فرقہ سے لیکر تمام فرقون تک یکے بعد دیگرے پھیل جائیگی - اس خطرۂ خاص کے رفع کرنے کے
لائق اُس شخص سے بڑھکر کون خیال کیا جاسکتا تھا اور امن و امان قائم ہونے کی یقینی امید سواے اُس شخص کے
کس کی ذات سے ہو سکتی تھی جس نے پنجاب کی جنگجو قومون کی پرورش کر کے اُنکو مانوس و مربوط کیا تھا -

صل ۳۵۹

کسیکا نام ہر گھر مین کبھی محبت کبھی خوف لیکن ہمیشہ ہیبت اور تعظیم سے چہ سو میل کی خطرناک سرحد کے ہر جنگلی فرقہ کے سردار کی زبان پر جاری تھا۔

بہر حال، ۳۰۔ نومبر ۱۸۶۳ء کو دس بجے سر چارلس وڈ انڈیا آفس کے اُس کمرے مین جہان سر جان لارنس بیٹھے تھے آئے اور اُن سے کہا کہ "آپ کو گورنر جنرل مقرر ہو کر ہندوستان جانا پڑیگا۔ آپ یہان ٹھہرے رہیے مین ونڈزر سے حضور ملکہ معظمہ کی منظوری لاتا ہون"۔ دفتر کا وقت گذرنے کے بڑی دیر بعد سر چارلس وڈ وہ گرمجوشی کی منظوری لیکر واپس آئے جسکے لیے اسقدر اُنھون نے کد کی تھی اور آخر کو حاصل کی۔ اور اب وہ شاہی تقرری جو باستثناے سلطنت انگلستان سب سے بھاری تقرری ہے سر جان لارنس کے بارے مین عمل مین آئی لیڈی لارنس لکھتی ہین کہ۔

جس وقت لارڈ ایلگن کے مرنے کی خبر پہونچی تو مجکو یاد ہے کہ میرے شوہر میرے کمرے مین آئے اور جو کچھ سانحہ گذرا تھا اُسکو اُنھون نے مجھ سے بیان کیا۔ میری طبیعت اسوقت کسیقدر ناساز تھی۔ میرا دل فوراً دھڑکنے لگا جسکا سبب مجکو کچھ معلوم نہوا لیکن مین نے اُن سے فوراً کہا کہ "شاید اُنکی جگہ پر مقرر ہونے کے لیے تم سے پوچھا جائیگا"۔ ہم مین سے کسی شخص کو اِس بات کی امید نہ تھی بااینہمہ میرے دل مین البتہ یہ خیال گذرا۔ وہ معمول کے مطابق آفس کو گئے۔ اُس روز دن بھر ملاقاتی لوگ آتے جاتے رہے لیکن مجکو اور کسی جانب ذرا بھی خیال نہین ہوا۔ وہ معمولی ریل کے وقت پر نہین آئے اور اب مجکو اور بھی تردد ہوا اور میری طبیعت ایسی مضطرب ہوئی کہ کسی طرح مجکو ایک دم بھی چین نہوا۔ آخر کار جب وہ بڑی رات گئے آئے تو یہ خبر لائے کہ مجکو وائسراے ہو کر ہندوستان جانا پڑیگا۔ مین قیاس کرتی ہون کہ اِس بات کا یقین بہت کم لوگون کو ہوگا کہ یہ خبر سنکر مجھپر اُداسی چھاگئی۔ مجکو اور کسی بات کا خیال نہین تھا صرف یہ سوچتی تھی کہ میرا گھر پھر درہم برہم ہو جائیگا لڑکون سے پھر مفارقت ہو جائیگی اور اُنکو آب وہوا اور مشقت کی تمام سختیان پھر جھیلنا پڑینگی۔ لیکن اُنکا خیال اور تھا اور جو جگہ اُنکو دینے کے واسطے کہی گئی اُسپر وہ بہت نازان تھے۔ مین نے بڑی آرزو منت کی تو اُنھون نے اِس بات کو مانا کہ ڈاکٹرون سے صلاح لیکر قطعی طور پر اس امر کی تجویز کی جائیگی۔ لیکن ڈاکٹرون نے اچھی راے دی۔ پس اِس صورت مین سواے اسکے اور کچھ باقی نہین رہا کہ اِس امتحان کا بھی سامنا کیا جائے اور جہان تک ممکن ہو جلد تر ضروری باتون کی تیاریان کرلی جائین کیونکہ اُنکو بالا تاخیر جانا تھا۔ میرے لیے برسات مین جانے کی تجویز ہوئی۔ مجکو یہ پچھلے دن ہر ایک طرح کی عجلت اور تفکرات اُنکے جانے کے لیے متواتر تقاضے خانگی انتظامات کا تکملہ جو وہ اپنے سامنے کر کے جانا چاہتے تھے اور شفیق دوستون کی امداد جو فوراً مدد کرنے کو تیار اور مستعد تھے (اِنمین مسٹر اور مسٹریس کیئرڈ نے سب سے زیادہ حق دوستی ادا کیا) یہ سب باتین کبھی نہ بھولینگی۔ اُنکی روانگی سے دو یا ایک گھنٹہ پیشتر ایک بڑے گارڈ اور گرانقدر دوست مسٹر ہچ اُنکے دیکھنے کو آئے جو پہلے لاہور مین چیپلین تھے۔ اُنھون نے ہم سب لوگون کے ساتھ اپنے جانے کی پیشتر دعا مانگی اور اسوقت کی کیفیت

نہایت پُردرد تھی - آخرکار کوچ کی ساعت آگئی اور اُنکی روانگی کے قبل ہم سب لوگ آخری مرتبہ ڈرائنگ رُوم کے آتشدان کے گرد پھر جمع ہوے - اُنھون نے اپنے ہر لڑکے سے اپنے حق مین دعا کرنے کے واسطے کہا - بَرٹی جو دُو برس کا تھا اُسکو وہ اپنی گود مین لیے ہوے تھے - وہ سات بجے شام کو چیرنگ کراس کی رات والی ڈاک گاڑی پر جانے کے واسطے روانہ ہوے اور اسطور پر ۹ - دسمبر ۱۸۶۳ء کو ہماری عیش کی زندگی کا ایک بہت عمدہ حصہ ختم ہوگیا -

اِس بیان کے متعلق ایک دردانگیز حال یہ ہے کہ "بَرٹی" جسکا نام اوپر لیا گیا یہ سَر جَان لَارِنس کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا اور سَدَرتھ گیٹ مین پیدا ہوا تھا - لڑکی کے مرجانے سے جو غم و الم ہوا تھا اُسمین اِس لڑکے کے پیدا ہونے سے کسیقدر تسکین ہوگئی تھی - جسوقت سَر جَان لَارِنس اِنڈیا آفس سے کام کرکے واپس آتے تھے اور گرمی کے دن ہوتے تھے تو اکثر جَان لَارِنس اِس لڑکے کو گود مین لیے لیے میدان مین پھرا کرتے تھے اور جب وہ اپنے پیرون چلنے لگا تو وہ اپنے باپ کے پیچھے پیچھے ہاتھ پشت کی طرف کیے ہوے چلتا پھرتا تھا اور چاہتا تھا کہ مین بھی اپنے باپ کی طرح چلنے لگون - جاڑے کے دنون مین وہ دروازہ پر جاکر شام کو اپنے باپ کے انتظار مین کھڑا ہوتا تھا اور جب وہ آتے تھے تو اُنکے ساتھ ساتھ اُس کمرے مین آتا تھا جہان دونون آپس مین کھیلتے تھے - جسوقت سَر جَان لَارِنس ہندوستان چلے گئے تو اُسوقت بھی یہ لڑکا وقت معہود پر دروازے پر جاکر اپنے باپ کے انتظار مین کھڑا ہوا کرتا تھا اور بہت مدت کے بعد لوگون کے کہنے سے پھر اُسکو اِس بات کا یقین ہوا کہ وہ دروازے پر کھڑے ہونے سے اب شام کے وقت نہ آیا کرینگے - نئے گَوَرنر جنرل کو وطن سے روانہ ہونے مین جن جن مشکلات کا سامنا ہوا میرے نزدیک اُنمین سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ ہمیشہ کے لیے اپنے لڑکے کی مفارقت اُنکو بڑی شاق گذری - سَر جَان لَارِنس نے چلتے وقت کہا کہ "اب بَرٹی کو مین پھر کبھی کاہے کو دیکھونگا" اور یہ کہکر اُس قوی دل شخص کی آنکھ مین آنسو ڈبڈبا آئے - یہ بات نہ تھی کہ وہ ہندوستان مین اپنے مرجانے کا خیال کرکے اِسقدر متاسف ہوے ہون بلکہ اُنکو اِس بات کا خیال ہوا کہ جس لڑکے کے حالات پر وہ نظر کررہے تھے - وہ اِسی عمر مین پھر اُنکو دیکھنے کے لیے نہین مل سکتا تھا - اُنکو خیال گذرا کہ دوبارا دیکھنے کے وقت اُس بچے کا سِن بڑھ جائیگا - اُسکے لمبے لمبے بال تُتلا تُتلا کر اُسکا باتین کرنا اُسکا بھولاپن اور اِسی طرح کی اَور صدہا باتین جو چھوٹے بچون مین پائی جاتی ہین وہ ایک نہ رہ جائینگی - اِس خیال کے متعلق بعض باتین ایسی ہین جو موت کے خیال سے بھی زیادہ شاق تھین - قطع نظر اِسکے مجکو ایک شخص کا حال معلوم ہے جو اپنے خاندان کے ہر ایک شخص سے جنمین بہت سے لوگ تھے نہایت الفت رکھتا تھا اور علیٰ ہذا وہ بھی اُسکے ساتھ محبت کرتے تھے - جسوقت یہ شخص قریب مرگ پہونچا تو اپنے بھائی اور بہن کی مفارقت ایک عجیب طور کے صبر سے (کیونکہ ایک ہی گھری کے ان لوگون سے عالم باقی مین پھر ملاقات ہونے کی امید ہے) گوارا کرلی لیکن جس وقت ایک چھوٹا بچہ جو اُسکی

اپنی اولاد سے نہین تھا لیکن اُسی کیسی طور سے اُسکو جان کے برابر پیارا ہوگیا تھا اُسکے قریب لایا گیا تو وہ اِس خیال سے
فوراً رونے لگا کہ موجودہ حیثیت سے اُس لڑکے کو وہ پھر کبھی نہ دیکھ سکیگا - اور ہم لوگون مین بہت کم ایسے ہونگے جو
اپنے پیارون کی قبر پر سینٹ پال کے عالیشان گیت کو جو موت پر فتح حاصل کرنے کے بارے مین ہے سُن چکے ہونگے
اور اُنکے دلون مین ایسے آسمانی گیت کے سُنتے وقت جسمین ہمکو آگاہ یا موعود کیا جاتا ہے کہ عالم بالا مین اور صرف ص ۳۱۸
وہین ہم ایک دور کی نگاہ سے دیکھ سکینگے یہ خیال نہ گزرا ہو کہ ہم سب لوگون کی کیفیت مشتہر ہو جائیگی - کیونکہ ہمکو صرف
گذشتہ ہی باتون کا حال معلوم ہے اور اُسی کو عزیز رکھتے ہین نہ کہ آیندہ باتون کو جو ہمکو معلوم نہین ہین اور صرف
امید رکھتے ہین کہ ایک روز ایسا کر سکینگے اور یہی وجہ ہے کہ جانکندنی کے وقت مین جذبہ اور شوق زیادہ ہو جاتا ہے -
"مین اب بڑی کو پھر نہ دیکھنے پاؤنگا" یہ محبت آمیز فریاد بلند کرکے جان لارنس نے پھر وہ زرہ نکالی جسکو
اُنھون نے یہ سمجھکر رکھدیا تھا کہ پھر کبھی اُسکے پہننے کا وقت نہ آئیگا اور اِس نیت سے روانہ ہوئے کہ جسم کی قوت
آدھی رہ گئی تھی لیکن دل اِس کام کے لیے بخوبی مضبوط تھا کہ جو نئی مشکلین اور پہلے سے زیادہ ذمہ داریان
سپرد ہوئی تھین اُنکے متعلق سب کام انجام کرین -

ص ۳۱۹

باب دہم

سر جان لارنس بحیثیت وائسرائے ہند

۱۸۶۴ء

اب مین اپنے کام کی ایک ایسی نوبت پر پہونچا ہون جسکو مین ابتدا سے یہ سمجھتا آیا ہون کہ وہ بہت دقت طلب
اور دشوار ہے اور ایک معنی کرکے اور ابواب کی نسبت دلچسپ اور مفید بھی کم ہے - پس ایسے کام کو کیونکر
انجام کرنا چاہیے - ظاہرا اسکے دو طریقے ممکن العمل معلوم ہوتے ہین - ایک طریقہ تو یہ ہے کہ سر جان لارنس کی
وائسرائی کے زمانہ مین جو کچھ ہندوستان مین واقع ہوا ہے اُسکا مختصر حال پارلیمنٹ کی کتابون سرکاری رپورٹون
چھپے ہوئے مخصوص مطالب کے رسالون اور اُن بیشمار غیر مطبوعہ خطوط کے ذخیرے سے جو میرے سامنے رکھا ہوا ہے
بیان کردون - اور دوسری صورت یہ ہے کہ ایک عام کیفیت کے بیان کرنے کا قصد کرون جسمین دلچسپ تواریخی حالات کا
مختصر طور پر تذکرہ ہو اور اصل مقصد یہ ہو کہ جس بارے مین خاص کرکے یہ کتاب لکھی جاتی ہے اُسکا کامل طور سے
بیان کیا جائے - صورت اول مین مجکو جان لارنس کی وائسرائی کے زمانہ کی تاریخ بیان کرنے کا قصد کرنا چاہیے
اور دوسری صورت مین سر جان لارنس کا بحیثیت وائسرائے ہند ایک مختصر حال لکھنا چاہیے - بہت سی
وجہون سے مین نے قصد کر لیا ہے کہ زیادہ تر اِس آخری امر پر اپنے کو محدود رکھون لیکن اس کتاب کے پڑھنے والون

اور خاص کر اُن لوگون کے لحاظ سے جنھون نے جان لارنس کی وائیسرائی کے زمانے مین اُنکے ماتحت کام کیا ہے اور جو اُس زمانے کو سب سے زیادہ ضروری تصور کرینگے مجکو لازم ہے کہ اپنی وجوہات کو بیان کرون۔

اولاً سر جان لارنس کی وائیسرائی کے زمانہ کی تاریخ اگر شروع کی جائے تو فقط اسی بات کے لیے ایک جلد تیار کرنا پڑیگی اور اِس کتاب کا حجم جو یون ہی بہت بڑھ گیا ہے اُس صورت مین سوانح عمری کی حد سے کہین متجاوز ہو جائیگا۔

دوسری اور بڑی ضروری وجہ یہ ہے کہ خوش قسمتی سے جان لارنس کی وائیسرائی کا زمانہ ایسا نہین تھا جسمین وہ بڑے بڑے سانحے" واقع ہوے ہون۔

یہ زمانہ لڑائیون اور شمول ممالک کا نہین تھا بلکہ امن و امان ترقی تہذیب اور رفاہ خلائق کا زمانہ تھا جسمین صرف اُن آسمانی حوادث عظیم سے رنجیدہ پڑا جو ہر ایک زمانہ مین ہندوستان پر پڑتے آئے اور جنکی حفاظت کی کامل تدبیر باوجود اِس امر کے کہ اُسکے نہایت سرگرم خلائق دوست اور دور اندیش فرمانروا کوشش کرتے آئے اب تک کچھ نہ ہوئی۔ اگر بالعموم یہ بات صحیح ہو سکتی ہے کہ "عمدہ لوگ وہی ہین جو حوادث سے مصئون رہے ہون" تو ہندوستان کے لوگون پر وہ بدرجۂ اولی صادق آسکتی ہے۔ لیکن جو زمانہ ایسا ہو کہ اِس عمدہ مفہوم کے اعتبار خالی از حوادث رہا ہو وہ علی العموم ہر شخص کو جو اِس کتاب کا مطالعہ کرے دلچسپ نہین معلوم ہو سکتا ہے۔

تیسری اور دوسری سے زیادہ ضروری وجہ یہ ہے کہ اگر بفرض محال ہندوستان کے حالات کا بیان اسطور ممکن ہو سکے کہ اِس زمانہ مین جن ضروری مسائل پر بحث ہوتی تھی اور جنکی تجویز کی گئی اُنکی تمام و کمال صحیح صحیح کیفیت بیان کی جائے تو بھی ایک امر یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اُس سے کچھ فائدہ ہوگا یا ساری محنت مفت بیکار جائیگی۔ مثلاً بندوبست اراضیات اودھ و پنجاب کا تمام و کمال حال بیان کیا جائے تو جو لوگ ان باتون کو سمجھ سکتے ہین اُنکے نزدیک بھی یہ بیان بیکار ہے۔ جو لوگ ان باتون سے ناواقف ہین وہ لوگ نہ سمجھانے سے سمجھ سکینگے اور نہ اُنکو کوئی لطف حاصل ہوگا۔

آخری اور سب سے زیادہ ضروری وجہ یہ ہے کہ جان لارنس کی وائیسرائی کے زمانہ کی تاریخ گو کیسی ہی صحیح کیون نہ لکھی جائے لیکن جس شخص کا بحیثیت چیف کمشنر پنجاب مین ذکر کر چکا ہون اُسکا نام اُس کے کامون کے بیان مین فراموش ہو جائیگا اور اکثر یہ ہوگا کہ جو کام چندان دلچسپی کے نہین ہین اُنکی تفصیل اور توضیح مین سوانح عمری کا مطلب بالکل فوت ہو جائیگا۔ راقم سوانح عمری کو خواہ مخواہ مورخ نہ بن جانا چاہیے۔ تاریخی حالات کے بیان سے اُسکی کتاب کو لوگ البتہ مذاق سے پڑھینگے لیکن ایسے حالات کا مشتہر عوام کرنا اُسپر کچھ فرض نہین۔ بہت سی باتین بیان بھی ہو چکی ہین۔ بہت سی باتین اُن کاغذات کے حوالہ سے معلوم ہو سکتی ہین

جو ابھی حال مین مشتہر ہو چکے ہین - جس وقت کوئی شخص وائسراے ہند کے محسود مرتبہ کو پہونچا ہو تو اُسکا بیان ملک کی عام تواریخ کے بیان مین فوت ہو جاتا ہے - اور جیسا کہ سر جان کےنے لکھا ہے اُسکے مطابق یہ نتیجہ نہین پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ بہت سی سوانح عمریون مین اُن چند برسون کا حال زیادہ شرح وبسط سے بیان کیا گیا ہے جسمین کسی شخص کی عظمت مسلمہ عام رہی ہو اور اُن برسون کا حال ویسا نہ لکھا جائے جسمین اُس عظمت کے حاصل کرنے کی وہ کوشش کرتا آیا ہو لہذا وہی طریقہ سب سے بہتر ہے -

ص ۳۹۱

بہر حال خواہ میری راے غلط خواہ صحیح ہو مین نے دیدہ و دانستہ اِسکے خلاف راہ اختیار کی ہے - سر جان لارنس نے جو اِس گرداب کو جھیل کر طوفان کا مقابلہ کیا تو اُسکی ساری وجہ یہ ہے کہ وہ ضلع دہلی کے متعلق ایک گوشہ مین بیٹھکر نہایت سخت کام انجام کر چکے تھے - وہ آنرو سے ستلج کی ریاستون پر جو حال مین شامل کی گئی تھین اپنی مستعدی اور سرگرمی سے کام کر چکے تھے - صوبہ پنجاب جو حال مین شامل ہوا تھا اُسکے بورڈ کی ممبری کر چکے تھے - تمام حسد اور عداوت کو رفع کر چکے تھے اور امن و امان ہو جانے کے وقت بحیثیت چیف کمشنر پنجاب وہ انتہا مرتبہ کی کوشش اور جانفشانی کر چکے تھے - جس وقت سر جان لارنس بحیثیت چیف کمشنر پنجاب تمام فوج دہلی مین بھیجکر اُسکے نتیجہ کا انتظار کر رہے تھے اور ہندوستان کے صرف ایک حصہ کے فرمانروا تھے اُس زمانہ کی نسبت وائسرائی کے زمانے مین بیشک سر جان لارنس کی شہرت زیادہ ہوئی - لیکن اب اس سے وہ اور تجاوز نہین کر سکتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ تواریخ کے اعتبار سے جو امر نہایت دلچسپ ہے وہ سوانح عمری کے اعتبار سے نہایت ضروری بھی ہے - پس ہر ایک امر کے لحاظ سے یہی ضرور معلوم ہوتا ہے کہ وائسرائی کے زمانے کا حال سرسری طور پر کچھ بیان کر دیا جائے یعنی کامل تواریخ نہ لکھی جائے صرف عام حالات قلمبند کر دیے جائین - اور یہ نتیجہ جو مین نے نکالا ہے اُس سے اِس کتاب کے لکھنے کے پیشتر اُن لوگون نے اپنی صلاح کے ذریعہ سے اتفاق کیا ہے جو اُس زمانے اور اُس زمانے کے آدمیون کی واقفیت سے راے دینے کا سب سے مرجح حق رکھتے تھے -

لیکن اِسکا یہ نتیجہ ہرگز نہین نکل سکتا ہے کہ چونکہ مین وائسرائی کے زمانے کو کسیقدر اختصار سے بیان کرنیکا قصد رکھتا ہون لہذا مجکو اُن لوگون سے بھی اتفاق ہے جنھون نے بیان کیا ہے کہ اگر جان لارنس اپنے اُس کمال شہرت کے زمانے مین جب غدر کے بعد پلٹ کر انگلستان آئے تھے مر جاتے اور اِتنے دنون تک نہ زندہ رہتے کہ اُنکو ایسا بھاری کام اُسوقت اختیار کرنا پڑتا جب اُسکے اختیار کرنے کی قوت اُنہین باقی نہین رہی تھی تو یہ بہت بہتر ہوتا - اگر وہ غدر کے زمانے مین اپنی بہادری دکھلا کر ایسے وقت مر گئے ہوتے جب اُنکی ثنا و صفت ہر شخص کی زبان پر جاری تھی تو بیشک ان خوامخواہ کی عداوتون اور بیشمار پریشانیون اور دلخراش نکتہ چینیون

یا اُس سے بھی بدتر باتون سے جو نہایت ہی لائق اور عام پسند وَائسرایئون کے بھی ساتھ رہتی ہین بچ جاتے
اور محض صناعی کے اعتبار سے مین کہہ سکتا ہون کہ گرو وہ غدر کے زمانے مین ایک غازی کی موت ایسے وقت مرجاتے
جب اُنکے نام اور کام کا ذکر ہر زبان پر جاری ہوتا تو یہ سوانح عمری نہایت موزون بیان پر ختم ہوتی - لیکن
قالب انسانی صنعت کی سخت ضرورتون کا لحاظ کرکے ہمیشہ اُسکی تعمیل حکم نہین کرتا اور یہی بہت عمدہ بات ہے
کیا عمدہ بات ہے کہ کوئی بڑا آدمی جو کمال شہرت حاصل کرچکا ہو وہ کچھ دنون تک اُس سے مستفیض ہونے کیواسطے
زندہ رہے اور آسکے دوسرے پہلو کو دیکھے اُس بات پر خیال کرے کہ اُسمین کیا بات تھی اور کیا نہین تھی اور
اُس بات کو دکھلا سکے کہ اُس شہرت مین اُسکا کوئی ذاتی لگاؤ نہین تھا - اور لوگ جو خواہش کرتے ہین کہ
آدمی کے لیے بہتر ہے کہ جب کمال شہرت حاصل کرے تو اُس زمانے مین مرجائے یہ اُن لوگون کے لیے ہے
جن کے اوصاف اعلیٰ درجہ تک نہ پہونچے ہون - مثلاً ٹارینس جو ایک بڑا بھاری جنرل تھا اگر وہ
جنگ اَکُوئی سِکنشٹی کے بعد فوراً مرجاتا تو اُسکے لیے بہتر ہوتا کیونکہ ہر شخص یہی خیال کرتا کہ وحشیون سے
اپنے ملک کو اُسی نے بچا لیا تھا - اُس زمانہ کے سب سے بڑھے ہوے فوجی نامور کے حق مین بہت عمدہ ہوتا اگر
آسٹر لیٹز مین جہان کے آفتاب کی کیفیت مشہور خلائق ہے قبل غروب آفتاب اُسکی زندگی کا آفتاب
غروب ہوگیا ہوتا -

لیکن جب اوصاف اعلیٰ درجہ تک پہونچ گئے ہون یعنی جب ذکر ایسے لوگون کا ہو جنھین ذاتی غرض کا
کوئی لوث نہو تو اُنکی کیفیت دوسری ہے - لیکن خیال کرنے سے ہمارے نزدیک یہ بات بہتر نہین معلوم ہوتی ہے
کہ نامی گرامی اشخاص ایسے وقت مرجائین جب ادنیٰ درجہ کے لوگ بہت غنیمت سمجھکر اپنی عیب پوشی کے لیے
مرجانا مناسب سمجھتے ہون - ہینی بال جو برابر فتح حاصل کرتا گیا تھا اگر وہ جنگ کینیّی کے بعد فوراً مرگیا ہوتا تو
بیشک وہ بہت اچھی موت مرتا لیکن ہم مشکل سے اُسکو ایسا نامی شخص تصور کرتے جیسا اس بات سے اب
تصور کرتے ہین کہ وہ سخت کوششون کے بعد شکست کھاکر بیدل نہین ہوکر اور پسپا ہوکر مگر برباد نہین ہوکر
اپنی قسم کی پابندی کرکے جلاوطن ہوگیا اور روم سے مرتے دم تک نفرت کرتا رہا - اگر اِسکپیو مقام زاما مین
اور ڈیوک آف وِلنگٹن واٹر لو مین مارے جاتے تو آیا ہر شخص اپنے کمال شہرت کے زمانے مین مرتا یا کسی اور طور پر
اور سطور سے اُس غلطی کا مرتکب ہوتا یا نہوتا جسکو فوج کے آدمی ضرور اُسوقت کرگزرتے ہین جب وہ ملکی مین ہاتھ لگانے کا
قصد کرتے ہین - لیکن یہ خواہش بہت کم لوگون کو ہوتی ہے کہ وہ اپنی اصلی وضعداری کی پناہ کے لیے مرجاتے تو بہتر ہوتا

اور یہی حال جان لارنس کا ہے - اگر اُس بیماری سے جس مین غدر کے پیشتر وہ مبتلا ہوے تھے اُنکا
کام تمام ہوگیا ہوتا تو کوئی شخص یہ نہ کہتا کہ اُنکی موت قرار واقعی خوشی اور عظمت کی موت نہ تھی - لیکن کتنا کام

اُسیطرح رہ جاتا۔ اُنکی کسقدر صفتین ظاہر ہونے پاتین جس نامی گرامی عہدہ کے لیے اُنکی خدمات نے اسقدر اُنکو مشہور کیا تھا اِس عہدہ پر وہ نہ پہونچنے پاتے جس سلطنت کو اُنھون نے اسطور سے بچایا تھا اُسپر وہ حکومت نہ کرنے پاتے۔ اُنکو اپنی یہ انکساری دکھانے کا کبھی موقع نہ ملتا کہ وائسرائی کے ذیشان عہدہ سے واپس آکر اِسکول بورڈ کے بے لطف عہدہ کا کام کرنے لگتے۔ اور سب کے بعد یہ امر ہے کہ اپنی شہرت اور عظمت کا نقصان نہ کرکے بلکہ اپنی مدت کو پورا کرکے اور اپنے تجربے اور اختیار کے زور سے اُس حکمت عملی کی مخالفت نہ کرسکتے جسکو وہ خلاف عقل وضرورت وانصاف تصور کرتے تھے اور اُس طریقہ اور اُن نتیجون کی بابت متنبہ کرسکتے جس سے افغانستان کی جنگ دوم کے ہونے کا احتمال تھا اور جسکا تجربہ ہر ایک شخص کو حاصل ہوچکا تھا۔ مین اِس امر کو ایک مرتبہ اور بیان کرتا ہون کہ اُنکی سوانح عمری مین صنّاعی کا یہ نقص نہ پیدا ہونے پاتا کہ پیشتر کی نسبت آخر مین لطف کم ہوتا جاتا لیکن ایسے شخص کی نسبت وہ بات بھی کامل طور سے عمدہ نہوتی جسکے بارے مین بیان کیا گیا ہے کہ[1]

سلطنت کے رعب یا اُسکی حفاظت کے سوا وہ سمجھتے تھے نہ یہ دل مین کبھی ہین ہون بڑا

سر جان لارنس کی اِس تقرری پر سلطنت کا ہر ایک گروہ اور ہر راے کے اخبارات اِنگلستان بالاتفاق اپنی رضامندی ظاہر کرنے لگے۔ اخبار ٹیمس جسکو ہم کہہ سکتے ہین کہ تمام عالم کے خیالات کا معیار ہے لکھتا ہے۔

خوش قسمتی سے تجویز یہ کیا گیا کہ جس قاعدہ کی روسے اب تک گورنر جنرلی کے عہدے پر صرف پیر لوگ مقرر ہوتے تھے وہ شکست کیا جائے اور سلطنت پر جو رابرٹ کلایو اور وارن ہیسٹنگز کی کوشش سے قائم ہوئی تھی وہان ایک ایسا شخص مقرر کرکے بھیجا جائے جو صرف عوام ہی سے نہین ہے بلکہ ایک ایسا شخص ہے جسکو انگلش امرا سے کبھی تعلق ہی نہین رہا۔ باینہمہ جس شخص کو گورنمنٹ نے منتخب کیا ہے اُسپر خلقی ریاست برس رہی ہے اور اگرچہ ایسے گھر نہین پیدا ہوا جہان میراث مین امارت کے خطاب پاتا لیکن خطاب پیدا کرنے کے لیے وہ خاص صلاحیت رکھتا ہے۔ اِس بیان سے ہر ایک شخص سمجھ جائیگا کہ جدید گورنر جنرل ہند سر جان لارنس مقرر ہوے ہین۔

سر جان لارنس کے پاس ہر پارٹی کے لوگون کی چٹھیان آنے لگین اور بالاتفاق سب کی راے یہی ظاہر کی گئی تھی کہ اُنکو جو کامیابی حاصل ہوئی وہ کسی خاص پارٹی کے دوسری پارٹی پر غالب آنے سے نہین حاصل ہوئی بلکہ کل پارٹیون پر سبقت لیجانے سے حاصل ہوئی (کیونکہ سر جان لارنس کسی پارٹی کے طرفدار نہ تھے) لارڈ شیفٹسبری نے جنکی نسبت خوب معلوم ہے کہ وہ ملکی جماعتون کی طرفداری سے بالکل علیحدہ رہتے تھے

[1] یہ شعر کپتان ٹِل جے ٹراٹر نے اپنی دلچسپ کتاب "حالات لارڈ لارنس متعلقۂ امور سرکاری" مین لکھا ہے۔

صفحہ ۳۹۱

صفحہ ۳۹۲

اور ایسا کرنے سے اُنکو اعلیٰ اور اشرف درجہ کا کام ملا جابجا گورنر جنرل کو لکھا کہ "آخر کار گورنمنٹ نے آپ کی قابلیتون کو
تسلیم کیا اور فضل خدا سے آپ عنقریب اُس بڑے کام کے انجام کو روانہ ہونگے جسکی آپ نے اِس وقعت کے ساتھ
قابلیت حاصل کی تھی"۔ سابق بشپ ولبرفورس نے بھی جنکو لارڈ شیفٹسبری یا سر جان لارنس کسی کے
مذہبی خیالات سے ہمدردی خاص نہین تھی اُسی طرح کی خوشی ظاہر کی چنانچہ بشپ مذکور نے لکھا تھا کہ "مین
بلا تصنع اُس بڑی حکمت عملی اور انصاف کی کارروائی پر مبارکباد دیتا ہون جسکی وجہ سے ہندوستان آپ کے
اختیار مین دیا گیا۔ خدا کرے جس طرح پیشتر آپ نے وہان خدمت کی تھی اُسی طرح اب بھی اُسکو انجام کرسکین"۔

ڈیوک آف آرجل نے لکھا "مجکو یہ خبر سنکر بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ آپ نے عہدۂ گورنر جنرلی
قبول کرلیا۔ مجکو اندیشہ تھا کہ شاید عیال و اطفال کا خیال آپ کو مانع ہو۔ لیکن آپ ہندوستان کے لیے
ایسے موزون ہین کہ آپ کا انکار کرنا عوام کے حق مین ایک بڑی بدقسمتی کی بات ہوتی۔ مجکو یقین ہے کہ
حضور ملکہ معظمہ آپ کے اِس عہدے کے قبول کرلینے سے بہت خوش ہونگی اور یہ خیال فرمائینگی کہ ممدوحہ کو
بڑی مدد پہونچی۔ اتنے دنون تک یہان کام کرنے کے بعد اب ہندوستان کو دوبارہ جانے مین ایک طور کا
خطرہ ہے۔ لیکن آپ کو خیال کرنا چاہیے کہ وہ ایک ایسا مقام ہے جہان آپ بہت کچھ بہبودی پیدا کرسکتے ہین۔
آپ اِس طور سے کام مین مصروف نہ رہیے گا کہ پہاڑون پر جانا اور تعطیل کے زمانے مین آرام کرنا یہ سب
چھوڑ دیجیے۔ معمولی اوقات مین (علی الخصوص جب ریل اور تار برقی جاری ہو) کچھ ضرور نہین ہے کہ
کلکتہ ہی مین مقیم رہیے۔ مجکو امید ہے کہ چلتے وقت آپ میری ملاقات کرتے جائینگے حالانکہ آپ کو عجلت ہے۔
خدا آپ کا حافظ و ناصر رہے"۔

سر جان لارنس کی بڑی پیاری اور معتمد دوست ڈچز آف آرجل نے لکھا "مین ہندوستان کو
اور آپ کو بھی مبارکباد دیتی ہون کیونکہ آپ ایک ایسی جگہ جائینگے جہان آپ اور لوگون کے حق مین اور
حسبۃً للہ بہت کچھ کرسکین گے۔ ہم اُس جان کو جو ہم سب لوگون کے نزدیک بڑی عزیز ہے حوالہ خدا
کرتے ہین"۔

فلارینس نائٹینگیل نے لکھا کہ "منجملہ اُن بیشمار کامون اور مبارکبادون کے جو آپ کو دی جاتی ہین اُس سے
بڑھکر خوشی اور دعاء خیر کے ساتھ کسی نے آپ کو نہ یاد کیا ہوگا جس طور سے آپ کی ایک عاجز ترین ملازمہ آپ کو
یاد کرتی ہے کیونکہ فائدہ پہونچانے کا کوئی کام اُس سلطنت پر حکمرانی کرنے سے زیادہ نہوگا جسکو آپ نے ہمارے واسطے
بچا رکھا ہے۔ اور ایک مدبر ملک نے جسکے ساتھ اگر دن بھر نہین تو پانچ برس تک چند گھنٹہ ہر روز مین نے کام کیا ہے
(یعنی سڈنی ہربرٹ نے) آپ کی آخری تقرری کی خبر سنکر کہا کہ اُس عہدۂ جلیلہ کا سزاوار سوائے جان لارنس کے

صفحہ ۳۹۵ اور کوئی نہین ہے۔ گو آپ کو انتہا درجہ کی عدیم الفرصتی ہے لیکن ہماری حفظان صحت کی حالتون کو جنپر لکھو کہا آدمیون کی زندگی منحصر ہے مہربانی کرکے ملحوظ رکھیے گا"۔

ویسی اخبارات ہند بھی اس تقرری سے انگلش اخبارات کی طرح خوش تھے لیکن اینگلو انڈین اخبار اصل مین مختلف الراے تھے۔ بعض لوگ اس بات کے شاکی تھے کہ جدید وائسرائے ایک عام آدمی ہین۔ بعض کہتے تھے وہ ایک سویلین ہین۔ بعض انکو پنجابی بتاتے تھے بعض نومریدا و پیوریٹن کہتے تھے۔ اور بعضون کا یہ بیان تھا کہ وہ بالکل لارڈ ڈلہوسی کی وضع کے ہین جو غالباً لارڈ کیننگ کی حکمت عملی کو بدل دینگے اور "شمول ممالک" کا زمانہ پھر اُسی طرح عود کر آئیگا۔ لیکن آخر مین ہر شخص نے بکشادہ پیشانی اس بات کو تسلیم کیا کہ وہ اس عہدہ کی بہت اچھی طرح لیاقت رکھتے ہین۔ انکی دیانت مستعدی اور ہمت سے اعتراف کیا اور اس امر کو تسلیم کیا کہ ہندوستانی معاملات کے متعلق انھون نے عرصۂ دراز تک تجربہ حاصل کیا ہے پنجاب کے انتظام مین اُن کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی بلوے کے زمانے مین انھون نے ایسا کام کیا جو کسی سے نہوتا اور وہ ملک رعایا اور زبانون اور ہندوستان کی عام حاجات اور اُس حکمت عملی سے بخوبی واقف ہین جس پر عمل کرنا ایسی حالت مین ضرور تھا۔

سر جان لارنس ڈاکٹر ہیتھ اوے کو اپنا پرائیوٹ سکرٹری مقرر کرکے لے گئے۔ یہ بڑے مستعد اور محنتی آدمی تھے اور حکومت پنجاب کے زمانے مین جیلخانون اور لارنس اسایلم کی بابت انھون نے بڑی بڑی کارگزاریان کی تھین اور لوگ یقین کرتے تھے کہ اپنی طبی لیاقت سے انھون نے سر جان لارنس کی جان دو مرتبہ ایسی حالت مین بچالی جب اُسکا بڑا خطرہ تھا۔ جو لوگ اعتراض کرتے تھے کہ ایسی خدمتون سے گو وہ بھاری خدمتین تھین ڈاکٹر ہیتھ اوے پرائیوٹ سکرٹری کے نازک عہدے پر مقرر ہونے کے مستحق نہین ہوسکتے تھے اُن سے جان لارنس حسب معمول اپنے بھائی ہنری کا حوالہ دے کر جواب مین کہتے تھے کہ انھون نے کہا تھا کہ "اگر مین کبھی وائسرائے ہوا تو ہیتھ اوے کو اپنا پرائیوٹ سکرٹری مقرر کرونگا"۔

سر جان لارنس کے سفر ہندوستان کا صرف ایک واقعہ مین بیان کرتا ہون۔ جہاز پر کچھ تو سمندر کی آب وہوا کچھ دوست احباب کی مفارقت کچھ اُن بھاری ذمہ داریون کے سبب سے جو اس کمزور تندرستی کی حالت مین اُنپر پڑی تھین جان لارنس کی طبیعت بدمزہ ہوگئی۔ ایک لیڈی اپنے ایک شیرخوار بچہ کو لیے ہوے ہندوستان جاتی تھی جسکی وہ مطلق خبرگیری نہین کرتی تھی اور اُسکا انتقام بچہ عام مسافرون سے لیتا تھا یعنی رات دن برابر چلایا کرتا تھا۔ مسافر لوگ حکام جہاز سے سخت شاکی تھے۔ جو لوگ طوفان سے پریشان تھے یا جو لوگ صفحہ ۳۹۶

ہندوستان سے انگلستان کو اخبارات سے شرح

سونے جاتے تھے وہ ہر چہار طرف سے چلا چلا کر یہی کہتے تھے کہ "خانساماں اِس لونڈے کو جہاز سے نیچے کیون نہین پھینکدیتا"۔ مگر اُسکا چینخنا موقوف نہین ہوتا تھا۔ جدید وائیسرائے کو "برٹی" یاد آگیا اور وہ اِس بچہ کے ساتھ کمال توجہ کرنے لگے۔ گھنٹون تک برابر اُسکو اپنی گود مین لیے رہتے تھے اور اپنی گھڑی یا اور کوئی چیز جس سے وہ خوش ہوتا تھا اُسکو دکھاتے تھے۔ لڑکے سے وہ اور لڑکا اُنسے مانوس ہوگیا اور جسوقت وہ لڑکے کو لے لیتے تھے تو وہ خاموش ہو جاتا تھا اور مسافرون کو آرام ملتا تھا۔ مسافرون مین سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ نے اِس لڑکے کے ساتھ اسقدر توجہ کس سبب سے کی تو وائیسرائے نے جواب دیا کہ "اِس کل جہاز مین وہی ایک ایسا شخص ہے جو کچھ مجھ سے مانگ نہین سکتا اور اِس باعث سے مجکو اُسکی صحبت مین بڑا لطف ملتا ہے"

سر جان لارنس ۱۲ - جنوری ۱۸۶۴ء کو کلکتہ مین داخل ہوے۔ دیسی اور ولایتی اشخاص کے ایک مجمع کثیر نے بڑے تپاک سے اُنکا استقبال کیا۔ دریاے ہُگلی مین جہاز کے چلنے کے وقت جہازیون نے اور خشکی پر اُسوقت جب ایک عام حکم کے ذریعہ سے جان لارنس کی آمد کی خبر دی گئی تو سپاہیون نے جس خوشی کے نعرے بلند کیے اُس سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے جدید وائیسرائے کے آنے سے کسقدر خوش ہوے۔ ایشیائی لوگ دلائل و براہین کی زیادہ پابندی نہین کرتے لیکن جب پہلے پہل اُنھون نے اُس شخص کو دیکھا جسکے حالات اسطور سے وہ شن چکے تھے اور یقین کرتے تھے کہ اگر جان لارنس نہوتے تو غدر فرو نہوتا انہین بھی بنگالیون کی طبیعتون کے مانند ایک طور کا جوش آگیا اور اُنکے چہرون سے بھی کچھ آثار اُس جوش کے نمودار ہوے۔ جدید وائیسرائے کا حسب معمول گورنمنٹ ہؤس مین سر ولیم ڈینیسن گورنر مدراس نے استقبال کیا جو اِس زمانہ مین کلکتہ کو بلا لیے گئے تھے اور جنھون نے باوصف اِس امر کے کہ ایک دور دراز علاقہ سرکار سے ابھی حال مین وہ ہندوستان کو طلب کیے گئے تھے اپنی استقلال کے سبب سے جنگ انبیلہ کے تردداتکے زمانے مین بڑی ناموری حاصل کی۔

جو وائیسرائے سِول سروس کے درجہ سے ترقی کرکے وائیسرائے کے عہدے کو پہونچا ہو ظاہر ہے کہ اُسپر بہت کچھ نکتہ چینیان ہوسکتی ہین اور مجکو اکثر ان نکتہ چینیون کا تذکرہ کرنا پڑیگا۔ اگر وفاداری سے اُنکی تائید کی جاتی (جیساکہ سر جان لارنس کی نسبت ہر شخص نے اِس بات کا اعتراف کیا کہ سِویلینون کا زیادہ تر حصہ ہمیشہ اُنکی تائید کرتا تھا) تو یہی قرین قیاس ہے کہ چند پُرانے اور سربرآوردہ اشخاص سِول سروس جنکے مجبوری جان لارنس نے اپنے کو علیحدہ کیا تھا اُنپر رشک و حسد کرتے۔ وہ لوگ ایسے طریقون سے مخالفت کرسکتے تھے جنکا جاننا کچھ دشوار نہین ہے لیکن جان لارنس کے لیے اُنکی خبرگیری یا روک یا تنبیہ ممکن نہین تھی۔ جو بھاری کام اُنکے سپرد ہوا تھا اُسکے انجام کرنے کے لیے سر جان لارنس وہی طبیعت رکھتے تھے

ص ۳۹

جو بہت سے آیندہ پیش آنے والے ضروری امور کی جانب زیادہ تر مائل تھی۔ اُنکے دماغ مین ایک خاص صوبے اور خاص عہدے کے خیالات فوائد اور مخصوص باتین بھری ہوئی تھین (یا یہ کہیے کہ اور لوگ ایسا خیال کرتے تھے اور یہ بھی وہی بات ہے) جسکے ذریعہ سے اُنکو اسقدر تجربہ اور شہرت حاصل ہوئی تھی۔ اور پنجابی سویلین کی بابت اِس خیال مین اور بھی زیادہ جوش پیدا ہونے کا گمان تھا چہ جائیکہ جب سر جان لارنس ایسے پنجابی سویلین کا معاملہ تھا۔ کیونکہ پنجاب باوجود اپنی تمام بیضابطگیون کے اب ہندوستان کے صوبون کا ایک نمونہ خیال کیا جاتا تھا اور سر جان لارنس ایک ایسے شخص تھے جنھون نے اپنے قوی ارادہ اور جاہل آدمیون کی سی راستبازی اور اپنے ہر دل عزیز ہونے کی لاپروائی اور اِس پختہ تجویز سے کہ خود شب و روز ہر وقت کام کرین اور دوسرے اشخاص سے بھی اُسی طرح کام لین اُس محسود اور حاسدانہ شہرت کے حاصل کرنے کی غرض سے اُس سے زیادہ کام کیا تھا جو کسی دوسرے شخص یا زمرۂ اشخاص سے ہو سکتا۔ پس حسد اور غلط فہمی کے یہ خیالات عنقریب ظاہر ہونے والے تھے۔ لیکن رعایا سے ملک اور کُل معاملات کی آگاہی سے اُنکی جو دھاک بندھی ہوئی تھی اُسکے سبب سے فی الحال وہ سب زبانین خاموش رہین۔ وہ اپنے کام سے اُس کام پر آنے کے پیشتر ہی واقف تھے اور اِس سبب سے اور گورنر جنرلون کی جگہ جنھین یہ باتین نہین تھین اُنکو ایک سال یا نصف مدت گورنر جنرلی تک سبق نہین سیکھنا پڑا۔ اُنکو رکاب پر پانون رکھتے ہی اپنے دل مین معلوم ہو گیا کہ گھوڑے پر مہری پڑی بخوبی جمگئی ہے۔ اُنکو خاص اپنے سکرٹری یا اپنے سابقین کے سکرٹریون یا مشیرون پر بھروسہ نہین کرنا پڑا۔ کام شروع کرنے کے اہتمام مین اُنکا ایک دن بھی صرف نہین ہوا اور کلکتہ مین پہونچنے کے دو ہی مہینے بعد (واجبی طور سے کہا جاسکتا ہے کہ) اُنکی وسیع گورنمنٹ کی کُل کا ایک پُرزا بھی ایسا نہین رہ گیا جسکو اُنھون نے ہر پہلو سے خود جانچ نہ لیا ہو۔ کچھ جنگ انبیلہ کے سبب سے اور کچھ لارڈ اِلجن کے طرز حکومت اُنکی ناگہانی وفات اور حصہ تک عہدے کے خالی پڑے رہنے سے پس ماندہ کام بہت پڑا ہوا تھا لیکن اُنھون نے اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھون کے سامنے اِسطور سے سب کو طے کر کے رکھ دیا جیسے کوئی جادو کے زور سے کام کرتا ہے۔

سر چارلس ٹریویلین وزیر خزانہ ۷۔ فروری کو یعنی جان لارنس کے پہونچنے کے تین ہفتے سے کچھ زیادہ دنون کے بعد لکھتے ہین کہ۔

یہ بہت عمدہ بات ہے کہ یہان ہمارا گھر مرتب ہو جاے گے۔ آپ نے ہمارے مشورون پر بڑی ثابت قدمی اور سنجیدگی سے خیال کیا ہے۔ اور اگرچہ آپ نے اِس بات کی شکایت کی ہے کہ قطعی طور پر کوئی امر تجویز نہین ہوتا لیکن میرے نزدیک تبادلہ اسقدر بھاری ہے کہ مین بہ ہمت اور امید کے ساتھ اُسکی راہ دیکھتا ہون مجھکو بڑی خوشی ہے کہ آپ کے عہدے کے متعلق جن کامون کی ضرورت ہے آپ اُنکے انجام کرنے کی قوت اور خواہش رکھتے ہین۔

صفحہ ۳۹

یعنی ہندوستان کا انتظام بموجوہ عملی ہو جاے گا زیدہ

بندوبست کیا گیا تھا کہ وائسرائے فوراً لاہور کو چلے جائین جہان صرف اُنکے ایک مرتبہ جانے سے
سرحد مین خاموشی ہو جائیگی - لیکن چونکہ انبیلہ کی لڑائی ختم ہو گئی اس سبب سے انکو آزادی کے ساتھ کلکتہ مین
رہنے اور پس ماندہ کام کے طے کرنے کا موقع مل گیا - سر جان لارنس کا ہندوستان مین ہونا ہی مفسدون کی
اس آگاہی کے لیے کافی تھا کہ ابھی اُنکی لوٹ مار کا وقت نہین ہے - ہندوستان کے مختلف حصون کے مسلمانون مین
بلاشک وشبہہ اُسوقت جو فتور پیدا ہونے والا تھا اُسکا ظہور نہین ہوا بلکہ وہ اور کم بلکہ بالکل معدوم ہو گیا - اور
پٹنہ وغیرہ کے وہابی مولویون نے اپنا جوش وخروش اور دوراندیشانہ سازشین ملتوی رکھین کہ جب کوئی
دوسرا موقع عمدہ ملیگا تو دیکھا جائیگا -
سر جان لارنس مین پیشتر کی ایسی قوت اب باقی نہین رہ گئی تھی - لیکن اس شخص کی مستعدی اُسکا
یہ ارادہ کہ جو کام اور لوگ نائبون کے ذریعہ سے کراتے یا مطلقاً چھوڑ دیتے ہین وہ بذات خاص انجام کیا جائے
جو کچھ سُننا یا دیکھنا ہو وہ اپنے ہی کانون اور آنکھون سے سُنا اور دیکھا جائے یہ سب باتین ایسی صورتون سے
ظاہر ہوتی تھین کہ کلکتہ اور گورنمنٹ ہوس کے حکام کو ہنسی اور تعجب معلوم ہوتا تھا - اُس زمانے مین کثرت سے
آتشزدگی ہوتی تھی اور اگر حکام اُن آتشزدگیون کو اُسی طرح چھوڑ نہین دیتے تھے بلکہ آگ بجھانے کی کوشش کرتے تھے
تو بھی اُنکی کوششون سے شاید اُسوقت تک آگ نہین بجھتی تھی جب تک سَو یا سَو سے زیادہ جھونپڑے خاک سیاہ
اور اُنکے باشندے ہلاک نہین ہو جاتے تھے - ایک دن اسیطرح دیسیون کے محلہ مین آگ لگی - سر جان لارنس نے
آدھی رات کو اُٹھکر پوچھا کہ کیا دیسیون کے محلہ مین آگ لگ گئی ہے اور یہ کہکر وہ پاپیادے دوڑتے ہوے
اُس مقام پر جہان شعلے بھڑک رہے تھے چلے گئے تاکہ دریافت کرین کہ اُس سے کہانتک نقصان ہوتا ہے
اور اُسکے بجھانے کی تدبیر سوچین جو آیندہ موقع پر کام آسکے - کلکتہ مین بہت کم یورپین اشخاص پیدل نکلتے ہین
لیکن جس روز لارڈ ایلجن کے گھوڑے وغیرہ خرید کیے گئے تھے اُسکے دو ہفتے پیشتر ایسے وقت اور ایسے مقامات پر لوگون نے
جدید وائسرائے کو پاپیادہ جاتے ہوے دیکھا جسکی ہرگز کسی کو امید نہین ہو سکتی تھی - اُنکے پرائیوٹ سکرٹری کا
بیان ہے کہ سر جان لارنس جنوری کی سنسان راتون کو نکل کر پاپیادہ ایڈن گارڈن مین جاتے تھے اور
جس طرح قصۂ الف لیلہ مین سلطان روم کا بیان ہے اُسی طرح مجمع عوام مین داخل ہو کر ہنسی یا مذاق سے
اس بات کو سُنتے تھے کہ لوگ اُنکے بارے مین کیا باتین کر رہے ہین - اتوار کو صبح کے وقت وہ اسکاچ چرچ
یا سینٹ جان چرچ کو پاپیادہ جاتے تھے - اپنی پیاری سفید چھتری گرجا گھر کے دروازے پر چھوڑ جاتے تھے اور
خود اکڑتے ہوے اندر چلے جاتے تھے - افسر لوگ انتظار مین رہتے تھے کہ وائسرائے تجمل شاہانہ کے ساتھ آتے ہونگے
لیکن جب اسطرح سے وہ اچانک آپڑتے تھے تو سب کے سب گھبرا اُٹھتے تھے - پانچ پانچ کو دو مہیدان مین

ٹہلا کرتے تھے اور ایک مرتبہ جب ایک زراعتی نمایشگاہ کلکتہ مین منعقد ہونے والی تھی اور ایک بھینسا اُسمین سے نکل کر سامنے آگیا تو اُنھون نے بڑی دل لگی کی - اپنے رفیقون سے کہا کہ "دوڑنا نہین" اور خود اُچک کر علیحدہ ہو گئے اور جسوقت یہ بھینسا اُنکی طرف آگیا تو اُنکو بھاگنا دشوار ہوگیا - جب آگ لگنے کی خبر پہونچتی تھی تو وہ پاپیادہ بازار کو چلے جاتے تھے اور کلکتہ مین آنے کے اول دو ہفتے تک اُنھون نے سیلرس ہوم کی جگہ تجویز کرنے مین بہت وقت صرف کیا - پہلا پبلک کام اُنھون نے یہی کیا اور اُسمین بڑی محنت اور جانفشانی کی - بنیادی اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھی اور چندہ کی فہرست مین اپنے نام کے آگے ایک معقول تعداد درج کی - ایک روز اسی طرح کی سیر مین کرتے ہوئے رات گئے وہ چلے آتے تھے جب سپاہی نے اُنکو روکا تھا جس کا حال دوسرے روز حسب ضابطہ اخبارون مین درج ہوا اور کلکتہ کے باشندون مین بڑی ہنسی ہوئی - وائسرائے کی منزل مین جنوبی پھاٹک گورنر جنرلون کے حق مین بہت متبرک خیال کیا جاتا ہے اور چراغ جلے کے بعد اُس راہ سے وہی لوگ نکلنے پاتے ہین جنکو گورنر جنرل کی طرف سے خاص اجازت ہوتی ہے - جیسے ہی اِس پھاٹک سے سر جان نکلنے لگے سنتری نے پکار کر کہا "ہُو کمز دیر" سر جان لارنس نے کچھ اعتنا نہ کی اور بڑھے ہوئے چلے گئے - آگے بڑھنا تھا کہ سپاہی نے بندوق تان کر داغنے کا قصد کیا - اِسٹاف کے لوگون نے جنکے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑ پڑ گئے تھے سنتری سے کہا کہ گورنر جنرل یہی ہین مگر اُسکو یقین نہین ہوتا تھا - اُسنے کہا دیکھنا کیا معنے مین نے سُنا بھی نہین ہے کہ اتنا بڑا بادشاہ یعنی لاٹ صاحب بہادر پیادہ پا چلتے ہون - جسوقت اُس سے لوگون نے کہا کہ یہ پنجاب کے "جان لارنس" ہین مارے خوف کے تھرا اُٹھا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ بڑی خیریت ہوئی جو گولی نہین چلائی تھی -

اِس زمانہ کا ایک اور قصہ اِس سے زیادہ لطف خاص رکھتا ہے - اتوار کو صبح کے وقت جسوقت جان لارنس گورنمنٹ ہوس کے سنگ مرمر کے زینون سے اُترنے لگے تو اُسوقت دھوپ بڑی شدت کی تھی اور سر جان لارنس نے دیکھا کہ اُنکے باڈی گارڈ کے آٹھ سوار گاڑی کے پیچھے اُنکے ساتھ گرجا گھر جانے کو کھڑے ہین - سر جان لارنس نے اپنے تزک و احتشام کی کچھ پروا نہ کی - اُنکو خیال ہوا کہ اِن لوگون کو بیکار دھوپ مین جلانے سے کیا فائدہ ہے اور یہ سوچ کر اُنھون نے حکم دیا کہ صرف دو سوار ساتھ جائین - افسر اِسٹاف نے جو اُنکو لایا تھا اسمین کچھ معذرت کی اسپر جان لارنس نے آنکھ دکھلا کر کہا کہ اگر مین دو سوارون کی حفاظت مین گرجا گھر تک نہین جاسکتا ہون تو مین ہندوستان کی گورنر جنرلی کے قابل نہین ہون -

جس شخص نے سر جان لارنس کی طرح سے زندگی بسر کی تھی اور جو صرف اُن لوگون کی دوستی کرنے کی خواہش رکھتا تھا جو دل سے سرکاری کام کے انجام کرنے کے خواہان رہتے تھے اُسکے نزدیک دربار وائسرائے کے متعلق تزک اور احتشام کی بہت سی باتین ضرور ناگوار گذرتی ہونگی - جو شخص قریب قریب ہر ایک کام اپنے ہاتھ سے کرنے کا

عادی رہا تھا اُسکو ہر گز سنگِر بُرِیون اَینڈ یکا تگون اور باڈِی گارڈون کا خواہ مخواہ ساتھ رہنا بھلا نہ معلوم ہوتا ہوگا اور حیوانات کی جان مارنے اور شامتی ناچ رنگ اور دعوتون کے جلسون مین بھی جو ارکان خاندان شاہی اور اُنکے قائم مقامونکی روح اور جان ہین زیادہ حظ نہ ملتا ہوگا - اسپر بھی ایسی بعض چیزین اُنکے فرائض منصبی سے متعلق تھین اور وہ اُن سے مخلص نہین تھے جو اِن باتون سے دستکشی کرتے - لاہور آگرہ اور لکھنؤ مین جو بھاری دربار اُنکے حکم سے منعقد ہوئے تھے شان و شوکت مین شاہدار اور درباروں کے برابر اور تاریخی مقصد کے اعتبار سے اُن درباروں سے کہین بڑھے ہوئے تھے جو آج تک کبھی ہندوستان مین نہین ہوے ہین -

لیکن اِس زمانے مین گورنمنٹ ہوس کے ملازمون کے متعلق جسکا قائم رکھنا وائسرائے کا کوئی کام نہین ہے شکایت ہوئی - گو جان لارنس بڑے سخی آدمی تھے چنانچہ اپنے افلاس کے زمانے مین لارنس اسایلم اور لارنس فنڈ کے متعلق جسقدر روپیہ دیا تھا اُس سے بخوبی اُنکی سخاوت ظاہر ہوتی ہے لیکن اسپر بھی خودنمائی اسراف اور فضول خرچی سے اُنکو نفرت تھی - اپنے ابتدائی زمانہ مین اُنکو اُن باورچیون حجامون گوئیون اور رنڈیون کی پنشنین مقرر کرنے مین جو رنجیت سنگہ کے بتذل جانشینون کے دربار کو گندہ کیے ہوے تھین بہت کچھ کرنا پڑا تھا - اِس بیہودہ صرف کو یاد کرکے اُنکا کلیجہ پھٹا جاتا تھا - اُنکو بہت دنون تک اِس بات سے غصہ رہا کہ سرکاری روپیہ کے اسقدر نکل جانے سے پنجاب کی اصلی ترقیون مین خلل پڑگیا اور اُنھون نے بیان کیا تھا کہ حضور ملکہ معظمہ کے قائم مقام کو جس طرح کی حیثیت رکھنا چاہیے اُسکے سوا اپنے اختیار بھر اور کسی قسم کی فضول خرچی نہونے دینگے - گورنمنٹ ہوس کے ملازمون مین کچھ لوگ ایسے تھے جنکی ملازمت کا زمانہ گذر چکا تھا - کچھ لوگ مفت کی تنخواہ پاتے تھے کوئی کام اُنکو کرنے کو نہ تھا - بعض لوگ اپنی خانگی ضرورتون کے سبب سے اپنے گھرون کو چلے گئے تھے اور اپنے قائم مقام مقرر کر گئے تھے - بعض لوگ ایسے تھے جو سابق وائسرائے کے اسٹاف کے ملازم تھے اور جب اُنکے مالک انگلستان کو چلے گئے یا اُنکو نوکر رکھنے کی ضرورت باقی نہ رہی تو اُنھون نے گورنمنٹ ہوس کی فہرست مین اُنکا نام لکھ دیا کہ اُنکے نوکر رکھنے کا یہ ایک آسان طریقہ تھا - ایک ڈپٹی خزانچی اور نائب خزانچی یہ دونون بیشقرار تنخواہین پاتے تھے اور دونون کو بہیئت مجموعی ایک آدمی بھر کا کام بھی نہین کرنا پڑتا تھا - ایک باورچی شہر پیرس کا تھا جو سالانہ دو سو پونڈ کی تنخواہ پاتا تھا - اور ایسی حالتون مین جیسا ہوا کرتا ہے یہ لوگ غبن بھی خوب کرتے تھے اور خوب لوٹتے تھے - ایسے موقع پر ضرور تھا کہ ایک سرے سے اِن سب لوگون کی صفائی کردی جاتی لیکن یہ ایک بڑی جرأت کا کام تھا -

سر جان لارنس اِس بات سے خوب واقف تھے کہ اگر اُنھون نے کسی شکایت پر جو اُس زمانے مین کثرت سے ہو رہی تھی کوئی حملہ کیا تو وہ سب لوگ جنکو کوئی مفوضہ حق بالفعل یا آیندہ کے لیے حاصل تھا

غل مچانے لگین گے - اِس شور و غل کو کلکتہ کے تجار اور اخبارات کا ایک حصہ خوب اُچھالیگا - ان اخبارون سے مفصل کے اخبارات نقل کرینگے جنکے مؤلف وہ لوگ ہین جن سے کسی زمانے مین سر جان لارنس کو ایک ناگوار طریقہ سے پیش آنا پڑا تھا - اور اِس صورت مین تھوڑے ہی دنون کے بعد اُنکے ایام ملازمت کا خاتمہ ہوجائیگا - جب ڈین اِسٹینلی سے ملک چھوڑنے کے تھوڑے ہی دنون بعد ایک اخبار کے اڈیٹر سے امریکہ مین ملاقات کرائی گئی اور اُن سے کسیقدر افتخار کے ساتھ یہ پوچھا گیا کہ امریکہ کے اِنسٹی ٹیوشنون کے بارے مین آپکا کیا خیال ہے تو انھون نے اپنے مستفسر سے سوال کیا (جو انھون نے خود مجھ سے بیان کیا تھا) کہ "سچ سچ کہون یا کسی اور طرح پر" اڈیٹر نے کہا "نہین سچ سچ کہیے" - اسپر ڈین نے جواب دیا کہ "اچھا اگر یہ بات ہے تو میرے نزدیک آپ کی بہترین اِنسٹی ٹیوشنین (جنکی نظیر اِنگلستان مین کہین نہین ہے) آپ کے کتب خانے ہین اور آپ کی بدترین اِنسٹی ٹیوشنین آپ کے اخبارات ہین" - ڈین موصوف شاید جان لارنس کے وقت کے اخبارات کو بھی اِس سوال پر یہی جواب دیتے - بعض اخبارات اِس سے مستثنی بھی تھے - مثلاً فرینڈ آف اِنڈیا یا پائنیر اِنگلشمین لاہور کرانکل بمبئی گزٹ اور ٹائمس اور شاید دس بارہ اخبار اور بھی - لیکن باقی اخبارات محض جاہلانہ نفسانیت اور بیہودگی سے بھرے ہوئے اور تعلیم تہذیب اور تاریخ کسی بات کے متعلق اُنسے فائدہ نہین تھا - سر جان لارنس خوب جانتے تھے کہ یہ سب اخبارات اُنکی مخالفت کرینگے - اُنکے خانگی طرز معاشرت کی ہر ہر بات کو وہ غلط سمجھتے اور عوام الناس سے اُسکی ہجو کرتے ہر ایک قسم کی معاندانہ توہین اور زہر آلود ہجو اُنکے دشمن اخبارون مین چھپواتے اور ہر روز صبح کو ناشتہ کھانے کے وقت میز پر لاکر رکھے جاتے اور جان لارنس اور اُنکے اِسٹاف کے افسرون کو وہ اخبار پڑھ پڑھ کر اپنے دل ہی دل مین مسوس مسوس کر رہ جانا پڑتا - مجکو یہ بھی ایک کام کرنا پڑا کہ اِس مجنونانہ توہین کے دفاتر کو اول سے آخر تک ایک مرتبہ پڑھ جاؤن اور ایک مقدس طور کی معاشرت کے متعلق لغو اور مہمل شکایتون کو معائنہ کرون - خوش قسمتی سے اِنگلستان مین اِس قسم کے اخبارات اُسوقت بہت کم تھے - لیکن اب زمانہ بدل گیا اور اب بہت سے ایسے اخبار جو چندان قابل وقعت نہین ہین لیکن نقصان پہونچانے بھر کو بہت ہین اسوقت اور اخبارات کے ذیل مین پائے جاتے ہین - ان اخبارات سے اِنگلستان کے حق مین سوا بے خرابی کے کوئی بہبودی متصور نہین ہے -

ایسے بھڑون کے چھتون مین جو جان لارنس کے کان کے قریب تھے ہاتھ لگانے سے اُنھون نے بھی اجتناب کیا اور یہ بہت عمدہ بات ہوئی کیونکہ گو اُنکو اِس بات کی کچھ پروا نہ تھی کہ لوگ اُنکو پسند کرین یا نہ کرین لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ اِسپر بھی وہ اپنی زندگی کی تمام نوبتون مین اخبارات کی نکتہ چینیون سے بہت کھٹکتے رہے وہ جانتے تھے کہ مبتذل سے مبتذل اخبار کو بھی بہت کچھ اختیار ہے اور اگر دیانت داری کے ساتھ وہ اُنکی نکتہ چینی کرتا

تو وہ مناسب نہین ہوسکتے۔ لیکن یہ امر ہو نہین سکتا تھا۔ اور حکم یہ دیا گیا کہ گورنمنٹ ہوس مین جو باتین سب سے زیادہ خرابی کی ہون انکی اصلاح کی جائے۔ اِس معاملہ مین اُنکے ایجنٹ اُنکے پرایوٹ سکرٹری ڈاکٹر ہیتھ اوے تھے جنکو علاوہ اُنکے عہدے کی خدمتون کے دربار کا اختیار اور پرایوٹ تحویل بھی حوالہ کی گئی۔ دربار کی رقم تین ہزار ماہواری سے زائد ملتی ہے اور اُس سے ملازمون کی تنخواہ اور دوسرے اخراجات ادا کیے جاتے ہین جو خالص ذاتی طور کے نہین ہین۔ جس وقت یہ تحویل پرایوٹ سکرٹری کے حوالہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ اُنکے قبل لارڈ اِلجِن کے زمانہ مین اِس مد کا روپیہ زائد بہت خرچ ہوگیا تھا۔ پس اِس خاص رقم کے پورا کرنے کا بندوبست نہایت ہی ضرور تھا اور اُس بندوبست کے عمل مین آنے ہی کے زمانے سے بعض بعض اخبارات نے معاندانہ طور پر حملے کرنا شروع کیے۔ اِسمین شک نہین کہ یہ بڑی آسان بات ہے کہ چند حملون کو اُلٹ پلٹ کر کفایت شعاری کو بخل اور ہر ایک بات کو جس سے فضول طور کا اسراف ظاہر ہوتا ہو طمع ثابت کر دین۔ اور قریب قریب ہر موقع پر اسی طور سے حملہ کیا گیا تھا سر جان لارنس کا حکم تھا کہ جو شے مہمانون کے لیے اُنکی میز پر چُنی جائے وہ اعلیٰ قسم کی ہو مگر بہت لوگ ایسے تھے جو اُسی برتن مین کھاتے اور اُسی مین چھید کرتے تھے۔ مثلاً اُنھون نے یہ شکایت شروع کی "شراب ایسی خراب ہے کہ ہم لوگون سے پی نہین جاتی ہے۔ لارڈ اِلجِن کے زمانے اور اِس زمانے سے زمین و آسمان کا فرق ہے"۔ اُنکو معلوم نہ تھا کہ سر جان لارنس وہی شراب منگاتے تھے جو لارڈ اِلجِن منگواتے تھے اور وہ لوگ اُسی شراب کو پیتے تھے جسکی وہ اسقدر مدح سرائی کرتے تھے اور جس شراب کی مذمت کرتے تھے وہ بھی یہی تھی[1]۔ سر جان لارنس نے کلکتہ کی گھوڑدوڑ مین سلور کپ کے دینے سے جو انکار کیا آیا یہ امر اعلیٰ اصول پر مبنی تھا یا نہین (خواہ اِس اصول سے ہمکو اتفاق ہو خواہ اختلاف لیکن ہر حالت مین لازم ہے کہ ہم اُسکو گرانقدر اور قابل تعریف سمجھین)۔ اس انکار کا سبب یہ نہین تھا کہ جس طرح جان لارنس ہمیشہ دل سے اِس بات کی کوشش کرتے رہے کہ جن لوگون کو بحیثیت افسران ہند محتاط رہنا زیادہ ضروری تھا اُنکو اسراف کی ترغیب نہو (علی الخصوص اُس قسم کا اسراف جسمین بدمعاشی بھی شامل ہوتی ہے اور گھوڑدوڑ کے اکثر مقامات پر اُسکا مناسب مقام ہے) بلکہ اصل سبب یہ تھا کہ وہ چاہتے تھے کہ چند پونڈ کی کفایت ہو۔ گورنمنٹ ہوس کی دعوتون سے ہندوستانیون کو مستثنیٰ کر دینا (ایشیا اور یورپ کے لوگون کے خیالات رقص وغیرہ کے بارے مین بالکل متناقض ہین اور جو لوگ اِس امر سے واقف ہین

[1] جسوقت لارڈ میو ہندوستان مین آئے تو انھین لوگون نے اُنکے زمانے کی مذمت اور جان لارنس کے زمانے کی تعریف کی "اُنکے وقت مین جو شراب ملتی تھی وہ کسی کام کی نہوتی تھی سر جان لارنس کے وقت کی شراب بہت عمدہ تھی"۔ لیکن بدقسمتی سے پھر وہی بات پیدا ہوگئی کیونکہ جب لارڈ میو کی باری آئی تو وہ بھی سر جان لارنس کے وقت کی بچی ہوئی شراب خرید کر پلانے لگے۔

وہ ہندوستان کی دعوتون مین شریک نہ کرنے کی وجہ بخوبی معلوم کر سکتے ہین) کبھی اس بات پر محمول کیا گیا کہ اس سے اُن لوگون کی توہین کی مراد تھی جنکی بہبودی کے لیے جان لارنس نے اپنی تمام عمر صرف کر دی تھی - چونکہ دنیا مین ہر شخص کی طبیعت یکسان نہین ہے اسواسطے مین نہین کہہ سکتا ہون کہ تخفیف خرچ کے بارے مین جو تدبیرین کی گئی تھین سب ملکی امور کے لحاظ سے قرین مصلحت تھین لیکن جو لوگ جان لارنس کے حالات سے واقف نہین ہین اور حقیقت حالات کو نہین جانتے ہین صرف اُنکے فائدے کے لیے مین اس بات کا بتا دینا بہتر سمجھتا ہون کہ تھئیٹر دُن یا ناچ رنگ کے جلسون کی سرپرستی کرنے سے اجتناب کرکے یا کھانے پینے کے اسراف سے پرہیز کرکے جو قدر سے قلیل روپیہ اُنھون نے بچایا ہوگا اُسکا سہ چند سیتارس ہوم نیچی ٹنشیر یون رفاہ خانون قسم کی خیرات وغیرہ مین صرف ہو گیا ہوگا اور اسکے علاوہ خاص مذہبی کامون کے متعلق جو کچھ صرف ہوا ہو اُسکا حساب نہین ہے - بعض وقت تو ایک عجیب طرح کی ناموافقت سے وہی لوگ اُنکی کفایت شعاری پر بھی حملہ کرتے تھے - اور وہی اُنکی خیرات کی مقدار پر حملہ کرتے تھے - اور اس امر کے بیان کرنے سے لوگون کو بہت لطف حاصل ہوگا کہ جو یادداشت اسوقت میرے سامنے دھری ہے اور جسکی صحت پر کسی طرح کا اعتراض نہین ہو سکتا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنھون نے اپنی جیب خاص سے صرف مذہبی امور کے متعلق ۱۸۶۴ع مین ۹۰۰ پونڈ اور ۱۸۶۵ع مین ۳۵۰ پونڈ صرف کیے تھے - اُنکے سابقین نے جو کچھ کیا یا نہین کیا تھا اُسکی نسبت باعزاز خیال کرکے اُنھون نے گورنمنٹ ہوس مین فیملی پریر جاری کی اور مین سمجھتا ہون کہ یہ بات اُنھون نے پہلے پہل جاری کی قبل اسکے کبھی ایسا نہین ہوا تھا - اور اُنھون نے یہ بھی حکم دیا کہ گورنمنٹ ہوس کے ملازمین و متعلقین اتوار کو محنت کرنے سے بری رکھے جائین - ان وجہون اور اسکے سوا اور وجوہات سے بھی اُن اخبارون نے بیچارے سر جان لارنس کے بابت یہ مشہور کیا تھا کہ اُنپر طعن کی کہ وہ پیورِٹن فرقہ کے معتقد ہین لیکن پیورٹن کا نام مثل قدیم زمانہ کے کنگلیڈرون کے صرف اُسی معنی کر کے جن معنی مین اُنکے متعلق مستعمل ہو سکتا ہے اُن کے واسطے ہمیشہ ایک اعلیٰ ترین اعزاز کا خطاب متصور ہوتا رہیگا -

اس مقام پر مجکو ایک قصہ اور بیان کرنا چاہیے جس سے واضح ہوگا کہ جان لارنس کے اکثر نہایت قابل تعریف افعال کو مہمل نویس اخبار کیسے کیسے خلاف مقاصد پر منجر کرتے تھے اور مین اُس داستان کو ایک اپنے ممبر اسٹاف کی عبارت مین بیان کرتا ہون جس پر بوجہ اسکے کہ اُسنے اپنے حاکم اعلیٰ کے حکم کی تعمیل کی تھی قریب قریب کل جوابدہی پڑگئی تھی - کیونکہ اگرچہ جان لارنس کو اُن حملون سے جو اُنپر اور اُنکی عام معاشرت پر کیے جاتے تھے بہت رنج ہوا تھا لیکن اُنھون نے اپنے دل مین قصد کر لیا تھا کہ ان سب باتون کو خاموشی سے برداشت کرینگے اور اُنھون نے جو حکم دیا تھا کہ سرکاری طور سے اُنکی نسبت کسی بات کا جواب نہ دیا جائے اُس حکم کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بڑی احتیاط سے پابندی کی گئی - یہ ماجرا جان لارنس کے آنے کے چند ہی ہفتے بعد گذرا تھا۔

چند سال پیشتر سے مقرر ہو گیا کہ مشنریون کی ایک قلیل جماعت لائل مین جو تبت کی سرحد پر اور شملہ سے ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے جہان اسوقت گورنر جنرل رہتے تھے مقیم تھی - انکی گوشہ نشینی محتاجی اور نیم وحشیون کے مابین نفس کشی کے ساتھ محنت کرنے کے حال سے صرف چند ہی لوگ واقف تھے اور جب سر جان لارنس کے اسٹاف مین سے ایک شخص نے آکر کہا کہ وہ لوگ معمولی کسانون کی طرح کھیتون مین مزدوری محنت کیا کرتے ہین اپنے استعمال کے لیے آپ ہی کاغذ بناتے ہین اور آپ ہی اپنا کپڑا تیار کرتے ہین اور اسنے یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ اُس گروہ مین سے ایک شخص چند روز کے لیے پیٹرہاف مین مدعو کیا جائے تو جان لارنس نے بڑی خوشی سے اس بات کو قبول کیا اور خاص قاصد کے ذریعہ سے دعوت کا پیام بھیجا گیا - جماعت نے جس مشنری کو اس کام کے لیے منتخب کیا وہ ساری راہ پاپیادہ چل کر آیا - اُسکا لباس اونٹ کے بالون کا تھا اور کپڑا نہایت موٹی قسم کا تھا جو گانون مین بُنا گیا تھا اور سب مشنریون نے آپس مین قطع کر کے اُسکو سیا تھا - اُسکے پانون مین جوتے نہین تھے - پٹوہ اور سَن وغیرہ کے گیتلے لپیٹے ہوئے تھے - اور اسباب سفر کے متعلق صرف ایک چاے کی پیالی ایک جیب مین اور انجیل دوسری جیب مین تھی - ڈاکٹر فارکوہر وایسراے کے سرجن نے جو ایک نہایت ہی رحمدل آدمی تھے اُسکے پہونچتے ہی ایک اچھا جوڑا دعوت مین شریک ہونے کے قابل منگوا دیا اور جس جس شے کی ضرورت تھی سب کا بندوبست کر دیا - اثناے گفتگو مین جان لارنس نے کہا کہ مشنریون کو جاڑے کی شدت کے علاوہ بڑی دقت دواؤن کی ہوتی ہو گی - اور انجیل کے ترجمہ مین اس فصل کے چھ مہینے تک معذوری رہتی ہو گی کیونکہ آنکے پاس لیمپ بتی کوئی شے نہو گی - ایک ذخیرہ کونین اور دوسری دواؤن کا فوراً گورنمنٹ ڈسپنسری سے دلوا دیا گیا اور موم بتیون کے ٹکڑون کا ایک بڑا بھاری ڈھیر جسمین کئی ہزار ٹکڑے ہونگے اور جو گورنمنٹ ہوس کے کمرون مین جمع تھا اُسکی نسبت سر جان لارنس کی اجازت سے اُن کے پرائیوٹ سکریٹری نے حکم دیا کہ وہ سب ٹکڑے بازار مین اونٹا ڈالے جائین اور اُنکی چربی سے مناسب قد کی بتیان تیار کی جائین - یہ ٹکڑے ایک بیشقرار مشاہرہ دار ہندوستانی ملازم گورنمنٹ ہوس نے اپنے تصرف کے لیے جمع کیے تھے اور چونکہ مشنریون کی طرف اُسکو کسی طرح کی رغبت نہین تھی لہذا بتی کے ٹکڑون کا یہ استعمال اُسکو بہت ناگوار گذرا - اور تمام شہر مین فوراً یہ خبر مشہور ہو گئی اور لوگ آپس مین سرگوشیان کرنے لگے کہ وایسراے اور اُنکے اسٹاف کے ایک افسر نے گھر گرستی کے متعلق ایک نئی تدبیر نکالی ہے -

لیکن اپنی روانگی کے وقت جب اُسکا قیمتی اسباب ایک خچر پر بار کیا گیا تھا جو شکر گزاری کے کلمات اسکے اور آخر مین یہ ذومعنی الفاظ فرط طرب سے جو استعمال کیے کہ "آپ نے مجکو روشنی اور تندرستی عطا فرمائی"

وہ اُن لوگون کو کبھی نہ بھولے ہونگے جو چلتے وقت اُسکو رخصت کرنے آئے تھے - یہ قصہ آج تک کبھی نہین بیان کیا گیا تھا لیکن مشنریون کے اخبارات کے ذریعہ سے وہ کسی نہ کسی روز با خدا آدمیون کی اُس قلیل جماعت تک ضرور پہونچ جائیگا جو کوسون کے فاصلہ پر ایک سنسان مقام مین دل و جان سے اپنے کام کرنے مین مشغول ہین - اور جس وقت وہ سینٹ جان کی انجیل کے ترجمہ کو جو اُنھین کے ہاتھ کے بنائے ہوئے موٹے کاغذ پر چھپا ہے اپنے ہاتھ مین اُٹھا کر پڑھینگے تو اُنکو ایک ایسے شخص کی سوانح عمری کا ایک قصہ ضرور یاد آئیگا جسکو شملہ کے وضعدار لوگ ہندوستان کا پیوریٹن گورنر جنرل تو ضرور کہین گے لیکن اُسکا نام ہمیشہ محبت اور شکرگزاری کے ساتھ یاد کرینگے

اب مین اس قصہ کے متعلق دو ایک مذاق کی باتین اور بیان کرتا ہون جنکو مین نے ملازمان اسٹاف وائسرائے کی زبانی سُنا تھا - ڈاکٹر فارگوہر نے کہا "آپ نے ان عجیب الخلقت مشنری صاحب کو دیکھا ہی ہوگا کہ پہلے کس قطع سے تشریف لائے تھے - ہم نے جہان تک ممکن تھا کپڑے وغیرہ سے اُنکی حیثیت درست کر دی تھی کہ دعوت مین شریک ہو سکین - چنانچہ پلیٹن صاحب نے اپنا پاجامہ مین نے اپنا قمیص اور وائسرائے نے اپنا جوتا مرحمت کیا" - سر جان لارنس نے مشنری کی خاص سرپرستی کی اور اُسکو اپنی داہنی جانب ایک معزز جگہ بٹھایا - لیکن اسطرح پر بھی اسٹاف کے ادنی ملازمون مین چند ہی لوگ ایسے تھے جو اپنی متانت کو سنبھال سکے ہون - وائسرائے نے بڑی دیر تک باتین کین اور اُس سے پوچھا کہ کس طرح آپ کا کام ہوتا ہے اور کیونکر رہتے ہین دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس جماعت مین صرف تین شخص تھے - یہ لوگ اپنے دور دراز وطن سے کنوارے آئے تھے اور جسوقت وہ اپنا کام بخوبی انجام کر چکے اور اپنی تبدیلی حالت کے خواستگار ہوے تو اُنھون نے حسب معمول اپنے وطن کے پیشنٹیری کو لکھا کہ ہمارے واسطے عورتین تلاش کر کے نکاح کے لیے بھیدی جائین - دلھنین ضابطہ کے ساتھ منتخب کر کے روانہ کی گئین اور مشنریون مین سے ایک شخص اُنکے لینے اور اُنکے نامزد شوہرون کے سپرد کر دینے کے واسطے کلکتہ مین آیا - لیکن اُس حیلہ باز شخص نے اپنے بھائیون کے ساتھ دغا کی اور جو عورت سب سے خوبصورت تھی اُسکے ساتھ کلکتہ سے روانہ ہونے کے قبل اپنا نکاح کر لیا - اور وائسرائے نے اس قصہ کو سُن کر اُسکی طرف اشارہ کر کے نہایت متانت کے ساتھ جب پوچھا کہ "آپ لوگ اب عیال دار ہین یا نہین" تو اُسنے اپنی ٹوٹی پھوٹی انگلش زبان مین جواب دیا کہ "پاک کے پاس پاک پاک کے پاس دو ئی اور پاک کے پاس پاک بھی ناہین ہے" - یہ فقرہ وہ تھا کہ وائسرائے کو بھی ہنسی کا ضبط کرنا مشکل ہو گیا اور ادنی افسران اسٹاف علی الخصوص آر کینیڈی جو بزمانہ مابعد سر فریڈرک رابرٹس کی مشہور چڑھائی مین اُنکے ایڈیکانگ تھے یہ لوگ بیساختہ ہنس پڑے -

ایک اور قصہ کو بھی جس سے سر جان لارنس کی رحمدلی علی الخصوص محبت بخوبی ظاہر ہوتی ہے اِس کتاب مین لکھکر محفوظ رکھنا چاہیے - آغاز ۱۸۶۶ء مین ایک شترمرغ نے جو وائیسرائے کے رمنہ واقع بارکپور مین اکر رہا تھا اتفاق سے اُس گرمی کے زمانہ مین گھانس پر ایسی جگہ پہلے پہل ایک انڈا دیا جہان سے گیدڑ اور لومڑی ہر وقت اُسکو اُٹھالے جاسکتی تھی - سابق مین رمنہ کا جو نگہبان تھا وہ مرچکا تھا - اُسکی ایک لڑکی آٹھ یا نو برس کی رمنہ مین رہتی تھی اُسنے اُس انڈے کو دیکھکر اُٹھالیا اور بنگلے مین بڑی خوشی سے لے گئی - چونکہ یہ اپنے وطن کے صحرائی شترمرغون کی عادات کو دیکھ چکی تھی اِس سبب سے وہ تھوڑی سفید خشک بالو لے آئی اور اُسکو بے ڈھکنے کے صندوقچہ مین بھرا اور اُسمین انڈے کو آدھا گاڑ کر اور آدھا باہر نکال کر رکھدیا - دن کو جب شدت کی دھوپ ہوتی تھی تو وہ لڑکی اِس صندوقچہ کو اُٹھا کر ایسے مقام پر رکھ آتی تھی جہان ہر جگہ سے زیادہ دھوپ ہوتی تھی اور جب شام ہو جاتی تھی تو وہ لڑکی صندوقچہ کو مع انڈے اور بالو کے ایک مرغی کے نیچے بٹھا آتی تھی اور اُسکے انڈے روز ہٹا لیتی تھی - عجیب بات ہے کہ مرغی نے بڑی التفات سے اِس کام کو انجام کیا اور چند ہی روز مین شترمرغ کے انڈے سے بچہ نکل آیا - مرغی اِس دیوزاد بچے کو دیکھکر فوراً بھاگ گئی لیکن لڑکی نے اُسکے بدلے خبرگیری کرنا شروع کی اور وہ بچہ لڑکی کے پیچھے پیچھے پھرا کرتا تھا - اُسکے بنگلہ مین رہتا تھا اور اُسی کے کھانے مین وہ بھی کھاتا تھا - لیکن جب دوسرا نگہبان مقرر ہو کر آیا تو گویا اُسکے واسطے موت کا سامنا ہوا اور اُسنے آنے کے ساتھ شاید سب کے پہلے یہی کام کیا کہ شترمرغ کے بچہ پر جائداد گورنمنٹ کا دعویٰ کیا -

چنانچہ وہ بچہ گورنمنٹ کے مرغ خانہ کو اُٹھ گیا - وہ کمسن لڑکی اپنے پیارے بچہ کے ہاتھ سے نکل جانے کے غم مین اپنے بستر پر جاکر لیٹ رہی اور آخر کو سخت بیمار ہو گئی لیکن ایک رحمدل فوجی سرجن نے جو اتفاق سے لڑکی کی بیوہ مان پاس اُسکی خبرگیری کے لیے آیا تھا اِس افسوسناک قصہ کو سُنا اُسکے ذریعہ سے اسکی خبر شملہ مین سر جان لارنس کو پہونچی اور اُنھون نے بہ واپسی ڈاک حکم دیا کہ وہ چڑیا فوراً مالک ذیحق کو واپس کی جائے - جسوقت بچہ ملا تو لڑکی بہت خوش ہوئی اور بچہ بھی اُسکو دیکھکر بشاش ہو گیا - لڑکی کو صحت ہو گئی اور چند ہفتہ کے بعد جب وہ اپنی مان کے ساتھ ولایت جانے لگی تو اپنے پیارے بچے کو بھی جو ایسے عجیب عجیب انقلابات کے ساتھ پیدا ہوا تھا اور پرورش پائی تھی وہ لڑکی اپنے ہمراہ لیتی گئی -

اِس اعلیٰ عہدے کے اول سال مین خانگی عیش و آرام کے متعلق سر جان لارنس کو کوئی بات کم حاصل رہی بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ مطلق حاصل نہین ہوئی - اِس زمانہ مین سر جان لارنس کے اہل و عیال سے کوئی شخص ہندوستان مین موجود نہین تھا اور اسواسطے ایسا کوئی آدمی نہین تھا جس سے وہ اپنے عہدہ کی

ص ۴۰۸

نفیس سیتون اور ہشیار خبرگیرون کا حال اس خیال سے بیان کرتے کہ وہ انکی غمخواری کرتا - اپنی پرائیوٹ زندگی مین جان لارنس نے جہان تک ہوسکا اپنی سادی وضع کا برتاؤ کیا - جس طرح پیشتر پنجاب مین نہایت چھوٹے کپڑے پہن کر اور کوٹ اور واسکٹ اور کالر اتار کر اور آستین چڑھا کر اور اسلیپر پہن کر کام کیا کرتے تھے اور اسی طرح اس زمانے مین بھی وہ کام کرتے تھے - ایک مرتبہ اپنے آنے کے تھوڑے ہی دنون کے بعد وہ اور سب طرح سے مناسب پوشاک پہنے تھے لیکن کثرت کار اور پریشانی مین اسلیپرون کا بدلنا بھول گئے اور اسی طرح کلکتہ کے ذی رتبہ اشخاص کے ایک ڈپوٹیشن سے ملاقات کی - یہ ایک اس قسم کی فروگذاشت تھی کہ جو ان لوگون کو بھی بھلی معلوم ہوئی ہوگی جنکو انکی فراموشی کے سبب سے انکی اصل کیفیت کا حال ظاہر ہوگیا تھا لیکن انمین بعض لوگ ایسے تھے جنکو یہ بات کبھی نہین بھولی اور نہ انھون نے درگذر کیا - جب جان لارنس نے سنا کہ ڈپوٹیشن کے بعض لوگون کو انکے اس برتاؤ سے رنج ہوا تو وہ متحیر ہوکر اپنے پرائیوٹ سکرٹری کی طرف مخاطب ہوئے اور ایک ایسے بھولے پن سے کہ اگر ڈپوٹیشن کے لوگون مین سے کوئی شخص سنتا تو خود پشیمان ہوتا کہا کہ "کیون ہیتھ اوٹ وہ اسلیپر تو ابھی بالکل نئے اور بہت عمدہ ہین" ڈاکٹر ہیتھ اوٹ بیان کرتے ہین کہ

لوگون کو یاد ہوگا کہ چونکہ دو مہینے تک وائسرائے کا عہدہ خالی پڑا تھا اس سبب سے پس ماندہ کام بہت جمع تھا لال چمڑے کے بکس جسمین ہر روز ہر وقت سول فوجی اور مالی اور دوسرے محکمون کے مراسلات آیا کرتے تھے بعض اوقات تلے اوپر جمع ہوتے ہوتے فرش سے کئی فیٹ اونچے ہوہو جاتے تھے - لیکن دوپہر رات گئے کے قبل سب کام طے ہو جاتا تھا اور جو کچھ کیا جاتا تھا وہ کامل طور سے انجام پاتا تھا جس شخص نے سر جان لارنس کو حقوق کاشتکاران اودھ کے بیشمار کاغذات پر محنت کرتے ہوئے یا صیغۂ تعمیرات سرکاری یا بارک یا حفظان صحت کے بے لطف اور پریشان کرنے والے نقشہ جات کو جانچتے ہوئے دیکھا ہے وہ انکو نیم آستین پہن کر لکھتے ہوئے دیکھکر متحیر اور اپنے دل مین اس بات پر متفکر ہوا ہوگا کہ میونسپل ڈپوٹیشن کے آنے پر انھون نے اپنا بوٹ نہین بدلا یا اپنی انگلیون سے سیاہی کا ہر ایک دھبہ نہین چھڑایا. وائسرائے کی ان خلاف دستور باتون سے انکے اسٹاف کے بعض افسرون کو برا لگتا تھا - لیکن اس آہن دل شخص نے نہ مانا - وہ اپنے برتاؤ پر اسی طرح قائم رہا گو کلکتہ کے بعض وہ اخبارات برابر غل مچاتے رہے جو صرف گورنمنٹ ہوس کے باہر کے حالات سے تنگ چشمی کے ساتھ انکی نسبت رائے قائم کرتے تھے اور جو ایسے بیان کو بڑی خوشی سے قبول کر لیتے تھے - جن سے حضور ملکہ معظمہ کے قائم مقام کی کسر شان ہوتی تھی -

ص ۶۹

اس زمانہ مین سر جان لارنس سے ایک اور ہی وضع کے آدمی سے ملاقات ہوگئی تھی اور اگر مین اس شخص اور سر جان لارنس کی ملاقات کا حال کچھ طول دے کر بیان کردون تو لوگ مجھے معاف کرینگے کیونکہ مین ہاربرا کالج مین انکا شاگرد رہ چکا ہون اور مرتے دم تک انھون نے جو میری ہدایت اور محبت کی ہے

اُسکا شکر گزار ہون - یہ ذکر بشپ کاٹن کا ہے اُنہین اور سر جان لارنس مین گو بڑا اختلاف تھا کیونکہ بشپ کاٹن شر نگین طبیعہ دہن متین نہایت حلیم المزاج اور اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ شخص تھے لیکن اسپر بھی بہت سی باتین دونون شخصون مین مشترک پائی جاتی تھین - کیونکہ تیز فہمی اعلیٰ درجے کی ہمت کام کرنے کی بڑھی ہوئی قوت اشتیاق خلق اللہ کے فائدے اور خدا کے مستحکم اور طفلانہ عقیدے مین دونون کی کیفیت ایک تھی - بس ضرور تھا کہ اس قسم کے آدمیون کو ایک دوسرے کی بڑی قدر ہو چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ مین دونون کے مابین بڑا ربط و اتحاد ہوگیا - بشپ کاٹن کی سوانح عمری کا مصنف لکھتا ہے کہ

مارچ ۱۸۶۴ء مین جب بشپ کاٹن داخل کلکتہ ہوے تو سر جان لارنس کی ملاقات سے انکو بڑا اطمینان ہوا - سر جان لارنس جو اس زمانے مین ایسے اعلیٰ عہدے پر ممتاز ہوے تھے اُسکو ہندوستانی اور یورپین اشخاص دونون نے بہت پسند کیا کہ اس سے ہندوستان کی بڑی بہبودی متصور ہے - جدید وائسرائے اسوقت بڑی مستعدی سے اپنے کام مین مشغول تھے اور ہر ایک صیغہ کے کاغذات کو اُس مشتاق آنکھ سے جانچ رہے تھے جسکو سلطنت کے ہر درجے کے کام سے بخوبی واقفیت حاصل تھی - پہلے مرتبہ کی ملاقات مین بشپ نے دیکھا کہ سر جان لارنس بڑی مستعدی سے اپنے کام مین مشغول ہین - گلو بند علیحدہ پڑا ہے اور پوشاک تکلف کی نہین بلکہ کام کرنے کی ہے - سر جان لارنس نے ٹھیک ٹھیک اُس شخص کے طور پر جو پنجاب کا باشندہ ہوتا اور بنگال کی گرم آب و ہوا مین اُسکو رہنا پڑا ہوتا اپنی بے لطفی ظاہر کرکے کہا کہ "میری کپڑون کی گستاخی معاف کیجیے گا اسوقت گرمی بڑی شدت کی ہے" - اور بعد اسکے جنوبی ہند کے عیسائیون کے متعلق فوراً ضروری امور کا استفسار کرنے لگے -

بشپ کاٹن کو اینگلو پینٹ ہوے اُسوقت چھٹا سال گذرا تھا - وہ نہایت اعلیٰ درجہ تک پہونچ گئے تھے اور اپنی بڑی قوتون کو ترقی پر پہونچا چکے تھے اور جو لوگ ریگبی اور مارلبرا مین اُنکو دیکھکر انتہا مرتبہ کی ثنا و صفت کرتے تھے اُنکی امیدون سے بشپ موصوف اب کہین بڑھ گئے تھے - اگر اُنکی زندگی عمر طبعی تک وفا کرتی تو اُس کارگزاری کا خیال کرکے جو اب تک عمل مین آچکی تھی ہر شخص یہی تصور کرسکتا تھا کہ اُنکے رہنے سے معلوم نہین ہندوستان مین عیسائیت کو کہان تک فروغ ہوتا - لیکن اس بات کا ظہور نہ ہونے پایا - وہ ایک جوش زن دریا مین عین دھارے پر ایک کشتی کے تختے کے اُکھڑ جانے سے دریا مین جا رہے اور اُنکی ذات سے جو کچھ فائدہ ہونے والا تھا اور جن جن باتون کی قدرت اُنکو حاصل تھی اُنکے مجرّان مین وہ غرق بحر فنا ہوگئے اور اُنکے وقت وفات سے آج تک ہندوستان مین پھر اُنکا سا بشپ کبھی نہ آیا - اُنکی سوانح عمری کا مصنف لکھتا ہے کہ "وہ اینک خدا کے ساتھ چلے تھے اور دم بھر مین غائب ہوگئے کیونکہ خدا نے اُنکو اُٹھا لیا" - اور سر جان لارنس نے کونسل کے ایک حکم کے ذریعہ سے اُنکی جو شہادت دی گو وہ خلاف قاعدہ تھی تو اُس کا باعث یہی ہے

کہ ایسے نادر الوجود شخص کی شکرگزاری اور محبت کا اظہار اسی طرح ہو سکتا تھا۔

شملہ ۱۰ - اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ء

"عالیجناب گورنر جنرل کو اِس امر کے سننے سے کمال افسوس ہوا کہ رایٹ ریورنڈ جارج اڈورڈ لینج کاٹن لارڈ بشپ کلکتہ ایک ناگہانی موت سے جان بحق تسلیم ہوے۔ ہندوستان کی کل عیسائی جماعت مین ایسا ایک شخص بھی مشکل سے نکلیگا جسنے اِس نوجوان شخص کے مرجانے کا مثل اپنے عزیز کے غم نہ کیا ہو کسی ملک مین عیسائیون کے گروہ نے ایسے ذی علم اور ہر فن مین کامل شخص کو زہد و اتقا کے ساتھ اسقدر مستعد اور سرگرم نہ پایا ہوگا۔ ہز اکسلنسی باجلاس کونسل بلا تامل اس عقیدہ کو ظاہر فرماتے ہین کہ ہندوستانی رعایاے حضور ملکہ معظمہ کے اُن اشخاص مین بھی جو بشپ کلکتہ کے مذہب کے پابند نہین تھے لیکن اُنکے علم و فضل کے قدردان تھے بہت سے لوگ اُنکے سوگ مین شریک ہونگے"۔

لیکن اب یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سر جان لارنس کی اُن کارروائیون کا بیان کیا جائے جو اُنھون نے بحیثیت وائسرائی سرکاری معاملات کے متعلق انجام کی تھین۔ اور پہلے بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ ہند کے عہدون اور اُن وقیع عہدہ دارون کا ذکر کیا جائے جو سر جان لارنس کے ہندوستان مین آنے کے وقت اُن کے گرد وپیش پائے گئے تھے۔ جیسا کہ ڈبلیو۔ ایس۔ سیٹن کار نے لکھا ہے اُنکی حیثیت وائسرائی باجلاس کونسل اُس حیثیت سے بالکل مختلف تھی جو پنجاب کی چیف کمشنری کے زمانے مین اُنکو حاصل تھی۔ اور نہ اُنکو وہ اختیار رہی تھا جو اُنکے ماسبق گورنر جنرلون کو اپنی قوت اور ذاتی بھروسے کے متعلق حاصل تھا۔ لارڈ ولسلی لارڈ الینبرا اور دوسرے گورنر جنرلون نے انگلستان اور ہندوستان کے مابین فاصلہ عظیم ہونے اور "دوہری حکومت" کی عجیب حالتون کے سبب سے جب جو کچھ چاہا کر ڈالا جو راہ چاہی اختیار کرلی کوئی جنگ شروع کردی کوئی صوبہ سلطنت مین شامل کرلیا یا کسی قدیم خاندان کے بادشاہ کو جسکا سلسلہ عرصہ سے برابر چلا آتا تھا مالکان انگلستان کی خواہشون کے بالکل خلاف تخت سے اُتار دیا اور بڑی خوشی سے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ اِس قسم کا جو کام ایک مرتبہ انجام ہو جائیگا وہ دوبارہ پلٹ نہ سکیگا۔

لیکن اب یہ سب باتین بدل گئی تھین تار برقی کی وجہ سے کلکتہ اور وسٹ منسٹر کے مابین صرف چند گھنٹہ کا فاصلہ باقی رہگیا اور سیکرٹری آف اسٹیٹ یعنی مہاراجہ وڈ (کیونکہ ہندوستان مین وہ اِسی لقب سے ملقب تھے) کی عاقلانہ اور پُرزور حکمت عملی سے (جو کسیقدر خودسری کو بھی ظاہر کرتی تھی) جو صرف پارلیمنٹ کے جوابدہ تھے وائسراے کے افعال کی خودمختاری بہت کچھ مختصر ہو گئی تھی۔ اور اگر اپنی راے کے مستقل اور ثابت قدم نہوتے تو ظاہراً یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ گورنمنٹ انگلستان کے کٹھ پتلے بن جاتے۔ پھر سپریم کونسل جو از سرِ نو مرتب ہوئی اُس سے گورنر جنرل کا ایک طور کا کیبنیٹ یہان ہندوستان مین مقرر ہوگیا۔

"ایک طور کا" مین نے اِس سبب سے کہا ہے کہ جو لوگ کیبینٹ انگلستان سے اُسکو مماثل خیال کرتے اُنکے نزدیک عجیب طور کا یہ اختلاف پایا جاتا تھا کہ گورنر جنرل کو بغیر اسکے کہ پہلے انگلستان سے اجازت منگوا لیتے اپنی کونسل کے ایک ممبر کے مقرر کرنے کا بھی اختیار نہین تھا اور بیشک وہ اختیار اُنکو کبھی نہین حاصل ہوا۔ بطور قاعدہ کلیہ کے کونسل کے ہر ایک ممبر کو استحقاق حاصل تھا قبل اسکے کہ کوئی ضروری تجویز صادر ہو پہلے ممبران کونسل کے روبرو وہ پیش کیجائے اور کُل ممبرون کا وزن بحیثیت مجموعی ایسا تھا کہ سوا شاذ و نادر اتفاقات کے مخالف ممبرون کی رائے کا پلٹنا ناممکن ہو جاتا تھا۔ اسطور پر گو گورنر جنرل کا مرتبہ بہت بڑھ گیا تھا یعنی اسقدر بڑھا ہوا تھا کہ سابق کسی گورنر جنرل کو ویسا اختیار نہوگا لیکن اُنکا اختیار ہرگز اُس مرتبہ کے برابر نہین تھا جیسا کہ سر جان لارنس کو اکثر دریافت ہوا اور اُنھون نے اکثر شکایت کی۔

ایگزیکیوٹو کونسل مین سات ممبران ایڈمنسٹ تھے۔ وائسرائے اُنکے پریسیڈنٹ تھے کمانڈر انچیف اپنے عہدے کے اعتبار سے ایک ممبر تھے اور باقی پانچ سرکاری عہدون پر ہوم لیجسلیٹو جنگی مال اور تعمیرات سرکاری اِن پانچ بڑے بڑے محکمون کے پانچ افسر مقرر تھے ہر ایک ممبر اپنے ہی محکمے کے مقررہ کامون کا جوابدہ تھا لیکن تمام ضروری معاملات کے متعلق وہ وائسرائے کی مرضی لے لیتا تھا اور ہفتہ مین ایک مرتبہ جلسہ بہ عام کُل معاملات سلطنت پر بحث کرنے کے واسطے جمع ہوتا تھا۔ ایک کونسل اور بھی یعنی لیجسلیٹو کونسل تھی جو ایگزیکیوٹو ممبرون سے شامل تھی جنکی نسبت خیال تھا کہ وہ ہندوستان کے مختلف حصون سے ایک خاص واقفیت رکھتے تھے اور اُن باتون کو بحث مین بیان کرتے تھے۔ اِس کونسل کے بھی وائسرائے پریسیڈنٹ تھے اور جب تک اجلاس کی مدت رہتی تھی۔ اُسوقت تک یہ کونسل بھی ہفتہ مین ایک مرتبہ جمع ہوتی تھی۔

سلطنت کے ان تمام محکمون کی عام نگرانی رکھنے کے علاوہ جو وائسرائے کے عہدے سے خواہ مخواہ مفہوم ہوتا ہے وہ علی العموم معاملات خارجہ کے متعلق آپ اپنے وزیر ہین اور سر جان لارنس کی کیفیت اپنی مدت حکمرانی تک یہی رہی۔ یعنی اولاً وہ اُن تمام ریاستون سے ہمارے تعلقات کے جوابدہ تھے جو بظاہر اُنکی زیر نگرانی رہنے کی حد کے اندر واقع ہین جیسے آوا زنجبار مسقط اور دوسری نیم خود مختار ریاستون سے (اُنکی تعداد ۱۵۰ کے قریب ہوگی) جو ہمالیہ اور راس کماری کے مابین واقع ہین اور ۵۰۰۰۰۰ میل مربع زمین اور ۵۰۰۰۰۰۰۰ رعایا کی حکومت اُنکے ذمہ تھی۔ اِس وسیع رقبہ کے اندر ایک طرف بڑے بڑے ذی اختیار باجگذار رئیس ہین جیسے نظام یا سیندھیا یا ہلکر اور اُن لوگون کی حکومت اسطور کی ہے جو ملک یورپ مین خاص طور کی بادشاہت خیال کی جاتی اور جنکے نام سے ابھی حال ہی کے زمانے مین لوگون کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ دوسرے راجپوت سردار جنمین سے اکثر نہایت ہی خونخوار ہین اور جنکو اپنے خاندان کی قدامت پر

اسقدر ناز اور افتخار ہے کہ یورپ کی بہت کم بادشاہتین اتنے قدیم زمانے کی ہونگی۔

جو ذمہ داریان مین نے اوپر بیان کین اگر انکے ذیل مین مین یہ بھی بیان کرون کہ انکو کونسل کے ہر ایک ممبر اور ہر ایک محکمہ کے سکریٹری سے اکثر ملاقات کرنا ہوتی تھی سکریٹری آف اسٹیٹ انگلستان اور گورنران و لفٹنٹ گورنران و چیف کمشنران مختلف حصہ جات ہند سے بڑی بڑی خط و کتابت کرنا پڑتی تھی۔ تقریون کے متعلق بیشمار درخواستون کو پڑھنا اور جہان تک ممکن تھا نہایت انصاف سے انکا عمل مین لانا پھر اور قسم کے کام جنمین اگرچہ زیادہ تحقیق کی ضرورت نہین پڑتی تھی لیکن انکے ضروری اور وقت طلب ہونے مین کسی بات کی کمی نہین تھی جیسے بنیادی اینٹ کا رکھنا کسی عام جلسہ کی پریسیڈنسی کرنا جدید ریلوے یا نہر کو دیکھنا مدرسے کو معائنہ کرنا جیلخانہ یا حوالات کے مکان کو دیکھنا دربار کے عظیم اور اہم کام کا انصرام کرنا ایسی وسیع سلطنت مین تہذیب کا پھیلانا بیشمار دعوتون اور تقریبون مین برابر شریک ہونا تار برقیان جو رات دن ہر وقت آیا کرتی تھین انکا پڑھنا اور جواب لکھنا ان سب باتون کو ملا کر اتنا کام کرنا پڑتا تھا کہ قوی سے قوی آدمی بھی اپنے قوی ترین حصہ عمر مین گھبرا جاتا۔

اسمین شک نہین کہ عنفوان شباب کی حالت مین جان لارنس نے جسقدر محنت کی ویسی محنت کسی سے نہو سکتی اور اب شباب کے گذر جانے کے وقت اپنے کام کو جس طرح سے اسوقت انھون نے انجام دیا بہت کم کو اس طرح سے انجام کر سکتے تھے۔ دن بھر ہر محکمہ سے ضروری کاغذات گورنمنٹ ہوس مین برابر آتے رہتے تھے اور وہ سب لا لا کر وائسراے کے خلوتخانہ مین جہان وہ ان کاغذات کو پڑھتے تھے رکھے جاتے تھے۔ وہ کاغذات مستطیل شکل کے خانون مین جو ہگنی کی لکڑی کے بنے ہوتے تھے رکھے جاتے تھے اور اگر وہ وقت پر ان کاغذات کو طے نہ کرتے اور دوسرے وقت کے واسطے رکھ چھوڑتے تو انکی مقدار اور تعداد معلوم نہین کسقدر زیادہ ہو جاتی۔ لارڈ کیننگ مین جہان حکومت کے اور اوصاف تھے وہان انمین یہ بات نہ تھی کہ کاغذات کو جلد طے کر ڈالتے اور مین نے چشمدید گواہون کی زبانی سنا ہے کہ غدر کے زمانے مین جب وہ سوچ سمجھکر اور بڑے لحاظ سے ایک وقت کام کرنے بیٹھتے تھے تو ان بکسون کی دوہری تہری قطارین چارون طرف جمع ہوتی تھین جو کمر تک اونچی ہوتی تھین۔ سر جان لارنس جنکی کامیابی کا اصل سبب یہی ہے کہ وہ کاغذات کی روانگی مین بڑے پھرتیلے تھے اور جو ہمیشہ اپنی عمر بھر ان دو اصولون کے پابند رہے کہ کام باقی نہ رہے اور جو کچھ کیا جائے

---

[1] اس زمانے مین گورنمنٹ ہند کے وسائل کے متعلق اگر زیادہ تفصیل اور حالات مطلوب ہون تو ویلر صاحب کی تحریرات بیرونی حکمت عملی ہند صفحہ ۱ تا صفحہ ۴۴ سوانح عمری لارڈ میو مصنفہ ہنٹر صاحب جلد اول صفحہ ۱۸۹ تا صفحہ ۱۹۹۔ اور سیٹن کار کا ایک مضمون لارڈ لارنس کی وائسرائی کے متعلق جو ایڈنبرا ریویو مورخہ ماہ اپریل ۱۸۸۰ء مین چھپا تھا ان سب تحریرات کو دیکھنا چاہیے۔

صفحہ ۱۴

کامل طور سے کیا جائے اُسوقت تک سونے نہین جاتے تھے جب تک پچھلا بکس بھی طے نہین ہو جاتا تھا اور اس بات کا موقع نہین رہ جاتا تھا کہ دوسرے روز جو کام آئے وہ از سر نو شروع کیا جائے۔

خوش قسمتی سے جدید وائسرائے کو کونسل مین بہت سے آدمی اچھے اچھے ملے تھے اور اکثر گورنر اور لفٹننٹ گورنر بھی جو جان لارنس کی وسیع ذمہ داری کے مختلف حصون مین شریک تھے اچھے ملے۔ کونسل کے مالی ممبر اُنکے قدیم ہندوستانی رفیق سر چارلس ٹریویلین تھے جنکو سر چارلس وڈ نے ایک فعل نافرمانی بالعمد کی وجہ سے عہدۂ گورنری مدراس سے واپس طلب کر لیا تھا مگر اب باطمینان تمام اُنکو معلوم ہو گیا تھا کہ بغیر اُنکے ہندوستان کا کام چل نہین سکتا ہے اور اب انھین سر چارلس وڈ کے کہنے سے (گویا کل ہندوستان کے) وزیر خزانہ کے طور پر طلب کیے گئے تھے اور یہ کام بھی کچھ ایسا ویسا نہین تھا۔ وہ ہمیشہ مستعد رہتے تھے کہ بدنامی کسی طرح کی نہ آنے پائے اور اُنکے دماغ مین کفایت شعاری تعلیم اور رفاہ خلائق کی تمام تدبیرین بھری ہوئی تھین اُنکے قدم کے نیچے کبھی گھانس جمنے نہین پائی۔

فوجی ممبر کونسل کے سب سے زیادہ عزیز دوست ہنری لارنس رہے تھے اور اگرچہ پیشتر جب وہ پنجاب مین چیف انجینیر تھے تو سرکاری طور پر دونون کے مابین بہت رد و بدل رہی تھی لیکن انھون نے سر جان کی عداوت کا کوئی کام نہین کیا۔ اس زمانے مین جو انھون نے بہت سی چٹھیان لکھی تھین اُنہین سے ایک چٹھی مین وہ لکھتے ہین کہ "رابرٹ نیپیر سے مجھ سے بہت سی باتون مین رد و بدل رہی لیکن وہ شریف النفس آدمی ہین"۔

لیگل ممبر سر ہنری مین تھے جو ہندوستان مین آنے کے قبل کتاب موسومہ "قدیم قوانین" کو چھپوا کر عقل آرائی اور انشا پردازی کی ایک دوامی علامت ظاہر کر چکے تھے اور اسمین شک نہین کہ بہت سے عاقلانہ قوانین کے ذریعہ سے جنکو اپنے اعلیٰ حاکم کے ساتھ انھون نے پختہ کر کے دونون کونسلون سے منظور کرایا تھا ہندوستان کی کتب قوانین مین وہ ہمیشہ اپنا نام باقی چھوڑ گئے۔

معمولی ممبر ڈبلیو گرے۔ اور ایچ۔ بی۔ ہیرنگٹن تھے جنکی جگہ تھوڑے ہی دنون بعد ٹیلر مقرر ہوئے۔ کمانڈر انچیف سر ہیو روز تھے۔ یہ بڑی لیاقت کے آدمی تھے اور آخر زمانۂ غدر مین وسط ہند کی لڑائیون مین انھون نے جو کار نمایان کیے اُنکی بابت تواریخ مین ابھی تک اُنکے ساتھ انصاف نہین کیا گیا ہے۔ وہ سپاہی کے سچے دوست تھے اور ہمیشہ اُنکی بہبودی کے لیے عمدہ تدبیرات کی تجویز کرنے پر آمادہ رہتے تھے۔ لیکن اُنکے اچھے سے اچھے دوست اس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ کونسل مین اُنکی موجودگی سے سرکاری کامون کا اجرا کسی طرح سے نہین ہوتا تھا۔ اُنکی رائے ہمیشہ خلاف اور ناممکن العمل ہوا کرتی تھی اُنکی ہمیشہ کی یہ عادت تھی کہ جس سوال پر ایک مرتبہ بحث ہونے کے بعد اُسکی تجویز ہو چکتی تھی یہ پھر اُسکو تازہ کرتے تھے۔

صفحہ ۱۵

اور دوسرے سال کے آخر مین جب وہ انگلستان کو واپس آئے تو علی العموم ہر شخص نے اقبال کیا کہ اس سے فوج کو نقصان پہونچیگا لیکن کونسل کے اُن تمام ممبرون نے جو جانتے تھے کہ کام بہت کچھ کرنا باقی ہے اور اُسکے انجام کرنے کا وقت بہت کم ہے خیال کیا کہ بڑی مشکل سے نجات حاصل ہوگی۔

پریسیڈنسیون اور صوبہ کی گورنمنٹون کی یہ کیفیت تھی کہ بنگال سر سیسل بیڈن کے زیر حکومت تھا۔ مدراس سر ولیم ڈینسن کے ماتحت تھا اور بمبئی مین سر بارٹل فریر گورنر تھے۔ ڈرمنڈ صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی تھے۔ اودھ کی چیف کمشنری پر سر چارلس ونگفیلڈ جو تعلقہ دارون کے بڑے طرفدار تھے مقرر تھے اور سر جان لارنس کے زمانہ تک اس ملک مین اسامی اور زمیندار کا برابر جھگڑا رہا۔ فیر صاحب چیف کمشنر رہے تھے۔ میڈ صاحب دربار سیندھیا کے رزیڈنٹ تھے ملک متوسط سر رچرڈ ٹمپل کی جسمانی اور دماغی کوششون کا میدان بنا رہا جہان کی زمین اُسی طرح افتادہ پڑی ہوئی تھی۔ سر رابرٹ منٹگمری اور سر ڈونالڈ میکلیوڈ جو پیشتر سر جان لارنس کے بڑے قوت بازو تھے یکے بعد دیگرے اُس صوبہ کے حکمران رہے جسکے ساتھ سر جان لارنس کا نام ہمیشہ باعزاز یاد کیا جائیگا۔

مختلف محکمون مین جو چیف سکریٹری مقرر تھے وہ بھی کچھ غیر مشہور اشخاص نہ تھے۔ سر ہنری ڈیورینڈ سر ولیم میور سر رچرڈ ٹمپل مسٹر سیٹن کار یکے بعد دیگرے سکریٹری محکمہ معاملات خارجہ رہے۔ سر اڈورڈ کلارک پولیٹیکل ہوم ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری تھے۔ ای۔ ایچ۔ لشنگٹن محکمہ مال کے ہوئلی اسٹوکس محکمہ لجسلیٹیو کے جنرل رچرڈ اسٹریچی اور اُسکے بعد کرنل ڈکنس محکمۂ تعمیرات کے سکریٹری رہے۔ اور سر چارلس ہنری نارمن جنکا نام اس کتاب کے اکثر صفحات مین آیا ہے سر جان لارنس کی تمام مدت وسیرائی مین چیف ملٹری سکریٹری رہے۔ سر ولیم منسفیلڈ کا نام بحیثیت کمانڈر انچیف اور سر جان اسٹریچی سر جارج یول اور سر جارج کیمبل وغیرہ کا نام سر جان لارنس کے آخری عہد سلطنت مین زیادہ نمود اری کے ساتھ آیا کریگا۔ جن پانچ برسون کا حال مجھکو لکھنا ہے اُس مین بعض خاص خاص اشخاص جو مددگار رہے وہ ایسے لوگ تھے۔ ان لوگون کے نام ابتدا ہی مین ایک جگہ بیان کردینا بہت مناسب تھا۔ کیونکہ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جس مقام پر بنظر اختصار مین نے بیان کیا کہ سر جان لارنس نے یہ یا وہ کام کیا اُنمین سے سب یا بعض اشخاص جان لارنس کی محنتون مین شریک ہے وہان یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ اُن کامون کی بابت یہ لوگ بھی مستحق تعریف ہین اور سب سے بڑھکر جان لارنس کی خواہش یہی کہ اسی طرح سے اُن لوگون کی تعریف کی جائے۔

سر جان لارنس نے اپنے احباب انگلستان کو جو چٹھیان لکھی تھین اُنمین سے بعض بعض چٹھیون کے خلاصون سے ظاہر ہوگا کہ کلکتہ مین جاکر ابتدائی تین مہینے تک جو بھاری کام اُنکے ذمہ پڑا تھا اُس کام کے انجام کرنے وقت

جان لارنس کی طبیعت کا حال کیسا رہا اور کیونکر وہ ان کامون مین مشغول رہتے ہے

۱۸- فروری ۱۸۶۴ء-

میرے پیارے ایسٹوک - میری خاموشی سے آپ یہ نہ سمجھیے گا کہ مین اپنے پرانے احباب کونسل کو فراموش کر گیا- بلکہ اصل امر یہ ہے کہ جب سے مین آیا ہون اسوقت سے نہایت سخت کام مین مشغول ہون جو معمولی طور کے کام سے کہین مختلف ہے - بیچارے لارڈ الجن کی بیماری اور وفات کے سبب سے کچھ دنون سے کام اسیطرح پس ماندہ پڑا ہوا تھا اور بڑے بڑے اہم معاملات زیر تجویز تھے - اصل تو یہ ہے کہ مجکو دس گھنٹہ روز کام کرتے گزرا اور سوا اسکے اپنی زوجہ کے اور کسی شخص کے نام چٹھی لکھنے کی ترغیب مجکو بہت کم ہوئی بااینہمہ اب کسیقدر مطلع صاف ہو نے لگا ہے-

یہان کے لوگون نے بڑے تپاک اور جس عمدگی سے ممکن تھا میرا استقبال کیا میرے تمام پرانے دوستون نے عام اس سے کہ وہ ولایتی یا دیسی تھے میرا خیر مقدم کیا اور اپنے نئے شرکا سے کار کو مین بہت اچھی طرح پسند کرتا ہون - یہ لوگ پکے جنٹلمین ہین اور ہر ایک کام بڑی عمدگی سے انجام ہوتا جاتا ہے صرف دقت اس امر کی ہے کہ کام کیونکر انجام کیا جائے - لیکن اس مین شک نہین کہ ہم نے کسیقدر ترقی کی ہے مین صاحب نہایت ہر دل عزیز اور ہر طور سے مرغوب طبع آدمی ہین - ٹریویلین صاحب بڑی مشقت کرتے ہین اور کونسل مین خوب بحث کرتے ہین - وہ ہر ایک کام کو دیکھتے ہین جیسے وہ بڑی کشادہ پیشانی اور تپاک سے پیش آئے-

اگر مین تندرست رہا تو تمام کامون کو بہت اچھی طرح سے انجام کرونگا لیکن کلکتہ ایک خوفناک مقام ہے - بالائی ملک کے باشندے اس شہر سے نفرت کرتے ہین - نواب رامپور کو یہان آئے ہوئے دو ہفتہ کا عرصہ گذرا اور آج وہ یہان سے روانہ ہوگئے انکا ایک ہمراہی ہیضہ مین مبتلا ہو کر تین دن کے عرصہ مین مرگیا اور اس شخص کے مرجانے اور کلکتہ کی آب و ہوا کے خیال کر کے وہ چلدیے - انھون نے کہا تھا کہ حضور کلکتہ کی ہوا بگڑا ہے ہماری کونسل مین دو دیسی ممبر اب بھی ہین ایک مہاراجہ وزیا نگرام اور دوسرے راجہ صاحب دیال پہ سکھ ہین اور بڑے معقول شخص ہین - گاہے ماہے اپنے حالات سے مطلع کرتے رہیے اور جو خبر آپکو اسطرح کی ملے جس سے میری زوجہ کے دل کو تسلی ہو اسکو انکے پاس بھیجدیا کیجیے وہ بہت بیدل ہو رہی ہین - اگر مجکو معلوم ہوتا کہ انپر ایسا صدمہ ہوگا تو مین وطن سے ہرگز باہر نہ نکلتا-

سر ارسکن پیری کے نام وہ لکھتے ہین کہ-

اب چونکہ بمقابلہ سابق کے کسیقدر اطمینان کی صورت نظر آنے لگی ہے تو مجکو لازم ہے کہ اپنے احباب سے خط کتابت شروع کرون - اب تک مجکو دم لینے کی فرصت نہ تھی کیونکہ پس ماندہ کام کثرت سے پڑا ہوا تھا - ہمارا کام بہت اچھی طرح ہوتا جاتا ہے لیکن اب کمی خزانے کی قباحت پیدا ہونے والی ہے - محصول افیون بہت گھٹ گیا اور ہمارے اخراجات رفتہ رفتہ گر یقینی کمساتھ بڑھتے جاتے ہین . . . . . - اصل مین ہر شخص کی نگاہ کفایت پر ہے لیکن جب کفایت کی تجویز کی جاتی ہے تو انمین فوراً عذرات پیش کیے جاتے ہین - یہی کیفیت جیسا کہ آپ کو معلوم ہے انگلستان مین ہے اور یہی کیفیت یہان کی ہے -

انگلش فوج اب اخراجات کی بڑی باعث ہے - روز بروز فوج کے ہر حصہ مین ایک ایک طور سے خرچ زیادہ بڑھتا جاتا ہے — مسئلۂ لگان کی اب تک کوئی تجویز نہین ہوئی . . . —

مین بیڈن صاحب سے اصرار کر رہا ہون کہ اپنے عمدہ ترین افسرون کے ذریعہ سے کامل طور پر اسکی تحقیقات کرائین اور اِس امر کو دریافت کرین کہ ملک بنگال مین اسامیون کی حالت حق مقابضت کے متعلق کیا ہے [1] پلینٹر بڑے صاحب اختیار ہین کیونکہ زمیندارون کی کل جماعت اُنہین کے پلہ پر ہے - اکثر مقننون کی کیفیت بھی یہی ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ سویلین لوگ مسئلۂ لگان مین دست اندازی کرتے ہوئے ڈرتے ہین گو بعض لوگ تقریرون مین بیان کرتے ہین - چیف جسٹس چونکہ کاشتکارون کے طرفدار ہین اسواسطے اسامیون کو اُنکے سبب سے سخت نقصان ہے اور اُنکی وجہ سے یہ لوگ نہایت بیدل ہین مین یقین کرتا ہون کہ پیکاک صاحب جو دس مہینے کے لیے انگلستان جائینگے کثرت کار کے سبب سے اُنکے سر مین اکثر درد رہا کرتا ہے بہر حال وہ کام بہت کرتے ہین -

ہندوستان مین ہم لوگ امن و امان سے رہتے ہین وہ بہت غنیمت ہے لیکن مین یہ نہین سمجھتا کہ فی الجملہ لوگون کے خیالات دوستانہ ہون - کل مین دنکر راؤ دیوان گوالیار سے باتین کرتا تھا جو پارسال جسٹلیٹو کونسل کے ممبر تھے - اُنھون نے کہا کہ ممالک مغربی و شمالی مین صیغۂ مال کا جو انتظام ہوا اُسکے سوا لوگ ہمارے انتظام کو پسند نہین کرتے ہین جدید پولیس کی اُنھون نے حد سے زیادہ مذمت کی اور کہا کہ اب ہمارے لیے بہت کچھ قانون ہو گیا اور بڑی بڑی رپورٹین لکھنا ہوتی ہین اور تمام پرانے صاحب لوگ جو رعایا کے حالات سے واقف ہین ملک کو چھوڑتے جاتے ہین -

سر فریڈرک کری کے نام ۲۰ - مارچ کو یہ چٹھی لکھی -

مین سمجھتا ہون کہ فی الجملہ صورت معاملات بہت اچھی معلوم ہوتی ہے - محصول افیون مین گو کمی آئی ہے لیکن اِس سے بھی مالگذاری مین کمی نہ پڑیگی - مین نہین سمجھتا کہ دیسی فوج خوش ہے - اور جہان تک مجھکو معلوم ہو سکتا ہے فعلاً ناراضی کا اظہار کہین نہین ہوا - لیکن فوج کے لوگ فراغت سے نہین رہتے ہین سفر گران ہے مشقت زیادہ پڑتی ہے - رخصت تو کم ملتی ہے اور اِسی طرح کی اور باتین ہین وہ یہان بنگال کی ملازمت کو پسند نہین کرتے - اور بلاد شرقی کی ملازمت تو اور بھی اُنکے ناپسند ہے گر یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے ———— صدر خواب خرگوش مین ہے - وہان پارسال پانچ جج تھے اور اب وہ سات ججون کی خواہش کرتی ہے اور جب تک یہ استدعا منظور نہو گی اور تنخواہ نہ دلائی جائیگی اُسوقت تک برابر وہ استدعا ہوتی رہیگی اور کام کچھ بھی نہو گا - مین نے ———— سے کہا تھا کہ اگر اُن ججون سے کام نہین ہوتا تو سب کو پنشن دے دی جائے - مین نے سِول سروس کے صیغہ کی یہ حالت کبھی نہین دیکھی تھی کہ اعلیٰ درجہ والے ذی لیاقت اور عالی ہمت لوگ اُسمین اسقدر کم پائے جائین - یہان صرف قانون بنانے کا ایک خیال ہے -

[1] علی الخصوص جان پی گرانٹ اور جان اسٹریچی اور ڈبلیو - ایس - سیٹن کار -

بالائی ملک کو جانے کے قبل جو تین مہینے سر جان لارنس نے کلکتہ مین صرف کیے تھے اُن تین مہینون مین اُنھون نے تمام پس ماندہ کام ہی نہین ختم کر ڈالا بلکہ ایک ایسی صورت پیدا کر دی جس سے آیندہ کے لیے عمدہ نتیجہ پیدا ہونے کی امید بڑھی۔ اُنکے ہاتھ لگانے سے مختلف صیغون مین نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا۔ ایک کمیشن حفظان صحت بصدارت جان اِسٹریچی ممالک کے شہرون اور چھاؤنیون کی تندرستی کی حالت کے دریافت کرنے اور اُسکی اصلاح کی تدبیرین نکالنے کے واسطے مقرر کی گئی۔ اس اصلاح کی مدت سے ضرورت تھی اور اب بڑی سرگرمی سے اسکا کام شروع ہوا۔ ہندوون کو اپنے یہان کے مُردون کے دریا ے ہُگلی مین پھینکنے سے ممانعت کی گئی۔ یہ حکم ایسا تھا جسکی نسبت وائسراے کے دشمنون نے یہین اخبارات مین اور انگلستان کے منافق طبع اشخاص نے (جیسا کہ سر جان لارنس نے اُنکو خطاب دیا ہے) ظاہر کیا کہ پیوریٹن گورنر جنرل نے براہ عداوت ہندوون کے مذہب مین اِس فعل سے دست اندازی کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ سپاہیون کے تجربہ شدہ نقصان سے بیماری پھیلنے مین کمی پیدا کرنے کے متعلق جو تدبیر کی گئی تھی وہ بڑی خوش آیند تھی۔ گی سے منظوری ۔۔ "دو سیلرس ہوم" کی بنیادی اینٹ بعد تحقیقات بلیغ ایک مناسب موقع پر وائسراے نے اپنے ہاتھ سے رکھی۔ یہ قصد باشندگان کلکتہ کے نہایت ہی مجبور باشندون کو اُنکے سخت ترین دشمنون اور خود اُنکے اپنی ذات سے بچانے کے واسطے کیا گیا تھا۔ جنگ سیتانہ ختم ہو گئی تھی اور اس بات کی تدبیرین کی گئی تھین کہ ہماری فوج کے جن لوگون کی طبیعتین نہایت ظالمانہ واقع ہوئی تھین اُنکی کارروائیون سے آیندہ سرحدون مین پھر وہ از سر نو تازہ نہونے پائین۔ راجہ صاحب دیال سنگھ پنجاب سے طلب کیے گئے اور اُنکو مجلس ... گورنر جنرل مین ایک جگہ دی گئی اور اِس کام کے لیے شاید ہندوستان بھر مین اُنسے بہتر شخص میسر نہین ہو سکتا تھا۔ سر رچرڈ ٹیمپل وسط ہند مین بجاے ایک کمزور شخص کے مقرر کیے گئے جو اُس ملک کی وسیع الاقتدار خدمتون کے لیے موزون نہین تھا۔ آغاز اپریل مین سر چارلس ٹریولین نے اپنا بجٹ پیش کیا اور باوصف تخفیف محصولات و اضافہ تنخواہ ملازمان فوج صاحب موصوف اِس بات کو دکھلا سکے کہ خرچ سے آمدنی فاضل بچیگی۔

ٹیمپل صاحب آغاز موسم بہار مین کلکتہ جا کر اپنے سابق جیف کی ایک ایسی خدمت انجام کر سکے جسطرح کی خدمتین اُنھون نے بیشتر کی تھین۔ سر بارٹل فریر نے ایک سال قبل اِس زمانے کی سرحدی حکمت عملی پنجاب کی ایک بڑی فصیح تحریر کے ذریعہ سے تردید کی تھی۔ یہ تردید اصل مین لارڈ ایلجن کی نگاہ مین پڑنے کے لیے لکھی گئی تھی لیکن اب اُنھون نے بلا تقیید گورنر جنرل کی طرف خطاب کر کے بھیجدی۔ خوش قسمتی سے جدید گورنر جنرل وہی ہوے جنپر فریر صاحب نے (اقل درجہ قیاساً) اِس بات کا الزام لگایا تھا

کہ سرحدی حکمت عملی کے متعلق جو کچھ انھون نے کیا اُسکو کرنا مناسب نہین تھا اور جو کچھ کرنا مناسب تھا اُس مین اُنکو ناکامی ہوئی ۔ یہ خوفناک دستاویز گیلی مین پہونچکر سر جان لارنس کے ہاتھ لگی اور اسکے بعد ٹیمپل صاحب اپنے قدیم افسر اعلیٰ کو سلام کرنے کے لیے گورنمنٹ ہوس مین گئے تو اپنے پرزور قلم سے ایک مرتبہ پھر کل کی طرح کام لینا شروع کیا اور اُس حملے کا ایسا جواب تحریر کیا کہ پھر کچھ چون وچرا کی جگہ اُسمین باقی نہین رہی سر جان لارنس سر چارلس وڈ کو لکھتے ہین کہ ۔

جس وقت مین کلکتہ مین پہونچا تو میرا خیر مقدم ایک یادداشت کے ذریعہ سے جسکی نقل فریر صاحب نے آپکی خدمت مین روانہ کی ہے اور جسمین گورنمنٹ پنجاب پر اُسکے عام سرحدی انتظامات کی بابت الزام لگایا گیا تھا کیا گیا ۔ اِس یادداشت کا جواب تیار کیا گیا ہے جسکی چند نقلین مین نے آپ کی خدمت مین ارسال کردی ہین ۔ مجکو امید ہے کہ آپ فریر صاحب کی تحریر کو اِس جواب کے ساتھ ملاحظہ فرمائینگے ۔ دونون کاغذات پڑھنے کے قابل ہین ۔ مجکو علم نہین ہے کہ کوئی ایسی بات فراموش کی گئی ہے جس سے ہم سرحد پر تھوڑے سے خرچ مین استحکام کے ساتھ قبضہ رکھ سکتے ہین ۔ مجکو معلوم نہین ہے کہ فریر صاحب نے کس سے حالات دریافت کیے ہین ۔ مین جانتا ہون کہ فریر صاحب کو بذات خاص ملک سے واقفیت نہین ہے فریر صاحب کا ذاتی علم صرف سرحد سندھ تک محدود ہے جو بہت سی ضروری باتون مین سرحد پنجاب سے بالکل مختلف ہے ۔ اطراف سندھ سے اُتر طرف جسقدر آگے بڑھیے کوہستان اور میدانی ملک دونون مقامون کے باشندون کی حالت ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے ۔ ڈیرہ جات کے باشندون کی کیفیت کوہاٹیون سے مختلف ہے اور پھر کوہاٹیون کی حالت باشندگان پشاور سے مختلف ہے ۔

سر چارلس وڈ نے خاص لحاظ کے ساتھ تردید اور جواب تردید دونون کو ملاحظہ کیا اور دونون کو پڑھکر انھون نے جو فیصلہ کیا اُسمین کوئی شبہہ کی جگہ باقی نہین رہ گئی ۔ سر چارلس وڈ لکھتے ہین کہ " فریر صاحب نے سرحدی حکمت عملی پنجاب پر جس طور سے حملہ کیا ہے اُس سے بڑھکر بے بنیاد اور بیباکانہ بات بہت کم ہوگی " ۔ ۔ ۔ ۔

اِن امور اور اِس قسم کے اور امور کے طے کرنے کے بعد بتاریخ ۱۵ - اپریل سر جان لارنس شملہ کو روانہ ہوئے جسقدر کام تھا سب صاف کر گئے اور جو کچھ کیا بہت سمجھ بوجھ کر انجام کیا ۔ شملہ کا جانا ایک ایسی تدبیر تھی کہ اُسی کی شرط پر ڈاکٹرون نے اِس بات کو منظور کیا تھا کہ وہ وائسراے کے عہدہ پر جاسکتے ہین اور سر چارلس وڈ نے گرمجوشی سے اُسکو پسند کیا تھا اور بار بار اپنی چٹھیون مین اصرار کیا کہ اگر کلکتہ مین کام باقی رہگیا ہو تو بھی وہ شملہ کو چلے جائین اور اپنی کونسل اپنے ہمراہ لیتے گئے ۔ اِس کارروائی مین اگرچہ نقل وحرکت کے سبب سے صرف زیادہ پڑا اور پرانی وضع کے ہندوستانی مدبرون نے اُسکو ناپسند کیا لیکن سر جان لارنس کی راے ہمیشہ یہی کہ اِسمین اگر روپیہ کا فائدہ نہین ہے تو آدمیون اور اجراے کار کا فائدہ ضرور ہے جو اقل درجہ اُس سے زیادہ ضروری ہے

اپنی ایک چٹھی مین وہ بیان کرتے ہین کہ مین یقین کرتا ہون کہ ہم (یعنی اجلاس کونسل) یہان (شملہ مین) ایک دن مین اُس سے زیادہ کام کرینگے جو کلکتہ مین پانچ دن کے عرصہ مین کرتے"۔

شملہ کو جاتے ہوے الہ آباد سے سر چارلس وڈ کو انھون نے یہ چٹھی لکھی تھی۔

مین ۱۵ کی شب کو کلکتہ سے روانہ ہوا۔ ایک روز بھاگلپور مین دم لیا اور آفتاب نکلتے نکلتے آج یہان پہونچا۔ تیس برس کا زمانہ ہوا کہ مین نے دن رات بیس گھنٹہ ایک ہفتہ چل کر اسی فاصلے کو پالکی کی سواری پر طے کیا تھا اور جس کام آیا تھا وہ بڑا بیش قیمت اور سخت تھا۔ ریلوے کی حالت اچھی ہے لیکن تمام راستہ مین مین نے دیکھا کہ کاروبار کے اجرا مین بڑی سستی ہے۔ نہ تو مال تجارت کہین دیکھنے مین آیا اور نہ دیسی باشندے آتے جاتے ملے۔ مین نے سنا ہے کہ ہندوستانیون کو اسٹیشنون پر ٹھہرنے کی جگہ نہونے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ مین اسکا خیال کرونگا۔ دریاے جمنا کا پل ایک بڑا بھاری کام ہے لیکن اسکے تیار ہونے مین دو برس کا عرصہ ہے۔ مین کل صبح کو پانچ بجے کے قبل اس شہر کے اردگرد جا کر دیکھونگا کہ کیا کام ہوا اور کیا باقی ہے لشکر کو فن جنگ سکھانے کے لیے یہ مقام نہایت موزون ہے۔ لیکن انگلش سپاہیون کی تندرستی کے حق مین موافق نہین ہے۔ اگر عمدہ بارکین تیار کی جائین تو شاید کچھ حالت بدل سکے۔

مین ریلون کے کثرت سے بنوانے کی بیباکانہ راے نہ دونگا ایسی حکمت عملی سے خزانہ کے متعلق جو دقتین پیدا ہوسکتی ہین مین انکو خوب جانتا ہون۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے مین ہمیشہ کفایت شعاری اور خبرداری کا صلاح کار رہا ہون۔ اور زائد ٹیکس لگانے کے بارے مین میری راے ہمیشہ خلاف رہا کی ہے۔ آپ نے مہربانی سے میرے متعلق جو حالات استفسار کرتا ہین انکا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہون۔ اب میری حالت بہت غنیمت ہے۔ کلکتہ مین میری طبیعت ایک مرتبہ ناساز ہوگئی تھی مین سمجھتا ہون کہ شاید زیادہ کام کرنے سے ایسا ہوا تھا۔ لیکن مین ایسے وقت اپنی جان بچانا مناسب نہین سمجھتا ہون جب اسقدر جو وہ کام رکھا ہوا ہے۔ اور اسقدر پیشتر کا پسماندہ کام باقی پڑا ہوا ہے۔ انتظام ملک کی حالت مین رسل و رسائل کے طے کر دینے سے روپیہ اور وقت کی بھی کفایت ہوتی ہے۔

الہ آباد سے روانہ ہونے کے بعد سر جان لارنس نے مرگنگ کو بڑے غور سے ملاحظہ کیا اور جس وقت وہ میرٹھ مین پہونچے تو وہان ایسے لوگ اور ایسی کہانیان انکو نظر آئی دین جو خاص انکی ذات سے تعلق رکھتی تھین۔ کیونکہ گذشتہ تیس۳۰ برس کے عرصہ سے وہ ان باتون سے مانوس و مربوط ہو رہے تھے۔ اس سے بڑھ کر یہ بات نصیب ہوئی کہ ان لوگون کی صورتین دکھائی پڑین جنکو انھون نے آزمایش کے وقت دیکھا تھا۔ یعنی انکے بھائی ریچرڈ اور سر ہربرٹ ایڈورڈس خصوصاً اور دوسرے اشخاص عموماً باری باری آکر انسے ملے اور اب کلکتہ کی تنہائی اور غم بہت کچھ غلط ہوگیا۔ انھون نے جہان تک ممکن تھا حشم و خدم مین بہت قصر کرکے اس راستہ کو طے کیا۔ یہ امر فوراً مشہور عام ہوگیا اور اخبارات نے کامل طور سے اسپر نکتہ چینی کی۔ لیکن انکے دیکھنے اور خیر مقدم کرنے کا اشتیاق

حص ۱۳۴

اُس صورت سے کچھ کم نہین بلکہ زیادہ ہوگیا۔ اگر اُنھون نے اپنی وضع بدل ڈالی ہوتی اور شل اور گورنر جنرلون کے چند ہزار ہمراہیون کو لیکر دھوم دھام سے شہر مین داخل ہوے ہوتے۔

خود اُنمین تھی ہر طرح کی شوکت — تھی اُنکو نہ کچھ تزک کی حاجت
وقت یہ وہ کس لیے اُٹھاتے — جس طرح کہ عام شاہزادے
چلتے ہین برات ساتھ لے کر — گھوڑے ہاتھی خیام لشکر
خدام رفیق پیدل اسوار — پہنے ہر اک لباس زرتار

۲۹۔ اپریل کو فجر کے وقت کسولی کے کوہستانی اسٹیشن پر مشہور ہوگیا کہ گورنر جنرل پہونچا چاہتے ہین۔ ایک چشمدید گواہ جسکے بیان مین مین بہت کم تراش وخراش کرتا ہون اسطور پر لکھتا ہے۔

پریڈ کے میدان مین سر جان لارنس اپنی پُرانی وضع سے ایک جانور پر سوار چلے جاتے تھے ہر شخص کے دل سے لگی ہوئی تھی کہ کیونکر ایک نظر اُنکو دیکھ لیجیے۔ اور وہ گو کسیقدر سن رسیدہ ہوگیا تھا مگر اُسی طرح کے جان لارنس اب بھی تھے۔ اعلی مرتبہ پانے سے اُنکی وضع مطلق نہین بدلی تھی۔ وہ ایک چھوٹے سے ٹانگھن پر سوار تھے جسکی صورت سے بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ وہ خوب جانتا تھا کہ مجکو کس سوار کے لیجانے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور وہ طرارے بھرتا ہوا چلا جاتا تھا سر جان لارنس جو ایک بھورے رنگ کی صاف ستھری پوشاک پہنے تھے اور پاجامہ عجیب خوبصورتی سے ٹخنون تک چڑھا تھا تیز چلے جاتے تھے اور جو لوگ اتفاق سے راستے مین ملتے تھے اُنکے محبت آمیز سلامون کا جواب دیتے جاتے تھے اور خود سر ہربرٹ اڈورڈس کی قیامگاہ کی جانب چلے جاتے تھے۔ ڈک لارنس اُنکے پہلو مین گھوڑے پر سوار تھے اور ایسا کون شخص تھا جسکو اُن کے ایماندار چہرے کی تمکنت دیکھکر رشک نہ آتا۔ اُنکے بھائی گورنر جنرل ہند اُنکے پہلو مین تھے۔ اُنکے بعد سر ہربرٹ اور دوسرے اشخاص تھے ایک شخص یعنی سر ہنری لارنس البتہ نہین تھے جو اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے کی کوشش مین مارے گئے تھے۔ لیکن اِس کیفیت کو دیکھکر روح تازہ ہوتی تھی اور ایسے لوگ اُس مقام پر شاذ ہی ہونگے جو اپنے دل مین یہ نہ سمجھے ہونگے کہ قطع نظر اِس امر کے کہ کچھ شاہی دربار نہ تھا ایسا کوئی شخص اُس موقع پر نہو گا جو اپنی مناسب جگہ پر نہ رہا ہو۔

سہ پہر کے وقت سر جان لارنس جو اَب تک وہی بھوری پوشاک پہنے ہوے تھے اور کوئی ستارا یا تمغہ غریب سپاہیون کے ڈرانے کے واسطے نہین لگائے تھے پریڈ کے میدان مین نمودار ہوے تاکہ اِس منتخب مقام مین اُن بہادر سپاہیون کو جو اُنکی حفاظت مین سپرد کیے گئے تھے دیکھ سکین کہ اُنکے مکانات وغیرہ کیسے بنے ہین۔ ایک معتمد دوست کی مدد سے جو شل عصا کے اُنکے برابر تھا جان لارنس نے پلٹن نمبر ۹۴ کی چھاؤنی کی بارکون اور ڈیوڑھی کی سیر کی۔ اِس آخری مقام کی سیر کرتے وقت چھاؤنی کے افسران اسٹاف کا بھی ایک معقول مجمع ہمراہ ہوگیا تھا۔

اُنھون نے

عالی گورنری شان کا ظہور مین لفظی ترجمہ کیا گیا ہے — مترجم

انھون نے خود کچھ نہین کہا لیکن دو تازی گشتون کے رہنے کے مکانون کی بابت جن مین برٹش سپاہی اب تک رہتے ہین کچھ یادداشت لکھ لی۔ اسپتال بھی فراموش نہین ہوا اور اسکے بعد وہ اُس جگہ گئے جہان جان لارنس کا نام ہمیشہ عزت کے ساتھ لیا جایا کریگا یعنی اُس اَسایلم کو گئے جو اُنکے شریف النفس بھائی بطور ہبہ کے اپنے ہموطنون کے لیے چھوڑ گئے تھے۔ رات گئے پہاڑی کے اُس طرف جدھر اَسایلم واقع ہے آتشبازی چھوٹی۔ ہنری لارنس مرحوم نے انگلش لڑکون کو شست اور کاہل ہو جانے سے بچایا اس شب جان لارنس تکیہ پر سر رکھنے کے قبل اگر اپنے دل مین یہ سوچتے ہونگے کہ "لارنس بھائیون نے اپنی نسل کے لوگون کے ساتھ کسیقدر بھلائی کی" تو اُنکا یہ سوچنا بہت مناسب تھا۔

شملہ کی سیر ہوا یا کر سر جان لارنس کو گویا تندرستی اور قوت کا نیا پٹہ مستاجری ملگیا اور سر جان لارنس کے دل پر اس امر کا خیال کہ گرمی کے دنون مین وہان گورنمنٹ کی قیامگاہ مقرر رہنے سے سرکاری کامون کے متعلق بڑا فائدہ ہوگا ایسا جم گیا کہ اُنھون نے سر چارلس وُڈ کو نہ صرف اپنے فائدہ کی غرض سے (کیونکہ اُنکو تو ہندوستان آنیکی اجازت بھی اس شرط پر ملی تھی کہ وہ شملہ مین رہا کرین) بلکہ تمام اشخاص متعلقین کے فائدے کی غرض سے یہ تجویز لکھ بھیجی کہ گورنمنٹ کو ہمیشہ ہر سال چھ مہینے شملہ مین بسر کرنا چاہیے۔ یہ خیال پیشتر بھی بہت برسون سے ترقی کر رہا تھا کہ بہت سی باتون کے لحاظ سے کلکتہ اس قابل نہین ہے کہ ہندوستان کی دارالسلطنت مقرر ہو چونکہ وہ ہندوستان کے انتہائے مشرقی سرحد کے کنارے بنگال کے جاتے ہوئے میدان مین کثیف دریاؤن کے ایک جال کے اندر جہان ہمیشہ آندھیان اور طوفان اور وبا آیا کرتی تھی واقع ہے کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ وہان چھ مہینہ تک کا رہنا مثل اسکے خیال کیا جائے کہ یورپین لوگون کا وہ حمام ہے اور اُن مین سے جو لوگ کام کرنے کے خواہشمند ہون اُن سے بھی نصف قوت کا کام ہو سکے۔ یہ بات عرصہ سے کہی جاتی ہے کہ بنگال مین جو سپاہ تعینات ہے اُنمین سے ۶۵ فی ہزار سپاہی گویا موت کے منھ مین رکھے ہوئے ہین۔

ہندوستان مین ایک گروہ ہمیشہ ایسا رہا جو بمبئی کو اُسکی قدرتی دارالسلطنت خیال کرتا تھا۔ لارڈ کیننگ نے ارادہ کیا تھا کہ اپنا صدر مقام وسط ہند کے کسی مقام مین لاکر قائم کرین اور "کمپٹیشن والا" کے نام سے جو چٹھیان چھپی تھین اُنکے مشہور راقم نے بڑے شد و مد سے جبلپور کو دارالسلطنت قرار دینے پر بحث کی تھی۔ لیکن مفوضہ حقوق کے محفوظ رہنے کا گمان ایسا قوی تھا کہ یہ مسئلہ اس مرتبہ پھر ملتوی ہی رہ گیا اور ظاہرا سر جان لارنس نے خیال کیا کہ کلکتہ کے مقابلہ مین دوسرے شہرون کو دارالسلطنت قرار دینے پر جو اعتراضات کیے جاتے تھے اُس قسم کے بعض اعتراضات اُنکی تجویز کے خلاف بہت قوی پیش کیے جاینگے۔

۳۰- مئی شملہ ۱۸۶۴ع۔

مین آپ سے اس امر کے متعلق استفسار کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ اگر گرمی کے دنون مین گورنر جنرل اور اُنکی کونسل

ص ۲۲۴

ہر سال شملہ مین آیا کرے تو اس تدبیر کے متعلق آپ کیا خیال کرتے ہین - اگر دارجیلنگ تک ریل ہو جاسکے تو گورنر جنرل اور کونسل
اس زمانے مین اُسی مقام تک جاسکتی ہے لیکن بمقابلہ اُن وسائل کے جو ویسی کوہستانی مقامون پر مہیا ہوسکتے ہین مکانات کی
زیادہ ضرورت ہوگی اور کلکتہ سے نقل کرنے کی حالت مین اگر ہم سب لوگون کو جانا ہوگا تو بہتر ہے کہ ایک مقام قرار پاسکے تاکہ
جس جس عمارت کی ضرورت ہو اُسی جگہ تیار ہو جائے - اگر آپ کی راے اس تجویز کے خلاف نہو تو میرے نزدیک شملہ
سب سے عمدہ جگہ ہے - اب بھی کلکتہ سے چھ روز مین ہم شملے پہونچ سکتے ہین اور جسوقت انبالہ تک ریل ہو جائیگی تو چار ہی روز کا
سفر باقی رہ جائیگا - شملے مین جہان یہ بات ہے کہ وہان کی آب و ہوا نہایت عمدہ ہے اور اُس کے گرد نواح کے باشندے پابند قانون
اور بیدار ہین وہان یہ بھی ہے کہ مقام مذکور سے مغربی و شمالی پنجاب اور مغربی سرحد کی نگرانی کے لیے وہ مقام نہایت ہی موزون ہے
گورنر جنرل مع اجلاس کونسل چھ مہینے تک یہان اور چھ مہینے تک کلکتہ مین رہ سکتے ہین - اور مین سمجھتا ہون کہ تبدیلی دارالسلطنت کے
مسئلہ کا یہ بہترین حل ہے - کلکتہ کے باہر میرے نزدیک شملے کے سوا اور کوئی ایسا مقام تمام ہندوستان مین نہین ہے جو
ہندوستان کی دارالسلطنت ہونے کے لیے اس سے زیادہ موزون ہو - الہ آباد آگرہ دہلی وسط ہند انمین سے کوئی ایسا مقام
نہین ہے جو شملے کے برابر مفید ہو سکے - لیکن جسوقت ایسا کیا جائیگا کہ چھ مہینے شملہ مین گورنمنٹ منتقل ہو آیا کرے اور کلکتہ
اُسی طرح دارالسلطنت رہے تو ہمین بہت سے فائدے مقصود ہین -

اس انتظام کے بعد شاید بہترین طریقہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند پونا کو منتقل کر دی جائے یہ ایک صحت بخش مقام ہے اور اصل مین گویا
سمندر کے کنارے ہی واقع ہے یعنی وہ سمندر سے صرف ۸۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے اور بمبئی سے بذریعہ ریل کے ملا ہوا ہے لیکن مین
اس انتظام کو پسند نہین کرتا اگرچہ پونا اپنے مقام پر واقع ہے جہان انگلستان سے آمد و رفت بہت عمدہ طور سے قائم رہ سکتی ہے لیکن بلحاظ ان کے
دیکھئے تو وہ بالکل ایک گوشے مین واقع ہے - پونا اور اصل برٹش مقبوضات ہند کے مابین راجپوتانہ کی ریاستین اور ملک ... گویا
ایک بڑی بھاری سد ہے - جوش و خروش کے زمانے مین بلندی ہند سے آمد و رفت بالکل منقطع ہو جائیگی - پونا مین جو گورنر جنرل ہوگا
وہ اصل ہندوستان مین وہ لامعلوم رہیگا - لیکن جو گورنر جنرل چھ مہینے کلکتہ مین اور باقی چھ مہینے شملے مین رہیگا وہ اصل مقبوضات مین
بخوبی ظاہر اور معلوم رہیگا - کلکتہ سے شملے تک خاص خاص فوجی چھاونیون کی ایک قطار واقع ہے جو دو خوش مقامون کو ایک مین
ملا سکتے ہو سکتے ہے اور تمام درمیانی ملک کو سنبھالے ہوے ہے -

مین نے اس خط کو بہت سی ایسی باتون کے تحریر کرنے کی نظر سے شروع کیا تھا جو زیادہ تر خاص میری ذات سے
تعلق رکھتی ہین لیکن اب تک اسی امر کے متعلق لکھتا رہا کہ گورنمنٹ قائم کرنے کے لیے بہترین مقام کون ہے - فی الجملہ میری راے
یہ ہے کہ گورنر جنرل ہر حصہ تک کونسل سے جدا نہ رہے جسمین سرکاری کامون کے انجام ہونے کے متعلق بڑا فائدہ متصور ہے
جہان تک مجکو اپنی ذات خاص کا لحاظ ہے وہان تک تو مجکو یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ مین بلا کونسل بیرونی ملک کو جاؤن
لیکن مین نہین خیال کرتا کہ سواے بعض حالات خاص کے اس انتظام سے سرکار کا فائدہ متصور ہے - پریسیڈنٹ کونسل

سلطنت کے تمام کاروبار کو قرار واقعی چلانے کے لیے کافی اثر کمتر پہونچا سکیگا اور ایسے گورنر جنرل چند ہی باتیں ایسے ہونگے جو ہر ایک ضروری امر کو تنہا تجویز کر سکیں۔ گورنر جنرل کو بطور قاعدہ کلیہ اس بات کا میلان ہوگا کہ ایسے معاملات کو وہ اُس وقت تک ملتوی رکھے جب تک کوئی راستہ دکھائی دے اور وہ کونسل منعقد کرے اور پھر اگر وہ ایسے معاملات کو تجویز کے لیے کونسل میں بھیجے تو وہاں متناقض رائیں ظاہر ہونگی پس فی الجملہ میرے نزدیک سب سے عمدہ طریقہ یہی ہے کہ گورنر جنرل اور کونسل ایک جگہ رہے۔

اور اب میں اپنا ذاتی حال لکھتا ہوں۔ میری کیفیت یہ ہے کہ میں اُس بات کو بھولا نہیں ہوں جو انڈیا آفس میں آپ نے میرے رخصت ہوتے وقت مجھ سے کہی تھی۔ میں اُسوقت سمجھا تھا کہ آپ کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہاں کی آب و ہوا مجھسے برداشت نہو سکے تو آپ منتظر رہینگے کہ اُسکی بابت میں آپ کو اطلاع دونگا۔ اب میں اس امر کے بیان کرنے کا پابند ہوں کہ میں چھ مہینے سے زیادہ عرصے تک ہر سال کلکتہ میں قیام کر کے کام نہیں کر سکتا ہوں۔ کلکتہ کی آب و ہوا بہت خراب ہے۔ میرے نزدیک وہاں کی آب و ہوا قریب قریب وبائی ہے یا بہر حال میرے لیے تو ویسی ہی ہے میں وہاں زیادہ علیل نہیں رہا لیکن کامل طور سے تندرست بھی نہیں رہا۔ اور جیسی جیسی گرمی بڑھنے لگی اُسی طرح میں زیادہ مبتلا ہونے لگا جس طریقے سے میں سمجھتا ہوں کہ کام کو انجام کرنا چاہیے اُسی طریقہ سے کام ہو سکتا ہے اور مناسب طور پر کام انجام کرنے کا وہی ایک طریقہ ہے۔ میں چھ بجے صبح سے کام شروع کرتا ہوں اور درمیان میں آدھ گھنٹہ ناشتے کے لیے توقف کر کے ساڑھے پانچ بجے شام تک میں اپنی ڈسک پر بیٹھا رہتا ہوں اور برابر شدت محنت جہاں تک کہ مجھ سے ہو سکتی ہے کرتا رہتا ہوں۔ بوقت ضرورت بگھی یا گھوڑے کی سواری سے اُترنے کے بعد پھر کام شروع کر دیتا ہوں لیکن یہ بات بعض خاص صورتوں میں ہوتی ہے۔ اب (جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے) کلکتہ کی عمدہ ترین آب و ہوا میں چھ مہینے تک ایسا کرنا غیر ممکن ہے پس اگر آپ سرکاری کاموں کے فائدے کے اِس قسم کے کسی انتظام سے جیسا کہ میں نے تجویز کیا ہے اتفاق رائے کرنا بہتر سمجھتے ہوں تو میں خوشی سے ہندوستان میں ٹھہرا رہونگا۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو میں اپنے عہدے کو چھوڑ کر آیندہ مارچ یا اپریل کے مہینے میں ولایت چلا آؤنگا۔ مجھکو امید ہے کہ آپ اِس معاملہ کی تجویز بالکل بیلاگ وجوہات پر کیجیے گا اور اِس بات کا یقین فرمائیے گا کہ اسمیں میں بہت خوش رہونگا۔ میں نے ڈاکٹر ہیتھ آوے اپنے پرائیوٹ سکرٹری اور ڈاکٹر فارکوہر طبی مشیر دونوں سے یہ کہدیا ہے۔ یہ دونوں لائق شخص ہیں اور میری جسمانی حالتوں کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب اور دہلی علی الخصوص پنجاب کے لوگ اِس بات کو پسند نہ کرینگے کہ میں جنوبی ملک کو بغیر اُن لوگوں کی ملاقات کیے ہوئے چلا جاؤں۔ اگر آپ کو کوئی عذر نہو تو میری تجویز ہے کہ کونسل اکتوبر کے مہینے ہی سے کلکتہ چلی جائے۔ میں لاہور چلا جاؤں اور وہاں ملک کے تمام سرداروں کا جنمیں سے ہر شخص کو میں بذات خاص جانتا ہوں ایک دربار کروں بعد اسکے دہلی اور وہاں سے کلکتہ جاؤں اور کلکتہ میں یکم نومبر تک پہونچ جاؤں۔ میری زوجہ کی خواہش ہے کہ اگر میں ہندوستان میں رہا تو موسم سرما

وہ یہان چلی آئین — پس اگر آپ مہربانی کرکے اُس امر کے متعلق جو آپ مسئلہ کلکتہ کے بارے مین تجویز کرین دو سطرون سے انکو براہ راست مطلع کرتے تو مین بہت مشکور ہوتا — چند لفظین کافی ہونگی کیونکہ مین انکو آپ سے خبر پانے کے لیے تیار کر رکھونگا — مین جہان تک ممکن ہوا اس امر کی یادداشت آپ کے پاس بھیجدونگا کہ کونسل گورنر جنرل کے یہان آنے مین کسقدر خرچ ہوتا ہے — اگر یہ انتظام مقرر ہوتا تو آیندہ برسون کے لیے خرچ بہت کم ہو جاتا کیونکہ ہم جنوبی ملک کے جاتے وقت بہتیرا عملہ وہین چھوڑ دیتے —

ص ۴۳۵

اِس چٹھی کے عام مقصد یعنی اِس امر سے سر چارلس وڈ نے بالکل اتفاق کیا کہ گورنمنٹ کا گرمی کے دنون مین کوہستان کو منتقل ہو جانا بہت ضرور ہے — بطور معمول کونسل کو گورنر جنرل کے ساتھ رہنا چاہیے اور گورنر جنرل کو وقتاً فوقتاً ملک کے مختلف حصون مین اپنے کو ظاہر بھی کرنا چاہیے علی الخصوص لاہور اور دہلی مین مجوزہ دربارون کو منعقد کرنا چاہیے — لیکن اِسکی جوابدہی اپنے ذمہ لینے مین تامل کیا کہ ہر سال چھ مہینے تک ہمیشہ مقررہ طور پر شملہ دارالسلطنت رہا کرے اور یہ امر حق بجانب تھا — سر چارلس وڈ لکھتے ہین کہ —

خیال کیجیے کہ اُس صورت مین معاملات کی کیا کیفیت ہوتی اگر غدر شروع ہونے کے زمانے مین لارڈ کیننگ شملہ مین ہوتے — وہ بالکل علیحدہ ہو گئے ہوتے — یہ ممکن تھا کہ آپ اور وہ دونون ملکر پنجاب اور بالائی ہند کا انتظام کر لیتے لیکن مین نہین سمجھتا کہ کلکتہ کے لوگ اِس غدر مین امن و امان سے رہ سکتے — اسواسطے مین یہ کہنے پر آمادہ نہین ہون کہ آیندہ ہمیشہ کے لیے اِس قسم کا انتظام حرف بحرف قائم رکھا جائیگا — اگر یہ ضرور ہو کہ گورنر جنرل مع اجلاس کونسل ہر سال کلکتہ کے باہر جایا کرین تو ایک بات یہ بھی پیدا ہوتی ہے کہ آیا وہ دارجیلنگ یا اِسی طرح کے اور کسی مقام کو کیون نہ جایا کرین جہان سے ایک روز مین پھر کلکتہ آسکتے ہون اور دارالسلطنت سے بالکل علیحدہ نہو سکتے ہون — خاص آپکے بارے مین مجکو اِس امر کے کہنے کی کوئی وقت نہین معلوم ہوتی کہ آپ مع کونسل یا تنہا چھ مہینے کے لیے بڑی خوشی سے جا سکتے ہین اور اسواسطے شملہ مین جا کر آپ بفراغت رہ سکتے ہین — اگر آیندہ موسم گرما مین آپ مدراس اور کوہ نیلگری مین یا دارجیلنگ یا ہمارے جدید مقبوضات بھوٹان کو دیکھنا اور وہان سے پھر شملہ کو واپس آنا چاہتے ہون تو مجکو اِسمین کسی طرح کا عذر نہین ہے — مین لیڈی لارنس کے دیکھنے کی کوشش کرونگا — لیکن مین نہین سمجھتا کہ مین نے جو کچھ لکھا ہے اُس سے آپکے ولایت آنے کی ضرورت ہوگی بشرطیکہ آپ اُسی طرح کے تندرست ہین جیسا کہ اب تک مین آپکو سمجھتا آتا ہون — اور مین اِس بات کو بہت پسند کرتا ہون کہ آپ وخانی کل کی طرح نصف قوت سے کام کرتے رہین بجاے اِسکے کہ آپکے بدلے اور کوئی شخص مقرر کیا جائے —

سر جان لارنس نے اپنے جواب مین شملہ کے مقامی فوائد کا نہایت دلچسپ حال اسطور سے بیان کیا اولاً تو مجکو آپکے نہایت ہی محبت آمیز خط کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسکا مین انتہا درجہ کا شکرگزار ہون —

اسمین شک نہین کہ جس قسم کے تبادلہ کی مین نے تجویز کی ہے وہ ایک بڑا بھاری امر ہے اور اُسکے واسطے بہت غور و فکر کی ضرورت ہے۔ لیکن مین یہ بھی نہین خیال کرتا کہ اُس سے بہتر انتظام ممکن ہے۔ بیس برس پیشتر گورنر جنرل کو جو کام کرنا پڑتا تھا اب اُس سے سہ چند بلکہ چہار چند مشکل ہے اور زیادہ تر وہ مشکل طور کا ہے۔ کلکتہ مین رہ کر آپ کے گورنر جنرل اور کونسل گرمی کے دنون مین ہرگز اُسکو انجام نہین کر سکتی۔ جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے زیادہ سے زیادہ محنت کرنے کی حالت مین نصف کام ہو سکتا ہے . . . سپریم گورنمنٹ کے لیے یہ جگہ تمام کوہستانی مقامات سے مجکو بہتر معلوم ہوتی ہے۔ مین کہہ سکتا ہون کہ یہان رہنا بمنزلہ اسکے ہے کہ کوئی شخص ایک پانون پنجاب مین اور دوسرا ممالک مغربی و شمالی مین رکھکر کھڑا ہو۔ یہان آپ ایک تربیت پذیر آبادی کے قریب رہینگے اور ادھر بھی اپنا اثر پہونچا سکین گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمام جنگجو قومین جنپر ہمارے خاص ہموطن سپاہیون کو مستثنیٰ کرکے ہندوستان کی حکومت منحصر ہے ہمارے چارون طرف رہینگی۔ اسمین شک نہین کہ یہان رہ کر دارالسلطنت سے علحدہ ہو جانے کا کھٹکا ہے۔ لیکن اسپر بھی ریلوے اُس خطرہ کو کم کیے دیتی ہے۔ اِس زمانے مین آپ کو زیادہ ہندوستانی فوج کا کھٹکا نہین ہے۔ ہندوستان کے اِس حصہ مین آپ کو جو کچھ خطرہ ہے وہ اصل مین آپ کے گرد رہیگا۔ پس آپ کا گورنر جنرل اگر اُسکو کچھ تمیز ہوگی تو ایسے مقام پر رہیگا جہان خطرہ پیدا ہونے کی پہلی ہی علامت معلوم کریگا اور جسوقت یہ معلوم ہو جائیگا تو اُسکا علاج بخوبی کر سکیگا۔

دوسرا امر جو سر جان لارنس کی چٹھیون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسپر وہ اُس زمانہ مین بہت توجہ کرتے تھے "مالگزاری اراضی کی سبکدوشی" اور اُسکی جگہ استمراری بندوبست کے اجرا کا مسئلہ تھا۔ یہ معاملات بدرجۂ غایت ضروری تھے لیکن بدقسمتی سے معمولی انگلشمین اُن سے انکار کرتے تھے سبکدوشی ٹکس اراضی کے بارے مین بعض سببون سے جنکے بیان کرنے کی اِس مقام پر مجھے حاجت نہین ہے اُنکی رائے خلاف تھی۔ بندوبست استمراری (یعنی اِس بات کا بندوبست کہ اراضی کے خراج کی بابت گورنمنٹ کے مطالبہ کی تعداد محدود ہو جائے) کی توسیع کے بارے مین اُنھون نے بڑے وصف اور بڑی دوراندیشی کی تائید کی۔ اُنسے بڑھ کر اِس بات کا معترف کوئی نہ تھا کہ پہلے پہل بنگال مین جب بندوبست استمراری جاری ہوا تو اچھی طرح سے تحقیقات اور دوراندیشی کرکے نہین جاری ہوا۔ جن لوگون نے اُسکو جاری کیا اُنھون نے اُسی طریقہ سے جاری کیا جس سے اُس زمانہ کے مدبر لوگ واقف اور ماہر تھے یعنی جس طریقہ سے انگلستان مین یہ رواج ہے اس وجہ سے اُن کسانون کے حق مین بڑی ناانصافی ہوئی جنکو حق ملکیت یعنی حق متنابضت حاصل تھا اور اُس زمانے مین جو فریاد و زاری بلند ہوئی تھی وہ ایک ہی سلطنت کے مختلف حصون مین نامساوی طور پر ٹکس لگنے سے برابر جاری رہی۔ مثلاً ۱۸۶۳ء مین اندازہ کیا گیا تھا کہ بنگال سے جسکی زرخیز زمین کا رقبہ ۲۸۰۰۰۰ مربع میل اور آبادی ۴۱۰۰۰۰۰۰ ہے صرف ۸۰۰۰۰۰۰ پونڈ سالانہ مالگزاری سرکار کو وصول ہوتی تھی اور مدراس سے

ص ۴۲۵

جسکی زرخیز زمین کی تعداد اسکی نصف اور آبادی نصف سے کچھ زیادہ تھی ۶۰۰۰۰۰ پونڈ سے کم نہین لی جاتی تھی یا اِس امر کو یون کہیے کہ جو جمع اُس وقت بخوبی سنگین تصور کی جاتی تھی جب زمین کی حالت بالکل ناقص تھی وہ اب جس وقت مناسب طور سے زمین کا تردد ہونے لگا تھا بمقابلہ سابق کے بہت ہی کم پائی جاتی تھی اور اِس سبب سے سرکار کا نقصان ہوتا تھا - اِن باتون کے خیال سے سر جان لارنس ابتدا مین بنگال کے قاعدہ کے بالکل ہی خلاف تھے اور ممالک مغربی و شمالی کے قاعدہ کے اُسی طرح طرفدار تھے - اِس آخری انتظام کے بموجب مالگذاری کی تشخیص بیس بیس اور تیس تیس سال کی طویل مدتون تک کے لیے کم شرح سے ہوئی تھی لیکن بعد انقضاے مدت مذکور تشخیص مذکور مستوجب ترمیم اور اضافہ لگان کے قرار دی گئی تھی اور وہ یہی طریقہ تھا جس سے پنجاب کے انتظام مین اُنکو ایسی نمایان کامیابی حاصل ہوئی تھی - لیکن اور سرکاری افسرون کی طرح وہ اسقدر ایسا نہ طریقہ کے پابند نہین تھے کہ جو بات ایک جگہ ہوئی وہ سب جگہ رہے اُنکو اِس بات مین ذرا بھی خوف نہین تھا کہ جب کسی امر کے تبدیل کرنے کی وجہ پائی جاتی ہو تو اُسکو بدل دین - اُنھون نے دریافت کیا کہ بنگال مین جو غلطیان سرزد ہوئی تھین اور جس ناانصافی کا ہم لوگون سے ارتکاب ہوا تھا اُسمین استمراری بندوبست کا کوئی لگاؤ نہین تھا بلکہ جن لوگون نے اُسکو جاری کیا تھا اُنھین کی جہالت اور لاپروائی تھی - وہ جانتے تھے کہ ترمیم جمع مین سرکار کا صرف اور رعایا کی پریشانی بڑھتی ہے - عوام الناس جسوقت مرفہ حال اور خوش ہون تو ملک کے سنبھالنے کے لیے جنگی فوج کی ضرورت کم ہوتی ہے اور سب کے بعد یہ کہ کاشتکارون کو جس وقت معلوم ہوگا کہ اصلاح اراضی کے متعلق جو محنت وہ کرینگے اُسکا فائدہ اُنکو پہونچیگا تو اُسکو اِس محنت کرنے کا موقع دینے مین بے انتہا فائدہ متصور ہے - ان وجہون اور اسی طرح کی اور وجہون سے سر جان لارنس خواہشمند تھے کہ بنگال مین جو غلطیان ہوئین اُن سے دوسرے مقامات مین احتراز کیا جائے اور جہان تک ممکن ہو خاص بنگال مین بھی اُنکی ترمیم کی جائے اور بندوبست استمراری کے فوائد ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب کی اُن تمام ریاستون مین پہونچائے جائین جنکی دو ثلث زمین مزروعہ ہوگئی ہے - اُنکے خیالات پر عمل نہین کیا گیا لیکن جن تحریرون مین اُنھون نے اِن باتون پر زور دیا ہے وہ بہت وقیع سمجھی گئی ہین - اور ذی عقل اشخاص ہند کی آرا کا جب اندازہ کیا گیا تو کثرت راے اُنھین کے موافق پائی گئی - قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ عرصہ گذرنے کے قبل ہی بنگال مین اُن خرابیون کے خلاف جو خود ہم نے پیدا کی ہین بہادرانہ تدبیرین جاری کی جائین - اِس طور پر وہ امر جو تمام چیزون سے بڑھکر سر جان لارنس کے مرغوب طبع تھا حاصل ہو جائیگا - کیونکہ رعایا کی ایک ایسی حیثیت ہو جائیگی جو حقاً اُنکو حاصل ہے اور جو زمانہ سلطنت سے مختلف دیسی فرمانروایون کے وقت مین اُنکو حاصل رہتا آیا ہے -

ص ۲۴۴

۱۶۱

اور اسور جنکو سر جان لارنس کی چٹھیان ظاہر کرتی ہین کہ گرمی کے دنون مین بمقام شملہ اُنہین درپیش تھے
اور جنکی تجویز وسیع خیال سے اُنھون نے کی کاٹھیاوار کی حالت مع اُسکے بیشمار خود مختار سردارون اور مدتون کی
بدانتظامیون کے اور ہندوستان مین انگلش فوج کی تخفیف جہان تک باحتیاط حفاظت ملک ممکن تھی دیسی
سپاہیون کی تنخواہ کا اضافہ بنگال کی مالگزاری کا اہم جھگڑا اور میسور کی جانشینی کا مسئلہ جسکا زیادہ حال آگے
بیان کیا جائیگا بھاولپور کی بدانتظامی اور انگم ٹیکس کا عیب وہنر جو اُسوقت اور اُس زمانے کی ایک مدت بعد تک
بڑا بھاری قضیہ رہا یہ اور اسی طرح کی دوسری باتین تھین۔ لیکن ایسے معاملات اور اسی قسم کے دوسرے امور سے متعلق
جو کچھ اُنکا خیال تھا بخوف طوالت مین اُنکو ظاہر کرنے سے معذور ہون۔

حضور ملکہ معظمہ کو اپنی سلطنت کے سب سے بڑے ملک مقبوضہ کا ہمیشہ جو خیال رہا اور اب تک ہے اُسکو
حضور ممدوحہ نے اُس ملاقات مین جو اُنکے نائب اور وائسرائے کی روانگی ہندوستان کے قبل ہوئی تھی
سر جان لارنس پر بڑے تحکم سے ظاہر کردیا۔ لاہور کے دربار اعظم مین جسکا ذکر آیندہ باب مین آئیگا اُنھون نے
سرداران موجودۂ دربار سے بیان کیا کہ "اس موقع پر حضور ملکہ معظمہ نے بڑی گرمجوشی سے کہدیا تھا کہ تم پر فرض ہے
کہ ہماری کُل مشرقی رعایا کا خیال رکھنا"۔ اور اس لحاظ بلکہ مادری خبرگیری کو اُسی ملکانہ طریقہ سے منجملہ
اُن چٹھیون کے جو وقتاً فوقتاً اُنکی وائسرائی کے زمانے مین اُنکے پاس آیا کین ایک چٹھی مین حضور ممدوحہ نے
پھر جان لارنس پر ظاہر کردیا۔ حضور ممدوحہ کی پہلی چٹھی سے ایک اُس قسم کی دلی محبت مترشح ہوتی ہے جو آپ
اپنی نظیر ہے اور اُس سے شاہزادۂ البرٹ کی واقفیت معاملات ہند کا حال جسکو مین اوپر بیان کرآیا ہون
اور جو رائے سر جان لارنس نے شاہزادۂ مرحوم کے بارے مین قائم کی تھی عیان ہو جائیگی۔

آزبرن ۲۶۔ جولائی سنہ ۱۸۶۴ع۔

حضور ملکہ معظمہ کی خواہش اور منشا تھا کہ اس زمانہ کے بہت قبل سر جان لارنس کی چٹھی مورخہ ۱۲ جنوری کی
رسید کا اظہار اِس امر کے اعتراف کے ساتھ کیا جاتا کہ حضور ممدوحہ کی سلطنت وسیعۂ ہند کی کیفیت کے حالات
بہت اطمینان کے قابل ہین۔ حضور ممدوحہ کو افسوس ہے کہ سر جان لارنس نے پھر کچھ نہین لکھا لیکن حضور ممدوحہ کو
امید ہے کہ سر جان لارنس کی زبانی اُن مختلف مقامات کا احوال سُنین جہان کی اُنھون نے سیر کی ہے اور رعایا
اور ملک کی حالت معلوم کی ہے۔ حضور ممدوحہ کو یقین ہے کہ سر جان ہر مقام پر اِس بات کو ظاہر کرینگے کہ حضور ممدوحہ
ہر مقام پر اپنی رعایائے ہند کے ساتھ دلی محبت کا اظہار فرماتی ہین اور اِس سے دوچند خیال اس وجہ سے فرماتی ہین
کہ اُنکے پیارے اور نامدار شوہر ہندوستان سے کسقدر الفت رکھتے تھے اور جس امر سے اُس وسیع سلطنت کی ترقی
متصور ہوتی تھی اُسمین برابر مشغول رہتے تھے اور ہندوستانیون کی بہبودی اور اُنکے ساتھ مہربانی اور انصاف سے

حصہ ۴۲۹

سلوک کرنے کا کس درجہ شاہزادۂ ممدوح کو خیال تھا۔ حضور ملکہ معظمہ اِس امر کو ایک مقدس وصیت تصور فرماتی ہین اور چاہتی ہین
کہ اُنکے پیارے شوہر نامدار پر حضور ممدوحہ کی رعایاے ہند الفت سے نظر کرے۔ آخر مین حضور ممدوحہ سر جان لارنس کی
تندرستی اور بہبودی کے متعلق ہر ایک خواہش ظاہر فرماتی ہین۔

سر جان لارنس نے اپنی کونسل کے نصف سے زیادہ ممبرون اور اپنے تمام لفٹنٹ گورنرون اور چیف کمشنرون
کے ساتھ مین نہایت عمدگی سے اپنے کام کو انجام کرنے کے لائق اپنے کو پایا۔ اِس عام اتفاق کے مستثنیات خاص
کمانڈر انچیف سر ہیو روز اور گورنر بمبئی اور سر بارٹل فریر تھے۔ اِن دونون نامی گرامی آدمیون کی وہ بہت قدر
کرتے تھے اور سر بارٹل فریر کے وہ اپنے دل مین اس بات کے لیے مشکور بھی بہت تھے کہ غدر کے زمانے مین
اُنھون نے سچے دل سے مدد دی تھی۔ لیکن ان تینون آدمیون کی نرالی خاصیتین ایسی نمایان تھین کہ سرکاری
امور کے متعلق باہم گر برابر اختلاف ہی رہا۔ تا آنکہ سر ہیو روز کا اختلاف اُسوقت فرو ہوا جب ۱۸۶۵ء مین اُنکی جگہ
سر ولیم منسفیلڈ مقرر ہوے اور سر بارٹل فریر کا اختلاف اُسوقت رفع ہوا جب مارچ ۱۸۶۷ء مین وہ تیس برس کی
محنت شاقہ کے بعد ہمیشہ کے لیے ہندوستان سے رخصت ہوے گو اُنکو کیسی ہی ناکامی کیون نہ حاصل ہوئی ہو
(اور یہ ناکامیان ایسی تھین جو دوسرے بڑے عہدون مین اِس سے بھی زیادہ نمودار طریقون پر ظاہر ہوئین) لیکن
اُنھون نے ایسا انتظام کیا تھا کہ ہر درجہ کے لوگ اُنسے محبت کرنے لگے تھے اور دکن اور ستارا اور سندھ اور
کلکتہ اور بمبئی مین نہایت نمودار اور بیغرضانہ طور پر اُنھون نے سلطنت کی خدمتین انجام دی تھین۔

عہدہ کی عمدہ حالتون مین بھی (باعتبار اِس امر کے کہ فطرت انسانی کا اثر سب جگہ برابر ہے) ہندوستان ایسے
ملک مین یہ امر بہت دشوار ہے کہ گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف اتفاق سے کام کر سکین۔ جب تک طرفین مین
بیحد بُردباری استقلال اور سمجھ نہو اُسوقت تک یہ بات غیر ممکن ہے۔ فوج کا تیار کرنا کمانڈر انچیف کی خاص
خدمت ہے اور تقسیم فوج تنخواہ فوج اور اِسی طرح کے اور صدہا امور مین جنکا کمانڈر انچیف کو دل سے لحاظ رکھنا چاہیے
سول گورنر کو نہ کہ کمانڈر انچیف کو اعلیٰ افسر رہنا چاہیے۔ لیکن یہ اکثر واقع ہوا ہے کہ کمانڈر انچیف اپنے قیام کی
اِس ضروری شرط کے اعتراف کو سہو کر گئے ہین۔ سول حاکم کو جو اختیار حاصل ہے اور جسپر کمانڈر انچیف کا قیام
منحصر ہے اُسکو اِس عہدہ دار نے مداخلت بیجا تصور کیا ہے۔ اگر یہ اختیار نہوتا تو ہندوستان فوجی سلطنت
خود مختاری کا پابند ہو جاتا اور یہ دستور اِس قسم کا ہے جو بہت سی خود مختار سلطنتون حتی کہ روس مین بھی
جائز نہین رکھا گیا ہے۔ اِسی وجہ سے جو ضرر رسان تعلقات گورنر جنرلون اور صاحبان کمانڈر انچیف ہند کے
مابین رہے ہین اور جو دونون کے قوی المزاج ہونے سے لارڈ ڈلہوسی اور سر چارلس نیپیر کے مابین بڑے
نمایان طور پر رہے تھے اِس زمانہ مین بھی ظاہر ہوے۔ سر جان لارنس کی وائسرائی کی کوئی تواریخ

اُسوقت تک کامل نہین ہوسکتی ہے جبتک اسطرح سے کہ اُس اختلاف کا ذکر نہ کیا جائیگا جو سر جان لارنس اور سر ہیو روز کے مابین رہا تھا اور جیسا کہ مین نے مشکلات پنجاب کا تذکرہ کیا تھا اُسی طرح مین نے تجویز کیا ہے کہ یہ امر بھی سر جان لارنس ہی کی تحریرات پر موقوف رکھون - اس کل خط کتابت کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ شاہی خزانے کی حالت نہایت ہی غیر قابل اطمینان تھی اور ظاہر خزانے مین اُس کمی کے پیدا ہونے کے آثار معلوم ہوتے تھے جو باوصف سر جان لارنس کی تمام کوششون کے منجملہ پانچ برس کے آنکے ایام ملازمت کے دو سال سے منسوب ہوسکتے تھے پس جو شخص ہاتھ مین تلوار لیے تھا وہ سواے اسکے کچھ نہین کرسکتا تھا کہ کفایت شعاری کو بمجبوری تسلیم کرے اور جسکو صاف صاف معلوم ہوتا تھا کہ اگر ٹکس کچھ بھی بڑھایا گیا تو ملک اُسکا متحمل نہوسکیگا -

سر جان لارنس کو جولائی سنہ ۱۸۶۶ع مین سر جان لارنس نے لکھا کہ

مین دیکھتا ہون کہ سر ہیو روز کے ساتھ معاملات کا چلانا میرے لیے ایک بڑی قیامت ہے - وہ ہرگز ایک اچھے کارباری آدمی نہین ہین اور وقتاً فوقتاً وہ ایسے معاملات پیش کرتے رہتے ہین جو بیشتر کے طے شدہ ہوتے ہین اور بحث مباحثہ اور تاخیر بے انتہا ہوتی ہے وہ چاہتے ہین کہ دہلی اور لاہور مین فوجی چھاؤنیان نہ رہین اور یہ دونون باتین خارج از بحث ہین مین موجودہ انتظام تقسیم افواج مین کوئی تبدیلی کرنا نہین چاہتا ہون جو حفظان صحت کے اعتبار سے بدرجۂ غایت ضروری نہین ہے اور جن مقامات کو یہ چھاؤنیان منتقل کرنے کو کہی جاتی ہین ملکی اعتبار سے بھی وہان اسکی ضرورت نہین ہے - جو مقامات تندرستی کے اعتبار سے چھاؤنی کے لائق نہین ہین اور وہان چھاؤنیان ہین انکی تعداد جہانتک ممکن ہے مین کم کردونگا - اور اس اصول کے کام کرنے مین بھی خرچ بہت پڑیگا - سر ہیو روز یہ بھی چاہتے ہین کہ پیادون کی کل رجمنٹین کوہستانی مقامون مین تعینات کی جائین .... - کمانڈر انچیف کی پہلی تحریر سے آپکو اس بات کی ایک مثال معلوم ہوجائیگی کہ ہز ایکسلنسی کے کام کرنے کا کیا طریقہ ہے - وہ قریب قریب انتظام ملک کے ہر صیغہ کو دوڑتے ہین اور بلا واقفیت کامل اپنی مرضی مطابق چلے کرتے ہین - یہی طریقہ کونسل مین بھی آنکے کام کرنے کا ہے - ہمارے یہان کی بحثین انتہا سے زیادہ دقت طلب اور طول طویل ہوجاتی ہین - ہمکو ایک ہی قسم کی تفصیلات اور انتظامات پر ہر بار نگاہ کرنا پڑتی ہے ....

دوسرے موقع پر وہ حسب صراحت ذیل تحریر کرتے ہین -

ہماری تمام فوجی چھاؤنیون کی کارروائیان ناقص پڑی ہوئی ہین جسکی وجہ کچھ تو یقینی طور سے اس بات کا دریافت نہوسکنا ہے کہ آیا انمین اکثر قائم رہین یا نہ رہینگی اور کچھ وجہ یہ ہے کہ اس بات مین اختلاف پڑا ہے کہ انگلش سپاہیون کے لیے بارکون کی طرز عمارت سب سے بہتر کون ہے .... - اب تک باوصف اس امر کے کہ غدر کو سات برس کا عرصہ ہوا ہے گورون اور لوگون کی پناہ اور خزانہ اور سامان جنگ کی حفاظت کے لیے کوئی مستحکم مقام تیار نہوا - اور اگر اسمین جلدی نہ ہوئی

ص ۲۴

تو اسی طرح سال بسال گذرتے جائینگے اور جب تک کوئی دوسرا انقلاب نہ آئیگا اُس وقت تک کچھ نہوگا۔ سر ہیو روز تمام ملک مین دَوڑ آئے اور بہت سے مقامات کا اپنے بہترین ارادون سے ملاحظہ کیا لیکن بغیر اسکے کہ ہر ہر مقام کے تمام پہلوون پر قرار واقعی نظر نہ کر لین ہرگز تبادلہ واقع نہین ہو سکتا۔ مثلاً انکی راے تھی کہ گوالیار چھوڑ دیا جاے اور فوج سیپری مین تعینات کی جاے جو شہر سے اسّی میل جنوب طرف واقع ہے اسکے بعد ایک اور مقام تجویز کیا جو اس سے بھی زیادہ فاصلہ پر دکھن جانب واقع ہے اب گوالیار ایک گرم مقام ہے لیکن ہندوستان کی کُل چھاونیان جو کوہستان پر نہین واقع ہین ایسی ہی ہین ۔۔۔ فی الحال سر ہیو روز دہلی کے دشمن ہو رہے ہین۔ لیکن سب سے زیادہ خرابی کی بات یہ ہے کہ جسوقت وہ اختلاف کرتے ہین تو معاملات کے تجویز کرنے مین سخت دقت لاحق ہو جاتی ہے۔ وہ ایسا نہین کرتے کہ کسی تکراری امر کی تائید کرین اور آخر تک اُسپر بحث کر کے ایک بات تجویز ہونے دین بلکہ وہ بار بار دوسرے پہلو پر آجاتے ہین اور اسواسطے بحث کا خاتمہ نہین ہوتا اور کام نہین چلتا۔ لیکن اگر ہم نے تاخیر کی تو بارکین تیار نہونگی اور اسواسطے مزید اختلافات کی گنجایش باقی رہ جاتی ہے اسطور پر ایک بڑا مشکل کام ہو جاتا ہے کہ صلح بھی قایم رہے اور ایسی حالت مین آدمی اپنی مفوضہ خدمت انجام کر سکے۔

مندرجۂ ذیل چٹھی سے ایک علاج ظاہر ہوتا ہے جو سر چارلس وُڈ نے گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کے اختلاف کے بارے مین سوچا تھا اور ایک اور علاج بھی ہویدا ہوتا ہے جسکو سر جان لارنس خود پسند کرتے تھے وہ چٹھی سوانح عمری کے اعتبار سے بھی دلچسپ ہے کیونکہ اسمین اُن دقتون کا بیان ہے جو گورنر جنرل کو واقع ہوا کرتی ہین۔

مَین بیشک اس بات کو دیکھتا ہون اور اُسکو سمجھتا ہون کہ سر ہیو روز کے ساتھ مین اچھی طرح سے کام نہین کر سکتا ہون مَین اس قسم کی باتون کو جن مین بڑی بڑی خرابی اور دشواری کے پیدا ہونے کا غالب احتمال ہی دیکھتا ہون لیکن مجکو اس بات کے بیان کرتے ہوے افسوس معلوم ہوتا ہے کہ میرے نزدیک جو تبادلے آپ نے تجویز کیے ہین اُنسے اصلاح معاملات نہین ممکن ہے بلکہ برخلاف اسکے اُن سے ظاہراً اور خرابی پیدا ہو گی۔ آپ کی تدبیر کے بموجب حضور ملکہ معظمہ کا افسر جو یہان بھیجا جائیگا وہ وزیر جنگ اور کمانڈر انچیف ہوگا۔ اس صورت مین اُسکو موجودہ کمانڈر انچیف کے عہدے کا تمام اختیار رعب اور اثر حاصل ہوگا اور اسکے علاوہ وہ اختیار نہین حاصل ہوگا جو وزیر صیغۂ جنگ کو بحیثیت ممبر کونسل ملنا چاہیے۔ وہ بطور کمانڈر انچیف کے کام کریگا اور ہر ایک فوجی مسئلہ کی ذرا ذرا سی باتون کے متعلق اپنے اثر کو عمل مین لائیگا اور پھر بحیثیت ممبر کونسل محکمۂ جنگ کا کام کر کے اُسکی عملدرآمد کریگا یا انگلستان کو اُسکی رپورٹ کریگا۔ وہ سر ہیو روز ہوگا اور اُسکے ساتھ سر رابرٹ نیپیر بھی ہوگا۔ مَین نہین دیکھتا کہ ہم لوگ کیونکر ایک مراسلہ کو جو اُسکی راے کے موافق نہوگا انگلستان روانہ کر سکین گے۔ خلاصہ یہ کہ دونون اختیارات کے شمول سے فوجی عنصر کا اختیار بالا رہیگا اور سول قوت کو تہ و بالا اور بیکار کر دیگا۔ بحیثیت کمانڈر انچیف وزیر صیغۂ جنگ کے پاس اُن تمام صورتون مین جب اُسکے خیالات سے اتفاق نہوگا گورنر جنرل سے جھگڑنے کے لیے وہی عملہ رہیگا۔

موجودہ صورت معاملات کے لیے میرا چارہ کار یہ ہے کہ کمانڈر انچیف کو کونسل مین جگہ نہ ملے۔ اسکو ایک اعلی درجہ کا افسر عامل لیکن بصراحت تمام گورنر جنرل باجلاس کونسل کا ماتحت ہونا چاہیے۔ اسکی رائین اور مباحثے حالت کے مطابق ضبط تحریر مین لائے جائین اور جس اقتدار اور رسوخ کے وہ مستحق ہین اسی طرح سے انکی وقعت ہونا چاہیے لیکن سوا سے اسکے اور کچھ نہ چاہیے۔ اس اثنا مین اسکے لیے ضرور ہوگا کہ جو حکم اسکو ملے اسکی پابندی کرے۔ مین اور کسی تبادلہ کو ایسا نہین پاتا ہون جسمین فائدہ متصور ہو۔ مین گمان کرتا ہون کہ ہمکو ہندوستان مین لازمی طور پر ایک کمانڈر انچیف رکھنا پڑیگا۔ صرف ایک ممبر صیغہ جنگ تنہا کافی متصور نہ ہوگا۔ اگر وہ کافی ہوسکتا تو مین اس تجویز کی آزمایش کرنے پر رضامند ہو جاتا۔ لیکن اس صورت مین مثل اور ممبران کونسل کے اسکا کوئی اور اسٹاف یا سکریٹری کا دفتر نہوگا صرف گورنمنٹ کا دفتر رہیگا۔ خواہ موجودہ انتظام خواہ وہ انتظام ترمیم شدہ جسکا مین نے ذکر کیا ہے جاری کیا جاسکے لیکن جو افسر بھیجا جائیگا اسپر بہت کچھ موقوف رہیگا۔ اسکو بدرجہ غایت لائق آدمی یعنی ایسا شخص ہونا چاہیے جو اس بات کو دیکھ اور مان سکتا ہو کہ سول اور پولیٹکل امور کے لحاظ سے فوجی انتظامات ترمیم کے پابند رہینگے۔ مثلاً مین ایسے شخص کو ہندوستان مین طلب کرنا چاہتا ہون جیسے ہنری ہارڈنگ ہین۔

مجکو یاد ہے کہ آپ نے اس امر کو بہت وقیع گردانا تھا کہ گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف دونون ملکر بالمقابل ایک ہی کونسل مین بیٹھکر ایک ہی امر پر بحث کرین اور اپنی چٹھی مین آپ نے ان خرابیون کا اشارہ کیا ہے جو اسکے خلاف صورت معاملات سے پیدا ہونگی۔ لیکن مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ مندرجہ بالا حالتون سے کوئی اصلی فائدہ ظاہر ہونے والا نہین ہے۔ جسوقت وہ حکام مختلف الرائے ہون تو مین یقین کرسکتا ہون کہ ایک جگہ ہونے کے بدلے فاصلے سے کام کرنے کی حالت مین زیادہ بہبودی متصور ہے کیونکہ اس صورت مین اختلاف پیدا ہونے کا گمان کم ہے۔ سر ہیو روز اور مین پانچ مہینہ تک شملہ مین ساتھ ساتھ کام کرتا رہا لیکن مجکو نہین معلوم ہوا کہ اس سے کوئی فائدہ پہونچا ہو۔ اس کل زمانہ مین جب وہ اور لارڈ ایلجن وہان ساتھ رہتے تو مین سمجھتا ہون کہ سرکاری معاملات پر بحث کرنے کے لیے وہ صرف ایک مرتبہ اجلاس مین یکجا بیٹھے اور اسوقت کرنل نارمن موجود تھے سر ہیو روز اور مین ایسے معاملات کے طے کرنے کو کونسل مین بارہا یکجا بیٹھا کہ تحقیقات کرکے اختلافات آرا کو دور کرون۔ شملہ کی کونسل مین فوجی امور کی بحث کے وقت بے انتہا محنت اور وقت برباد ہوا۔ ہم لوگ ہمیشہ ۱۱ بجے سے اجلاس شروع کرتے تھے اور پانچ کے قبل اگر کبھی برخاست کیا تو بہت کم ایسا ہوا۔ بعض اوقات تو ۶ بجے شام تک اجلاس ہوتا تھا۔ اگر ہر ایک ممبر کونسل سر ہیو روز کا ایسا ضدی ہوتا تو سلطنت کا کام ہی مسدود ہو جاتا۔ اگر کوئی خطرہ پیدا ہوا تو اس صورت معاملات سے نہایت ہی خرابی پیدا ہوگی۔

اس امر کو بطور ایک قاعدہ کے مقرر ہونا چاہیے کہ کمانڈر انچیف اس بات کے تسلیم کرنے کا پابند رہیگا کہ جو مسئلہ ایک مرتبہ فیصل ہوچکا اسکو گورنر جنرل کی رضامندی بغیر پھر پیش نہ کیا جائے اور جسوقت ایک امر پر بحث ہوچکی ہو تو اسکے بارے مین پھر رد و بدل کو موقوف ہونا چاہیے۔ مین نے سر ہیو روز کی بذات خاص بڑی توقیر کی ہے۔ جو کچھ انکو کہنا ہوا مین نے سب باتون کی

ص ۴۳۳

ساعت کی اور حسب معمول کونسل کی بڑی کثرت راے میری جانب ہوئی — اور اصل تو یہ ہے کہ ایسا کبھی نہین ہوا کہ میری طرف قلت راے ہوئی ہو اور مین نے اُس سے درگذر نہ کیا ہو گو سواے دو صورتون کے مین اُسپر قائم رہا ہون — ایک مرتبہ اُسوقت جب مین نے دہلی کی دیوارین گرانے کے خلاف راے دی تھی اور دوسرے مرتبہ جب مسجد کے منہدم کرنے سے مین نے اختلاف کیا تھا — اور اِس آخری صورت مین موقع کا معائنہ کرکے اِس بات پر بھی راضی ہوگیا تھا کہ دوسرے مقام کو منتقل کردی جائے — مین خود اِس بات کو نہین دیکھ سکتا کہ مین قومی مزاج کے ایک ایسے کمانڈر انچیف پر اپنا رعب ڈال سکتا ہون جسکو بخوبی اِس بات کا یقین ہو کہ وہ برسرِ حق ہے — مین نہ کمانڈر انچیف کو منتخب کرسکتا ہون اور نہ اُنکے منتخب کرنے مین مجکو زبان ہلانے کا کوئی منصب حاصل ہے — اُنکو مجھ سے خوف یا امید کرنے کی کوئی بات نہین ہے — وہ ایک بالکل ہی مختلف اسکول کے تعلیم یافتہ ہین — اُنکو میری سمجھ اور میرے خیالات سے بہت کم ہمدردی ہے — بطور قاعدہ کلیہ وہ اُن دقتون اور خطرون کی طرف خیال نہین کرتے ہین جو مجکو معلوم ہوتے ہین — پس مین کس طریقہ سے کام کرون — آج کل کے گورنر جنرل کے لیے پھولون کی سیج نہین بچھی رہتی ہے — اسکا مین آپکو یقین دلا سکتا ہون — وہ ہر چہار طرف سے مشکلون مین گھرا رہتا ہے — ملازمان غیر سرکاری اُسکے مطلق غمخوار نہین ہین — بہت سے سویلین لوگ اُس سے خوش نہین ہین — اُسکی سرپرستی[1] قریب قریب بالکل جاتی رہی — کمانڈر انچیف کی سرپرستی بہت بھاری ہے — وہ ایک صاحب اقتدار فرقہ سے تعلق رکھتا ہے جو ہر طور سے اُسکا مددگار رہتا ہے — ایک ادنی سی بات یہ ہے کہ گورنر جنرل جس شخص کو کوئی خطاب دینے کا قرار واقعی مستحق سمجھتا ہو بلا اتفاق راے کمانڈر انچیف اُسکی سعی نہین کرسکتا — پس اُسکی تائید کا کیا ذریعہ ہے — صرف ارباب کونسل کی پاسداری اور فرض شناسی اور رعام راے ہی ہے جو اِس ملک مین بمقابلہ انگلستان شاید بالکل مشتبہ ہے —

مندرجہ بالا چٹھی مین دہلی کی دیوارون کے گرانے کا جو اشارہ کیا گیا ہے خوش قسمتی سے مین اُسکا مفصل حال سرجان اسٹریچی کے بیان کیے ہوے ایک قصہ کے ذریعہ سے بہت اچھی طرح تحریر کرسکتا ہون — اِس بات کے بیان کرنے کے بعد کہ سرجان لارنس نے سلطنت مغلیہ اور فنون اسلامیہ کی عظیم الشان یادگارون یعنی جمعہ مسجد اور قلعہ (قطع نظر شہر دہلی کے) کو اُن لوگون کے مجنونانہ غصہ سے جو اُنپر قبضہ کرنے کے بعد اُنکو مسمار کردینا چاہتے تھے کیونکر بچا لیا تھا — وہ اسطور سے بیان کرتے ہین —

جب سرجان لارنس وایسراے تھے اور مین اُنکے ساتھ شملہ مین تھا تو مجکو اُس زمانہ کا ایک اور موقع یاد ہے جب اُنھون نے ایک اور وحشیانہ حرکت کو جو حفظان علوم و فنون کے خلاف تھی ممتنع رکھا — قلعہ اور شاہی مکانات دہلی کے گرد ایک بڑا بھاری حصار پھاٹک در پھاٹک بنا ہوا ہے جسکو فرگوسن صاحب یہ بیان کرتے ہین کہ وہ اِسقدر بڑا ہے کہ جیسے بھاری کیتھیڈرل ہوتے ہین اور سب ملاکر ایک نہایت عظیم الشان عمارت ہے یہان جو فوج تعینات تھی اُسکی تندرستی اچھی نہین تھی اور چند عقلمند ڈاکٹرون نے

[1] سنہ ۱۸۵۴ء تک صاحبان گورنر جنرل بنگال کے گورنر بھی رہے اور جنوبی صوبجات بنگال کی سرپرستی انکو حاصل رہی —

فوجی حکام کی تائید سے تجویز کر کے بڑے زور سے اصرار کیا کہ اِتنے فیٹ یہ بڑی دیوار اوپر سے گرادی جائے جسکی ٹھیک تعداد
مین بھولتا ہون اور اسطور پر وہ ہوا جسکی کمال ضرورت ہے وہان آنے لگیگی اور ہمین کوئی شک نہین ہے کہ انکی تندرستی مین
بڑی اصلاح ہو جائیگی"۔ اُسکا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہندوستان کی ایک عمدہ ترین عمارت اور یادگار قدیم معدوم ہو جاتی۔ لارڈ لارنس
اُن طبّی قیاسات کو تجویز کرنا خوب جانتے تھے۔ اُنھون نے اِس مسئلہ کو اور اعلیٰ درجہ کے ڈاکٹرون کو حل کرنے کے واسطے دیا
اور اُسکا نتیجہ وہی پیدا ہوا جسکی پہلے سے امید ہو چکی تھی۔ اُنھون نے رپورٹ کی کہ اونچی دیوار نقصان پہونچانے کے بدلے
باہر کی وبائی ہوا کے روکنے اور اُس سے فوج کے محفوظ رکھنے کے لیے نہایت ہی مفید ہے اور وہی ایک علاج ہے۔ اور
تمام مجرّب تدبیرون سے جو عمل مین لائی جائین اُس دیوار کا گرانا بدترین تدبیر ہے۔ مجکو خوب یاد ہے کہ لارڈ لارنس کو اِس پر
بڑی ہنسی آیا کرتی تھی۔ لیکن اگر ڈاکٹرون کا یہ دوسرا گروہ اِسکے خلاف راے دیتا تو وہ کبھی اُسپر رضامند نہوتے۔

میرا انشا یہ نہین ہے کہ اِس قصہ سے ظاہر ہو کہ وہ فنون کے بڑے شائق تھے کیونکہ مین یہ نہین سمجھتا کہ اِس بات کا خیال کرکے
اُنھون نے ایسی کارروائی کی ہو بلکہ اِس سے اُنکی ذہانت اور دانشمندی ظاہر ہوتی تھی۔ اور یہ امر بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ
دہلی سے بڑی الفت رکھتے تھے جس کا ہمیشہ اُنکو بڑا خیال رہا اور جس کے حالات سے ابتداے ایام مین اُن کو اسقدر
واقفیت حاصل ہوئی تھی۔

ص

سَر بارٹل فریر کے بارے مین سرکاری امور کے متعلق سَر ہیو روز سے بھی زیادہ اختلاف تھا۔ یہ بہت دنون تک
قائم رہا اور چونکہ وہ بمبئی کے گورنر تھے اِس سبب سے اُنکو اپنے خیالات کے موافق عملدرآمد کرنے اور سپریم گورنمنٹ کو
عاجز رکھنے مین ایسی آسانی رہی جو کمانڈر انچیف کو نہین حاصل تھی۔ جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون کہ سَر جان لارنس
اور سَر بارٹل فریر ایک دوسرے سے وضع اور کاروبار کی عادتون اور عام خیالات مین بالکل مختلف تھے اور دونون
بڑے لائق اور بڑے خلائق دوست اپنے اوپر اعتبار کرنے والے اور بات کے ایسے دھنی تھے کہ اُنکے مثل شاید ہی
کبھی کسی زمانے مین ہوے ہونگے۔ سَر جان لارنس کے مزاج مین یہ بات تھی کہ وہ سرکاری روپیہ کو بڑی احتیاط
خرچ کرتے تھے سَر بارٹل فریر تمام باتون مین فیاضانہ خرچ پر کمر باندھے رہتے تھے جسوقت کوئی بھاری سرکاری کام
جیسے تجویز واگذاشت اراضی یا بمبئی کا ازسرنو تعمیر کرانا اِس قسم کی کوئی بات زیر تجویز ہوتی تھی تو سَر بارٹل فریر کے دل مین
پہلے یہ خیال گذرتا تھا کہ آیا یہ کام عمدہ اور ذاتی خاص قابل قدر ہے یا نہین۔ سَر جان لارنس کے دل مین پہلے
یہ سوال گذرتا تھا کہ آیا ہندوستان اُسکا متحمل ہو سکتا ہے اور اگر ہو سکتا ہے تو آیا فرینکس لگانا چاہیے یا نہین۔
سَر جان لارنس فیاضی ظاہر کرنے کے قبل اِس بات کو دیکھتے تھے کہ امر مذکور قرین انصاف ہے یا نہین اور
اُچھلنے کے قبل دیکھ بھال لیا کرتے تھے۔ سَر بارٹل فریر اکثر دیکھنے کے قبل اُچک جاتے تھے اور بعض اوقات اُن کی
یہ کارروائی مفید بھی پڑ جاتی تھی۔ لیکن اُنکو یہ بات بھی معلوم ہونے لگی تھی کہ اُنکو کام بہت بڑے بڑے کرنا ہین

اور خزانہ بالکل خالی ہے اور اِس سبب سے بہت سی ایسی باتون کے منظور کرانے کے لیے گورنمنٹ ہند سے التجا کرنا پڑتی تھی جنکی بابت وہ وا جبی طور سے مطالبہ کرسکتے تھے۔ سر جان لارنس ہمیشہ تحقیقات کامل اور مفصل حالات کے دریافت کرنے پر آمادہ رہتے تھے کیونکہ اُنکا خیال تھا کہ انھین احتیاطون سے فی الجملہ کفایت شعاری یقینی طور پر متصور ہے۔ سر بارٹل فریر کا خیال تھا کہ ایسی احتیاطون مین بدرجۂ غایت دقت پڑتی ہے اور اکثر دونون کی وجہین ایک ہوا کرتی تھین۔ سر جان لارنس کو بگمان غالب اپنے عام پسند ہونے کی پروا بہت کم رہتی تھی۔ سر بارٹل فریر کو بگمان غالب اِسکا بہت ہی خیال تھا۔ سر جان لارنس اگر کچھ غلطی کرتے تھے تو بھی اپنے قصور کا اعتراف کرلیتے تھے۔ سر بارٹل فریر ایک غلطی کرکے پھر دوسری جانب اور غلطی کرتے تھے جس شخص نے سر جان لارنس کے روبرو ایک ایسے عہدہ کے لیے جسکی وہ لیاقت نہین رکھتا تھا درخواست دی اور صاف جواب پایا اُسنے عجب نہین ہے کہ گورنمنٹ ہوس کے زینون سے اُترکر گورنر جنرل کو ریچھ بنایا ہو لیکن تھوڑی دیر کے خیال کرنے کے بعد اسکو اِس بات کا افسوس نہ رہا ہوگا کہ اُس سے بدترین امیدوار کی کہدیا گیا اور اُس نے اپنے افسر کی راستبازی کو تسلیم کرلیا ہوگا۔ لیکن اسی طرح جس شخص نے سر بارٹل فریر کو درخواست دی تھی وہ گورنمنٹ بمبئی کی وعدہ گاہ سے اُترکر اُنکے اخلاق اور خاطرداری پر فریفتہ ہوگیا ہوگا اور اپنے دل مین سمجھتا ہوگا کہ اُسکی درخواست منظور ہوگئی لیکن جب چند دنون کے بعد اُسکو معلوم ہوا ہوگا کہ دو جگہ دوسرے امیدوار کو دے دی گئی تو اُسنے تنگ آکر اپنے افسر کو دغاباز بنایا ہوگا۔ ایک صورت مین امید حد سے زیادہ بڑھ گئی ہوگی دوسری صورت مین وہ بالکل ہی منقطع ہوگئی ہوگی۔ لیکن ہر صورت مین دونون شخص سرکار کی خیرخواہی کے دم بھرنے والے تصور کیے گئے ہونگے اور تھوڑے عرصہ کے بعد سائلون نے اپنے دل مین تسلیم کرلیا ہوگا کہ یہ انکار ایک ہی امر کے سبب یعنی سرکار کے فائدے کے لحاظ سے جو سب پر مقدم ہے کیا گیا۔ سر بارٹل فریر کی راے تھی کہ ہر ایک طریقے سے ہمارا رعب اُن جرگون پر پھیلایا جاے جو شمالی اور شمال مغربی سرحد کے کنارے رہتے ہین۔ سر جان لارنس کا خیال تھا کہ جہان تک ممکن ہے اُن سرحدات کے اسی طرف ہماری نگرانی محدود رہے۔ سر بارٹل فریر کا قول تھا کہ "ایک مرتبہ اپنا رعب قطع قلات قندھار کابل مین جمادو تاکہ تم روس کو وہان شہ مات کرسکو اور اُس کے بعد ہندوستان کی امن وامان شادابی اور خوشحالی خود ہی ہوجائیگی"۔ سر جان لارنس کا جواب تھا کہ "ہندوستان کو صلح آمیز شاداب اور خوشحال کرلو جو تمھارے اختیار مین ہے۔ قرب وجوار کے جرگون کو یقین دلاؤ کہ تمکو اُنکے علاقون کی طمع نہین ہے اور اُنکی خودمختاری مین دست اندازی نہ کرو اور اُسوقت جب روس مخالفانہ طور پر آئیگا تو (بشرطیکہ کبھی ایسا ہو) وہ لوگ تمھاری آڑ ہوجائینگے اور تم اُنکے علاقون مین نہ بطور دشمنون کے بلکہ بطور اُنکے دوستون اور رفیقون کے داخل ہوسکوگے"۔ اگر ان دو مختلف الاوضاع اشخاص کے ساتھ ایک ایک گروہ معتقد

اور عیاں نشار تابعین کا نہوتا تو اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ اِس امر مین عمدگی کی بہت سی باتین ہین
اور الزام کی کوئی بات نہ تھی- دونون مین سے ہرایک ایک خاص مدرسہ کا تعلیم یافتہ خیال کیے جانے کے قابل تھا
اور جیساکہ ہین نے اپنا نقصان گوارا کرکے دریافت کیا ہے سَر بارٹل فریر کے معرف چند ہین جنکو سَر جان لارنس کی
تھوڑی بہت خوبیون سے اعتراف ہے اور سَر جان لارنس کے معرف بہت ہین جو سَر بارٹل کی تعریف کی کوئی بات
نہین پاتے- ہندوستان کے لیے یہ عمدہ بات تھی کہ سَر جان لارنس کا مرتبہ اعلیٰ اور سَر بارٹل فریر کی حیثیت
ادنیٰ تھی اور اِس امر پر وہ لوگ اعتراض نہ کرینگے جو باوصف اِس آخری وقت کی دست برداریون کے یقین کرتے ہین
کہ ایک بر اعظم مین افغانون کی شامتی لڑائیان اور دوسرے بر اعظم مین اُسی طرح کی کمبخت جنگ زولو اصل اور
صحیح نتیجہ گورنر بمبئی کے اصولون اور خواہشون کا ہے- لیکن اِن آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے فرقون کے
سرغناؤن کی شرائط نقائص اور معائب گو کچھ ہی کیون نہون لیکن اس امر سے انکار نہین کیا جاسکتا ہے کہ اپنے اپنے
طریقہ پر دونون نے ہندوستان مین ایک علو ہمتی کا کام کیا ہے- ہرایک نے اعلیٰ درجہ کی تدبیرون کی پابندی کی اور
یہ کہنا کچھ مبالغہ نہین ہے کہ اگر ایک فرقہ کے لوگون بغیر ہندوستان پر قبضہ نہین ہوسکتا تھا تو وہ بغیر دوسرے فرقہ کے
لوگون کے مشکل سے فتح ہوسکتا تھا-

یہ امر صریح البیان ہے کہ اِس قسم کے دو آدمیون کے درمیان سرکاری معاملات کے متعلق دوستانہ راہ و رسم
نہین رہ سکتی تھی- سَر بارٹل فریر بحیثیت گورنر بمبئی اپنے کو ضرور ہرایک گورنر جنرل کے خلاف پاتے جو اپنے نام کے
مطابق کام کرتا- خزانہ کے متعلق دونون گورنمنٹون کے درمیان اسوقت جو جھگڑا تھا وہ لارڈ اِلجن کے وقت سے
ہرایک گورنر جنرل کے زمانہ مین یکے بعد دیگرے اُسی طرح سے چلا آتا تھا- سکریٹری آف اِسٹیٹ نے بجٹ کے
تاکیدی قواعد مقرر کر دیے تھے جو اُن گورنر جنرل پر بھی قابل پابندی تھے اور جو اُنکے بعد آئے تھے اُنپر بھی اُنکی
پابندی لازم تھی- اُنکا لحاظ رکھنا ایک ضروری امر تھا بالشرطیکہ سُپریم گورنمنٹ کا اختیار خزانہ پر برائے نام ہونے سے
کچھ زیادہ تھا- لیکن سَر بارٹل فریر نے اُنسے عارفانہ تجاہل کیا- وہ پہلے روپیہ خرچ کر ڈالتا اور اُسکے بعد وجہ بیان کرتا
اور ضمانت کی استدعا کرنا اچھا سمجھتے تھے جیساکہ اُنھون نے بزمانہ مابعد مشہور موقعون پر کیا ہے وہ لگام کو اپنے دانتون
دبا لیتے تھے اور نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ بعض اوقات محکمہ تعمیرات سرکاری سے جو جنرل رچرڈ اِسٹریچی کی ماتحتی مین تھا اور
بعض اوقات خود گورنر جنرل سے کاغذی لڑائی ہوتی تھی حالانکہ اُس سے بآسانی احتراز ممکن تھا اور جو اشخاص اُس سے
سروکار رکھتے تھے اُن سب کو سخت دقت ہوتی تھی-

سَر بارٹل فریر اور محکمہ تعمیرات سرکاری کے مابین جو خط کتابت ہوتی تھی اکثر اُسمین طرفین سے گرمجوشی کا اظہار
ہوتا تھا لیکن گورنر جنرل سے جو خط کتابت ہوتی تھی وہ ایسے لہجہ اور اِس قسم کے مزاج سے ہوتی تھی جسمین طرفین

ص ۴۳

ص ۴۴

قابل تعریف متصور ہو سکتے تھے اور بعد کو کوئی خصومت باقی نہین رہ جاتی تھی۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ گو فی الحقیقت دونون آدمیون کے باہمی تعلقات امور سرکاری مین اختلاف بڑھتا جاتا تھا لیکن دل مین باہمی پاسداری اور اعزاز کا خیال رہتا تھا۔ اب مجکو صرف یہ بات باقی رہی کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہے اُسکی تمثیلین چند چٹھیون کے انتخابات سے درج کر دون جو سر جان نے اپنے دوستون اور خود سر بارٹل فریر کو لکھی تھین اور اسکے بعد مین ایک اور دلچسپ بحث پر خامہ فرسائی کرونگا۔ سر جان لارنس نے ۲۹ مئی کو سکریٹری آف اسٹیٹ کے نام ایک چٹھی مین لکھا تھا کہ۔

مین خوش ہون کہ آپ نے فریر کو چٹھی لکھی۔ مین اس امر سے اعتراف کرتا ہون کہ مین اپنی ہی راہ پسند کرتا ہون لیکن مین نے اُنکا ایسا کوئی آدمی نہین دیکھا ہے جو اسطور پر اپنی راہ اختیار کرنا چاہتا ہو۔ لیکن باینہمہ وہ بڑے لائق افسر ہین اور مین کوشش کرونگا کہ تا حد امکان اونکی مدد کرون۔ اُنکو اسقدر تحمل نہین ہے کہ بحث کے قواعد کی پابندی کرین۔

۱۳۔ جولائی۔

بمبئی کے متعلق یہ ہے کہ فریر اپنے دل مین یہی ٹھانے ہوئے ہین کہ جو کچھ اُنکے دل مین آئیگا وہی کرینگے اور اصل مین وہی کرتے ہین۔ دو طریقون مین سے ایک کو اختیار کرنا چاہیے یا تو اُن پر لازم گردانا جائے کہ احکام کی پابندی کرین یا وہ بالکل خود مختار قرار دیے جائین۔ اس مذبذب انتظام سے کچھ شد فی نہین ہے۔

۱۲۔ اگست۔

ہمارے اور گورنمنٹ بمبئی کے مابین مالی یا عاملانہ کامون کی بابت جن سے ہم احتراز کرنا چاہتے ہین اکثر چھوٹے چھوٹے جھگڑے نکلتے ہی جاتے ہین۔ لیکن وہ کام بغیر اس بات کے منظور نہین ہو سکتے ہین کہ قاعدہ سے جو اختیار ہمکو حاصل ہے وہ چھوڑ دیا جائے۔ باینہمہ مین اس بات پر بخوبی رضامند ہون کہ جہان آپ کہین وہان مین اُنکا کہنا مان لون تاکہ جواب دہی ہم لوگون پر نہ رہے۔ ۔ ۔ ۔ مین یہ سب باتین اسوجہ سے نہین بیان کرتا ہون کہ آپ فریر صاحب کے خلاف ہو جائین کیونکہ باوصف اُنکے قصورات کے مین دل سے اُنکی عزت کرتا ہون۔

ولوبائی کے نام جو انڈین کونسل واقع انگلستان مین سر جان لارنس کے ایک بڑے دوست تھے اور جن سے وہ خود جب کونسل مین تھے اپنا دُکھ سُکھ ہمیشہ بیان کیا کرتے تھے وہ لکھتے ہین۔

میری تو بڑی خواہش ہے کہ فریر سے نباہتا جاؤن لیکن اسمین مجکو انتہا مرتبہ کی دشواری معلوم ہوتی ہے۔ وہ خود مختاری پر بغیر اسکے کہ جوابدہی اپنے ذمہ لین کمر باندھے بیٹھے ہین۔ وہ صرف اپنے ہی خزانون کے صرف کرنے پر منحصر نہین رہتے ہین بلکہ ہمارے خزانے بھی صرف کرنے پر اصرار کرتے ہین۔

خود سر بارٹل کے نام ۱۳۔ اپریل کی چٹھی مین جان لارنس معاملات کو اس طرح سے منضبط کرتے ہین

اور طرز عبارت کا تحکم اُن چٹھیون کو پھر یاد دلاتا ہے جو انھون نے ابتدا سے ایام مین اسطرح کی حالتون مین نیپیر یا نکلسن کو لکھی تھین۔

جس طریقہ سے گورنمنٹ کے روپیہ کے صرف کرنے کا حال آپ نے بیان کیا ہے علی الخصوص اُس صورت مین جب پہلے اجازت نہین طلب کی گئی ٹریویلیین سخت معترض ہین اور اسیطرح کونسل کے دوسرے ممبر بھی اعتراض کرتے ہین اُنکا اعتراض یہ ہے کہ اگر آپ ایک صورت مین ایک بات کرتے ہین تو دوسری صورت مین بھی آپ وہی کرسکتے ہین۔ اگر آپ ایک لاکھ روپیہ بطور پیشگی دے سکتے ہین تو آپ بیس لاکھ بھی دے سکین گے۔ خلاصہ یہ کہ اِس انتظام مین خزانے کے متعلق آپ پر کوئی اختیار نہ رہیگا۔

اب مین سمجھتا ہون کہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اُس سے بڑی بڑی باتین پیدا ہوتی ہین۔ مین سمجھتا ہون کہ اکثر صورتون مین اسقدر مہلت مل سکتی ہے کہ پیشتر سے استصواب کرلیا جائے اور جب موقع ہو تو اِس طریقہ سے کام مین بڑی آسانی ہوسکتی ہے اور اگر جلدی ہو تو بیشک آپ تار پر خبر دے سکتے ہین۔ مجکو بذات خاص لوکل گورنمنٹون کی کارروائیون سے کوئی عداوت نہین ہے بلکہ مین کہسکتا ہون کہ اِس بات کا لحاظ کرکے کہ پیشتر ہو تا کس کس جگہ کانٹا تھا مین اُنسے ہمدردی کرتا ہون لیکن مین ہمیشہ اِس امر کا فائدہ مسلم سمجھتا رہا ہون کہ سوا اُن صورتون کے جب کوئی کام در اصل نہایت ہی ضروری ہو مین قواعد کی پابندی کرون ایک امر آپکے یہان کا کل ہمارے یہان پیش ہوا جسمین آپ نے ایک نئے شخص کو ستارہ کا ایک پہلا جج مقرر کردیا اور یہ اپنی راے سے کیا اور سال بھر تک اُسکی رپورٹ تک نہین کی۔ ہمکو جدید تقرریون بلکہ قدیم تقرریون کی تنخواہ کے اضافہ کا بھی اختیار نہین ہے۔ اسمین شک نہین کہ اگر پیشتر سے اِسکی اطلاع کردی گئی ہوتی تو بہت بہتر ہوتا۔ آپ جانتے ہین کہ ہم صرف آمدنی کی بجٹ کے مطابق خرچ کرسکتے ہین۔ جدید تقاضے روز ہم پر ہوتے ہین اور اگر ہم اُنپر لحاظ کرسکتے ہین تو نہایت ہی کفایت شعاری کے ساتھ کرسکتے ہین۔ اور اگر ہم نے خزانے کا اختیار اپنے ہاتھ سے نکال دیا تو یہ کسیطرح ممکن نہین ہے۔ آپ مطمئن رہیے کہ جہان تک اپنے فرائض منصبی کی مطابقت کے ساتھ مین آپکو مدد دے سکتا ہون اُس مین میری طرف سے کوتاہی نہوگی۔

۴۔ جون۔

معمولی اوقات مین اور اُسوقت جب تار پر برابر خبر آسکتی ہو جسکے ذریعہ سے آپ ہر ایک صواب کے متعلق چند گھنٹہ مین جواب طلب کرسکتے ہین ہم نہین سمجھتے کہ کوئی اصلی ضرورت ایسی پیدا ہوسکتی ہو جب خزانہ کے متعلق آپ کی کارروائی درکار ہوسکے۔ ہم سب لوگ سمجھتے ہین کہ اختیار خزانہ کے متعلق بجٹ کے تمام قوانین کی پابندی واجب و لازم ہے۔ اور ان قواعد کی پابندی کرکے ایک حد تک کارروائی کرنے کی واجبی طور سے آزادی حاصل ہے۔ لیکن جن خاص صورتون کو آپنے بیان کیا ہے اُن صورتون مین میرے نزدیک آپ کو اِس امر مین کوئی دقت نہین ہوسکتی تھی کہ آپ اپنے اجلاس مین بیٹھکر

اور خاص خاص باتین تجویز کرکے اُنکی بابت گورنمنٹ ہند سے استصواب راے کرتے جو گمان غالب اُس صورت مین آپکی خوشنودی
رضامند ہو جاتی - لیکن اُس صورت مین ضرور ہوتا کہ حالات متعلقہ کی بالتفصیل تحقیقات کی جاتی کیونکہ بغیر اُسکے استصواب کرنے
اصل مین کوئی فائدہ متصور نہین ہے - مین نہین دیکھتا کہ ضابطہ کی عملدرآمد سے کسی قسم کی سبلے اعتمادی ثابت ہوتی ہے -
اُس سے صرف یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کاروبار کا سب سے زیادہ آسان طریقہ یہی ہے - مجکو اس بات مین کوئی شک نہین ہے
کہ ایک صورت مین جب اپنے اختیار سے آپ نے روپیہ صرف کیا یا اُسکے خرچ کرنے کی تجویز کی تھی تو آپ اُسکے عمل مین لانے کی بات
معقول وجہ نہین رکھتے تھے لیکن اِس طریقہ کی کارروائی سے محکمۂ خزانہ کو بڑی پریشانی ہوگی - اور میرے نزدیک اِس طریقہ پر
ایک بڑا اعتراض عائد ہو سکتا ہے کہ ایک شخص پہلے ایک کام کرلے تو اُسکے بعد اُسکی خبر دے اِس طریقہ مین تو رپورٹ کرنے اور
کیفیت لکھنے کے اصل اسباب ہی مفقود ہو جاتے ہین -

اور جیسا کہ آپ سمجھتے ہین اُسکے مطابق مجکو یہی نہین معلوم ہوتا کہ اِس طریقہ سے اختیارات مین جو قیود عائد کیے گئے ہین
اُنکی وجہ سے اِس بات کی ترغیب کیون موقوف ہو جاتی ہے کہ اصل ضرورت کے وقت ذمہ داری عائد کرلی جائے - اِس بارے مین
سنہ ۱۸۵۷ع تک جس طرح مین پنجاب مین مقید رکھا گیا اُس طرح کوئی نہ رہا ہوگا لیکن جس وقت اِس بات کا موقع آیا کہ اپنی حیثیت کے
موافق فیصلہ کرنیکے اُسکی جوابدہی اپنے ذمہ لون تو مجکو ایسا کرنے مین کوئی دقت نہین معلوم ہوئی اور اِسی طرح مجکو یقین ہے
کہ ہر ایک افسر جو درحقیقت اپنے منصب کی ضرورتون کو دیکھ سکیگا ایسا ہی کریگا -

اگزیکیوٹو ورکس ڈپارٹمنٹ (عاملانہ کامون کے محکمے) کے بارے مین جو صیغۂ خزانہ سے بالکل ہی مختلف ہے میری خواہش
اُس سے زیادہ صلاح دینے کی نہین ہے جو عام طور کی نگرانی یا نکتہ چینی کے اعتبار سے ضرور ہے مین اِس بات کے تسلیم کرنے سے
بہت دور ہون کہ گورنمنٹ ہند کو جہان تک کارروائی کرنا چاہیے بعض صورتون مین اُسنے اُس حد سے تجاوز نہین کیا ہے
لیکن مین سمجھتا ہون کہ جن خاص صورتون کا آپ نے حوالہ دیا ہے اُن صورتون مین اکثر موقعون پر گورنمنٹ ہند کا یہی قصد تھا
کہ محکمۂ مذکور کے عام قواعد کی اتباع کے ساتھ آپ کی گورنمنٹ سے اتفاق رکھے ..... اب مجکو یہ چٹھی ختم کرنا لازم ہے اور آخر مین
صرف اسقدر اور بیان کرونگا کہ مجکو امید ہے کہ آیندہ ہم لوگ معاملات کا فیصلہ باتفاق باہمی کیا کرینگے - اگر مین چاہون تو بھی بجٹ کے
قواعد مین تبدیلی بحالی کرنے کا مجکو اختیار نہین ہے لیکن مین کوشش کرونگا کہ حتی الامکان اُس سے آپ کو کم رنج پہونچے -
دوسرے معاملات کے متعلق میری خواہش ہے کہ آپ کے ساتھ اُس طرح سلوک کرون جس طرح ہم دونون کی حیثیت باہم
بدل جانے کی حالت مین میری خواہش ہوتی کہ آپ مجھ سے سلوک کرین - مین آپ کی قدر جانتا ہون اور آپ کے بھاری اوصاف کی
قدر کرتا ہون اور میری دلی خواہش ہے کہ اپنا کام اِس طرح سے چلاؤن جس سے حتی الامکان آپ کی خوشی ہو -

۴ - نومبر

.... مین اب آپ کی چٹھی کے دوسرے امور کو بیان کرتا ہون اور اگر اُن پر بحث کرنے مین میرے منہ سے

کوئی ایسی بات نکلے جو آپ کو ناگوار معلوم ہو تو معاف کیجیے گا۔ لیکن مین اُن باتون کا مطلق ذکر ہی نہین کرونگا کیونکہ مجکو امید نہین ہے کہ آپ کو اِس بات کا یقین ہو سکے کہ ہندوستان کے اِس حصہ کے ہم لوگ برسرِحق ہین اور ساتھی اُسکے یہ ثابت کیا جا سکے کہ میرے نزدیک ہم لوگ برسرِ غلط نہین ہین۔

آپ نے ایک سے زیادہ مرتبہ کرنل اِسٹریچی کے طرزِ تحریر اور اگزیکیٹو ورکس ڈیپارٹمنٹ کے اُس انتظام سے جو بمبئی کے ساتھ کیا جاتا ہے شکایت کی جب سے یہ شکایت آنے لگی اُسوقت سے مین خبرگیری کر کے اُن تمام ضروری چٹھیون کے مسودات کو دیکھنے لگا جو بزمانہ مابعد بھیجی گئی تھین اور مین نے ٹیلر سے استفسار کیا کہ کس شخص خاص کو اِس کام کا اہتمام سپرد تھا۔ ہمارے پاس چند چٹھیان جنکی آپ نے شکایت کی تھی کونسل مین بھی موجود تھین اور کچھ چٹھیان ایسی تھین جو بھیجے کو رکھی تھین۔ اب اِسٹریچی کی تحریر مین اصل عیب یا ہنر جو کچھ ہو لیکن جسوقت کا مین نے بالتخصیص ذکر کیا ہے اُسوقت سے گورنر جنرل اور ممبران کونسل کی کامل منظوری بالانفراد اور بالاشتراک اُسکی بابت لی جاتی ہے ہم خیال کرتے ہین کہ ہر ایک صورت مین زیادہ اُس سے بیان نہین کیا گیا ہے جسکی ضرورت تھی اور چٹھیون کا طرزِ عبارت اور لہجہ بیجا طور پر سخت نہین تھا۔ برخلاف اِسکے ہم سمجھتے ہین کہ ہم کو آپ کی گورنمنٹ کی شکایت کرنے کی وجہ پائی جاتی ہے جو اصرار کے ساتھ بجٹ کے قواعد کو منسوخ اور منسوخی کے اعتبار سے اُنپر عمل کرنا چاہتی ہے کیونکہ ہمارا خیال یہ ہے کہ خرچ پر اصلی دباو رکھنے کا یقینی طریقہ صرف یہی قواعد ہین۔

آپ شاکی ہین کر تقدمے طلب کرنے کا طریقہ مضر اور قابل اعتراض ہے لیکن مجھے شک نہین کہ میرا یہ خیال غلط نہین ہے کہ جن قواعد کے بموجب اگزیکیٹو ورکس ڈیپارٹمنٹ مین فی الحال کارروائی ہوتی ہے وہ اُسوقت مرتب ہوے تھے جب آپ خود گورنر جنرل کی کونسل ہند کے ایک ممبر تھے لیکن اِس سے کچھ بحث نہین ہے میرے نزدیک وہ قواعد گو کیسے ہی دقت طلب معلوم ہون لیکن قرین مصلحت اور ضروری ہین جب آپ کے افسر ہدایتون پر عمل نہ کرینگے تو اُنکے عملدرآمد پر صرف اصرار کرنے سے کیا ہوگا۔ فی الحال وہ تمام خط کتابت جسکی بابت گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ بمبئی کے مابین اختلاف ہوتا ہے وہ جہان تک جلد ممکن ہوتا ہے ولایت کو بھیجدی جاتی ہے اور ہمکو جلد معلوم ہو جائیگا کہ ہر ایک معاملہ کی نسبت وہان کیا خیال کیا گیا ہے مجکو یقین ہے کہ میری (اور اصل تو یہ ہے کہ تمام کونسل کی) خواہش یہی ہے کہ آپ اور آپ کی گورنمنٹ کے ساتھ ہر طرح کا لحاظ کر کے برتاو کیا جائے لیکن جو اختیار نگرانی ہمکو سپرد کیا گیا ہے اُسکو نہ ہم چھوڑ سکتے ہین اور نہ ہمکو چھوڑنا چاہیے۔

سر جان لارنس اور سر بارٹل فریر کے باہمی تعلقات کے اِس بیان کو مین صرف ایک فقرہ واحد پر ختم کرتا ہون جس سے (گو بمبئی مین بامید منفعت اشیا کے خرید کر رکھنے اور بنکون کے دیوالہ نکلنے کے متعلق تازہ دقتین پیدا ہونے والی تھین) ظاہر ہوتا ہے کہ اِس زمانہ مین گورنر جنرل کے ذاتی خیالات اُنکی نسبت کیسے رہے (جیسا کہ وجہ کے ساتھ یہ بات میرے نزدیک پائی جاتی ہے) اور اُسکی ایک بڑی لطیف یادداشت باقی رہجائیگی سر جان لارنس نے ۱۲۔ فروری ۱۸۶۶ء کو سر بارٹل فریر سے بیان کیا کہ "مین پھر آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ آپ جماعت ستارۂ ہند کے ایک رُکن مقرر ہوے ہم لوگ آپ سے زیادہ لائق شخص اِس جماعت مین داخل کرنے کے واسطے مشکل سے پا سکتے تھے"۔

ص ۴۴۴

باب یازدہم

دہلی کا بھاری دربار

اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ء

سَر جَانْ لَارِنْس کی وَائیسَرائی مین ایک ہفتہ ایسا ہے جو میرے نزدیک اپنے لطف اور شہرت کے اعتبار سے سابق اور بعد کے کُل ایام پر فائق ہے - لاہور کے بھاری دربار کا زمانہ مع اُسکے متعلقہ حالات کے اُن کی زندگی کا ایک ایسا وقت تھا جس سے اُنکو نہایت ہی افتخار اور مسرت حاصل ہوئی ہوگی - اپنے اصلی عہدے کی اشد ضرورتون کو اس مدت کے لیے انھون نے علیحدہ کر دیا اور ایک مرتبہ بلا قید اور بلا تاسّف اُسکے حیثیون اور شان و شوکت اور فوائد مین مشغول کر دیا - سَر جَانْ لَارِنْس نے اپنے قدیم صوبہ کی دار السلطنت کو ایک مرتبہ پھر اپنے بعض پُرانے جانی دوستون کے حلقہ مین دیکھا جو اُنکی جگہ اُنکے ساتھ یا اُنکی ماتحتی مین کام کر چکے تھے - اُنپر تماشائی کی نگاہ گڑی تھی اور تمام ہندوستانی سردار اور رجواڑے زرق برق پوشاکین پہنے اُنکے گرد جمع تھے جو تبت کے سرحدی تھانون ہمالیہ کے برفستانون وزیرہ جات کے ویرانون مُلتان کے جلتے ہوے میدانون اور دہلی کے خون آلود شاہی مکانون سے آکر یہان جمع ہوے تھے - قریب قریب ان سب لوگون سے بذات خاص اُنکو آگاہی حاصل تھی جنکو اُنھون نے حوصلہ دلایا تھا یا تنبیہ کی تھی یا زیر کیا تھا یا اُن سے صلح کی تھی یا اپنے اختیار مین رکھا تھا اور اُن مین سے ہر شخص بلا استثناے احد سے کبھی محبت اور کبھی خوف لیکن ہمیشہ عزت اور دہشت کے خیالات سے جو عجیب طور باہم گرشامل تھے (شاید تمام ایشیائی سینون کا یہی حال ہے) متوحش تھے اور اُنکو یقینی طور پر متنبہ کرتے تھے اگر انمین سے کسی شخص کے دل مین برٹش سلطنت سے عداوت ہو تو اُسکے اظہار کا یہ وقت نہین ہے -

ص ۴۴۴

لوگ کہتے ہین کہ "ایک بھاری دربار جس طرح ہوتا ہے ویسا ہی دوسرا بھی ہوتا ہے اور جسنے ایک کو دیکھا ہے سب کو دیکھ لیا ہے" - اور یہ بھی بہت صحیح ہے کہ قریب قریب ایک ہی رسم سب مین ادا ہوتی ہے - وہی وحشیانہ رونق وہی زرق برق پوشاکین وہی بیش قیمت جواہرات وہی کیفیتین اور رعد آئین وہی اختلاف السنہ وہی گھوڑون کی ٹاپون کی آواز وہی ہاتھیون کا سونڈ اُٹھانا وہی دفون کی کڑک اور وہی توپخانہ کی گرج سب دربارون مین ہوتی لیکن اگر ہم اس دربار لاہور کے محض خارجی امور یعنی موجودہ رئیسون کی تعداد اُنکے علاقہ کی وسعت اُنکے رعب کی کیفیت اُنکے خاندانون اور فرقون کی کثرت کسیقدر غور کے ساتھ لحاظ کرین تو ہمکو معلوم ہو جاےگا کہ صرف تماشہ ہی کے اعتبار سے اسکی کیفیت ایسی نہ تھی جو اُسوقت تک ہندوستان مین کبھی نہین دیکھی گئی تھی اور اگر ہم اس سے زیادہ غور کرین اور ہر شخص کی اُس ذاتی دہشت اور تعظیم کے خیالات کا لحاظ کرین جو بیشک میر مجلس کی نسبت کیے جاتے تھے تو ہمکو دریافت ہو جاےگا کہ جو کیفیت و عظمت اِس دربار کی تھی وہ اُسکے قبل یا بعد کسی دربار مین اب تک نہین پائی گئی -

سواے سر جان لارنس کے کوئی شخص ایسی جمعیت لاہور مین فراہم نہین کر سکتا تھا - رنجیت سنگھ کے امکان مین بھی یہ بات نہین تھی جس دل سے سرداران حاضر دربار سر جان لارنس کا خیال کرتے تھے اُس طور پر کسی شخص کا خیال نہ کیا جاتا - پس اُنکی سوانح عمری مین اگر ایک مختصر باب اُس کیفیت کے بیان کرنے کو علیحدہ نہ کر دیا جاتا جسمین اُنکی مضمون فتحمندیون امید و بیم اور اُنکی پر ماجرا زندگی کی یادگارون کا لُب لباب لکھا ہوا تھا تو کچھ بھی نہ ہوگا۔

دار السلطنت پنجاب مین سر جان لارنس کے پہونچنے کے بہت روز قبل سے کُل صوبون مین ایک کھلبلی مچی ہوئی تھی - دہلی کے چاندنی چوک کے نامی جوہریون نے اپنے یہان کے پُر آب و تاب جواہرات کے ذخائر والیسراے کے دکھلانے کو لاکر جمع کر دیے تھے تمام سڑکین (اور گرینڈ ٹرنک روڈ کی کیفیت بھی کچھ اِس سے کم نہ تھی) ہندوستانی رجواڑون کے بڑے بڑے جلوسون سے کھچا کھچ بھری تھین راستہ بند تھا - یہ راجہ مہاراجہ لوگ ایک دوسرے پر عظمت و اقتدار مین سبقت حاصل کرنے کی غرض سے کاہلی کے ساتھ عجلت کرتے ہوے اپنے منزل مقصود و پر چلے جاتے تھے - پھر لقرئی ہودے حد سے زیادہ سجے ہوے پالکیان ہاتھی اونٹ گھوڑے خچر بیل پیدل سپاہی ڈھالین اور اپنے قد سے طول مین ڈیوڑھی بندوقین لیے ہوے اور سوار زرہ اور خود پہنے ہوے ان سب چیزون سے ایک ایسی کیفیت معلوم ہوتی تھی جو بالکل بوقلمونی اور خوبصورتی سے خلط ملط تھی -

۱۳ - اکتوبر کو خودمختار یا باجگزار رئیسون مین سے آخری اور سب سے بڑے رئیس یعنی رنبیر سنگھ مہاراجہ جمون و کشمیر پانچ ہزار ہمراہیون کے ساتھ اُس میدان مین آکر پہونچے جسکو بحیثیت والی ملک شہر کے باہر اُنھون نے اپنے لیے منتخب کر لیا تھا - اُنکے ہمراہی رونقدار پوشاکین پہنے ہوے تھے لیکن اُنکی خاص پوشاک سفید ململ کی تھی جو سادہ وضع کی خودنمائی تھی پگڑی البتہ سادہ وضع کی نہین تھی وہ تکلف ظاہر کرتی تھی - وہ کاہی رنگ اور سفید ریشم کی تھی جسمین سنہرا حاشیہ تھا اور اُسمین مور کا صرف ایک پر لگا تھا جو ایک چمکدار جواہر مین بندھا ہوا تھا - مہاراجہ پٹیالہ اُنکے آنے کے کچھ پیشتر داخل ہوے تھے اور اب سب تیاری ہو گئی تھی صرف والیسراے کے آنے کا انتظار تھا -

سر جان لارنس چند روز پیشتر ہی شملہ سے روانہ ہو چکے تھے اور ہر ہر منزل کے بعد زیادہ زیادہ مالوف صورتین اور کیفیتین اُنکو نظر آئی دیتی تھین - امرتسر مین آرتھر رابرٹس نے جو غدر کے نازک زمانہ مین لاہور کے کمشنر تھے اور اب ترقی پاکر پنجاب کے جوڈیشل کمشنر ہو گئے تھے ڈونلڈ میکلیوڈ نے جو اب تک پنجاب کے فنانشل کمشنر تھے اور سر رابرٹ منٹگمری نے جو وہان کے لفٹننٹ گورنر تھے اُنکا استقبال کیا پرانے دوستون کی یہ ملاقات عجب لطف کی تھی اور اگر اُس تاریخی دن کو کوئی شخص گورنر جنرل کے برابر خوش اور نازان ہونے کا مستحق تھا تو وہ شخص وہی تھا جو بکمال قابلیت پنجاب کی لفٹننٹ گورنری پر مامور تھا اور اب اِس بات سے انتہا سے زیادہ خوش تھا

کو وائسرائے کا استقبال اپنے مہمان کے طور پر کریگا اور وہ شخص ہمیشہ کے تندرست اور نوجوان سر رابرٹ منٹگمری تھے۔
گورنر جنرل کے دوستون نے ایک ہی نظر مین دیکھ لیا (اور سوا اسکے وہ کچھ اور خیال نہین کرسکتے تھے) کہ تبدیلی حیثیت سے انکی وضع کچھ نہین بدلی تھی۔ ایک شخص جو اُس موقع پر موجود تھا بیان کرتا ہے کہ "وہ وہی سادی پوشاک پہنے تھے۔ اُنکے ہاتھ پانون اور سر اُسی زور کے ساتھ حرکت کرتا تھا اور طرز تقریر اُسی طرح کا پُرزور تھا اور اُسی طرح اشارہ کرکرکے ہر بات کو کہتے تھے"۔ لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر پہونچ کر جسکا پہلا چپا چھ برس پیشتر اُنھون نے اپنے ہاتھ سے کھودا تھا اُنھون نے دیکھا کہ تمام درباری اور تمام باشندگان شہر چہ ادنیٰ چہ اعلیٰ اُن کے استقبال کو حاضر ہین۔ کم عمر مہاراجہ پٹیالہ جو چمکدار ہیرے لگائے ہوئے تھے اور خورد سال مہاراجہ جھند دونون موجود تھے سر جان لارنس دونون کے ساتھ بہت تپاک سے ملے کیونکہ اُنکے بزرگون نے غدر کے زمانے مین نازک وقت پر انگلستان کی مدد کی تھی۔ مہاراجہ کپورتھلہ بھی موجود تھے جنکو سر جان لارنس کے ہاتھ سے ایک یا دو دن بعد اپنی مشہور خدمتون اور ذاتی قابلیتون کے صلہ مین ستارۂ ہند کا خطاب ملنے والا تھا۔ اسٹیشن کے باہر ہر مقام جہان مناسب جگہ تھی اور ہر ایک درخت کے سایہ مین جوق جوق ہندوستانی جمع تھے اور سب اِس امید مین تھے کہ اُنکی مانوس آواز کو ایک دفعہ سُن لین یا اُنکے مالوف چہرے کو ایک نظر دیکھ لین۔ اُنہین سے زیادہ لوگ بالکل محروم نہین گئے اور جو لوگ جاننے اور پہچاننے والے تھے اُنہین سے بہترون سے دو ایک الفاظ مہربانی کے کہے گئے اُنکی پُشت پر دست شفقت پھیرا گیا۔

لیکن یہ ہفتہ کام کرنے اور دربازی کرنے اور دھوم دھام کا بھی تھا۔ اُس شب کو سر جان لارنس گورنمنٹ ہوس کے ایک اسٹیٹ ڈنر مین مدعو کیے گئے۔ دوسرے روز صبح کے وقت یعنی پندرھوین تاریخ شنبہ کے دن دس بجے ایک لیوی دربار ہوا اور اُسکے بعد بڑے بڑے سردارون کا ایک خاص دربار ہوا انہین سے ہر سردار نے پندرہ پندرہ منٹ وائسرائے سے باتین کین۔ اِس ملاقات مین صرف مشرقی طریقہ کی صاحب سلامت نہین ہوئی۔ سر جان لارنس کو ایسا ملکہ نہین تھا۔ بلکہ سنجیدگی سے عمدگی کے ساتھ ملک کی حالت اور ہر ایک راجہ کے علاقہ کی بابت بات چیت ہوئی اور اُسکے بعد حوصلہ دلانے اور نصیحت کے طور پر چند الفاظ بیان کیے گئے۔ سہ پہر کو سر رابرٹ منٹگمری نے شالامار باغ مین جو بہت مشہور ہے اور مشرق کے اُستاد فن صنعت شاہ جہان کا بنوایا ہوا ہے ایک دعوت کی۔ فی الحقیقت شمال مغربی ہند مین چند ہی ایسے شہر ہونگے جہان شاہجہان نے کوئی دلکش عمارت نہ بنوائی ہو اور ایسا تو کوئی شہر نہین تھا جسمین اُنکا ہاتھ لگا ہوا اور وہ ہمیشہ کے لیے آراستہ نہو گیا ہو۔

سولھوین تاریخ اتوار کا روز سیر و تفریح مین بسر ہوا جیسا کہ سر جان لارنس اور اُنکے تابعین پنجاب نے

ہمیشہ کوشش کی تھی کہ اسکا بندوبست رہے کہ چاہے جیسا کوئی کام یا کوئی تقریب درپیش کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ ضرور تعطیل رہے۔ دوشنبہ کو سترھوین تاریخ سر جان لارنس ایک بڑے کام مین مشغول ہوے اور وہ کام ایسا تھا کہ گو وہ اسکے بڑے شائق تھے لیکن انکی بھی طبیعت اُس روز سیر ہوگئی یعنی چھ بجے صبح کے اُنھون نے سرادون کی بازدید شروع کی۔ ناشتہ کے بعد چار گھنٹہ تک وہ اعلیٰ افسرون سے انجنیری کے چند اہم کامون کے متعلق جو ملتان مین شروع ہونے والے تھے بحث کرتے رہے۔ ٹفن کے بعد اُنھون نے گورنمنٹ اسکولون کے مدرسون اور طلبہ سے جو آٹھ سو کے قریب ہونگے اور اُنسے ملاقات کرنے کی غرض سے جمع ہوے تھے باتین کین اور اُن سب مین اُنھون نے خاص خبرگیری کے لیے مولراج کے کمسن بیٹے کو منتخب کیا جو ملتان کا دیوان تھا اور اگر اُسنے بیبا کانہ کارروائی نہ کی ہوتی تو پنجاب برٹش گورنمنٹ کے قبضہ مین بہت دیر کو آتا یا کچھ عجب نہین تھا اگر ہرگز اُسکے قبضہ مین نہ آتا۔ سہ پہر کو ایک بڑی جماعت کے روبرو اُنھون نے راجہ کپور تھلہ کو ستارۂ ہند کا تمغہ دیا۔ اُنکی اسپیچ ہندوستانی زبان مین تھی چنانچہ جو لوگ جمع تھے ایک ایک حرف اُسکا سمجھ سکے۔ اُنھون نے راجہ مذکور کی دوستی اور اُنکی نامی گرامی خدمتون کا تذکرہ کیا۔ شام کو لارنس ہال (یہ ایک عمارت ہے جسکو اُنکے دوستون نے اُنکی خدمات پنجاب کی یادگار مین تعمیر کرایا تھا اور جس پر جلی خط سے صرف سادہ سادہ نام "جان لارنس" لکھا تھا) حسب ضابطہ کھولا گیا۔ اس کل تقریب کی اصل کیفیت جو دیکھنے مین آئی تھی منٹگمری کی سادی اور محبت آمیز اسپیچ تھی جسمین اُنھون نے اپنے افسر کی تعریف کی تھی اور سر جان لارنس نے بھی اُسی طرح کی سادی اور اُس سے بھی زیادہ دلفریب تقریر مین اپنے ہمعصرون اور نامی گرامی فردون کا ذکر کیا۔ اِس موقع پر بہت سے لوگ رونے لگے تھے اور بہتیرے آبدیدہ ہوگئے تھے۔ اسپیچ کے ایک مقام پر جو آسانی سے دریافت ہوسکتا ہے خود گورنر جنرل اپنے جوش غم کو ضبط نہ کرسکے۔

سر منٹگمری نے بیان کیا کہ۔

جنٹلمینو اور لیڈیز۔ مین اسکو ایک بڑا فخر سمجھتا ہون کہ مجکو وائسرائے اور گورنر جنرل سر جان لارنس کے جام تندرستی تجویز کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ ۴۵ برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب سے مین اُنسے واقف ہون۔ ہم لوگ آیرلینڈ مین ہم مکتب تھے اور اسی طرح اُنکے نامی گرامی بھائی ہنری اور جارج لارنس بھی ہم مکتب تھے (نعرۂ خوشی)۔ ہم لوگ بہت عرصہ تک جدا رہے اور پھر آپس مین اُسوقت ملاقات ہوئی جب الحاق پنجاب عمل مین آیا۔ اُسوقت مین نے دیکھا کہ سر جان لارنس جو پیشتر ایک لڑکے اور اپنی طبیعت کے آدمی تھے اب ایک تجربہ کار اور مستقل مزاج شخص ہوگئے ہین۔ وہ ظاہر و باطن مین یکسان صاف باطن قوی و توانا جفاکش منصف اور بے لوث شخص تھے۔ ہر شخص اُنسے ڈرتا اور اُنکی تعظیم کرتا تھا اور انتظام اور صوبون کے لیے ایک نمونہ ہوگیا (نعرۂ خوشی)۔ ملک پنجاب مین اُنکی کارروائی دوآبہ جالندھر سے شروع ہوئی۔ وہان کے لیے لارڈ ہارڈنگ نے اُنکو منتخب کیا تھا اور بعد کو لاہور مین عامل ہوے اور آخر کو چیف کمشنر مقرر ہوے۔ اسکے بعد ۱۸۵۷ء آیا اُسکے واقعات ابھی تک لوگون کی یادداشت مین تازہ ہونگے۔ اُنکی عملداری کے

زمانہ مین پنجاب پر استحکام کے ساتھ قبضہ رہا۔ دہلی اگر فتح نہوتی تو ہندوستان ہاتھ سے نکل جاتا۔ پنجاب مین کسی طرف سے مدد نہین پہونچ سکتی تھی پنجاب کے کوہستانون اور میدانون سے ابتداہی مین ہندوستانی بہادر بھیجے جانے لگے۔ شہر پر قبضہ کر لیا گیا اور ہم لوگون کی کیا بلکہ تمام ہندوستان کی جان بچ گئی۔ (نعرۂ خوشی) انگلستان نے اُنکی اعلیٰ درجہ کی خدمات کا اعتراف کیا اور اُنکا نام دنیا بھر مین گھر گھر مشہور ہوگیا (زور سے نعرۂ خوشی) اور ہم لوگ جنھون نے اُنکے ساتھ ساتھ اور اُنکی ماتحتی مین کام کیا ہے اس بات کو دیکھکر ناز کرتے ہین کہ وہ سلطنت کی جانب سے بھاری عہدہ پر مامور ہین اور اُسکو زینت دے رہے ہین۔ آج ہم لوگ یہان ایک ایسے ہال مین اُنکا خیر مقدم کرنے کو جمع ہوا ہین جسکو اُنکے احباب پنجاب نے اُنکی یادگار مین تعمیر کرایا ہے۔ ہم لوگ اپنے سابق چیف کمشنر اور سابق لفٹننٹ گورنر اور وائسرائے کے اُنکا خیر مقدم کرتے ہین (نعرۂ خوشی) مین آپ سب لوگون سے بالانفراد اور بالاشتراک متقاضی ہوتا ہون کہ آپ سب لوگ سر جان لارنس کے جام صحت کے نوش کرنے مین میری شرکت کیجیے (زور سے دیر تک نعرۂ خوشی)۔

سر جان لارنس نے اس شکر گزاری کے جواب مین بیان کیا کہ۔

سر رابرٹ منٹگمری لیڈیزو اور جنٹلمینو۔ سر رابرٹ مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ کس تپاک سے آپ نے میرا جام صحت تجویز کیا اور لیڈیزو اور جنٹلمینو آپ لوگون کا بھی ممنون ہون کہ آپ نے اس عمدہ اور محبت آمیز طریقہ سے اُس ٹوسٹ کا جواب دیا۔ مین نہین خیال کرتا کہ جو کچھ سر رابرٹ نے بیان کیا ہے مین اُن سب باتون کا مستحق ہون لیکن مجکو ضرور کہنا چاہیے کہ مین اُنکو پسند کرتا ہون۔ (قہقہہ اور نعرۂ خوشی) یہ صرف انسانی طبیعت ہے (نعرۂ خوشی) میری طبیعت سخت کہی گئی ہے۔ لیکن میری بات کا یقین کیجیے کہ آپ لوگون کی مہربانی سے وہ نرم ہوئی جاتی ہے۔ سر رابرٹ نے آپ لوگون کے سامنے بیان کیا ہے کہ چالیس برس پیشتر ہم لوگ ہم مکتب تھے۔ کیا خوب ہوتا اگر وہ چالیس برس نہ گذرے ہوتے چونکہ میری شادی ہو چکی اور لڑکے موجود ہین اس سبب سے کچھ مضائقہ نہ تھا۔ خیر اب یہ بہت صحیح ہے کہ چالیس برس کا عرصہ ہوا جب ہم لوگ ہم مکتب تھے اور اُس مقام مین پڑھتے تھے جو تواریخ مین بہت مشہور ہے یعنی لنڈن ڈیری (نعرۂ خوشی اور قہقہہ) یہ مقام اس بات کے واسطے بہت مشہور ہے کہ اُسنے بڑے انقلاب سے اپنے کو بچایا تھا۔ شاید ہم لوگون کی رگون مین شمالی آئرلینڈ کا قدیم خون بھرا تھا کیونکہ ہم لوگ اُسی حصہ سے آئے تھے اور جب وہ وقت ہندوستان مین آیا تو ہمکو اُس سے زیادہ بھاری انقلابات کا سامنا کرنا پڑا ڈیری کے قدیم محافظون کا خون ہم لوگون مین جوش کھانے لگا اور قدیم زمانہ کے جنگی گھوڑون کی طرح ہم لوگ اپنے کام مین مشغول ہوگئے (نعرۂ خوشی) لیکن جنٹلمینو مین سمجھتا ہون کہ جو کچھ مین نے کیا ہو میرے لفٹننٹ سر رابرٹ منٹگمری نے قریب قریب اُس سے زیادہ کیا (نعرۂ خوشی) جنٹلمینو اور لیڈیز جسوقت مین اُس خوفناک زمانہ کو یاد کرتا ہون تو مجھ سے کچھ بن نہین پڑتی ہے کہ اُس زمانہ پر فخر کرون یا اُس زمانہ کو یاد کر کے تاسف کرون۔ جس وقت مین اپنی فوج کے اُن نامی گرامی کامون کو جو اُسنے دہلی مین انجام دیے تھے یاد کرتا ہون تو مجکو اپنی فوج اور اپنے ہموطنون پر خواہ وہ آئرش خواہ انگلش خواہ اسکاچ ہون فخر اور مباہات ہوتا ہے لیکن جسوقت مین اُن عاقلون یا بہادرون کو یاد کرتا ہون جو دہلی مین مدفون ہین تو مجکو

معلوم ہوتا ہے کہ اصل مین کامیابی ہمکو جان لڑا کر حاصل ہوئی تھی - اُن لوگون مین جان نکلسن تھے - مین اُنکو ایسا شخص سمجھتا ہون جنکے بغیر انگلش لوگ بھی ہرگز دہلی کو فتح نہ کرسکتے - اب مین اور نہین کہہ سکتا ہون (نعرۂ خوشی) لیکن اتنا کہونگا کہ جبتک انگلش لوگ ہندوستان مین باقی ہین جان نکلسن کا نام کبھی فراموش نہوگا - اُس زمانہ مین بھی افسرون کی ایک جماعت میرے پاس تھی جو اپنی مستعدی سرگرمی اور لیاقت مین ایسے تھے کہ ہندوستان مین اُسطرح کے لوگ اگر کبھی تھے یا تیار ہونگے تو اُنسے بڑھکر نہونگے - اگر کسی طرح ہم لوگ اِس قابل ہوسکتے ہین کہ باقی حصۂ ہندوستان کے لیے نظیر ہون تو ہمکو اپنا صلہ بھی ملگیا - لیڈیز اور جنٹلمینو چھہ برس پیشتر اِس ملک سے بہت برسون تک کام کرنے کے بعد مین ضعیف الجسم ہوکر یہان سے گیا تھا لیکن سر رابرٹ منٹگمری کو اپنے عہدہ پر چھوڑ گیا تھا - میرا لبادہ اُنسے بہتر کسی اور شخص کو پہنایا نہین جاسکتا تھا اور جسوقت مین اپنے چارون طرف نگاہ کرتا ہون اور خوشحال اور خوشدل لوگون کے چہرون اور ترقیون کو جو اُنکے ایام حکومت مین ہوئی ہین دیکھتا ہون تو بعض اوقات میرے دل مین یہ خیال گزرتا ہے کہ یہ لبادہ جسقدر جلد اُنکو پہنایا جاتا اُسیقدر بہتر ہوتا - (نعرۂ خوشی) مجکو پنجاب مین آنے کی بہت ہی خوشی ہوئی - جو کچھہ مین نے دیکھا اُس سے مجکو کمال لطف حاصل ہوا اور میری خواہش تھی کہ تمام ملک پنجاب کی سیر کرتا - آج اِس شب کو آپ سب لوگون سے ملاقات ہونے کی مجکو بڑی خوشی ہے جس تپاک سے آپ نے میرا خیر مقدم کیا ہے اُسکا شکریہ مین ایک مرتبہ پھر ادا کرتا ہون اور آپ سب لوگون کی تندرستی اور خوشی کی دعا کرتا ہون - (زور سے دیر تک نعرۂ خوشی) -

دوسرا روز یعنی اٹھارھوین تاریخ کا دن وہ تھا جسکے لیے وہ تمام تیاریان ہوئی تھین جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے - اُس روز وائسراے کو عالیشان دربار مین ایسے رؤسا اور سردارون سے ملاقات کرنا تھی جو کسی سلطنت کے اور کسی صوبہ مین جمع نہین ہوسکتے تھے - شہر بمبئی جسکی آبادی قریب قریب ...... ہے اپنے مختلف الاقوام باشندون پر بہت ناز کرسکتا ہے لیکن لاہور کی شہر پناہ کے باہر خیمون کا جو بھاری شہر بسا تھا اُسمین .... مسلح آدمی چھہ سو سردارون کی ہمراہیون مین تھے جنمین سے ہر ایک سردار کی شکل وشباہت پوشاک رنگ اور زبان ایک دوسرے سے مختلف تھی - قلعہ بابل مین یا یوم پنٹی کوسٹ کو مشکل سے اسطرح کا اختلاف السنہ مشاہدہ مین آیا ہوگا - اگر مشہور میتھریڈیٹس (گو وہ پچیس مختلف زبانون پر قدرت رکھتا تھا) صرف اپنے "پانٹس" اور قرب جوار جبال السنہ ہی کا نہین بلکہ پنجاب اور اُسکے کوہستانون کا حاکم ہوتا تو وہ بھی مشکل سے اِس بات پر فخر کرسکتا کہ وہ اُنھین کی زبانون مین اپنی سلطنت کے ہر ایک فرقہ سے کہہ سُن اور لکھہ پڑھہ سکتا تھا - اِس دربار مین پشاور کے ایسے زبردست جنگجو پہاڑی لوگ موجود تھے جو اگر رنجیت سنگھ کا زمانہ ہوتا تو کبھی وہان نہ آتے اور ہنسی مین ٹال دیتے اِس دربار مین کوہ سلیمان کے جنگلی اور مطلق العنان لوگ آئے تھے جنکی صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ صرف ایک موہومی جھگڑے یا ذرا سے مال غنیمت پر اپنے عزیز ترین احباب کی گردن کاٹ ڈالین گے - اِس دربار مین

کابل کا ایجنٹ سفیر بھی مع اپنے بیشمار ہمراہیون کے موجود تھا - قدیم زمانہ کے راجپوت لوگ کانگڑہ کے پہاڑون سے آئے تھے - پستہ قد گورکھا لوگ تبت کی سرحد سے آئے تھے - مالوہ اور رانجھا کے رلیشائیل سکھ بھی موجود تھے جنمین بعض لوگ وہی تھے جنھون نے مقام فیروزشاہ اور چلیان والا مین ہماری سلطنت کو ہلا دیا تھا اور بعد ازان دہلی کے سامنے اسکے بچانے مین کوئی بات اُٹھا نہین رکھی تھی - بالآخر قوقند (یہ وہ شہر ہے جسکا نام سکھون اور افغانون کو نہ معلوم ہوگا اور جو دریاے جیحون کے اُس پار کے نیم معدوم ملکون مین واقع ہے) کے ایلچی تھے جو صرف پہلے ہی پہل "عالیشان گورے زار" کے مقابلہ مین انگلش لوگون کی مدد مانگنے آئے تھے اور جو اسوقت بھی وسط ایشیا کے جنگلون مین برابر کشت و خون کرنے سے باز نہین آتے تھے اور بہت دنون کے بعد دھمکیون سے خائف ہوے -

دربار کے لیے جو مقام منتخب کیا گیا تھا وہ بہت خوبصورت اور دلفریب تھا - یہ ایک ہرا بھرا اور پُرفضا میدان تھا نصف میدان دریاے راوی سے گھرا ہوا تھا - یہ وہی مقام تھا جہان پچاس برس قبل احمد شاہ دُرانی نے کمپ قائم کیا تھا اور پچیس برس بھی نہین گذرے تھے کہ رنجیت سنگھ نے اپنی عین فتوحات کے زمانہ مین اپنی عالیشان اور اُسوقت تک بے نظیر سپاہ کا متواتر اجتماع کیا تھا - وہان مسجد تھی جسکے گنبد اور مینار سنگ مرمر کے تھے اور جو اسواسطے یادرہیگی کہ سکھون اور مسلمانون مین اُسی کے بابت نفاق پڑا تھا - وہان رنجیت سنگھ کا قلعہ تھا - رنجیت سنگھ کی تختگاہ اور اُنکی قبر تھی - اکثر تواریخی چیزین اس مقام مین آئی شہر پنجاب کی تھین - اِسکے سوا اور جو کچھ نگاہ تلے پڑتا تھا وہ اُن قومون کا منظر تھا جو اُس سے اور اُسکی راہ سے جاتی رہی تھی اور جو خراب خواہ اچھے طور پر اُسکی جگہ قائم ہوئی تھی - اُسکا بیٹا اور وارث فی الحال ایک پرائیوٹ انگلش جنٹلمین تھا اور اپنی خوشی سے ایک عیسائی ملک مین عیسائی مذہب کا معتقد ہوکر رہتا تھا اُسکی زوجہ یعنی اُسکی ازواج سے پچھلی عورت ابھی اطراف لندن مین انتقال کرچکی تھی اور کوہ نور یعنی وہ بینظیر ہیرا جو ایرانی افغانی اور سکھ بادشاہون کے تاج مین رہ چکا تھا سر جان لارنس کے دست اور جیب مین پہونچ چکا تھا اور چھ ہزار میل کے فاصلہ پر ملکہ انگلستان کے تاج مین چمک رہا تھا -

آیا یہ انقلاب عظیم اور جو کچھ واقع ہوا یا ہونے والا تھا اُس سے خرابی یا بہبودی متصور تھی - جو جگمگاتی ہوئی صورتین یہان دکھائی دیتی تھین اگر اُن سے قطع نظر کرکے کوئی شخص خیال کرتا تو یہان خیال کرنے کا بہت مصالح تھا صبح کو نو بجے تک ہر شخص ہماری شامیانہ مین پہونچکر اپنی اپنی مناسب جگہ پر بیٹھ جاتا تھا - لیکن اس خیال سے کہ انتظام مین کوئی کسر نہ باقی رہ جاے وائسراے نے اپنی عمر بھر مین اس موقع پر دیدہ و دانستہ آدھ گھنٹہ کی تاخیر کیا اور اس آدھ گھنٹہ کی تاخیر مین اُدھر تو لوگون کا اشتیاق زیادہ بڑھگیا اور اِدھر اس بات کا بھی وقت ملا کہ زرق برق پوشاکون کو دیکھ لیا جاے اور چھ سو آدمیون کی عجیب و غریب تواریخ پر جسمین سے ایک ایک کرکے ہر ایک شخص

کُل مجمع کی رونق تھا خیال کرلیا جائے - مثلاً وہان راجہ جھند سفید ململ کا لباس پہنے ہوئے تھے جسپر زمرد اور ہیرا جڑا ہوا تھا اور زرد رنگ کی پگڑی باندھے ہوئے تھے - مہاراجہ پٹیالہ کُل سکھون کے سردار ایک قیمتی معطر پوشاک پہنے ہوئے تھے جو زمرد اور موتیون سے بالکل مرصع تھی - راجہ کپورتھلہ ستارہ ہند کا تمغہ لگائے تھے - راجہ فرید کوٹ سر سے پیر تک اصل خالصہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے تھے -

اور جو لوگ کچھ واقعات سے آگاہی رکھتے تھے اُنکی نظرون مین سرداران مجتمعہ دربار کی اوضاع اور اطوار اُسی طرح کے مختلف معلوم ہوتے تھے جیسی اُنکی پوشاکین تھین - وہان کانگڑہ کے کٹوچ خاندان کا سردار تھا گو یہ سردار معزول تھا لیکن راجپوتون کے ایک نہایت ہی قدیم خاندان کا شخص تھا چنانچہ یقین کیا جاتا تھا کہ ڈہائی ہزار برس گذشتہ تک اُسکے خاندان کا پتہ لگتا تھا جس مین چار سو اسّی پشتین گذری تھین اور انمین سے ہر ایک شخص راج کرچکا تھا - وہ پنڈت سکھ فرقہ کے تھے دونون بلافصل گرو نانک بانی مذہب سکھ کی اولاد سے تھے - وہان وہ سکھ سردار موجود تھا جو سوارون کے زمرہ مین سب سے بہتر شمار ہوکر چلیان والا کے توپخانہ کو چلانے گیا تھا - وہان ایرانی قزلباش تھا جسنے انگلش قیدیون (جنمین بہت سی انگلش لیڈیان اور بچے تھے) کو افغانون کی مہلک لڑائی مین مرنے مرتے بچا لیا تھا - وہان نہال سنگھ چاچی جو سر جان لارنس کا الحاق کے زمانہ سے لیکر آیندہ تک معتمد مشیر رہا تھا موجود تھا - وہان راجہ صاحب دیال بھی تھے جو اُس زمانہ مین لیجیس لیٹیف کونسل کے ممبر تھے - اور جیسا کہ امید کی جاسکتی ہے نہایت ہی کم سن اور نہایت مسن اور تجیم شحیم تنومند اور خوبصورت سب طرح کے لوگ موجود تھے - کم عمر نواب لوہارو ساتھ برس کے ایک لڑکے تھے جنکا سب ارتبہ مثل مسن رئیس کے کیا گیا - اور پھر نواب دوجانہ ایسے تجیم شحیم تھے کہ لوگ تین آدمیون کی برابر اُنکا وزن بتاتے تھے - دربار کے خیمہ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جانے مین اُنکی سانس پھول گئی - اور جو کرسی بیٹھنے کے لیے اُنکو دی گئی تھی اُسمین اُنکا جسم اُسوقت تک نہ سما سکا جب تک کرسی کے دونون بازو کاٹ نہ ڈالے گئے - بالآخر راجہ فرید کوٹ تھے جو فالج کے عارضہ سے ایسے مشلول ہوگئے تھے کہ جب وائسرائے سے اُنکی ملاقات کی باری آئی تو لوگ پلیٹ فارم تک ہاتھون سے سنبھال کر اُنکو لے گئے اور اسوقت سر جان لارنس اُنکو آگے بڑھنے کی زحمت سے بچانے کی غرض سے خود اپنے تخت سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور زرد وزی کپڑے کے فرش تک خراماں خراماں چلے آئے تاکہ اُن سے ملاقات کرلین - راجہ ممدوح اپنی علالت کی بنیاد پر وائسرائے کی طلبی کے موافق حاضر ہونے مین بخوبی عذر کرسکتے تھے لیکن مثل اور لوگون کے اُنھون نے قصد مصمم کیا تھا (یہ ایک چشمدید گواہ نے مجھ سے بیان کیا تھا جسکا مین اس کام کے لیے مشکور ہون) کہ چاہے جو کچھ ہو مگر مین اُس وائسرائے کو ضرور دیکھونگا

[1] سر لیپل گریفن کا آرٹکل مندرجہ اخبار لاہور کرانکل مطبوعہ ۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ء

حاشیہ ۱۵۴

جسکے نام سے شمالی ہند کا ہر شخص ڈرتا اور اُس سے محبت کرتا تھا"- چنانچہ تمام خطرون کی جوکھم اُٹھا کر وہ آئے اور اُسکا صلہ بھی پایا-

آخرکار تعطل کا وہ نصف گھنٹہ ختم ہوا اور جسوقت وائیسرائے کی چوآسپہ گاڑی خیمہ کے قریب پہونچی تو سپاہیون نے جو سڑک پر دورویہ قطار باندھے کھڑے تھے سلامی دی بینڈ باجا بجنے لگا شاہی سلامی کی پہلے توپ سر ہوئی اور اُسکے بعد جب سر جان لارنس اپنے تمام تمغے لگائے ہوئے لیکن حاضرین دربار بھر مین سب سے زیادہ سادی وضع کے کپڑے پہنے ہوے پلیٹ فارم پر جو زردوزی کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا چڑھے اور تخت پر جا کر بیٹھے تو ہر شخص سروپا تعظیم کے واسطے اُٹھ کھڑا ہوا- اُنکے داہنی جانب مہاراجہ کشمیر اور اُسکے بعد دوسرے رؤسا و سردار بترتیب مدارج بیٹھے- بائین جانب سر رابرٹ منٹگمری سر ہربرٹ ایڈورڈس سر ڈونلڈ مکلیوڈ اور پنجاب کی مختلف قسمتون کے کمشنر بیٹھے اور تخت کے پیچھے ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر اور صوبہ کے دوسرے قسم جو سب تین سو کے قریب تھے قطار در قطار بٹھائے گئے- اگر سات برس پیشتر امتحان کے زمانہ مین سر جان لارنس پہلوتہی کی ہوتی یا متزلزل ہو کر رہ گئے ہوتے اور جو بات اُنمین تھی اگر دم بھر کے لیے بھی اُنھون نے اُسکا برتاو نہ کیا ہوتا تو معلوم نہین کہ اُس رونق دار مجمع کے کتنے لوگ اُس روز شریک ہونے کو زندہ نہ رہ گئے ہوتے (اس بات کا اُس جماعت کے چند ہی آدمیون نے نہین خیال کیا تھا) جسوقت پچھلی توپ کی گرج موقوف ہوئی تو وائیسرائے اُٹھکر کھڑے ہوے اور گرمجوشی اور فصاحت سے ہندوستانی زبان مین جس مشترک زبان کو ہندوستان کا ہر شخص سمجھتا ہے یا ہر شخص کو اُسے سمجھنا چاہیے سرداران مجتمعۂ دربار سے خطاب کیا- اُنکے الفاظ سادے اور پرزور تھے- گویا وہ ترجمان دل تھے اور سامعین کے دلون پر فوراً اُنکا اثر پیدا ہوا- اور جسوقت اُنھون نے جان لارنس کے رعب دار چہرہ کو دیکھا اور اُنکی برجستہ اور بہادرانہ تقریر کو سنا ہوگا تو ضرور اُنکو معلوم ہوا ہوگا کہ اُنمین جسمانی اخلاقی اور دماغی سب طرح کی قوت بخوبی تمام پائی جاتی تھی-

ص۵۴

مہاراجو راجو اور سردارو میری تقریر کی طرف متوجہ ہو- مین آپ لوگون کے درمیان تقریباً چھ برس کے بعد پھر آیا ہون اور جس مہربانی سے آپ لوگون نے میرا استقبال کیا ہے اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون- مجکو بڑی خوشی ہے کہ اتنے قدیم دوستون کی مجکو ملاقات حاصل ہوئی اور جو لوگ گزر گئے اُنکے چلے جانے کا افسوس کرتا ہون-

رئیسو اور سردارو- میری طبیعت بہت خوش ہوئی کہ اس دربار مین چھ سو کے قریب آپ لوگون کو مجتمع پاتا ہون- مین اپنے سامنے بہت سے دوستون کے چہرے دیکھ رہا ہون- مین اپنے پرانے رفیقون کے بیٹون مہاراجہ کشمیر و پٹیالہ سکھ سرداران مالوہ و مانجھا راجپوت سرداران کوہستان مسلمان ملکان پشاور و کوہاٹ سرداران دیرہ جات و ہزارہ و دہلی کو پہچانتا ہون- یہ سب لوگ اپنے پرانے فرمانروا کی عزت افزائی کرنے کو مجتمع ہوے ہین-

میرے دوستو مجکو بیان کرنا چاہیے کہ نامی گرامی ملک انگلستان آن تمام معاملات کا جو ہندوستانیون کی بہبودی آسایش اور فلاح سے متعلق ہین دل سے خیال رکھتا ہے مجکو آگاہ کرنا چاہیے کہ جب مین اپنے وطن مالوفہ کو واپس گیا اور حضور ملکہ معظمہ کی خدمت مین حاضر ہونے کا مجکو شرف حاصل ہوا تو کس مہربانی سے حضور ممدوحہ نے اپنی مشرقی رعایا کی خیروعافیت پوچھی مجکو کہنا چاہیے کہ جسوقت ملکہ معظمہ نے مجکو وائسرائے ہند مقرر کیا تو کس محبت سے یہ کام میرے سپرد کیا کہ مین آپ لوگون کی خبرگیری رکھون شاہزادہ البرٹ شوہر مرحوم حضور ملکہ معظمہ جنکی عظمت اور خوبیون کا شہرہ تمام عالم مین مشہور ہے اس ملک کے متعلقہ حالات سے بخوبی تمام واقف تھے اور ہمیشہ جناب مرحوم کی یہ دلی خواہش رہی کہ ہندوستانی رعایا کو خوش اور مرفہ حال دیکھین۔

میرے دوستو پہلے پہل جب مین نے لاہور کو دیکھا تھا اُسوقت سے اب تک اٹھارہ برس کا عرصہ ہوا۔ تیرہ برس تک مین پنجاب مین رہا بہت برسون تک میرے بھائی سر ہنری لارنس اور مین نے اس وسیع ملک پر حکومت کی۔ آپ سب لوگ اُن سے خوب واقف ہین اور اُنکی یادداشت ہمیشہ آپ لوگون کے دلون مین تازہ رہیگی کہ وہ ایک ایسے حاکم تھے جو اپنی رعایا کے سچے دوست تھے مین صحیح صحیح بیان کر سکتا ہون کہ جس زمانہ سے مجکو اس سرزمین کی حکومت حاصل ہوئی اُسوقت سے اُس کام کے انجام کرنیکو جسکی ہم لوگون نے ذمہ داری کی تھی اپنے وقت اور اپنی محنت اور اپنی تندرستی کو ہم نے عزیز نہین کیا ہم نے ہر درجہ اور ہر فرقہ کی رسم و رواج اور خیالات اور حاجتون سے واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کی اس سبب سے چند ہی حصے ایسے ہونگے جنکو مین نے دیکھا نہوگا اور مین امید کرتا ہون کہ اُنکو مین نے جو نہین دیکھا اُنکو کسیقدر اچھا نہین ہوا جب سے برٹش حکومت جاری ہوئی ہے تب سے ہر قسم کا ٹکس کم ہو گیا نہرین اور سڑکین تعمیر ہوئین اور تعلیم کے اسکول قائم ہوئے۔ اعلی سے ادنی درجہ تک سب لوگ خوش ہین اور خیرخواہی ثابت کرتے ہے جب ۱۸۵۷ء مین بڑا فوجی بلوہ ہوا تھا تو اُسکے فرو کرنے مین آپ لوگون نے بڑی عمدہ مدد دی۔ سردارون نے اپنے یہان کی فوج کے ساتھ لڑکر اپنے جتھون سے وفاداری سے کام کیا اور ہزارہا پنجابی سپاہی ہمارے جھنڈون کے نیچے جمع تھے اُن لوگون نے برٹش سپاہیون کے ساتھ اُس نام اور شہرت مین حصہ پایا جو اُس ہنگامہ عظیم مین واقع ہوئی تھین۔

سردارو اور صاحبو۔ اگر فرمان روایان ملک کے لیے یہ بات ضرور عقل ہے کہ وہ رعایا کی زبان کو سیکھین اور اُن کے خیالات کی قدر کرین تو ویسا ہی یہ امر بھی ضرور ہے کہ رعایا اُسی طرح اپنے فرمانروایان سے واقفیت حاصل کرے یہی ایک طریقہ ایسا ہے جس سے دونون درجون کے لوگ خوشی سے آپس مین بسر کر سکتے ہین اس بات کے واسطے مین آپ لوگون سے اصرار کرتا ہون کہ آپ اپنے لڑکون اور لڑکیون کو بھی تعلیم کیجیے گا۔

انگلش حکومت سے جو اصلی فوائد آپ لوگون کو حاصل ہوے ہین اُنمین سے صرف ایک بات کو مین اور بیان کرونگا۔ اُس سے ملک مین بہشت سے اعلی درجہ کے نقشہ تیار ہو گئے۔ ہمارے ہموطنون سے بعض نہایت ہی لائق اور نہایت ہی مہربان افسر

پنجاب مین ملازم رہے ہین - اعلی سے ادنی تک ہر شخص عمدہ فرمان روا کی قدر کرتا ہے - آپ کے یہان ایسے ایسے لوگ موجود ہین جیسے سر رابرٹ منٹگمری مسٹر ڈونلڈ میکلیوڈ مسٹر رکٹس سر ہربرٹ ایڈورڈس کرنیل لیک اور کرنیل جان نیکلسن یہ سب وہ افسر ہین جو ہمیشہ آپ کی خدمتون مین مشغول رہے -

اب مین صرف اسقدر اور بیان کرونگا کہ مین خالق اکبر سے جو تمام فرقون اور اس دنیا کے تمام باشندون کا خدا ہے اس بات کی دعا کرتا ہون کہ وہ آپ لوگون کی حراست و حفاظت کرے اور آپ کو انصاف سے محبت رکھنا اور ظلم سے نفرت کرنا سکھائے اور آپ سب لوگون مین سے ہر شخص کو اس قابل کرے کہ جہان تک آپ لوگون سے ممکن ہے مختلف طریقون سے نیکی کرین - جو کچھ آپ کی اصلی خواہش ہو خدا اُسکو پورا کرے - جب تک مین زندہ رہونگا اُسوقت تک اُن برسون کو جو مین نے پنجاب مین گزارے ہین اور اُن دوستون کو جن سے مجھسے ملاقات ہوگئی تھی فروگذاشت نہ کرونگا -

وارن ہیسٹنگز کے زمانہ سے اب تک سوا سے سر جان شور کے ایسا کوئی گورنر جنرل نہین تھا جو خواہش کرنے کی حالت مین بھی اس قابل ہوسکتا کہ دیسی سردارون کے روبرو خاص اُنکی زبان مین تقریر کرتا اور یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا اس قابل ہوسکنے کی حالت مین وہ اس بات کی خواہش کرتا - بہرحال یہ ایک خاطرداری اور راستبازی اور اعلی درجہ کی حکمت علی کا فعل تھا جو سر جان لارنس سے ظہور مین آیا جس سے حاضرو غائب ہر شخص خوش ہوا اور خیال کیا گیا کہ یورپین اور ایشیائیون یعنی حاکم و محکوم کے مابین جو دیوار حائل ہے وہ اس سے منہدم ہوجائیگی علی العموم بڑے دربارون مین فارن سکریٹری جسکو خوامخواہ مشرقی زبانون سے آگاہی حاصل ہوتی ہے گورنر جنرل کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے اور لارڈ کے منہ سے جو الفاظ نکلتے ہین جہان تک عمدگی کے ساتھ ممکن ہوتا ہے اُنکا ترجمہ کرتا جاتا ہے لیکن یہ بات آسانی سے سمجھ مین آسکتی ہے کہ شان و شوکت اور کل کیفیت کی اصلیت کا لطف اس کارروائی سے کسقدر جاتا رہتا ہے جس شخص نے دربار لاہور اور اُس کیفیت کو جو سر جان لارنس کی تقریر سے منکشف ہوئی تھی دیکھا ہے اُسکو اس بات مین کوئی شبہہ نہ رہ گیا ہوگا کہ جو علمی و عملی عذرات سویلین وایسرائے کی تقریر پر کیے جاتے تھے وہ اُسوقت بالکل رفع دفع ہوگئے تھے جب وہ وقت آیا تھا جو آپ اپنی نظیر تھا اور جب وہ سویلین جو قریب قریب اس بے نظیر عزت کے لیے منتخب کیا گیا تھا ایک نامور اور ذی حیثیت اور صاحب لیاقت اور مستقل مزاج شخص مثل سر جان لارنس کے تھا -

اسپیچ کے ختم ہونے کے بعد وایسرائے اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور اُسکے بعد مہاراجہ راجہ اور سردار لوگ اپنے خاص ہمراہیون کے ساتھ علی سبیل ترتیب سر جان لارنس کے حضور مین پیش کیے گئے - ہر سردار نذر کی اشرفیان لاتا تھا جنکو گورنر جنرل ہاتھ سے چھو دیتے تھے اور پھر وہ قدمون پر ڈال دی جاتی تھین - سر جان لارنس نے قدیم شناسائیون مین سے بہتیرون سے محبت کے ساتھ گفتگو کی اور بڑے تپاک سے

ص ۴۵۵

مصافحہ کیا اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ جب کوئی سردار اس قسم کا اُنکے سامنے آکر تخت کے زینون پر چڑھنے لگتا تھا جسنے ۱۸۵۵ء مین کارنمایان کیا تھا تو اُنکی پیشانی چمکنے لگتی تھی - اِسکے بعد وائسراے کی جانب سے سردارون کو خلعت اور انعامات ملے - نقرئی کشتیان طلائی کلاک گھڑیان مرصع بند وقین ریشمی پوشاکین موتیون اور دوسرے جواہرات کے اسلے مرحمت ہوے جو زینہ پلیٹ فارم سے خیمہ کے دروازے تک داہنی جانب رکھے ہوے تھے اور سپاہی بعد دیگرے اُٹھا اُٹھا کر آتے جاتے تھے - وہ ایک بڑی رونق دار کیفیت اپنی اصل حقیقت اور مطلب کے اعتبار سے تھی -

انتظامات ایسے قابل تعریف تھے کہ جس تقریب کی نسبت امید کی گئی تھی کہ سہ پہر کو تین بجے تک ختم ہوگی وہ اُسوقت کے دو گھنٹے پیشتر ختم ہوگئی - وائسراے جس طرح سے آئے تھے اُسی طرح توپون کی گرج دفون کی کڑک اور ہتھیارون کی سلامی مین خیمہ سے روانہ ہوے اور اُسوقت اِس بھاری تقریب کا خاتمہ ہوگیا - سر جان کے دو سچے دوست جو اِس دربار مین حاضر نہین ہوے تھے تو اُنکے افسر کو باوصف اِس امر کے کہ وہ اِن تقریبات مین مشغول تھے دل سے افسوس ہوا ہوگا - سر ہربرٹ اڈورڈس بیماری کے سبب سے نہ آسکے اور یہ بیماری وہ تھی جسکے سبب سے تھوڑے ہی دنون کے بعد اُنکی نامی گرامی کارگزاری ہندوستان کا خاتمہ ہوگیا اور میجر جیمس جو آغاز غدر مین بمقام راولپنڈی سر جان لارنس کے سکریٹری کے طور پر کام کرچکے تھے اور اُسکے بعد سے بطور کمشنر پشاور سرحد کی بہت سی لڑائیون اور کوہستانی جرگون سے صلح کی گفت و شنید کے متعلق عمدہ خدمتین کرچکے تھے گذشتہ چند روز کے عرصہ سے شکار دام اجل ہوچکے تھے - اتفاق سے سر جان لارنس اُسکے قبل کی ڈاک مین سر چارلس وڈ کو لکھ چکے تھے کہ جیمس کی خدمتون کا معقول طور پر اعتراف کرنا چاہیے - لیکن ابھی وہ خط ہندوستان کے باہر ہی نہ جانے پایا ہوگا کہ وہ انسان کی تعریف کرنے اور انعام دینے کی حد سے تجاوز کر گیا -

دوسرے روز اُنیسوین تاریخ ساڑھے چھ بجے گورنر جنرل ملتان کی جدید ریلوے کو کھولنے چلے گئے - چھتیس ۳۶ میل کی مسافت طے کرنے کے بعد وہ ایک اسٹیشن پر جو خود روجنگل کے درمیان واقع تھا پہونچے اور یہان اُنھون نے ناشتہ تناول کیا اور ایک اسپیچ کی جسمین اُنھون نے اپنی یادداشت کے تمام حالات بیان کیے - ۱۱ بجے پھر وہ لاہور کو واپس آئے اور اُسی سہ پہر کو وہ ایک مرتبہ اور امرتسر اور دہلی کو روانہ ہوے اور اِس یادگار ہفتہ کے لطفون اور صحبتون کا خاتمہ ہوگیا - جو کچھ بیان اُنھون نے کیا اور دیکھا تھا اُسکی بابت سر چارلس وڈ کو ایک عجیب طرح کی صحیح صحیح اور کاروباری طور کی چٹھی لکھی -

ص ۴۵۶

لاہور ۱۹ - اکتوبر ۱۸۶۴ء -

مین یہان ۱۴- تاریخ کو پہونچا اور جو کام کرنے آیا تھا اُسکو انجام کرکے آج شام کو روانہ ہوتا ہون - ہمنے
راجہ کپور تھلہ کو ستارۂ ہند کا تمغہ دیا پچاس سردارون اور مشاہیر کا جو جمنا سے خیبر تک کے رہنے والے تھے ایک دربار
منعقد کیا اور اُن سے اپنی ملاقات تازہ کی اور خوش خوش اُنکو رخصت کیا - فی الجملہ اس چھوٹے سے سفر مین بخوبی
کامیابی ہوئی - تین صاحب میرے ہمراہی تھے اور جو کچھ اُنھون نے دیکھا اور سُنا اُس سے اُنکو نہایت حیرت ہوئی -

دربار کے مفصل حالات جنکو راقم خطوط نے اپنی خاکساری یا مختصر نویسی کے سبب سے قلم انداز کیا تھا اور
اطراف سے تمام و کمال مسٹر چارلس وُڈ کے پاس پہونچے اور اُن لوگون مین جنھون نے اس بیان کو جو اُسوقت کے
اخبارون اور رپورٹ چٹھیون اور چشمدید گواہون کی زبانی بیانات سے منتخب کرکے لکھا گیا ہے پڑھا ہے ایسے بہت کم
اشخاص ہونگے جو مسٹر چارلس وُڈ کی مندرجہ ذیل مبارکبادون سے ہمدردی نہ کرینگے -

۵ - نومبر ۱۸۶۴ع -

آپکے دربار لاہور کی عظیم الشان کامیابی پر مجکو مبارکباد دینا چاہیے - اُس سے اظہار جس طرح کی خوشی اور اطمینان
آپکو ہوا اُسی طرح سرکاری معاملات کے اعتبار سے وہ اس بات کا عمدہ ثبوت ہے کہ آپ جس عہدہ پر ہین اُسکے لیے موزون ہین
اور آپکی حکومت کو ہر شخص علی العموم پسند کرتا ہے -

مسٹر جان لارنس اس بات سے اور بھی خوش ہوئے ہونگے کہ خود حضور ملکہ معظمہ نے اُن الفاظ پر اپنی
کمال خوشی کا اظہار کیا جنکو بحیثیت قائم مقام و انیسرائے حضور ممدوحہ اُنھون نے عظیم الشان دربار کے سردارون کے
سامنے جو وہان جمع ہوئے تھے بیان کیا تھا -

آزبرن ۳ - جنوری ۱۸۶۵ع -

ملکہ معظمہ مسٹر جان لارنس کا شکریہ ادا کرتی ہین کہ اُنھون نے دو چٹھیان ایک مورخہ ۱۴ ستمبر اور دوسری
مورخہ ۱۴ - اکتوبر بلفظ فاست اور خوبصورت فوٹوگراف کی بھیجین جس سے بہت عمدہ طور پر اُس رونق دار تقریب کی
کیفیت خیال مین آتی ہے جو لاہور مین واقع ہوئی تھی - ملکہ معظمہ بہت مشکور ہونگی اگر مسٹر جان لارنس اُن فوٹوگرافون
کی اور دو تین پرتین بھیجینگے

ملکہ معظمہ مسٹر جان لارنس کے ایڈریس دربار کو بہت پسند کرتی ہین اور اس بات کے دیکھنے سے اُنکو دلی مسرت ہے
کہ سردارون کے خیالات عمدہ اور دوستانہ ہین اور ممکن نہین کہ اس سے آخر مین عمدہ نتیجہ نہ پیدا ہو -

ص ۴۵۴

باب دوازدہم

سر جان لارنس کی وایسرائی کا زمانہ

۱۸۶۵ء لغایت ۱۸۶۶ء

ہندوون کی ان کتابون مین جنمین دیوتاؤن کا بیان ہے ایک دیو کا قصہ مذکور ہے جسکے ہاتھ پانون ایسے بھاری تھے کہ جب اُسکے پانون کاٹ ڈالے گئے تو بہت عرصہ کے بعد اُسکے کانون تک یہ خبر پہونچی - ہندوستان خود یہ دیو ہے یا شاید پہلے تھا - وہ ایک ملک ہے انتہا اختلافات کا ہے درحالیکہ اُسکے وسیع رقبہ کے ایک حصہ مین شادابی معلوم ہوتی ہے دوسرا حصہ خوفناک آندھی یا طوفان یا قحط سے برباد ہوتا ہے - جب شمالی ہندوستان کے بہادرون سے جو سر جان لارنس کے سلام کو دربار مین آکر جمع ہوے تھے دریاے راوی کے سواحل جگمگا رہے تھے تو اُسوقت دریاے ہُگلی کے کنارے میلون تک ٹوٹی یا پانی مین ڈوبی ہوئی کشتیون اور جڑ سے گرے ہوے مکانون اور جو آہنی چھتین کاغذ کے تختہ کی طرح دوہری ہو ہو گئی تھین اُن خمدار چھتون اور جو درخت جڑ سے اُکھڑ اُکھڑ کر گر پڑے تھے اور خس کی طرح گردابون مین چکر کھا رہے تھے اُن درختون سے مفروش پڑے تھے - کلکتہ اور سمندر کے مابین جو نشیبی زمین واقع ہے وہان کے بدنصیب باشندون کی جانی دشمن صرف ہوا ہی نہین تھی بلکہ بارہ فیٹ کی اونچی ایک پانی کی دیوار جو اِس کنارے سے اُس کنارے تک کی زمین کو چھپا کر اِدھر اُدھر کئی میل تک پھیل گئی تھی سمندر سے سنسناتی ہوئی دریا مین آئی اور درمیان کی ہر ایک شے فصل استادہ اور اشجار گانون اور مکانون مسلم گانوؤن اور باشندون کو اپنی رَو مین بہا لے گئی -

اِس پریشانی کے کم کرنے مین جو کچھ ہو سکتا تھا وہ سر جان لارنس کے حکم سے کیا گیا لیکن جو کچھ ہوا اُسکی کچھ حقیقت نہین تھی - اور جب وہ کلکتہ مین پہونچے یا اُسکے بعد وہان سے بارکپور گئے اور وہان سے چٹھیان لکھین تو اُن چٹھیون سے ایک عجیب طرح کے ہولناک حالات جو اُنھون نے جا کر دیکھے تھے دریافت ہوتے ہین - اگرچہ وہ نہین جانتے تھے اور جب تک زیادہ عرصہ نہین گذرا اُسوقت تک کسی کو نہین معلوم ہوا کہ پورا پورا نقصان کہان تک ہوا ہے وہ بیان کرتے ہین کہ "چالیس جہازون کے قریب جنمین سے بعض نہایت ہی عمدہ تھے ڈوب گئے تھے یا ساحل سے ٹکرا ٹکرا کر ٹوٹ گئے تھے - انگلش ملاحون کی جانین بہت کم تلف ہوئین لیکن بہت سے ملاح منجھ کے بھل پانی مین گر گر پڑے - ہندوستانی بیحد ضائع ہوے - ساگر کے ٹاپو مین جو دریا کے دہانے کے قریب واقع ہے ۴۰۰۰۰ آدمی آباد تھے منجملہ اُنکے دس فیصدی سے زیادہ زندہ نہین بچے بردوان سے کلکتہ تک ہمکو ہر جگہ درخت اُکھڑے ہوے اور تار برقی کی تھمبیان ٹوٹی ہوئی ملین" - اُسکے چند روز بعد وہ بارکپور سے لکھتے ہین کہ -

ص ۴۵۶

مین آج صبح کو یہان پہونچا اور یہان کا حال اچھا نہین ہے راستہ بھر ملک کی صورت سے حال کے طوفان کی خوفناک علامتین صاف صاف ظاہر ہوئین - لارڈ ولسلی کے وقت مین کلکتہ اور بارکپور کے مابین سڑک کے دونون طرف جو درخت نصب کیے گئے تھے اُنمین سے بہتیرے گر گر پڑے رستہ بھی افتادہ درختون سے مفروش ہے - اصل تباہیان مصیبت زدہ لوگ ہین جو دریا کے کنارے کنارے ہگلی سے سمندر تک آباد ہین اِن اضلاع مین جان و مال کا نقصان بے حساب ہوا - ہم سے جو مدد ہو سکتی ہے وہ کر رہے ہین -

اور پھر اُسکے چند دنون کے بعد لکھتے ہین کہ -

۱۷ - دسمبر -

مدراس کی تباہی کی نسبت جو خبر پہلے آئی تھی ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ وہان اُس سے زیادہ مصیبت واقع ہوئی سر ڈبلیو ڈینیسن اندازہ کرتے ہین کہ ۳۰۰۰۰ جانین تلف ہوئین - اسی طرح اب بیان کیا جاتا ہے کہ کلکتہ مین جو آندھی آئی تھی اُسمین بھی اسیقدر لوگ ہلاک ہو گئے تھے - یہ بڑی خوفناک بات ہے -

لاہور سے روانہ ہونے کے بعد سر جان لارنس سرسری طور پر دہلی کی سیر بھی کر آئے - یہ وہ شہر تھا جو دار السلطنت پنجاب کے بعد (بشرطیکہ در اصل اُسکا شمار وہ نہ کرتے ہون) ہمیشہ اُنھون نے اپنی جان کے برابر عزیز رکھا اور اُنکا ابتدائی کام اور ناموری زیادہ تر اِس شہر سے منسوب ہے - وہ دو بجے رات کو جب سارا شہر سوتا تھا یہان پہونچے اور لڈلو کاسل یعنی قدیم ریزیڈنسی یا اُس مقام مین آکر قیام کیا جو ایک ایک شخص کی زندگی کا یادداشت سے اُنکو بہت ہی عزیز تھا جب پہونچنے کے بعد چار گھنٹے گذر گئے تو شاہی سلامی کی توپین چھوٹنے لگین تب باشندون کو یہ معلوم ہوا کہ اُنکا پرانا کلکٹر اور مجسٹریٹ اُن لوگون مین آیا ہے وہ صرف دورہ کے طور سے کاروباری طور پر آئے تھے شاہانہ طور پر نہین آئے تھے چنانچہ باشندگان شہر محروم رہ گئے جسکا اُنکو کمال قلق ہوا لیکن اُنھون نے وقت نکال کر مغلون کی عظیم الشان تختگاہ جسکو اُنھون نے بربادی سے بچایا تھا اور جو اب بہ تبدیل حیثیت انگلش قلعہ بنائی گئی تھی دیکھی اِس بات کا بندوبست کیا کہ جو فوج وہان تعینات تھی اُسکی تعداد گھٹنے نہ پائے اِس بات کا حکم دیا کہ جو لوگ محاصرے مین مارے گئے تھے اُنکی یادگارین جلد تیار ہو جائین اور اُن سب لوگون سے زیادہ خود مختار اور بہادر یعنی جان نکلسن کی قبر دیکھی - ۷ستمبر کو یعنی کلکتہ مین موسم سرما قیام کے لیے آکر مقیم ہونے کے تھوڑے ہی دنون بعد وہ اپنی زوجہ کے پہونچنے سے خوش ہو گئے - اُن سے بمقام سنو تھ گیٹ رخصت ہونے کے ٹھیک ایک سال بعد ملاقات ہوئی - اِس اثنا مین مارچ کے مہینے مین ایک لڑکی ماڈ نامے پیدا ہوئی تھی اور اب بہت دنون تک اِس بات کے سوچنے اور باہم غور کرنے کے بعد کہ انگلستان مین رکر شوہر اور ہندوستان مین رہکر بچون کی مفارقت ہوتی ہے شوہر کا خیال غالب رہا چنانچہ اور لڑکون کو اپنی بہن لیٹیشیا ہیز کی نگرانی مین

ص ۵۹۴

بمقام [illegible] چھوڑ کر ہنری لارنس اپنے دو بیٹے اور ایک سب سے چھوٹے بیٹے کو ساتھ لیکر ہندوستان کی طرف
روانہ ہوئین اُسکے تھوڑے دنون بعد سر جان نے اپنے ایک دوست انگلستان کی چٹھی مین لکھا تھا کہ وہ آپ
نہین خیال کر سکتے کہ میری زوجہ کے پہونچ جانے سے میری حالت کسقدر بدل گئی" - لیکن جو لوگ اُن سے
واقف تھے اُنکے لیے اِس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ گورنمنٹ ہوس کی عشرتین اب اُنکو
کسقدر کم خوفناک معلوم ہونے لگین - اور کیونکر اُنکے عہدہ کی ناگزیر پریشانیان فرصت کے وقت مین اُن سے
باطمینان باتین کرنے سے اکثر گھٹ گھٹ بالکل کٹ گئین -

عہدہ وائسرائی پر مقرر ہونے کے پہلے سال کچھ یہ نہ تھا کہ اُنکو اپنے اہالیان خاندان کے کسی شخص کی صحبت
حاصل نہ رہی ہو - کپتان ایچ ای اُنکے فوجی سکرٹری نے اُنکے بڑے بھائی جارج کی بیٹی سے شادی کی تھی
اور الگزینڈر لارنس سر ہنری کے ایک بیٹے نے ڈاکٹر کینیڈی کی بیٹی سے شادی کی تھی جو سر جان لارنس کے
ایک قدیم دوستون سے تھے اور آئرلینڈ کے قرابت مندون کے رشتہ سے ایک عزیز دار بھی تھے اور یہ پیارے شخص
اُنکے ساتھ گورنمنٹ ہوس مین رہتے تھے - وہ ہمیشہ یہی خیال کرتے تھے کہ ہنری کے بیٹون کے ساتھ جسقدر
سلوک کرینگے زیادہ نہوگا لیکن ایک خوفناک حادثہ کے باعث سے سر الگزینڈر کا کام تمام ہوگیا اور ایک
شش ماہہ بچہ اپنے نامی گرامی دادا کے نام و خطاب کا وارث یعنی سر ہنری کو چھوڑ گئے - سر الگزینڈر اپنے چچا
رچرڈ لارنس کے ساتھ جو اُس زمانہ مین ضلع شملہ کے ڈپٹی کمشنر اور کوہستانی ریاستون کے سپرنٹنڈنٹ تھے ایک
مہم پر تبت کو گئے تھے - راستہ سیدھا ایک دشوار گزار بلندی اور خوفناک گھاٹی مین ہوکر نکلا تھا بعض مقامات پر
پہاڑ کاٹ کر وہ نہین نکلا تھا بلکہ چوکھٹون سے پاٹ دیا گیا تھا اور نیچے آڑ کے لیے ستون لگے ہوئے تھے جو چٹانون مین
اُتار دیے گئے تھے - انہین سے ایک تختہ پر جو جماعت گھوڑون پر سوار جارہی تھی سر الگزینڈر آگے آگے تھے اتنے مین یکایک [illegible] کا
ایک حصہ کھسک گیا اور سوار اور گھوڑے کو لیے ہوئے دو سو فیٹ تک نیچے بیٹھ گیا - کم عمر بیوہ پر جو [illegible] اور جسقدر [illegible]
اُنکے باپ کرسکتے وہ اِس تباہی کے زمانہ مین سر جان لارنس نے کی اب چھوٹے سر ہنری کے سر پرست
وہی رہ گئے تھے اور یہ ایک ایسی تولیت تھی جسکا کام اُنھون نے آخری وقت تک ایک بڑی وفاداری
سے انجام کیا -

حضور ملکہ معظمہ نے خاندان لارنس سے ایسی ہمدردی اور اُسکا اظہار کیا جیسی ہمدردی [illegible]
طوفان کے مصیبت زدون کے ساتھ ظاہر کی تھی -

آزبرن ۲۰ - جنوری ۱۸۶۵ء -

حضور ملکہ معظمہ کو سر جان لارنس کے بھتیجے اور اُنکے نامی گرامی مرحوم بھائی سر ہنری لارنس کے بیٹے کی

خوفناک اور غمناک موت کی خبر سُن کر کمال رنج ہوا اور وہ صدق دل سے اُنکے خاندان کو پُرسا دیتی ہین۔

ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ کا طوفان نہایت ہی سخت تھا اور حضور ملکہ معظمہ بہت خوش ہونگی اگر اُسکے مشرح اور معتبر احوال سے اطلاع دی جائیگی۔ حضور ممدوحہ کو اندیشہ ہے کہ بارکپور پر بڑی مصیبت پڑی ہوگی لیکن حضور ممدوحہ امید کرتی ہین کہ پیاری لیڈی کیننگ کی قبر کو صدمہ نہ پہونچا ہوگا۔

حضور ملکہ معظمہ اِس چٹھی کو بغیر اِس سنجیدہ امید کے اظہار کے ختم نہین کر سکتی ہین کہ لیڈی لارنس بخیر و عافیت پہونچ گئی ہونگی اور اِس بات کا نہایت افسوس کرتی ہین کہ ناشدنی سہو سے حضور ملکہ معظمہ نے اُنکی روانگی کے قبل اُنکو بُلا کر دیکھ نہین لیا جسکی اُنکو بڑی تمنا تھی۔

لیکن اب مجکو ایسے معاملات کا بیان کرنا چاہیے جو انسے بڑھکر سرکاری طور کے ہین۔ موسم سرما مین بمقام کلکتہ سر جان نے جو چٹھیان تحریر کی تھین وہ بہت سے علی ضروری معاملات سے متعلق ہین جنکا سر جان کو دل سے اُس زمانہ مین خیال تھا۔ جیسے موقوفی دستور "ہاف بٹہ"۔ گورنمنٹ کے ذریعہ سے آبپاشی کے کامون کا بڑھانا۔ ہندوستان بھر مین عمدہ طور کی بارکین اور حفاظت کے مقامات کا تعمیر کرانا۔ بڑی چوریون کا موقوف کرنا۔ دیسی سپاہ کا از سر نو مرتب کرنا۔ انگلش فوج کی تعداد کا گھٹانا۔ لیکن سب سے بڑھکر اور روز افزون تردد کا سبب جسکا ہر وقت اُنکو خیال تھا اور اُسی کو وہ تمام معاملات مین ظاہر کیا کرتے تھے وہ خزانہ کی حالت تھی۔ ۱۸۶۶ء اور ۱۸۶۷ء مین عام قحط کی غمناک پیشین گوئی کی گئی تھی بڑے بڑے فوجی کام جو زیر بحث تھے اُنہین دس کرور پونڈ کی بے شمار رقم کا صرف تھا۔ چارون طرف سے علی العموم ترقی تنخواہ کی پکار مچی تھی اور ملازمت کی ہر ایک شاخ مین خرچ کی ہر ہر رقم برابر بڑھتی جاتی تھی۔ اِس حالت مین سب سے پہلا کام ایک مدبر ملک کا خزانہ کے متعلق تھا لیکن اِس کام مین اُنھون نے ہر طرف سے اپنے کو "مقید معذور اور محدود" پایا۔ قریب قریب وہ تنہا تھے اُنھون نے اکثر شکایت کی کہ عام طور پر ہر شخص کفایت شعاری پر تُلا ہوا ہے لیکن خاص باتون کے متعلق اور جو بات کفایت شعاری سے اصلاح کرنے کی ہوتی ہے اُس قسم کی ہر علی تدبیر کی یکقلم مخالفت کرتا ہے۔

اُنھون نے سر چارلس وُڈ کو بتاریخ ۲۹ مئی ۱۸۶۴ء لکھا تھا کہ۔

مَین خود بڑے زور کے ساتھ تخفیف پر آمادہ ہون کیونکہ مزید ٹکس لگانے سے میری راے بالکل خلاف ہے۔ ایسا مشکل سے ہم کر سکتے ہین کہ تخفیف بھی نہو اور ٹکس بھی نہ لگے۔ ہمارے اخراجات سال بسال بڑھتے جاتے ہین اور اِسی طرح بڑھتے جائینگے۔ ترقی ملک کے لیے ہماری آمدنی کفایت نہین کر سکتی اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہماری آمدنی کا ایک بڑا بھاری حصہ موہومی ہے۔ اگست ۱۸۶۵ء مین انکم ٹکس موقوف ہو جائیگا جہان تک جلد ممکن ہو ہمکو یہ نقصان پورا کرنا چاہیے مَین زائد ٹکس لگانے کی تجویز کو بالکل ناستحسن سمجھتا ہون کیونکہ مجکو وہ پیچیدگیان معلوم ہین جو اُسمین لاحق ہونگی۔ دیسی باشندون کے دل

ثابت قدم نہین ہین ٹکس بڑھانے سے خرچ مین تخفیف کرنا کہین بہتر ہے - آپ کو معلوم ہے کہ مین نے ہمیشہ اسی حکمت عملی کا مشورہ دیا ہے - نیپیر کا یہ خیال اور بیان ہے کہ جب کبھی ہمکو تخفیف کی ضرورت ہو تو فوج کی جانب توجہ کرنا چاہیے - لیکن فوج مین جو اصلاحین ہوئی ہین انکا پیشتر سے شمار نہین کیا گیا اور اُن سب اصلاحون مین روپیہ صرف ہوا - مجکو اس بات کا بیان کرنا لازم ہے کہ نارمن صاحب اس بات مین مجھ سے متفق الراے ہین کہ جو تخفیفین مین نے تجویز کی ہین وہ حفاظت سے عمل مین آسکتی ہین -

لیکن اُس سال موسم برسات مین اور سببون سے اُسی طرح کے نتیجے پیدا ہوے اور اپنے تمام وائسرائی کے زمانہ مین سر جان لارنس نے یہی پایا کہ کفایت شعاری کی صلاح دینے مین ہر طرح سے ملک کا فائدہ ہے سوا اسکے کہ لاکھون آدمی اُنکے بر خلاف ہو جائینگے - اور ہندوستان مین اور ملکون کی نسبت یہ بات کہین زیادہ ہے کہ بہت اشخاص نہین بلکہ چند لوگ یعنی امرا نہ کہ غربا نہایت آسانی سے اپنی حاجتون کو ظاہر اور اپنی صداؤن کو سنا سکتے ہین - ۴ - فروری کو اُنھون نے لکھا کہ -

ہمارے خزانہ کے آثار فی الحقیقت بہت بُرے پائے جاتے ہین اخراجات کا جوش بڑھتا جاتا ہے - جدید بارکون کے تعمیر کرنے اور پُرانی بارکون کی مرمت کرنے مین ایک رقم کثیر صرف کرنا پڑیگی - لیکن لوگون کی خواہش یہ ہے کہ اسمین حد سے زیادہ روپیہ صرف کیا جائے - اگر مجکو امید کی اعانت ہوتی تو مین اس خرچ کو بہت محدود کر دیتا لیکن مجکو معلوم نہین ہوتا کہ ایسا ہو سکے سر ہینری روز اور نیپیر کو خزانہ کا کچھ خیال نہین ہے اور فریر سب سے بد تر ہے - ابھی کل کی بات ہے کہ انھون نے بنیس ایکڑ زمین پر بمبئی کے قریب ایک اسائلم تعمیر کرانے کے واسطے چار لاکھ روپیہ خرچ کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی انھون نے محکمۂ تار برقی کے لیے از خود عمارتین بننے دین جنمین عمارتون کے ختم ہوتے ہوتے پچاس سے پچھتر ہزار روپیہ تک صرف ہو جائیگا - مجکو صحیح یقین ہے کہ ہندوستان مین ہمکو اور آمدنی بڑھانا ممکن نہین ہے - آپ جانتے ہین کہ مین نے اکثر اس بات کو بیان کیا اور ایسے وقت بیان کیا ہے جب اس عہدہ پر میرے آنے کی کوئی امید نہین تھی - دوسرے ذریعون سے ٹکس بڑھا کر آمدنی پیدا کرنا نہایت ہی دشوار ہے اور براہ راست ٹکس جاری کرنے مین تحقیقات کی ضرورت ہے جس مین پھر ظلم اور ناراضی کا خطرہ ہے -

نظر بہ حالات مندرجۂ بالا کونسل نے آخر کو کہا یہ تجویز کیا کہ انکم ٹکس کا اجرا ایک سال اور بحال رکھا جائے اور سر چارلس ٹریویلین نے بھی جنھون نے اپنے تمام آیندہ فوائد ہندوستان کو خطرہ مین ڈال کر اسپر اعتراضات کیے تھے ظاہرا وہی راے دے دی - لیکن شیوع بجٹ کے ایک روز قبل کونسل کے ایک جلسہ مین معلوم ہوا کہ انھون نے مثل سابق پھر اپنی نفرت کی جانب عود کیا - اور کونسل کے تمام موجودہ ممبرون نے باستثنا گورنر جنرل انھین کی ہم آہنگی کی -

اسمین شک نہین کہ گورنر جنرل اُنکی تجویز کو مسترد کر سکتے تھے لیکن چونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر ٹریولین کو (جیسا کہ اُنھون نے بیان کیا تھا کہ "انکم ٹیکس جو ایک مضبوط مگر ناقص مالی کل ہے جو ہر ایک کیل کانٹے سے درست ہے اور نئی ضرورت کی حالت مین ہمہ وقت جاری کرنے کے لیے تیار ہے وہ بالاے طاق رکھی جائیگی") اقل درجہ یہ ہیبت ناک اطمینان بھی حاصل نہو سکیگا تو وہ سمجھنے لگین گے کہ خزانہ کے تمام معاملات کے متعلق مجھکو ناکامی حاصل ہوئی ہے اسواسطے گورنر جنرل نے ایسی سخت تدبیر کے عمل مین لانے سے انکار کیا اور یہ دو باتین جو تجویز کی گئی تھین کہ یا تو انکم ٹیکس موقوف ہو جائے اور اسی امر پر قناعت کی جائے یا اُسکے بدلے مین تعمیرات سرکاری کے لیے ایک لون لیا جائے اور باہر کو جو تجارتی اسباب روانہ ہوتا ہے اُسکا محصول بڑھا دیا جائے اُنمین سے اس آخری تجویز کو اُنھون نے منظور کر لیا۔ سر جان لارنس لکھتے ہین کہ۔

ہمارے یہان کا بجٹ پہلی تاریخ کو منظور ہو گیا۔ تفصیلات کے محول کرنے کی مجھکو کچھ حاجت نہین ہے۔ کل کونسل جمع ہوئی تھی جسمین ٹریولین و ہیرنگٹن و گرے صاحب اور خود مین یہ چار شخص شامل تھے۔ ٹیلر صاحب ہیضہ مین مبتلا تھے میری راے یہ ہوئی کہ انکم ٹیکس ایک سال کے لیے اور جاری رکھا جائے لیکن اِس راے مین مین تنہا تھا۔ عرصۂ دراز تک کی بحث کے بعد کونسل برخاست ہوئی اور مین نے شام کے وقت ایک یادداشت لکھکر گشت کرا دی جسکی نقل مین آپ کے پاس بھیجے دیتا ہون۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ٹریولین آئے اور تجویز کیا کہ بجاے انکم ٹیکس اُن تجارتی اشیاء پر جو باہر ملکون کو جاتی ہین محصول لگایا جائے اور نمک کے محصول پر ۲ ر اور بڑھا دیئے جائین۔ اِس آخری تجویز پر مین رضامند نہونگا لیکن مین نے اور محصولون کو منظور کیا۔ بجٹ کی صرف ابھی تکمیل ہوئی ہے اور ٹریولین بہت چاہتے تھے کہ وہ نامنظور ہو جائے۔ وہ خستہ اور شکستہ دل معلوم ہوتے تھے اور مین نے اِس بات کو پسند نہین کیا کہ اُسکو ملتوی رکھون جو چیزین اِس ملک سے باہر جاتی ہین اُنپر محصول لگانا ایک مصیبت عظیم ہے اور ایسی بہت سی باتین ہین جو سن اُون اور شاید چانول کو چھوڑ کر اور اشیاء کے محصول لگانے کے خلاف بیان کی جا سکتی ہین ۔۔۔۔۔ اگر میرا کہنا کسی طرح چل سکتا تو مین انکم ٹیکس کو قائم رکھتا۔ لیکن اگر مین نے اگزیکٹیو کونسل کو منسوخ کر دیا ہوتا تو بھی کثرت راے کے حاصل کرنے مین مجکو دقت تھی کیونکہ لیجسلیٹیو کونسل کے بہت سے ممبر میرے خلاف ہو جاتے۔ میرے نزدیک یہ ایک بڑی خرابی کی بات ہے کہ دیدہ و دانستہ کسی وقت علی الخصوص اُس حالت مین قرضہ لیا جائے جب ایک طرف فی الجملہ ہماری حالت ایسی سرسبز اور دوسری طرف ہم پر اسقدر مطالبات کیے جاتے ہین۔

آخر کار بجٹ کو سر چارلس وڈ نے نامنظور کیا اور مندرجہ بالا چٹھی سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گورنر جنرل بذات خاص اُنسے اتفاق کرنے پر رضامند تھے۔ اِس اثنا مین وہ شملہ کو گئے۔ اور ہندوستانی اکھاڑے مین جن جن لوگون نے اپنے بڑے بڑے کرتب دکھائے تھے اُنکا کثرت سے کھسکنا شروع ہوا۔ بہت سے پرانے دشمنون

اور لفٹنٹون نے ملک سے رخصت لینا شروع کی۔ سر رابرٹ منٹگمری پنجاب مین بکامیابی انتظام کرنے کی ناموری حاصل کرنے کے بعد مدتون کی شہرت اور کام چھوڑکر یہان سے روانہ ہوے۔ سر چارلس ٹریویلین نے بھی وہی کیا جس سے اُنکے چیف کو نہایت رنج ہوا کیونکہ وہ سر چارلس ٹریویلین سے ہمیشہ قریب قریب پوری ہمدردی کرتے آئے تھے۔ سر ہربرٹ اڈورڈس جنکو سر جان لارنس نے قرار دیا تھا کہ ڈونلڈ میکلیوڈ کے بعد لفٹنٹ گورنری پنجاب کے لیے اُنسے بڑھکر کوئی مستحق و لائق امیدوار نہین ہے علیل ہوکر ولایت چلے گئے۔ اُنکی طرح ایسی نوعمری مین بہت کم لوگون نے ہندوستان مین اِسقدر ناموری حاصل کی ہوگی۔ اُنکے افسر اعلیٰ نے اسقدر قبل از وقت اُنکے تعلق کے قطع ہوجانے پر کہا تھا کہ "وہ فرمانروائی کے لیے خلق ہوے ہین"۔ سر ہربرٹ اڈورڈس ہندوستان مین کام کرچکے تھے لیکن خاندان لارنس کے ساتھ ابھی تک اُنھون نے کچھ نہین کیا تھا۔ اب اُنکا ارادہ یہ ہوا کہ اُنکی زندگی کے چند روز جو باقی رہ گئے تھے اُسمین کا کچھ حصہ اپنے بچپن کے دوست اور مربی سر ہنری لارنس کی سوانح عمری لکھنے مین صرف کرین اور دوسرا حصہ بلاشکایت سر جان لارنس کے عیال کی خبرگیری مین گزارین۔ بےشک یہ اُس شخص کی بہادرانہ خدمت تھی جسکا نمبر محبت مین سر ہنری کے بعد تھا اور سوا اُنکے اور کسی کے بعد نہ تھا سب پر مقدم تھا۔ سنہ ۱۸۶۵ع مین مسٹر سن ہیبرٹ کے مرجانے سے جو نقصان خاندان مین واقع ہوا تھا اگر اُسکے پورا کرنے پر وہ رضامند نہوگئے ہوتے تو لیڈی لارنس کو فوراً ولایت جانا پڑتا اور سر جان لارنس اپنی وایسرائی کے باقی زمانہ مین اُس مدد اور آسایش سے محروم رہ جاتے جو سواے اُنکی زوجہ اور کوئی شخص اُنکو پہونچا نہین سکتا تھا۔ ص ۴۶۴

اسی طرح کونسل مین بھی بڑی بڑی تبدیلیان واقع ہوئی تھین ہین صاحب چند روز کے لیے ولایت کو روانہ ہوگئے تھے۔ سر نکلسن دوامی طور پر چلے گئے تھے اور اُنکی جگہ پر نوبل ٹیلر مقرر ہوے تھے۔ رُوز کی جگہ مینسفیلڈ نیپیر کی جگہ ڈیورینڈ اور ٹریویلین کی جگہ میسی مقرر ہوے تھے اسطور پر سال سابق کی کونسل کے ممبرون سے صرف دو شخص یعنی گورنر جنرل اور گرے صاحب باقی رہ گئے تھے۔ لیکن خوش قسمتی سے سر جان لارنس کے اطمینان قلب کے لیے اُن قدیم دوستون مین سے چند لوگ موجود تھے جو ہندوستان مین رہ گئے تھے اور بڑے بڑے ذمہ دار عہدون پر مقرر ہوے تھے۔ پنجاب پر میکلیوڈ صاحب کو اختیار حاصل ہوا ملک متوسط پر ٹمپل کو اور نیپیر اپنے پرانے افسر کے تاکیدی بیانات سے فوج بمبئی کے کمانڈر مقرر ہوے ہارس گارڈ کے لوگون نے یہ پرانا عذر پیش کیا کہ اتنی بڑی اعلیٰ کمان ایک انجنیر افسر کو نہ ماننا چاہیے یعنی ایسے شخص کو جو اس ملازمت کی شاخون مین سے سب سے زیادہ علمی شاخ سے تعلق رکھتا تھا اور جسکی بےنظیر قابلیتون کا امتحان چین اور اسی طرح پنجاب اور ملک متوسط مین ہوچکا تھا۔ لیکن سر جان لارنس کے اصرار مین کامیابی ہوئی اور سر رابرٹ کو

ایک ایسا عہدہ ملا جس سے ایک طبعی موافقت واقعات کی بنیاد پر وہ تحسین خلائق لارڈ نیپیر آف میگڈالا کمانڈر انچیف افواج ہند گورنر جبرالٹر اور سب کے بعد ایک روز جسکی بابت اس کتاب کے حصہ مین اتفاق سے مین نے حالات لکھے ہین فیلڈ مارشل مقرر ہوے۔

سر جان لارنس کے قدیم لفٹنٹون سے اسقدر اشخاص جو اعلیٰ عہدون پر مقرر ہوے تو اس سے بالیقین معلوم ہوتا تھا کہ جو فریاد انکے ہندوستان مین قدم رکھنے کے پیشتر ہی بلند ہوئی تھی یعنی یہ کہ انکی حکومت کے زمانہ مین تمام ہندوستان کا انتظام پنجاب کے طور پر رہیگا اُسکو اب اور ترقی ہوئی۔ ایسے الزام کے جواب دینے کی جس حدتک وہ پروا کرتے تھے اُسکا جواب سر چارلس وُڈ کے نام کی ایک چٹھی سے جو ایک دوسرے ہی امر کے بارے مین تھی مین نے مندرج پایا ہے وہ لکھتے ہین کہ۔

اِس مضمون پر بحث کرتے وقت میرے نزدیک جیسا کہ لوگ کہتے ہین اِس بات کا بھی ذکر کردینا چاہیے کہ مین اُن سول اور فوجی افسرون کی نسبت جنھون نے میرے ماتحت پنجاب مین کام کیا ہے رُجحان رکھتا ہون۔ اسمین شک نہین کہ ایسے آدمیون کو مین خوب جانتا ہون اور جس موقع پر کسی افسر کی لیاقت جانچنے کا مجکو ذاتی تجربہ حاصل ہے اُس موقع پر مین اِس بات کو نہین پسند کرتا ہون کہ انکی نسبت اپنی تجویز کو ترجیح دون۔ لیکن قطع نظر اسکے اور قطع نظر اس امر کے کہ بہت سے افسرون نے جو پنجاب مین تیار ہوے نہایت ہی سخت کامون مین اپنی قابلیت کو ثابت کردیا صوبہ مذکور مین ایک ایک وقت پر اسقدر افسر مقرر ہوے ہین کہ انہین سے کوئی مشہور آدمی اسطرح سے باسانی منتخب نہین کیا جاسکتا ہے جو اِس الزام سے بری رکھا جاسکتا ہو۔ لیکن اگر مجکو اپنی ذات سے کچھ بھی آگاہی حاصل ہے تو مین یقین کرتا ہون کہ جس امر کا مجکو لحاظ رہا وہ صرف فائدۂ سرکار تھا اور تمام عہدون کے لیے جنکی کوئی وقعت تھی جس جس افسر کو مین نے منتخب کیا صرف اُسکی مسلم قابلیت کی بنیاد پر منتخب کیا۔ مجکو ایسی ایک صورت بھی یاد نہین پڑتی جب مین نے کسی افسر کو کسی عہدہ کے لیے منتخب کیا ہو اور وہ اُس عہدہ کا کام جیسا چاہیے ویسا انجام نہ کرسکا ہو اسمین مین اپنی کسی تعریف کا دعویٰ نہین کرتا ہون کیونکہ میرے دشوار منصب کا اگر اسکے سوا کچھ اور برتاو ہوتا تو وہ میرے حق مین سم قاتل تھا۔ لیکن بہرحال مین اُس لعنت ملامت کا مستحق نہین ہون جسکی بھیر بھاڑ ہو رہی ہے۔ باینہمہ یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ کوئی شخص گو وہ کیسا ہی اعلیٰ عہدہ رکھتا ہو جسنے اُن لوگون کی مدد نہ کی ہو جنھون نے سرکار کی خدمت کرنے کے ذریعہ سے اُسکا کام کیا ہو وہ قابل حکومت نہین ہے۔

جان لارنس کے حالات سے جس شخص کو ذرا بھی آگاہی تھی اُسکو اِس بات مین ہرگز شبہہ نہو سکیگا کہ یہ وہ اصول ہے جسمین خطا کرنے پر بھی عوام الناس نے ہمیشہ اُنسے ہمدردی کی۔ اُنکے تو اہالیان خاندان اور جانی دوست اکثر اس بات کے شاکی رہے کہ اُنکی قرابت یا دوستی اُنکی ترقی کی مانع رہی اور اگر وہ نہوتی تو وہ ضرور ترقی کے مستحق ہوجاتے۔ ایک مرتبہ ایک بڑے قریبی دوست نے اُنسے کہا کہ "آپ مجھکو

ص ۴۶۵

یہ عہدہ کیون نہین دیتے مین اُسکے پانے کے قابل ویسا ہی ہون جیسے اور لوگ ہین"۔ گورنر جنرل نے جواب دیا کہ "آپ اورون کے برابر اُسکے پانے کے قابل بیشک ہین لیکن چونکہ آپ ایک قریبی عزیز ہین اسواسطے آپ کو اور کسی شخص کی نسبت زیادہ قابل ہونا چاہیے اُسوقت میرے لیے آپ کو وہ عہدہ دینا جائز ہوسکیگا"۔ اس قسم کے معاملات مین وہ بالکل اپنے فرض منصبی کے پابند رہتے تھے لیکن اگر کوئی خاص تمثیل اس بات کے اظہار کے لیے ضرور ہے کہ جسوقت وہ سمجھتے تھے کہ مقامات پنجاب سے بہتر افسر مل سکتے ہین تو وہ پنجابیون کی طرفداری نہین کرتے تھے تو شاید منجملہ اور اشخاص کے سر جان اسٹریچی جنرل اسٹریچی سر ولیم گرے سر ولیم میور ڈبلیو ایس سیٹن کار اور آر پی جینکنز کا نام لینا کافی ہے جہان تک مجکو حالات سے آگاہی ہے اُسکے موافق مین کہ سکتا ہون کہ منجملہ اُن اشخاص کے بتوسط یا بلا توسط ایک شخص کو بھی انتظام پنجاب سے کوئی تعلق نہین رہا۔

اسمین شک نہین ہے کہ یہ ایک خواص اور شاید فرمانروائی کے اعتبار سے ایک نقص سر جان لارنس کا تھا کہ وہ کسی ماتحت کی تعریف بہت کم کرتے تھے اور جو محبت کا خیال اُسکی طرف سے اُنکے دل مین ہوتا تھا اُسکا اظہار اُسکے سامنے شاذ و نادر کرتے تھے۔ اُنکی تدبیرات کا سمجھنا آسان ہے۔ اور اسی طرح اس بات کا دیکھنا بھی آسان ہے کہ اگر اس طریقہ سے چند لوگ اُنکی زیادہ تعریف کرتے تو ایسے لوگ بہت ہوتے جو رنجیدہ اور پریشان ہوتے۔ جسوقت تعریف بالکل سچی ہوتی ہے اور نیک و بد کی تمیز کرنے کے بعد کی جاتی ہے تو وہ کمتر بیکار جاتی ہے اور جسکی تعریف کی جاتی ہے اُسکو اس سے بھی کم ضرر پہونچتا ہے۔ مین یہان اُسکی بابت ایک قصہ بیان کرتا ہون۔ جو لوگ اس زمانہ مین ہندوستان چھوڑنے پر مجبور تھے منجملہ اُنکے ایسا کوئی شخص نہ تھا جسکے جانے کا افسوس فائدہ سرکار کے لحاظ سے کرنل رچرڈ اسٹریچی کی نسبت اُنکو زیادہ ہوتا۔ لیکن جب اسٹریچی نے اپنے خیالی استعفا دینے کا حال پہلے پہل اُنسے بیان کیا تو اُنھون نے اس بات کو اسی طرح سے سُنا جس طرح اور کسی عام بات کو سُنتے اور کوئی مروجہ کلمۂ افسوس بھی زبان پر نہین لائے۔ اس حالت مین اگر اسٹریچی اُسوقت یہ سمجھکر چلے گئے ہون کہ اُنکے افسر ذرا بھی اُنکے ہمدرد اور مشکور نہین تھے تو کوئی تعجب نہین ہے۔ چند دنون کے بعد حسن اتفاق اُن سے سر ہنری نارمن سے ملاقات ہوئی اور اس بارہ مین جو خیالات اُنکے دل مین تھے بلا تقیید اُنکو اسٹریچی نے صاحب موصوف سے بیان کر دیا لیکن اتفاق سے اس زمانہ مین نارمن صاحب اور گورنر جنرل سے خود ملاقات ہوئی تھی اور وہان بالفاظ نامی۔ وہ اُنھون نے جنرل اسٹریچی کی خدمات کی تعریف کی تھی اور اُنکی مقصود روانگی پر اپنا نہایت اندیشہ ظاہر کیا تھا۔ چنانچہ اس معاملہ مین جو زخم پہونچا تھا وہ پہونچنے کے ساتھ ہی مندمل ہوگیا اور اسٹریچی غالباً اپنے سردار کی عادت سے زیادہ واقفیت پیدا کرکے گئے ہونگے کچھ کم واقفیت پیدا کرکے نہ گئے ہونگے۔

سر جان لارنس کی اُن چٹھیون مین جو سکرٹری آف اسٹیٹ کے نام روانہ ہوئی تھین اُس شخص کے
بارے مین انھون نے اپنے سچے خیالات ظاہر کیے تھے جسنے محکمہ انتظام ریاست سرکاری کے متعلق اپنی ایسی عمدہ
کارگزاریان دکھلائی تھین اور جنکی نسبت اجنبی شخص جو دونون کے حالات سے واقف نہوتا یہی خیال کرتا
کہ سر جان لارنس نے بخوبی اُنکی قدر نہین کی ہے مین منجملہ اُن چٹھیون کے ایک چٹھی سے چند الفاظ
منقول کرتا ہون۔ "کرنل اسٹریچی آیندہ ڈاک کے جہاز پر ولایت جانے والے ہین اُنکا جانا گورنمنٹ کے
حق مین بہت مضر ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ اس بات کو مین واجبی طور سے بیان کر سکتا ہون کہ اگر اُنکے بدلے
اور کوئی شخص جاتا تو شاید اس سے بہتر ہوتا۔ وہ لائق تیز دست مستقل مزاج اور صاحب الرائے شخص ہین۔
مجھ سے اُن سے اور کبھی کی ملاقات نہ تھی۔ اب کی بار جب پچھلے مرتبہ مین آیا تو اُنسے سابقہ ہوا۔ لیکن اگر آپ کو
کبھی کسی شخص کی ضرورت ہو تو مین کہے دیتا ہون کہ اس شخص کو یاد رکھیے گا"۔ سر جان لارنس کے
ایام حکومت مین ہندوستان کی اندرونی امن وامان ایسی رہی جیسی اُسکو بہت کم نصیب ہوئی تھی لیکن
ان پہلے دو برسون کے اندر ہندوستان کے ایک دور دراز گوشہ مین ایک غیر مسلسل اور کم حقیقت لیکن
بڑے جوش وخروش کا سرحدی جھگڑا قائم رہا اور یہ جھگڑا ایسا تھا جسمین نقصان بہت کچھ ہوا اور حاصل
کچھ بھی نہین ہوا حتی کہ فوجی رونق بھی حاصل نہین ہوئی جس ملک کی سرحد ہندوستان کی سی ہے وہان
سرحدی جھگڑون سے بمشکل احتراز ہو سکتا ہے لیکن سب سے بہتر اور سب سے کامیاب فرمانروا وہ ہے
جسکے زمانہ مین اُن جھگڑون کی تعداد قلیل رہے جہان تک ممکن ہو اُنکا درگذار رہے اور جو اُنکے انسداد مین
بلکہ علاج مین مستعد رہے اور پہاڑ کی طرح اُن مول لیے ہوے جھگڑون اور خانہ لڑائیون کے آگے
جو پیدا ہون اپنا سینہ سپر کیے ہوے رہے۔ پنجاب کی حکومت کے ایام مین سر جان لارنس کی کارروائی
یہی رہی تھی اور یہ ایک سخت بدقسمتی کی بات تھی کہ سر جان لارنس نے بحیثیت گورنر جنرل ہندوستان مین
جس وقت قدم رکھا اُسکے کچھ ہی پیشتر سابق گورنر جنرل کی اجازت یا حکم سے ایک ایسی کارروائی شروع کی گئی
جس سے بمقتضاے حالات موجودہ اس بات کا کامل یقین تھا کہ ایک طول طویل اور بیہودہ مخالفت
پیدا ہو جائیگی۔ یہ مخالفتین جنکی بحث کی جاتی ہے علی العموم جنگ بھوٹان کے نام سے مشہور ہین۔ بھوٹان
ایک پہاڑی پٹی ملک کی ہے جو دکھن طرف کے نشیبی خطہ ہمالیہ مین واقع ہے نیپال اُسکے پچھم طرف
آسام بجانب جنوب اور تبت پورب اور اُتر طرف واقع ہے۔ اسکے اور نیپال کے مابین بیچ کی طرح سکم کی
چھوٹی سرحدی ریاست اور دارجلنگ کا خطہ "فردوس برزمین" واقع ہے۔ یہ ایک کم حقیقت پہاڑی ملک ہے
جو اب تک پورا پورا معلوم نہین ہے۔ یورپین اشخاص کے حق مین وہان کی آب وہوا ہندوستان کے

سنہ ۶۷ع

اور اکثر حصون سے منفر ہے اور جابجا ملک مین اُن وحشیون کی آبادی ہے جو اپنی مفلسی خواہ لوٹ مار کے اِس
خیال سے بار بار یہان آکر آباد ہوتے گئے کہ "دوار" یعنی اُن زرخیز میدانون پر حملہ کیا کرین جو جبراً خواہ کلاً
برٹش حکومت مین آگئے تھے - اسواسطے یہ ملک مثل افغانستان کے تھا جس سے علیحدہ رہنا جسقدر ممکن تھا
ہم لوگون کے لیے اُسیقدر بہتر تھا عمدہ سرحدی فوج اور ظلمون کی نہایت ترقی کرنے کی حالت مین ظالمون کی
تنبیہ کرنے کے لیے اتفاقیہ سرحدی مہم کے روانہ کرنے کی بابت بہت کچھ کہا جاسکتا تھا لیکن جس تدبیر کی
گورنمنٹ بنگال نے لارڈ ایلگن کو پیروی کرنے کی ترغیب دی تھی اُسکی بابت کچھ بھی نہین کہا جاسکتا ہے یعنی
یہ کہ اُنھون نے ایک یوروپین سفیر جو بھوٹیا زبان مین ایک بات بھی نہین کرسکتا تھا تمام لوازمات سفارت اور
جنگی مہم کے اعلان کے ساتھ ایک ایسے ملک کو روانہ کیا جہان حال ہی مین ہر طرح کا انقلاب ہوچکا تھا - جہان
کوئی مقررہ ذمہ دار یا ہوشیار گورنمنٹ نہ تھی جہان کوئی خاص دار السلطنت بھی نہین تھی اور جو صاف صاف
ہماری طرف سے اُن وظائف کے قبول کرنے پر رضامند نہین تھے جو علی العموم امن و امان کے مانع اور جنگ
والحاق کے محرک ہوتے ہین -

ص ۲۹۴

لیکن جو کچھ ہونا تھا وہی ہوا اور جو لازمی نتیجہ تھا وہی ظاہر ہوا - اینشلی ایڈن کو جو سفیر مقرر ہوے تھے
گورنمنٹ بھوٹان سے کوئی جواب اِس اعلان کا نہین ملا کہ وہ ایک سفارت کے افسر کے طور پر آتے ہین اور
اِس بات مین آسانی چاہتے ہین کہ اُنکے آنے مین کوئی مزاحمت نہو اور غالباً اُسکی وجہ یہی تھی کہ اُس زمانہ مین
کوئی گورنمنٹ ہی نہ تھی جو جواب دیتی - اِسواسطے وہ مجبور ہوے کہ "دوجنگ پن" لوگون یعنی ادنی سردارون سے
خط کتابت کرین جنھون نے خاص اپنے مقاصد کے لحاظ سے اُنکے ساتھ کارستانیان کین اور جہان تک
ممکن تھا ہر ایک بات مین اُنکی رخنہ اندازی کی - مسٹر اینشلی ایڈن نے کچھ خوف نہین کیا اور دارجلنگ سے
روانہ ہوے اور اُسوقت سے لیکر وہان کے داخل ہونے تک وہ ہر قسم کی مشکلون بیدلیون اور خطرون مین
مبتلا رہے - اسپر بھی وہ ایک ایسی بہادری اور استقلال سے اپنے عزائم پر اصرار کرتے ہی گئے جو ایک عمدہ معاملہ
اور اُنکے نامی گرامی زمانہ کے شایان تھا جب وہ بزمانہ مابعد چیف کمشنر برہما اور لفٹننٹ گورنر بنگال رہے تھے -
بھوٹان بطور معمول کے مثنی گورنمنٹ کا پابند رہا کسیقدر مثل اُس طور کے جیسا کہ کچھ دنون سے جاپان کا حال ہے
وہان ایک دھرم راجہ اور ایک دیب راجہ جو کم و بیش ٹیکون کی طرح کا ہے لیکن جسوقت مسٹر اینشلی ایڈن کو
بھوٹان کی خیالی دار السلطنت یعنی مقام پناکا تک پہونچنے مین کامیابی حاصل ہوئی تھی تو بدقسمتی سے اِن دونون
راجاؤن مین سے کوئی بھی نہین تھا - اُسوقت ایک کامیاب غاصب ٹانگسو پنلو نامے کے اختیار مین یہ ملک
آگیا تھا - اُسکی ہدایت یا مسامحت سے سفیر کی انتہا درجہ کی توہین اور سخت طور کا ذاتی استعمال ہوا - اور اُسکی

زبردستی ایک عہدنامہ لکھوایا گیا جسکی رو سے اُسنے انگلش گورنمنٹ کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ دوارون کو واپس کرؔ
اور ایک طنز آمیز شرط یہ بھی درج کی گئی کہ بھوٹیون کی رعایا سے جو لوگ ہمارے یہان پکڑ آئے تھے وہ رہا کر دیے جائین
اسکے بعد اُنکے ہمراہیون کو اجازت ملی کہ اپنی جان لیکر وہان سے چلے جائین۔
یہ توہین کے افعال ایسے نہین تھے جنپر سرسری نگاہ ڈالی جاتی۔ سرجان لارنس نے معاً عہدنامہ کو باطل کیا
اور اِس ناشدنی کام مین جو کچھ اُنھون نے کیا تھا یا نہین کیا تھا اُسکی بابت سر چارلس وڈ کو اسطور پر تحریر کیا۔
جب مین کلکتہ مین پہلے پہل پہونچا تو مجکو ضروری کام اسقدر کرنا تھا کہ مین نے سفارت بھوٹان کی طرف کچھ خیال
نہین کیا۔ جب مسٹر ایڈن کی چٹھیون سے مجکو معلوم ہوا کہ وہ بڑی بڑی دقتون اور موانعات مین مبتلا ہوے تو مجکو
کسیقدر تردد ہوا لیکن مین نے یہ ناپسند کیا کہ اُنکو واپس طلب کرون مجکو ایسی کافی خبر نہین پہونچی تھی جس سے میرا یہ فعل
جائز ہوسکتا اور علاوہ برین ہیڈن نے خیال کیا کہ اب وقت گذر جاچکا اور ایڈن اتنا راستہ طے کر گئے ہین کہ وہان سے
اُنکا واپس طلب کرنا مناسب نہین ہے۔ اسواسطے مین نے اِس بات کا یقین کر کے کچھ نہین کہا کہ وہ اپنی ہوشیاری اور
عقلمندی سے معاملات کا عمدہ تصفیہ کر کے واپس آئینگے . . . ۔ میرے نزدیک اس ملک مین سفارت کو بھیجنا ہی نہین تھا
اور اُسکا بھیجنا ایک غلطی تھی کیونکہ وہان کوئی حکومت ایسی نہین تھی جس سے گفت وشنود کرنا مناسب ہوتا۔ لیکن
اِس سے بڑھکر غلطی یہ تھی جو ایڈن بڑھتے چلے گئے حالانکہ اُنکو معلوم ہوگیا تھا کہ راجہ لوگ اُنکے آنے سے خوش نہین تھے
لیکن بہرحال وقوع واقعہ کے بعد اُسکی تدبیر ہوگئی اور مین نہین چاہتا کہ ایڈن پر جو ہر طرح سے ایک بڑے معقول شخص ہین
کوئی الزام رکھون۔
سرجان لارنس نے معاً چٹھی کے ذریعہ سے گورنمنٹ بھوٹان کو مطلع کیا کہ مشرقی دوارون یعنی آشام کے
زرخیز میدانون کی بابت بارہ ہزار روپیہ سالانہ کا جو وظیفہ اُنکو دیا جاتا تھا وہ اب بند ہو جائیگا۔ انھون نے تقاضا کیا
کہ پچھلے پانچ برسون کے اندر رعایا ے ہند کے جو لوگ وہان پکڑ گئے ہون وہ رہا کر دیے جائین اور اعلان دیا
کہ یکم ستمبر تک اِن باتون کی تعمیل نہو جائیگی تو بزور تیغ اُنکی تعمیل کرائی جائیگی۔ اِس چٹھی کا کوئی جواب نہین آیا
اور عجب نہین اگر اسی سبب سے نہ آیا ہو کہ تمام گورنمنٹ بھوٹان معطل تھی۔ آیندہ نومبر مین سرجان نے
مشتہر کیا کہ مغربی دوار یعنی بنگال کے متعلق جو دوار تھے وہ بھی ضبط کر لیے جائین اور جو فوج سرحد پر
جمع ہوئی تھی اُسکو بڑھنے کا حکم دیا۔ پانچ قلعے جو بنگال کے دوارون کے مستحکم مقامات تھے اُنپر چند ہفتہ مین
ہمارے پانچ کالمون نے چڑھائی کر کے قبضہ کر لیا اور اُسمین جانون کا نقصان بھی بہت کم ہوا۔ بھوٹیے
جیسے خیال کیے جاتے تھے اُس سے بھی حقیر دشمن نکلے اُسکے بعد جیسا کہ بزمانہ ماقبل و مابعد اسی طرح کے
موقعون پر اکثر ہوا ہے فوجی حکام اپنے دلون مین سمجھنے لگے کہ بس سب طرح کی حفاظت ہوگئی اور اُسکا نتیجہ

وہی ظاہر ہوا جسکی امید کی جاسکتی تھی اُس حصۂ ملک کے اصل فرمانروا ٹونگسو پنلو نے جیسا کہ وحشیون کے بہادرانہ دستور کے مطابق اکثر پایا گیا ہے انگلش جنرلون کے نام جنوری ۱۸۶۵ء کو اِس مضمون کی ایک تحریری نوٹس بھیجی کہ اگر سات دن کے عرصہ مین وہ اُسکے قلعون کو خالی نہ کردینگے تو اُس زمانہ کے ختم ہونے کے بعد وہ اُنسے مقابلہ کریگا بدقسمتی سے لشکر مین ایک شخص بھی ایسا نہین تھا جو اُسکی چٹھی کو پڑھ سکتا۔ اسو اسطے جب وہ آیا تو اُسنے ہم لوگون کو تیار نہین پایا۔ اُسنے کوشش کرکے یہ تدبیر کی کہ دیوان گری مین ہماری جو سپاہ تعینات تھی اُسکو پانی نہ پہونچنے پائے۔ وہان کے افسر کمان نے رات کو مقام خالی کردیا۔ ایک تہلکہ مچگیا۔ واپسی گویا بربادی ہوگئی اور ہماری دو توپین بحقیقت بھوٹیون کے ہاتھ چلی گئین۔

اِس حقارت سے ہندوستان مین جو لعنت ملامت ہوئی اُسکی کوئی انتہا نہین ہے اور اُسمین گورنر جنرل نے بھی پوری شرکت کی۔ بہت سے افسرون کو سبقت دی گئی اور تاکیدی حکم جاری کردیا گیا کہ درون سے کوئی شخص گزرنے نہ پائے۔ جنرل ٹومنس جو دہلی مین نام پیدا کرچکے تھے افسر کمان مقرر کیے گئے اور آیندہ مارچ مین ہم لوگون نے دیوان گری پر اِس آسانی سے قبضہ کرلیا جس آسانی سے ہم بیشتر سمجھتے تھے کہ قبضہ ہوجائیگا۔ سرجان لارنس کی راے یہ ہوئی کہ آیندہ موسم سرما تک بشرطیکہ اِس اثنا مین بھوٹیے ہماری شرائط قبول کرلین مقام پناکا پر جو دارالسلطنت تھی قبضہ کرلیا جائے۔ اور اُنھون نے حکام ولایت کو اپنے خیالات سے آگاہ اور اُنھین کے مطابق تمام کارروائیان کرنے مین کوتاہی نہین کی لیکن بھوٹیون نے موقع پر دانائی کی۔ ہمارے سفیر کے جو کاغذات اُنھون نے لے لیے تھے واپس کردیے اُنکی جو توہین کی تھی اُسکی بابت معذرت کی اور ٹانگسو پنلو کو اِس امر کی طرف رغبت کرنے کا وعدہ کیا کہ دو توپین جو اُسنے چھین لی تھین اُنکو واپس کردے اور اُسکے معاوضہ مین ہم نے اُنسے یہ وعدہ کیا کہ جن دوارون کو ہم نے ضبط کرلیا تھا اُنکی نصف مالگزاری اُسوقت تک ہم بھوٹیون کے حکام کو بھیجتے رہین گے جب تک اُنکا چال چلن ہمارے اطمینان کے قابل رہیگا۔ یہ ایک ایسا عطیہ تھا جسکی اُنکو کوئی امید نہ تھی لیکن یہ امر اعلیٰ درجہ کی حکمت عملی اور انسانیت کے مطابق تھا۔ اسمین اعلیٰ درجہ کی حکمت عملی اِس معنی کرکے تھی کہ اُس سے ہمکو بھوٹیون پر قابو مل گیا اور امن و امان اور حکومت قائم رکھنے کی غرض سے وحشیون پر قابو پانے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ اُنکو کچھ امید دلائی جائے اور انسانیت اِس معنی کرکے تھی کہ اُنکے ملک کے سب سے زیادہ زرخیز حصہ پر بالکل قبضہ کرلینے مین یہ ہوتا کہ وہ افلاس مین مبتلا ہوکر بمجبوری پھر ملک پر حملے کرنے لگتے۔

ایسی اعتدال آمیز اور برابر کی شرطون پر صلح کے ہوجانے سے انگلش اخبارات اور انگلش تجار ہند نے واویلا مچادی۔ بعضون نے تو اِس بنیاد پر غل مچانا شروع کیا کہ اُنکے زعم باطل مین ہمارا رعب کم ہوگیا۔

دوسرون نے فریاد بلند کی کہ اُنکا ملک سلطنت مین شامل کرلیا جائے اَور لوگون نے یہ شور بلند کیا کہ اور
کشت و خون ہو اور انتقام لیا جائے سَر جان لارنس جیسا کہ مین نے ابھی بیان کیا ہے اخبارات کی
نکتہ چینیون کو بڑے غور سے دیکھتے تھے لیکن ان نکتہ چینیون کی جانب سے بالکل اپنے کان بہرے کرلیتے تھے
اُنھون نے آغاز تکرار مین غور کامل کے بعد اِس امر کو تجویز کرلیا تھا کہ وہ کن کن باتون کو چاہتے ہین اور اب
جو اُسکا خاتمہ ہوگیا اور جو جو باتین وہ چاہتے تھے وہ حاصل ہوگئین تو اُنکی طبیعت اس امر کی جانب راغب
نہین ہوئی کہ محض فتحمندی حاصل کرنے کی خوشی مین وہ اُنکو اور بڑھا دیتے اور اِس راے مین جدید کمانڈر انچیف
سَر ولیم مینسفیلڈ نے بڑی گرمجوشی سے اُنکی تائید کی۔ مینسفیلڈ ایک مدبر ملک اور سپاہی بھی تھے اور اُنھون نے
ایک نہایت عمدہ یادداشت مین اِس امر کا اشارہ کردیا تھا کہ "ان بے نصیب آدمیون کے دبانے اور اپنے
گھرون کے بچانے مین اُنکو سزا دینے سے ہم لوگ اُن شخصون کے نزدیک بھی مورد مطاعن ظلم و جور ہونگے
جو ہمارے اعتدال کو نہایت اضطراب سے دیکھتے تھے" جو انتظامات اُسوقت ہوے تھے خفیف ترمیم کے ساتھ
اُسوقت سے اب تک جاری ہین اور اُنسے ہر شخص جو سرو کار رکھتا تھا خوش بھی ہے۔ اسطور پر جنگ بھوٹان
ابھی ایک خاطر خواہ طریقہ پر ختم ہوگئی جسکے سوا اور دوسرا طریقہ ممکن نہین ہے یعنی یہ کہ اُسکا خاتمہ بہت جلد
ہوگیا اور وہ اچھی طور پر ہوگیا اور وہ اِس بات کے واسطے یادگار رہیگا کہ حکمت اور انصاف کی روسے جس امر کی
ضرورت تھی وہ اعلیٰ سول اور فوجی حکام کے کلی اتفاق کے بموجب حاصل ہوئی۔

مینسفیلڈ کے کمانڈر انچیف مقرر ہونے سے سَر جان لارنس کے دل کی جو کچھ کیفیت ہوئی تھی
اُسکا اظہار خود بخود اُنکی چٹھیون سے بکرات و مرات ہوگیا ہے "مینسفیلڈ اور مین باتفاق یکدیگر بہت اچھی طرح سے
کام کرتا ہون۔ میرے نزدیک وہ ایک بہت اچھے کاربار ہی تیز دست ہوشیار دوراندیش آدمی ہین۔ مین اِس
تبادلہ کے لیے ہر روز خدا کا شکر ادا کرتا ہون" شملہ کی آب و ہوا اور وہان کی کیفیت سے بھی وہ بہت تندرست
اور بشاش رہے۔ اور اپنے مکان مین وہ جس طور سے رہتے تھے اُسکی کیفیت لیڈی لارنس کی چٹھی کے چند الفاظ سے
بخوبی معلوم ہو جائیگی۔

شملہ مین جس طور سے ہم لوگ اپنے گھر مین رہتے تھے اُسکی بابت کچھ زیادہ کہنے کو نہین ہے۔ تمکو تو معلوم ہوا
کہ وہان کا رسنا ڈنرز کی جماعتون بالز اور ہر قسم کی دعوتون کا ایک طول طویل سلسلہ تھا۔ میرے شوہر جس طرح سے
پنجاب مین دور دور تک گھوڑے پر سوار ہوکر سیر کرنے جاتے تھے اور جب وہ کلکتہ مین تھے اُسوقت بھی ایسا ہی کرتے تھے اسطرح
یہان وہ کبھی نہین جاتے تھے۔ بلکہ وہ بہت سویرے اُٹھتے تھے اور طعام چاشت کے قبل بہت سا کام کر ڈالتے تھے اور شام کو
جب مین جھپان پر سوار ہوکر نکلتی تھی تو وہ میرے پہلو مین گھوڑے پر سوار ہوکر با خرامان سیر کرنے جاتے تھے۔

دعوت جانفزا ... مجلس رقص و سرود

وہ اپنے گھر والون کے لیے دعا کرنا کبھی فروگذاشت نہین کرتے تھے اور مین اور وہ ہمیشہ ساتھ ملکر انجیل پڑھا کرتے تھے یہان تک کہ جب وہ کامون مین نہایت ہی مشغول ہوتے تھے اُسوقت بھی اسمین کوتاہی نہین ہوتی تھی اُنکے علیحدہ بیٹھنے کا کمرہ میرے کمرے کے قریب تھا اِس سبب سے مین ایک طور پر دیر تک اُنکے ساتھ رہ سکتی تھی۔ ایک بڑا برآمدہ مکان کے چارون طرف بنا ہوا تھا۔ اُسکو وہ گُوارٹر ڈک کہتے تھے اور اُس سے اُنکو بڑا آرام ملتا تھا۔ کیونکہ جب وہ کام کرکے خستہ ہو جاتے تھے تو اُس برآمدہ مین ٹہلتے تھے اور چارون طرف دلکش کیفیتین دیکھتے جاتے تھے اُس سے اُنکی طبیعت تازہ اور درست ہو جاتی تھی اور اپنے کام کرنے کے کمرے مین پھر واپس آکر کام کرنے لگتے تھے۔ شملہ مین ہمکو اپنی یکجائی دیکھکر ایک حیرت معلوم ہوتی تھی کیونکہ مجکو اپنا ابتدائی زمانہ یاد آتا تھا جب فی الواقع ہم لوگ بہت ہی ادنی درجہ کے آدمی تھے لیکن ارکان صحبت مین بہت کچھ تغیر ہو گیا تھا اُس زمانہ کے احباب بہت کم باقی رہ گئے تھے اور اب ایک نئی قسم کے دوست پیدا ہو گئے تھے۔ وہ بہت محنت سے کام کرتے تھے اور مین نے اُنکے چہرے سے زوال تندرستی کی کبھی کوئی علامت نہین پائی مجکو کہنا چاہیے کہ وہ سابق مین کبھی جیسے مستعد تھے قریب قریب اُسی طرح کے اب بھی تھے۔

اب بھی بہت سی پریشانیون کی حالت مین اُنکی ہنسی اور دل لگی اُنکو بہت مدد دیتی تھی۔ کچھ دنون سے ایک معاملہ مین جو کچھ ایسا وقیع نہین تھا دو انجنیر افسرون کے مابین بڑا جھگڑا پڑا ہوا تھا۔ اور آخر کو وہ معاملہ فیصلہ کے لیے اُنکے روبرو آیا۔ اُس معاملہ کے متعلق کاغذات کے بیشمار بکس تھے اور سر جان لارنس اُسطور سے جس طرح ڈاکٹر جانسن کہا کرتے تھے کہ مین نے گتّے کی طرح اپنی ڈکشنری کی تصنیف مین کام کیا ہے مذکورۂ بالا کاغذات کو دیکھنے لگے۔ آخر جب دیکھتے دیکھتے طبیعت گھبرا گئی تو اُنھون نے کہا کہ "قبل اسکے کہ باقیماندہ بکسون کے کاغذات کو معائنہ کرون مجکو لازم ہے کہ تھوڑا سا آرام کرون۔ سوا مین کے اور کسی کو ذرا بھی خیال نہین ہے کہ دونون مین سے کون برسر صواب ہے ہان اُنکو کچھ ایسا خیال ہو تو ہو۔ لیکن مین ہر ایک کاغذ کو بغور دیکھنے کا پابند ہون"۔ چنانچہ وہ باغ مین گئے وہان دو پتلیان کھڑی کین ایک کا نام گرنگل۔ اور دوسری کا نام کپتان۔ رکھا اور پستول ہاتھ مین لیکر چھ فیر ایک کو اور چھ دوسری کو لگائین۔ اور بعد اسکے یہ کہکر دونون کو گرا دیا کہ جسطرح مین نے انکا کام تمام کیا ہے اُسی طرح میری خواہش ہے کہ اُنکے معاملہ کو بھی ختم کر ڈالون بعد اسکے وہ پھر بکسون کے پاس آئے اور اُنکے دیکھنے کا کام ختم کر ڈالا۔

جب کوئی بحث تھوڑی بہت سنگین طور کی بڑھ جاتی تھی تو وہ اکثر ایک ہنسی کی بات کہکر اُسکو ختم کر دیتے تھے اور جانبین کے دل مین ایک لطف باقی رہ جاتا تھا۔ وائسرائے مقرر ہو کر آنے کے تھوڑے ہی دنون بعد ایک روز وہ سر ہنری مین سے باتین کرتے تھے جو اُسوقت اصلاح انتظام عدالت گستری اور ملک کے مختلف حصون مین نئی عدالتین قائم کرنے مین مشغول تھے۔ رفتہ رفتہ جنگ امبیلہ کا ذکر آیا جو اُسی زمانہ مین ختم ہوئی تھی۔

حصہ ۴

سَر جَان لارنس نے اُسکی مذمت کی کہ یہ لڑائی بے سود تھی۔ اُنھون نے کہا کہ "اگر مین اُسوقت وائیسرائے ہوتا تو معًا اُسکو موقوف کر دیتا۔ یئن صاحب نے بڑا اشتیاق ظاہر کر کے کہا کہ "بجا ہے مگر آپ اُسکا کیا انتظام کرتے" گورنر جنرل نے جواب دیا کہ "مین وہان ایک عدالت خفیفہ قائم کر کے اُسکو ختم کر دیتا" اسپر بڑے زور سے قہقہہ پڑا اور گفتگو تمام ہوئی۔

اور ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ جنرل رچرڈ اسٹریچی نے ہندوستان کی ریلون کی بابت ایک نہایت عمدہ کاغذ لکھا تھا (یہ وہ مضمون تھا جسکی بابت ہر شخص اُنکو اُستاد کامل تسلیم کرتا تھا) اور حسب ضابطہ اُس کاغذ کو اِس غرض سے سَر جَان لارنس کے پاس لائے تھے کہ اُسپر اُنکا دستخط ہو جائے اور اُنکا منٹ قرار پاکر سیکرٹری آف اسٹیٹ کے نام انگلستان کو روانہ ہو۔ سَر جَان نے اُسکو ملاحظہ کیا دو ایک الفاظ بدل دیئے لفظ "ابتدا" کی جگہ "آغاز" بنایا اور اسی طرح کی اور ترمیمین کر دین اور اُس کے بعد جب اُس کے نیچے "دستخط ـ یل" لکھا جس سے وہ کاغذ اُنکا ہوگیا تو مسکرا کر اُسکی طرف دیکھا اور کہا کہ "انگلستان والے سمجھین گے کہ یہ کیا ہی ہوشیار آدمی ہے"۔

یعنی جان لارنس رقم

اُنکی تقریر ہمیشہ صاف اور بیباکانہ ہوتی تھی۔ اور جو لوگ کسی عہدہ کی درخواست کرتے تھے اور اُسکے لائق نہوتے تھے اُنسے یا۔ جو جَان لارنس سے کسی کام کے لیے اصرار کرتے تھے جو اُنکے ناپسند ہوتا تھا اُن لوگون سے بھی وہ اسی طرح کی تقریر کرتے تھے۔ لیکن جواب وہ اِس مزے سے ظرافت کے پہلو مین دیتے تھے جس سے اُسکی تلخی جاتی رہتی تھی۔ کسولی مین ایک نیا گرجا گھر بن رہا تھا اور اُسمین بہت سا روپیہ صرف کیا گیا تھا اور سَر جَان لارنس کے نزدیک یہ روپیہ اُسکے مینار کی تعمیر مین جو ہنوز ختم نہین ہوا تھا بیکار صرف کیا گیا تھا۔ سَر جَان جو اتفاق سے وہان موجود تھے اُن سے کسی شخص نے درخواست کی کہ باقی روپیہ اگر وہ دے دیتے تو مینار کا کام ختم ہو جاتا۔ وہ پہلے گرجا گھر کو دیکھ آئے اور یہ معلوم کر کے کہ بیٹھنے کی چیزون کا یا اندرونی سامان کا مطلق کوئی بندوبست نہین ہوا ہے اور ایک رقم کثیر صرف مینار کی تعمیر مین صرف کر دی گئی ہے اُنھون نے کہا کہ "آپ اسی طرح مجھ سے ایک ایسے آدمی کی ٹوپی کا چندہ مانگین گے جسکی ٹانگون مین پاجامہ نہو گا"۔

اسیطرح ابتدا کے ایام مین جب وہ بمقام مری نہایت شاقہ محنت مین مصروف تھے تو ایک شخص اُنسے ایک عہدہ کی درخواست کرنے آیا اور جب وہ اُس کمرے مین لایا گیا جہان چیف کمشنر صبح سے شام اور شام سے صبح تک برابر بیٹھکر کام کرتے رہتے تھے تو اُسنے مودبانہ طریقہ سے یہ پوچھکر کلام شروع کیا کہ لیڈی لارنس کیسی ہین سَر جَان نے ایک طرفۃ العین کے لیے اپنے کام کی طرف سے آنکھ پھیر کر کہا کہ "اب آپ کو معلوم ہے کہ آپ راولپنڈی سے سفر کر کے یہان تک جو آئے تو اِس بات کے پوچھنے کو نہین آئے ہین کہ لیڈی لارنس کیسی ہین۔

آپ کا جو مطلب ہو اُسکو بیان کیجیے"۔ اِس شخص نے اپنا مطلب بیان کیا اور اُسکا جواب جہان تک مختصر الفاظ مین ممکن تھا جان لارنس نے دیکر کہا "اب آپ جائیے اور لیڈی لارنس سے پوچھیے کہ وہ کیسی ہین اور لنچ کے وقت تک ٹھہریے"۔

اور اِسی طرح ایک مرتبہ اور اپنے آخری زمانہ مین جب ایک روز اتوار کو سہ پہر کے وقت ایک دوست جو پولیٹکل معاملات مین بالکل یکطرفہ راے رکھتے تھے اُنکی ملاقات کو آئے اور کنسرویٹو گورنمنٹ پر اُسکے ہر ہر فعل اور ترک افعال پر جو جنگ روم و روس مین اُسنے کیا تھا سخت الفاظ سے حملہ کرنا شروع کیا تو سر جان لارنس نے جو مثل اور معاملات کے اِس معاملہ کو بھی طرفین کے اعتبار سے دیکھتے تھے کہا کہ یہ ایک بڑا پیچیدہ معاملہ ہے اور اسمین ایک فریق کوئی برسر صواب نہین ہے لیکن وہ اپنے دوست کے خیالات مین ہرگز ترمیم نہ کرسکے جو مثل اور مدبران وقت کے خیالات کی واقفیت کی نسبت گرمجوشی کے واسطے زیادہ مشہور ہے۔ آخر کو عین اُسوقت جب اُنکے ملاقاتی صاحب کمرہ سے جانے لگے تو لارڈ لارنس نے کہا "خیر بہرحال کنسرویٹو فرقہ کے لوگون نے جنگ افغانستان کے شروع ہونے کے بعد سے ایک اچھی بات ضرور کی ہے جس سے آپ بھی اعتراف کرینگے"۔ ملاقاتی نے معترضانہ طور پر کہا کہ "وہ کیا بات ہے"۔ لارڈ لارنس نے جواب دیا کہ "کیون نہین اُسنے مِس گاسٹر (اُنکی لائق لیڈی سکریٹری جو ٹوریون کے مضبوط خیالات رکھتی تھین اور اب بھی رکھتی ہین) کو لبرل بنادیا"۔ یہ سُن کر ملاقاتی قہقہہ مارکر ہنسنے لگا اور اِس بات سے اقرار کرتا گیا کہ اسقدر بھلائی ہر حالت مین گورنمنٹ مذکور نے کی ہے۔

۱۸۶۵ء کے آخر موسم برسات مین جب وہ کلکتہ کو واپس آئے تو اُسوقت اُنھون نے سُنا کہ اُنکی پیاری ہمشیرہ مسٹرس ہیز کا انتقال ہوا۔ ایسا صدمہ کبھی اُنپر نہ پڑا تھا اور نہ بعد اُسکے پڑنے والا تھا۔ وہ عمر بھر اُنکی ہمشیرہ اور دوست رہی تھین۔ اور جو اعتبار اور تعریف اور محبت وہ اپنی بہن سے کرتے تھے اُسی طرح وہ بھی اپنے بھائی سے کرتی تھین۔ پہلے پہل جب خبر وفات اُنکو پہونچی تو جوش غم مین اُنھون نے کہا کہ "اگر مین جانتا کہ اب مجھ سے اور اُنسے ملاقات نہوگی تو مین وائسراے ہوکر کبھی ہندوستان کو نہ آتا"۔ اُسکے چند مہینہ کے بعد اپنی بہن چارلوٹی کی ایک چٹھی مین اُنھون نے لکھا کہ "جس وقت مین اپنی پیاری بہن کی وفات کا حال یاد کرتا ہون تو میری حالت دگرگون ہو جاتی ہے"۔ وہ اپنی خوشی سے مجکو گریٹ لی واقع میدان سالسبری کی مختصر جائداد چھوڑ گئی تھین جو اُنکو اپنے شوہر سے ملی تھی اور بہت جلد اُسکی شہرت ہونے والی تھی کیونکہ وہ (قلمی کشیر سے ملکی) اول لارڈ لارنس پنجاب و گریٹ لی" کی پورا کرنے والی ہوئی وہ مقام لنڈن واقع ڈیوان شائرین دفن کی گئین جہان بروقت وفات وہ اتفاق سے مقیم تھین اور ایک رنگین کھڑکی جو سر جان لارنس نے

سوتھ گیٹ کے گرجا گھر مین اُنکی یادگار کے لیے بنوادی تھی اُسپر ایک کتبہ تحریر ہے "وہ ایک محبتی اور شریف النفس عورت تھین جو اپنے سن تمیز سے یوم وفات تک اُن تمام لوگون مین جو اُنسے تعلق رکھتے تھے ایک عجیب طرح کا اثر رکھتی رہین - یہ تختی اُنکے بھائی سر جان لارنس نے جنکی وہ عمر بھر کی عزیز تھین اُنکی یادگار مین بنوائی ہے"۔

مسٹر سن ہیز کے مرنے سے ظاہرا لیڈی لارنس کو فوراً ولایت جانا لازم آیا - لیکن پہلے تو مسٹر اور مسٹرس چارلس براڈلی نے مہربانی کر کے لارڈ لارنس کے لڑکون کو بڑے دن کی تعطیل مین اپنے گھر بلا لیا اور اُسکے بعد سر ہربرٹ اڈورڈس اور لیڈی اڈورڈس نے جو اس بات کی ذمہ داری کر لی کہ ہم سال بھر تک سوتھ گیٹ والے مکان مین رہینگے اور وہان لڑکون کو دیکھتے رہینگے تو اس سے لیڈی لارنس زیادہ صاف امتیاز کے ساتھ اپنے شوہر اور لڑکون کے دعاوی کے مابین ایک امر تجویز کر سکین اور ہندوستان مین اپنے شوہر کے ساتھ رہ سکین - وہ لکھتی ہین کہ -

یہ سال ہم لوگون کا بڑے رنج مین ختم ہوا لیکن خواہ رنج مین گذرا ہو خواہ کسی اور طور پر کام بہرحال کرنا پڑا اور دعوتون اور ضیافتون وغیرہ مین جانا پڑا یہ بڑا دن ہم نے خاموشی کے ساتھ بارکپور مین گذارا - لیکن ہم زیادہ عرصہ تک وہان ٹھہر نہین سکے کیونکہ میرے شوہر نے دیکھا کہ بارکپور اور کلکتہ کے درمیان سکریٹریون کے جانے آنے مین وقت ہوتی ہے - ہم لوگ ہمیشہ بارکپور کی سیر کرنے جایا کرتے تھے - گورنمنٹ ہوس خود ہی بہت نفیس تھا - اور پھر برآمدہ باغ رمنہ اور اُس روش کے دونون طرف جو دریا کو گئی ہے نئی نئی بنیا جھالی کی ٹٹی سے وہان کی کیفیت اور بھی دلکش ہوگئی تھی - ہم دریا تک ٹہلنے جاتے تھے دیسی اسکولون کو دیکھتے تھے اور بہت سی ہندوستانی لیڈیون اور جنٹلمینون سے ملاقاتین کرتے تھے اور ہر ایک مقام پر ہمکو اپنے لطف اور خوشی کی بہت سی باتین ملتی تھین - علی العموم کلکتہ کو واپس آنا مجھکو بڑا شاق گزرتا تھا کیونکہ وہان ہر شے مین تکلف اور امارت کا زیادہ لحاظ ہوتا تھا - وہان مین اپنے شوہر کے ساتھ یہان کی طرح دیر تک نہین بیٹھ سکتی تھی درحالیکہ وہ کام ہوتے تھے کیونکہ سکریٹری لوگ ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور دوسرے جنٹلمین رنج کی ملاقات کو آیا کرتے تھے - کلکتہ کے اس عارضی سفر کے زمانہ مین ایک بڑا لطف حاصل ہوتا تھا کہ ہمارے قدیم احباب پنجاب مسٹر اور مسٹرس اڈورڈ بریڈرتھ کا لطف ملاقات حاصل ہوتا تھا - وہ گورنمنٹ ہوس مین ہماری ملاقات کو آیا کرتے تھے اور اُسکے بعد جب مسٹر بریڈرتھ لجسلیٹو کونسل مین مقرر ہوے تو انھون نے کلکتہ مین رہنا شروع کیا میرے شوہر مسٹر سن بریڈرتھ کی دوستی کی بڑی قدر کرتے تھے اور ہمیشہ بڑے اشتیاق باطمینان تمام اُنکی ملاقات کرتے تھے - یہ وہ آخری وقت تک کرتے رہے کیونکہ جب وہ انگلستان مین واپس آئے تو انھون نے لندن مین ہمارے مکان کے قریب اپنا مکان لیا اور ہمارے عزیز الوجود اور گرانقدر دوستون مین تھے - میرے شوہر کلکتہ مین دل بہلانے کے لیے باغ مین کروکٹ کھیلا کرتے تھے یہ اُنکا خاص کھیل تھا وہ اس کھیل مین عجب طرح کی خوشی سے شریک ہوا کرتے تھے - دن بھر کی سخت محنت کے بعد اس کھیل سے اُنہین نئی طرح کی تازگی پیدا ہو جاتی تھی - اکثر تماشائیون کا

بڑا مجمع ہوجاتا تھا اور بعض اوقات بڑی سرگرمی سے لمپ جلا کر شام ہونے کے بعد بڑی دیر تک کھیلا جاتا تھا۔ لیکن باایں ہمہ اِس قسم کی چیزون سے ہمکو چندان شوق نہ تھا۔ یہان اور شملہ مین ہر وقت جو عیش وطیش رہتا تھا اگرچہ ہم اُسکو تصنیفات شکسپیئر اور تصاویر کے دیکھنے سے متبدل کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے لیکن ہم دونون کے لیے وہ بہت ہی سخت تھا۔

جنوری کے مہینہ مین وائسراے کے خانگی ملازمون مین بڑے بڑے تبادلے ہوے۔ ڈاکٹر ہیتھ اَوٹ سر جان لارنس کے پرایوٹ سکرٹری جنھے بیس برس کے عرصہ سے وہ گاڑھی ملاقات رکھتے آئے تھے جنھون نے پنجاب مین جیلخانون اور اصلاح حفظان صحت کے متعلق بڑے بڑے کام کیے تھے اور اب اس زمانہ کی خدمتون کو بڑی سرگرمی اور کوشش او محنت سے انجام کر رہے تھے اِنگلستان کو واپس آئے اور بجاے اُنکے جیمس ڈی گارڈن متعلقہ سول سروس جو اب سر جیمس گارڈن اور رزیڈنٹ میسور ہین مقرر ہوے — کپتان اپنے فوجی سکرٹری نے دوسرا عہدہ قبول کر لیا اور اُنکی جگہ سر ہینتھورن بلین مقرر ہوے گرنل رینڈال کی طرح سے یہ بھی دہلی مین جان نکلسن کے ایڈیکانگ رہ چکے تھے۔

دوسرے مہینہ مین گورنر جنرل کے سرکاری تعلقات کے متعلق بھی ایک بڑا تبادلہ واقع ہوا۔ کیونکہ سر چارلس وُڈ نے بوجہ علالت انڈیا آفس کے کام سے استعفا دیا۔ اور وہ ہوس آف لارڈس مین لارڈ ہیلی فاکس کے خطاب سے طالب ہوگئے۔ سر چارلس وُڈ بعض بعض گروہون مین علی الخصوص اُن گروہون مین جنپر اُنکی ترمیمات کا اثر پڑا تھا عزیز نہین ہوے۔ لیکن ہندوستان کے حق مین اُنسے بہتر سکرٹری کبھی نہین مقرر ہوا۔ اُنکی کارروائیون کی قدر سول سروس کے لوگ بہت کرتے تھے اور نیل کے جھگڑون مین یوروپین لوگون کے زور پکڑنے کے خلاف جس بہادری سے وہ کھڑے ہوگئے تھے ہندوستان مین ہمیشہ اُسکی بابت اُنکا اعزاز کرینگے۔ وہ بڑی لیاقت کے آدمی تھے کام سے وہ کبھی گریز نہین کرتے تھے اور اُنھون نے بہت سی تدبیرین اعلی درجہ کی ضرورت کی انجام کی تھین۔ اور فائدہ عوام الناس کی جانب ایک آنکھ سے دیکھتے تھے۔ وہ ہر قسم کے بڑے اور چھوٹے عہدے کے لیے ہمیشہ اِس بات کی کوشش کرتے تھے کہ اچھے سے اچھا آدمی ملے اور اِس بات کے لیے بھی وہ کچھ کم تعریف کے مستحق نہین تھے کہ شدآمد قدیم کے تمام خیالات کے خلاف وہ کارروائی کرتے تھے اور جس حالت مین اُنھون نے گورنر جنرلی کے لیے سب سے بہتر ایک شخص پایا تو اُسی کو منتخب کیا۔ اِس جدید تعلق مین سر جان لارنس اور اُنکے درمیان مین بہت خفیف اختلاف ہوا کیونکہ دونون قطعی رائین رکھتے تھے دونون مین سے ہر شخص ایک خودمختارانہ مزاج رکھتا تھا اور دونون مین سے ہر ایک شخص معاملات ہند کچھ تو اِس باعث سے واقفیت رکھتا تھا کہ انڈیا آفس مین عرصہ تک ہر ایک کام کر چکا تھا اور کچھ اِس وجہ سے کہ سرزمین ہند مین ایک وسیع تجربہ حاصل ہوچکا تھا۔ سر چارلس وُڈ نے ۱۹ فروری ۱۸۶۶ء کو

ص ۴۷۷

اپنے استعفا کے منظور دینے مین اسطور پر سر جان لارنس کو لکھا۔

آپ سب صاحب اچھی طرح سے اس بات کا یقین کر سکتے ہین کہ مجکو جلسۂ وزرا اور کونسل کے اپنے تمام احباب سے جدا ہونا اور اپنے تمام سرکاری مشاغل کو چھوڑنا اور ہندوستان کے انتظام سے جسکا مجکو کمال ذوق ہے شریک رہنے سے دست بردار ہونا بہت شاق گزر رہا ہے۔ لیکن اس جو کچھ مین پڑا مجکو قرین مصلحت نہین معلوم ہوتا ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ مین نے عقلمندی کی کارروائی کی ہے یہ بات اب عمل مین آنے والی ہے اور لارڈ گرے میری جگہ مقرر ہونگے آپ کو معلوم ہے کہ وہ ہمارے کام سے واقف ہین۔ میرے ایک بڑے دوست مسٹر اسٹنسفیلڈ انڈر سکرٹری مقرر ہونگے پس مین اس سے بڑھکر اطمینان اور خوشی کے ساتھ اپنا آفس نہین چھوڑ سکتا تھا۔ یہ تو انگلستان کے معاملات کا تذکرہ تھا۔ اب ہندوستان کے متعلق مین نہین کہہ سکتا ہون کہ میرا افسوس کم ہے۔ مجکو افسوس بلکہ بڑا ہی افسوس اس بات کا ہے کہ مین ہندوستان کی حکومت کے متعلق جوابدہی اور خبرگیری مین آپ کا شریک نہو سکونگا۔ ہم لوگون کے مابین بہت کم اختلاف ہوا اور آپ ایسے ایماندار اور راستباز شخص کے ساتھ کام کرنے مین مجکو بڑا ہی اطمینان رہا۔ باینہمہ مین مجبور ہون اور مین آپ کو یقین دلا سکتا ہون کہ آپ کی حکومت اور معاملات ہند کے متعلق میرا دھیان کچھ کم نہین رہیگا۔ مین ہوس آف لارڈس کو جاتا ہون اور اگر کبھی آپ یا آپ کی گورنمنٹ کا کوئی کام ہوگا تو آپ مطمئن رہیے کہ مین اُسکو بڑی خوشی سے انجام دونگا۔

لارڈ ڈی گرے نے حال مین جو منصب حاصل کیا ہے یعنی اسوقت بڑی لیاقت سے عہدہ گورنر جنرلی وہ ممتاز ہین اُسکے اعتبار سے اُنکی چٹھی جو لارڈ لارنس کو اُنھون نے لکھی تھی ایک لطف خاص رکھتی ہے۔ اسواسطے مین اُسکے چند الفاظ درج ذیل کرتا ہون۔

جب سر چارلس وڈ نے استعفا دینے کا ارادہ کیا تو لارڈ رسل نے مجھ سے اُنکی جگہ مقرر ہونے کی بابت استفسار کیا اور اگرچہ مجکو اُن ذمہ داریون کا جو اس محکمہ کے متعلق ہین اور جو وقتیکہ سر چارلس ایسے سکرٹری آف اسٹیٹ کو پڑین اُنکا بڑا تردد تھا اسپر بھی مین فرض سمجھتا ہون کہ جو انتظام افسر گورنمنٹ نے اپنے نزدیک سب سے عمدہ تصور کیا ہے اُسپر اپنی رضامندی ظاہر کرون۔ اسواسطے مین بحیثیت سکرٹری آف اسٹیٹ ہند آپ کو یہ چٹھی لکھتا ہون اور سب کے پہلے آپ سے اس امر کی استدعا مجکو کرنا ہے کہ تمام معاملات کے متعلق اُسی شرح وبسط اور آزادی سے خط کتابت کیجیے جس طرح اب تک سر چارلس سے کرتے آئے تھے اُنکی نسبت مجکو آپ کے مشورہ کی زیادہ ضرورت ہوگی اور آپ ہمیشہ مجکو اس امر کا آرزومند پائینگے کہ جہانتک ممکن ہے اُس بھاری عہدہ کے متعلق جسپر آپ اس قابلیت کے ساتھ مامور ہین وقت طلب کا مون مین مدد دون مجکو امید ہے کہ جب ہم لوگ انڈیا آفس مین تھے تو اُس وقت آپ کو میرے حالات سے بخوبی اسقدر آگاہی ہوگئی ہوگی کہ مین ہندوستان کے معاملات اور اُسکی رعایا کی بہبودی کا کمال ذوق رکھتا ہون جسکی عمدہ فرمانروائی اور مرفہ حالی کے ہم لوگ ذمہ دار ہین۔ اور مین آپ کو یقین دلا سکتا ہون کہ مجکو اس امر کے جاننے سے بڑا اطمینان ہے کہ جن اصولون پر مین

ہندوستان کے معاملات کی عملدرآمد چاہونگا وہ وہی ہین جنکی بحیثیت گورنر جنرل آپ ہمیشہ پیروی کرتے ہین۔

مین نے ایک سابق کی چٹھی مین لارڈ رپن کی اُس لطیف یادداشت کو محول کیا ہے جو اُنھون نے سر جان لارنس کی طرف سے ابتداے ایام مین اپنے دلی خیالات پیدا ہونے کی بابت تحریر کی تھی اور جو چٹھیان اس جدید تعلق کے پیدا ہونے کے بعد دونون کے مابین آئی گئین وہ بعینہ اُسی امر کو اظہار کرتی ہین جسکی اُس یادداشت سے امید کی جاسکتی تھی۔ لیکن یہ تعلق صرف چند روز تک رہا۔ کیونکہ اسی کے بعد ماہ جون مین لبرل گورنمنٹ کو ایک مسودہ اصلاح کے پاس کرنے کی کوشش مین شکست حاصل ہوئی۔ کنسرویٹو فرقہ کے لوگ منصب پر فائز ہوے اور لارڈ ڈی گرے نے لارڈ کرین بارن کے لیے اپنی جگہ خالی کی۔ جدید سکرٹری آف اسٹیٹ نے جیساکہ سر جان لارنس نے ہمیشہ خیال اور بیان کیا بڑی مستعدی اور کامیابی سے اپنا کام شروع کیا۔ لیکن جب اُنکی باری آئی تو ایک سال سے کچھ کم ہی عرصہ مین اُنھون نے اپنی جگہ سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ کے لیے خالی کردی۔ گورنر جنرل اور اُن تمام صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ کے مابین جو یکے بعد دیگرے مقرر ہوے نہایت ہی ربط اور ارتباط رہا۔ جس فارن پالیسی کو سر جان لارنس نے اختیار کیا تھا اور اُنکے بعد آیندہ جسپر عمل درآمد ہونے والا تھا وہ وہی تھی جسکو اس زمانہ مین لارڈ کرین بارن اور سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ اور اسی طرح سر چارلس وڈ اور لارڈ گرے نے دل سے پسند کیا تھا۔ لیکن صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ کے اس کثرت سے (سال بھر سے کچھ ہی زیادہ عرصہ مین چار سکرٹری بدلے) بدلنے مین گورنر جنرل کے اس سے زیادہ مستقل عہدہ کا کام اور کیفیت نویسی زیادہ ہوگئی۔ اور اس سے سواے اسکے اور کچھ نہوا کہ ہندوستان کی ترقی ملتوی رہی۔

ص ۴۷ یہ پورا سال (۱۸۶۶ء) مصیبت ناک رہا۔ تجارت کے متعلق بڑے بڑے سانحے گذرے کاروبار بالکل بند ہوگیا ایک صوبہ مین ایک نہایت خوفناک قحط پڑا اور دوسرے مقامات مین بھی خشکسالی رہی۔ مجکو انہین سے ہر ایک امر کی بابت چند باتین بیان کرنا چاہئین۔

کچھ دنون پیشتر سے بمبئی کے ہر درجہ کے لوگون مین روپیہ سے نفع حاصل کرنے کا ایک عجیب وحشیانہ اور بیباکانہ خیال پیدا ہوا تھا۔ اور اب اُسکا ناگزیر نتیجہ ظہور مین آنے لگا۔ قماربازی سے جو آناً فاناً دولت جمع ہوجاتی ہے اُسی طرح ایک طرفۃ العین مین وہ ضائع بھی ہوجاتی ہے لیکن بدقسمتی سے خود قماربازون پر اُنکی حماقت یا اُنکے قصور کے مطابق جیسی چاہیے ویسی آفت نہین آتی۔ کلکتہ بھی اس وبا سے کچھ بری نہین تھا۔ وہان بھی غیر مزروعہ زمین کے مزروعہ کرنے اور آبپاشی کی تدبیرون کے متعلق بڑے بڑے کام جاری ہوے تھے جسمین اُن لوگون نے جو ہارجیت سے فائدہ حاصل کرنے مین بالکل نڈر تھے گورنمنٹ کے پھنسانے کی

بڑی بڑی کوششین کین لیکن سر جان لارنس اپنا ہاتھ روکے رہے اور جیسا کہ اُن کا غذات سے جو میرے آگے دھرے ہین ظاہر ہوتا ہے اِس کارروائی مین بہتیرے اشخاص اُنکو ناپسند کرنے لگے۔ لیکن بمبئی مین اس خبط کو انتہا مرتبہ کی ترقی حاصل ہوئی۔ جنگ امریکا کی وجہ سے پچھلے دو سال کے اندر انگلستان مین امریکا کے وسیع اور کشادہ بندرون سے بکثرت روئی آئی تھی اور حکام بمبئی خود مقر ہین کہ اِس بہاؤ مین وہ بھی بالکل بہ گئی۔ سیکڑون بے ثبات کمپنیان قائم ہوئین جنکے حصے انتہا سے زیادہ تعداد کے مقرر ہوئے لیکن حبابون کی طرح وہ یکے بعد دیگرے معدوم ہوگئین اور جن لوگون کو اُنسے سروکار تھا وہ تباہ ہی نہین ہوگئے بلکہ انتہا مرتبے کی پشیمانی اور ذلت اُنکو حاصل ہوئی۔ مشہور پارسی بیرونٹ سر جمشید جی جی جی بھائی بمبئی کے رائٹ آنریبل چاپلڈ کے وارث کا دیوالہ پانچ لاکھ روپیہ کے لیے نکل گیا۔ پریم چند رائے چند جو ایک کروڑپتی آدمی تھا اور جمشید جی سے کچھ کم جسکی شہرت نہ تھی بین لاکھ سے کچھ زیادہ زیادہ روپیہ کی ہنڈی مین اُسکا دیوالہ نکل گیا۔ اور بدقسمتی سے بنک بمبئی نے جو اِس خرابی کو رفع کرسکتا تھا اور جسکے ڈائرکٹرون مین بہت سے لوگ گورنمنٹ بمبئی کے مقرر کیے ہوئے تھے باوصف اس امر کے کہ کلکتہ سے بڑی تاکید کے ساتھ بکرات و مرات تنبیہ کی گئی بیبا کانہ قماربازی سے اُسکی زیادہ ترقی اور تائید کی۔ اور اب ہندوستان اور انگلستان مین مصیبت پر مصیبت پڑتی ہی رہی۔ تجارتی بنک بمبئی ہاؤس آف اوورنڈ اینڈ گرینے کی مشہور بنک اور ہندوستان کے لیے سب سے زیادہ بدقسمتی کی وجہ سے آگرہ بنک کا (یہ وہ بنک تھا جس مین ہندوستان کے رہنے والے انگریزون کی صدہا بیوہ عورتون اور یتیمون کا روپیہ جمع تھا) یکے بعد دیگرے کمال رنج و تشویش مین دیوالہ نکل گیا۔ لیکن سب سے بڑھ کر جس سے نقصان پہونچا تھا وہ بنک بمبئی (باوصف اس امر کے کہ اُسکا نصف سرمایہ تباہ ہوگیا) تھا جو اُبتک اپنے کو اور اپنے ساتھ دوسرون کو پھنسانے مین کوشش کرتا رہا حالانکہ گورنر جنرل برابر نصیحت کرتے رہے اور تار برقیون اور چٹھیون کے ذریعہ سے تاکید ہوتی رہی۔ یہانتک کہ وہ برباد بھی ہوگیا اور قصوروار بھی ٹھہرا۔ اُسکی تباہی اور قصور کی پوری حد ایک کمیشن تحقیقات کے ذریعہ سے جسکی مظلومون نے استدعا کی تھی اور اُسکے حاصل کرنے مین کامیابی حاصل کی تھی معلوم ہوئی۔

تنزل کاروبار تجارتی بمبئی [?]

قحط اُڑیسہ کا قصہ بھی ایسا مصیبت ناک ہے۔ زیادہ تر اسوجہ سے کہ خوفناک طور سے آدمیون کی جانین جو تلف ہوئین اُسمین اگر بالکل انسداد نہین تو تخفیف ضرور ممکن تھی اگر لوکل حکام (یعنی بورڈ آف ریونیو واقع کلکتہ اور گورنمنٹ بنگال) نے عین خطرے کے وقت آنکھین کھولی ہوتین۔ پہلے مین قحط کے واقعات عام طور پر بیان کرونگا اور اُسکے بعد اِس بات کے دکھلانے کی کوشش کرونگا کہ سر جان لارنس نے اُسمین کسقدر شرکت کی اور اُسکی جوابدہی اُنپر کتنی تھی۔

کلکتہ کے جنوب مغرب مین ایک لمبا مگر پتلا نشیبی قطعہ ملک سمندر کے کنارے واقع ہے جو احاطۂ مدراس کے
سب سے اُتر والے کنارے تک پھیلتا چلا گیا ہے - یہ ایک ایسا ملک ہے جو قدرتی طور پر انتہا سے مرتبہ کو
بیرونی دنیا کی آمد و رفت سے علیحدہ واقع ہے - اُسکے پیچھے اور اُسکو شمالی اور وسط ہند سے جدا کرتا ہوا ایک چوڑا ٹکڑا
دشوار گزار پہاڑیون اور جنگلون کا واقع ہے - اُسکے محاذی اُس لامعلوم ساحل کے برابر برابر جو ہمیشہ سمندر کے
سیلاب سے غرقاب رہتا ہے درحقیقت ایک جدا گانہ سمندر کا ٹکڑا جوش زن ہونے لگتا ہے جہان سال کے اکثر
مہینون تک گزر دشوار رہتا ہے اور جس فصل مین چندان جوش و تلاطم نہونا چاہیے اُس زمانہ مین بھی اُسکی ایک
اکیلی لامعلوم بندرگاہ تک چند ہی جہاز جانے پاتے ہین - دریاے زخار مہاندی جو ملک کو دو حصون مین منقطع کرتا ہے
اور کئی دہانون سے اپنا پانی خلیج بنگالہ مین گراتا ہے مثل اور ہندوستان کے بڑے دریاؤن کے جہازرانی کے
قابل نہین ہے اور اُسمین آناً فاناً بڑی جسامت اور زور شور کے ساتھ سیلاب آجاتے ہین - اور دریاؤن مین
جب سیلاب آتا ہے تو مہاندی کے دہانون سے ملکر اُس سے ایک بڑا بھاری ڈیلٹا بنجاتا ہے - لیکن سال کے
باقی ایام مین عربی بولنے والے ملکون کے وادیون کی طرح وہ بالکل خشک ہوجاتے ہین یا خشک دریاؤن کی طرح
اُنمین خفیف پانی رہ جاتا ہے جس سے خشکی کے طور پر آمد و رفت نہین رہ سکتی ہے کیونکہ جو سڑک ملک مین طولاً
گئی ہے اور اسطور پر کلکتہ سے جاملی ہے وہ انھین دریاؤن مین ہوکر جہان تک ممکن تھا اچھے اچھے مقامون پر سے
نکالی گئی ہے - وہ سڑک تو کیا ہے ایک پگڈنڈی ہے جسپر عمدہ ترین ایام مین بمشکل گاڑیون کا پہیہ چکر کھاسکتا ہے
اور موسم خراب ہونے کی حالت مین خچرون کا نکلنا بھی دشوار ہے اور انھین جانورون پر ہر شے کی آمد و رفت
موقوف ہے - وہان ہی وہان کی صرف ایک ایسی پیداوار ہے جسپر باشندون کی زندگی کا دارمدار ہے -
اور اگر پانی مناسب فصل مین نہین برستا ہے تو وہان کی فصل ضرور تباہ ہو جاتی ہے اور اُسکے ساتھ ہر شے
جاتی ہے - لوگ دانہ زد جاہل کاہل اور مجبور ہین اسواسطے جب تک بڑی بڑی کوششین قحط کے زمانے مین
اُنکے فرمانروا لوگ کشادہ دلی سے نہین کرتے ہین اُسوقت تک یہی ہوتا ہے کہ ہزارہا اشخاص مر مر جاتے ہین -
چنانچہ کمیشن قحط نے اپنی رپورٹ مین کیا خوب لکھا ہے کہ "بے لیک جنگلون اور دشوار گزار سمندر کے درمیان
بند ہوکر اُنکی حالت مثل اُن مسافران جہاز کے ہوجاتی ہے جنکو آب و دانہ میسر نہو" -

۱۸۶۵ع کی فصل برسات مین بنگال اُڑیسہ اور بعض حصہ جات احاطۂ مدراس مین قبل از وقت بارش
موقوف ہوگئی اسواسطے خشک سالی اگر درحقیقت نہین پڑی تو اُسکے پڑنے کا گمان قوی تھا - اب دیکھنا چاہیے
کہ جو لوکل حکام ذاتی تحقیقات کے ذریعہ سے اِس امر کے پابند تھے کہ حقیقت حال دریافت کرتے اُنکے اختیار مین
جو چارۂ کار تھا اُسکا بند و بست کرنے اور اُسکے بعد جو چارہ جوئیان اُنکے اختیار سے باہر تھین اُنکی بابت شاہی گورنمنٹ

بلا تاخیر درخواست کرتے - کمیشن قحط نے بصدارت سر جارج کیمبل جو شہادت جمع کی تھی اور جسپر طول طویل اور وابہی رپورٹ مین خلاصہ حالات درج کیے تھے اور جو خلاصے سپریم گورنمنٹ اور سر جان لارنس نے اُسکی بابت تحریر کیے تھے اُن سب سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نہ تو اشخاص متعلق مین سے کسی کی انسانیت مین شبہہ کرنے کی کوئی وجہ تھی اور نہ اڑیسہ مین سواے ایک شخص واحد کے اور کوئی بھی ایسا شخص تھا جسکو کسی طرح کا اختیار ہوتا اور اِس شخص کو بھی ادنی درجہ کا اختیار تھا جو اپنی آنکھین کھولے رہا تھا اور جسنے تباہی سے حفاظت رکھنے کی تدبیر متعلق ایسے وقت اپنا فرض منصبی ادا کیا تھا جب اُسکا موقع گزرنے نہین پایا تھا - بدقسمتی سے وہ بھی اپنے اعلی افسران کی چشم نمائی سے کچھ دنون تک خاموش رکھا گیا یہ وہ لوگ تھے جنھون نے واقعات سے چشم پوشی کی تھی (جیلخانے اُن دیسی باشندون سے بھرے ہوے تھے جنکا قصور صرف یہ تھا کہ اُنھون نے بھوک کی تکلیفون کو اُس طریقہ سے جو اُنکے نزدیک زیادہ آسان تھا رفع کرنا شروع کیا تھا) ایک کامل علاج اُسکا جو ممکن تھا اُسکے اختیار کرنے سے انکار کیا تھا اور وہ کفایت شعاری کا ذکر کرتے رہ گئے اور یہان ایک سخت قسم کا قحط اُنکی غفلت سے بڑھتے بڑھتے اِس نوبت کو پہونچ گیا کہ تمام خلق بھوکون مرنے لگی -

نامساعدت ایام سے افسران اڑیسہ مین ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جسکو معاملات قحط کے انتظام مین کوئی خاص تجربہ حاصل ہوتا - اور سر سیسل بیڈن لفٹنٹ گورنر بنگال جنکی سرکاری ملازمت کا سارا زمانہ سکریٹری ہی کے عہدے مین گذرا تھا اُنکو دیسی باشندون کی دشوار زندگی کے حالات سے واقف ہونے کا سابقہ نہین پڑا تھا - اور بھی ایک عذر حقیقت حال کے دریافت نہونے کی بابت پیش کیا جاسکتا ہے بارلو صاحب کلکٹر پوری نے (یہی ایک شخص ایسے تھے جو خطرہ سے آگاہ تھے) جو کچھ سُنا اور دیکھا تھا ایمانداری سے اپنے افسر ریونشا کمشنر کو اُسکی رپورٹ کی - لیکن ریونشا کی راے اور بھی ظالمانہ تھی اور وہ بارلو صاحب کی خوفناک رپورٹ کو اپنا سرسری مطالب لگا کر کبھی تو براہ راست لفٹنٹ گورنر کے پاس مگر اکثر بورڈ آف ریوینو واقع کلکتہ کے پاس بھیجدیا کرتے تھے یہ ایک درمیانی گروہ ہے جو ظاہرا ہر ایک بات اُسی طرح کی کرتا ہے جسکو نہ کرنا چاہیے اور ایسی بات مشکل سے کرتا ہے جسکا کرنا ضرور ہے - بارلو نے جو درخواست کی تھی کہ مبتلاے قحط اضلاع مین کچھ ٹکس معاف کردیا جاے ممبران بورڈ نے اُسپر بڑی طعن و تشنیع کی - اِس بارے مین تحقیقات کرنے کی بالکل ممانعت کردی گئی اور اِس تجویز کی نسبت کہ گورنمنٹ وہان چاولون کا چالان روانہ کرے خیال کیا گیا کہ "یہ امر قوانین کفایت شعاری کے خلاف ہے" - اِس بات کی اُنھون نے صلاح البتہ دی کہ رفع قحط کے مختصر کام جاری کیے جائین لیکن سفارش کی کہ باقی اور امور صرف پرائیوٹ خیرات پر چھوڑ دیے جائین - اُنھون نے اِس امر کو فروگذاشت کیا کہ لوگ بھوک مین کام کیونکر کرینگے اور جب غلہ ہی نہین ہے جسکو وہ خرید کرینگے تو روپیہ بھوکون کو مرنے کی تکلیف سے

کیونکر بچا سکیگا - ٹرنوفنشا نے جنکو آخر کار بار ٹو صاحب کی تحریک سے اس خوفناک واقعہ کا یقین ہوا تو تار برقیون اور چٹھیون کے ذریعہ سے واقعات پر سنجیدگی اصرار کیا لیکن جو لوگ واقعات سے آگاہ تھے اُنھون نے پھر کفایت شعاری کے قوانین پر عمل درآمد کیا اور قحط اُسی طرح اپنے حال پر چھوڑ دیا گیا - لیکن ایک موقع اب بھی باقی رہ گیا تھا - لوگ بھوکھون فی الواقع ابھی نہین مرنے لگے تھے اور ماہ فروری ۱۸۶۶ء مین گورنر جنرل کی استدعاے خاص سے ہیڈن اڑیسہ کو گئے کہ صوبہ کی جو اصل حالت تھی اُسکو اپنی آنکھون سے دیکھین اور اپنے کانون سُن آئین - وہ آئے - دیکھا بھالا اور واپس گئے - اُنکے ساتھ بورڈ آف ریونیو کا ایک ممبر تھا اور اگرچہ یہ بات بخوبی معلوم تھی کہ ایسٹ انڈیا اریگیشن کمپنی ایک مہینہ سے اپنے مزدورون کی پرورش کے لیے چاول بھجوانے کو مجبور ہوگئی تھی لیکن اُن دونون محققون نے وہی دیکھا اور سُنا جو کچھ وہ دیکھنا اور سُننا چاہتے تھے - یعنی جو راے اُنھون نے پیشتر قایم کی تھی وہی اب بھی رہی - ہمکو اس بات کا بڑا تعجب ہوسکتا ہے کہ یہ بات کیونکر ہوئی - لیکن اسکی وجہ صاف ظاہر ہے - جیسا کہ مسٹر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ نے بڑی عمدگی سے بیان کیا ہے "بار لو صاحب کے پرزور بیانات پہلے ایک شکی کمشنر اور اسکے بعد ایک اور زیادہ شکی بورڈ کے یہان پہنچتے تھے اور کلکتہ مین لفٹننٹ گورنر کے پاس پہونچتے پہونچتے اُنکا سارا زور رفع ہوجاتا تھا" - بورڈ اور کمشنر اپنے شکوک مین ایک دوسرے کی تائید کرتے تھے اور لفٹننٹ گورنر بھی بیشک اُسکے موید ہوتے تھے کیونکہ وہ خود بیمار تھے اور اس باعث سے جن لوگون کا بیان یہ تھا کہ معاملہ مذکور مین کسی خاص کوشش کی ضرورت نہین ہے اُنکے یقین کرنے پر بہت جلد مستعد ہوجاتے تھے - پس کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ جب ہیڈن اڑیسہ مین گئے تو اُسوقت بیچارے کلکٹر ڈر گئے اور ہمجنس افسرون نے اپنے اعلیٰ افسرون کے ایک زمرۂ کثیر کو اپنے خلاف صف بستہ پایا اور یہ بات مناسب سمجھی کہ اپنی زبانین بند رکھین یا اگر کچھ کہا تو صرف سرگوشی کے ذریعہ سے کہا - لفٹننٹ گورنر نے گویا اُس خوفناک تباہی کی ترقی مین جسکا سامان ہو رہا تھا ایک اور اضافہ کرکے بہت سے دیہاتی اور ریونیو منتظمین کے قحط کے بارے مین دو چار آدمیون سے کچھ یون ہی استفسار کیا اور چند روز کے قیام کے بعد کلکتہ کو واپس آئے اور سر جان لارنس کا نہایت قطعی طور پر اطمینان کیا کہ اُنکے تردداتِ بے بنیاد ہین اور ملک مین اسقدر غلہ موجود ہے جو آیندہ فصل تک کفایت کر سکیگا -

اسطور پر مطمئن ہوکر گورنر جنرل کلکتہ سے روانہ ہوے لفٹننٹ گورنر بھی اُنھین کی طرح دارجلنگ چلے گئے اور اگرچہ یہ امر ساقط الاعتبار معلوم ہوگا لیکن فروری کے مہینہ سے جون تک جب لوگ کثرت سے بھوکون مرتے تھے اڑیسہ کی حالت کے متعلق ایک رپورٹ بھی گورنمنٹ بنگال نے سپریم گورنمنٹ کو نہین کی الا اُس وقت جب اُسکے بارے مین اصرار کیا گیا اور اُسوقت بھی جو رپورٹ کی گئی وہ اطمینان دلانے والے طور پر کی تھی

ص ۴۳

آخر کار وہ "اڑیسہ کا ایک محتاج قوت لایموت" اِس نام کی ایک چٹھی جو کلکتہ سے بتاریخ ۲۵-اپریل لکھکر اخبار انگلشمین مین چھپی تھی اتفاق سے ۱۰ مئی کو اُسپر گورنر جنرل کی نگاہ پڑی - اُسکے مضمون کی مسٹر ٹانکر لینڈ کی ایک پرائیوٹ چٹھی سے تصدیق ہوئی مسٹر موصوف کلکتہ کے ایک تجارتی کارخانہ کے شریک تھے اور یہ چٹھی ڈاکٹر فارگوہر وائسرا ے کے پرائیوٹ طبیب کے نام تھی - سر جان لارنس کو اس سے بڑا خوف پیدا ہوا اور انھون نے بیڈن کو تار دیا کہ قطعی تحقیقات کی جاسے ممالک مغربی و شمالی کے سرا پر قحط سے جو روپیہ فاضل بچا تھا اُسکو بیڈن کے اختیار مین دیا اور اُنکو لکھا کہ بشرط ضرورت گورنمنٹ سے جہانتک ہو سکیگا اپنے وسائل کو کام مین لائیگی اور اُنسے استدعا کی کہ وہ خود کلکتہ جائین اور جس طرح ممکن ہو سکے قحط زدہ صوبہ مین رسد پہونچائین بیڈن کلکتہ مین بہت مختصر زمانہ تک ٹھرنے کے بعد دارجلنگ کو واپس آ گئے لیکن اُسکے بعد لوکل حکام کی جانب سے کوشش مین دریغ نہین ہوا - ستمبر کے مہینہ مین جب قحط زورون پر تھا ۱۰۰۰۰۰ ۲ مرد عورتین اور لڑکے خیرات خانون مین کھانا پاتے تھے - اور آیندہ کئی مہینہ تک بہت سی باتین جو اس خوفناک قحط کے رفع کرنے کی بابت عمل مین لائی جاسکتی تھین وہ کی گئین - لیکن رفع قحط کی ہر ایک تدبیر مین یہ لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا وقت باقی نہین رہگیا تھا اور تخمینہ کیا گیا تھا کہ ابتدا سے انتہا تک صوبہ کی کل آبادی کی چوتھائی حصہ یعنی دس لاکھ آدمیون سے کم اِس ہولناک موت سے نہ مرے ہونگے -

اور اب وہ مسئلہ آتا ہے جو بالتخصیص اس سوانح عمری سے تعلق رکھتا ہے یعنی اِس غمناک کام مین سر جان لارنس نے کیا شرکت کی تھی اور جو کچھ واجبی طور پر اُنکو کرنے سے ہو سکتا تھا اُسمین کہانتک اُنھون نے کوتاہی کی - پہلے اِس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ سوا ے تعلقات ممالک خارجہ کے گورنمنٹ ہند صرف عام نگرانی اور حکومت کے لیے ہے - ماتحت گورنرون کے خاص خاص کامون مین وہ بہت کم دست اندازی کرتی ہے اور اُسکی صرف یہ وجہ ہے کہ کامل طور پر اُسکو واقفیت نہین حاصل ہو سکتی ہے - وہ اپنے ذمہ دار نائبون کو یعنی گورنرون لفٹنٹ گورنرون اور چیف کمشنرون پر بھروسہ رکھتی ہے کہ وہ سلطنت کے ضروری امور سے اُسکو مطلع کرتے رہینگے اور اِسی اطلاع کے مطابق وہ فیصلہ کرتی ہے - خاص خاص کامون مین دور کی پریسیڈنسیون مین گورنر جنرل کی دست اندازی کرنے سے بڑا حسد پیدا ہوتا ہے لیکن احاطہ بنگال مین کچھ تو اِسوجہ سے کہ دار السلطنت کے قریب ہے اور کچھ اُسکی عام تواریخ اور اُسکے اُن فرمانروایون کے سبب سے جو یکے بعد دیگرے مقرر ہوے اِس خیال کو وہان اور بھی ترقی دونون گورنمنٹون کا اختلاف اُس حالت مین جب طرفین اپنے اپنے پہلوون مین بہت مستقل انکا رہے اسقدر بڑھا ہوا رہا کہ دونون بدنام رہین - اب اور گورنر جنرل اپنے تصورات و اوہام کی بنیاد پر

صفحہ ۳۸۴

صفحہ ۳۸۵

جہان تک کارروائی کرنے کے مجاز ہوسکتے تھے سر جان لارنس نے اُس سے بہت تجاوز کیا چنانچہ یہ امر مندرجہ بالا بیان سے بخوبی تمام ثابت ہوتا ہے لیکن اُنھون نے اِس کام مین جو شرکت کی ہین اُسکا مفصل حال ڈاکٹر فارکوہر کی زبانی بیان کرونگا جو اُنکے اِشٹاف کے ایک ممبر تھے اور ہمیشہ رفاہ خلائق مین ساعی رہتے تھے اور اِس معاملہ کے حالات سے بخوبی تمام واقف و ماہر تھے۔ اِس احوال سے اور اُسکے بعد سر جان لارنس کے خاص خطوط موسومہ لارڈ کرین بان اور سٹر اِسٹافرڈ نارتھکوٹ سے پڑھنے والے خود دریافت کرسکین گے کہ اگر کسی نوع سے وہ اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے مین قاصر ہوے تو کس حد تک قاصر ہوے۔ ڈاکٹر فارکوہر لکھتے ہین کہ۔

یکم جنوری سنہ ۱۸۶۶ع کو رات کے ساڑھے نو بجے دوست مسٹر اِسکاٹ ماکنیف کرنیبرن کمپنی تجار کلکتہ کے ایک شریک گورنمنٹ ہوس کے اُس کمرہ مین جہان مین بیٹھا تھا آئے اور اپنے خاص سنجیدہ طریقہ سے نہایت انتشار کے ساتھ اُنھون نے بیان کیا کہ اڑیسہ مین جہان اُنکے بعض پتنسری دوست رہتے ہین قحط پڑنے کا سخت اندیشہ ہے۔ اُنھون نے کہا کہ گورنمنٹ کے لیے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ چاول خرید کر اُس ضلع کو روانہ کرے کیونکہ اُنھون نے کہا کہ مجکو یقین ہے کہ خشک سالی کی وجہ سے چند ہی مہینہ مین وہان قحط پڑ جائیگا۔ اُنھون نے ایک پنجو سے پرچہ پر ایک یادداشت تیار کی تھی جسمین اڑیسہ کے بازار کا نرخ لکھا تھا کہ چاول کی قیمت نہایت ہی گران ہے اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور برہما مین چاول ارزان ہے۔ اُسمین یہ بات بھی دکھلائی گئی تھی کہ اُس زمانہ مین بہت کم خرچ مین قحط زدہ اضلاع تک غلہ پہونچایا جاسکتا تھا۔ اور اُنھون نے کہا تھا کہ مین اپنے کارخانہ کے تمام سفائن گورنمنٹ کے لیے غلہ خرید کرکے اڑیسہ کو لیجانے کا بندوبست کردونگا۔

ماکنیف کے وسائل اطلاع پر یقین کرکے مین نے بلا تامل وہ یادداشت سر جان لارنس کے پاس بھیجدی کیونکہ مین جانتا تھا کہ وہ رفع قحط کی تجویز کو جہان تک ممکن ہوسکیگا خوشی سے منظور کرینگے۔ اُنھون نے ڈنر مین آٹھ بجے شریک ہونے کے پیشتر اُس یادداشت کو پڑھا اور کہا کہ اپنے کمرہ مین جاکر ماکنیف سے جنکو وہ جانتے اور قدر کرتے تھے کہو کہ اِس معاملہ مین جہان تک جتنی ممکن ہوگا عمدہ طریقہ پر غور کرونگا۔

مین نے دیکھا کہ کھانا کھانے کے وقت وہ بہت خاموش اور متفکر رہے لیکن اُس شب کو اُنھون نے اُسکا کچھ ذکر نہین کیا۔ معمول کے مطابق صبح کو گھوڑا تیار رکھنے کے بدلے اُنھون نے حکم دیا کہ گاڑی تیار رہے اور ساڑھے پانچ بجے صبح کو وہ لفٹننٹ گورنر بنگال سے سرکاری طور پر ملاقات کرنے گئے جو تین میل کے فاصلہ پر علی پور مین رہتے تھے۔

حصل ۴۹ ناشتہ کے بعد اُنھون نے مجکو علیحدہ بلایا اور کہا کہ مین نے ماکنیف کی یادداشت کے بارے مین لفٹننٹ گورنر سے تذکرہ کیا اور اُنھون نے مجکو یقین دلایا کہ اڑیسہ سے سرکاری طور پر کوئی ایسی تاکیدی رپورٹ نہین آئی ہے جس سے ماکنیف کی تجویز کی ہوئی تدبیر کا عمل مین لانا جائز ہوسکے۔ لیکن مین لوکل افسرون سے فوراً خط کتابت کرونگا اور اُنسے تازہ ترین حال دریافت کرونگا۔

وہ خبرین آئین اور لارڈ لارنس کا منشا اس امر کے قطعی اطمینان کرنے سے جاتا رہا کہ اُس ملک مین کثرت سے غلہ موجود ہے اور ویسی بیوپاری معمولی وسائل تجارت سے بخوبی ملک مین غلہ پہونچا سکتے ہین جس ذریعہ سے یہ خبر پہونچی تھی وہ نہایت ہی اعتماد کے قابل تھا۔ اور اسی سبب سے اُسپر اعتماد کر کے وائسرائے شملہ کو چلے گئے اور ۱۰ مئی تک کوئی افواہ اُنکے پاس نہین پہونچی۔ ۱۰ مئی کو ماکنزیف کی ایک پرائیوٹ چٹھی میرے پاس آئی جسمین ایک سرکاری چٹھی اُن کے کارخانہ گرنڈ برن کمپنی کے نام سے لفٹننٹ گورنر بنگال کے نام شامل تھی۔

اپنی پرائیوٹ چٹھی مین اُنھون نے باصرار تمام لکھا تھا کہ سرکاری چٹھی براہ راست سر جان لارنس کے پاس بھیجوا دی جائے کیونکہ زیادہ دیر کرنے کا موقع نہین ہے اور مجکو یقین نہین ہے کہ گورنمنٹ بنگال سر جان لارنس کے برابر اس معاملہ مین عجلت کی کارروائی کریگی۔

مین سیدھا ہیڈ آفس کو چلا گیا اور وہان سر جان لارنس کو تنہا پایا۔ اُنھون نے چٹھی پڑھی اور مضمون کو دیکھکر اُنکو نہایت ہی اضطراب ہوا۔ اُنھون نے فوراً حکم دیا کہ ایک قاصد گرے صاحب کے پاس جو ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ممبر کونسل تھے رقعہ لے جائے اور اُنکو فوراً ہیڈ آفس مین بلا لائے۔ اُسوقت گرے صاحب کی پختہ راے یہ تھی کہ اس معاملہ مین جو اُسوقت تک صرف شک ہی کا معاملہ خیال کیا جاتا تھا صرف تجار پر بھروسہ کرنا درکار تھا لیکن سر جان لارنس نے غور کر کے دیکھا کہ اب ایک ساعت گذرنے کا موقع نہین تھا اور کفایت شعاری کے متعلق مزید بحث و مباحثہ کرنا قیمتی وقت کا محض برباد کرنا تھا۔

اسواسطے انھون نے گرے صاحب کو ہدایت کی کہ وہ فوراً لفٹننٹ گورنر بنگال کو تار دین اور کچھ سرمایہ مصیبت زدہ ضلاع مین صرف کرنے کو بتا دیا تھا۔ اس تار کو پاکر لفٹننٹ گورنر بنگال نے حکم جاری کیا کہ برھما مین غلہ خرید کیا جائے۔ ماکنزیف نے اُنکے کہنے سے فوراً ایک جہاز کرایہ کیا لیکن مالک جہاز کی جانب سے چند روز کے توقف ہونے سے ساری عجلت بیکار ہوگئی۔ کیونکہ جس وقت وہ جہاز اڑیسہ کے ساحل مین پہونچا تو ایک ایسا طوفان آیا کہ اُس زور کا طوفان کبھی نہین آیا تھا۔ ہزار ہا قحط زدون نے روتے ہوئے جہاز کو موجون سے ٹکراتے ہوئے دیکھا اور چار مہینہ تک کوئی جاندار شخص جہاز اور ساحل کے مابین آمد و رفت نہ پیدا کر سکا۔ آپ جانتے ہین کہ کسقدر مصیبت تھی اور لارڈ لارنس سے جنکو دل و جان سے باشندگان ہند کی امداد و اعانت کے متعلق کوشش کرنے کا خیال رہا ہے ہزاران قحط زدہ لوگون کی تکلیف کا صدمہ کسیکو نہوا ہوگا۔

ص ۴۸

اولاً یہ سوال کیا گیا ہے اور وہ حق بجانب ہے کہ سر جان لارنس نے معاملات کو اپنے ہاتھ مین کیون نہین لیا عام اس سے کہ کونسل رضامند ہوتی یا نہوتی اور جب پہلے پہل اس خطرہ کی اُنکو اطلاع ہوئی تھی تو اُنھون نے سب جوکھم اُٹھا کر یہ حکم کیون نہ دے دیا کہ اڑیسہ کو غلہ روانہ کیا جائے۔ اور دوسرے جب اُنھون نے دیکھا تھا کہ بیڈن نے صریحی طور پر حقیقت حال دریافت کرنے کے فرض منصبی مین کوتاہی کی تھی تو اُنپر سبقت کر کے اُن واقعات سے جو خود جان لارنس کو معلوم تھے سپریم گورنمنٹ کو کیون اطلاع نہین دی۔ اگر غلہ بھیجنے کے معاملہ مین

سر جان لارنس نے خود اپنے صائب خیالات کے مطابق عمل کیا ہوتا اور اپنی کونسل اور لفٹننٹ گورنر اور بورڈ آف ریونیو اور تمام حکام کو جو اُنکے خلاف صف آرا تھے نظر انداز کیا ہوتا تو واقعی بہت عمدہ بات ہوتی لیکن یہ بات ہم نتیجہ دیکھکر اور بعض اُن واقعات کی رو سے کہتے ہیں جو قحط کے کئی مہینے بعد جفاکشی کی تحقیقات کرنے سے معلوم ہوئے تھے۔ ہر ایک مدبر ملک کی نسبت اُسکے وقت کے حالات کو دیکھکر راے دینا چاہیے اور اُن واقعات کی رو سے جنکو وہ جان سکتا ہو نہ کہ اُن واقعات کی رو سے جو اُسکو معلوم نہو سکتے ہوں اور چند چٹھیوں سے جو اُنھوں نے مختلف صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ کے نام لکھی تھیں معلوم ہو جائیگا کہ وہ کن کن وقتوں میں بتلا تھے۔

اس چٹھی میں جو بتاریخ ۱۸- اکتوبر ۱۸۶۶ع یعنی قبل اُس زمانہ کے لکھی گئی تھی جب قحط کے واقعات اور اُسکی ابتدائی حد بخوبی معلوم ہو سکتی تھی سر سیسل بیڈن کے بارے میں بعض باتیں درج ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ سر سیسل بیڈن کے خلاف جیسا آپ نے ۲ ستمبر کی چٹھی میں لکھا ہے ولایت میں جو جوش و خروش پیدا ہوا ہے وہ کسیقدر خلاف عقل ہے۔ نتائج قحط کے انسداد میں بہت سی کارروائیاں کی گئیں لیکن اسمین شک نہیں کہ لفٹننٹ گورنر بورڈ آف ریونیو اور لوکل افسروں نے نہ تو اُس قحط و خشکسالی کا پہلے سے خیال کیا جو وہاں پڑنے والی تھی اور نہ اسیوقت اُنکو تسلیم کیا جب اُنکا احوال بتایا گیا۔ اسقدر پیشتر یعنی آخر مارچ کو جب تجربہ کار بعض تجار کلکتہ میں نے سر سیسل بیڈن کو بڑی تاکید اس بارے میں کی تھی اور باصرار تمام اُنسے ہدایت کی تھی کہ ساحل پر جہاں سے کٹک اور اُڑیسہ کو غلہ بھیجا دین تو لوکل حکام نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ اُس صوبہ میں کمزشتہ سے غلہ موجود نہیں ہے۔ اور جب اس معاملہ میں شک کی کوئی جگہہ باقی نہیں رہی تو تاخیر اور مشکلات حد سے زیادہ بڑھ گئی تھیں۔ ساحل پر کسیطرح کی کشتیاں نہیں تھیں جنپر خراب موسم میں غلہ لادکر کنارے تک جاتا اور اسی طرح کی اور بہت سی باتیں تھیں۔ اسی طرح میرے کہنے سے لفٹننٹ گورنر کو اس بات کی ترغیب نہیں ہوئی کہ وہ ایک جلسہ جمع کرکے پرائیویٹ چندہ طلب کرتے یا غیر سرکاری شخص کو کمیٹی کلکتہ میں آنے کی اجازت دینے اصرار ہی میں شاید اُنھوں نے اسوجہ سے اعتراض کیا کہ تجارتی معاملات کی حالت سے علی العموم پریشانی ہوگی اور اُنھوں نے حجت کی کہ اسوجہ سے عوام الناس سے کچھ ملنے کی امید بہت کم تھی یا بالکل نہ تھی۔ مجکو چاہیے تھا کہ اُسپر زیادہ کارروائی کرنیکی بابت اصرار کرتا لیکن میں نے کوشش کی کہ لوکل حکام میرے ساتھ ہیں نتیجہ ان غلطیوں کا یہ ہوا کہ ایک بڑی بھاری فریاد بے وجہ بلند ہوئی۔ سر سیسل بیڈن کی تندرستی میں فرق ہے اور سال گذشتہ کے آغاز ہی سے وہ کلکتہ میں ٹھہرنے کے قابل نہیں رہے۔ جس وقت یہ مصیبت بہت مشہور ہوگئی اور اُنکا کلکتہ میں آنا ضروری ہوا تو وہ میرے کہنے سے فوراً کلکتہ کو گئے اور اُسوقت تک وہاں ٹھہرے رہے جبتک ڈاکٹروں کی اجازت رہی . . . میں ابتدا سے انتہا تک لفٹننٹ گورنر کو تاکید کرتا رہا کہ جو کچھ ضرور ہو وہ سب انجام کریں اور اگرچہ اُنھوں نے اس بات کے دیکھنے میں کہ کس کس امر کی ضرورت تھی تساہل کی لیکن اسپر بھی جسقدر اُنکی تعریف کی جاتی ہے اُس سے زیادہ اُنھوں نے کام کیا ہے۔

ص ۴۸۸

ایک اور چٹھی مین جسکو تاریخ ۶ - دسمبر یعنی کمیشن کی رپورٹ آنے کے قبل اُنھون نے لارڈ کرین بارن کو لکھا تھا چند ذاتی حالات درج ہین اور پچھلی چٹھی کی طرح بیشک بیڈن کے معاملہ مین اسمین بھی زیادہ کشادہ دلی ظاہر کی گئی ہے -

ہمکو پچھلے سال کی فصل ضایع ہونے کا حال نومبر اور دسمبر کے مہینہ مین معلوم ہوا - ہم نے سنا تھا کہ ایک بڑے قحط کا اندیشہ کیا جاتا ہے - مین نے لفٹنٹ گورنر سے تاکید کی کہ غلہ پہونچانے کے بارے مین فوری تدبیرین عمل مین لائی جائین - لیکن اُنھون نے لوکل خبرون پر وثوق کرکے اِس کارروائی پر اعتراض کیا اور کونسل کی راے علی العموم اُنکے موافق تھی - مین شاید اُسکو مسترد کرکے فوری کارروائی عمل مین لانے کی بابت اصرار کرتا اور مین خود اپنے کو ملزم ٹھہراتا ہون کہ مین نے ایسا کیون نہ کیا - لیکن تمام لوکل مراتب مسلسلہ اور لوکل خبرین اور لوکل حکام میرے خلاف تھے اور مین نے اِس بات کا خیال کرکے کہ اگر معاملات مین کچھ اور خرابی واقع ہوئی تو ہمکو ضروری امور کے انجام کرنے کا اور بھی موقع ملیگا مین نے اِس معاملہ کو لفٹنٹ گورنر پر چھوڑ دیا - اِس مصیبت کی سختی کا حال یکایک معلوم ہوا اور اسیوجہ سے مدد کے پہونچانے مین وقت ظاہر ہوئی - فصل کے ضایع ہونے کے بعد سیلاب آنے لگے اور بدنصیب باشندون کی مصیبتین اور بھی بڑھ گئین - جب لفٹنٹ گورنر نے دیکھا کہ زیادہ مدد درکار ہے تو جو کچھ اُنکے اختیار مین تھا اُسکو اُنھون نے کیا لیکن کارروائی کرنے کا وقت بہت کچھ گزر چکا تھا -

مسٹر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ جو لارڈ کرین بارن کی جگہ مقرر ہوے تھے اُنکے نام کی ایک چٹھی کا خلاصہ یہ درج کیا جاتا ہے -

۲۳ - اپریل ۱۸۶۷ع -

رپورٹ کمشنران قحط اڑیسہ مع تمام کاغذات متعلقہ کے اُس ڈاک پر جو آپ جانے والی ہے روانہ ہوتی ہے - گورنمنٹ ہند کے مراسلہ کے علاوہ مین نے ایک اپنی تحریر بھی روانہ کی ہے یہ ایک افسوسناک بات ہوئی - اسمین شک نہین کہ گورنمنٹ ہند کی کمزوری کا یہی ایک امر ہے کہ ہم نے پیشتر اِس معاملہ مین دست اندازی نہین کی اور لفٹنٹ گورنر سے اِس بات پر اصرار نہین کیا کہ وہ وہان غلہ روانہ کرین مین اِس امر کی جو خواہش کرتا تھا تو محض بنظر حفظ ما تقدم کرتا تھا - لیکن میری کونسل میرے خلاف تھی اور میرے لیے اسطور کے مراتب مسلسلہ نہین موجود تھے جن سے اُنکے معاملہ کو مسترد کرنا میرے لیے جائز ہو سکتا - اسمین شک نہین کہ مجکو یہ امر تمام امور سے قطع نظر کرکے انجام کرنا تھا لیکن قطعی کارروائی اُس صورت مین کرنا مشکل ہے جب بیقین یہ نہین معلوم ہوتا کہ اِس قسم کے امر مین حکام بالادست کی کیا راے ہوگی -

اور یہان ایک مرتبہ اور ہم عام انتظام بنگالہ کا حال بیان کرتے ہین جو علاوہ تعلقات جان لارنس اور امور قحط کے کسیقدر دوامی طور کا ایک لطف رکھتا ہے -

۱۷ - جون -

بنگال بہار اور اڑیسہ (یعنی لفٹننٹ گورنری بنگالہ) کے انتظام نے شیمپر گورنمنٹ کے سایہ مین ترقی کی ہے لہذا اُسمین زیادہ تر قانون ہے اور کچھ بھی نہین ہے ہر ایک صاحب جائداد منتظمان ملک کی نسبت اُس عدالت سے اپنی زیادہ حفاظت کا منتظر رہا اور منتظمان ملک سے ہر شخص نے قومی انتظام کی نسبت قانون سے اپنا کام حتی الامکان بخوبی تمام انجام کرنے کے لیے زیادہ حفاظت چاہی ہے چنانچہ نتیجہ یہ ظہور مین آیا کہ معمولی طریقہ یہی رہا کہ رعایا اپنے حال پر چھوڑ دی جائے اور معاملات خود جسطور کہ چاہین انجام پائین اصلی سوشیل حالت مین جو خرابیان نہین واقع ہوئین تو اُسکی وجہ یہ ہے کہ مالگزاری کا دوامی بندوبست کر دیا گیا جس سے مالکان اراضی نے بہت سی دولت جمع کر لی اور لوگون کی آمدنی بڑھ گئی اور اُسکے ساتھ یہ بات بھی ہوئی کہ اس صوبہ مین کوئی خشکسالی نہین واقع ہوئی - بطور قاعدہ کلیہ زراعت رعایا کا اصل پیشہ ہے - اِس صوبہ مین صنعت و حرفت کا کوئی بڑا کارخانہ نہین ہے کوئلہ کی کان کا بھی کوئی بڑا کام جاری نہین ہے تجارت بھی بہت نہین ہوتی ہے اور نوکری ملک مین بہت ہی کم ملتی ہے - اِس وجہ سے جمہور عوام انتہا درجہ کو مفلس ہے - اور چونکہ گذشتہ چند سال سے غلہ کی قیمت گران اور شرح اجرت کم رہی اسواسطے مجکو یہ خیال کرنے کی ترغیب ہوتی ہے کہ رعایا کی حالت فی الجملہ ساکھا اچھی کی ایسی نہین ہے اب مجکو معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۶۶ء مین جب بنگال کے ایک بڑے حصہ مین خشکسالی ظاہر ہوئی تھی اور بڑھتے بڑھتے اڑیسہ مین قحط پڑ گیا تھا تو اُسوقت بھی یہی کیفیت تھی جیسا کہ کیمپبل صاحب نے کمیشن کی رپورٹ مین بیان کیا ہے ہماری حالت قریب اسکے تھی کہ نصف سے زیادہ حصہ بنگال مین بھی قحط پڑ جائے - اسمین کوئی شک نہین کہ قحط کی وجہ سے بہت سے حصون مین بہت مصیبت پڑی تھی اور لوگ ہلاک ہوتے تھے مین نے حال مین رزیڈنٹ نیپال کی کچھ خط کتابت دیکھی تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے سرحدی اضلاع بنگال اور بہار سے بیشمار لڑکے نیپال کو بھیجدیے گئے تھے اور وہان غلامون کے طور پر فروخت ہوئے - سر سیسل بیڈن ایک مسلم قابلیت اور رحمدلی کے آدمی ہین لیکن اُنکی زندگی کے بہترین ایام دفتر سکریٹری مین گزر گئے اور اِس سبب سے اُنھون نے اطلاع حاصل کرنے کے لیے دوسرون پر بھروسہ کرنا سیکھا ہے اور خود واقفیت پیدا کرنا نہین سیکھا ہے - یہ وجہین اور پچھلے چند برسون سے اُنکا علیل رہنا میرے نزدیک اُس غلطی کا باعث ہوا جسکے وہ مرتکب ہوئے - باقی اور کسی نوع سے میری سمجھ مین نہین آتا ہے کہ وہ اڑیسہ کو جاتے اور رعایا کی افسوسناک حالت اور اس بلا کو جو اُسپر نازل ہونے والی تھی دریافت نہ کرتے -

جو چٹھیان مین نے محول کی ہین اُنکے مضامین کسیقدر مکرر ہو گئے ہین لیکن اُن سے اُس شخص کی کیفیت معلوم ہوتی ہے جو بیڈن صاحب کے بارے مین حتی الامکان نہایت فیاضانہ رائے ظاہر کرنے کی جانب راغب تھا اور اُسی حالت مین اُس بات کے لیے جسکی بابت اور اشخاص سر جان لارنس کو الزام نہین دے سکتے تھے وہ اپنے اوپر الزام لینے مین قاصر نہین رہے - واقفکاران حالات اِس کل زمانہ مین اُنکی کارروائی کے بارے مین جو کچھ خیال کرتے تھے اُسکا خیال تین حاکمون کی رائے کے ذریعہ سے کیا جاسکتا ہے جنکو مین ذیل مین درج کرسکتا ہون

ص ۹۴

اول سر جارج کیمبل جو بحیثیت پریسیڈنٹ کمیشن قحط اڑیسہ اُن حالات سے جو واقع ہوسے تھے بہ نسبت اور شخص کے زیادہ واقف تھے جنھون نے بخوف یا بلا خوف ایک بڑی عمدہ اور طول طویل رپورٹ میں شہادت کو جمع کیا ہے اور اسکے بعد لفٹننٹ گورنر بنگال رہے ہین دوسرے لارڈ نارتھ بروک جو سر جان لارنس کے بعد اسقدر جلد وائسراے مقرر ہوسے اور جو اُس کامیابی سے جو اُنکو نہایت ہی خطرناک قحط مین بھی حاصل ہوتی تھی (بیان کیا جاتا ہے کہ وہ قحط کا انسداد اسطور پر کردیتے تھے کہ ایک جان بھی ضائع نہین ہونے پاتی تھی) اپنے پیشتر کے وائسراے کی نسبت جسکو کم کامیابی حاصل ہوئی تھی زیادہ سختی سے راے دے سکتے تھے تیسرے سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ حلیم المزاج اور انصاف پسند سکریٹری آف اسٹیٹ جنکو رپورٹ قحط کی تشریح کا غمناک کام کرنا پڑا تھا اور جو لوگ تعریف یا مذمت کے مستحق تھے اُنکی تعریف یا مذمت کرنا پڑی تھی۔

مین نے سر جارج کیمبل سے استفسار کیا کہ آیا اتنے عرصہ دراز کے بعد معاملات پر نظر کرکے وہ خیال کرسکتے ہین کہ قحط اڑیسہ کی بابت کسی نوع سے سر جان لارنس مورد الزام ہوسکتے تھے اور یہ اُنکا جواب ہے۔ ص ۴۹

مین نہین سمجھتا کہ وہ مورد الزام ہوسکتے تھے۔ اُنکو اِس قحط کا بڑا تردد تھا لیکن اُنکو سر سیسل بیڈن نہایت ہی قطعی طور پر اطمینان دیتے رہے کہ خوف کرنے کا کوئی موقع نہین ہے اور یہ بنگال کے ذمہ دار لفٹننٹ گورنر تھے۔ اُنکی غلطی صرف اسقدر تھی کہ اُنھون نے بیڈن کے کہنے پر یقین کرلیا شاید وہ اپنے ابتدائی ایام مین ایسا نہ کرتے لیکن گورنر جنرل کے اختیارات سے یہ بات بالکل بعید تھی کہ بلا ضرورت فوری لوکل گورنمنٹ پر کسی کو ترجیح دیتے۔

مین نے لارڈ نارتھ بروک سے بھی یہی سوال کیا اور اُنکا جواب بھی اسطور کا ہے کہ اُنکے نزدیک سر جان لارنس کسی طرح سے اِس معاملہ مین مورد الزام نہین ہین اُنھون نے جواب دیا کہ۔

اگر مین لارنس کی حیثیت مین ہوتا تو مین ٹھیک وہی کرتا جو اُنھون نے کیا ہے اور مین اُنسے اچھا کرسکتا تھا اور اِسکی وجہ یہ ہے کہ مجکو اُنکا تجربہ حاصل تھا جس سے مین فائدہ حاصل کرتا۔

بالآخر سر جان لارنس کے نام کی ایک پرائیوٹ چٹھی مین جو سرکاری مراسلہ کے بعد روانہ ہوئی سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ حسب صراحت ذیل لکھتے ہین اور مین نہین خیال کرتا کہ ایسے بہت لوگ ہونگے جو اُنسے اتفاق نہ کرینگے۔

رپورٹ اڑیسہ کے بارے مین مین نے اپنا مراسلہ پچھلے ہفتہ کی ڈاک کے ذریعہ سے بھیجدیا ہے اور اسمین شک نہین کہ اِس ہفتہ کی ڈاک کے ذریعہ سے اُس بحث کی رپورٹ بھی آپکے پاس پہونچ جائیگی جو کل شب کو ہوس آف کامنس مین ہوئی تھی۔ یہ ایک دلچسپ بحث تھی جسکا رخ بڑے زور مین سر سیسل بیڈن کے خلاف تھا آپکی ذات خاص سے علی العموم اِس مباحثہ مین بڑی ہمدردی ہوئی اور مین امید کرتا ہون کہ آپ اِس بات کے بیان کرنے کی مجکو اجازت دینگے کہ جو کاغذات

میرے سامنے موجود تھے غور سے اُن سب کو پڑھنے کے بعد میرے دل میں یہ خیال مرکوز ہوتا ہے کہ ہندوستان اور
انگلستان بھر میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو اِس غمناک بلا میں یُور اکسیلنسی سے بڑھکر ہماری کل ہمدردی کا مستحق ہو سکے۔
بیشک یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ ایسی بلا اُس سرزمین پر واقع ہو جو آپ ایسے مشہور خلائق دوست کی تحت حکومت رہی ہو۔
لیکن اِس بات کا خیال کر کے میں اپنا کچھ اطمینان کر لینے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اب مفید کامون کے متعلق جو کوششین کی جائینگی
اُنمیں ہم لوگون کو آپکے مشورہ اور مدد سے فائدہ اُٹھانا بہت ضرور ہے۔

میں نے اِس امر کے اہتمام میں کہ اڑیسہ کا کل غمناک قصہ سلسلہ وار بیان کیا جائے کسیقدر
تواریخی سیاق تحریر واقعات سے انحراف کیا ہے اور اب میں پھر اُس مطلب پر آتا ہون جسکو میں نے درمیان میں
چھوڑ دیا تھا یعنی یہ کہ مسٹر چارلس ووڈ نے انڈیا آفس سے فروری سنہ ۱۸۶۶ع میں کنارہ کشی کی تھی یہان تک میں نے
بیان کیا تھا۔ اب اُنکے بعد لارڈ ڈی گرے نے اپنے قلیل زمانہ تک رہے کہ حالات دریافت کرنے اور ضروری امور
موجودہ وقت کی نسبت اپنے خیالات پختہ کرنے کے سوا اور کسی بات کا اُنکو وقت نہیں ملا معاملات خارجہ کے متعلق
مسٹر جان لارنس کی حکمت عملی سے اُنکو بالکل ہمدردی تھی جیسا کہ گورنر جنرل کے نام کی ایک چٹھی میں امر مذکور کو
اُنھون نے بیان بھی کر دیا تھا اور شملہ کو ہر سال جانے کے بارے میں مسٹر جان لارنس نے جو عادت ڈالی تھی
اُنکو لکھا تھا کہ اگر سرکاری امور کے لحاظ سے یہ دستور ضروری خیال کیا جائیگا تو وہ اپنے عہدہ سے کنارہ کشی پر مجبور ہونگے
اُسکے متعلق اُنکی وہی رائے ہوئی جو اُنکے پیشتر سر چارلس ووڈ اور اُنکے بعد لارڈ کرین بارن اور مسٹر اسٹافرڈ نارتھکوٹ
کی رائے ہوئی تھی یعنی یہ کہ اُنمیں ہر ایک شخص ذی تعلق کا فائدہ مقصود ہے کہ شملہ کا جانا جاری رکھا جائے
اُنھون نے لکھا کہ اگر آپ کنارہ کش ہونگے تو میں ہندوستان کے لیے اسکو ایک بڑی مصیبت سمجھتا ہون
اور اُس سے زیادہ مصیبت اپنے لیے سمجھتا ہون کیونکہ میں اِس عہدہ پر ابھی نیا نیا مقرر ہوا ہون اور آپکے تجربہ
اور تجویزون سے مدد لینے کی مجکو بہت ضرورت ہے"۔

لارڈ ڈی گرے کی جگہ جولائی کے مہینہ میں لارڈ کرین بارن مقرر ہوئے اُس وقت ہندوستان
اُنکے نزدیک قریب قریب ایک نامعلوم ملک تھا اور نہ بذات خاص وہان کے خاص خاص فرمانروایون سے
اُنکو واقفیت تھی۔ لیکن پہلی چٹھی میں اُنھون نے مسٹر جان لارنس سے اِس کشادہ دلی اور آزادی سے
خط کتابت کرنے کی استدعا کی جیسے دونون کے درمیان سابق کی بڑی گاڑھی ملاقات تھی۔ اِس بات کا بیان کرنا
کچھ ضرور نہیں ہے کہ لارنس نے یہی کیا اور جو نوشت و خواند دونون کے درمیان ہوئی وہ ایسی بے تکلف پر زور
اور برجستہ تھی کہ میرے پاس اور جو چٹھیان رکھی ہین اُنمیں بعض بعض اگر ہونگی تو ایسی ہی ہونگی حکمت عملی خارجہ کے
متعلق جیسا کہ میں آگے چلکر ثابت کرونگا کلی اتفاق تھا اور مسٹر جان لارنس کو اِس امر کے معلوم ہونے سے بھی اطمینان تھا

کہ وہ امر جو سب سے زیادہ ضروری تھے اور جنکی بابت وہ اس عہدہ پر مقرر ہونے کے زمانہ سے برابر نوشت و خواند اور اصرار کرتے آئے تھے وہ جدید سکریٹری آف اسٹیٹ کی کوشش اور مستعدی سے بہت جلد فیصل ہو جائینگے۔ ان دونون سوالون مین سے اول مسئلہ یہ تھا کہ پرانی لوکل یورپین فوج کے افسرون کے استغاثے بابت جو تھے مدتون سے اسی طرح دل ہی دل مین رنجش رہے تھے اور اب استقدر بڑھ گئے تھے جن سے اندیشہ تھا کہ عوام کو کوئی خطرہ نہ پہونچے۔ دوسرے ہندوستان مین آبپاشی کے کامون کو وسعت دینے کا مسئلہ تھا۔

اس مقام پر اس بات کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہین ہے کہ ہر ہر افسر کو کن کن باتون کی شکایت تھی اور انکا علاج کیا کیا گیا۔ صرف استقدر کہنا کافی ہے کہ جو نا انصافی اور انتشار (شاید ناگزیر طور پر) دونون فوجون کے شمول سے پیدا ہوا تھا اور جسکی وجہ سے وہ شاہی آئین مقرر ہوئے تھے انکا بہت کچھ علاج اس بہادرانہ اور فیاضانہ تدبیر کر دیا گیا جو لارڈ ڈی گری اینڈ رپن کے مقرر ہونے سے ایک مہینہ کے اندر درجۂ تکمیل کو پہونچائی گئی تھی اور اُس سے سوا چند اختلافات کے اور سب اختلافات فرو ہو گئے۔

ترقی آبپاشی کا مسئلہ اس سے بھی زیادہ ضروری تھا۔ سر جان لارنس جیسا کہ اُنھون نے اپنی یادداشت فیصلہ کردہ پوسٹ قحط ۱۸۶۸ء مین بیان کیا ہے گزشتہ بیس برس سے خود بڑی گرمجوشی کے ساتھ آبپاشی کی ترقی مین کوشش کرتے آتے تھے۔ سر آرتھر کاٹن نے جنھون نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ اس کام کی ترقی مین صرف کیا تھا اسکے بہت دنون پیشتر بیان کیا تھا کہ ہندوستان کے لیے پانی سونے کے برابر بلکہ اس سے زیادہ قیمتی ہے کیونکہ زندگی اُسپر منحصر ہے۔ لیکن ایک دقت کے بعد دوسری دقت پیدا ہوتی چلی گئی اور حکام ہند کی اس امر مین مانع رہی کہ وہ ایک قطعی تجویز ہوم گورنمنٹ کے نامون کے مطابق تیار کرتے۔ ایک اختلاف اس امر مین تھا کہ آیا آبپاشی کا کام صرف تنہا گورنمنٹ جاری کرے یا محض عوام الناس کے ذریعہ یا دونون کے شمول سے جاری ہو دوسرا اختلاف یہ تھا کہ زراعت ایسے پیداوار کے کام مین قرضہ لینا جائز ہے یا نہین اور اگر جائز ہے تو اُسکو انگلستان مین لینا چاہیے یا ہندوستان مین۔ تیسری حجت یہ تھی کہ آیا ریلوے کو ترقی دینا ضرور ہے یا نہرون کا ترقی دینا ضرور ہے۔ اور اب چیلون اور کوون یعنی بنگال اور مدراس کے انجنیرون مین ایک گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی کہ دونون مین سے کس کا طریقہ عمدہ ہے۔ سر جان لارنس کے خیالات انمین سے اکثر مسائل کے متعلق کبھی مشکوک نہین رہے۔ بلکہ اُنکے تمام خطوط مین جو حکام ولایت کے نام روانہ ہوئے اسی بات کا زور دیا گیا کہ جو طریقہ آپ کو سب سے بہتر معلوم ہو وہی تجویز کیجیے ہمکو صرف آبپاشی درکار ہے اور وہ بہت جلد درکار ہے"۔ ۵۔ اکتوبر ۱۸۶۵ء کو اُنھون نے سر چارلس ووڈ کے نام یہ چٹھی لکھی تھی۔

مین نے ہندوستان مین آبپاشی کے کامون کے اجرا کی بابت کئی مرتبہ آپ کو چٹھیان لکھین جسپر آج کل لوگون کا خیال بہت زور شور سے رجوع ہے مجکو دل سے امید ہے کہ آپ اس معاملہ مین کوئی قطعی راے قائم کرینگے اور ہمکو اسکے مطابق عمل کرنے کی

اجازت دینگے جب تک یہ طریقہ اختیار نہ کیا جائیگا اُسوقت تک عوام الناس ہم پر اعتماد نہ کرینگے علاوہ برین آبپاشی جو ایک بڑا ذریعہ اِس امر کا ہے کہ ہماری آمدنی بڑھے اور ملک کے لوگون پر کچھ بار نہو اور جو فصل بعض اوقات خشک سالی سے برباد جاتی ہے اُسکی مالگزاری خود بخود وصول ہوجایا کرے اُسکی نسبت بھی لاپروائی متصور ہے۔

ہر ایک وجہ سے میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ بہترین طریقہ سلطنت کے لیے یہ ہے کہ آسکے وسائل سے یہ کام جاری ہو۔ اسمین رعایا اور سرکار دونون کا فائدہ ہے۔ مین جانتا ہون کہ ہمارے انجنیر لوگ بہت کچھ روپیہ صرف کرتے ہین لیکن باینہمہ مین یقین کرتا ہون کہ پرایئویٹ کمپنیون سے وہ زیادہ کفایت شعاری کے ساتھ کام انجام کرتے ہین۔ اگر ہم تمام فوجی عمارات سڑکون اور دوسرے ضروری (اگرچہ پیدا وار نکرے) کامون کے لیے اپنی آمدنی سے خرچ دیتے ہین تو ہم زراعت کے کامون کے لیے بھی روپیہ دے سکتے ہین ۰۰۰۰ اگر آپ اِس راے سے اتفاق نہ کرسکین تو پرایئویٹ کمپنیون کو مختلف کامون کی اجازت دیجیے اور ہر ایک صورت مین اُنکے کامون کی ایک حد مقرر کر دیجیے اور کسی بیجا حساب سے اختیار نہ دیجیے اور ہمارے امکان بھر جہانتک کفایت کے ساتھ معاملہ کا عمل مین لانا ممکن ہو اسی طرح کیجیے۔ ایسی کمپنیون کے ذریعہ سے ہمکو بڑی تکلیف اور دقت پہونچیگی اور ایسی بہت سی چیزین ہمارے ہاتھ سے جاتی رہینگی جو ہمکو اپنے قابو مین رکھنا لازم ہین۔ لیکن یہ امر اُس سے بہتر ہے کہ نہ تو ہم خود کچھ کرین اور نہ دوسرے کو کچھ کرنے دین۔

سر جان لارنس وقت آبپاشی کی ضرورت کو بخوبی تمام سمجھتے تھے لیکن اُنھون نے دیکھا کہ اِس کارروائی مین دقتین بڑی بڑی واقع ہونگی اور اسمین شک نہین کہ جس حیثیت مین وہ تھے اُسکے مطابق ایسے بھاری کام کے جاری کرنے کے قبل جانچ پڑتال کی بڑی ضرورت تھی چنانچہ اُنھون نے پہلے اسی کا تقاضا کیا۔ بتاریخ ۱۶- دسمبر اُنھون نے لکھا کہ۔

اب سواے اِسکے اور کچھ ہمکو سُنائی نہین دیتا ہے کہ ہمکو لاکھون روپیہ دیجیے اور ہم جس طرح چاہین گے اُس کو صرف کرڈالینگے۔ مجکو یہان تک اُسکے اخراجات کے طریقہ سے اب تک آگاہی ہوئی ہے اُس سے کہین زیادہ آگاہ ہونا لازم ہے اور جب تک وہ آگاہی حاصل نہوگی مین اِسقدر رقم کے قرض لینے کی بابت تجویز نہ کرونگا۔ یاد رکھیے کہ آپ اپنے قرضہ کا سود نہین گھٹا سکتے ہین۔ آپ اپنے فوجی اخراجات کو کم کرسکتے ہین یا منجملہ آمدنی ملک اخراجات تعمیرات سرکاری مین تخفیف کرکے اِس کام کے لیے روپیہ نکال سکتے ہین لیکن اگر آپ ۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ پانچ فیصدی سود کے حساب سے قرض لینگے تو خزانہ ہند پر ۲۵۰۰۰۰ پونڈ کا دوامی بار پڑ جائیگا مجکو ایسے نقشے اور تخمینے دکھلائیے جنپر اعتماد کیا جاسکتا ہو اور مین قرض لینے پر اُسوقت موجود ہوجاؤنگا لیکن مجکو اِس بات سے بھی اطمینان ہونا چاہیے کہ اِس قرضہ کی بنیاد کیا ہے انجنیری نے تجویز کیا ہے کہ قرضہ کی بنیاد پر یہ کارروائی عمل مین لائی جائے اور یہ خیال سے پانون کھڑے کرتا ہین۔

مین اِس بات سے اتفاق کرتا ہون کہ گورنمنٹ کے لیے آبپاشی کا کام کمپنیون پر چھوڑ دینے کے بدلے خود اپنے ہاتھ مین لینا

بہتر ہے لیکن جب ہمارے سول اخراجات برابر ایک ناگزیر طور پر بڑھتے جاتے ہین تو تخفیف کی کہین معقول وجہ سے امید نہین ہے اور اُدھر کم سے کم پانچ برس کے اندر بارکون کے اخراجات کی تدبیر کرنا ہے تو مجکو معلوم نہین ہوتا کہ زراعت کے لیے فاضل مالگزاری بچ سکیگی۔ سواے قرض کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے۔ اگر جانچ پڑتال کی ابتدائی کارروائیان ہو گئین تو مجکو اسمین کچھ عذر نہین ہے نہر گنگ کے اخراجات کہان تک ادا ہونگے۔

انگلستان کے تجارت پیشہ اشخاص نے بڑے اصرار کے ساتھ لارڈ کرینبارن کے آگے ایک یہ تجویز پیش کی تھی کہ ایک بڑی سڑک رنگون سے براہ برہما مغربی چین تک تیار کی جاے اسپر سر جان لارنس کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملگیا جن سے امید نہین تھی کہ وہ غافل رہتے۔ انکی مصلحتون زمین کی قدرتی کیفیتو اور کفایت شعاری کے قاعدون ہر ایک بنیاد سے وہ ایسی سڑک نکالنے کے خلاف ہوے۔ وہ لکھتے ہین کہ۔

اسمین شک نہین کہ ہماری حکمت عملی یہ ہے کہ اپنے ذرائع اور وسائل اصل پر نہ ہندہی مین جمع رکھین اور فی الحال بیرونی صحبتیات کو اُسی طرح پڑا رہنے دین اور وہ البتہ بہت آہستہ آہستہ بڑھتے رہینگے۔ جو باتین انتہا مرتبہ کو ضروری ہین یعنی ملک کی آمد و رفت جاری اور ہر ایک امر کو ایک یقینی اور مستحکم بنیاد پر قائم کرنا اُنکی تکمیل کے لیے ابھی ایک پشت یا اُس سے زیادہ عرصہ باقی ہے۔ اس قسم کی جو تجویزین تجویزی فی الحال پیش ہین ہمارا روپیہ اور سامان سب بے حساب برباد ہوتا ہے اور جو وسائل اسمین برباد ہونگے اُنسے اور امور کے متعلق بہتر کام نکالے جاسکتے ہین۔۔۔۔۔

۔۔۔ ہماری اصل غرض یہ ہونا چاہیے کہ ہندوستان مین ریل کی سڑکون کی تکمیل ہو جو ملک کی رگ مے جان ہین اور جہان تک ممکن ہو ہر ایک سمت اُنمین شاخین نکال نکال کر اُنسے فائدہ حاصل کیا جاے جس وقت تک یہ کام نہین ہوتا اُس وقت تک اور لینون کے نکالنے کی اشد ضرورت ہونے مین مجکو شبہہ ہے۔ بعض بہت ضروری لینین ابھی شروع ہونے کو باقی ہین لیکن مجکو انکے دون مین فائدہ ہونے کی امید شاذ و نادر ہے اور اسوقت خزانہ کی جو جو دقتین ہمکو پیش ہین اُنکی موجودگی مین میرے نزدیک اُن کا موقوف رکھنا ہی مناسب ہے کچھ دنون تک بہتری اسی مین ہے کہ جو لینین بن رہی ہین اُنکی تکمیل ہو۔

جدید لینون کے بنانے سے مجکو زیادہ ضروری یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے اکثر حصہ مین عموماً اور اُن اضلاع مین جہان خشکسالی پڑا کرتی ہے خصوصاً آبپاشی کے کام جاری کیے جائین ہندوستان مین معمولی وقت پر بارش نہ ہونے سے جو پریشانی نقصان جان اور مفلسی واقع ہوتی ہے اُن لوگون کے خیال مین نہین آسکتی ہے جو قحط کے ایام مین ہندوستان مین نہین رہے ہین۔ پھر عمدہ طور سے خیال کرنے کے بعد آبپاشی کے کام اگر عمدہ طور پر عمل مین لائے جائین گے تو یقین ہے کہ جو زر اس مین لگایا جاے اُسمین فائدہ ہو۔ اسواسطے جہان تک روپیہ ملے وہان تک اس صیغہ کے کامون کے جاری کرنے مین ہماری طرف سے کوئی قصور نہین ہوسکتا ہے اور جہان تک ممکن ہے کفایت سے اُسکے انتظام اور انصافانہ طور پر اُسکی نگرانی مین ہماری جانب سے تساہلی نہوگی۔۔۔۔ بطور قاعدہ کلیہ نہرون سے آمدنی نہ بڑھیگی مگر سلطنت کی پیداوار مین ترقی ہوگی۔ اور رعایا

خوشحال ہو جائیگی - بالعموم مین جب سے گورنر جنرل مقرر ہو کر آیا ہون اُسوقت سے یہ معاملات معرض تعویق مین پڑے ہین -
مین نے اپنے پہونچنے کے ساتھ ہی اُنکی جانب توجہ کی اور جہان تک مجھ سے ہو سکا اُنکے قطعی فیصلہ ہو جانے پر اصرار کیا
لیکن تین برس پیشتر جو کیفیت تھی اُسمین کچھ زیادہ ترقی نہین ہوئی -

تاخیر خاص کر اسوجہ سے ہوئی کہ قطعی طور پر اِس بات کا فیصلہ نہین ہوا کہ اِس کام کے لیے کب اور کس مقام پر
ضروری سرمایہ قرض لینا چاہیے - ہم لوگون نے جو ہندوستان مین ہین تجویز کیا تھا کہ یہ روپیہ انگلستان مین قرض لیا جائے
کیونکہ ہم نے دیکھا تھا کہ ہندوستان کی نسبت وہان کم سود پر روپیہ ملیگا لارڈ ہیلی فاکس اِس تجویز کے بالکل خلاف تھے
اور اِسوقت بھی ہین - لیکن اگر یہ نہونے والا ہو تو سرکاری طور پر یہ معاملہ کیون فیصل نہین ہوتا کہ ہمکو ایسے کامون کے لیے
ہندوستان مین قرض لینا چاہیے - ہم ایسا کر سکتے ہین صرف اِسقدر اختلاف باقی ہے کہ انگلستان کی نسبت یہان
ہمکو کچھ زیادہ دینا پڑیگا -

نہرون کے کام مین اب تک جو جھگڑا رہا وہ صرف اِس بات کا تھا کہ آیا اُنکو سرکاری یا عوام الناس کے روپیہ سے
تعمیر کرایا جائے - میری قوی رائے یہ ہے کہ سرکاری روپیہ سے تعمیر ہو - لیکن مین امر آخر کو اِس امر کی نسبت کہ اب اور نہرین
ملتوی نہ بنائی جائین زیادہ خوشی سے قبول کرونگا -

ہندوستان مین پرائیویٹ کمپنیون کی ترقی ہونے کی بابت جو بڑے بڑے سرمایہ سے قائم ہوتی ہین اور جن مین
انگلستان کے ذی اختیار اشخاص شریک ہوتے ہین یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند کو اِس سے نقصان پہونچتا ہے - ان کمپنیون کے
ایجنٹ اور افسر بڑی قوی خواہش اِس بات کی رکھتے ہین کہ اُنکی گورنمنٹ کو چھوڑ کر اپنے بورڈ انگلستان مین قائم کرین -
اور اِسطرح پر ذی اختیار کارپوریشن قائم ہوتی جاتی ہین جنپر حکومت رکھنا اُس گورنمنٹ کے لیے دشوار ہے - جبتک
گورنمنٹ ہندوستان کے ایجنٹون سے سروکار رکھتی ہے اُسوقت تک تمام معاملہ عمدگی سے انجام ہوتا جاتا ہے لیکن
جسوقت ہمکو اُنپر قابو حاصل کرنے یا روکنے کی خواہش ہوتی ہے تو اُسوقت کی صورت اور سے اور ہو جاتی ہے یہ بات
اُس وقت بڑی صفائی سے ظاہر ہوتی ہے جبکہ ہم شرح مین تشخیص کرنا چاہتے حساب اور کار آمد حساب کا محفوظ رکھنا اور
اِس بات کی ذمہ داری کرانا کہ ریل کے سفر مین ہندوستانی اشخاص کے ساتھ عمدہ برتاو کیا جائے یا اسیطرح کی اور باتین چاہتے ہین -
تعجب معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت ایسے ایسے خیالات کی بابت گورنمنٹ انگلستان سے اصرار کیا گیا ہو
اُسوقت بھی بعض اشخاص مسٹر جان لارنس کی نسبت یہ خیال کرین کہ وہ ہندوستان کی ضرورتون سے بخوبی واقف
نہین تھے - [illegible] انھون نے خود بہ تفصیل حالات لکھے اور ایک اور قول جو اُنکے بارے مین
مشہور ہوا تھا [illegible] کے ہندوستان مین جاری ہونے کے
علی العموم [illegible] روشن ہو جائیگا -

۱۳۔ ماہ گذشتہ کی ڈاک پر یوروپ کے جو اخبارات آئے اُن سے مجکو معلوم ہوا کہ آبپاشی کے کامون کے متعلق میرے خلاف کچھ کاغذات تیار ہو رہے ہین مین کسی طرح سے اپنے کو اس بارے مین مورد الزام نہین سمجھتا ہون۔ جس روز سے مین نے بحیثیت گورنر جنرل ہندوستان مین قدم رکھا سرکاری اور نیم سرکاری طور پر ایسے کامون کے متعلق جو کچھ مجھسے ہوسکتا تھا وہ مین نے کیا۔ میری حکمت عملی مختصراً یہ رہی کہ سرکار کو ایسے کام اپنے ہاتھ مین لینا چاہییے کیونکہ یہ امر انتظامی اور مالی دونون امور کی وجہ سے ضرور ہے۔ لیکن جس حالت مین ایسا نہو سکتا ہو یا ایسا کرنے کو جی نہ چاہتا ہو تو مین ان کامون کو مطلقاً چھوڑ دینے کی نسبت پرائیوٹ کمپنیون کے ذریعہ سے اُسکے اجرا کو بہتر سمجھتا ہون۔ مین اس راے سے اتفاق نہین کرتا ہون کہ پرائیوٹ کمپنیان خاص کر آبپاشی کے کامون مین مقرر ہون مین ایسا کرنے کی کوئی معقول یا جائز وجہ نہین دیکھتا سلطنت ہندوستان کمپنیون کی نسبت اِس کام کو عمدہ اور ارزان تر طریقہ سے انجام کرسکتی ہے اور اُسکا نفع اپنے پاس رکھ سکتی ہے۔۔۔

مجکو ہندوستان مین انگلش اشخاص کے کاروبار جاری ہونے پر ذرا بھی حسد نہین ہے برخلاف اسکے مین اُس سے ہمدردی کرتا ہون اور اُس سے مجکو ذوق ہے اور جس مقام پر ایمانداری سے مین مدد کرسکا وہان مین نے مدد دی اور جب ایسا موقع دیکھونگا تو مدد کرونگا۔ لیکن جسوقت مین دیکھتا ہون کہ اُنکی کارروائی سے رعایا پر ظلم ہوتا ہے یا سرکار کا نقصان ہوتا ہے تو مین اُسکی مخالفت کرتا ہون خزانہ کے متعلق جسقدر ہماری عقل کام دے سکتی ہے ہم ہوشیار رہتے ہین اور ٹیکس مین جب کسی طرح کی ترقی ہوگی تو زیادہ ناراضی پھیلیگی۔ پس کیا یہ ایک قسم کی پولیٹکل خودکشی نہین ہے کہ ہم اپنے پانون کے نیچے سے ایک بہت بھاری وسیلہ یعنی آبپاشی کے کامون کو نکل جانے دین۔ لوگ کہتے ہین کہ اوسطاً اس مین بیس تیس پچاس بلکہ سو فیصدی تک نفع ہوگا۔ اسکو مین یقین نہین کرتا لیکن جو کچھ حاصل ہو سرکار کو حاصل ہونا چاہییے اور جب سرکار کو اُس سے نفع حاصل ہوگا تو مزید ٹیکس نہ لگیگا یا جو ٹیکس اِسوقت موجود ہے اُسمین تخفیف ہوگی میرے نزدیک ٹیکس کا کم ہونا ہندوستان مین غیر سلطنت کے قائم ہونے کا کامل علاج ہے۔

لارڈ کرینبورن کو سرجان لارنس نے فوراً دریافت کرلیا کہ وہ ایک ایسے افسر ہین جو آبپاشی کے ضروری ہونے کے خیالات سے قرار واقعی اُنکی غمخواری کرینگے۔ اپنی ایک ابتدائی چٹھی مین جو تجویز آبپاشی سون کے بارے مین تھی لارڈ کرینبورن نے قریب قریب وہی الفاظ استعمال کیے تھے جنکو سرجان لارنس نے سرچارلس وڈ کی چٹھیون مین بکرات و مرات استعمال کیا تھا۔

سرکرنل اسٹرینکس اور کرنل رنڈال کے مابین انجنیری کے متعلق جو جھگڑے پیدا ہوے ہین ہم اُنکی نسبت کوئی راے ظاہر کرنے کا قصد نہین کرتے بلکہ ہم صرف اِس بات پر آپ سے اصرار کرتے ہین کہ جس طریقہ سے آپ انسب جانتے ہون آبپاشی کے کام جاری کردیجیے صرف اِس بات کا خیال رکھنا چاہییے کہ مزید تاخیر نہونے پائے۔ ناقص یا ادنیٰ درجہ کی تدبیر اِس سے بہتر ہے کہ اور پانچ یا دس سال اِس اختلاف کے طے کرنے مین گذار دیے جائین کہ سب سے بہتر کون سی تدبیر ہے۔

پھر ۱۶- اکتوبر کو لکھتے ہین -

آبپاشی کے بارے مین جو کچھ آپ نے اپنی پچھلی چٹھی مین بیان کیا مین اسکو پڑھکر بہت خوش ہوا - زور کے ساتھ اسپر اصرار کرنا علی الخصوص مشرقی ساحل ہند کی آبپاشی کے متعلق میرے نزدیک ایک بڑا اہم مسئلہ ہے ..... جہانتک میری ذات سے سروکار ہے مین ہر ایک طریقہ سے جو آپ کے نزدیک اس معاملہ کی عجلت اور کافی طور سے انجام دینے مین مفید ہو آپ سے اتفاق کرونگا - یہ ایسا معاملہ ہے جسمین زیادہ تاخیر مناسب نہین ہے - کیونکہ ان خوفناک قحطون سے عوام الناس کا محفوظ رکھنا اور بات ہے اور ملک کی سرسبزی جو محکمۂ تعمیرات کے اکثر کامون کا مقصود ہے وہ دوسری بات ہے ..... پرائیوٹ کمپنی کے مسئلہ مین مین کسی عام قاعدہ کی پابندی رکھنے کے خلاف ہون - لیکن اگر پرائیوٹ کمپنیان قائم ہون تو ہر حالت مین دو شرطین ضروری اور لابدی ہین اول یہ کہ جو قواعد آپ کے نزدیک ہندوستانیون کے استحفاظ کے لیے ضروری ہونگے آپ انکو قائم کرینگے - دوسرے انکو ثابت کرنا ہوگا کہ انکے پاس اسقدر روپیہ موجود ہے جس سے وہ کامون کو بخوبی تمام جاری کر سکینگے - اس پرائیوٹ کارخانہ سے بڑھکر خراب کوئی بھی نہین ہے جو تھوڑا روپیہ دیکر اسکو شروع کرتا اور بعد اسکے بتدریج اسکے بھروسہ پر اور سرمایہ جمع کرتا ہے -

جب اسطور سے سر جان لارنس کو تحریری اجازت ملگئی تو وہ ان اصولون کے قائم کرنے کے قابل ہوگئے جنکے لیے اتنے عرصہ دراز سے اس سرگرمی کے ساتھ وہ کوشش کرتے آتے تھے - اور وہ اصول یہ ہین کہ آبپاشی کے کامون کو گورنمنٹ ایک عام اور اچھی طرح سے غور کی ہوئی تدبیر کے ذریعہ سے ہندوستان کے ہر ایک حصہ مین جہان قحط پڑنے کا گمان رہتا ہے جاری کریگی اور جو روپیہ اس کام کے لیے درکار ہوگا ان ان مقامون مین جہان کی مالگزاری کی بچت کفایت نہ کریگی دیون کے ذریعہ سے حاصل کیا جائیگا - کرنل ریچرڈ اسٹریچی جو اب ہندوستان کو واپس آئے تھے اور جنکے واپس آنے سے سر جان لارنس بہت ہی خوش تھے وہ اپنی ہی تحریک سے آبپاشی کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور انکو ہدایت ہوئی کہ آپ مدراس اور بنگال مین آبپاشی کے جو بڑے بڑے کام جاری ہوئے تھے انکا معائنہ کرکے رپورٹ کرین - ہر ایک پریسیڈنسی مین آبپاشی کے اہتمام کے لیے محکمۂ تعمیرات سرکاری مین اسکی ایک ایک خاص شاخ قائم کی گئی - انگلستان سے تیس سول انجنیران جدید کامون کے اہتمام کے لیے روانہ کیے گئے اور جب ۱۸۶۹ء مین سر جان لارنس نے اپنے بھاری عہدہ کا کام چھوڑا - تو وہ یہ بیان کرنے کے قابل ہوسکے کہ دو برس سے کچھ ہی زیادہ عرصہ مین جو ان تجویزون کی منظوری کے بعد انکے ایام ملازمت سے گذرے تھے کل ہندوستان مین ایک صوبہ بھی ایسا باقی نہین رہ گیا تھا جہان کثرت سے نہرون کی پیمایش نہوگئی ہو جدید نہرون کی تجویز یا انکی منظوری نہوگئی ہو اور بہت سی صورتون مین انکا کام جاری نہوگیا ہو پرانی نہرون کی مرمت نہوگئی ہو

سیلاب سے حفاظت رکھنے کے لیے باندھ وغیرہ تیار ہو گئے ہوں اور نہروں کے انتظام کے قاعدہ مین علی العموم اصلاح نہ ہو گئی ہو۔ حاصل تو یہ ہے کہ ہندوستان کے جو دو بڑے دشمن ایک خشکسالی اور دوسرا قحط ہے انپر قطعی فتح حاصل کرنے کی تدبیرین یقینی طور پر بڑی ترقی ہو گئی تھی۔

سر جان لارنس ریلوے کی سڑکون کی فوری اور کلی ترقی کے اسقدر خواہشمند نہین تھے جسقدر وہ اس بات کے خواہشمند تھے کہ آبپاشی کے کام کثرت سے جاری ہون بارکون کی عمارتین عمدہ طریقہ سے بنائی جائین اور علی العموم حفظان صحت کی تدبیرین عمل مین لائی جائین۔ انھون نے خیال کیا کہ بہت سی مجوزہ ریلین اور زیادہ عرصہ تک ملتوی رہ سکتی ہین تا آنکہ ان دوسری باتون کے متعلق زیادہ کارروائی ہو سکے اور خزانہ کی حالت زیادہ اطمینان کے قابل ہو جائے۔ ریلوے کے معاملہ مین اس اصول کی پیروی کرنے کا انکو میلان تھا کہ وہ فیسٹینا لینٹی۔ ییایل ست ویایل،، لیکن باوصف اسکے بلکہ باعث اس مقولہ کے انکی حکومت کے زمانہ مین ریلوے کی تعمیر کے متعلق بھی وسیع کوشش کی گئی جسکو مین اسکے بعد دکھلا سکونگا۔

چند بار سکرٹری سے انکے ایام ملازمت کی اس اول ششماہی مین بحث کرنے کے لیے ضروری معاملات کا فقدان نہین تھا۔ بھاولپور مین چونکہ عرصہ دراز سے بدانتظامی چلی آتی تھی اسواسطے گورنر جنرل بہ تمام اشتیاق بڑھکر بجاری باجگزار ریاستون کے اندرونی انتظام مین دست اندازی کرنے سے نہایت ہی ناراض رہتے تھے مزاحمت کرنے کو مجبور ہوے خزانہ کی موجودہ وقت و دوسرے سال کے لیے انکم ٹکس یا لیسنس ٹکس کا تجویز کرنا میسور کی گدی نشینی اعظم جاہ کا قرضہ کانیا وار کا انتظام فوج مدراس کی ناراضی فرانسیسیون کی مہم بر پا فسادات خلیج فارس اور جیسا کہ سر جان لارنس کا خیال تھا وہان سر لیوس پلی کی کسیقدر ظالمانہ کارروائیان یہ چند باتین علاوہ مسئلہ وسط ایشیا و قحط اڑیسہ اور بمبئی کی خرابیون کے تھین جنپر ان چند مہینون کے عرصہ مین دونون شخص بکشادہ دلی بحث مباحثہ کرتے رہے۔

میری اس کتاب مین صرف اتنی گنجایش ہے کہ مندرجہ بالا امور سے صرف ایک امر کے متعلق ایک چٹھی کو محول کرون اور مین ترجیح دیکر لارڈ کرین بارن کی ایک چٹھی کو جو برٹش سپاہیون کے کثرت اخراجات ہند کے بارے مین ہے محول کرتا ہون جس سے کلام کی وہ شوخی معلوم ہوتی ہے جسکی نسبت جان لارنس اپنی خط کتابت مین بیان کیا کرتے تھے کہ اسنے میرے لیے رکاب کا کام کیا۔

۳ - دسمبر -

پیارے سر جان لارنس - پشاور کے بارے مین جو اختلاف پیدا ہوا ہے اس سے انکو دو فوجی وہ بحث نکلتی ہے جو فوجی کا فوات کے مطالعہ کرنے سے ہمیشہ میری نگاہ ادا کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ برٹش سپاہی کی وجہ سے بڑا خرچ پڑتا ہے

ص ۴۹۹

اس مقام پر دو ضرب الامثال غیر زبان کی استعمال کی گئی ہین۔ اول لاطینی زبان کی ہے اور دوسری جرمن زبان کی۔ دونون کا مضمون یکسان ہے اور دونون کو ایسے مقام پر استعمال کرتے ہین جس موقع پر ... [illegible]

ایک روز فضول خرچی کے حساب سے جدید بارکون کا تخمینہ پیش ہوتا ہے کہ وہ بوجہ اِس امر کے بنوائی جائینگی کہ پرانی بارکین معمولی آب وہوا کے مقام مین بنی ہین۔ دوسرے دن اُنکی مشق کے لیے جمناسٹک کے سکولون کا تخمینہ پیش ہوتا ہے۔ پھر ایک رقم کثیر گیاس کی روشنی کے لیے تجویز کی جاتی ہے کہ معمولی تیل سے اُنکی آنکھون کو تکلیف پہونچتی ہے۔ پھر اُن کے کھانے مین اصلاح کرنے کی غرض سے چاول تیار کرنے کی کل نکالی جاتی ہے۔ اور پھر کثیر التعداد گورون کی بیبیون کے لیے علٰحدہ بنگلون کے بنانے کی تجویز ہوتی ہے کیونکہ وہ مرغ اور مرغیان پالنا پسند کرتی ہین۔ اب سب باتون کا علٰحدہ علٰحدہ کہان تک ذکر کیا جائے ہم صرف ایک بات کو بیان کرتے ہین کہ بعض اوقات نامنظور شدہ بیر شراب کے لیے ایک کثیر التعداد فرد حساب پیش ہوتی ہے کہ ہنٹر صاحب ہو یا پڑوانک لیے عمدہ شراب نہین تیار کرتی ہین۔ ہوتے ہوتے آخر مین بڑا خرچ بڑھ جاتا ہے اور اِس خرچ کی کسی طرح کم ہونے کی علامت نہین پائی جاتی چونکہ انگلستان مین فوج کے بھرتی کرنے کی بڑی دقت ہوتی ہے اِسوجہ سے دل مین یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ اِس فوج کے صیغہ مین دلچسپی کی باتین زیادہ پیدا کی جائین بشرطیکہ ہم موجودہ حساب سے بھی اپنی تعداد قائم رکھنا چاہتے ہون۔ مجھے شک نہین کہ تھوڑے ہی عرصہ مین ہمارے یہان کی ضروریات اسقدر بڑھ جائینگی کہ ہم ۰۰۰۰ ۷ برٹش سپاہی کسی حالت مین آپ کے پاس نہ رکھ سکینگے۔ پس خودبخود دل مین یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آیا کسی حد تک اُنکی جگہ اور لوگون کا مقرر کرنا ممکن ہے یا نہین۔

مَین نے اِس بحث کو بالتامل جو بیان کیا ہے تو اُسکی وجہ یہ ہے کہ مین نے بخوبی تمام اسقدر حالات دیکھے مین جنسے قرار واقعی مجکو معلوم ہوگیا ہے کہ تمام بڑے بڑے حکام ہندوستان مین برٹش فوج کا کثرت سے رہنا کسقدر ضروری سمجھتے ہین۔ اُسکو وہان ضرور اسلیے رہنا لازم ہے کہ دیسی فوج جو کثرت سے موجود ہے وہ بلوہ نہ کرنے پائے۔ اور اگرچہ مسٹر گلڈسٹن کی طرح بعض اشخاص کی رائے ہے کہ بہ ضرورت دیسی فوج کی تعداد گھٹا کر بہت کم کی جاسکتی ہے لیکن میری یہ رائے نہین ہے اور آپ نے جو تھوڑی بہت عبارت اِس بارے مین لکھی ہے اُس سے مجکو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی رائے بھی یہ نہین ہے۔ اگرچہ اِس قسم کی رائے صرف فوجی اشخاص کے ذریعہ سے آئی ہو تو مین قطعی طور پر اُسکو وقیع نہین سمجھونگا کیونکہ اُنکا شریف پیشہ بھی اِس مسئلہ کی طرف رجحان کرنے سے بری نہین ہے کہ گورے چمڑے سے بڑھکر کچھ بھی نہین ہے۔ لیکن آپ اکثر اشخاص سے زیادہ موقع نیک و بد کے تمیز کرنے کا رکھتے ہین اور آپ کے بارے مین پیشہ کے اعتبار سے کسی طرفداری کا گمان نہین ہوسکتا ہے اسواسطے مین مانے لیتا ہون کہ آپ ہندوستانی سپاہیون کی تعداد کم نہین کرسکتے ہین اور نہ اسوجہ سے برٹش نگہبانون کو گھٹا سکتے ہین۔ لیکن آیا یہ ممکن نہین ہے کہ دیسی سپاہ ایسے لوگون سے بھرتی کی جائے جنمین آتشگیر مادہ کم پایا جاتا ہو۔

جہان تک مین دیکھ بھال سکتا ہون ہم لوگ ہندوستان مین خود مختار سلطنتون کے اِس معمولی موروثی اصول کی پابندی نہین پاتے ہین کہ سپاہی جسقدر دور دراز ملک کے ہون اُنہین کو بھرتی کرنا چاہیے۔ مشکلات ذات اور مصارف باربرداری اِسکی عملدرآمد مین مانع ہونگے۔ کیا آپ کے نزدیک اُسقدر برتاؤ اِس بات کا ہوتا ہے جہان تک ممکن ہے۔

آیا مسلمان افغان جنوبی ہند (یا سیلان) مین اُسیطرح کے خطرناک ہونگے جیسے شمالی مغربی سرحد مین ہین آیا سکھ لوگ کلکتہ مین بھی
مثل اپنے خاص ملک کے اپنے مالکون کے حق مین خوفناک ہونگے میرے نزدیک تو یہ بات بیشک نہین پائی جاتی ہے۔
مین نہین سمجھتا کہ ذات اخراجات اور آب وہوا کہان تک اِس اصول کے عملدرآمد مین مانع ہوگی۔ لیکن اِس بات پر تو بیشک مجکو تعجب ہوتا ہے
کہ خود اپنی فوج کے خوف سے آپ اپنے ہی اُن وسائل سے فائدہ نہ اُٹھائین جنکو ہر زمانہ کے فاتحان رومی روسی و فرانسیسی
بہتر سمجھتے رہے اور فی الجملہ اُنہین اُنکی بہبودی نتیج ہوئی۔ لیکن آپ کے معاملہ مین ایک خاص حصہ عارضی ہے جسکا علاج
صاف ظاہر ہے یعنی اسقدر صحیح البیان ہے کہ آپ نے جو اُسپر عمل نہین کیا تو اُسکی ایک وجہ موجہ ہونا چاہیے آپکو وقت
اِس بات کی ہے کہ آپ کے سپاہی اسطرح کے ہین جو آپ سے جدا ہوکر آپ کے خلاف ملکی تدابیر کے لیے نہین بلکہ آپ کے
مذہب کے خوف سے سازش کرین۔ مدراس کے ایک مشہور دیسی باشندہ کے ذریعہ سے یہ افواہ مشہور ہوئی ہے کہ وہابیون کی
ذات سے وہان فتور پیدا ہونے کا گمان ہے شمال مغربی سرحد کی جانب سے ترکون کی شورش کی خبر سننے مین آئی ہے
جس سے آپ کے مسلمان سپاہیون کی وفاداری کی نسبت بڑا اندیشہ ہے اور ہمکو افسوسناک تجربہ سے معلوم ہوچکا ہے کہ
ہندوون کے مذہبی خیالات کیا کیا بلائین نازل کرسکتے ہین لیکن آپ کی فوج صرف ہندوون اور مسلمانون سے شامل ہے۔
آیا یہ امر ضروری ہے۔ کیا آپکو ایسی قومین نہین مل سکتی ہین جنکو مذہب یا قرآن مجید سے کوئی واسطہ نہو اور نہ معزول بادشاہون کا
انتقام اُنکو لینا ہو کیا برھما اور نیوسیلان یا اُسکے اور آگے بڑھکر دوسرے مقامات سے سپاہی بہم نہین پہونچ سکتے ہین۔

آپ کہینگے کہ اِس طریقہ کے جاری کرنے مین خرچ بہت پڑیگا۔ اگر اِس امر پر غور کیا جائے تو شاید مجکو اِس بارے مین
کچھ نہ کہنا پڑے اگر یہ بات معلوم ہو جائے کہ ۰۰۰۰۷ برٹش سپاہیون کو انگلستان سے جلاوطن کرکے لانے کی نسبت
۰۰۰۵۳ برٹش سپاہی اور فرض کیجیے کہ ۰۰۰۰۷ اجنبی تنخواہدار سپاہیون کے رکھنے مین جو مشرقی نسل کے ہون مگر اُنکو
مسلمانون یا ہندوون سے کچھ واسطہ نہو کم خرچ ہے تو بیشک یہ عمدہ حکمت عملی ہے کہ ہم برٹش سپاہیون کو نوکر رہنے دین اور
اُسکے مصارف سے کچھ روپیہ بچا بچا کر غیر قومون کے سپاہیون کو بھرتی کرتے جائین تا آنکہ وہ سب یہان سے چلے جائین۔
مجکو صرف اندیشہ یہ ہے کہ اِس جواب کا اندازہ قیاس کے ذریعہ سے نہین بلکہ نقشہ کے ذریعہ سے کیا جاسکتا ہے جو بہت سے
ملکون مین زیادہ زور رکھتا ہے۔ اگر نقشہ کی پابندی ہمیشہ کے لیے ہوسکے تو اِس سے کیا بہتر ہے۔ لیکن مین اپنے اِس خیال سے
چشم پوشی نہین کرسکتا ہون کہ جو فوج اسوقت ہندوستان مین موجود ہے اُسمین سے آیندہ بارہ برس کے اندر بیش تر ہزار
سپاہیون کا واپس بلا لینا چندان بعید از قیاس نہین معلوم ہوتا ہے۔ آپ خوب جانتے ہونگے کہ گوالیار اور حیدرآباد مین
ایسے لوگ ہین یا نہین جو خوشی کے ساتھ ایسے موقع سے بشرطیکہ وہ موقع آئے فائدہ اُٹھائینگے۔ مین چاہتا ہون کہ اِس بارہ مین
آپکے خیالات کیا ہین۔ آیا آپکی بالکل یہ رائے ہے کہ جو برٹش فوج اسوقت ہندوستان مین موجود ہے وہی
قائم رکھی جائیگی یا آنکہ اگر ایسا نہین ہوا تو آپنے اُسکے بدلے مین کوئی اور تدبیر سوچی ہے۔

ہم بیشک یہ قصد نہین رکھتے کہ اعظم جاہ کو اُنکے دیون کی بابت پچاس لاکھ سے کچھ زیادہ دینگے - لیکن ہم اُسکے قرضخواہون سے کسی طرح کی غمخواری نہ کرینگے - اُنھون نے صرف اس وجہ سے روپیہ دیا کہ برٹش گورنمنٹ کے باہر وہ کچھ پاسکین اور اگر یہ خطرہ واقعی واقع ہوا جسکو اُنھون نے بیشک بحساب شرح سود سے پیدا کیا ہے تو اُن کو اپنی کرنی آپ بھگتنا ہوگی -

میرے نزدیک اُن تمام پنشندار شاہزادون کے ساتھ اُس طرح کا برتاو کرنا چاہیے جس طرح کا برتاو ہم لوگ یہان کے اطفال نادان کے ساتھ کرتے ہین اور اُنکو ہم نے بالکل قرض لینے کے قابل نہین رکھا ہے مین نہین سمجھتا کہ جو شخص ۱۰۳ بیبیان رکھتا ہو وہ سوا اسکے نادان ہونے کے اور کیا تصور کیا جائیگا -

صل

آج کی ڈاک کے ذریعہ سے ہم وہ مراسلہ آسام کے قلیون کی تازیانہ زنی کے بارے مین آپکے پاس روانہ کرتے ہین جس طریقہ سے انگلش ایجنٹ جنکی نگرانی نہین ہوتی ہندوستانیون کے ساتھ بدسلوکی کرنے کے قابل ہو جاتے ہین وہ پرائیوٹ کارخانون کو حوصلہ دلانے مین ایک ضروری بحث ہے -

مجکو تصور کیجیے اپنا دوست صادق

کریتن بارن -

آغاز نومبر مین سر جان لارنس شملہ سے آگرہ کو روانہ ہوے جہان وہ ایک دوسرا عظیم الشان دربار منعقد کرنے کو تھے - یہ دربار گو تاریخی امور کے لحاظ سے دربار لاہور سے بہت ہی ادنی درجہ کا تھا لیکن بعض اچھے مصورون نے بعض بعض کیفیتون کے اعتبار سے اسکو زیادہ دلکش تصور کیا ہے - سر جان لارنس سے بہتر اس بات کو کوئی نہین سمجھتا تھا کہ ملک مشرق مین دھوم دھام ہی اختیار تصور کیا جاتا ہے اور اسواسطے بروقت ضرورت کوئی شخص اس بات پر اُن سے بڑھکر مستعد نہین ہوا کہ اپنی معمولی وضع کو بالاے طاق رکھکے گوشہ نشینی سادگی اور معمولی ایام زندگی کی تحریری محنت کو مشرقی بادشاہون کی شان وشوکت اور سطوت سے مبدل کرے اُنکے دربارون کی رونق بیشک اُن باتون سے اور بھی بڑھجاتی تھی جو اُنکی معمولی اور سیدھی عادتون کے خلاف پیدا ہوتی تھین - دربار آگرہ اولا اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ راجپوتانہ اور بندیلکھنڈ کے وفادار اور کسی زمانے کے صاحب اختیار رجواڑے جنمین سے ۸۴ آدمی حسب الطلب حاضر ہوئے تھے جمع ہون لیکن سر جان لارنس نے یہ موقع پاکر ستارۂ ہند کے خطاب دینے کی ایک تقریب بھی اُسی دربار مین ادا کی - وہ بخوبی تندرست نہین تھے اور بہت سے لوگ اندیشہ کرتے تھے کہ دو ہفتہ تک جو روزافزون بارہ توپون کی چھوٹتی رہی اور فوجی قواعد کے معائنہ اور بال اور پارٹیون مین شریک ہونے اور عام اور خاص ملاقاتین کرنے کا کام ایسا ہے جسکو اُن کی قوت برداشت نہ کرسکیگی لیکن وہ بندوبست کرکے اس آزمایش مین پورے اُترے -

جگہہ بہت معقول تجویز کی گئی تھی - ہندوستان کے شمالی مغربی حصہ مین آگرہ تواریخی لحاظ سے صرف دہلی کے بعد شمار کیا جاتا ہے - عمارات اور متعلقات کے لحاظ سے وہ دہلی پر بھی ترجیح رکھتا ہے - موتی مسجد سکندرہ کا مقبرہ اور تاج محل یہ عمارتین اُسی طرح سے دہلی کی مشہور عمارتون پر فضیلت رکھتی ہین جس طرح اکبر (جو ہندوستان کے بادشاہ ہر وقت اور ہر زمانہ کے تمام بادشاہون سے افضل تھا) وحشی فتاحون یا اُن ذیشان فرمانروایون پر فضیلت رکھتا ہے جنکے نام دارالسلطنت شاہان مغلیہ سے تعلق قریب رکھتے ہین -

مین دربار کے حالات کو بہت مختصر کرکے بیان کرونگا خطاب دینے کے دربار مین مہاراجہ جودھپور اور قرولی کو جی - سی - ایس - آئی کا خطاب دیا گیا - اور اس سے ادنیٰ درجہ کا خطاب ہندوستانی اور انگلشی بہت سے اُن اشخاص کو مرحمت ہوا جنھون نے یا تو غدر مین بنظیر خدمتین کی تھین یا سر جان لارنس کے ساتھ ابتدا مین قریبی تعلق رکھ چکے تھے اور اب اُنھون نے اس اعزاز کو دوچند وقیع تصور کیا کیونکہ وہ ایسے شخص کے ہاتھ سے ملا تھا جو خوب جانتا تھا کہ اُنکی کارگزاریان اُس اعزاز کی مستحق تھین - ان لوگون مین ڈونلڈ میکلیوڈ سردار صاحب دیال اور سردار نہال سنگھ چاچی تھے جنکو کے - سی - ایس - آئی کا خطاب مرحمت ہوا اور سی - ایس - آئی کا خطاب اُن لوگون کو ملا جنکے نام بارہا اس سوانح عمری مین آئے ہین جیسے اڈورڈ لیک رینل ٹیلر رچرڈ ٹیمپل ہنری رائیکس اور کرافورڈ چیمبرلین - ایسی حالت مین اس بات کا بیان کرنا مشکل ہے کہ زیادہ خوشی کسکو ہوئی ہوگی آیا وائسرائے کو خطابون کے دینے مین یا خطاب پانے والون کو اُنکے ہاتھ سے خطابون کے لینے مین -

منجملہ اور مشہور انگلش یا ہندوستانی اشخاص کے جنکو خطاب ملا سر ہنری بیل ہیڈن کرنل رچرڈ میڈلائق رزیڈنٹ دربار سندھیا جیمس گارڈن وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری مہاراجہ وزیانگرم اور سر دنکر راؤ مہاراجہ قرولی جو ہماری طرف سے غدر مین لڑے تھے مہاراجہ بلرامپور جنھون نے سر جارلس وِنگفیلڈ اور دیگر اشخاص کی جان بچائی تھی اور راجہ مُرار مو جنھون نے کانپور کے پناہ گزینون سے وہی سلوک کیا تھا ان لوگون کو بھی سر جان لارنس نے علی سبیل الترتیب ایک اسپیچ کے ساتھ جس مین دلسوزی سے اُنکی خدمات کا بیان تھا خطابات مرحمت کیے -

مہاراجہ جودھپور نمایان طور پر مستثنیٰ رہے اور اس مقام پر اُنکے حالات قابل بیان ہین - سر جان نے بنج کے طور پر سکریٹری آف اسٹیٹ کو اس مضمون کی ایک چٹھی لکھی تھی اور اُسمین بڑی سنجیدگی سے استدعا کی تھی کہ اگر اُنکے نام کا خطاب مندرج گزٹ نہو گیا ہوتا تو اُنکو خطاب نہ دیا جاتا - اُنھون نے لکھا تھا کہ -

اسمین شک نہین کہ وہ ہندوستان کے رجواڑون مین سب سے بڑے راجہ ہین وہ تمام راجپوتانہ کے راجاؤن کے پیشوا ہین - لیکن مجکو معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ خطاب کسی فائدہ کے لحاظ سے دیا جاتا ہے تو جسکو دیا جائے اُس سردار کو

کچھ نہ کچھ ذاتی مادّہ ضرور ہونا چاہیے اگر یہ مادّہ نہوا تو صرف ایک خالی مرتبہ کا اضافہ ہو جائیگا دراصل اُسکی کوئی وقعت نہوگی -
اب جیسا کہ آپ کو ایک ملفوفہ چٹھی مرسلہ کرنل ایڈن گورنر جنرل کے ایجنٹ متعینہ راجپوتانہ کے خلاصہ سے ہویدا ہوگا مہاراجہ جودھپور نہ تو اپنے مرتبہ کو خود قائم رکھتے ہین اور نہ اُنکے ملک کے سرداراُن کی تعظیم کرتے ہین - ایسے شخص کو ستارۂ ہند کے اعلیٰ درجہ کا خطاب دینا میرے نزدیک ایک غلطی معلوم ہوتی ہے -

بد قسمتی سے مہاراجہ کا نام مندرج گزٹ ہو چکا تھا اور یہ مناسب خیال کیا گیا کہ جو کچھ ہو چکا تھا وہ پلٹا نہ جائے - اسواسطے مین نے سر جان لارنس کی اُس اسپیچ کو جو اُنھون نے مہاراجہ کے متعلق دربار مین کی تھی تلاش کر کے یہان جو لکھا ہے وہ کسیقدر دلچسپی سے خالی نہوگی - دس آدمیون مین نو ایسے نکلین گے جو ایسی حالتون مین اپنی طبیعت پر جبر کر کے خطاب دینے کا ذریعہ بنتے وقت ظاہری خوشی کا اظہار کرتے - لیکن سر جان لارنس نے اس قسم کی کوئی بات نہین کی - اُنکے ایڈریس مین ایک شاہانہ اور پدرانہ نصیحت اس بات کی کی گئی تھی کہ مہاراجہ اپنے اطوار کو درست کرین -

مجھکو یقین ہے کہ یور ہائینس اس اعزاز کی بڑی قدر کرینگے اور مین اعتماد کرتا ہون کہ وہ محرک اس امر کا ہوگا کہ آپ مارواڑ کے عمدہ انتظام مین کوشش کرینگے جو آپکو تواریخ راجستان کے نامی گرامی مورثون سے ورثہ مین ملا ہے - اس مشہور ملک کے فرمانروایون مین جس سردار کا مرتبہ اتنا اعلیٰ ہو اُسکو لوگون کے درمیان انصاف نیکوکاری اور اُس خوبی مین بھی جس سے معاملات کا انتظام ہوتا ہے اسیطرح کا رتبہ حاصل کرنا چاہیے - میری دلی خواہش ہے کہ یور ہائینس کو بھی یہی ولولہ پیدا ہوگا -

یہان اس بات کو بھی بیان کر دینا چاہیے کہ جو نصیحت اس موقع پر کی گئی تھی اُسپر عمل نہین کیا گیا - اور بہت عرصہ نہین گزرنے پایا کہ وائسرائے نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ جو کچھ مُنہ سے کہتے ہین وہ ہاتھ سے کر کے دکھا بھی سکتے ہین مہاراجہ بسبب انتہا بد انتظامی کے سبب سے برطرف کر دیے گئے جس سے سوا اسکے اور کچھ نہین ہوا تھا کہ اُنکے اور دوسرے رئیسون کے مابین خانہ جنگیان ہونے لگی تھین اور حکومت ایک کونسل ریجنسی کے سپرد کر دی گئی -

اعلیٰ سردارون سے گھر پر اور اُنکے گھرون پر جا کر ملاقاتین کرنے اور اُنسے باتین کرنے مین کئی روز گزر گئے ۱۹ - کو بڑے دربار کی باری آئی جو رجواڑے جمع ہوئے تھے اُن سب مین مرہٹون کے دو سب سے بڑے خاندانون مین سے ایک خاندان کے سردار مہاراجہ سندھیا افضل تھے - اُنکے بعد مہاراجہ جودھپور و جیپور تھے جو راجپوتون کے خاندانون مین سب سے قدیم خاندان رکھتے تھے اُنکے بعد مشہور بیگم بھوپال تھین - یہ ایک چھوٹی سی مسلمانون کی ریاست ہے جو مرہٹون اور راجپوتون کے درمیان واقع ہے اور کسیقدر عمدہ حکومت کے لحاظ سے اور ہندوستانی ریاستون کے لیے ایک نمونہ رہتی آئی اور اب بھی ہے - معمولی نذرین گزرین اور خلعت دیے گئے اور اُسی طرح کا معمولی حسد اور اختلاف ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کے لیے اُن سردارون کے مابین

صفحہ ۵۰۵

دیکھنے مین آیا جنھون نے متنازعہ یا نازک جگہ پر قبضہ کیا تھا۔ لیکن ان پر ہوشیاری کے ساتھ غلبہ حاصل کیا گیا اور
وائسرائے نے اپنی اسپیچ مین خوب ہی انکو آڑے ہاتھون لیا۔ یہ اسپیچ عدیم المثال تھی عبارت سلیس سنجیدہ
اور بزرگانہ تھی نہ اسمین رنگین نگاری صرف کی گئی تھی اور نہ کھینچ کھانچ کے فقرے تھے اور نہ مشرقی طور کی تعظیم و تکریم
الفاظ تھے۔ یہ اسپیچ اُس زبان مین دی گئی جس زبان سے لاہور مین ایسا تیز اثر پیدا ہوا تھا اور آہستگی سے ٹھہر ٹھہر کر
اُسکا پڑھنا اور اُس آواز کا نکلنا جس سے سر جان کی انگلش اسپیچون کو ضرر پہونچتا تھا اُسنے اردو کی اسپیچ کا لطف
دو بالا کر دیا جیسا کہ سُننے والون نے بیان کیا ہے۔ ایک شخص جسنے اُسوقت کی کیفیت خود دیکھی تھی ناقل ہے
کہ جو رجواڑے جمع تھے وہ ہمہ تن گوش اور پاس ادب سے خاموش ہوکر اپنے بادشاہ وقت کے نائب کی تقریر
سُنتے تھے جو اگلے زمانہ کے منیون ویاس یا زراتشت کی طرح آئین جہانداری کے سچے اصول بیان کرتا تھا۔
لوگون کو تصور کرنے سے وہ زمانہ یاد آتا تھا جب ہندو بادشاہ اپنے گرد لوگون سے قانون طرز معاشرت
اور آئین جہانداری کے اصول پوچھتے اور انکو قبول کرتے تھے یہ وہ لوگ ہین جو بنی نوع انسان کے حالات
دریافت کرنے کے بعد پہاڑون پر جاکر ریاضت کرتے تھے یا جنگلون مین جاکر اُسکا دھیان کرتے تھے جو نیک
اور پاک رحیم اور ذیشان ہے"۔ سر جان لارنس نے اُن راجاؤن سے جو حاضر دربار تھے کشادہ پیشانی
بیان کیا کہ حکومت اعلیٰ آیندہ سے جس پیمانہ کے ذریعہ سے ہر ایک کا اندازہ کریگی وہ قدامت خاندان
یا دولت و اختیار کا پیمانہ نہوگا بلکہ خوش انتظامی کے قصد کا پیمانہ ہوگا۔ جو سردار اپنی رعایا کو سب سے زیادہ خوش رکھیگا
برٹش گورنمنٹ کا سب سے عزیز دوست وہی ہوگا۔ لوٹ مار اور مذہبی قربانیون کا زمانہ اب ہمیشہ کے لیے جاتا رہا
برٹش سلطنت کا منشا ہے کہ امن و امان اور یہان تک ممکن ہوا فراط دولت ہو۔ بہت سا ملک جو پہلے ویران تھا
اور جسمین صرف جنگلی چوپائے یا قزاق رہتے تھے اب وہان زراعت ہوتی ہے اور گانون کے گانون آباد ہین۔
مرہٹا سوارون اور پنڈاری لٹیرون کا زمانہ ختم ہوگیا اور جو کچھ برٹش گورنمنٹ نے ملک کی تمام رعایا کے لیے کیا ہے
وہی ہر سردار کو اپنی رعایا کے ساتھ کرنا چاہیے۔ لیکن اب اُس اسپیچ کا خلاصہ زیادہ نہین لکھونگا جو اپنی سچی سادگی
اپنی بیباکی مگر بزرگانہ نصیحتون اور سنجیدہ خلائق دوستی کے لیے میرے نزدیک شاہنشاہانہ فصاحت کی خود نمونہ ہے۔

اے راجو مہاراجو سردارو۔ مجکو بڑی خوشی ہے کہ مین آج آپ سب صاحبون کو اس مجمع مین مجتمع پاتا ہون۔
مین آپ سب لوگون کا اس مشہور شہر مین خیر مقدم کرتا ہون جو اپنے مشہور روضۂ تاج محل کے لیے مشہور ہے اور سب سے زیادہ
اس بات کے لیے مشہور ہے کہ قدیم زمانہ مین اُس شاہنشاہ اعظم کی دار السلطنت تھا جسکی وجہ سے اسکا نام اکبر آباد پڑا ہے۔
اسطور پر ایک جگہ مجمع ہونا ہم لوگون کے حق مین بہت بہتر ہے۔ مین بحیثیت وائسرائے نامی گرامی ملکۂ انگلستان و ہند
اس بات مین اپنا بڑا فائدہ سمجھتا ہون کہ اسقدر ذی مرتبت اور مشہور سرداران ہند کو دیکھون اور اُنسے شناسائی حاصل کرون

عام اجلاس دربار و اظہار رنجش جانی۔ صفحہ ۲۲

اور آپ سب لوگون کے لیے یہ بہت مناسب ہے کہ آپ بالمقابل مجھ سے گفتگو کرسکیے اور اپنے اپنے ملکون کے عمدہ انتظام کے متعلق میرے سے خیالات اور خواہشات سنیے۔

عقلمندی ہی سے ملک پر حکومت کرنے کا فن ایک مشکل امر ہے جو صرف بڑے غوض و فکر اور محنت سے حاصل ہوسکتا ہے ضروری اوصاف ہندوستان کے گدی نشینون اور سردارون مین شاذ و نادر ہی پائے گئے اور اُسکی وجہ یہ ہے کہ انھون نے اپنے بچپن مین پڑھنا اور آپ اپنا کام کرنا نہین سیکھا انھون نے اِس بات کی پروا بھی نہین کی کہ اپنے بیٹون کو جو اُنکے بعد اُنکے جانشین ہونے والے تھے تعلیم و تربیت کی ہوتی اِس وجہ سے اکثر یہ ہوا کہ جب ایک سردار مرگیا تو وہ بطور اچھے اور عقلمند فرمانروا کے مشہور نہین ہوا بڑے سے آدمی زندگی کی حالت مین اکثر اپنے رفیقون اور مصاحبون کی تعریفین اپنے اوصاف کے بارے مین سن لیتے ہین جو اُن مین موجود نہین ہوتے اور اصل بات اُنکی نسبت اُسوقت بیان کی جاتی ہے جب وہ اِس عالم سے گزر جاتے ہین۔ اِس قسم کے لوگ جو ناموری حاصل کرسکتے ہین اُنہین حاصل کرنے کے قابل وہی ناموری ہے جو ایک عادل اور فرمانروا سے منسوب کی جاتی ہے۔ فاتحون اور بہادرون کے نام فروگذاشت ہو جاتے ہین لیکن نیک اور عقلمند سردارون کے نام ہمیشہ قائم رہتے ہین۔

اب امید کرنا چاہیے کہ لوٹ مار کے دن ہندوستان سے گزر گئے اب وہ کبھی پھرنے کے نہین ہین۔ لیکن جو سردار اسوقت موجود ہین شاید اُنہین چند ہی لوگ ہندوستان کے اُس زمانہ کو یاد کرتے ہونگے اور سبھون نے اُس زمانہ کے حالات سُنے ہونگے جب نہ تو فرمانروا کی تختگاہ اور نہ کسان کا جھونپڑا اور نہ ہندو یا مسلمانون کی مقدس عمارتین ڈاکوون اور غارتگرون کے ہاتھ سے محفوظ تھین۔ اُن دنون مین تمام صوبون مین بربادی اور مصیبت پھیلی تھی اور ملک کے بڑے بڑے قطعات کے اندر مشکل سے کسی گانون مین چراغ کی روشنی دیکھی جاسکتی تھی ہندوستان مین انگلش حکومت کے قائم ہونے سے وہ سب باتین جاتی رہین اب ملک کہین ویرانہ اور جنگل اور درندون کا مسکن نہین ہے۔ اب اُنہین زیادہ تر گانون آباد ہین اور زراعت اچھی طرح ہوتی ہے اور برٹش حکومت مین بمقابلہ زمانہ سابق کے لوگ زیادہ آسایش سے رہتے ہین۔

لیکن جس حالت مین ہندوستان کے زیادہ تر حصہ کی یہ کیفیت ہے اُسی حالت مین یہ بات بھی پائی جاتی ہے کہ جس وقت ہم ملک کے مختلف حصون کی غور کے ساتھ تحقیقات کرتے ہین تو ہمکو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہان اب بھی بُرا انتظام و جور رہتا ہے۔ اب بھی لوگون پر بڑی بڑی مصیبتین پڑتی ہین اور اب بھی بہت سے مجرم اسطور پر نکل جاتے ہین کہ اُنکی سزا نہین ہونے پاتی۔ بیرونی سختیون سے جو امن و امان اور حفاظت گورنمنٹ برطانیہ آپ کے علاقون مین رکھتی ہے اُسکو آپ لوگون مین سے ہر شخص کو اپنی رعایا کے ساتھ کرنا چاہیے سوا اُنکے ملک کے خاص فرمانروایون کے اور کوئی اِس کام کو انجام نہین کرسکتا ہے اور وہ بھی ہمیشہ خبرگیری اور نگرانی رکھنے کے ذریعہ سے کرسکتے ہین۔ جو باتین ضروری ہین اُنکے انجام کرنے کے لیے اُنکو کثرت سے وقت ملتا ہے بشرطیکہ وہ ایسا کرنے کی خواہش رکھتے ہون۔ اِس مین شک نہین ہے

کہ بعضون کو اسقدر بیکاری رہتی ہے کہ انکو شغل نہین ملتا اور وہ اکثر اسوجہ سے تنگ رہا کرتے ہین کہ اُنکے مذاق کا کوئی کام اُنکو نہیں ملتا ہے - پھر اور لوگ اپنے ہمسایون سے جھگڑنے مین اپنا وقت ضائع کرتے ہین - یا اپنے ماتحت رئیسون کے ساتھ لڑتے یا اس سے بھی نامستحسن کامون مین اُس وقت کو برباد کرتے ہین -

اگر کوئی سردار اپنا خاص فرض منصبی یعنی اپنی ریاست کی خبرگیری نہ کرسکے تو اُسکو کیونکر اس بات کی امید ہوسکتی ہے کہ اُسکا نائب مناسب طور پر اُسکے لیئے وہ کام انجام کردیگا - عمدہ حکومت کے پختہ بندوبست کے لیے عمدہ قوانین اور پیچیدہ پیچیدہ افسر جنپر ہوشیار حکام نگرانی کے لیے مقرر ہون درکار ہین اسی طرح ایک کافی تعداد پولیس کی اور عمدہ بندوبست کیا ہوا خزانہ درکار ہے تاکہ لوگ حفاظت سے رہ سکین اور اپنی محنت کا ثمرہ حاصل کرسکین - لڑکون کی تعلیم کے لیے مدرسے اور بیمارون کے علاج کے لیے شفاخانے قائم کرنا چاہیئے - بعض سردار شائد مدیون ہین اور جو طریقہ مین نے بتایا ہے شائد اُس طریقے سے کارروائی نہ کرسکین گے - لیکن دوسرے سردارون کے پاس بیحساب خزانہ جمع ہے اور مین صرف اسیقدر کہتا ہون کہ ہر فرمانروا اپنے وسائل کے مطابق کارروائی کرے آپ لوگون مین سے بعض لوگ ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش مین رہتے ہین اور جو مرتبہ اُنکو حاصل ہے اُس سے سخت نکدر ہوتے ہین اگر سب لوگ اس بات کی کوشش کرتے کہ ایک دوسرے سے عمدہ انتظام کرکے سبقت لے جائے تو کتنی عمدہ بات ہوتی اس صورت مین ہر شخص کے لیے کوشش کرنے کی جگہ ہے - برٹش گورنمنٹ اُس سردار کا سب سے زیادہ اعزاز کریگی جو اپنی رعایا پر عمدہ طور سے حکومت کریگا جرمون کے انسداد مین کوشش بلیغ اور ملک کی حالت مین اصلاح کریگا - اِس دربار مین ایسے سردار بھی موجود ہین جنھون نے اِس طریقہ سے ناموری حاصل کی ہے مین اُنکے زمرہ مین مہاراجہ سیندھیا اور بیگم بھوپال کا نام لے سکتا ہون فی الحال گوہر خان نواب جاوڑا کے انتقال کا مجکو بڑا ملال ہوا کیونکہ مین نے سُنا ہے کہ وہ ایک عاقل اور فیاض فرمانروا تھے - راجہ سیتا مؤ واقع مالوہ اِسوقت نوّے برس کے بوڑھے ہین اور اسپر بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ملک کا انتظام خوب ہی کرتے ہین - راجہ کٹرہ واقع جبلپور کی بارعام مین اسوجہ سے عزت ہوئی کہ اُنھون نے اپنی اراضیات کا بہت عمدہ انتظام کیا ہے - مین جسوقت کسی سردار کو سنتا ہون کہ اُسنے اپنے ملک کا خوب انتظام کیا ہے تو مجکو بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے اور مین اِس بات کے ظاہر کردینے کی کوشش کرتا ہون اور ظاہر کیے دیتا ہون تاکہ اور لوگون کے دل مین حوصلہ پیدا ہو -

اگلے زمانہ مین بادشاہون اور سردارون کو اپنے ملک مین آمد و رفت جاری کرنے کی طرف کوئی رجحان نہین تھا وہ اکثر مشکل اور قریب قریب دشوار گزار مقامون مین رہتے تھے اور اپنی تختگاہون کو ہر ایک قسم کے حصار سے گھیرتے تھے جسکے باہر وہ مشکل سے نکلنے کا قصد کرتے تھے اور اگر نکلتے تھے تو جسقدر سپاہی اور ہمراہی اُنکے جمع کرنے سے ہوسکتے تھے اُنکے جمع ہو جانے پر باہر نکلنے کی جسارت کرتے تھے - اور ملکون کے عجائبات دیکھنے کی غرض سے باہر کے سفر کرنے کا خیال کبھی اُنکے دلون مین نہین پیدا ہوا یا اگر پیدا ہوا تو ناممکن العمل سمجھ کر دور کیا گیا - لیکن اب ہندوستان کے سردارون کو

اپنے علاقون سے بہت فاصلہ پر ایک مقام سے دوسرے مقام کو نقل و حرکت کرنے مین تامل نہین ہوتا ہے بعض سردار اپنے تربیت یافتہ اور دور اندیش ہین کہ وہ اپنے ملک مین اِس پار سے اُس پار تک سڑکون کے نکلنے پر راضی ہوگئے اور بہت سے سردارون نے اِس کام کے لیے بڑی بڑی سالانہ رقمین دینا منظور کر لین مجکو امید ہے کہ دوسرے سردار انکی پیروی کرینگے اور سڑکون نہرون اور کوؤن کو اپنے ملکون مین تعمیر کرانے کے متعلق جو کچھ اُنسے ہوسکیگا کرینگے اور اسطور پر آپ اپنے کو اور اپنی رعایا کو خوشحال بنا دینگے۔

اب خاتمہ پر آپ لوگون کے آگرہ مین آنے کا پھر خیر مقدم کرتا ہون اور یقین کرتا ہون کہ جو کچھ آپ نے سُنا اور دیکھا ہے اور علی العموم جس طور پر آپ لوگون کا استقبال کیا گیا ہے اُس سے آپ لوگ اِس دربار کو بہت دنون تک یاد رکھینگے۔ میرا صرف ایک مقصد ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنی رعایا پر عمدہ طریقہ سے حکومت کرنے کی کوشش کرکے اُسی طریقہ سے حکومت کیجیے۔ اور اسطور پر اپنا نام اور اُنکا کام کیجیے۔

اِس اسپیچ کے بعد آگرہ کے عظیم الشان دربار کے رسوم کا خاتمہ ہوا۔ اُسمین نمودار طور پر کامیابی حاصل ہوئی ایک شخص جسنے اپنا کام سمجھکر اِس مجمع مین شرکت کی تھی اور جو کچھ دیکھنے کے قابل تھا اُسکو دیکھا تھا اُسنے اسطور پر لکھا ہے کہ۔

باوصف چند غلطیون کے اِس بات مین شک نہین ہے کہ سَر جان لارنس ہر شخص کے نزدیک بطناً عزیز ہین۔ ہندوستانی اُنکی تعریف کرتے ہین اور اُن سے ڈرتے ہین اور تھوڑے ہین اشخاص بھاری اور بےڈول چہرے کو دیکھکر سچ سچ یقین کرتے ہین کہ جب تک اُنکی حکومت قائم ہے اُسوقت تک نہ سردار اور نہ رعایا متعصب اور نہ انقلاب پیدا کرنے والے کو اپنی تدبیر کے عمل مین لانے کا موقع ملیگا اور کبھی اُس سے اس بات کا قصد نہوسکیگا کہ سلطنت کی امن وامان مین خلل اندازی کرے۔

جو کچھ اِس دربار مین واقع ہوا تھا اُس سے سَر جان لارنس بذات خاص بھی اُسی طرح مطمئن تھے۔ لارڈ کرینبرن کو وہ لکھتے ہین کہ۔

عطاے خطابات ستارۂ ہند کی تقریبین اور وہ دربار جسمین راجپوتانہ اور ممالک مغربی وشمالی کے سردار اور بعض مشاہیر پنجاب اودھ وبنگال مجتمع ہوئے تھے بڑی خوبی سے انجام کو پہونچا اور اُس سے علی العموم ہر شخص مطمئن ہوا۔ دوسرے دربار مین کوئی ۵۰۰ سردار اور ہندوستانی رؤسا موجود تھے اور اگرچہ آگرہ اور گرد و پیش آگرہ مین پورے ایک لاکھ ہنبی اشخاص کے قریب جمع ہوئے ہونگے مگر اسپر بھی ہر ایک بات امنیت اور انتظام کے ساتھ انجام کو پہونچی۔

آگرہ سے سَر جان لارنس چند روز کے لیے سندھیا کے دیکھنے کو گئے اور گوالیار کے مشہور قلعہ کا معائنہ کیا

جسکی وفیسر مرہٹا نے خود اپنے اور کرنل مینڈ کے عاقلانہ انتظام کے صلہ مین پیشتر سے لیے ہمارے قبضہ کے واسطے دیدیا تھا۔ وہ ایک برس پیشتر سندھیا کے دل مین رنج پہونچا تھا انھون نے دھمکی دی تھی کہ وہ ایک کے لیے کلکتہ کو جائینگے اور ریاست سے معزول ہونے کا ذکر بھی ہوا تھا اب یہ سب باتین بدل گئی تھین اور وہ اپنے دل مین اور دوسرے ہر ایک شخص سے بھی خوش تھے سرجان لارنس نے اُنکی ملاقات کا جو حال لکھا ہے وہ قابل اسکے ہے کہ یہان درج کیا جائے۔

مین نے گوالیار کے مختصر سفر سے بڑا لطف اٹھایا چمبل پار آگرہ سے وہ کوئی پینسٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ غدر کے بعد ہم نے اس راستہ مین ایک عمدہ سڑک بنوا دی تھی جو بمبئی کی شاہراہ کا ایک جزو ہے مین نے اس سفر کو ۲ گھنٹہ مین طے کیا۔ ہندوستان کی بہترین گاڑی منزل ہوئی۔ قلعہ گوالیار ایک بڑی عظیم الشان اور وسیع کی عمارت ہے اور ہمارے حق مین اسپر قبضہ رکھنا قولاً و فعلاً دونون طرح سے برٹش سپاہیون کی ایک رجمنٹ کی قوت کے برابر ہے اصل تو یہ ہے کہ بغیر اسکے ہم دارالسلطنت سندھیا مین بحفاظت اپنی فوج نہین رکھ سکتے ہین۔ ہمارے قبضہ مین صرف خرابی اس بات کی ہے کہ ہماری چھاونی کوئی پانچ میل کے فاصلہ پر ہے اور درمیان مین حفظان صحت کے خیال سے ایک بڑا وسیع میدان چھوڑ دیا گیا ہے۔ سندھیا کے پاس ایک بڑی بھاری اچھے طور پر تربیت یافتہ اور ظاہرا عمدہ طور پر مرتب فوج ہے وردی قواعد اور ساز و سامان مین اسطرح کی فوج مین نے ہندوستان کے کسی دربار مین نہین دیکھی ہے۔ سندھیا کی توپون سوارون اور پیادون کی تعداد ہماری متصلہ چھاونی کی قوت سے کہین زیادہ ہے اور جس طریقہ سے سندھیا نے انکو قواعد سکھائی ہے وہ مشہور ہے۔ مین نہین سمجھتا کہ سندھیا کے سوار اور پیادے شکل و شباہت اور [illegible] مین ہمارے ہندوستانی سپاہیون کے برابر ہونگے لیکن اسپر بھی وہ غیر معمولی طور سے اچھے معلوم ہوتے ہین سندھیا کو اپنی فوج ہی سے حظ و سرور حاصل ہوتا ہے اُن کو مناسب مشاہرہ وسیلہ جاتے ہین اور اچھی طرح سے اُنکی خبرگیری کی جاتی ہے اور ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ قواعد بھی مناسب طریقہ سے سکھائی جاتی ہے۔ لیکن ایک روز ایسا بھی ہو سکتا ہے اور غالباً آئیگا جب وہ اُنکے اختیار سے باہر ہو جائینگے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ اتنے آدمیون کو ایک مقام پر رکھتے ہین اور یہ بات اُنسے مین نے کہدی ہے۔ میرے دل پر اُنکے سول اور فوجی دونون صیغون کے انتظام کو دیکھکر بہت عمدہ اثر ہوا اور ظاہرا جسقدر انتظامی لیاقت اُنکی مشہور ہے اُس سے زیادہ قابلیت وہ رکھتے ہین۔ مین یہی سمجھتا ہون کہ جسقدر علی العموم لوگ خیال کرتے ہین وہ اُس سے زیادہ ہماری جانب راغب ہین۔ میرے جانے سے انکو بڑی خوشی ہوئی اور جیسا کہ انھون نے بیان کیا ہے میرے جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُنکی نامورئی زیادہ ہو گئی جس چیز کے دیکھنے کو مین نے کہا انھون نے بلاقید و استثنا مجھکو وہ شے دکھا دی۔

ص ۱۴

باب سیزدہم ۱۳

بقیہ سر جان لارنس کی وائسرائی کا زمانہ

سنہ ۱۸۶۶ء لغایت ۱۸۶۷ء

کلکتہ میں پہونچکر سر جان لارنس دل سے اُسی مصیبت کے رفع کرنے کے کام میں مشغول ہوے جو اُبتک
بہت کچھ اڑیسہ میں باقی باقی تھی وہاں اب تک مصیبت کے رفع کرنے میں کوشش کی گنجایش باقی تھی کیونکہ
اگست کے مہینہ میں مہاندی کا ایک بہت بھاری سیلاب آیا جس سے پندرہ سو مربع میل کا ایک قطعہ ملک
برباد کیا اور باشندے بھی ایسے کہ مدد پہنچنے کے قابل ہوگئے تھے مگر ان میں جو فریاد مدد کے لیے کی گئی تھی اُن
نقصانات کی تائید کی وجہ سے یکبارگی ناکامی ہوئی ۔ گھر سے بیماریوں اور اسٹرایک کے سبب سے انگلستان میں
ایسی پریشانی پیدا ہوئی تھی کہ وہاں کے خلائق دوستوں کے سارے خیالات وہیں کے معاملات میں صرف تھے
اسواسطے کلکتہ کے لیے ہر طرح سے کوشش کرنا لازم تھا ۔ ۱۰ فروری کو سر جان لارنس کی شرکت سے
ایک جلسہ عام ہوا اور (شاید برٹش انڈیا کی تواریخ میں اسکی نظیر کہیں نہ ملیگی) وائسراے نے اس جلسہ کی
صدارت خود کی لوگوں نے بڑی سرگرمی سے اُنکا استقبال کیا ۔ اپنی تقریر میں اُنھوں نے صاف صاف بیان کیا کہ جو کچھ
خشک سالی سے بچا تھا اُسکو سیلاب عظیم بہا لیگیا اور ایک شخص پایا گیا کہ گمان غالب ایک ربع باشندگان ضلع
خشک سالی سیلاب اور اُنکے نتیجوں سے ہلاک ہوگئے کیونکہ بیماری وبا مرگ گرسنگی کے بعد وباے ہیضہ کا ایک
جو لوگ کہ زندہ باقی رہ گئے ہیں اُنکی پرورش کے لیے ۲۰ ہزار ٹن چاول بلا تاخیر صوبہ مذکور کو روانہ کرنا چاہیے ۔ اس
اتفاق سے لوگوں کو قوم حاکم کی وہ غمخواری قوم محکوم یاد آگئی جو شاہ ایلی کے زمانہ میں اکثر طاری رہتی ہے کہ جب
کوئی بڑی بلا نازل ہوتی ہے تو نہایت شدومد سے اُسکا ظہور ہوتا ہے وائسراے نے فہرست کے اوپر پنجم
دس ہزار روپیہ یعنی ایک ہزار پونڈ کا چندہ دستخط کیا ۔ اُنکی دیکھا دیکھی اور لوگوں نے بھی علی قدر مراتب چندہ دیا
اور اس تدبیر اور اسی طرح کی دوسری تدبیروں سے اوڑیسہ کی تباہی کا زمانہ کٹ جانے کے قابل ہوگیا ۔

۱۸۶۷ء میں گورنمنٹ ہند کے متعلق زیادہ تغیر و تبدل نہیں ہوا لیکن جو تبدیلیاں ہوئیں وہ بڑی بڑی
ہوئیں سر بارٹل فریر لارڈ کرین بارن کی کونسل میں جگہ لینے کو ولایت روانہ ہوے اور اُنکی جگہ پر
سیمور فٹز جیرالڈ مقرر ہوے ۔

دونوں گورنروں کے مابین خلیج فارس صیغہ تعمیرات سرکاری اور بنک بمبئی کے متعلق اختلافات
شدید ہو پہونچ گئے تھے لیکن ان فرمانرواؤں کے مابین کوئی عداوت دل میں نہیں پیدا ہوئی تھی جو کچھ
خط و کتابت سے صاف ظاہر ہے جو سر بارٹل فریر نے سر جان لارنس کے نام کی آخری چٹھی کے آخری فقرہ میں لکھا ہے

کہ "میرا قصد ہے کہ مسٹر فریر یا اُلڈ کے پہونچنے کے بعد پی اینڈ او کمپنی کے پہلے جہاز پر روانہ ہو جاؤں مجکو دل سے امید ہے
کہ یور ایکسلنسی بخوبی صحیح و سالم رہینگے تاکہ اِس وسیع سلطنت کا جو بار عظیم خدا نے آپ پر ڈالا ہے اُسکے آپ
متحمل ہو سکیں۔ میری خواہش تھی کہ ابھی اور کچھ دنون تک میرے اِس بار کا بٹانا میرے مقسوم مین رہتا۔"
سر ولیم ڈینیسن اسکے چند مہینے پیشتر ہی مدراس سے کنارہ کش ہو چکے تھے اور اُنکی جگہ لارڈ نیپیئر اینڈ اٹرک
مقرر ہوے تھے جنھون نے احاطہ مدراس کے شدائد قحط کی تمام تدبیرین جو اُنکے امکان مین تھین قحط زدہ اضلاع مین
بذات خاص جا جا کر کی تھین اور آپ اپنی آنکھون سے دیکھ بھال آئے تھے کہ کیا کرنا چاہیے۔ سر سیسل بیڈن نے
مارچ کے مہینہ مین روانہ ولایت ہوے اِس طور پر ایک ہی سال کے عرصہ مین تینون احاطون مین نئے گورنر
مقرر ہو گئے۔ بیڈن کی جگہ گرے صاحب مقرر ہوے یہ کونسل کے ایک ہوشیار ممبر تھے اور گورنر جنرل نے
سکریٹری آف اسٹیٹ سے اُنکی سعی کرنے مین اُنکو کہا تھا کہ "یہ بڑے لائق اور مستعد افسر ہین۔ اِس عہدہ کے لیے
اور کوئی شخص ایسا نہین مل سکتا ہے جو اُنسے بڑھکر اِس عہدہ کا استحقاق اور قابلیت رکھتا ہو۔ وہ بڑے بڑے
اخلاقی اوصاف رکھتے ہین اور بڑے ایماندار ہین اور یہان کے لوگون پر حکومت کرنے کے لیے وہ بڑے بھاری
اوصاف ہین جنکی ضرورت ہوتی ہے۔"
سر جان لارنس اِس بات کے بہت خواہشمند تھے کہ گرے کی جگہ پر کونسل مین سر ولیم میور آ سکے
فارن سکریٹری مقرر ہون۔ وہ لکھتے ہین کہ "تمام معاملات متعلقہ حقوق و دستورات اراضی ممالک مغربی و شمالی مین
(جہان تک کہ مجکو علم ہے) میور صاحب سے بڑھکر کوئی شخص واقفکار نہین ہے وہ اول درجہ کے مشرقی عالم ہین اور غدر مین
انھون نے بہت اچھی کارگزاریان کی ہین۔ جب سے وہ فارن سکریٹری مقرر ہوے ہین اِس عہدہ کے متعلق بھی
انھون نے بہت عمدہ کارگزاریان کی ہین گورنر جنرلی کے عہدہ پر مقرر ہونے کے پیشتر مجھسے اُنسے کبھی کی شناسائی
نہین تھی۔ مسٹر گرے کی جگہ اگر وہ ممبر کونسل مقرر ہونگے تو ہمین بڑا فائدہ متصور ہے۔ سیول ممبرون کے اعتبار
فی الحال کونسل کی حالت ضعیف ہے اور جب تک مسٹر گرے کی جگہ کوئی اچھا شخص نہ مقرر ہوگا ہماری حالت
بیشک بہت ہی ضعیف رہیگی۔"
لارڈ کرین بارن کو بھی سر جان لارنس کی طرح یہ خواہش تھی کہ میور اُس جگہ پر مقرر ہون لیکن اِس معاملہ مین
انھون نے اپنے کو اپنی کونسل کی پر زور خواہشون کی ہدایت پر چھوڑ دیا جو خود سر جارج یول کو پسند کرتے ہوے تھی یہ بھائی
بڑے نامی گرامی گزرے تھے جنمین سے کرنل ہنری یول اِس بات کے واسطے مشہور ہین کہ وہ اُنکے پڑھنے والے کا
اور نہایت مرغوب الطبع حاضر جواب اور ظریف رفیق تھے اور دنیا کے علما مین اِس بات کے لیے مشہور ہو رہے تھے کہ
علم جغرافیہ کا ماہر اُنسے بڑھکر کوئی نہ تھا اور اخبار مارکو پولو کے بڑے ہی لائق اڈیٹر تھے سر جارج یول کی تقرری کے لحاظ

ص۳۱۵

سوا اسکے اور کوئی بات کہنے کی نہ تھی کہ وہ حیدرآباد مین رزیڈنٹ تھے اور سر سالار جنگ اور نظام الملک کے باہمی اہم جھگڑون کے طے کرنے مین مشغول تھے وہ خود اس تبادلہ کو نہین چاہتے تھے اور گورنر جنرل کا خیال تھا کہ خالی عہدہ کے لیے اُنسے بہتر امیدوار موجود تھے۔ سر جان نے بیان کیا تھا کہ ”اُنکا دعوی بہت قوی ہے اور بہت عمدہ شخص ہین لیکن وہ کونسل کے قابل ہونے کی نسبت کاروباری آدمی بدرجۂ اولی ہین“۔

یہ معاملہ صرف اُس رنج کی وجہ سے اس مقام پر بیان کرنے کے قابل ہے جو سر جان لارنس کو اس باعث سے پہونچا تھا کہ اُنکے منتخب کیے ہوے شخص کی تقرری سے انکار کیا گیا۔ اُنھون نے اس امر کو ایک اور علامت اس بات کی تصور کی کہ گورنر جنرل سے اُسکی آزادی افعال تو نکل ہی جا چکی تھی مگر اب اور باتون سے بھی اُسکو محروم ہونا پڑیگا۔ لارڈ کرینبورن کو وہ لکھتے ہین کہ ”میرے لیے بذات خاص یہ ایک بڑی قباحت اور گورنمنٹ کے لیے ضعف کی بات ہے کہ مین اس شخص کو مقرر نہین کرسکتا جس کی نسبت مجکو یقین ہے کہ وہ سب سے اچھا شخص منتخب کیا گیا ہے۔ گورنر جنرل کل حکومت ہندوستان کے چلانے کا ذمہ دار ہے اور اسپر بھی اُسپر اس بات کا اعتماد نہین کیا جاتا کہ وہ خاص اپنی کونسل کے لیے ایک ممبر منتخب کرلے پائے۔ پس کیونکر یہ ممکن ہے کہ وہ اپنا منصب قوی تصور کرسکتا ہو۔ خلاصہ یہ کہ کیونکر اُس سے اس بات کی امید کی جاسکتی ہے کہ کسی دشواری کے کام مین وہ استقلال سے کام کریگا“۔

بااینہمہ میور کو اپنے اعلی افسرون کی خوشنودی کی کامل سند ملی کیونکہ اُنکو یکے بعد دیگرے بہت جلد اول تو سی ایس آئی اور اُسکے بعد کے سی ایس آئی کا خطاب ملا۔ اور پھر آخر سال مین ڈرمنڈ صاحب کے کنارہ کش ہونے پر اُنکو ایک ایسا عہدہ ملا جسکے لیے وہ کونسل کی جگہ سے بھی زیادہ موزون تھے اور اُس عہدہ پر وہ اپنی پوری مدت ملازمت تک اسطور پر رہے کہ خود بھی نام پیدا کیا اور اپنے محکومون کو بھی بہت کچھ فائدہ پہونچایا یعنی لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی مقرر ہوے۔

ص ۵۱۲

ایک وقت طلب امر جسمین عرصہ سے کئی صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ اور صاحبان گورنر جنرل یکے بعد دیگرے مشغول رہے تھے آخر کو اب عارضی طور پر طے ہو گیا۔ ایک بحث یہ پیدا ہوئی تھی کہ آیا موجودہ مہاراجہ میسور کی وفات کے بعد ملک کو شامل سلطنت کرلینا چاہیے یا دیسی حکومت کے اختیار مین اُسکو چھوڑ دینا چاہیے۔ سر جان لارنس کی راے اُسکو شامل سلطنت کرنے کی نہین تھی کیونکہ وہ دیسی ریاستون کے قائم رکھنے کی دلیل کو اس بنیاد پر قوی سمجھتے تھے کہ اُس سے مستعد ہندوستانیون کی لیاقت بڑھنے کا موقع ملتا ہے حالانکہ بدقسمتی سے ہندوستانی ریاستین جو برٹش سلطنت کے ماتحت ہین اب تک اُس بات کا موقع نہین دیتی ہین۔ پھر میسور مین ثلث صدی سے ہمارا اور ہمارے طریقہ کا انتظام رہ چکا تھا اور اب اُسکو بالکل ایک ہندوستانی رئیس کے اختیار مین

حکومت کے لیے چھوڑ دینا بمنزلہ اسکے متصور تھا کہ جو کچھ کیا گیا تھا وہ سب مٹا دیا جاتا جیسا کہ سر جان لارنس یقین کرتے تھے اور یہ بھی ممکن تھا کہ اُسکی حالت مثل راجپوتانہ کی ریاستون کے پیشتر سے بھی بدتر ہو جاتی — لارڈ کرین بارن نے بڑی بحث کے بعد تجویز کیا تھا کہ عہدنامہ کی رو سے جو حقوق مہاراجہ کو دیے گئے تھے وہ اُنکے مرنے کے بعد جاتے رہینگے لیکن اگر یہ متبنیٰ اچھا نکلے تو اُسکو ایسی شرطون کے ساتھ ملک کی حکومت دے دی جائیگی جو اُسوقت مناسب معلوم ہوتی تھین — اسمین شک نہین کہ یہ معاملہ کا کوئی تصفیہ تو نہین بلکہ اُسکا اور التوا تھا — لیکن اس سے معاملہ کی یکسوئی ہوگئی تھی کثرت سے لکھا پڑھی جو اس معاملہ مین ہوتی تھی وہ موقوف ہوگئی اور آیندہ حکمت عملی پر یہ معاملہ اُن لوگون کے فیصل ہونے کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا جو ایسا کرنے کا عمدہ موقع رکھ سکتے تھے[۱] یہ انتظام اور ریلوے کے لیے گورنمنٹ کی ذمہ داریون کی تجدید بحیثیت سکریٹری آف اسٹیٹ ہند لارڈ کرین بارن کی آخری کارروائیان تھین اور ابتداے مارچ مین وہ انڈیا آفس اور گورنمنٹ سے کنارہ کش ہوے جس کا گورنر جنرل کو بہت افسوس ہوا —

کلکتہ ۹ - مارچ ۱۸۶۶ء -

پیارے لارڈ کرین بارن — مین نہایت ہی سچے دل سے اُس تعلق اور تاسف کے ظاہر کرنے کو یہ چٹھی لکھتا ہون جو آپ کے عہدۂ سکریٹری آف اسٹیٹ ہند سے کنارہ کش ہونے مین ہم لوگون کو حاصل ہوگا — مین اب یہ خیال کرنے لگا تھا کہ ہم عنقریب ایک قطعی حکمت عملی اختیار کر سکینگے میرے نزدیک یہ بڑی قباحت کی بات ہے کہ صاحبان سکریٹری آف اسٹیٹ اسقدر جلد تبدیل ہوا کرین جس طرح اِن چند مہینون کے اندر اُنکی تبدیلیان ہوئی ہین — آپ نے اپنی تقرری کے زمانہ مین وہ بہت بھاری کام کیے ایک تو یہ کیا کہ قدیم لوکل فوج کی شکایتون کا تصفیہ کر دیا دوسرے ہندوستان کی آبپاشی کے مسئلہ کو ایک معقول اور خاطر خواہ بنیاد پر قائم کر دیا ... مین صرف اسقدر اور کہونگا کہ مجکو آپ کی ماتحتی مین کام کرنے کی بڑی خوشی ہوئی اور اگر آپ انڈیا آفس مین پھر مقرر ہون تو مین اس سے بہت خوش ہو جاؤن —

اس بات کو مین ابھی دکھلائے دیتا ہون کہ اس زمانہ مین لارڈ کرین بارن نے سر جان لارنس کی حکمت عملی سے کہان تک اتفاق کیا اور کہان تک نہین کیا — لیکن جس قدردانی کا اظہار مندرجۂ بالا چٹھی سے ہوتا ہے اُسکا اُسیطرح سے جواب ملا چنانچہ ذیل کی چٹھی سے وہ بات صاف ہویدا ہوتی ہے —

۱۴ — مارچ —

پیارے سر جان لارنس — تار برقی کے ذریعہ سے آپ سُن چکے ہونگے کہ مین نے اپنے عہدہ سے استعفا دیا اور سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ میری جگہ مقرر ہوے چنانچہ ہمارے آپ کے مابین تھوڑے زمانہ سے جو سرکاری تعلق رہا تھا اُسکا خاتمہ ہوتا ہے

[۱] حال مین میسور کم عمر مہاراجہ کے حوالہ کر دیا گیا —

ص ۱۵

آپ سے رخصت ہوتے وقت مجکو شکرگزار ہونا چاہیے کہ آپ نے نہایت سچے دل سے بمہربانی و خیرخواہی میری اعانت کی اور اس
عہدہ پر مقرر ہونے کے وقت اپنی متعلقہ خدمات کے معاملات سے جیسا مین ناواقف تھا ویسے شخص کو سرکاری طور پر
کام مین آسانی پیدا کرنے کے لیے آپ نے بڑی زحمت اُٹھائی۔ مین آپ کی آیندہ کامیابی اور آپ کی عاقلانہ اور فیاضانہ
حکومت کے لیے دل و جان سے دعا کرتا ہون۔

مجکو تصور فرمائیے اپنا بڑا صادق دوست

کرنین بارن

لارڈ کرنین بارن کی جگہ سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ مقرر ہوے جو ہندوستانی معاملات کے فوائد کا اعتبار کر کے
خوش قسمتی سے اُس سے زیادہ زمانہ تک اِس عہدہ پر قائم رہے جتنی مدت تک سابق کے دونون صاحبان
سکریٹری آف اسٹیٹ بہیئت مجموعی رہے تھے۔ یعنی بجائے چند ماہ کے دو سال کے قریب اس عہدہ پر مامور رہے
پہلا اور نہایت دقت طلب معاملہ بجٹ کا تھا جسکو مسٹر میسی صاحب مالی ممبر کونسل نے پیش کیا تھا۔ خرچ کے تخمینہ سے
آمدنی کا تخمینہ کم تھا۔ اخراجات کی تخفیف ناممکن معلوم ہوئی اور اسواسطے زائد ٹکس کا ہونا لازم معلوم ہوا۔ لیکن
جو تجویز کی گئی تھی وہ کئی باتون کے لحاظ سے نامستحسن تھی۔ کیونکہ گو اصول مین کوئی امر خلاف انصاف نہین تھا
(یعنی تاجرون اور پیشہ ورون کا ٹکس جو اُس بڑے گروہ کے آدمیون کے لیے تجویز کیا گیا تھا جو باوصف اپنی
بیشمار دولت کے اب تک قواعد عوام کے اخراجات مین شریک ہونے سے پہلوتہی کرتے رہے تھے) لیکن
فروعات مین اُسپر بڑے بڑے اعتراض ہو سکتے تھے۔ ایک طیش ناک جلسہ جمع ہوا جسکے نعرے ایسے زور سے
بلند ہوے تھے کہ لوگ کہتے ہین کہ گورنمنٹ ہوس تک آواز جاتی تھی اور ایک درخواست اس مضمون کی تیار ہوکر
سکریٹری آف اسٹیٹ کے پاس روانہ کی گئی کہ بجٹ نامنظور کیا جائے اس جوش و خروش سے فی نفسہ کچھ نہین ہوا
کیونکہ جس طرح یکے بعد دیگرے بہت سے صاحبان گورنر جنرل اور سکریٹری آف اسٹیٹ اپنے الزام کا کچھ خوف نکر
تجویز کر گئے اور جیسا کہ سر جان لارنس نے اکثر نہایت تلخی کے ساتھ شکایت کی ہے ہندوستان کی انگلش جماعت کا
ایک بڑا حصہ یہ بات تو بڑے شوق سے چاہتا ہے کہ دیسی باشندون پر مزید ٹکس لگایا جائے اور ہر بات مین
مزید اخراجات کے لیے شور کرتا رہتا ہے لیکن اُسکی بابت اپنے حصہ کی مدد دینے سے ہٹتا ہے اس معاملہ مین
اُن لوگون کو شکایت کی ایک معقول وجہ تھی جس سے لازمی طور پر جوش و خروش پیدا کرنے والے اشخاص
فائدہ اُٹھا سکتے تھے۔ سر جان لارنس کی خود یہ رائے تھی کہ لیسنس ٹکس کے بدلے انکم ٹکس جاری ہو اور
چند مہینہ پیشتر وہ لارڈ کرنین بارن کو بھی لکھ چکے تھے اُنھون نے مالی ممبر سے بھی اصرار کیا تھا کہ وقت مناسب پر
اس معاملہ کو پیش کرین لیکن اُسکا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ جو ایک بڑے ماہر تجربہ کار خزانہ تھے

وہ اب تک ان معاملات کے اضافات پر خیال کرتے تھے - لیکن وہ اس عہدہ پر ابھی نئے نئے آئے تھے اور انکو یہ گوارا نہین تھا کہ گورنمنٹ ہند کے ہاتھ ایک ایسے معاملہ کے بارے مین کوتاہ کر دیتے جسکی کیفیت اُس کو سکرٹری آف اسٹیٹ سے زیادہ معلوم ہونا چاہیے تھی - باینہمہ بہتر ہوگا کہ اس معاملہ کے متعلق سر جان لارنس کی خاص تحریرات محول کی جائین -

کلکتہ ۲۸ - مارچ ۱۸۶۷ع -

پیارے سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ . . . کل ٹون ہال کلکتہ مین ایک جلسہ لیسنس ٹکس پر الزام لگانے کی بابت منعقد ہوا - اسپیچین اب تک طبع نہین ہوئی ہین لیکن وہ اسی راے کی تائید مین تھین اور اُسکے ساتھ معمولی سفلہ پن بھی پایا جاتا تھا - مین نے سُنا وہ اس بیان کی ہین کہ لیسنس ٹکس سے انکم ٹکس زیادہ تر موزون ہے آیندہ کونسل مین ہم اس کل مسئلہ پر غور کر کے تجویز کرینگے کہ آیا اس ٹکس کی کوئی ترمیم قرین مصلحت متصور ہے یا نہین . . . - لیکن اسوقت اس تحریر سے مجکو یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ اس معاملہ مین جو کچھ ہم لوگ تجویز کرین آپ گورنمنٹ ہند کی اعانت کرینگے -

صفحہ ۱۷۱

اگر ہم لوگون کی تجویز مسترد ہوئی یعنی اگر لیسنس ٹکس ملتوی رہا تو مین اپنے اس خیال کو آپ سے چھپا نہین سکتا کہ جو ٹکس کسی طور سے بھی غیر ملازم سرکار انگلش جماعت پر مؤثر ہوگا اُسکی عملدرامد دشوار ہو جائیگی - جہان تک انکا کہنا سُنا جائیگا وہ کسی قسم کے ٹکس کو منظور نہ کرینگے - انکی خواہش ہے کہ ہر قسم کا ٹکس ہندوستانیون پر لگایا جائے اور خاص کر اُن ہندوستانیون پر جو زیادہ تر مفلس ہین - چنانچہ وہ صلاح دیتے ہین کہ نمک کا محصول بڑھا دیا جائے حالانکہ میرے نزدیک اُسکی شرح اسوقت بھی بڑھی ہوئی ہے - انگلش جماعت نے انکم ٹکس کے لگانے مین غدر کیا ہے - ۶۶-۱۸۶۵ع مین جو انکم ٹکس جاری نہین ہوا تو انھین کی وجہ سے جاری نہین ہوا اُس سال اُنھون نے چاے قہوہ سن وغیرہ کے خفیف محصول پر بھی جو باہر جانے والی چیزون پر لگایا جاتا اعتراض کیا اور اُسکے نامنظور کرانے مین اُنکو کامیابی حاصل ہوئی - اس سال انکم ٹکس پر ترجیح دیکر لیسنس جو جاری کیا گیا وہ خاص کر کے صرف انھین لوگون کے خیالات کی تعمیل تھی - وہ کہتے ہین کہ زائد ٹکس کی کوئی حاجت نہین ہے اور سال بھر مین پانچ لاکھ پونڈ کی کمی کوئی کمی نہین ہے - لیکن وہ فراموش کرتے ہین کہ اصل کمی سال بھر کی دو لاکھ پونڈ کے برابر کی گئی ہے -

اور ۶۶-۱۸۶۵ع اور ۶۷-۱۸۶۶ع مین در اصل ہم لوگون کو ایک لاکھ پونڈ فی سال کے حساب سے قرض لینا پڑا - انگلش جماعت قریب قریب قاعدہ کلیہ کے طور پر مختلف اقسام کے زائد مصارف کے ہونے مین اپنا اختیار صرف کیا لیکن جسوقت زائد مصارف کے لیے ٹکس کی بحث آتی ہے تو اُسوقت وہ اپنے حصہ کے بار اُٹھانے مین مخالفت کرتے ہین -

۹ - اپریل -

. . . جن وجوہات پر عوام الناس شکایت کرتے ہین اُنمین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قانون لیسنس ٹکس کے پاس کرنے کے قبل

بہت قلیل مدت کی اطلاع دی گئی تھی میرے نزدیک یہ ایک منصفانہ شکایت معلوم ہوتی ہے اور مجھسے جہان تک ہوسکتا تھا
مین نے اس بات کی کوشش کی کہ بجٹ کے پیش ہونے کے قبل وہ چھپ جائے لیکن میری کوششون سے کچھ فائدہ
نہین ہوا - ہمکو اپنے مالی ممبر کا تغیب دینا کچھ آسان نہین ہے - چند مہینے پیشتر ہمکو بخوبی تمام یہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ کسیقدر
زائد ٹکس کی ضرورت ہوگی اور مین نے لارڈ کرین بارن کو بھی بتوضیح وتشریح اس بارے مین لکھا تھا اور انسے انکم ٹکس
اور لیسنس ٹکس کے موافق اور مخالف شافی جواب حاصل کیا - موجودہ انتظام کے مطابق جس طرسے فی الحال
کونسل کا کام منقسم ہے اور ایک یا دوسری حالت کے اعتبار سے گورنر جنرل کو جو محدود اختیار حاصل ہے اس سے انکو
اس بات مین بڑی دقت ہے کہ وہ کسی بات کو ایسی حالت مین منظور کرلین جب اس صیغہ کا کونسلر اسکو
نامنظور کرنا چاہتا ہو -

۱۴ - مئی شملہ -

. . . . جدید ٹکس کی روسے آمدنی بڑھانے مین ہمکو بڑی دقت ہے - تمام جدید ٹکس بالتخصیص باشندگان ہند کو
ناگوار ہے - جو ٹکس ایک صوبہ کے لوگ برداشت کرسکتے ہین دوسرے صوبہ کے لوگ اسکو خاص کرکے ناپسند کرتے ہین
جس ٹکس سے ہندوستانی لوگ رضامند ہونگے وہ انگلش لوگون کے پسند نہین ہے جنھون نے دراصل یہ اپنا ایک استحقاق
تصور کرلیا ہے کہ جب تک ہندوستان مین رہینگے اسوقت تک کوئی ٹکس نہ دینگے لیسنس ٹکس کے بارے مین مین
بالکل اس امر سے آپسے اتفاق کرتا ہون کہ اسکو ایک زیادہ تعداد سے لگانا چاہیے - لیکن اسمین یہ عذر پیش کیا گیا تھا
کہ دراصل یہ انکم ٹکس ہوجائیگا جسکو کوئی شخص نہین چاہتا ہے - مسٹر ٹیمپی نے ابتدا مین جو تجویز کی تھی وہ صرف
یہ تھی کہ تاجرون پر لیسنس ٹکس لگایا جائے - اسمین نوکرون اور پیشہ ورون کے شامل کرنے سے اور اضافہ کیا گیا
کیونکہ ان لوگون کے مستثنی کرنے سے مسٹر ہیرنگٹن کو سنہ ۱۸۶۲ء مین مسودہ لیسنس ٹکس پیش کرتے وقت ناکامی
ہوئی تھی گو انکم ٹکس برا ثابت ہو لیکن فی الجملہ میرے نزدیک وہ لیسنس ٹکس سے بہتر ہے - کیونکہ اسمین دولتمندون کے
خزانے خالی ہونگے غربا کا کچھ نہ جائیگا اور اگر شرح کم مقرر کی گئی یعنی فرض کیجیے کہ دو فیصدی تو اس سے دونون مین سے
کسی کا بھی نقصان نہوگا لیکن اس صورت مین ہمکو صحیح نقشون کے مطابق اسطور سے کام کرنا چاہیے جہان تک ممکن ہوسکے

لارڈ کرین بارن نے معاملات پیسو پر ہوس آف کامنس مین بحث کرتے وقت بعض باتین ہندوستان کی
انگلش اور دیسی حکومت کے عیب و ہنر کے بارے مین جو بمقابلہ ایک دوسرے کے بیان کی تھین ظاہرا
سر جان لارنس نے اسکی کامل تحقیقات کی - اور انکی ہدایت سے بہت سی رپورٹین مسلسلہ واقعات اور
ملکی نقشہ جات اور ذاتی تجربہ سے بھی ہندوستان کے سب سے زیادہ مجاز حکام کے ذریعہ سے تیار کرائی گئین -
اس کل کارروائی کا ماحصل یہ ہوا کہ اس امر مین کوئی شبہہ نہین باقی رہ گیا کہ اگر ہماری حکومت ہندوستانیون کی

دق ۵۱۸

ناپسند ہے تو اُسکا سبب یہ ہرگز نہین ہے کہ ہندوستان کے ہر ایک حصہ مین امن و امان اور حفاظت اور
شادابی اور ترقی نہین ہوئی۔ ہر مقام پر آبادی کا بڑھنا سڑکون اور نہرون کا تعمیر ہونا اسپتالون اور
شفاخانون کا قائم ہونا تعلیم کی اشاعت سخت گیرون اور جاسوسون ٹھگون اور ڈکیتون کی معدومی سیلاب
اور طوفان وبا اور قحط کے سبب سے جو بلائین نازل ہوتی تھین اُنکے کم کرنے کی کوشش یہ سب باتین ایک
ایسی گورنمنٹ کی خبر دیتی ہین جسنے گو اِس بارے مین بہت سی غلطیان کی ہون کہ اُنکے زمانہ مین ہندوستانی
لائق اشخاص کو بہت کم فائدہ پہونچا زیادہ تر اُسکا رجحان قوانین ہی کے نفاذ پر رہا ہندوستان کے دلی حالات
اُسنے بہت کم واقفیت پیدا کی اور مشرقی باتون کے قائم اور بحال رکھنے کے بدلے وہ مغربی تہذیب کے پھیلانے کی
بڑی دلدادہ رہی لیکن اُسکے معائب بھی اوصاف کی جانب منجر رہے اور اُسنے اپنی ساری کوششین وسیع اور
عظیم الشان خدمات کے انجام مین صرف کین۔

سر جان لارنس کی مندرجۂ ذیل چٹھی موسومہ سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ مین اِس امر پر عام طور سے
بحث کی گئی ہے اور وہ ایک ایسے تجربہ کا نتیجہ ہے جو شاید آپ اپنی نظیر ہے۔

شملہ ۲۵ جون ۱۸۶۷ء۔

... مین کامل صحت کے ساتھ اِس امر کو بیان کرسکتا ہون کہ سوا سے معاملات پنجاب کے مین کبھی کسی بھاری نا بیر
الحاق ملک مین شریک نہین ہوا۔ اور اُس صورت مین بھی میرا تعلق صرف اُس تدبیر کی تعمیل سے رہا خاص الحاق کی
حکمت عملی سے مجکو کوئی سروکار نہین تھا۔ مین سمجھتا ہون کہ بڑی بڑی دلیسی ریاستون کے شامل سلطنت کرنے کے بارے مین
بہت کچھ بیان کیا جاسکتا ہے علی الخصوص اُس امر کے لحاظ سے جسپر کمیشن میسور کے وقت توجہ دلائی گئی تھی یعنی یہ کہ
ذی رتبہ اور ذی عزت دیسیون کی ملازمت کو نقصان پہونچیگا۔ لیکن میرے نزدیک معاملہ میسور کے متعلق ظاہر ہوتا ہے
کہ تبادلہ سے عوام کو خالص فائدہ حاصل ہوا ہے مین یہ نہین کہتا کہ ہمارے انتظام کی کوئی بات ایسی نہین ہے جو دل پر
کھٹکتی ہو مین بخوبی اِس امر سے اقرار کرتا ہون کہ قضیہ اُسکے بالعکس ہے لیکن جس بات کو مین مسلم کہتا ہون اور
جسکو مین یقین کرتا ہون کہ تحقیقات سے ثابت ہو جائیگی وہ یہ ہے کہ ہمارے طریقۂ انتظام کے فوائد بہت بڑے اور لطیف ہین۔
اور ہمارے علاوہ ہر قسم کے مخفی اشخاص اُنکی قدر کرتے ہین۔

فارن آفس کے کاغذات سے یہ امر بخوبی تمام ثابت کیا جاسکتا ہے کہ جن جن صورتون مین لارڈ ڈلہوزی نے
ملک کے بڑے بڑے اقطاع غدر کے زمانہ مین بطور جاگیر کے دیئے قریب قریب اُن سب صورتون مین لوگون نے
بارہا شکایت کی اور بڑی آرزو منت سے استدعا کی کہ ہم لوگ دست اندازی کرین۔ نواب رامپور مہاراجہ بیکانیر
سرداران پٹیالہ و جھند نواب بیگم بھوپال وغیرہ کا یہی حال ہوا اگر ہماری گورنمنٹ ہندو دیسیون کی حکومت سے بہتر نہوتی

ص۱۵

۲۰

توبیشک یہ ناممکن تھا کہ ہم اُسقدر برٹش فوج سے جو ہمارے حصہ مین دی گئی ہے ملک پر قبضہ رکھ سکتے - اگر ہم کل ہندستان کو چھوڑ دین تو میرے نزدیک پھر اُسی طرح کا کُشت وخون اور لوٹ مار جاری ہو جائے اور چند ہی سال کے عرصہ مین وہی کیفیت پھر عود کر آئی جس کیفیت سے ہم نے ہندوستان کو نجات دی تھی -

مجکو وہ قصہ سُن کر سخت تعجب ہوا جسکو لارڈ کرینؔ بارنؔ نے سَر جیؔ کلارکؔ کا حوالہ دیکر بیان کیا تھا - اِس بات کو تو مَین تسلیم کرتا ہون کہ بعض صوبون مین ہمارے علاقہ کے لوگ اجنبی ریاستون کو چلے گئے لیکن مَین یقین کرتا ہون کہ یہ بات آسانی سے ثابت کی جاسکتی ہے کہ نصف سے کہین زیادہ صوبون مین قضیہ اِسکے بالکل برعکس رہا ہے ہزارہا آدمی جو ادہر سے چلے گئے تھے اُس صوبہ کے شامل سلطنت ہونے کے بعد پھر وہان چلے آئے میری جوانی کے دنون مین علاقہ دہلی قرب وجوار کی ریاستون کے آدمیون سے بھرا ہوا تھا سکھون کی حکومت کے زمانہ مین مالکان اراضی کے باعث سے پنجاب کے تمام مسلمان وہان سے چلے گئے تھے لیکن ہماری حکومت کے قائم ہونے کے زمانہ مین وہ سب پھر چلے آئے ۱۸۳۳ء کے قحط عظیم مین بھرتپور اور بندیلکھنڈ اور دوسری خودمختار ریاستون کے باشندے کثرت سے ممالک مغربی وشمالی مین آگئے تھے - جن جن صوبون مین الحاق ملک واقع ہوا یا اُسکی صلاح دی گئی اُن سب صوبون مین مذکورہ بالا تاثیر کی وجہ اُس صورت سے بڑھکر مجکو قوی نہ معلوم ہوئی جو میسور کے بارے مین معلوم ہوئی - لیکن اب جس حالت مین ہماری تجویز یہ ہوئی کہ وہ خاندان قائم رکھا جائے تو اب ہمارے لیے صرف یہ بات باقی رہی کہ اُس حکمت عملی کو ایک سچے اور ایماندار طریقہ سے عمل مین لائین اور اِسی غرض سے مین نے اُن امور کو بیان کیا جن پر آپ کی چٹھی مین بحث کی گئی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حق ۵۲

کانسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ کی قسم سے کسی حکومت کے قائم کرنے مین ایک بڑی بھاری دشواری ثابت ہوگی - دیسی حکومت کا اصول یہ ہے کہ جو سردار کی مرضی اور خوشی مین آئے وہی کیا جائے - ہم بھی اکثر ایسا ہی خیال کرتے ہین دو برس کا عرصہ ہوا جب دہاریہ کے سردار کو لفٹننٹ کرنل ہینڈ پولیٹیکل افسر کی رائے سے اپنے ملک پر حکومت کرنے کی اجازت دیجاتی تھی تو مین نے یہ شرط کردی تھی کہ کسیقدر اختیار دیوان کا بھی قائم رہے - کوئی دیوان جو درحقیقت اچھا ہو بغیر ہماری حفاظت کے مشکل سے اپنی رائے پر اصرار کرسکتا ہے اگر ہم مدد نہ دیتے تو سالار جنگ کا اختیار تین مہینہ تک قائم نہ رہ سکتا - اسمین شک نہین کہ ایسی حالتون مین دیوان ہی ملک پر حکومت کرتے ہین - لیکن اگر کوئی گورنمنٹ کسی طرح کی موجود ہو تو راجہ کے کمزور اور بدمعاش ہونے کی حالت مین ایک ناگزیر طور پر اُنکا اختیار ہو جاتا ہے - بطور قاعدہ کلیہ چند ارکین دربار خوشامدیون کا ایک گروہ بن جاتا ہے جو سردار کو بُرے افعال مین مشغول رہنے کی ترغیب دیتا ہے اور خود ریاست کی آمدنی برباد کرکے اپنی جیبین بھرتا ہے - معزز لوگ ذلیل ہوتے ہین اور نکال دیے جاتے ہین -

میرے سامنے اسوقت پنجاب کی دو ریاستین پٹیالہ اور نابھہ تمثیل کے لیے موجود ہین - ریاست اول کا حال یہ ہے

کہ مہاراجہ پندرہ برس کے ایک کم سن اور معقول شخص ہین اور امید پڑتی ہے کہ وہ بڑے گران ڈیل اور رشید ہونگے۔ اگر انتظام معقول رہا اور عمدہ ہدایت ہوئی تو وہ ایک اچھے دیسی فرمانروا ہونگے۔ لیکن ایجنسی والے (یعنی وہی اشخاص جو اُنکے باپ کے منتخب کیے ہوسے ہین) اُن سے ڈرتے ہین اور اُسمین کا ہر شخص ڈر رہا ہے کہ مبادا ایک روز ایسا نہ آئے جب اُنکو اختیار حاصل ہو اور شاید ہم لوگون سے اگر کوئی بدعنوانی ہوئی ہو تو وہ اُسکا انتقام لین۔

دوسرا سردار یعنی راجہ نابھہ کا سن اب چوبیس برس کا ہے اور وہ چند روز کا عرصہ ہوا کہ اپنے بھائی کی گدّی پر بیٹھے ہین۔ اِن دونون بھائیون کو اچھے چیدہ معلمون کی تعلیم دی ہوئی تھی جنھون نے اُنکی صغرسنی کے زمانہ مین ریاست کا انتظام کیا تھا۔ بڑا بھائی بڑا ہوشیار تھا اوضاع واطوار اور لیاقت دونون باتون مین اُس سے بڑی امید تھی لیکن وہ جوان مرگیا موجودہ رئیس ایک بدقسمت حیوان ناطق ہے جو بندرون اور کفن کھسوٹون کے پالے پڑا ہے اور معلوم نہین کہ اُسکا کیا انجام ہو۔

اُس بارے مین ایک چٹھی کا خلاصہ ذیل مین اور مندرج کیا جاتا ہے۔

شملہ ۲۹۔ جون سنہ ۱۸۶۷ء۔

۰۰۰۰۔ ایک عجیب حیرت کی بات ہے کہ انگلش اور ہندوستانی حکومت کے عیب وہنر کی بحث مین جو چٹھی مین لکھتا تھا اُسکے ختم ہونے کے بعد ہی مجکو جنرل اُوبٹیل گورنر پشاور کے ذریعہ سے سکھون کی لکھی ہوئی ایک سند کا حال معلوم ہوا جسکی روسے ۲۵ برس کا عرصہ ہوا کہ اُنھون نے دو گانون اِس شرط پر لکھدیے تھے کہ ہر سال پچاس آفریدیون یا کوہستانی آدمیون کے سر وہ بھجوا دیا کرین۔ اِس سے آپ کو کچھ خیال اِس بات کا دل مین پیدا ہو جائیگا کہ اُنکا سرحدی انتظام کیسا تھا۔ جس وقت درۂ پشاور مین سکھون کی حکومت تھی تو اُنکا کوئی اہلکار بغیر دو سو مسلح آدمیون کو اپنے ساتھ لیے ہوسے اُنکے ملک مین داخل ہونے کی جسارت نہین کرسکتا تھا اور یوسفزئیون کے ملک مین کم سے کم ایک بریگیڈ لیے ہوسے بغیر نہین جاسکتا تھا۔ اب پولیس کے دو سوار کافی ہین۔ مین سابق کے ایام مین چھ آدمی لیکر تمام سرحد مین گھوم آیا ہون۔

ٹونک ایک مسلمانون کی ریاست ہے جو نواح راجپوتانہ مین واقع ہے وہان کے نواب نے جو ایک ظالمانہ فعل دغابازی اور قتل عمد کا ارتکاب کیا تو اُس سے ظاہر ہوا کہ وائسرائے باوصف اس امر کے کہ وہ نیم خودمختار ریاستون مین دست اندازی کرنا پسند نہین کرتے تھے جیساکہ بہاولپور اور جودھپور کے بارے مین اُنھون نے کیا تھا ایسی خراب باتون کو جائز نہ رکھین گے نواب نے اپنے ماتحت باجگزارون مین سے ایک باجگزار کے چودہ نوکرون کے قتل کرنے کا اگر خود حکم نہین دیا تھا تو یہ ضرور کیا تھا کہ اُن کے قتل کرنے مین مدد دی تھی اور اب سر جان لارنس نے اُسکو ریاست سے معزول کرکے نکال دیا یہ ایک مردانگی کا کام تھا جسمین ایک قطرہ خون کا بھی نہین گرنے پایا اور تمام ہندوستان کے لوگون نے اُسکو پسند کیا اور دیسی ریاستون کے فرمانروایون کی

صل ۵۲

کافی طور سے تنبیہ ہوگئی کہ اُنکو لازم ہے کہ یا تو اُنکے فرمانروا اپنے اطوار مین اصلاح کرین (جیسا کہ فرمانروایان بھوپال وگوالیار نے عرصہ ہوا کیا تھا اور اب بھی کرتے آتے ہین) یا اپنے کیے کی سزا بھگتین۔

خاص ہندوستان کی حدود کے باہر بھی اِس سال اور اُسکے دوسرے سال گورنر جنرل کے خیالات بہت رجوع رہے۔ افغانستان مین جو بدانتظامی پھیلی تھی اور جسکا چند روز کے لیے اب خاتمہ ہونے والا تھا ہم کچھ اُسکا ذکر نہین کرتے ہین مگر ایک بڑی گفت وشنید کے بعد اب شاہ برھا سے بشرائط مناسب ایک عہدنامہ طے ہوا اسکے بعد ایک تجارتی مہم یونان کو روانہ ہوئی یہ صوبہ چین کے جنوب مغرب مین واقع ہے جسپر اُسوقت مسلمانون کا قبضہ تھا یہ لوگ جو گشت وخون کرتے تھے صدہا برس سے اُسمین خفیف مزاحمت ہوتی آئی تھی اور اب کچھ دنون سے اُنھون نے اپنی خودسری قائم کر لی تھی اور سفارت کے جانے پر ہم لوگون سے صلح کرنے پر آمادہ معلوم ہوے۔ یعقوب بیگ کی جانب سے بھی جو منجملہ اُن نصف فوجی اور نصف مذہبی کارروائی کرنیوالے اشخاص کے تھا جنکو اسلام اپنی زوال کی حالت مین بھی ظاہرا پیدا کرنے پر قادر رہتا ہے دوستانہ پیام آئے۔ اسنے چینیون کی رعایت سے انحراف کیا تھا اور کاشغر یارقند اور ختن مین جو دنیا بھر کے تمام ملکون سے سب سے زیادہ مطلق العنان ہین انتظام قائم کرنے کے بعد ظاہرا اسطرف مائل معلوم ہوتا تھا کہ اپنے قدرتی دشمنون سے جو ایک ہی وقت مین دو مخالف اطراف سے اُسکو دھمکی دیتے تھے یعنی چینیون اور روسیون سے محفوظ رہنے کے لیے ہمکو اپنا قدرتی محافظ سمجھکر ہماری جانب متوجہ ہو۔ خان بخارا کو اُسکے ملک کی طرف روسیون کے بڑھنے سے خوف تھا اسوجہ سے اُنھون نے اپنے ایک سفیر کو کلکتہ روانہ کیا اور وہان بڑے خلق ومدارات سے اُس کا استقبال کیا گیا لیکن قطعی طور پر اُنکو اطلاع دی گئی کہ ہم اُنکی مدد نہین کر سکتے ہین۔ جزائر نیکوبار کے بعض دیسی مقامون مین ڈاکہ زنی ہوا کرتی تھی اُسکے انسداد کو بھی ایک چھوٹی سی مہم روانہ ہوئی اور آخر مین ایک جنگ جسکے آثار عرصہ سے نمایان تھے جسکے متعلق شاید پیشتر سے کارروائی کرنا مناسب تھی ابیسینیا سے شروع ہوئی۔

چار برس کا عرصہ گزرا تھا جب سے تھیوڈور بادشاہ ابیسینیا ہمارے سفیر مسٹو اور چند باشندگان جرمن کو جو ایک انگلش مشنری سوسایٹی کے ایجنٹ تھے براہ شرارت مقید کیے ہوے تھا اُن لوگون نے اس معاملہ مین اپنی قوت ممیزہ سے بہت کم کام لیا تھا اور اِس امر کے علم سے انگلش گورنمنٹ بے قابو ہو گئی تھی۔ آخرکار راسم نامے ایک باشندہ آرمینیا اُنکی رہائی کے تقاضے کو بھیجا گیا لیکن بادشاہ ابیسینیا نے اُسکو بھی قیدخانے بھیجدیا اور وجہ یہ تھی کہ اُسکے وحشیانہ غرور کو سکرٹری آف اسٹیٹ کی ایک فروگذاشت سے صدمہ پہونچا تھا یعنی یہ کہ اُسنے حضور ملکہ معظمہ کو کوئی خط بھیجا تھا اور بدقسمتی سے اُسکا جواب نہین گیا۔ اب جنگ کا اشتہار دیا گیا۔ لیکن قطعی طور پر یہ امر ۱۸۶۷ء مین جاکر قرار پایا مسٹر جان لارنس بڑی سرگرمی سے اِس امر کے طرفدار ہوے

کہ لڑائی شروع کی جائے — اور اس بارے مین اُنھون نے جو چٹھیان سکریٹری آف اسٹیٹ کے نام روانہ کی ہین اُنہین سے ایک چٹھی مین اُنھون نے باصرار تمام لکھا کہ "سر رابرٹ نیپیر اعلیٰ کمان پانے کے مستحق ہین " نیپیر ایک ۴۴ برس کے افسر شاہی انجنیرون مین ہین — سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین اُنھون نے بڑا نام پیدا کیا تھا — مہم چین مین وہ دوسرے افسر کمان اور ہر طور سے جنگ کی روح و روان تھے"—

اِس مہم کی تیاری ہندوستان سے کرنا تھی اور چونکہ نیپیر فوج بمبئی کے کمانڈر انچیف تھے اسواسطے علاوہ اپنی سابق کی خدمتون کے اِس عہدہ کی وجہ سے مہم مذکور کی کمان کرنے کو شخص ذیحق تصور کیے گئے — سر جان لارنس کی کامل منظوری سے (کیونکہ وہ جانتے تھے کہ نیپیر صاحب اُسکا کام بخوبی انجام کرسکینگے) کمسریٹ فوجی پولیٹکل کل صیغون کے تمام انتظامات کی جوابدہی اُنھین کے سپرد ہوئی جس دوراندیشی سے اِس کل مہم کی ہر ہر بات کا بندوبست ہوا اور صرف چند مہینہ کی ایک لڑائی سے یہ کامیاب نتیجہ پیدا ہوا کہ میگڈالا پر قبضہ ہوگیا تھیوڈور نے خودکشی کی اور جن لوگون کو اُسنے قید کیا تھا وہ زندہ درگور رہنے کی صعوبت سے بچ گئے یہ سب باتین ایسی مشہور ہین کہ جنکے بیان کی ضرورت نہین ہے —

اِس نتیجہ سے اُسقدر خوشی کسیکو نہین حاصل ہوئی جسقدر نیپیر صاحب کے قدیم دوست سر جان لارنس کو حاصل ہوئی — سر ایسٹافرڈ نارتھ کوٹ کو وہ لکھتے ہین کہ —

میگڈالا کی خبر واقعی بڑی فیروزمندی کی خبر ہے جہانتک تاربرقیون کے ذریعہ سے مین دریافت کرسکتا ہون ہر ایک بات کا نتیجہ نہایت خوشی کے قابل نتیج ہوا ہمکو وہ سب باتین حاصل ہوئین جنکی خواہش ہوسکتی تھی اور عرصہ دراز تک لڑائی کے قائم رہنے کا خطرہ ہم نے رفع کردیا — میرے نزدیک انگلش گورنمنٹ کو لازم ہے کہ نیپیر کا ایک وظیفہ مقرر کردے اُنھون نے کچھ پس انداز نہین کیا ہے اور مین اندیشہ کرتا ہون کہ اُنکی تندرستی مین بہت کچھ فرق آگیا ہے —

اِس نامآور سپاہی کو جسنے کل امور کی تدبیر کرکے اُنکا انصرام کیا تھا وظیفہ اور اُسکے ساتھ پیرجی کا خطاب بھی دیا گیا — اور جس اطمینان کلی سے اور طرح پر جنگ تصور کی جاتی آئین صرف دو باتون کی کسر رہ گئی — ایک یہ کہ اُتنا خرچ بیحساب ہوا — دوسرے یہ کہ ہندوستان پر جسکے خزانہ کی حالت ایک تو ویسے ہی خراب تھی اِس جنگ کے اخراجات کے ایک بڑے حصہ کا بار ڈالا گیا حالانکہ وہ جنگ ہندوستان کے مقاصد کے لیے نہین بلکہ شاہنشاہی مقاصد کے لیے ہوئی تھی یعنی درحقیقت ایسی اغراض سے ہوئی تھی جنکو حیاتاً یا صریحاً کسی طرح سے ہندوستان سے تعلق نہین تھا — سر رابرٹ نیپیر نے اپنے ابتدائی زمانہ سے (جیساکہ اُنکی سوانح عمری کے پڑھنے والون سے کسی کو یاد دلانے کی حاجت نہین ہے) کبھی کسی کام کو کفایت شعاری سے انجام کرنے کی پروا نہین کی تھی — خواہ پل خواہ سڑک خواہ نہر خواہ (جیساکہ اِس موقع پر تھا) جنگ کا معاملہ ہو اُنکا ہمیشہ یہی خیال رہا

ص ۲۳۰

کہ جو طریقہ بہتر ہے بہتر ہے اُس طریقہ سے بالحاظ اخراجات اور بلالحاظ موقع آیندہ اُسکا انجام کیا جائے یہ ایک اُولو العزمی کا قصور تھا۔ گو کیسی ہی عمدہ حالتین ہون لیکن لڑائی مین ہمیشہ زیادہ خرچ پڑتا ہے اور جس حالت مین اپنے ملک سے لڑائی ہو جسکو اُس لڑائی مین مصروف ہونے کے ایسے بیشمار موقعے حاصل ہون اور ہر طرح سے لڑائی کی ترغیب دلا رہے ہون تو اُس حالت مین زیادہ افسوس کرنے کی جگہ نہین ہے۔ اور مین اس مقام پر بتلا سکتا ہون کہ لارڈ نیپیر نے اپنے ملک کی جو جو خدمتین کین گو وہ کیسی ہی نادانستہ طور پر عمل مین آئی ہون لیکن اِسی خاصۂ طبیعت کی وجہ سے اُنکا وقوع ہوا۔ کیونکہ جس حالت مین اُنھون نے اپنی مشہور تحریر مورخۂ سنہ ۱۸۶۷ء مین ظاہرا اس بات کی صلاح دی تھی کہ قندھار پر قبضہ قائم رکھا جائے تو اُس حالت مین اپنے سابق کے دلی ارادے کی پابندی کر کے اُنھون نے اِس بات کو بھی ظاہر کر دیا تھا کہ قندھار پر اس طور سے قبضہ رکھنا کہ وہ باعث تقویت ہو سکے نہ کہ اُس سے اور تردد بڑھے صرف اُس صورت مین ممکن ہے جب بصرف کثیر یہ مہم سر کی جائے اور سوا اِس طریقہ کے اُنکے نزدیک دوسری تدبیر مناسب نہین تھی — جو لوگ ایک برس پیشتر اِس بات کی کوشش کر رہے تھے کہ کُل ملک افغانستان یا اُسکے ایک بڑے حصہ پر قبضہ کر لیا جائے اور اب چاہتے تھے کہ اُنکی حکمت عملی کے مطابق قندھار باستحکام ہمارے اختیار مین رہے اُنکے بارے مین یہ پایا گیا کہ نیپیر نے نہایت سچے دل سے اُن سب کو بُرا کہا۔ اور اسواسطے قندھار پر قبضہ کرنا اور دوسری تدبیرین جو اُسکے ساتھ یا بعد ہوئین مع مسّاحی سرحد کے تحت الثری کو پہونچ گئین جو اُن کا مناسب مستقر تھا۔

دوسرا امر یعنی یہ سوال کہ آیا جنگ ابیسینیا کا خرچ کلاً یا جزاً ہندوستان کے ذمہ عائد ہونا چاہیے ایسا تھا جسکی بابت سر جان لارنس اور سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ کے مابین اختلاف عظیم واقع تھا۔ گو سر جان لارنس بہت چاہتے تھے کہ دونون پہلوون کا خیال رکھین اور اُسکو وہ کر نہین سکتے تھے مگر اسپر بھی اِس بات کا دریافت کر لینا کچھ مشکل نہین ہے کہ بگمان غالب اُنکی رائے کس طرف راجح ہونے والی تھی۔ اور بلحاظ اِس امر کے کہ اب بزمانۂ مابعد جنگ افغانستان کے متعلق یہ مسئلہ جسقدر ضرور رہا اور کبھی ہر ایک زمانہ مین پھر وقعت حاصل کر سکتا ہے مین یہان اُنکی چٹھیون سے بعض بعض فقرات کا محول کرنا مناسب سمجھتا ہون۔

انبالہ ۴۔ نومبر سنہ ۱۸۶۷ع۔

مجھکو اِس فیصلہ کی خبر سُن کر بڑا افسوس معلوم ہوا کہ ملک ابیسینیا مین اِس ملک کی جو فوج کام کرنے گئی ہے اُسکے اخراجات ہندوستان ہی دیا کریگا میرے نزدیک یہ واجبی انتظام نہین معلوم ہوتا ہے اور مین بخوبی تمام پیشین گوئی کر سکتا ہون کہ اِس سے بہت کچھ جوش و خروش اور کسیقدر طعن و تشنیع بھی ہو گی۔ علی الخصوص اِس وجہ سے کہ ہمارے خزانہ کی حالت

بہت زوال پذیر ہوتی جاتی ہے اسمین شک نہین کہ یہ مسئلہ نہ تو فوج کے کرایہ پر لینے اور نہ مستعار لینے کا ہے بلکہ صرف اِس بات کا مسئلہ ہے کہ جس ملک نے سپاہیون کو نوکر رکھا ہے وہ اُنکی تنخواہ ادا کرے مین یقین کرتا ہون کہ میرا یہ قول صحیح ہے کہ غدر کے زمانہ مین انگلستان کی جو فوج یہان نوکر رکھی گئی تھی اُسکا خرچ ہندوستان کے خزانہ سے دیا گیا۔ مجکو خوب یاد ہے کہ ۱۸۵۹ء اور ۱۸۶۰ء مین ہندوستان کے ذمہ اُن بہت سے لوگون کا خرچ بھی عائد کیا گیا جو بیجا طور پر انگلستان کے ڈپوؤن مین صرف اِس نام سے کہ وہ ہندوستان مین کام کرینگے جمع کیے گئے تھے۔ پھر پچھلی جنگ چین مین اُس فوج کی کل تنخواہ اور کل اخراجات جو ہندوستان سے چین کو گئی تھی انگلستان کے ذمہ عائد کیے گئے۔ ۱۸۵۶-۵۷ء کی جنگ ایران مین مصارف جنگ اِس وجہ سے انگلستان اور ہندوستان کے مابین منقسم ہوے کہ فوائد جنگ مین دونون ملک مشترک ہین۔ موجودہ صورت مین ہندوستان کو مہم ابیسینیا سے کوئی سروکار نہین ہے اور اسواسطے میرے نزدیک ہندوستان کو مطلق کوئی خرچہ اِس جنگ کا ادا نہ کرنا چاہیے۔

اور پھر ۲ جنوری ۱۸۶۸ء کو وہ لکھتے ہین کہ۔

مجکو امید ہے کہ اگر مین آپ سے کہونگا کہ مہم ابیسینیا کی بحث کے متعلق جہان تک آپ گئے ہین وہان تک مین آپ کی پیروی نہین کرسکتا تو آپ مجکو معاف کرینگے۔ مجکو یقین ہے کہ ہندوستان مین عموماً اور دیسی باشندہ دون کے دل مین خصوصاً یہی خیال ہوگا کہ معمولی اخراجات فوج کا بار ہندوستان پر ڈالنا بیجا ہے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ کرین بارن نے اِس تدبیر کے موید تمام دلائل کا قطعی تصفیہ کردیا ہے۔ مین نہین جانتا کہ جنگ چین کے اخراجات کے کسی حصہ کا بار ہندوستان کے ذمہ عائد کیا گیا ہو۔ مجکو یقین ہے کہ ایسا نہوا ہوگا۔ اگر ایسا ایک صورت مین ہوسکتا ہے تو دوسری صورت مین اور بڑے بڑے معاملات کے متعلق بھی ہوسکیگا اصل تو یہ ہے کہ سلطنت انگلستان پر جو مطالبہ ہوا کرینگے اُنکی کوئی حد نہین ہے۔ مین اِس بات کو تسلیم نہین کرسکتا کہ انگلستان اور بادشاہ تھیوڈور کے مابین جو نزاع تھی اُسمین ہندوستان کو ذرا بھی تعلق ہے۔ اگر بادشاہ تھیوڈور کو اُسکی بدعملیون کی بابت کامل سزا دی جاتی ہے تو اُس سے ہماری حالت نہ تو یہان زیادہ قوی اور نہ زیادہ ضعیف ہوجائیگی۔ ابیسینیا ہندوستان سے اِسقدر دور اور دونون ملکون کا باہمی تعلق اسقدر خفیف ہے جس سے ہندوستانیون کو خیال بھی نہوگا کہ اُس حصہ دنیا مین کیا ہورہا ہے۔

اصل وجہ جسکی بنیاد پر انگلستان نے ابیسینیا سے جنگ کی یہ تھی کہ اُسنے انگلستان کے اعزاز کا خیال نہین کیا اور ہم اپنے قیدیون کے چھڑانے مین جو کچھ کد کرتے وہ بر سر صواب تھی)۔ اگر انگلستان اخراجات جنگ گوارا نہ کرسکتا اور ہندوستان کی حالت سرسبز ہوتی تو گورنمنٹ ہند سے اس حیثیت مین کہ وہ رعایا کے فوائد کی کارکن ہے اسکے حصہ کی مدد کا طلب کرنا مناسب ہوسکتا تھا۔ لیکن موجودہ حالت بالکل دوسری ہے۔ ہندوستان اصل مین ایک مفلس ملک ہے جمہور عوام کی حالت فی الواقع ردی ہے اور مین کہہ سکتا ہون کہ وہ نہایت ہی افسوسناک حالت مین مبتلا ہین۔

ص ۹۲۵

ہم لوگ یعنی اُسکے فرمانروا اِس طرح سے اِس کوشش مین رہتے ہین کہ اُسکا ٹکس اِسطور سے بڑھائین اور سرکاری خزانہ کے نئے وسائل اِسطرح سے پیدا کرین جس سے فائدہ ہو مگر بالکل عوام الناس کے خلاف نہ گزرے اور ایسے وقت مین پارلیمنٹ انگلستان نے تجویز کیا ہے کہ ہندوستان پر اُس جنگ کے حصہ کا بار عائد کیا جائے جس مین دراصل اور فی الواقع اُسکا کوئی تعلق نہین ہے۔ ہندوستان بڑی تاکید سے ہر ہر برٹش سپاہی کے اخراجات کے ادا کرنے پر مجبور کیا گیا ہے جو ہندوستان مین درکار رہتا ہے اور جو رقم اُسکے یہان رکھنے مین صرف ہوتی ہے وہ بھی اُس سے لی جاتی ہے اور اسپر بھی جب اِس فوج کا کوئی حصہ ملک سے باہر جاتا ہے تو اُسوقت بھی اُسکا خرچ ہندوستان کے ذمہ عائد کیا جاتا ہے۔ میرے نزدیک یہ ایک ایسا انتظام معلوم ہوتا ہے جو کسی طرح سے جائز نہین ہو سکتا ہے پھر اِس بات کو ذہن نشین کرنا چاہیے کہ ہندوستان مین اِس فوج کے نہ رہنے سے ہندوستان کے سرکاری فوائد کو کسیقدر خطرہ رہتا ہے اور بڑی دقت پیدا ہوتی ہے برٹش حصہ فوج کے چلے جانے سے پولیٹکل امور کے لحاظ سے بھی ہم لوگون کو نقصان پہونچتا ہے اور بہ نسبت اُن ہندوستانی سپاہیون کے جو اِس مہم مین روانہ ہوے تھے یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ جن لوگون کو اب ہم بھرتی کر رہے ہین وہ بمقابلہ اُن اشخاص کے جو چلے گئے ایک کم حقیقت قائم مقام ہونگے۔

پھر ۳۰۔ جنوری کو وہ لکھتے ہین کہ۔

یہ بخوبی ظاہر ہے کہ انگلش گورنمنٹ موجودہ وقت کا نسل کیئرن کو اِس بات کی اجازت دینے پر الزام عائد کرینوالی تھی کہ وہ اپنے مناسب مقام مسوا کو چھوڑ کر ابیسینیا مین جاتے اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ جسطور سے اُنھون نے کارروائی کی اُسی کارروائی کی اُنکو اجازت دی جاتی۔ پس ہندوستان کو اُس جنگ کا خرچہ کیون ادا کرنا چاہیے جو سطور سے مول لی گئی اگر انگلستان ایسے مقامات پر جنگ کرنے جائے جو درحقیقت ہندوستان سے تعلق رکھتے ہون جیسے ۱۸۵۶ء کی جنگ ایران تو یہ امر بیشک بہت واجبی ہے کہ اُسکی بابت ہندوستان اپنے حصہ کا خرچہ ادا کرے۔ لیکن یہ امر یقینی طور پر معلوم ہے کہ یہ جنگ ابیسینیا کسی طرح سے اُس ذیل کی لڑائیون مین داخل نہین ہو سکتی ہے۔ انگلستان مین یہ قاعدہ مقرر ہو گیا ہے کہ جو فوجین ہندوستان کے کامون کے لیے روانہ ہونگی اُن سب کے اخراجات ہندوستان ہی کے خزانے سے ادا کیے جائینگے۔ پس جو فوجین ہندوستان سے انگلستان کے کامون کے لیے جائین اُنکے اخراجات انگلستان کے خزانہ سے ادا ہونا چاہیے۔ میرے نزدیک عملدرآمد کا یہ واجبی طریقہ ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جسکی بابت انگلش مدبرون نے ہندوستان کے بارے مین اصرار کیا ہے۔ مجکو خود اِس بات مین بہت شک ہے کہ انگلستان اور ہندوستان کو ایک میزان عدل مین تولنے کے بعد یہ نتیجہ نکل سکے کہ ہندوستان اِن اخراجات کے ادا کرنے کا پابند ہے۔ لیکن فوائد ہندوستان کی بدقسمتی سے اِس میزان کے اُٹھانے والے یعنی اِس امر کے تجویز کرنے والے وہ انگلش اشخاص ہین جو ہندوستان کی نسبت انگلستان کے فائدہ کا زیادہ تر لحاظ کر کے دونون باتون کا موازنہ کرینگے۔ ہندوستان کے ساتھ

ص ۵۲

نوآبادیون کی نسبت نہایت ہی مختلف طور پر برتاؤ کیا جاتا ہے اِس بات کا کسی شخص کو خیال نہوگا کہ ابیسینیا کے اخراجات کے
کسی حصہ کا بار نوآبادیون پر عائد کرے کوئی مدبر کناڈا یا آسٹریلیا پر اُس جنگی جہاز کے اخراجات کا بار نہ ڈالیگا جو وہان کی
تجارت کی حفاظت کرتا ہے۔ اِن باتون کا خیال کرکے کہ ہندوستان کے قبضہ سے انگلستان کو کیسے کیسے فوائد حاصل ہین
اُس سے تجارت قائم رکھنے مین انگلستان کو کسقدر منفعت ہوتی ہے انگلستان کے لوگ یہان کسقدر ملازمت پاتے ہین
اور یہان سے کس کس قدر روپیہ پیدا کرکے لوگ انگلستان کو بھیج دیتے ہین بیشک جنگی جہاز متعینہ بحیرہ ہند کے
اخراجات کے ایک حصہ کی بابت طمع کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا ہے ۔۔۔۔ اگر ہماری ہندوستان مین خزانہ کی
حالت عمدہ ہوتی تو مین اِس بارے مین ایک لفظ نہ کہتا لیکن قضیہ اسکے بالعکس ہے۔ اُدھر تو چارون طرف سے
روپیہ خرچ کرنے کیلیے ہم پر اصرار ہوتا ہے (اور ہمکو واقعی بہت کچھ خرچ کرنا چاہیے) اور اِدھر ہمارے خزانہ مین روپیہ کی
کمی ہے جس کے پورا کرنے مین ہمکو انتہا مرتبہ کی دقت ہے اور جب ہم اِس بات کو کرتے ہین تو بڑی ناراضی پھیلتی ہے
یہ ناراضی ایک اور پولیٹکل قباحت ہے۔

اسکے سوا اور بھی ضروری امور تھے جیسے وہ تبادلہ جو بنگالہ کے انتظام مین درکار تھے کلکتہ مین
دار السلطنت قائم رہنے کے فوائد لوکل گورنمنٹون کے خزانون کی آزادی بمبئی بنک جو از سر نو قائم ہوئی تھی
اسکے حسن انتظام کی تدبیرین اِن سب باتون کے متعلق سر جان لارنس اور سر اسٹافورڈ نارتھ کوٹ کے بیچ مین
اختلاف عظیم تھا۔ لیکن جن امور مین دونون حکام متفق الراے تھے وہ اِس سے بھی زیادہ کثیر التعداد اور
ضروری تھے۔ اِن امور مین آبپاشی کے کام نہرون اور ریلون کا ایک دوسرے کے مقابلہ مین زیادہ
ضروری ہونا یوروپین اشخاص علی الخصوص غیر ملازم سرکار یوروپینون کا برتاؤ ہندوستانیون کے ساتھ
گورنر جنرل اور انکی کونسل کا ہر سال شملہ کو جانا کفایت شعاری کی ضرورت انتہا سے بدانتظامی کی حالت مین
دیسی فرمانروایون کی معزولی اور حکمت عملی خارجہ کا پورا مسئلہ جو سب پر فائق تھا اور جسکی بابت دوسرے
باب مین ہمکو بہت کچھ بیان کرنا پڑیگا ان امور اور دوسری باتون کے بارے مین دونون حکام کے پاس
بڑے بڑے ضروری خطوط آتے جاتے تھے لیکن اُنکے درج کرنے کی اِس کتاب مین گنجایش نہین ہے۔
سر جان لارنس کو اُن تمام باتون کے متعلق معلوم ہو گیا کہ سکریٹری آف اسٹیٹ کی نسبت خود انکی کونسل کا
کہا ماننا زیادہ دقت طلب ہے وہ خیال کرتے تھے کہ انکی کونسل کے بعض ممبر انکو عام طور کی وہ مدد نہین دیتے تھے
جسکی اُن لوگون سے انکو امید ہو سکتی تھی اور انہین سے بعض لوگون علی الخصوص سر ہنری ڈیورنڈ نے
دیدہ و دانستہ انکی مخالفت شروع کی اپنے ہوائی دوست کپتان ایسٹوک کو جو خط بطور پرائیویٹ انہون نے
جو چٹھیان روانہ کی تھین انسے انکی پریشانیون کا کچھ حال ظاہر ہوتا ہے۔

شملہ ۳- اگست ۱۸۶۶ء -

.... یہان کی حکومت کے کامون مین مین دیکھتا ہون کہ مشکلات روز بروز بڑھتی جاتی ہین - ضروری امور کو عمل مین لانے کے لیے جسقدر خط و کتابت بحث و مباحثہ تکلیف و پریشانی کا سابقہ رہتا ہے اُسکی کچھ حد نہین ہے اور ممبران کونسل کا رعب جیسا آج کل زائل ہوگیا ہے ویسا کبھی نہین ہوا تھا - ٹول صاحب ایک عمدہ شخص ہین اور بذات خاص مین انکو گرے صاحب سے زیادہ پسند کرتا ہون لیکن وہ اچھی طرح سے تندرست نہین ہین اور غالباً وہ ولایت جانے کیلیے مجبور ہونگے - مین صاحب تین چار مہینے کے لیے ستمبر مین روانۂ انگلستان ہونگے - میسی صاحب آیندہ مارچ مین جائینگے - چنانچہ صرف ڈیورنڈ اور ٹیلر صاحب باقی رہ جائینگے - اسطور پر بڑی صفائی ہو جائیگی - مین چاہتا ہون کہ ان لوگون کی جگہ ایک اچھا مجمع قائم کر سکتا - میسی صاحب ایک دلپسند اور شریف النفس آدمی ہین اور لیاقت اور علم مین بھی کسیطرح سے کم نہین ہین لیکن وہ ایسے سن رسیدہ ہین کہ اس عمر مین پہلے پہل ہندوستان مین آنے کے قابل نہین تھے اور انکا دل ہنوز انگلینڈ کا مشتاق ہے یہان نہین ہے - جو کچھ ہوتا جاتا ہے اُسکی انکو بہت کم پروا رہتی ہے اور کام کرنے کی قوت ان مین بہت کم ہے -

مین اس بات کا منتظر ہون کہ دیکھون پارلیمنٹ معاملات اڑیسہ کی غلطیون اور ہندوستان کے بجٹ کے بارے مین کیا تجویز کرتی ہے - مین سمجھتا ہون کہ گورنر جنرل کسی طور سے قرار واقعی استحکام کی حالت مین نہین ہین - اصل مین تو وہ ہر ایک بات کے جوابدہ ہین جو عمل مین آتی ہے لیکن ان ذمہ داریون کے مطابق انکو اختیار نہین ہے - انکو تو کونسل کا ایک ممبر عاجز اور پریشان کر سکتا ہے مگر وہ نہ تو کسی ممبر کو منتخب کر سکتے ہین اور نہ کسیطرح ممبرون کے حقوق مین دست اندازی کر سکتے ہین - سال بسال غیر ملازم سرکاری اشخاص کے حقوق مستحکم ہوتے جاتے ہین - مین ابھی یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ ان سب باتون کا انجام کیا ہوگا لیکن آثار بہت برے معلوم ہوتے ہین - بعض بعض صورتون مین تو ہندوستانی اشخاص اور باقی صورتون مین شکستہ دل انگلش لوگ اخبارات پر قبضہ کیے ہوے ہین اور موسومہ بہ "عام راے" پر انکا اختیار ہوگیا ہے -

۱۸- اگست ۱۸۶۶ء -

مین بخوبی تندرست نہین ہون - اور ادھر کچھ دنون سے اپنی سابق کی دماغی علالت مین مبتلا ہون - کام بہت ہے اور ایک نہ ایک طور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے - مجکو یقین کلی نہین ہے کہ مین چھوڑ نہ بیٹھونگا یا بہر حال ایسا نہوگا کہ مجکو بار نہ معلوم ہو - اصل تو یہ ہے کہ سب طرح سے میری طبیعت برخاستہ ہو چکی صرف یہ بات نہین ہوئی کہ اس سے پیشتر سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ کو لکھتا اور اُنسے استدعا کرتا کہ آیندہ فروری کی پہلی تاریخ جب میری ملازمت کے چار سال پورے ہو جائین گے تو مجکو استعفا دینے کی اجازت ملے - میری زوجہ بہت خواہشمند ہین کہ مین ایسا کرون

اور وہ بھی تندرستی کی ضعیف حالت مین ہین اور اُنکو ولایت جانا پڑیگا - لیکن غور کامل اور اپنے دل پر سخت جبر کرنے کے بعد مین نے آخر کو تجویز کیا کہ ٹھہر کر قسمت آزمائی کرون اگر مین نے دیکھا کہ اب مجھسے کام نہوگا تو بیشک مین چلا جاؤنگا - فی الحال ہر چیز کی حالت درست ہے ملک مین امن و امان ہے اور بظاہر لوگ آسودہ حال ہین اور اپنے اپنے کامون مین مشغول ہین -

یہ چٹھیان کپتان اینسٹوک نے سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ کو دکھلا دین اور سکریٹری آف اسٹیٹ مذکور گورنر جنرل کے بارے مین جو رائے رکھتے تھے (میرے نام ایک چٹھی مین اُنھون نے سر جان لارنس کی نسبت لکھا تھا کہ وہ ہمارے لوگون مین ایک اشرف شخص ہین اور جو خیال اُنکا اس بارے مین تھا کہ عہدۂ وائسرائی پر اُنکے زیادہ عرصہ تک رہنے سے ہندوستان کو کن کن فوائد کے پہونچنے کا غالب گمان ہے اُسکا حال اُنکے جواب سے دریافت ہوسکتا ہے -

بالمورل یکم اکتوبر سنہ ۱۸۶۵ء -

کپتان اینسٹوک نے مجکو ایک چٹھی دکھلائی جو آپ کے پاس سے اُنکے نام آئی تھی - اس چٹھی کے دیکھنے کے بعد مین اس بات کو غیر ممکن سمجھتا ہون کہ آپ کو کچھ نہ لکھون اگرچہ مجکو اُسکی برابر یہ بھی غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ آپکو کیا لکھون - اس امر کے متعلق کہ آپ اپنے عہدہ پر رہ سکینگے ایسی قوی امید ہے یا بلکہ مجکو یہ کہنا چاہیے کہ میری یہ خواہش ایسی بڑھی ہوئی ہے کہ مین اُس بات پر آپ سے اصرار کرون جسکا بیان کرنا شاید میرے لیے مناسب نہین ہے کیونکہ مجکو یقین ہے کہ آپ بلا کسی وجہ موجہ کے یہان واپس آنے کا خیال نہ کیجیے گا اور اگر مین اس امر پر آپ سے اصرار کرون کہ آپ کسی خطرۂ عظیم مین اپنے کو ڈالیے تو مین سمجھتا ہون کہ مین اپنے کو قصور وار تصور کرونگا - باینہمہ مین آپ سے اس امر کے اظہار کا نہایت ہی متمنی ہون کہ عام توجہ ہندوستانی معاملات پر آیندہ سال بہت رجوع ہوگی اور غالباً بعضے بڑے بڑے ضروری تبدلات کی قطعی تجویز یا اگر یہ نہوا تو اُنپر بحث ہوگی - بہرحال گمان غالب ہے کہ ہندوستان کے لیے وہ بڑا ضروری سال ہوگا اور اگر ان مسائل کے تجویز ہونے کی حالت مین ہم لوگون کو آپ سے جدا ہونا پڑا تو یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہوگی مین صرف یہ بیان کرسکتا ہون کہ اگر کوئی بات ایسی ہو جس سے آپ کو ہندوستان کا رہنا زیادہ گوارا ہوسکے تو مجکو یقین ہے کہ آپ اُسکو بیان کرینگے مجکو اندیشہ ہے کہ دو ایک باتون مین مین نے آپ کو تکلیف دی ہوگی - لیکن جس وقت کوئی شخص انگلستان کے کسی جلسۂ سامعین سے خطاب کرتا ہے تو اُسوقت اس بات کا یاد رکھنا بہت مشکل ہے کہ ایک جلسۂ سامعین ہندوستان بھی ہے جسکا خیال رکھنا چاہیے - لیکن مجکو امید ہے کہ اگر اسطور پر میری ذات سے کبھی آپ کو کچھ رنج پہونچا ہو تو آپ اُسکے بتانے مین مجھسے دریغ نہ کیجیے گا -

سر جان لارنس نے اسطور پر اُس چٹھی کا جواب لکھا -

ص ۵۲۹

۱۲۱۲

انبالہ ۴- نومبر ۱۸۶۶ع -

آپ نے جو مہربانی کے کلمات میرے بارے مین لکھے ہین مین تہ دل سے اُنکا شکریہ ادا کرتا ہون - اب آپ نے سُنا ہوگا کہ مین نے ہندوستان مین ایک سال اور رہنے کا قصد مصمم کر لیا اُسوقت بحیثیت گورنر جنرل میری ملازمت کی کل میعاد منقضی ہو جائیگی -- الا اُسوقت کہ مین علیل ہو گیا یا کوئی اور ناشدنی امر واقع ہوا - با اینہمہ مین اس بات کے بیان کرنے بغیر چارہ نہین دیکھتا کہ جسوقت وہ زمانہ گزر جائیگا تو مَین بہت خوش ہو جاؤنگا کیونکہ مین اپنے کو زیادہ خوش اور مطمئن نہین پاتا - مجکو آپ سے کوئی شکایت نہین ہے - آپ نے ہمیشہ اخلاق اور مہربانی سے میرے ساتھ برتاؤ کیا -- لیکن میرے دل مین فقط اِس بات کا خیال ہے کہ اِس زمانہ مین گورنر جنرل کو وہ اختیار اور رسوخ نہین حاصل ہے جو اُسکے عہدے کی دشواریان اور ذمہ داریان چاہتی ہین -- اُس سے لوگ امید یہ رکھتے ہین کہ وہ بڑے بڑے کام کرے اختیار حکومت اور غلبہ رکھے اور صورت معاملات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گو اُسکے ارادے کچھ ہی کیون نہون لیکن اُسکے لیے یہ کرنا غیر ممکن ہے - اصل مین اعلیٰ منصبون کے ماتحت فرمانروایون کی خواہش یہ ہے کہ اُسکے اختیار کی مخالفت کی جاے اور پھر انگلستان سے بھی اُسکی تائید کا کوئی یقینی ذریعہ نہین ہے . . . جن تبادلون کو آپ نے لکھا ہے کہ بگمان غالب عمل مین آنے والے ہین اُن سے اِس بات کی امید نہین پائی جاتی ہے کہ گورنر جنرل کے اختیار کو کوئی تقویت ہوگی - برخلاف اسکے اس بات کا بخوبی یقین ہے کہ اسکے برعکس نتیجہ ظاہر ہوگا . . . گو مین امید کرتا ہون کہ ایسی باتون سے میرے فرائض منصبی ممتنع نہین رہتے ہین اور گو اصل مین مجکو اُنکا و غار فہ نہین ہے تاہم اُنسے مجکو اپنے دل مین خیال آتا کہ وہ بڑا روز سعید ہوگا جس دن مین یہ کہ سکونگا کہ میری اِس سرکاری ملازمت کا زمانہ ختم ہو گیا اور مین بخوبی نیکنامی اور شہرت حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن کو واپس جا سکتا ہون مجکو یقین ہے کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہے آپ اُسکو غلط طور پر نہ سمجھین گے - مین ایسا نہ کرتا اگر آپ کی چٹھی مین مجکو اپنی موجودہ حالت کے متعلق اپنے دل کے حالات ظاہر کرنے کی گنجایش نہ دی جاتی -

ص ۵۳ ح

ایک اور مختصر اور شفقت آمیز چٹھی جو حضور ملکہ معظمہ کی جانب سے سر جان لارنس کے نام تھی شاید اِس مقام پر درج کرنے کے لیے نہایت موزون ہے -

بالمورل ۴- اکتوبر ۱۸۶۷ع -

حضور ملکہ معظمہ اِس بات کا خیال کر کے کہ سر جان لارنس کے پاس سے خیر و عافیت کی جو پچھلی چٹھی آئی تھی اُسکو اتنا عرصہ دراز گزر گیا اور اُسکا جواب نہین لکھا گیا حضور ممدوحہ کو بڑا قلق ہے - لیکن حضور ممدوحہ بہت عدیم الفرصت رہتی ہین اور اِس سبب سے ڈاک کا دن فراموش ہو جاتا ہے حضور ملکہ معظمہ سر جان کی چٹھی اور اپنی پیاری دوست لیڈی کیننگ کی قبر کی دلکش عکسی تصویرون کی بابت اُنکی بڑی شکر گزار ہوئین --

حضور ممدوحہ نے کل لیڈی نیپیر سے ملاقات کی اور ہندوستان کے بارے مین نہایت دلچسپ باتین اُنکی زبانی سُنین۔

حضور ملکہ معظمہ کو یقین ہے کہ خوفناک قحط سے جو مصیبت پڑی تھی وہ گذر گئی ہوگی اور اُنکی رعایاے ہند مرفہ حال ہے۔

حضور ممدوحہ کو ملک کی عام امن وامان کا حال سُنکر بڑی خوشی ہوئی۔

حضور ممدوحہ اپنی رعایاے ہند کی آسودہ حالی اور سر جان اور لیڈی لارنس کی تندرستی کے بارے مین اپنی دلی خواہش کے اظہار پر اپنی چٹھی کو ختم فرماتی ہین۔

اس سال شملہ کی آب و ہوا بڑی خراب رہی ہیضہ چارون طرف پھیلا ہوا تھا اور کسی تدبیر سے وہ دور نہین ہوتا تھا اور نہ اُسکا زور گھٹتا تھا یکم نومبر کو سر جان لارنس اور لیڈی لارنس پچھلے مرتبہ ساتھ اس مقام سے روانہ ہوے جہان وہ اتنے عرصہ تک کامون مین مشغول رہے تھے اور چند روز دہلی مین اس غرض سے قیام کرنے کے بعد کہ پیشتر کے مانوس و مربوط مقامون کی سیر کرلین وہ لکھنؤ کو روانہ ہوے جہان بندوبست کیا گیا تھا کہ سر جان لارنس اپنا پچھلا عظیم الشان دربار منعقد کرینگے۔ یہ موقع ہر ایک امر کے لحاظ نہایت ہی دلچسپ تھا۔ تعلقداران اودھ سے بڑے زمانہ کا جو جھگڑا چلا آتا تھا اور جسکو مین آیندہ باب مین بیان کرونگا اُسکا خاطر خواہ طور پر خاتمہ ہوگیا تھا اور اب ہر طرح سے امن وامان اور دوستانہ خیال قائم ہوگیا تھا سر جان اسٹریچی جنھون نے میان سنگھ ایک نامی تعلقدار کی مدد سے بڑی کوششون اور اُن سے بھی زیادہ فرزانگی کے ذریعہ سے رفعدار کی شرطین طے کرائی تھین اُسوقت چیف کمشنر اودھ تھے اور والیسراے اُنکے مہمان ہونے والے تھے سب سے زیادہ خاندانی اور قومی لطف خاص اس بات کا تھا کہ والیسراے بجلوس شاہانہ اُس شکستہ عمارت کو دیکھنے جاتے تھے جو غدر کے ایام مین ایسے ایسے فشار کے انقلابات مین مبتلا ہوچکی تھی اور جسکے خاص احاطہ کے اندر اُس عمارت کے بچانے والون مین سب سے زیادہ بہادر شخص یعنی خود والیسراے کے بھائی لیٹ تھے جنھون نے اپنے منصبی فرض کے انجام کرنے کی کوشش کی تھی اور مرتے دم تک اُسکا انجام کیا تھا دربار کی خارجی کیفیت سب سے بڑھکر اُن سات سو ہاتھیون کا جلوس تھا جو والیسراے کے شہر مین داخل ہونے کے بعد اُنکی معیت مین آئے تھے۔

لیڈی لارنس ناقل ہین۔

"میرے پیارے شوہر کے دل پر لکھنؤ کے دیکھنے کا بڑا گہرا اثر ہوا۔ اور جسوقت ہاتھیون کا جلوس رزیڈنسی کے سامنے ٹھہرا تو اُسوقت کی کیفیت نہایت دلکش تھی کیونکہ گزشتہ اور موجودہ زمانہ کا اختلاف عجیب متاثر طور پر دکھائی دیتا تھا۔ اُسوقت تو فیروزمندی کے ساتھ ایک فاتح فرمانروا کی آمد تھی اور گذشتہ زمانہ کا خیال کرکے غدر اور محاصرہ کا ہیبتناک قصہ پھر یاد آتا تھا یہان میرے شوہر کو وہ سب باتین بھی جو اُنکے بھائی پر گزری تھین اور ہمارے ہموطن مردون اور عورتون پر

جو تکلیف و مصیبت گزری تھی یاد آئی - اُن کم حقیقت مورچہ بندیون کو جو یہان پائی جاتی تھین دیکھکر ہم لوگ انگشت بدندان رہ گئے کہ یہان کی متعینہ فوج کسطور سے ریزیڈنسی کو سنبھالے رہی - فی الجملہ یہ آمد بڑی یادگار ہے اور بہت طریقون سے بہت کچھ اُنکی آزمایش ہوئی - مین اُس ضروری دربار کا حال نہین بیان کرونگی جو تعلقدارون کے عرصۂ درازکی شکایتون کے رفع کرنے کے واسطے منعقد ہوا تھا . . . ہمارے اِس سفر کے ذاتی معاملات اور بھی زیادہ لطیف تھے - ہمنے اُنکے بھائی کی قبر دیکھی اور دوسرے لوگون کی قبر بھی معائنہ کی جو محاصرہ کے زمانہ مین مارے گئے تھے اِسوقت تحریر کرنے پر میرا دل ایک اور کیفیت کی جانب متوجہ ہے اور مجھکو ایک طرف تو پیارے ہنری کے مرنے کا وقت مع شورش جنگ اور اُنکی حالت نزع کے یاد آتا ہے اور ادھر اُسکے مقابلہ مین میرے پیارے شوہر کا اِس امن و امان سے ایسے لوگون کے گرد و پیش مین گزرنا جو اُنکے ساتھ ایسی دلی محبت کرتے تھے یاد آتا ہے - یہ لوگ اِس بات کے تو شکور رہتے کہ اُن کے زندہ رہنے سے اِسطرح کی امن و امان قائم ہوئی لیکن اِس بات کے خیال سے اُن لوگون کی زندگی بار رہ گئی کہ اُنکے درمیان سے وہ محبتی دل اور ہدایت کرنے والا ہاتھ اُٹھ گیا جسنے کبھی اُنکی اعانت مین کوئی کوتاہی نہین کی -

سَر جَان لارنس کی بُرباجراز ندگی مین لوگون نے جو جو کیفیتین دیکھی تھین اُن مین ایک کیفیت بھی (جو اُنکے بعض بعض نہایت وفادار دوستون نے جو اُنکے ساتھ تھے اِس بات سے مجکو یقین دلایا ہے) ایسی نہین تھی جو اُنکے دلون پر اِسطور سے نقش کالحجر ہوگئی ہو جسطرح ریزیڈنسی لکھنؤ کے سامنے کی کیفیت ہوگئی تھی - وہان ریزیڈنسی کے ایک گوشہ کے نزدیک سَر جَان لارنس سادہ سیاہ کوٹ اور شکاری ٹوپی پہنے ہوے کھڑے تھے دونون ہاتھ سینہ کے قریب تلے اوپر دھرے ہوے تھے - اُنکے مصاحبین اُنسے کچھ فاصلہ پر تھے مگر اتنی دُور نہین تھے کہ اُنکے ناہموار چہرہ کی جو کیفیتین خاصکر خیالات سے ساعت بساعت بدلتی تھین اُنکو محسوس نہ کرسکتے - تعلقدار بڑی دور تک زرتار اور رنگ برنگ ہرطرح کی زرق برق پوشاکین زیب بدن کیے ہوے ہاتھیون پر طلائی اور نقرئی ہودون مین صف بستہ بیٹھے ہوے تھے اور جب وہ ادھر سے گزرتے تھے تو جُھک جُھک کر وائسرائے کو سلام کرتے تھے اور اطمینان کے ساتھ خواہ اسکے خلاف اپنی اپنی کارستانیون کو دیکھتے جاتے تھے جو لکھوکھا گولیون اور ہزارون گولون کے سوراخون اور شگافون سے جن سے تمام عمارت مشبک تھی ظاہر ہوتی تھین - سامنے وہ کم حقیقت مورچہ بندیان تھین جو اُن کے بھائی کی آنکھون کے سامنے قائم ہوئی تھین اور جنھون نے کُل فوج اور سارے شہر کا اتنے مہینون تک مقابلہ کیا تھا اور اب کسیقدر اِس خیال سے برابر کردی گئی تھین کہ وائسرائے کا جلوس قریب پہونچ سکے اُنکے قریب پشت کی جانب وہ کمرہ تھا جہان ظالم گولے سے شق ہوکر اُنکے شریف النفس بھائی کا کام تمام کیا تھا اور ریزیڈنسی کی دوسری جانب کوئی پچاس گز کے فاصلہ پر اُنکی سادی قبر بنی ہوئی تھی - جس وقت

ص ۳۳۹

فرمانروائی کی اِس بڑے تماشے کی کیفیتین اور صدائین موقوف ہوئین تو جنگ آزما وائسراے خراماں خراماں اُس مقام پر گئے اور کئی منٹ تک کھڑے رہے اور ایک مرتبہ پھر خیالات مین محو ہوگئے - مصاحب لوگ بھی ساتھ گئے اور تھوڑے فاصلہ پر کھڑے رہے - اُس روز البتہ اُنکو معلوم ہوا ہوگا کہ وہ آخری روز گذشت دنون کی فتح یابی کا تھا - یہ فتحیابی وہ تھی جسکو اُنھون نے بھی مثل اپنے بھائی کے حاصل کیا تھا اور اِس خیال سے کچھ تو اُنکو اطمینان اور کچھ جوش اور کچھ حوصلہ پیدا ہوا -

لیڈی لارنس کا مزاج کچھ گذشتہ چند مہینون سے صحیح نہین تھا اور کچھ تو اسوجہ سے اور کچھ عام خاندانی خیالات سے یہ قرار پایا کہ اُنکو ابتداے سنہ۱۸۶۹ء مین ولایت جانا ہوگا - اُنکے اطفال گذشتہ سال مین مسٹر اور مسٹریس کفننگھم اُنکے بڑے دوستون کے زیر نگرانی رہے تھے جنھون نے مع اپنے اہالیان خاندان کے نقل کرکے سوتھ گیٹ مین رہنا شروع کیا تھا اور جو باتین ان لڑکون کی خوشی اور بہتری کے متعلق اُنکے والدین خود کرتے وہ ان دونون شخصون نے کین - دنیا مین رہکر جس طرح کے انقلابات اکثر ہوا کرتے ہین اُسی طرح کے دو خاندانی واقعات یکے بعد دیگرے لیڈی لارنس کے قیام ہندوستان کے دو آخری مہینون مین گزرے - پہلے تو اُنکی اکلوتی بہن مسٹریس گیبنڈی کی سناونی آئی جو آیرلینڈ مین ایک بڑے بھاری اور مختلف خاندان کی سرغنہ تھین - یہ خاندان کئی شادیون اور کئی نسلون کے ذریعہ سے لارنس کے خاندان سے تعلق رکھتا چلا آتا تھا - اسکے تھوڑے دنون کے بعد اُنکی چھوٹی بیٹی کیٹ کی شادی کرنل رینڈال کے ساتھ ہوئی - لوگون کو یاد ہوگا کہ وہ ترمو گھاٹ اور نجف گڑھ مین جان نکلسن کے ایڈیکانگ رہے تھے اور نکلسن صاحب نے مرنے کے وقت جو اُنکی سفارش کی تھی اُسکے لحاظ سے بعد کو سر جان لارنس کے ایڈیکانگ مقرر ہوئے اور اب اُنکے داماد ہونے والے تھے - لارنس کے خاندان مین یہ خلاف دستور بات پہلے پہل ہوئی لیکن اِس صورت مین شادی کے بعد لڑکی کو اپنے باپ کے ساتھ رہنے اور تا حد امکان اپنی مان کے بدلے وائسراے کی مہمان نوازیون کا کام کرنے کا موقع مل گیا -

یہ شادی ۲۸ - جنوری سنہ۱۸۶۹ء کو ہوئی اور ۲۵ - فروری کو لیڈی لارنس اپنی دوسری اور سب سے چھوٹی بیٹی کے ساتھ کلکتہ سے اِنگلستان کو روانہ ہوئین - اپنے بحری سفر کے اول حصہ مین نارمن میکلیوڈ اُنکے ایک نہایت ہی رفیق کا ساتھ ہوگیا - وہ عیسائی مشنون کے متعلق چرچ اسکاٹ لینڈ کے ڈیلیگیٹ کے طور قریب قریب شاہی شان وشوکت کے ساتھ ہندوستان کا دورہ ختم کرکے کلکتہ مین آئے تھے یہان اُنکی دعوت ایک بار عام مین کی گئی تھی جسکی صدارت سر جان لارنس نے خود کی تھی - فیروزہ دو دکش ہے جسپر تمام وائسراے آئے اور اِس دو دکش پر سر جان لارنس نے جو جگہ اُنکو دی تھی اُسکو اُنھون نے

ص۳۴۳

بہت خوشی سے قبول کیا اُنکی سوانح عمری مین اُنکی زوجہ کے نام کی چٹھی کا مضمون مندرجہ ذیل خلاصہ مجکو
تلاش کرنے سے ملا۔

گورنر جنرل اپنے بجرہ پر سوار ہوکر فیروز پور و دکش پہ آئے اور دو گھنٹہ تک بڑی خوشی کے ساتھ مجھ سے
باتین کرتے رہے پنجاب کا غدر ہندوستان اور دہلی وغیرہ کے سوانح اور حکومت کے متعلق اُنھون نے مجھسے بڑے بڑے
دلچسپ واقعات کثرت سے بیان کیے۔ مین اُنکی نیکی کو دیکھکر بہت ہی متحیر ہوا اور جب مین نے اُنکی زوجہ اور بیٹیون سے
ایک سال کی مفارقت ہونے کے وقت اُنکو روتے ہوے دیکھا تو مجکو اُنکی اور بھی محبت ہوگئی۔

سر جان لارنس کی وائسرائی کے اس آخری سال مین اُنکے اعلیٰ افسران گورنمنٹ کے مابین
جو تبادلے ہوے اُنمین سے اکثر اجراے کار کے اعتبار سے نہایت مفید مطلب تھے۔ مینی صاحب انگلستان کو ص ۵۳۴
واپس آئے اور اُنکی جگہ سر ہنری ڈیورنڈ ممبر مال مقرر ہوے سر جان اسٹریچی اودھ سے طلب ہوکر کونسل کے ممبر
مقرر ہوے۔ سر جان لارنس نے کہا تھا کہ "مین پیش گوئی کرتا ہون کہ ان آدمیون کے آنے سے ہر طور پر
کونسل مین قوت آجائیگی"۔ ڈبلیو ٹیس سیٹن کار سمپسن کی جگہ کاربن سکرٹری مقرر ہوے اس عہدہ پر وہ
سر جان لارنس کے مابعد گورنر جنرل کے زمانہ مین بڑی کامیابی حاصل کرنے والے تھے۔ میور صاحب
لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی ہوے اور ڈیورنڈ صاحب کی جگہ پر جو رخصت فرلو لیکر ولایت گئے تھے
نارمن صاحب آئے۔ سر ہنری ڈیورنڈ ایک بڑے لائق اور اعلیٰ درجہ کے وسیع شخص تھے لیکن اُنکا مزاج
ایسا تھا کہ سرکاری معاملات مین اُس مزاج کا برتاو مشکل سے ہو سکتا تھا اور بحیثیت فوجی ممبر کونسل اُنھون نے
اسطور کی کارروائی کی کہ گویا وہ پینیٹو ریا کے مشہور کوتوال ٹمیبی ٹسن کی طرح سے اُس ہر ایک تدبیر کے مخالف تھے
جو اُنکی پیدا کی ہوئی نہ تھی یا بہر حال جو گورنر جنرل کے پسند خاطر تھی۔ اسطور پر اُنکے جانے سے جیسا کہ ان چٹھیون سے
جو میرے آگے رکھی ہین ظاہر ہوتا ہے سر جان لارنس کو ایک بڑی بھاری مصیبت سے نجات مل گئی۔

فی الجملہ یہ سال بڑے زور و قوت سے معاملات کے جلد انجام کرنے کا تھا اور یہ صرف سالہاے سابق کی
طول طویل اور مضطربانہ کوششون سے ظہور مین آیا آبپاشی کے کام جنکی تعمیر کے بارے مین سر جان لارنس نے
متواتر درخواستین بھیج بھیج کر ولایت سے منظوری منگوائی تھی اور جسکی بابت پچھلے دو سال سے جانچ پڑتال
اور تقدمے ہو رہے تھے اب ہر ہر مقام پر سرگرمی سے جاری ہوگئے۔ ریل کی سڑکین بڑی عجلت سے بڑھنے لگین۔
کمشنران حفظان صحت جو خاص سر جان لارنس کی تحریک سے مقرر ہوے تھے اب سلطنت کے ہر ہر مقام پر
شاقہ محنت کر رہے تھے۔ جدید بارکین اور قلعے تعمیر ہو رہے تھے اور اُنکی دور اندیشی کی بدولت ان تعمیرات کا خرچہ
قرض کے سرمایہ سے نہین بلکہ خزانہ سے دیا جاتا تھا۔ اُنکے وائسرائی کی ایک سے زیادہ برسون مین کچھ تو اس سبب

کہ وزرا سے خزانہ پر جو انگلستان سے بھیجے جاتے تھے اُنکا کامل اختیار نہین تھا اور کچھ قحط اور ایسے اخراجات بمبئی اور محصول افیون کے باعث جو مدات محاصل ہند مین ایک غیر یقینی رقم ہے خزانہ کی کمی آئی لیکن با وصف بلوہ اور دو مقامون کے قحطون کے اور کل حکومت کا جو از سر نو انتظام ہوا با وصف اسکے اخراجات کے بھی ملک کی حالت ایسے بے نظیر طور پر شاداب رہی کہ ۱۸۵۸ء مین محاصل کی تعداد جو ۰۰۰۰۰۰۷۲ پونڈ تھی اب ۱۸۶۹ء مین بڑھکر ۰۰۰۰۰۰۴۹ پونڈ ہو گئی۔ یا اِسی بات کو یون بھی کہ سکتے ہین کہ گیارہ برس کے عرصہ مین قریب قریب دو چند آمدنی ہو گئی۔ بعض لیجسلیٹیو صیغہ مین بھی علی العموم مستعدی رہی اور مسودات قانون مزارعین اودہ و پنجاب جنکے بارے مین آیندہ باب مین مجکو شرح و بسط کے ساتھ کل حالات بیان کرنا ہونگے نفاذ پذیر ہو کر قوانین بنگئے۔ رخصت فرلو کے ترمیم شدہ قواعد جن سے ہندوستان کے متعہد ملازمون کے بڑے بڑے فائدے متصور تھے انگلستان کو منظوری کے لیے روانہ ہوے ایک مختصر سی لڑائی بلیک مونٹین کمپین کے نام سے شروع کی گئی اور تمام کارروائیان کرنے کے بعد دو مہینہ کے اندر فتح کر دی گئی تھی یعنی جسوقت اُسکا منشا پورا ہو گیا تو بغیر ایک قطرہ خون فوجی عظمت یا فوجی رونق کے لیے بہائے ہوے تمام کر دی گئی۔ فی الجملہ گورنمنٹ کے پہیے ایسی تیزی اور آسانی سے چلتے رہے کہ سر جان لارنس کی وائسرائی کے زمانہ مین اب تک کسی سال اُس طرح نہین چلے تھے اور جب لارڈ میو آغاز ۱۸۶۹ء مین داخل ہندوستان ہوے تو اُنکو ایسے نظم و نسق کی حالت مین ملک ملا کہ خاص قسم کا ایک تردد اور پسماندہ کام نہین رہ گیا تھا اور اُسکے تمام اجزا و افراد موزون و مناسب طور پر قائم تھے۔

مین اِس بات کو اُن تین چار چٹھیون کے خلاصون پر ختم کرتا ہون جنکو سر جان لارنس نے اپنی ملازمت کے اِس آخری سال لکھا تھا اور ایک اور ضروری تحریر بھی درج کرونگا جو اپنا بیان ختم کرنے کے بعد مجکو سر جان اسٹریچی کے پاس سے وصول ہوئی اور جسمین اُنھون نے سر جان لارنس کی وائسرائی کے حالات اپنی منقوشات ذہنی کے مطابق جمع کیے ہین۔

۳۱- مارچ ۱۸۶۹ء۔

۰۰۰- مین نہایت سنجیدگی سے آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اضافۂ اخراجات ہند کا مسئلہ جو زائد ٹکس لگانے سے متعلق ہے ہماری حکومت کے لیے ایک بڑا ضروری مسئلہ ہے۔ غربا پر جو بار پڑتا ہے گو وہ بظاہر کیسا ہی خفیف کیون معلوم ہو لیکن پھر بھی اُنکے لیے کافی بلکہ حیثیت سے زیادہ ہو جاتا ہے اور دولتمند درجہ کے لوگون کے نزدیک جنمین ہمارے ہموطن بھی شامل ہین ایک فائر ڈگانٹ ہوئی جسکو وہ بخوبی بہت اندازہ کر سکتے ہین۔ لیسنس ٹکس یا انکم ٹکس کی بابت جو نفرت ظاہر ہوئی ہے وہ درحقیقت ایک قوی ثبوت اِس بات کا ہے کہ جو ٹکس اُن لوگون پر لگایا جائیگا وہ اُنکے نہایت ہی خلاف گزریگا اُن لوگون مین

ص ۵۰۳

لفظی معنی [illegible] مترجم

انگلستان کا ایک سیاسی [illegible] مترجم

ص ۵۳۶

کوئی حب الوطنی یا ہمدردی ایسی نہین ہے جو اس نفرت کو دور کرسکے - اصل مین تو وہ اس بات کا دعوی کرتے ہین کہ ہم ملک مین رہنیگے کامیابی حاصل کرینگے مگر سرکاری اخراجات کے متعلق ایک حبہ بھی نہ دینگے - اور اسوجہ سے مین ضرورت اس بات کی دیکھتا ہون کہ جس تدبیر مین کوئی بڑا خرچ متصور ہو اُس سے احتراز کیا جائے -

مندرجہ ذیل چٹھی مین اُن مشکلات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو سر جان لارنس کو ڈیورینڈ صاحب کے ساتھ نباہنے مین واقع ہوئی تھین - اور جو کچھ اُنھون نے اس چٹھی مین لکھا ہے دوسرے ممبران کونسل یا اور اعلی منصبدارون سے جو جملہ حالات سے بخوبی واقف تھے گفتگو کرنے کے ذریعہ سے مجکو بخوبی اُسکی تصدیق ہوگئی -

۱۳- مارچ سنہ ۱۸۶۶ء -

.... - مین بہت صحت سے کہہ سکتا ہون کہ سر ہنری ڈیورینڈ کی کونسل مین جگہ دلانے کا باعث مین ہوا تھا .... - اسپر بھی جب سے وہ کونسل مین آئے اُنکے ہمراہ تصفیہ معاملات مین مجکو دقتین پڑتی ہی آئین - وہ ایسے اکھڑ مزاج اور سنگلاخ طبیعت کے آدمی ہین کہ اُنکے ساتھ نباہنا ٹیڑھی کھیر ہے - اُنھون نے مسئلہ نوعیت اراضیات اودھ مین ایسی راہ اختیار کی کہ میری ہر بات اُنکو ناپسند ہی معلوم ہوئی اور شملہ کی بحث مین قریب قریب اُنھون نے مجھپر بھی یہ الزام لگا دیا تھا کہ مین ناجائز طور پر کارروائی کرتا تھا - اسکے بعد پھر مجکو ممبران کونسل کے ذاتی اخراجات کی بابت ایک مسئلہ پر غور کرنا تھا اُسمین اخبارات نے بھی کسیقدر مخالفانہ تحریرین چھاپنا شروع کین اور مبالغہ آمیز بیانات اُنمین مشتہر کیے گئے - مین نے اُس امر کو زیادہ تر ممبران کونسل کے فائدے کی غرض سے اختیار کیا تھا - ایسی کوئی ایک بات بھی نہین بیان کی گئی تھی جو خاص ڈیورینڈ صاحب کے معاملہ مین متاثر ہوتی - لیکن جو کچھ مین نے لکھا تھا اُسکے ساتھ اُنھون نے ایسا برتاؤ کیا کہ اگر بعد کو اُنھون نے اپنی تحریر واپس نہ لے لی ہوتی تو یا مجکو یا اُنکو کونسل سے ضرور علحدہ ہونا پڑتا - اُسوقت سے مخالفت ایسی بڑھ گئی ہے کہ ویسی کبھی نہ رہی ہوگی - مین کئی برس سے سر ہنری ڈیورینڈ کو جانتا آیا اور دل سے اُنکی لیاقت اور چال چلن کا اعزاز کرتا ہون لیکن جب تک وہ اپنی سمجھ اور تحریر مین کوئی لگام نہ دینگے اُسوقت تک سرکاری مقاصد کو خواہ مخواہ نقصان پہونچا کریگا - مجکو بیشک بڑا افسوس معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقع اُنکو کوئی نقصان پہونچاؤن - مین صرف اس بات کا مستدعی ہون کہ جیسا اسوقت سرکاری افسرون کے تذکرہ کا موقع ہے ایسے موقع پر اس بات کا اشارہ کردینگے کہ وہ اپنے فرائض منصبی کا خیال کرین - اگرچہ یہ بات انگلستان مین ضرور ہے بلکہ مین کہہ سکتا ہون کہ مہذب دنیا کے تمام ملکون کے لیے ضرور ہے کہ ممبران گورنمنٹ گورنمنٹ کے ساتھ ملکر کام کرین تو ہمارے ہندوستان کی حالت کسقدر زیادہ اُس امر کی مقتضی تھی -

ذیل مین ایک ضروری راے ظاہر کی جاتی ہے اور وہ ایسی ہے کہ اگر اُسکی پیروی کی جاتی تو بہت ہی مناسب ہوتا -

۴ - اپریل -

۔۔۔۔ مجکو اس امر کا کلی یقین ہے کہ ہندوستان مین ہماری حکومت کے ہر دل عزیز ہونے کی اس سے بڑھکر اور کسی بات کی ترغیب نہوگی کہ ہم ملک کے قدیم علاقون کو قائم رکھین اور سوا سے شاذ حالت کے بعلت بقایا ے مالگزاری انکو نیلام نہونے دین۔ غدر مین سب سے بڑھکر اسی بات کی شکایت پیش کی گئی تھی کہ ممالک مغربی و شمالی مین بعلت بقایا ے مالگزاری سرکار اور اس سے بھی بڑھکر اکثر بعلت اجرا ے ڈگریات عدالت دیوانی ایسے نیلام عمل مین آتے تھے۔ پنجاب مین ہم نے اس قسم کے نیلامون کو بہت کم جائز رکھا اور یہی قاعدہ زیادہ تر ملک متوسط اور اودھ مین جائز رکھا گیا۔

سر جان لارنس جیسا کہ انکی تمام سوانح عمری سے ظاہر ہے ہمارے ہموطنون کی اولوالعزمی اور کوشش سے بڑی ہمدردی رکھتے تھے لیکن مندرجۂ ذیل چٹھی سے ظاہر ہے کہ وہ بحیثیت فرمانروا اُن تدابیر اجرا ے سڑک وغیرہ سے متعلق ہمیشہ کس راہ کو اختیار کرتے رہے جنمین خود مسافر کے حق مین خوف اور ملک کے حق مین خطر اور بے انتہا اخراجات اور غیر منصفانہ جنگ کی پیچیدگیان لاحق ہوتی ہین۔ ہیوارڈ صاحب کا جو افسوسناک نتیجہ ہوا (گو اُس سے کسی طرح اُس قسم کی تدبیرون پر الزام نہین عائد ہوتا ہے) اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ سر جان لارنس نے سرکاری طور پر جو اُس مین حوصلہ نہین دلایا تھا تو اپنی ذمہ داری منصب کے اعتبار سے وہ برسر صواب تھے۔

۷ - جولائی -

مین یہ بہت قوی راے رکھتا ہون کہ مسٹر ہیوارڈ یا اور کسی یورپین کو ہماری سرحدات کی طرف سے وسط ایشیا مین جانے کی اجازت دینا ایک بڑی بھاری غلطی ہے مین یقین کرتا ہون کہ درۂ سوات اور درۂ چترال کی جانب جو راستہ گیا ہے وہ سب راستون سے زیادہ خطرناک ہے مین نہین سمجھتا کہ یورپین یا بلکہ انگلشمین ایسے بھیس مین اُدھر سے گذر سکتا ہو کہ کسی شخص کو کچھ معلوم نہونے پائے۔ وہ پشاور تک نہ پہونچنے پائیگا کہ یقینی طور پر اُسکے عزائم کی خبر پہونچ جائیگی۔ اگر اچیانا اُسپر کوئی سانحہ گذرا تو ہمکو آخر مین مشکل پڑیگی گو سر ہنری رالنسن اُسکے خلاف کچھ ہی کیون نہین۔ اگر ہم مسٹر ہیوارڈ کو قسمت آزمائی کرنے کی اجازت دیتے ہین تو خاص ہمارے افسرون سے کسی شخص کے ایسی ہی اولوالعزمی ظاہر کرنے پر کس اصول سے ہم اُسکو روک سکینگے۔ اور یہی وجہ ہے جس سے ہم کہتے ہین کہ اس بات مین مشکلات لاحق ہین۔ موجودہ شرطون اور قیدون مین ہم ہرگز کسی امر سے سہولت پیدا کرنے کی طرف راغب نہونگے سوا ے اسکے کہ آپ کی جانب سے کوئی قطعی حکم پائین۔ مجکو شبہہ ہے کہ سر ہنری رالنسن کو ہماری مغربی سرحدی اقوام متعلق ذاتی تجربہ نہین ہے۔ اور وہ نہین جانتے ہین کہ یہ جرگے کس درجہ یورپینون سے عناد رکھتے ہین ۔۔۔

مسائل مسقط اور زنجبار کے متعلق بالتفصیل ہم آپ کو تحریر کر چکے ہین ہم سب لوگون کی راے ہے کہ زنجبار کو فارن آفس (یعنی انگلش فارن آفس) کے حوالہ کر دینا ایک بڑی بھاری غلطی ہے۔ مسقط کا موجودہ مرد ان ایک کمبخت شخص ہے

لیکن ایک حد تک ہمکو اُسکی اعانت کرنے مین فائدہ متصور ہے۔ وہ فائدہ یہی ہے کہ اُس مقام کے بچھیرون مین امن و امان قائم رہے اور پھر بحری ڈاکہ زنی شروع نہو جائے اور پچھلے پچاس برس کے اندر جو کام ہوا ہے وہ ندکرنے کے برابر نہو جائے۔ ہماری ناموری اور ہمارا فرض منصبی اسی امر کا مقتضی ہے۔ اگر ہم کوشش نہ کرتے تو اُن ممالک سے ہندوستان کی جو تجارت جاری تھی وہ اب تک کب کی برباد ہو گئی ہوتی۔ محکمہ بحری ہند کا شکست کرنا ایک بڑی بھاری غلطی تھی۔ مناسب طریقہ یہ تھا کہ جن باتون کی اُسمین افراط و تفریط ہو گئی تھی اُنمین تخفیف کر دی جاتی۔ اب یہی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایک اوسط درجہ کے حساب سے وہ پھر جاری کیا جائے . . . . ۔ آئرلینڈ کے کلیسا کا مجکو بڑا افسوس ہے جسکی تباہی میرے قیاس مین یقینی معلوم ہوتی ہے۔ مین اُسکی بے اعتدالیون اور عیبون کا مقر ہون اور جب دیکھونگا کہ اُسکی اصلاح ہو گئی ہے تو مجکو بہت خوشی ہو گی۔ لیکن مجکو ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکی بربادی مین ایک بڑی مصیبت کے واقع ہونے کا احتمال ہے۔ گو مین نے اپنی زندگی کے اسقدر ایام ہندوستان مین صرف کیے لیکن آئرلینڈ کے حالات بھی مجکو بہت کچھ معلوم ہین۔ اور مجکو ہمیشہ اِس بات پر حیرت ہوتی رہی کہ ناراضی اصل مین مساوی تقسیم اراضیات کے باعث سے واقع ہوئی۔ وہ رعایا کبھی خوش اور خیرخواہ نہین رہسکتی ہے جسکے لیے وجہ معیشت کا عمدہ ذریعہ باقی نہ رکھا گیا ہو۔ گو آئرلینڈ ایک چھوٹا ملک ہے مگر اُسکی حالت بھی وہی ہے جو ہندوستان کی ہے۔ زراعت وہان کے لوگون کا خاص پیشہ ہے اور اسیوجہ سے عام رعایا مفلس ہو گئی ہے۔

مندرجہ ذیل چٹھی کے مبحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ خاتمہ کی ابتدا شروع ہو گئی تھی۔

۲۷۔ جولائی۔

مین بیشک اِس تجویز کو دل سے پسند کرتا ہون کہ جب تک ضرورت ہو اُسوقت تک لارڈ میؤ ہندوستان کے جدید گورنر جنرل مقرر کیے جائین۔ مین اُنکے راستہ کے صاف کرنے مین جہان تک مجھسے ممکن ہے کوشش کرونگا۔ اور جسوقت میرے اُنکے ملاقات ہو گی تو مین فوراً ہندوستان کے نامبرآوردہ اشخاص کی نسبت جنکو اُنسے سابقہ پڑیگا اپنی راے ظاہر کردونگا۔ خاص خاص امور کے بارے مین جنکی جانب اُنکو فوراً توجہ کرنا پڑیگی مین بتائے دیتا ہون کہ جو خط کتابت انگلستان مین مندرجہ ذیل امور کے متعلق اُنکو بہم پہونچ سکے اُسکا مطالعہ کرین۔

(۱) گورنمنٹ ہند کا تعلق مختلف لوکل گورنمنٹون سے۔

(۲) ریلون کی توسیع اور اُنکا عام انتظام۔

(۳) مسئلہ وسط ایشیا۔

(۴) کاشتکاران نیل اور مزارعین بنگال و بہار کے باہمی تعلقات۔

ف ۵۲۳

له اسکو لارڈ کیننگ نے غدر کے بعد انجام کیا۔ عبارت ہذا لینگ صاحب کی بڑھائی ہوئی ہے۔

(۵) کاشتکاران چاے اور آسام اور کچھار کے قلیون کے باہمی تعلقات مع جمیع امور متعلقہ۔

(۶) موجودہ انتظام دیسی افواج ہند کے متعلق امور علی الخصوص یہ امر کہ ہر ایک رجمنٹ مین کتنے انگلش افسرون کو رہنا چاہیے۔

(۷) خلیج فارس اور بحیرۂ ہند کے لیے خاص خاص مقامی بحری محکمہ جات۔

(۸) برٹش گورنمنٹ اور ایران مسقط اور زنجبار وغیرہ کے باہمی تعلقات اُن امور کے متعلق جو ہندوستان کے مقاصد سے سروکار رکھتے ہین۔

(۹) مجوزہ تدبیر اجتماع خزائن ہند۔

یہ مختلف امور نہایت ضروری ہین جنکی بابت مجکو اضطراب ہے کہ لارڈ میو کو فوراً لحاظ کرنا ہوگا اور بیشک یہ نہایت سودمند ہوگا اگر ان سب باتون کے متعلق وہ آپ سے گفتگو کرتے آئین۔

لارڈ میو کی نامزدگی اور اُنکے ہندوستان مین پہونچنے کے مابین جو تھوڑا سا زمانہ گزرا تھا اسطور سے اُس زمانہ مین کام کرنے کی ایک بہت عمدہ فہرست تیار ہوگئی۔ اسکے اعادہ کی جانچ سے ظاہر ہوتا ہے کہ افغانستان مین عرصہ سے جو خانہ جنگیان ہو رہی تھین آخر کو اب اُنکے خاتمہ کا زمانہ آنے لگا تھا۔ اور اِس قضیہ سے علیحدہ رہنے مین جو خوش نیتی سر جان لارنس اب تک دکھلاتے آئے تھے وہ بلا خطرہ اور بلا اختلاف اور طریقون سے ثابت کی جاسکتی ہے۔

شملہ ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۸۶۸ء

پیارے سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ — مین نے دیسی ایجنٹ مقیم کابل کی اطلاع کے لیے لکھا کیا معنی بلکہ ہدایت کی ہے کہ اگر امیر شیر علی مجھسے راولپنڈی یا پشاور مین بھی ملاقات کرنا چاہین تو مین وہان خوشی سے جاکر اُنکی ملاقات کرونگا۔ چونکہ ہم نے اُنکو کسیقدر روپیہ اور ہتھیارون سے مدد دینے کی قطعی تجویز کی ہے تو اِس سے وہ خوش ہوجائینگے۔ اگرچہ اسمین شک نہین کہ وہ ہم سے اپنی جنگون اور محافظت کی تدبیرون مین شرکت کے خواستگار ہونگے۔ میری راے ہے کہ جو کچھ ہم اُنکو دین وہ ایک سالانہ وظیفہ کے طور پر ہو اور وہ وظیفہ بتاکید تمام اِس بات پر منحصر رکھا جاے کہ ہمکو اُنکی طرف سے اطمینان رہے کہ امیر کا چال چلن ہمارے ساتھ اچھا رہیگا اور جو عہد و پیمان ہمارے اُنکے مابین ہو اُسپر قائم رہین گے۔ مین نے تاکید کی قید اِس سبب سے لگائی ہے کہ کل افغانون کا خاصہ یہی ہے کہ جو کچھ وہ پائین ہم لوگون سے لے لین اور اُسکے بدلے مین جہان تک اُن سے ممکن ہو ہمارے ساتھ کوئی سلوک نہ کرین۔ اِس مین شک نہین ہے کہ میرے نزدیک اُن سے کسی ایسے امر کی استدعا کرنا نہ چاہیے جو غیر واجبی ہو۔ بیشک اُن سے ہمکو سواے اِس بات کے اور کسی امر کے لیے متقاضی ہونا ضرور نہین ہے کہ جس جس مقام پر اُنکا علاقہ ہماری سرحد کے متصل یا قریب ہو وہان وہ اپنی رعایا کو امن و امان سے رکھین اور ہم سے دوستانہ تعلقات صدق دل سے قائم رکھین۔ ایک تو اِس ضروری امر اور دوسرے

میری اس خواہش سے کہ جبتک یہ موجودہ سرحدی دقتین ہزارہ مین واقع ہین اُسوقت تک کمانڈر انچیف کے قریب رہین اور پنجاب سے بہت دور نہونے پاؤن مانع اس امر کی ہونگی کہ مین کلکتہ کو اُسقدر جلد جاؤن جسقدر عجلت کے ساتھ ان ضرورتون کے نہونے کی حالت مین مین وہان جاتا۔

جنگ کوہ اسود جو ناشدنی جنگ بھوٹان کی طرح اُسکے مطالب کے حاصل ہونے مین سر جان لارنس کے حکم سے ختم کر دی گئی تھی معمولی شکایتون کی باعث ہوئی کہ اُس سے فوجی سطوت مین نقصان واقع ہوا۔

شملہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۶۸ع۔

اخبارات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے افسرون کو جیساکہ وہ سمجھتے ہین جنگ کوہ اسود کے ذلیل نتیجون سے بڑا قلق ہوا۔ جو فوج اس مہم مین روانہ ہوئی تھی شاید وہ ضرورت سے زیادہ تھی اور اُسنے جرگون کو مقابلہ سے باز رکھا۔ جنرل بھی خبردار تھے لیکن مین اس بات کو قرین مصلحت یا جائز نہین سمجھا کہ جس امر کی اُنھون نے استدعا کی تھی اور جسکو کمانڈر انچیف منظور کرنا چاہتے تھے اُس سے انکار کرتا اور نہ یہی امر قرین مصلحت تھا کہ ہم ایک دوسری جنگ انبیلا کے خطرہ مین اپنے کو پھنساتے۔ افسر لوگ کسیقدر ناعاقبت اندیش ہین وہ لڑنے کی خواہش ظاہر کرتے ہین اور اس بات کا خیال نہین کرتے کہ ایسے موقعون علی الخصوص کوہستان کی لڑائیون مین کسقدر صرف پڑتا ہے۔ باینہمہ مجکو اس بات مین شبہہ نہین ہے کہ اس مہم سے بہت کچھ فائدہ حاصل ہوگا اور غالباً اُس سے کوہ اسود اور اُسکے قرب و جوار کے جرگے کچھ برسون تک امن وامان سے رہینگے۔

ماہ دسمبر مین کنسرویٹو جلسہ وزرا نے استعفا دیا اور سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ کی جگہ ڈیوک آف آرجل مقرر ہوے سر جان لارنس کسی فرقہ کے طرفدار نہ تھے۔ وہ ہمیشہ ترقی تہذیب کے طرفدار رہے لیکن یکے بعد دیگرے لبرل یا کنسرویٹو جو سکرٹری آف اسٹیٹ مقرر ہوا ہر ایک نے علی التساوی اُنپر بھروسہ کیا۔ اور اس زمانہ مین خوش قسمتی سے ہندوستان انگلش ملکی فرقون کے جھگڑون سے قریب قریب پاک رہا۔ سر جان لارنس سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ کو لکھتے ہین کہ۔

کلکتہ ۱۵۔ دسمبر۔

اسوقت مین اس امر کے شکریہ کی یہ چٹھی لکھتا ہون کہ آپ نے ہمیشہ میرے ساتھ اخلاق و محبت کا برتاؤ کیا اور مجکو امید ہے کہ جسوقت مین انگلستان کو واپس آؤنگا تو ہم لوگون مین ذاتی ملاقات ہوجائیگی۔

نئے سکرٹری آف اسٹیٹ کو وہ لکھتے ہین۔

کلکتہ ۲۵۔ دسمبر ۱۸۶۸ع۔

میرے پیارے ڈیوک آف آرجل۔ مجکو آپ کی دوستانہ تار برقی کی بابت آپ کا شکریہ ادا کرنا لازم ہے۔ مجکو اس بات کا

بڑا افسوس رہیگا کہ آپکے اختیار حاصل کرنے کے بعد استقدر جلد مین ہندوستان چھوڑتا ہون لیکن میری حالت تندرستی سے بہت دور ہے اور اسوقت بالکل مجبور ہو کر مین نے کام چھوڑا ہے - مین دماغی عارضے مین سخت مبتلا ہون -

مین اس بات کو سر جان اسٹریچی کی ایک وقیع اور حیرت انگیز چٹھی کے خلاصہ پر ختم کرتا ہون - جو لوگ اسوقت زندہ ہین انہین سے معدودے چند ہی اشخاص ایسے ہونگے جو سر جان لارنس کی وائیسرائی کے بحث پر مستند حالات بیان کرنے کے زیادہ مجاز ہونگے -

وِلا اِسپینولا واقع فلارنس ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۸۳ء -

آپ کی خواہش کے مطابق لارڈ لارنس اور انکی کارروائیون کے متعلق مین چند باتین اپنی یاد سے لکھکر آپکو بھیجتا ہون - بدقسمتی سے یہان میرے پاس کسی قسم کی کتابین یا تحریرات نہین ہین اور مجکو بالکل اپنی قوت حافظہ ہی پر بھروسہ کرنا پڑیگا اور مجکو اندیشہ ہے کہ اسوجہ سے میری چٹھی مین زیادہ تر ایسے واقعات ہونگے جو آپ کے بکار آمد نہونگے -

مین نے لارڈ لارنس کو وائیسرائے ہونے کے پیشتر کبھی نہین دیکھا تھا میری ملازمت کا ابتدائی حصہ ممالک مغربی و شمالی مین صرف ہوا تھا جہان سے وہ پنجاب کو چلے گئے تھے - لہذا مین اپنے ذاتی علم کے ذریعہ سے انکی سوانح عمری کے سب سے زیادہ ضروری حصہ کے حالات آپ کو نہین بتا سکتا ہون جس سے خواہ مخواہ آپ کی کتاب کو زیادہ تر سرو کار ہوگا - جب وہ وائیسرائے تھے تو اسوقت مجکو انسے بہت تقرب تھا لیکن انکی وائیسرائی کا زمانہ نہ تو جوش انگیز ملکی سانحون سے ممتاز ہوا اور نہ ایسی بات کا کوئی بڑا موقع آیا کہ جو خاص خاص اوصاف ان مین موجود تھے انکا کچھ ظہور ہوتا - بہت سے مسائل نہایت ہی اہم پیدا ہوئے لیکن زیادہ تر وہ اندرونی انتظام سے تعلق رکھتے تھے مفصل تواریخ انگلش شائقین زیادہ لطف سے نہ پڑھینگے -

بایں ہمہ اگر یہ خیال کیا جائے کہ لارڈ لارنس کی وائیسرائی کے زمانہ مین چونکہ کوئی بڑا سانحہ واقع نہین ہوا اسواسطے وہ چندان وقیع نہین ہے تو یہ بڑی بھاری غلطی ہوگی - انھون نے ہندوستان کی حکومت ایک ایسے وقت اختیار کی تھی جب ایک نہایت ہی ضروری اور مشکل وقت تھا - سنہ ۱۸۵۷ء کے بلوون نے انتظام ملک کی کل بنیادون کو جڑ سے ہلا دیا تھا اور جو ضرب اس سہمناک انقلاب سے پڑی تھی وہ بخوبی رفع نہین ہوئی تھی - لارڈ لارنس کے انتظام کی خاص خاص باتون کے متعلق اسوقت تک کوئی صحیح رائے ہرگز نہین قائم ہو سکتی ہے جب تک بوضاحت یہ نہ دریافت کرلیا جائے کہ جسوقت وہ وائیسرائے مقرر ہوئے تھے اسوقت صورت معاملات کیا تھی - میرے بھائی جنرل اسٹریچی نے فی الحال جو کتاب چھپوائی ہے اسمین مین نے اس امر کے اجمالی حالات ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ بیس برس پیشتر ہندوستان کیا تھا اور حال مین کون سے بڑے بڑے تبادلے عمل مین آئے اور شاید آپ مجکو اسمین سے مندرجہ ذیل مطالب محول کرنے کی اجازت دینگے کیونکہ لارڈ لارنس کی حکومت کے اصل حال کو صحیح صحیح سمجھنے کے لیے

جو واقعات مجکو ضروری معلوم ہوتے ہین انکو مین اس عبارت سے بہتر اور کسی عبارت مین نہین بیان کرسکتا ہون۔

۱۸۵۷ء کے بلوہ کے قبل بھی تبادلون مین بڑی بڑی ترقیان ہوئی تھین اُس انقلاب کے بعد جس سے کچھ دنون تک ہندوستان کے ایک بڑے حصہ مین ہماری حکومت قریب قریب بالکل جاتی رہی تھی تبادلے نہایت ہی عجلت سے عمل مین آتے تھے ہزارہا انگلش اشخاص (صرف سپاہی نہین بلکہ ہر ایک درجہ کے انگلش لوگ) ہندوستان مین آکر بہت بڑھ گئے تھے۔ وسی ہزارہا باتین ایسی چاہی جاتی تھین جو ہندوستان مین نہین تھین لیکن یہ خیال کیا جاتا تھا کہ انکا ہو جانا ضروری ہے۔ تمام ملک مین ریلون ٹیلیگرافون سڑکون اور پلون کی تعمیر لازمی تھی رعایا کو بھوکون مرنے سے بچانے کے لیے نہرون کا جاری کرنا ضروریات سے تھا۔ بارکون کا ایک بڑی بھاری یورپین فوج کے لیے بننا ضروری ہی تھا اور حفظان صحت کی ہر ایک تجویز جس سے فوج کو فائدہ ہو سکتا اُسکی تعمیل بھی لازمی تھی کیونکہ ہم اس بات کو پسند نہین کرسکتے تھے کہ پرانے دستور کے موافق ہم اپنی فوج کے لوگون کو بھیڑون کے گلے کی طرح مرجانے دیتے المختصر اس زمانہ کے بڑے مہذب ملکون مین انتظام کے متعلق جن جن باتون کی ضرورت ہوتی ہے اُن سب کا سامان کرنا ضرور تھا۔ یہ قول کچھ امور سلطنت ہی کے بارے مین صادق نہین آتا ہے سنٹرل گورنمنٹ پر اصلاح کی جن جن باتون کا تقاضا تھا اُسی طرح سے ملک کے ہر شہر اور ضلع مین بھی اصلاح کی حاجت تھی۔ مثلاً مقابلہ کیا جائے کہ بیس برس پیشتر کلکتہ کی کیا حالت تھی اور اب کیا حالت ہے یہ شہر جو برٹش ہند کی دارالسلطنت ہے ایک نہایت عمدہ مقیاس اس بات کا ہے کہ ہندوستان کے دوسرے مقامات کی حالت کیا ہے۔ اس شہر کا خس و خاشاک نہایت ہی خوفناک گڑھیون مین جو شہر کے اندر سڑا کرتا تھا یا دریا کے ہگلی مین پھینکدیا جاتا تھا اور جوار بھاٹا کے ساتھ بہہ کر آیا جایا کرتا تھا۔ فیصدی ۹۰ باشندگان شہر کو صاف پانی نصیب نہین ہوتا تھا۔ وہ یا تو دریا کا کثیف پانی پیتے تھے جسمین ہر قسم کی گندگی جو تصور مین آسکتی ہے شامل رہتی تھی یا اور بھی کثیف پانی ادنیٰ تالابون کا استعمال کرتے تھے۔ دریا جو ہزارہا اشخاص کی سیرابی کا سرچشمہ تھا اُسمین صرف معمولی کثافت ہی کی چیزین نہین پڑتی تھین بلکہ وہ شہر کا قبرستان بھی تھا۔ مجکو یاد نہین ہے کہ ہر سال کتنی ہزار لاشین دریا مین چھوڑی جاتی تھین اور کتنی سو لاشین گورنمنٹ اسپتالون اور جیلخانون کی ڈالی جاتی تھین۔ کیونکہ یہ دستور صرف غربا اور جہلا ہی مین نہین مروج تھے افسران گورنمنٹ اور میونسپلٹی بھی ایک امر واجبی کے طور پر اُسکی اجازت دیتے اور پیروی کرتے تھے۔ مجکو وہ کیفیتین یاد ہین جو اُن دنون مین بمقام کلکتہ اسپتالون جیلخانون بازارون مذابح اور شاہراہون پر دیکھی جاتی تھین۔ شہر کی نسبت جو یہ عبارت استعمال کی جاتی تھی کہ مہذب باشندون کی بود و باش کے قابل وہ ہرگز نہین ہے اسمین ذرا بھی شبہہ نہین ہے۔ یورپ مین ایسے شہر شاذ و نادر ہی ہونگے جنمین کلکتہ کے عمدہ ترین محلون کا مقابلہ کرنے مین کوئی ایک ہو اور دنیا مین مشکل سے ایسا کوئی شہر نکل سکتا ہے جسنے کلکتہ سے بڑھکر حیرت انگیز طریقہ سے ترقی کی ہو۔۔۔۔۔ اسی زمانہ مین شاہی کمیشن نے جو افواج ہند کی تندرستی کی کیفیت دریافت کرنے پر مقرر ہوئی تھی یہ تجویز کیا

ص ۴۲۵

کہ خراب اور ناکافی مکانات بارک کی وجہ اور حفظان صحت کی ہر ایک تدبیر کی لاپروائی سے ہمارے ہزارہا سپاہیون کی جانین تلف ہوگئین اور ہوتی جاتی ہین پھر اسی طرح گورنمنٹ سے کہا گیا اور ہندوستان کے بہت سے حصون مین فی الواقع یہ صحیح بات تھی کہ جیلخانون مین ناکافی مکانات کی وجہ سے قیدی لوگ ایک خوفناک تعداد سے مرتے جاتے تھے اور حد انتہا سے انصاف کی ضروری کارروائیون کا نتیجہ وہ ہوتا تھا جو سراسر انسانی ہمدردی کے خلاف تھا- بسطور بالا مہذب زندگی اور اس موجودہ انتظام کی ضرورت واقع ہوئی جو اب عمل مین لانے کے قابل تھا اور پہلے پہل زیادہ تر وہ چند ہی سال کے عرصہ مین اتمام کو پہونچا- یہ بیانات سڑکون اور ریلون نہرون اور بارکون اور شہرون کی صفائی ہی وغیرہ پر صادق نہین آتے کیونکہ ترمیم انتظام کا تقاضا اسقدر سخت تھا کہ اگر یہ کہا جائے کہ ملازمت کی تمام شاخون مین از سرنو انتظام ہوا تھا تو یہ کہنا کچھ مبالغہ نہین ہے- مثلاً محکمۂ پولیس جو تمام ہندوستان مین خراب تھا وہ بالکل جدید بنیاد پر قائم کیا گیا- جوڈیشل عہدون اور آئین جن قوانین کی عملدرآمد ہوتی اُن قوانین مین اسی طرح کی کثرت سے تبدیلی بحالی ہوئی- لارڈ لارنس نے جب وہ وایسرائے تھے تو بیان کیا تھا کہ دیسی ججون کو جو ناکافی مشاہرے دیئے جاتے ہین اور اعلیٰ افسران عدالت کی جو کم تنخواہین مقرر ہین یہ سرکار کے حق مین ایک بڑی ذلت کی بات ہے- کیونکہ انہین سے اکثر اشخاص اس سے بھی کم تنخواہ پاتے تھے جو ہندوستان کے اکثر حصون مین اعلیٰ درجہ کے معمار اور نجار عموماً پیدا کرتے ہین ایسی حالت مین ممکن نہین تھا کہ ایمانداری اور عمدگی سے انصاف ہو سکتا-

عوام الناس کے فائدہ کے متعلق اخلاقی اور ملکی جن جن امور کی اصلاح کی ضرورت ہوئی تھی اُسکی مخالفت نہین کی جا سکتی تھی- ہر حالت مین نہایت کامل طریقہ سے اور تا حد امکان نہایت ہی قلیل زمانہ مین اِن سب باتون کا بندوبست کرنا ضرور تھا- اسمین شک نہین کہ ایسے لوگ بھی تھے جنکا خیال اور بیان یہ تھا کہ اِن ضروریات مین لکھو کھا روپیہ کا خرچ تھا اور اُنکے رفع کرنے مین دشواری اور بربادی متصور تھی خوش قسمتی سے گورنمنٹ ہند نے کچھ اور ہی تجویز کیا شاید بہت بہتر ہوتا اگر بعض اصلاحون کے متعلق جو عمل مین آئی تھین بتدریج کام جاری ہوتا- لیکن یہ خط منجر بصواب تھی- جو کام اختیار کیا گیا تھا اُس سے بڑھکر یا اُس سے زیادہ قابل تعریف کام کسی ملک مین کبھی خیال نہ کیا گیا ہوگا اور ہندوستان کے انگلش اشخاص نے بہت کچھ پچیس ۲۵ برس کے اندر اُسکو ختم کیا اور وہ اب تک جاری ہے . . . جسقدر کام ہوا وہ بھی بے حساب ہوا- انگلستان کی حالت جو اِس زمانہ مین ہے ملکہ اَین کے زمانہ سے بہ نسبت اُسکے ہرگز زیادہ نہ بدلی ہوگی جس طرح لارڈ ڈریپن کے زمانہ مین ہندوستان کی حالت لارڈ اِلنبرا کے زمانہ سے بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے- تمام ملک مین سڑکون کا جال بندھگیا تمام دشوار گزار دریاؤن پر پل بن گئے ۹۰۰۰ میل ریلوے اور ۲۰۰۰۰ میل ٹیلگراف تیار ہوگیا- ۸۰ لاکھ ایکڑ زمین کی آبپاشی ہوتی ہے اور اِن سب کامون مین بیس برس سے کچھ ہی زیادہ مدت کے اندر ڈیڑھ ارب روپیہ صرف کیا- ہمارے سپاہیون کی بارکین جیسی اسوقت ہین شاید وہ تمام دنیا کی بارکون سے بہتر ہونگی بیس برس پیشتر جو ہیضہ کے گھر کہلاتے تھے اب وہی برٹش سلطنت کے سب سے عمدہ شہرون مین جو صحت کے اعتبار سے مشہور ہین

شمار کیے جاتے ہین اور پہلے فوج مین جس حساب سے لوگ مرتے تھے اب اُسکے نصف بھی نہین مرتے ہین - جیلخانون اور قیدیون کے حفظان صحت کے متعلق جو تدبیرین ہوئی ہین وہ بھی ایسی نہین ہین جو نمودار نہون - شہر اور قصبات کی حالت پیشتر کی نسبت اب کہین بدل گئی ہے - اِن سب چیزون اور اسی طرح کی اور ملکی اصلاحون کے ساتھ جیسے ترقی تجارت اجراے جدید کارہاے صحت اور حرفت ترقی دولت سرکاری انتظام کی ہر ایک شاخ مین بھی تغیر و تبدل ہوا - قوانین کے مجموعے بھی مرتب اور مرمم اور آسان کیے گئے یہان تک کہ دنیا اُنپر حیرت کرنے لگی - عدالتہاے انصاف اور پولیس مین انقلاب آگیا تھا اور گو درجۂ تکمیل کو پہونچنے سے اُنکی حالت اب بھی کیسی ہی بعید کیون نہو لیکن ہندوستان مین جان و مال کی حفاظت اور ایمانداری سے عدل گستری کا ایسا محفوظ بندوبست ہوگیا کہ کبھی سُننے اور دیکھنے مین نہ آیا ہوگا - ہم تمام ہندوستان مین مدرسے شفاخانے اور دواخانے قائم کرتے آئے ہین باشندگان ہند کی نسبت اُن کے خاص ملک کی حکومت مین ایک بڑے حصہ تک اُنکی شرکت تسلیم کی گئی ہے - میونسپل کمیٹیان جو پولٹیکل تعلیم کی اول عملی تدبیر ہے برٹش ہند کے تمام بڑے بڑے شہرون مین قائم ہوگئین - اور ایک کرور بیس لاکھ سے زیادہ آدمی اِن میونسپلٹیون کی حدود مین رہتے ہین - جو تبادلے اسطور سے عمل مین آئے ہین اُنکی فہرست کو اور زیادہ طول دینے کی کچھ حاجت نہین ہے - لیکن اس بیان کا یہ بھی ایک بڑا ضروری جز ہے کہ اِس تمام کام کا انجام اور اِس کل روپیہ کا خرچ جس سے ایک بیحساب درجہ تک باشندگان ہند کی دولت اور آسایش کو ترقی ہوئی ہے اسطور پر ہوا کہ جو ٹکس کا بار اصل مین تھا اُسمین کچھ اضافہ نہین ہوا ،، -

جس کتاب سے یہ مطالب اخذ کرکے یہان درج کیے گئے ہین اُسمین بعض خاص وجوہات سے اس بات کا قصد نہین کیا گیا کہ جن لوگون کے سبب سے یہ بڑے بڑے نتیجے حاصل ہوے تھے اُنمین سے ہر شخص کی تعریف اُن کامون کی بابت فرداً فرداً بیان کی جائے - لیکن اِن تعریف کے حصون مین لارڈ لارنس کا حصہ سب سے بڑا ہے - بلوون کے فرو ہونے کے بعد لارڈ کیننگ اصلاح کے متعلق زیادہ کارروائی نہ کرسکے اور لارڈ الجن کی مختصر وائسرائی کے زمانہ مین بھی کچھ زیادہ کام نہین ہوا - یہ امر بالکل خالی از مبالغہ ہے کہ جسوقت لارڈ لارنس وائسراے مقرر ہوے تو نصف سے زیادہ ہندوستان مین تمام سرکاری عہدون کے متعلق کم و بیش از سر نو انتظام کرنا پڑا یا اُسکی اصلاح کی ضرورت ہوئی - اُنھون نے انتظام ملک کو کسیقدر ازپا افتادہ حالت مین پایا - بہت سے ضروری مسائل کی تجویز کے لیے بڑے بڑے وسائل جمع کیے گئے لیکن ایسا کوئی مسئلہ نہین تھا جو ایک مضبوط شخص کے واسطے ملتوی یا موقوف نہ رکھا ہوتا جو اُسکی تکمیل کرتا - ہندوستان کے لیے یہ بڑی خوش قسمتی کی بات تھی کہ ایسے وقت مین اُسکا وائسراے ایک ایسا شخص مقرر ہوا جو صرف زور آور ہی نہین تھا بلکہ ملک اور اُسکی ضروریات کے حالات سے بذات خاص کامل واقفیت رکھتا تھا - انتظام کے ہر ہر رموز و نکات سے واقف ونا تھا اور جن جن نقائص کی اصلاح کی ضرورت تھی اُنکو اُسنے بخوبی تمام دریافت کرلیا - لارڈ لارنس نے ہر مقام پر

ص ۴۴۴

اُس بات کی بابت جسکی ہر مقام پر ضرورت تھی زور دیا (اور مین جانتا ہون کہ اُنکی وائیسرائی کے زمانہ کی یہ نہایت نمودار بات ہے) اُنھون نے ہر ہر محکمہ مین ہل چل مچا دی اور اِس بات پر اصرار کیا کہ اسکا انتظام درست رکھا جائے اُنھون نے ہر مقام کی کل کو حرکت دے دی وہ متقاضی ہوئے کہ جو غفلت اور لاپروائی اب تک ہوتی آئی ہے وہ متروک کی جائے اور اُنھون نے اِس بات پر زور دیا کہ جن جن بڑی بڑی اصلاحون کی بابت اب تک تو ہمات کیے جاتے تھے اُنکی درحقیقت تعمیل کی جائے۔

یہ جو کچھ انتظام ہوا وہ بجنسہ مثل اُس صوبہ کے تھا جسپر بحیثیت چیف کمشنر و لفٹننٹ گورنر اُنھون نے خود عرصہ تک حکومت کی تھی۔ اور اِس امر سے اُنکے خاص انتظام سابق کی عمدگی کا یہ ثبوت قطعی بہم پہونچتا تھا کہ ایسی اصلاحون کے متعلق شکایت اور فریاد بہت کم سُنی گئی۔ پنجاب برابر اور بطور رواجی ہمیشہ ایک نمونہ اِس بات کا متصور ہوتا رہا کہ قایم صوبے اُسکی تقلید کرتے اور اگرچہ (لارڈ لارنس سب کے پہلے خود اِس امر کو بیان کرنے والے تھے) بہت سی باتین جو اُسکے انتظام کے لیے بہت ہی عمدہ تھین اُس ملک کے اکثر حصون کے لیے ناموزون تھین جسکی تمدنی اور ملکی حالتین مختلف تھین لیکن اِس بات سے انکار کرنا ناممکن تھا کہ ہندوستان کے کل صوبون مین ایسا کوئی صوبہ نہین تھا جس مین فی الجملہ سرکاری انتظام اِس عمدگی سے ہوا ہو اور جس مین از سر نو تبادلون کی ایسی کم ضرورت ہوئی ہو۔

جن اصلاحون کے متعلق اوپر حالات بیان کیے گئے اُنمین کوئی ایسا امر مشکل سے نکلیگا جسکو لارڈ لارنس نے بحیثیت وائسرائے مضبوطی کے ساتھ انجام نہ کیا ہو اور اگر اُنکی طرف سے کوشش نہوتی تو بعض بہت ضروری باتین موقوف یا ملتوی رہ جاتین اور یہ امر خاص کرکے اُس ملکی اصلاح کی بڑی بڑی تعمیرات پر اور بھی صادق آتا ہے جنسے سطح کے حیرت انگیز نتیجے پیدا ہو چکے تھے اور جنکے فوائد گذشتہ زمانہ کی نسبت آیندہ زمانہ مین اور بھی عمدہ ثابت ہونگے۔ خاص سلطنت کے ذریعہ سے بتعداد کثیر ریلون اور نہرون کے تعمیر کرنے اور اِس کام کے لیے جسقدر رقمین درکار ہون اور جو معمولی آمدنی سے دستیاب نہوسکتی ہون اُنکو بذریعہ لون بہم پہونچانے کی حکمت عملی کے اول محرک لارڈ لارنس تھے۔ اگرچہ وہ اِس تدبیر کے موجد نہین تھے لیکن اُسکے منظور کرنے والون مین پہلے وائسرائے ہی تھے۔ پہلے پہل اُنھین کی حکومت مین اِسکا عمل درآمد شروع ہوا اور اُنھین کی تحریک اور صلاح سے اِس بات کو سکرٹری آف اسٹیٹ نے اختیار کیا اور اُنکے بعد کے گورنر جنرلون نے اُسکی تعمیل کی۔

اِس حکمت عملی اور اُسکی عظیم الشان کامیابی کے مفصل بیان کے لیے مجکو اُس کتاب کا حوالہ دینا لازم تھا جسکے مطالب مین اوپر محول کر چکا ہون۔ حقیقت حال عرصہ سے بوجہ اس امر کے معدوم تھی کہ انگلستان مین ہندوستانی معاملات پر بطور معمول ہمیشہ پردہ پڑا رہتا ہے لیکن اب واقعات ایسے واضح ہوتے جاتے ہین کہ شک یا انکار کی کوئی جگہ نہین ہے اِس حکمت عملی سے ہندوستانیون کی دولت اور قومی فلاح اور قحط کی بلاؤن سے محفوظ رہنے کی یقینی سبیلون مین ایسی ترقی ہوئی ہے کہ جسکا اندازہ کرنا یا مبالغہ سے بیان کرنا ہرگز ممکن نہین ہے اور اُس سے سرکاری ٹکسون مین بھی بڑی تخفیف ہوئی اور اگر عقلمند صلاحکارون کی راے کو سبقت رہی تو آیندہ کے لیے خزانہ یقینی طور پر بڑی کامیابی کی حالت مین رہیگا۔ اگرچہ اُسوقت جب لارڈ لارنس وائسرائے تھے

وہ اِس حکمت عملی کی بنیاد قائم کرنے کے سوا اور کچھ نہین کر سکے لیکن اُس ضروری تدبیر کی بنیاد قائم کرنے کی بابت وہ بہت شکرگزاری کے مستحق ہین -
اِس چٹھی مین بے ترتیب حالات بیان ہوے ہین اور مین اِس بات کا قصد نہین کر سکتا ہون کہ لارڈ لارنس کے
عہد حکومت مین جو خاص خاص تدبیرین عمل مین آئی تھین اُنکو مناسب طور سے سلسلہ وار بیان کرون مین اُنمین سے بعض
باتون کو جسطرح سے میرے دل مین اُنکا خیال آتا جاتا ہے بیان کرتا ہون -

ہندوستان مین فوج جیلخانہ اور شہرون مین حفظان صحت کی تدبیر کرنے والون مین اول وائسرائے یہی تھے - اوپر جو عبارت
مین نے نقل کی ہے اُسمین بیان کیا گیا ہے کہ جسوقت وہ ہندوستان مین گورنر جنرل ہوکر آئے تھے تو اُسوقت کلکتہ اور دوسرے
مقامات کی کیفیت حفظان صحت کے اعتبار سے کیسی تھی اِن امور مین جو دلچسپی اُنھون نے ظاہر کی اُسکی یادداشت اسوجہ سے ابھی
میرے دل مین زیادہ تازہ ہے کہ پہلے پہل ابتدا سے سنہ ۱۸۶۴ء مین مجھسے اِس موقع پر اُنکی ملاقات حاصل ہوئی تھی جب اُنھون نے اُس کمیشن
حفظان صحت کی پریسیڈنسی پر مجکو مقرر کیا تھا جو اُس زمانہ مین نئی نئی قائم ہوئی تھی - مجکو خوب یاد ہے کہ جب پہلے پہل مجھسے اُن سے
ملاقات ہوئی تو اُنھون نے مجھسے بیان کیا تھا کہ "کلکتہ کی تندرستی کی حالت کے بارے مین جو کچھ مین نے سُنا اور دیکھا اُس سے
میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے" (اور بیشک وہ یہ بات بہت اچھی طرح سے کہہ سکتے تھے) - اور یہ بھی یاد ہے کہ اُنھون نے مجھ سے
باصرار تمام یہ کہدیا تھا کہ جسوقت واقعات سے بخوبی آگاہ ہو جاؤ تو بلا تامل اور بلا تقیّد سرکاری طور پر اُنکا اظہار کر دینا اُسوقت میرے
دل پر اُنکی قوی اور بکار آمد کارروائی کی عمدگی کا ایک بڑا اثر پیدا ہوا اور اُسوقت سے برابر میرے دل پر اُنکی ایک ایسی عظمت ہو گئی
جو ہمیشہ بڑھتی گئی اور اُسی سے میرے اور اُنکے مابین یکسان طور پر ایک دوستی پیدا ہو گئی -

برٹش فوج کی حفاظت اور تندرستی کے بارے مین وہ برابر اصلاح کی کوششین کرتے رہے اور اُسمین اُنکو نہایت درجہ کامیابی
حاصل ہوئی - یہ صرف اُنھین کا باعث ہے کہ عمدہ بارکون اور ہسپتالون کی تعمیر کے ایسے ایسے کام جاری ہوے جنمین ایک کرور پونڈ سے
زیادہ صرف ہوے - اب ہندوستان کی فوج کے لیے ایسے مکانات بن گئے کہ دنیا مین فوج کے لیے کسی ملک مین ایسے مکانات
نہونگے اور سپاہیون کی تندرستی مین ایسی اصلاح اور شرح اموات مین ایسی تخفیف عظیم واقع ہوئی کہ اُسکے دیکھنے سے ایک
تعجب معلوم ہوتا ہے - یہی حال ہندوستان کے جیلخانون کا ہے اصل مین یہ سب کام لارڈ لارنس کا شروع کیا ہوا ہے -

ایک اور ضروری تدبیر جسکے لیے وہ بحیثیت وائسرائی خاص اعزاز کے مستحق ہین یہ تھی کہ اُنھون نے باوصف مزاحمت و مخالفت عظیم کے
نگرانی و استحفاظ جنگلات کا ایک محکمہ قائم کیا جو ہندوستان کے اکثر حصون مین بڑی تیزی کے ساتھ برباد ہوتے جاتے تھے -

مَین اوپر بیان کر آیا ہون کہ دیسی ججون اور عمال عدالت کی تنخواہین جو ایک مختصر تعداد کی تھین اُنکے متعلق اُنھون نے
کیا کیا تدبیرین کین - اُنکو معلوم ہو گیا تھا کہ جب تک یہ تدبیرین عمل مین نہ لائی جائینگی اُسوقت تک ایمانداری سے عدل گستری
نہو سکیگی - چنانچہ اُنکی پیشین گوئیان نتیجون سے ثابت ہو گئین - ہندوستانی عدالتون کے برتاؤ اور ناموری مین بڑی ترقی ہوئی
اور یہ نتیجہ زیادہ تر لارڈ لارنس کی تدبیرون کی وجہ سے حاصل ہوا -

صفحہ ۴۴۵

باب چہاردہم

حق کاشتکار اور حکمت عملی خارجہ

۱۸۶۴ء لغایت ۱۸۶۹ء

اِس باب مین جسکو سَر جَانْ لَارِنْس کی وَائِسرَائی کے متعلق مین نے آخری باب تجویز کیا ہے بیان کرنے کیلئے دو مسئلے (ایک داخلہ اور دوسرا خارجہ حکمت عملی کا) مین نے رکھ چھوڑے ہین جو اُنکے مجموعی انتظام مین سب سے سربرآوردہ ہین اور جنکی نسبت بلا خوف وخطر یہ بات بیان کی جاسکتی ہے کہ جس روز اُنھون نے اپنے اِس اعلیٰ منصب کا کام اپنے ہاتھ مین لیا اُس روز سے اُس کام کے چھوڑنے کی تاریخ تک یہ دونون مسئلے ہر وقت اُنکے مرکوز ذہن رہے ـ داخلہ حکمت عملی کا مسئلہ وہ ہے جس سے اُنکو نہایت ہی ہمدردی تھی جسکی بابت اُنپر بڑے بڑے سخت حملے ہوے اور بہت سے لوگ اُنسے ناراض ہوگئے اور جو آخر مین ایسی شرطون پر طے ہوا جنسے اشخاص متعلقین کے حق مین بڑے بڑے فوائد مترتب رہ گئے ـ بنظر اختصار مین اِس مسئلہ کو "مسئلہ حق کاشتکار" سے تعبیر کرتا ہون ـ جو امر تجویز کیا گیا اُس سے بیشک اسامیون کے سوا اور درجہ کے لوگون کی بھی حفاظت ہوگی اُن انگلش سابقین مین سے اور نامون کی نسبت اِس نام پر زیادہ خیال ہوگا جو اگر ہندوستان کے حقوق اراضی کے پیچیدہ مسئلے سے واقف نہین ہین تو جبراً اُنکو واقفیت پیدا کرنا پڑی کہ بہ نسبت اور کسی ملک کے جو ولایت سے زیادہ قریب ہے اِس ملک مین اُن حقوق کے متعلق کیسی دشواریان لاحق ہین ـ

جس طرح سَر جَانْ لَارِنْس یہ لڑائی لڑے اُس طرح کوئی وَائِسرائے نہ لڑا ہوگا کیونکہ دوسرا وَائِسرائے اُن خرابیون سے جنکا تدارک ضرور تھا اور اُن مقاصد سے جنکا انجام کرنا مطلوب تھا ہرگز اُسقدر واقف نہین ہوسکتا تھا جسقدر واقفیت اُنھون نے اپنے تجربہ سے پیدا کی تھی ـ وہ ایسی باتون کے دیکھنے اور سُننے کے کان اور آنکھین رکھتے تھے جو کسی ایسے مدبر کو ہرگز سُنائی اور دِکھائی نہین دے سکتی تھین جسکا تجربہ صرف اِنگلِستان ہی پر محدود ہوتا ـ خلاصہ یہ کہ وہ کسی ایسے شخص کو نہین دریافت ہوسکتی تھین جسنے ہندوستان کے مختلف حصون کے مروجہ حقوق اراضی سے جو گورکھ دھندے کی طرح پیچ در پیچ ہین واقفیت پیدا کرنے کا رستہ نہین سیکھا تھا اور جو تعلقدارون اور رعایاہی کے عیوب ونقائص سے ناواقف نہین تھے بلکہ بیشمار درمیانی طبقہ کے ماتحت مالکان وقابضان اراضی سے بھی نابلد تھے سَر جَانْ لَارِنْس نے قریب قریب یکہ وتنہا بمقابلہ ہندوستانی زمیندارون وکاشتکارون واخبارون اور اپنی کونسل کے بڑے بڑے ممبرون اور علی العموم تمام یوروپین اشخاص مقیم ہندوستان کے متحد غلبہ کے کمزورون اور مظلومون کی طرفداری کی ـ اور اگر ایسی قوی

صفحہ ۴۴۶

مخالفت کی موجودگی مین اُن لوگون کی موجودگی مین اُن لوگون کے لیے سَر جان لارنس وہ سب باتین حاصل نہین کر سکے جنکو وہ چاہتے تھے تو اقل مرتبہ اُن لکھوکھا صابر آدمیون کے لیے جو اکثر انگلش عملداری مین بھی مبتلاے مصیبت رہ کر کوئی فریاد اور بھوکھون مر کر اُسکے لیے کوئی علامت ظاہر نہین کرتے ہین اُن سب باتون کا مستحکم بندوبست کر دیا جو ممکن التعمیل تھین - بیشک یہ بڑی بہتری کی بات ہوئی کہ باشندگان ہند کو ایک مرتبہ ایک ایسا وائسراے ملگیا تھا جو معاملات پر در اصل اُنھین کے خیالات مطابق نظر کر کے یہ بات دیکھ سکا کہ جو لوگ عدل گستری کرانے کا اختیار سب سے کم رکھتے تھے اُنکے حق مین انصاف کیا گیا -

اس مختصر رسالہ مین اتنی گنجایش نہین ہے کہ مین مختلف پیچیدگیون کا پورا پورا پتہ لگا کر اُن تمام انقلابات کو بیان کرون جو اس اختلاف کی وجہ سے بنگال خاص اودھ اور پنجاب مین واقع ہوے - لیکن سَر جان لارنس کی وائسرائی کا کوئی بیان کامل بلکہ صحیح نہین ہوسکتا ہے جس مین اس بات پر بڑی شد و مد سے بحث نہ کی جاے گو اس بحث کے مفصل حالات عام شائقین کی سمجھ مین نہ آتے ہون یا بے لطف معلوم ہون لیکن سَر جان لارنس کا خیال اُنکی جانب دل سے لگا تھا اور وہ اسکی تعمیل کرتے تھے اور ہمیشہ بے ریا اطمینان سے اُنکو اس مین کامیابی حاصل ہوسکی -

پہلے یہ مسئلہ بنگال مین پیش ہوا اور بعض ضروری امور کے متعلق وہان بہت جلد اُسکا تصفیہ ہوگیا اسواسطے مین نے تجویز کیا ہے کہ پہلے اُسی کو بیان کرون - احاطہ بنگال مین رعایا اور زمیندار کے مابین عرصہ سے جھگڑے چلے آتے تھے یعنی مابین اُن کاشتکارون کے جو نیل بوتے تھے اور جو کارخانہ دار نیل تھے یہ کارخانہ دار علی العموم یورپین تھے جو کاشتکارون سے جبریہ طور پر نیل کی کاشت کراتے تھے اور پھر خود اُسکو تیار کر کے آپ بیچتے تھے جس سے امید کی جاسکتی تھی کہ کمزور فریق کی طرف سے بڑی سستی اور دفع الوقتی اور حیلہ بازی ہوئی اور طاقتور لوگون کی جانب سے بہت کچھ تنگ چشمی بدسلوکی اور ظلم ہوا - آخر کو سنہ ۱۸۵۹ع مین ایک مسودہ موسومہ قانون لگان نافذ کیا گیا جس سے در اصل بالظاہر مزارعین کے وہ حقوق محفوظ ہوے جنکو نصف صدی سے زیادہ پیشتر لارڈ کارنوالس نے اُن لوگون کی نظرون کے آگے پیش کر کے اور اُسکے بعد در اصل مگر محض غیر ارادی طور پر استمراری بندوبست کے زمانہ مین اُنسے نکال لیے تھے - ان حقوق کے استحفاظ سے خارج کرنے کے معنی اپنی خوشی سے بیدخل کرنا اور اُسی طرح لگان مین اضافہ کرنا ہین - کمیشن نیل نے بھی جو سنہ ۱۸۶۰ع مین بصدارت ڈبلیو - ایس - سیٹن کار مقرر ہوئی تھی اچھی کارروائی کی اور اُسکو کارخانہ داران نیل اور رعایا کے باہمی اختلافات فرو کرنے مین کامیابی ہوئی -

لیکن جھگڑے ابتک زورون پر تھے - مزارعین اُس پودے کے بونے سے انکار کرتے تھے جس سے اُنکو

ص ۲۹۶

کوئی منفعت متصور نہ تھی اور پلینٹر لوگ اِسکی کسر اُن لوگون سے یون نکالتے تھے کہ کبھی تو موجودہ شرح سے
لگان وصول کرنے مین سختی کرتے تھے اور لگان نہ وصول ہونے کی حالت مین اُنکو کھیتون سے بیدخل کرتے تھے
جس سے وہ بالکل تباہ ہو جاتے تھے اور کبھی بحساب شرح سے لگان طلب کرتے تھے اِس قسم کا ایک مقدمہ آزمایش کیلیے
سر بارنس پیکاک چیف جسٹس کے اجلاس مین دائر کیا گیا اور اُنھون نے اسطور پر جس سے کارخانہ داران نیل
بہت خوش ہوے اور رعایا اور اُسکے ساتھی بہت ہی ڈر گئے یہ تجویز کیا کہ وہ موسومہ "واجبی شرح لگان" جس پر
کاشتکار لوگ اپنے اپنے کھیتون کے محفوظ رکھنے کے مستحق تھے سب سے بڑی شرح لگان ہے جس سے بڑھکر
کارخانہ دارون کو مروجہ شرح کے حساب سے کچھ نہین مل سکتا تھا - اِس فیصلہ سے اسامیون کے سارے حق کی جڑ
کٹ گئی اور جس وقت سر جان لارنس وایسراے مقرر ہوے تو سب کے پہلے اُنکا خیال اسی طرف رجوع ہوا -
اُنھون نے بیشک اِس معاملہ کے خاطر خواہ تصفیہ مین بڑی بڑی دقتین دیکھین - بتاریخ ۳ - اپریل وہ
سر چارلس وڈ کو لکھتے ہین کہ -

مین نہین جانتا کہ اسامی کس بات مین خوش ہونگی اور ساتھ ہی اُسکے زمیندار اور قائم مقام کس بات مین راضی ہونگے -
مین سمجھتا ہون کہ اسامی ایک مقررہ لگان اور مزاحمت سے استحفاظ کی خواستگار ہین - اِن باتون کے حاصل ہو جانے پر
وہ لگان کے بہت کچھ اضافہ پر رضامند ہو جائینگی - کارخانہ داران نیل اسواسطے اضافۂ لگان کا اختیار چاہتے ہین کہ لوگ
نیل کی کاشت کرین - قانون وضع کرنے کا اسوقت تک کوئی فائدہ نہین ہے جبتک ہم معاملات کا بندوبست اسطور پر
نہ کر سکین جس سے تھوڑے بہت دونون فریق مطمئن ہو جائین . . . - ہماری مشکلین اور خطرات انگلستان اور ہندوستان مین
بڑھتے جاتے ہین یعنی اسوقت نہین بلکہ آیندہ کے لیے اسمین بڑی قباحت دھری ہے کہ انگلش اور ہندوستانی ان دونون
قومون کے مابین عداوت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور اُنکے حقوق کا تصفیہ بتراضی طرفین دشوار ہوتا جاتا ہے اِن باتون کا خیال
شب و روز کسی وقت میرے دل سے دور نہین ہوتا لیکن ایسے تصفیہ مین جو قرین عقل اور قرین مصلحت اور دونون کے
حق مین بہتر ہو اختلاف عظیم واقع ہے -

سر جان لارنس نے اپنے احباب انگلستان یعنی ڈیوک آف آرجل سر فریڈرک کری سر ارسکن پیری
سر جان وِلوبائی مسٹر منگلس اور کپتان ایسٹوک کو جو چٹھیان لکھی تھین وہ اِس ضروری امر کے تذکرہ سے
بھری ہوئی ہین اور ہر ایک چٹھی مین اُسی سنجیدگی سے تاسف اور تردد ظاہر کیا گیا ہے - کپتان ایسٹوک کو وہ لکھتے ہین -
یہان سب سے بھاری دقتین وہ ہین جو انگلش اور ہندوستانی اشخاص کے مابین واقع ہین - یہی دقتین آخر کو
ہماری حکومت کی اگر مخرب نہونگی تو اُنکے حق مین مضر ہونگی -
سر ارسکن پیری کو وہ لکھتے ہین کہ -

انگلش اور دیسی اشخاص کے مابین اس مسئلہ کی وجہ سے روز بروز مخالفت بڑھتی جاتی ہے۔ آسام اور کچھار کو دیسی اشخاص دم دلاسا دیکر طلب کیے جاتے ہین اور وہان پہونچنے پر وہان کا ملک اور اُسکی آب و ہوا اُنکو نہایت ناگوار گذرتی ہے۔ بہت لوگ مرجاتے ہین اور بہتیرے بھاگ جاتے ہین اور اسوجہ سے شور و فریاد کی جاتی ہے کہ اُنکی سزادہی کا کوئی قانون وضع کیا جائے بعض کارخانہ داران برخاستہ خاطر قلیون کے ساتھ بسختی پیش آتے ہین بلکہ ظلم بھی کرتے ہین اور اسوجہ سے خرابیان اور بھی بڑھتی جاتی ہین۔

ایک اور چٹھی مین اُنھین دوست کو لکھتے ہین کہ۔

گورنمنٹ ہند کو ان معاملات مین واجبی کارروائی کرنا نہایت ہی دقت طلب ہے۔ اگر کوئی بات دیسیون کی امداد کی کی جاتی ہے یا اُسکے کرنے کا ارادہ ہوتا ہے تو چارون طرف سے شور و غل بلند ہوتا ہے جسکی آواز بازگشت ولایت تک پہونچتی ہے اور وہان سے ہمدردی اور اعانت ہوتی ہے۔ بعض اوقات تو مین بالکل متحیر رہ جاتا ہون کہ اس معاملہ مین کیا کرون۔ یون تو ہر شخص انصاف اعتدال اور اسی طرح کے اور عمدہ عمدہ اوصاف کا ساعی ہے لیکن جسوقت کوئی شخص ان اصولون کے برتاؤ پر اسطرح سے آمادہ ہوتا ہے کہ کسی شخص کے حقوق مین خلل واقع ہو تو وہ سب باتین بدل جاتی ہین.....
اسمین شک نہین کہ کسی کارخانہ کے اجرا مین روپیہ لگانے والے یا اُس سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے تگ و دو کرنے والے اپنے اپنے طور پر اچھی بات کرتے ہین اور جس حالت مین وہ منصف مزاج ہوتے ہین تو اُن فائدون مین جو اُنکی محنت سے خلائق کو پہونچتے ہین کوئی خرابی لاحق نہین ہوتی ہے۔ لیکن ایسے بہت لوگ ہین جنکو سوا اپنے ذاتی فائدون کے اور کسی بات کی مطلق پروا نہین ہے۔ کونسل بنگالہ مین اسوقت ایک مسودہ پیش ہے جسکا مقصد یہ ہے کہ کچھار اور آسام کے کارخانہ داران اور قلیون کے مابین فیصلہ ہونے کی بابت کوئی ضابطہ مقرر ہو جائے اور اب حل طلب یہ سوال ہے کہ دونون کے حق مین انصافانہ کارروائی کیونکر عمل مین آئی۔

سر جان لارنس نے بہت کچھ غور و فکر کرنے کے بعد اپنے دل مین ارادہ کر لیا کہ جس قانون کی رو سے سر بارنس پیکاک نے اپنے فیصلہ مین اسامیون کے حق مین ایسی مخالفانہ رائے ظاہر کی تھی اُسکی ترمیم کرینگے۔ اُنھون نے کہا تھا کہ "آیندہ موسم سرما مین ہمکو ضرور ہوگا کہ ایکٹ ۱۰۔ ۱۸۵۹ء کے مسئلہ پر غور کرین اور مین پیشین گوئی کرتا ہون کہ اسمین ایک بڑی سخت جنگ ہوگی۔ لیکن اگر چند صاحب اس مسئلہ کو سنجیدگی سے دیکھینگے تو ہمکو کامیابی حاصل ہوگی۔ باایں ہمہ مجکو اندیشہ ہے کہ اسامیون کے حق مین انصاف ہونے پائیگا۔ اُنکے خلاف کثرت سے اور بڑے بڑے قوی حقوق پیش ہونگے۔ ہمارے سرون پر لعن و طعن کی خوب خوب بھرمار ہوگی لیکن اس سب کو ہم گوارا کرینگے"۔ خوش قسمتی سے وضع قوانین کی کارروائی کا موقع نہین آنے پایا۔ کیونکہ اسامیون کے رفیقون کی بڑی بڑی کوششون سے (اور اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ اُن رفیقون مین وائسرائے

حل ۵۵

سب سے زیادہ تھے) چیف جسٹس کا فیصلہ اُسی کے مماثل پایا۔ اور یہ مقدمہ ہین گل جبان ہائیکورٹ کے روبرو پیش ہوا اور اُسوقت یہ پایا گیا کہ منجملہ ۱۵ ججون کے ۱۳ ججون کی رائے یہ ہوئی کہ وہ فیصلہ منسوخ کیا جائے اور ایک جج جو خود بارنس پیکاک تھے اُسکے خلاف ہوئے۔ انھون نے اصل مین یہ تجویز کیا کہ ملک بنگال مین تشخیص لگان بذریعہ معاہدہ نہین ہوئی ہے بلکہ دستور کے اعتبار سے ہوتی ہے اور تشخیص مین اضافہ صرف پیداوار کے اعتبار سے ہوسکتا ہے۔ اسطور پر اس لڑائی مین ایک طور سے فتح حاصل ہوئی اور یہ نتیجہ اُس سے پیدا ہوا وہ امرا اور غربا کارخانداران نیل اور کاشتکار دونون کے حق مین مفید ہوا۔

دوسرے مسئلہ مین جس سے سر جان لارنس کے نزدیک رعایا سے بنگال کے حق مین اُس سے بھی زیادہ سختی متصور تھی اُنھون نے اُسی طرح کی قطعی مزاحمت کی بیان کیا گیا تھا کہ جب تک نیل کے جھگڑے زورون پر ہین اُسوقت تک انگلش اشخاص اپنا سرمایہ ملک کے کامون مین بغیر اسکے کبھی نہ لگا سکین گے کہ جو معاہدات وہ دیسیون کے ساتھ کرتے ہین اُنکا نفاذ مثل اور مہذب ملکون کے عدالت دیوانی مین نالش ہرجہ دائر کرنے کے ذریعہ نہ کیا جائے بلکہ صیغۂ فوجداری مین نالش کرنے کے بعد عہد شکنون کو قید کرانے کے ذریعہ سے کرایا جائے۔ اِس تجویز کے مطابق جو مسودۂ قانون تیار کیا گیا تھا دیسیون نے اُسکا خوب ہی موزون نام یعنی مسودۂ غلامی رکھا تھا کیونکہ اگر غلامی نہین تو اِس بے سرو پائی سے اسامی بآسانی کارپردازان اراضی کی چالاکی اور لاپروائی سے شکار ہوسکتے تھے جن معاہدون پر اُنسے زبردستی دستخط کرائے جاتے تھے چونکہ وہ اُنکو نہ پڑھ سکتے اور نہ انمین سے اکثر لوگ سمجھ بھی سکتے تھے اسواسطے بگمان غالب اُسکی بعض ایسی شرطون کی خلاف ورزی کی بابت جنکا اُنکو علم بھی نہو وہ یکبارگی اپنے کو جیلخانہ مین مقید پاتے۔ سنہ ۱۸۶۰ء مین یہ مسودہ درحقیقت چھ مہینے کے لیے نافذ بھی ہوگیا اور اِس اثنا مین بہتیرے دیسی لوگ اُسکی تاثیر سے جیلخانون مین داخل ہوگئے لیکن جب سنہ ۱۸۶۲ء مین یہ تکرار پیش ہوئی کہ آیا مسودۂ مذکور کی تجدید کی جائے یا نہین تو اُسوقت بڑا اختلاف ہوا۔ لارڈ کیننگ اور اُنکی کونسل ”ہان“ اور گورنمنٹ بنگال اور کمیشن نیل ”نہین“ کہتے تھے۔ اور سر چارلس ووڈ صاحب نے قطعی طور پر اِس آخری رائے کی تائید کرکے معاملۂ مذکور کا تصفیہ کیا۔ لیکن اب اُس تجویز کی تجدید جو قواعد مسمیٰ ”اسپیسیفک پرفارمنس“ کی شکل مین ہوئی وہ بقول سر جان لارنس کچھ اُس سے کم مضر نہین تھی حالانکہ اُنکے سوا اور طور پر بڑی عمدگی سے اِسکا بندوبست ہوسکتا تھا۔ سر جان لارنس سر چارلس ووڈ کو لکھتے ہین کہ۔

مسئلہ معاہدۂ بنگال کی بابت مین بہت کچھ غور و فکر کرتا آتا ہون اور اِس بارے مین جسقدر زیادہ پڑھتا اور سنتا ہون اُسیقدر مجھکو ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ مین نہین سمجھتا کہ مسودۂ پیٹن صاحب کے ”قواعد تعمیل مختص“ سے کچھ شدنی ہے مجھکو یقین ہے کہ اِن قواعد سے رعایا کے حق مین بڑا ظلم ہوگا اور اُنکے سبب سے اختلاف عظیم اور خونریزی ہوگی اور مجھکو امید ہے

حصہ ۵۵
[illegible]

کہ آپ اُنکے اجرا کی ممانعت نہ دینگے ـ مسئلہ لگان کی حالت اسامیون کے حق مین بالکل مضر ہے ـ وہ ایک کل اس بات کی ہے کہ اسامیون سے جبراً اُن معاہدون پر دستخط کراے جائین جنسے وہ بھاگتے پھرتے ہین اور بعد اُسکے خلاف ورزی کرتے ہین اسواسطے ہمارا قانون بالعوض اُنکی حفاظت کے اُنکے نقصان اور تباہی کے واسطے استعمال کیا جائیگا ـ یہ میری آزادانہ رائین ہین ـ پس مہربانی کرکے آپ مجھسے قانون معاہدہ بابت اُنکے قواعد کے نافذ کرنے کی استدعا نہ کرین جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے ـ اُنسے فائدہ کوئی متصور نہین ہے لیکن نقصان یقینی طور پر رکھا ہے ـ

پھر ایک اور موقع پر وہ لکھتے ہین کہ ـ

تعمیل مختص کے ان قواعد مین اصل عذر مجکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حفاظت اسامیون کی درکار ہے ـ کارخاندارون کی حفاظت نہین درکار ہے ـ اسامی ایک آزاد آدمی نہین ہے ـ اُس سے جبراً ایسے معاہدون پر دستخط کرائے جاتے ہین جو اُسکے حق مین مضر اور تکلیف دہ ہین اور پھر جب وہ اُنکی خلاف ورزی کرنے کی طرف راغب ہوتا ہے تو اُسکو سخت سزا دی جاتی ہے ـ جو شرطین اُن قواعد سے متعلق کی جاتی ہین اُنسے اُسکے حق مین کوئی فائدہ متصور نہین ہے ـ اُسمین اتنی صلاحیت اور ہمت نہین ہے کہ اپنے دعوے کی بابت قرار واقعی لڑ سکے اگر اسمین ایسی صفتین موجود ہوتین تو وہ معاہدہ پر دستخط ہی نہ کرتا ـ ان قواعد کا اجرا بمنزلہ اسکے ہے کہ اسامیون کو آگاہ کر دیا جائے کہ گو کوئی معاہدہ نفس الامر مین اخلاقاً کیسا ہی خراب کیون نہو لیکن وہ ضرور نافذ کیا جائیگا ـ اور اسواسطے وہ مجبور کیا جائیگا کہ اُسکی شرطون کی تعمیل کرے . . . . مین بڑی سنجیدگی سے امید کرتا ہون کہ آپ ان قواعد سے اتفاق راے نہ کرینگے ورنہ وہ ظلم و تعدی کی ایک کل ہو جائینگے ـ اسامی کے حق مین یہ واسطے اسکے کہ وہ بالکل بیدخل کر دیے جائین اور کسی طرح کی حفاظت نہین ہے ـ

کاشتکارون کے حقوق کے متعلق بھی ایک مسئلہ تھا جس مین سر جان لارنس نے ہنری مین ایسے مستند شخص سے جو ان تمام تکرارون مین اُنکے معین رہے اختلاف کیا لیکن وہ اپنے خیالات عجیب سنجیدگی سے سر چارلس ووڈ لارڈ ڈی گرے کرین بارن اور سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ اُنہین سے ہر ایک سکرٹری پر باصرار تمام ظاہر کرتے رہے ـ اور مین دیکھتا ہون کہ اُنکی وائسرائی کے آخری زمانہ کی ایک چٹھی مین جو سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ کے نام ہے اُنھون نے اُس سرگرمی مین کچھ کمی نہین کی تھی بلکہ زیادتی ہی کرتے جاتے تھے جو ایک نیک کام کی طرفداری مین اُنکو مدنظر تھی ـ وہ لکھتے ہین کہ ـ

صفحہ ۵۵۳

میرے نزدیک کاشتکاران بنگال بہار و اُڑیسہ کے لیے یہ ایک نہایت ہی ضروری مسئلہ ہے کہ آیا اس قسم کے قانون کو جاری ہونا چاہیے یا ہرگز نہونا چاہیے اسامی ایک آزاد کارندہ نہین ہے ـ وہ اس قسم کے معاہدات اپنی خوشی اور رضامندی سے نہین کرتے ہین ـ بہرحال اب تک اُن معاہدون کی سختیون کو اُنھون نے بڑی مشکل سے برداشت کیا ـ وہ وقتاً فوقتاً اُن معاہدون سے علیحدہ رہنے کی کوشش کرتے رہے اور اگر اُنکو معلوم ہوتا کہ کیا کارروائی کرنا چاہیے تو وہ

ہر حالت مین ایساہی کرتے - اگرچہ اپنے طور پر وہ بہت کچھ حیلہ باز ہین لیکن کمزور بزدل اور جاہل ہین اور اسواسطے وہ اپنی
لڑائی جو واجبی ہے کامیابی کے ساتھ نہین لڑسکتے ہین - قواعد تعمیل مختص سے پھر وہی مخالفت پیدا ہوجائیگی جسکو وہ رکنے مین
بین خوشی سے مدد کرونگا - مین نہین سمجھتا کہ ممبران کونسل درحقیقت موجودہ انتظام زراعت نیل کو پسند کرتے ہین لیکن مجکو
اس بات کا گمان ضرور ہے کہ اُنکے یقین مین کاشتکار کے مفید مطلب کسی قسم کی تحریک کو زیادہ رسوخ والے درجون کے لوگ
برا سمجھین گے اور وہ خوشی سے یہی چاہینگے کہ اس کارروائی مین جو مخالفت متصور ہے وہ پیدا نہونے پائے - بنگال کے
اکثر سویلینون کی یہی کیفیت ہے - اُنکو امید ہے کہ اگر یہ معاملات اپنے حال پر چھوڑ دیے جائینگے تو آپ ہی آپ وہ طے ہوجائینگے
اسمین شک نہین کہ اب تک کسیقدر ایسا ہی ہوا تھا - جنوبی بنگال مین زراعت نیل رفتہ رفتہ کم ہوگئی لیکن ہندوستان کے
اس حصہ کے ہر ہر مقام مین مالکان زراعت اور اسامیون کے باہمین اب تک ایک ایسی بنیاد پر جھگڑا قائم ہے جو قابل اطمینان
نہین ہے حال مین زیادہ تر یہ بابت بہار اور بالائی حصہ بنگال کی بابت سُنی گئی - پارسال خاص کر کے اس جھگڑے کی خبر
ترہت سے آئی تھی اس سال یہی جھگڑا چمپارن مین ہوا - بارے پلینٹر رفتہ رفتہ قیمت بڑھانے پر رضامند ہوتے گئے اور
اسطور پر کچھ دنون کے لیے یہ خرابی دور ہوگئی - مجکو معلوم ہوتا ہے کہ "تعمیل مختص" کی قسم سے پلینٹر اسامیون پر اگر
کوئی قاعدہ نافذ کرسکتے تو اُنکو موجودہ انتظام کے قائم رکھنے مین اور بیدلی ہوتی اور اسامیون کے مبتلاے مصیبت ہونے کے بعد
یقینی طور پر اسکا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہنگامہ و فساد برپا ہوتا اور پلینٹر خود تباہ ہوجاتے - اور اگر پلینٹر کو سواے اُس چارہ جوئی کے
جو عدالت دیوانی سے ممکن ہے اور کوئی مدد نہ دیجائے اور موجودہ انتظام شکست کردیا جائے تو وہ مجبور ہونگے کہ
اسامیون کے ساتھ واجبی طور سے پیش آئین یا خود نیل کی جو زراعت کرتے ہین اُسی پر اکتفا کرین - ان وجوہات سے میری راے
"تعمیل مختص" کے قواعد کے خلاف ہے -

ص ۵۵۴

اودھ کے حق اسامی کی بابت اور بھی پیچ در پیچ اختلافات واقع تھے - بنگال کی مخالفت سے بڑھکر اُنمین
عداوت پیدا ہوئی اور اُس سے زیادہ عرصہ تک قائم رہی - سنہ ۱۸۵۸ء کے مشہور اشتہار اودھ کے ذریعہ سے
جسکا بیان مین پیشتر کرچکا ہون لارڈ کیننگ نے سواے اُن بعض لوگون کی جائداد کے جو سب سے بڑھکر
خیرخواہان تاج انگلستان کہلاتے تھے اور ملک بھر کی ایک ایک وجب زمین ضبط کرلی تھی جیسا کہ اُنکی کارروائیہاے
مابعد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنکی خواہش یہ تھی کہ صوبہ بھر مین پیشتر کے کُل دعاوی اور حقوق باطل اور کالعدم
ہوجائین اور اُسکے بعد نئے سر سے اور حقوق پیدا کیے جائین - لوگون کو یاد ہوگا کہ کُل ہندوستان مین اودھ ہی
ایسا صوبہ تھا جسکے باشندے عام طور پر (اور زمیندار بھی کچھ اُس سے کم نہین) باغیون کے شریک ہوے اسواسطے
لارڈ کیننگ اُنکی خطاؤن کے درست کرنے مین ایک اور بڑی ظاہری غلطی کے ارتکاب پر آمادہ ہوے اور
اسطور پر ہر شخص کے دل مین یکسان یہ خیال پیدا ہوگیا کہ گو کسی طرح کے حقوق اُنھون نے پائے یا قائم رکھے ہون

وہ سب بخوشی خاطر برٹش تاج کے بخشے ہوئے عطایا تھے۔ اسمین شک نہین کہ صرف تین برس پیشتر الحاق ملک کے زمانہ مین ہم نے حقوق مالکان اراضی کے بارے مین اس سے بھی زیادہ شہزوری دکھلائی تھی اور اب اس گھڑی کے لنگر کو ایک اور جانب زیادہ تیزی کے ساتھ حرکت دی گئی۔ کیونکہ لارڈ کیننگ کا دلی مقصد یہ تھا کہ انگلستان کی طرح امرا کی سلطنت کا ایک بڑا بھاری علاقہ قائم رکھا جائے یا بلکہ ازسرنو پیدا کیا جائے اور انکے حقوق جدید بندوبست کے پابند کیے جائین اور انکے مجموعی اثر سے یہ تصور کیا جائے کہ عامہ خلائق انگلش حکومت کے خلاف کوئی ناراضی نہ پھیلانے پائیگی۔

اسمین شک نہین کہ لارڈ کیننگ کا ہرگز یہ منشا نہین تھا کہ طبعزاد خودغرضی کی حکومت امرا کے بدلے ملک کے اور سب حقوق و مرافق معدوم کر دیے جائین۔ برخلاف اسکے ہر ایک سند مین جو جائداد کے ساتھ اسکے قدیم یا جدید مالک کو دی گئی تھی اسمین ایک شرط اس مضمون کی درج کی تھی کہ اس سند کی ایک شرط یہ ہے کہ جہان تک تمھارے امکان مین ہے تم اپنے علاقہ کی شادابی زراعت مین کوشش کروگے اور جو لوگ تمھارے ماتحت قبضہ دار ہون انکے وہ تمام ادنی حقوق جنسے پیشتر وہ مستفید ہوتے تھے محفوظ رہینگے"۔ اب ہندوستان مین مابین تعلقدار یعنی اعلی مالک اراضی اور رعیت کے جو بعض مقامون مین صرف غیرموروثی ہے (جیساکہ مین نے بیان کیا ہے) درمیانی درجہ کے بہت سے موروثی کاشتکار علی العموم پائے جاتے ہین یعنی وہ لوگ جو زیادہ تر قانون کے ذریعہ سے نہین بلکہ بذریعہ رواج جو مشرقی ملکون مین اکثر منزلہ قانون کے ہے ایک مشروط شرح لگان کے ادا کرنے پر اپنے جوت کے قبضہ کے مستحق ہین اور یہ لگان ہمیشہ خفیف شرح اور مروجہ شرح سے بہت ہی کم ہوتا ہے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ ملک کے اور سب حصون مین ان تمام درجہ کے لوگون پر جو ہماری دریافت مین بھی بہت وقیع تھے کیا گزرنے والی تھی۔ مالگزاری کا بندوبست جاری تھا اور انکے حقوق کے درج کرنے کا اگر کوئی وقت تھا تو وہ وقت یہی تھا۔ لیکن سر چارلس وِنگفیلڈ چیف کمشنر اودھ جب سر جان لارنس نے استفسار کیا کہ ان ماتحت حقوق اراضی کے استحفاظ مین وہ کیا کارروائی کر رہے ہین تو انھون نے جواب دیا کہ ایسے حقوق کی قسم سے ایک حق بھی یہان نہین پایا جاتا۔ یعنی یہ کہ اب سے اودھ مین صرف دو درجہ کے لوگ اراضی سے سروکار رکھنے والے ہونگے۔ پہلا تو اول تعلقدار اور دوسری غیرموروثی رعیت۔

سر جان لارنس اس قسم کی صورت معاملات سے نہ مطمئن تھے اور نہ ہو سکتے تھے۔ انھون نے بیشک اس بات کا خیال کیا کہ ممکن بلکہ غالب ہے کہ نوابون کی بدنام حکومت بھی جو ہمارے پیشتر رہی تھی انکے عہد تک بہت سے قدیم اور مقدس حقوق انکی رعایا کے سوخت کر دیے گئے ہون لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ وہ حقوق علی الخصوص گانون کی جماعتون کے حقوق نہایت مضبوط تھے اور وہ کسی طرح سے معدوم نہین ہو سکتے تھے۔

ص ۵۵

ہندوستان مین بظاہر کئی مرتبہ تاتاریون افغانون اور مرہٹون کی فتوحات کی موج مین وہ دریا برد ہو گئے لیکن
سیلاب کے فرو ہونے کے بعد (بعض اوقات بہت برسون تک) پھر وہ نمودار ہو گئے دوسرے صوبون مین
جو ہم نے ان حقوق کی تحقیقات کرائی تو اس سے ہمکو فائدہ اور نیکنامی حاصل ہوئی اور انکا احتفاظ ہمکو لازم ہے
سر جان لارنس کے دل پر یہ خیال منقوش ہو گیا تھا کہ جس حالت مین برٹش فتح سے ممالک جنوبی و شمالی
اور پنجاب مین یہ تمام حقوق قائم یا از سر نو جاری کیے گئے اور انکا نتیجہ بہتر ہوا تو کیونکر یہ امید کی جا سکتی ہے کہ
اودھ مین یہ حقوق منسوخ کر دیے جاوینگے اور کوئی بلوہ نہوگا - اس سبب سے انھون نے اس معاملہ کی تحقیقات کا
حکم صادر کیا اور ہنری ڈیوینڈ کو جو پنجاب کے افسران بندوبست مین سے ایک نہایت ہی لائق شخص تھے خاص کمشنر
مقرر کیا اور انکو یہ کام سپرد کیا گیا کہ اس قسم کے جسقدر دعوے انکے روبرو پیش ہون وہ اچھی طرح سے وہ اُن سب کی
سماعت کرین - انھون نے اس کارروائی کے عمل مین لانے کا جو حکم دیا تھا وہ محض اس غرض سے دیا تھا کہ انصاف ہو
لیکن اس سے انکے خلاف ایسی فریاد بلند ہوئی جسکے مقابلہ مین پیشتر کی تمام فریادین بمنزلہ گونگے کے اشارون کے تھین
تعلقدار لوگ اپنی جائداد کے لیے ڈرنے لگے - اخبارات نے یہ غل مچانا شروع کیا کہ ہماری طرف سے عہد شکنی
کی گئی - بیان کیا گیا تھا کہ گورنر جنرل نے اپنی سابق کی تجویزون کے مطابق قصد کیا ہے کہ تعلقدارون کے
تعلقہ شکستہ کر دیا جاوے اور جدید حقوق ایسے ایسے پیدا کرنا چاہتے ہین جس سے انکے حقوق جاتے رہین - ایک جعلی چٹھی
بنائی گئی جسمین ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ گورنمنٹ ہند کی طرف سے خاص کمشنر اودھ کے نام ہے - اور اسمین حکم دیا گیا تھا
کہ مالکان اراضی کا کام تمام کر دیا جاوے - اس چٹھی کو ان لوگون نے جو غالباً اس سازش مین زیادہ شریک تھے
ہندوستان کے اخبارون مین چھپوایا اور ہندوستان کے اخبارون سے وہ انگلستان کے اخبارات فرقہ ٹوری مین
منقول ہوئی جسمین حامیہ فریاد بلند کی گئی کہ وہ گروہ امرا سخت خطرہ مین مبتلا ہے " - لارڈ اسٹینلی جو ابھی اسی
زمانہ مین سکرٹیری آف اسٹیٹ تھے انکا ایسا بردبار شخص بھی ڈر گیا اور سر چارلس ووڈ نے بھی جو سر جان لارنس کے
مقاصد سے بالکل ہمدردی کرتے تھے خبر دی کہ لارڈ کیننگ کی حکمت عملی جو انگلستان مین منظور ہو چکی تھی اُسکے اپنے
باتعلقدارون کے ساتھ کسی قسم کی عہدشکنی کرنے مین بڑا نقصان متصور ہے اب دیکھنا چاہیے کہ سر جان لارنس نے
کیونکر اس طوفان کا مقابلہ کیا - معاملۂ مذکور مین کسی قسم کی کارروائی کرنے کے قبل انھون نے ایک یادداشت
تیار کی جو سر چارلس ووڈ کے پاس روانہ کی گئی اور دونون کونسلون کے ممبرون کے مابین مشتہر کرائی گئی -
اس تحریر کو انھون نے بڑی وسیع عبارت مین لکھا تھا قواعد اور کارروائیان دونون ایک ہی طرح کی گرانقدر
بیان کی گئی تھین اور بہت سے ان اعتراضات کا جواب پیشتر سے اسمین دے دیا جو اب انکی کارروائی پر
کیے گئے تھے - بنابران اب وہ اپنی توپون کے پاس کھڑے ہوئے جو کچھ انھون نے کیا تھا اُسکی حفاظت کی

صلہ

اور ظاہر ہے کہ انھون نے سواے تحقیقات کے حکم دینے کے اور کچھ نہین کیا تھا- یہ تحقیقات ایسی تھی کہ اگر اُس قسم کے حقوق موجود ہوتے تو اُس سے کاشتکارون کے حقوق بیشک بہت مضبوط ہو جاتے اور نہ موجود ہونے کی حالت مین مالکان اراضی کے حقوق پیشتر سے زیادہ مستقل اور غیر قابل اعتراض ہو جاتے اور اسواسطے انھون نے اپنے دانتون مین لگام دبالی اور گورنمنٹ خاص کو جو ہدایتین اُنھون نے دی تھین اُنہین ترمیم کرنے سے انکار کیا-

لیکن اِن امور کے بارے مین سر جان لارنس ہی کے بیانات سے حقیقت حال کا اظہار کیا جائیگا- اور جو ذخیرہ کاغذات میرے سامنے موجود ہے اُنہین سے جہان مین اُنکی بعض چٹھیان سر چارلس وڈ کے نام کی درج کرتا ہون وہان بعض اور چٹھیون کو جو اُنکے ذاتی احباب انگلستان کے نام روانہ ہوئی تھین ترجیح دیکر درج کرونگا کیونکہ اُنسے سر جان لارنس کے خیالات اور بھی وضاحت کے ساتھ دریافت ہوتے ہین- مین پہلے سر چارلس وڈ کے نام کی اُس چٹھی کو نقل کرتا ہون جو یادداشت مذکورۂ بالا کے ساتھ روانہ ہوئی تھی-

۲۸- جون ۱۸۶۵ع-

مین مناسب سمجھتا ہون کہ آپکی خدمت مین بھی اُس یادداشت کی ایک نقل روانہ کرون جو مین نے اودھ کے بندوبست کے بارے مین تیار کی ہے- مین نے اپنے امکان بھر اِس بات مین بڑی کوشش کی کہ وِنگفیلڈ صاحب سے اِس معاملہ مین تصفیہ ہو جاے لیکن مجکو ناکامی حاصل ہوئی- اِسوقت امر تجویز طلب یہ ہے کہ آیا یہ بندوبست کی کارروائیان بالکل تعلقدارون کے فائدہ کے موافق عمل مین آئینگی یا کسیقدر اُن لوگون کی بہبودی کا بھی خیال کیا جائیگا جو زمین سے تعلق رکھتے ہین آپ جانتے ہین کہ مین نے لارڈ کیننگ کے اُس فرمان کی کبھی تعریف نہین کی جسکے ذریعہ سے تعلقدارون کے لیے باشندگان مفصل کی گردنون پر چھری پھرائی گئی تھی- لیکن اسپر بھی مین نے احتیاطاً اُس انتظام کو قائم رکھا کیونکہ وہ انگلستان سے منظور ہو چکا تھا جسوقت وہ چٹھی جسکی رو سے فرمان مذکور بحال کیا گیا تھا آپکے روبرو پیش تھی تو گرے صاحب اور مین نے یہ شرط کردی تھی کہ اُن حقوق اراضی کا لحاظ رکھا جائیگا اور آپ نے اِس امر پر اپنی رضامندی ظاہر کی تھی- اِس مضمون کے احکام جاری ہوگئے لیکن وہ اصل مین ساقط الاثر رہے- اب میری یادداشت اِسوقت کونسل مین مشتہر ہو رہی ہے مین عجلت سے کوئی کام نہ کرونگا لیکن سبکو یہ بات ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ اِس بندوبست کی تکمیل مین بڑی بڑی رقمین صرف ہو رہی ہین اور اگر ترمیم کی ضرورت ہوئی تو اِس کام کے بعض حصون کو مکرر سہ کرر انجام کرنا پڑیگا- اِس صورت مین یہ کام جسقدر جلد طے ہو جاے اُسیقدر بہتر ہے- میری بڑی خواہش تھی کہ ونگفیلڈ صاحب اودھ مین رہ جاتے لیکن ادھر وہ روانہ ہوے اُدھر تعلقدار لوگ صرف اپنے بھروسہ پر رہ جائینگے-

اِسی زمانہ کے قریب اپنے دوست سر فریڈرک کری کو انھون نے یہ چٹھی لکھی تھی-

مین نے اِس معاملہ مین جو تحریک کی تو مجکو بہت گران گزرا لیکن سواے اِسکے اور کوئی چارہ ہی نہین تھا- اگر مسٹر وِنگفیلڈ

ص ۵۵

کہ جب مین ولایت مین کونسل ہند کا کام کرتا تھا تو (اور خود آپ کے اتفاق راے سے) مین نے تعلقداری حکمت عملی کی قباحتون کے رفع کرنے مین کسقدر کوشش کی تھی اور اُس حکمت عملی کو بطور ایک انجام شدہ امر کے قبول کیا تھا۔ وِنگفیلڈ صاحب کے اتفاق سے معاملات کے طے کرنے مین جہان تک مجھ سے ممکن تھا مین نے کوشش کی۔ اسواسطے مین آپ کی ذات سے امید رکھتا ہون کہ آپ آئین میری مدد کیجیے گا کو مین بالکل اپنے ہی اوپر بھروسہ کرنے کو تیار بیٹھا ہون۔

اسکے بعد نو مہینے تک اسی زور اور اسی تلخی کے ساتھ یہ اختلاف جاری رہا اور ۱۲ مارچ ۱۸۶۵ء کو اُنھون نے کپتان اینسٹوک کے نام مندرجۂ ذیل چٹھی لکھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کس قسم کے آدمی تھے۔

ص ۵۵۲

معاملۂ اودھ کے بارے مین مین نے شرح و بسط کے ساتھ سَر چارلس وڈ کو لکھا ہے اور میری کارروائیون کے خلاف جو اعتراضات پیدا کیے گئے تھے اُن سب کا مین نے جواب دیا ہے مین کہسکتا ہون کہ وہ آپ کو میری چٹھی دکھلائینگے۔ بہر حال میری خواہش یہ نہین ہے کہ مین اپنی تمام دلیلین آپ کو لکھ بھیجون اور اصل تو یہ ہے کہ اگر مین چاہون تو بھی مجھسے یہ نہین ہوسکتا ہے۔ گو مین لارڈ کیننگ کی حکمت عملی اودھ کی تعریف نہین کرتا اور نہ مین اُسکو پسند کرتا ہون کیونکہ اُنھون نے مالکان موضع کے حقوق و مرافق کا تصفیہ بغیر اُنکی واجبی شکایات کے سُنے ہوے کیا ہے بلکہ مین کہسکتا ہون کہ مطلق کوئی شکایت اُنکی نہین سُنی اسپر بھی حق تعلقداری پر فی نفسہٖ مجھکو کوئی اعتراض نہین ہے۔ اگر قبل از فیصلہ تحقیقات کامل کرلی گئی ہوتی اور جو کچھ اُنکو اسوقت حاصل ہے اگر وہی پیشتر بھی ملا ہوتا تو مین ایک حرف اِس بارے مین نہ کہتا۔ لیکن گو اُس حکمت عملی مین کیسی ہی خوبیان کیون نہ ہون مین نے بشرائط مجوزہ سکرٹری آف اسٹیٹ اُنکو قبول کرلیا ہے۔ مجھکو اِس امر مین کسی طرح کا شبہہ نہین ہے کہ لارڈ کیننگ کے دل مین سواے اسکے اور کوئی بات نہین تھی کہ تعلقداران اور مالکان موضع کے مابین جو اختلاف عظیم واقع تھا اُسکا تصفیہ ہوجاے اور باقی امور حالات کے موافق تجویز کیے جائین۔ لیکن عام اِس سے کہ اُنکا مطلب یہ ہو یا نہو اُنکی عبارت سے اُن تمام حقوق کی استثنا ثابت ہوتی ہے جو موجود ہون۔ اِس امر سے نہ وِنگفیلڈ صاحب کو اور نہ کرِی صاحب کو اِنکار ہے کہ اگر اسامیون کا کوئی حق سقابقت پایا جاتا ہو تو اُسکا لحاظ کرنا چاہیے۔ پس میری مخالفت کی جو بڑی دھوم دھام سے تیاریان کی جاتی ہین وہ کس بات پر کی جاتی ہین۔ میری حکمت عملی کے مخالف کہتے ہین کہ چونکہ تم لوگون کی طبیعتون کو بھڑکاتے اور اُنکے دلون مین اُن شکایتون کے پیش کرنے کو جوش و خروش پیدا کرتے ہو جو آپ ہی آپ کبھی نہ پیدا ہوتین اِسوجہ سے یہ سب تیاریان ہوتی ہین۔ اب یہ امر میرے نزدیک محض خلاف عقل معلوم ہوتا ہے۔ اِن بندوبست کی کارروائیون سے دو مطلب تھے ایک مطلب تو یہ تھا کہ لگان کی تعیین ہوجاے اور دوسری غرض یہ تھی کہ آراضی کے متعلق تمام دعوون اور زمین کے متعلق کُل حقوق کا تصفیہ ہوجاے اِس غرض سے ہم معمولی عدالت دیوانی کو تا دوران تحقیقات بند کیے دیتے ہین اور مالی عدالتون کو حسب ضابطہ جوڈیشل اختیارات دیے دیتے ہین (اور یہ قاعدہ مقرر کیے دیتے ہین کہ اگر ایک میعاد معینہ کے اندر دعادی

دائر

پیش نہ کیے جائینگے تو آیندہ اُنکی سماعت نہوگی) اور اسپر بھی چیف کمشنر یعنی اُس افسر نے جو سب سے آخری نوبت مین نالشات کو سنتا ہے ان تمام انتظامات کی تعمیل مین ایک امتناعی حکم گشتی کے ذریعہ سے مشتہر کر دیا ہے کہ ایک خاص قسم کے دعوون کی سماعت نہوگی پس یہ کیونکر کہا جاسکتا تھا کہ مین کسی طور سے اِن دعوون مین طرفداری کرسکتا ہون ۔ کیونکہ مین نالشات کو مطلق تجویز نہین کرتا ہون اور میری کارروائی اِس بارے مین محدود ہے کہ جو امر اُنکے مناسب عدالت مین منتقل ہوجانے کا مانع ہے اُسکو دور کرون اگر لوگون کو ایسے حقوق حاصل نہین ہین یا اُن حقوق کو ضائع کیے ہوے اُنکو زیادہ عرصہ گذر گیا ہے تو صورت اول مین وہ ایسے دعاوی پیش نہ کرینگے اور صورت دوم مین اگر وہ پیش کرینگے تو بھی نامسموع ہونگے اور اسکا یہ نتیجہ بھی نکلیگا کہ تعلقدارون کا قبضہ پیشتر کی نسبت زیادہ محفوظ اور مضبوط ہوجائیگا ۔

اس معاملہ مین جو جوش پیدا ہوا ہے اُسکا اصل سبب ایک یہ ہے کہ بہت سے انگلش اشخاص نے اودھ مین غلط فہمیان پیدا کیے ہین ۔ بنگال مین جو جھگڑا فی الحال پڑا ہے اُسکی بھی یہی کیفیت ہے اور اس سبب سے قریب قریب تمام اخبار ایک جانب تو دیسی مالکان آراضی کے طرفدار اور دوسری جانب انگلش پلینٹرز کے جانبدار میرے خلاف صف آرا ہین ۔ لیکن یہ کوئی وجہ اِس بات کی نہین ہے کہ مین اپنے مورچہ پر شکستہ خاطر ہون اور جس امر کو مین واجب اور جائز یقین کرتا ہون وہ نہ کرون ۔ انگلستان کے لوگ سچائی اور انصاف کا بہت ذکر کیا کرتے ہین لیکن جسوقت کوئی شخص اِن اصولون پر عملدرآمد کرنے کی خواہش کرتا ہے تو وہ متحیر ہوجاتے ہین اور شکایتین کرنے لگتے ہین ۔ بیشک اِس امر کو کہ لنگفیلڈ صاحب لارڈ کیننگ کی حکمت عملی کے مشتہر کرنے والے تھے اور برابر اِس بات کی کوشش کرتے رہے کہ سواے تعلقدارون کے اور کل حقوق کو مٹاکر اُس حکمت عملی مین رفتہ رفتہ تخفیف کرتے جائین ایسی دلیلون پر بنی سمجھنا چاہیے کہ بہرحال اُن دلیلون کے لحاظ سے لارڈ ممدوح کا بیان باحتیاط قبول کیا جاے ۔ میرے دوست لوگ سمجھتے ہین کہ مین نے اپنی یادداشتون مین لارڈ کیننگ کی نسبت منصفانہ باتین نہین بیان کی ہین ۔ اِسکا مین افسوس کرتا ہون لیکن مجکو یقین ہے کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہے وہ خود اُنکی چٹھیون اور کارروائیون سے پیدا ہوا ہے ۔ باینہمہ جس عہدہ پر مین ہون اُس طرح کے منصبدار او رجو شخص کام اُسکو کرنا پڑتا ہے اِسطرح کے کام کرنے والے کے لیے یہ آسان نہین ہے کہ جو جو لفظ وہ استعمال کرے اُسکو بہت غور و فکر سے سوچ سمجھ لے اور مین اس بات کو قبول کرتا ہون کہ اگر مین اپنے دو ایک جملون کو اور دھیمی عبارت مین لکھتا تو بہت بہتر تھا ۔

ڈیونیئر کی تقرری کے بارے مین یہ ہے کہ میرے نزدیک اُنسے بہتر شخص ضروری اوصاف سے متصف مجکو مل نہین سکتا تھا مین نے ٹیمپل صاحب اعلی ممبر صدر بورڈ کے ساتھ ممالک مغربی و شمالی کے تمام افسرون کی فہرست دیکھی مگر ہم لوگون نے ایک نام بھی اُسمین ایسا نہین پایا جس پر انگلی رکھ سکتے ۔ منٹگمری صاحب نے جو تعلقداران اودھ کے اول مربی تھے میرے انتخاب ڈیونیئر صاحب کو بہت ہی پسند کیا ۔ معاملات اودھ کے بارے مین اب مین آپکو اور تنگ نہین کرونگا صرف اتنا کہتا ہون کہ اگر اِس امر پر واجبی طور سے بخوبی تمام لحاظ ہوگا تو مجکو اسکے نتیجون سے کسی طرح کا خوف نہین ہے ۔

اور گو کچھ ہی نتیجہ پیدا ہو مگر مین سمجھتا ہون کہ مین نے صرف اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے۔

جیسا کہ مین اوپر ثابت کر چکا ہون سر چارلس وڈ نے سر جان لارنس کے مقاصد سے ہمدردی کی اور جو طریقہ اُنھون نے اختیار کیا تھا اُس سے اُنکو صرف اسی بات کا خوف تھا کہ ناشدنی خوف نہ پیدا ہو جائے اور لوگ اُنکے بیانات مین غلط فہمی نہ کر سکین۔ جان لارنس جواب مین لکھتے ہین کہ۔

رعایا سے اودھ کے مفید مطلب جو طریقہ مین نے اختیار کیا ہے وہ صرف اسی وجہ سے اختیار کیا کہ مجھکو اپنے فرض زندگی کا ایک بڑا خیال تھا مین اس مسئلہ کو بہت اچھی طرح سے سمجھتا ہون اور بندوبست کے کام سے جس شخص کو کوئی سروکار رہا ہو اُسکو بھی اسی طرح سمجھنا چاہیے۔ میری ہرگز یہ خواہش نہین ہے کہ مین تعلقدارون کو نقصان پہونچاؤن برخلاف اسکے مین یہ چاہتا ہون کہ ایک واجبی طور سے اُنکے حقوق قائم رکھے جائین ۔ ۔ ۔ ۔ میرے لیے سم قاتل ہے کہ جو ہدایتین مین نے ڈیویز صاحب کو دی ہین اُنمین ترمیم کرون گورنمنٹ انگلستان ایسا کر سکتی ہے۔ پارلیمنٹ بھی جس امر کو مناسب سمجھے کر سکتی ہے لیکن مین خود اپنی خوشی سے تحریک نہ کرونگا کیونکہ مین جانتا ہون کہ جو طریقہ مین نے اختیار کیا ہے اُسمین میری راے بر سر صواب ہے آیا گورنمنٹ ہند کی نسبت کبھی کسی نے یہ سنا ہے کہ بندوبست کے زمانہ مین اُسنے ایک درجہ کے لوگون کے ساتھ واجبی طور کا برتاؤ نہین کیا اور رعیہ مقتضاے وقت کے اعتبار سے احکام کے امتناع یا اجرا مین قاصر رہی۔

ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہین گذرا تھا کہ سر چارلس وڈ نے خود اس بات کو قبول کر لیا کہ جو کچھ گورنر جنرل نے کیا تھا وہ سب واجبی تھا لیکن جس بات کا نصف خطرہ پیشتر ہی سے اُنکو تھا رعایا کی بدقسمتی سے کارروائی تحقیقات کے ختم ہونے پر ویسا ہی ظاہر ہوا کہ جو درمیانی حقوق ہمارے تلاش کرنے سے ہندوستان کے اور حصون مین پائے گئے تھے وہ نوابون کی سلطنت کے زمانہ مین جیسا کہ اُسوقت کا دستور تھا ظلم و تعدی سے معدوم کر دیے گئے تھے۔ جو محنت اور مشقت اُنھون نے اُٹھائی تھی وہ اپنے نزدیک بہت اچھا سمجھکر اُٹھائی تھی لیکن اس بات کو سمجھکر کہ اُنھون نے اپنا منصبی فرض ادا کیا تھا وہ اس سب سے بدتر نتیجہ کے لیے بھی تیار تھے۔۔ اور بتاریخ ۳- اپریل گرےمی صاحب کو اُنھون نے لکھا کہ۔

مجھکو اس امر کا کُلی یقین ہے کہ جو کچھ مین نے کیا ہے اُسمین میری راے بر سر صواب ہے اور بیشک مین اُس مین تخفیف نہین کر سکتا تھا۔ ۔ ۔ مین نے سر چارلس وڈ کو ڈیویز صاحب کی ایک چٹھی روانہ کی ہے جسمین اُنکی تحقیقات کا نتیجہ قیاساً بیان کیا ہے۔ وِنگفیلڈ صاحب تعلقدارون کی پشتی پر ہین اور تعلقدارون پر بھروسہ کیے ہوے ہین۔ کاشتکار لوگ جاہل بزدل اور غریب ہین۔ ادھر تو اُنکی تالیف القلوبی ہوتی ہے اور اُدھر اُنکو دھمکی دیجاتی ہے۔ غرض یہ کہ تحقیقات کی جو میعاد مقرر کی گئی ہے وہ ختم ہو جائے اور اُنکا موقع ہاتھ سے نکل جائے۔ میرا منشا یہ ہے کہ اُنکو ایک معقول اور کامل موقع اس بات کا دیا جائے کہ غیر طرفدار لوگ اُنکے معاملہ کی سماعت کرین اور جس وقت یہ بات ہو جائیگی تو مین سمجھونگا

کہ مین اپنے فرض سے ادا ہو گیا۔

سر فریڈرک کریمی اور کپتان ایسٹوک نے جنسے خاص کر کے انڈیا آفس واقع انگلستان مین سر جان لارنس خط کتابت رکھتے تھے بڑی دلسوزی سے اُنکی بہت سے کامون مین اعانت کی۔ اور اُنکی جو راے اِس مسئلہ مین تھی اُسکی طرفداری کرکے بہت قیمتی یادداشتین لکھین جس سے اُنکو کمال خوشی حاصل ہوئی۔ یکم مئی کو ۶۵ ایسٹوک کے نام لکھتے ہین کہ۔

آپ کی یادداشت نہایت عمدہ ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اُسکا ایک اثر پیدا ہوگا۔ مین کسی طرح سے تعلقدارون اور کسی قسم کے مالکان اراضی کا مخالف نہین ہون۔ لیکن مین کوئی وجہ اِس بات کی نہین دیکھتا کہ اُنکو چھوٹے حقدارون کے نگل جانے مین مدد دی جاسکے۔ اودھ کے یہ جو بڑے بڑے مالکان آراضی ہین اُنہین سے اکثرون نے الحاق اودھ کے چند ہی برس یعنی کوئی تیس چالیس برس کے عرصہ مین انواع و اقسام کی لوٹ مار اور ظلم و تعدی سے اِن علاقون پر قبضہ حاصل کیا ہے اور میرے نزدیک یہ ایک اور وجہ اِس بات کی ہے کہ شکمی حقدارون کے حقوق کا لحاظ کیا جائے اور اسامیون کا حق ایک نہ ایک طور پر بہت ہی قدیم زمانہ سے قائم ہے۔ اور ہندوستان کے اِس حصہ مین ہمارے آئین و قوانین گو باختلاف مگر برابر وارن ہیسٹنگز کے زمانہ سے اُنہین مؤثر رہے ہے "اصول ناہستی" جو مشہور ہے سواے اِن قوانین اور اُس آئین کے جسکو عام مالک نے تسلیم کیا ہے اور کچھ بھی نہین ہے۔

جسوقت سر چارلس ووڈ نے سکریٹری آف اسٹیٹ ہند کے عہدے سے استعفا دیا اُسوقت اُنھون نے سر ہنری مین کے نام ایک رخصتی چٹھی لکھی تھی اِس چٹھی سے ظاہر ہوگا کہ وہ سر جان لارنس کے مقصد خاص سے کس درجہ ہمدردی کرتے تھے۔

مین صرف اِس بات کو آپ سے بیان کرتا ہون کہ مجکو یقین ہے کہ دوسرے شخص کی حکومت مین دیسی باشندون کو کوئی مدد نہ پہونچیگی اور پائینئرون کی خود غرضانہ حکمت عملی کو پھر فروغ ہوگا۔ مین اس بات کو کسی قیاسی وجہ کی بنیاد پر نہین بیان کرتا ہون بلکہ مجکو نہایت وثوق کے ساتھ اِس بات کا یقین ہے کہ اگر زراعت پیشہ باشندگان ہند کو معلوم ہوا کہ اُنکے مروجہ حقوق مین دست اندازی ہوگی تو ملک پر سے ہمارا قبضہ ہمیشہ کے لیے اُٹھ جائیگا اور اُس سے بڑا خوف پیدا ہوگا۔ غیر مہذب ملکون مین رواج ضعیفون کا محافظ ہوتا ہے جس طرح زیادہ مہذب ملکون مین قانون محافظ ہے۔ ہمارا قانون اُنکے عادات اور خیالات کے اعتبار سے موزون نہین ہے ہمارے قوی دست انتظام نے بے شمار مظلومون کو اُنکے قدیم طریقہ "مخالفت بالاسلحہ" سے محروم کر دیا۔ اور ہمکو لازم ہے کہ بجاے اُسکے کوئی ایسی بات قائم کر دین جو اُس خطرناک مگر کارگر وسیلہ کی قائم مقام ہو سکے۔

پولیٹیکل اکونمی ممکن ہے کہ اُنکے خلاف ہو جسطرح اُس سے ہائیلینڈ واقع ملک اسکاٹلینڈ کی گھاٹیان خالی ہو گئی ہین

لیکن جو امر اسکاٹلینڈ کے صدہا اشخاص کے حق مین محفوظ ثابت ہوا ممکن ہے کہ وہ ہندوستان کے لکھوکھا اشخاص کے حق مین مضر ثابت ہو۔

گورے اور کالے چمڑے والے آدمیون کے مابین جھگڑے کا ایک ناگزیر سبب زمین ہے ممالک متحدہ امریکہ جنوبی افریقہ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کے حالات قابل لحاظ ہین۔ ہر مقام پر بلا اختلاف کیا نتیجہ پیدا ہوا مختصراً یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ کالے چمڑے کے لوگ معدوم ہوگئے جو گورے چمڑے کے نومتوطن اشخاص کے سامنے غائب ہوجاتے ہین۔

یہ غیر ممکن ہے کہ ایسا ہی نتیجہ ہندوستان مین بھی ظہور پذیر ہو۔ لیکن نا اتفاقی کا وہی سرچشمہ موجود ہے۔

اسواسطے میرا کامل عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص اسامیون کے حقوق ایسی بنیاد پر قائم کرنے مین کامیابی حاصل کریگا جس سے سرمایہ لگانے والے اور نوآباد لوگ انکے حقوق مین دست اندازی نہ کرسکین (باوصف پولیٹکل اکانومی کے) اس شخص کی ذات سے نہ صرف ہندوستانی رعیت پر بلکہ انگریزی فوج کو بھی انتہا درجہ کا فائدہ پہونچیگا۔ ایک متنفس نوآباد شخص کبھی ملک مین دوامی حق نہین حاصل کرسکتا ہے کیونکہ وہ وہان صرف چند معدود برسون تک رہ سکتا ہے۔

گورنمنٹ پر اس امر کا ملحوظ رکھنا اور اسکو اپنا فرض منصبی بھی سمجھنا لازم ہے کہ یکے بعد دیگرے چند عارضی مالکون پیدا ہوجانے سے لکھوکھا مستقل باشندون کے حقوق مین مداخلت نہو سکیگی۔

لارڈ کیننگ نے مجھ سے کہا تھا کہ بنگال کے دریاؤن کے اوپر وار پی گرینٹ کے قانون کے موافق اسامیون کے حقوق بصلح و آشتی جو قائم ہوئے انسے مجھکو اسی طرح کا خوف پیدا ہوا جیسا خوفناک بارود کے نہایت ہی زور و شور کے زمانہ مین پیدا ہوا تھا۔ اور لارڈ لارنس نے کہا تھا کہ ایسی صلح و آشتی سے بالائی ہند مین اسامیون کے حقوق کا نہ قائم ہونا ہی اچھا ہوا۔

مین جانتا ہون کہ آپ اسکی قدر کرسکتے ہین اور مین بطور وصیت کے یہ بات آپ سے کہہ رکھتا ہون۔

ص ۵۱۲

لیکن مجھکو لازم ہے کہ یہ طول طویل قصہ مختصر کرون سر چارلس وِنگفیلڈ ۱۸۶۶ء کے موسم بہار مین کنارہ کش ہوئے اور انکے عہدہ چیف کمشنری اودھ پر سر جان اسٹریچی مقرر ہوئے۔ وہ سال بھر سے زیادہ عرصہ تک لگاتار کوشش کرتے رہے اور آخر مین تعلقدارون کو ایک دائمی فیصلہ پر رضامند کرلیا۔ گو اس فیصلہ سے کاشتکارون کو وہ سب حقوق نہین ملے جو سر جان لارنس چاہتے تھے لیکن وہ تمام باتین انکے واسطے حاصل کرلین جو ممکن تھین۔ اور صوبۂ اودھ مین بخوبی امن و امان اور آسایش و اطمینان پیدا کردیا جو اسوقت کے بعد سے ظاہر ہونے لگا۔ ضروری اصول جنکی بنیاد پر تصفیہ ہوا وہ یہ تھے کہ ایک طرف تو گورنمنٹ جدید حقوق نہ پیدا کرے اور جن مراعات سے اصل مین تشخیص قبضہ پیدا ہوتا ہو وہ بحق ان تمام کاشتکارون کے جوابتدا مین مالک رہ چکے ہون بذریعۂ قانون قائم اور بحال رکھی جائین۔ اس سے زیادہ ضروری یہ امر طے پایا کہ کاشتکار لوگ اس صورت مین جب انکا لگان بڑھ جائے تو اس حق کی بابت جو انگلستان مین غیر مزیل ترقی زمین کہلاتی ہے

وہ مستحق قرار دیے جائین اور جو اسامی مالک رہی ہون اُنکا لگان بجز اُس صورت کے جب کسی عدالت آئین و انصاف مین درخواست کی جائے بڑھایا نہ جائے۔

اسامیان پنجاب کے حقوق کا مسئلہ مین اور اختصار کے ساتھ بیان کرونگا۔ انگلش فتحیابی کے بعد ۱۸۵۳ء مین جب پہلے پہل بندوبست ہوا تو موجودہ حقوق بطور معمول درج رجسٹر کر لیے گئے تھے۔ لیکن اُس کے بہت عرصہ کے بعد ظاہر ہوا کہ بہت سے اشخاص نے جو مالکان اکبر ہونے کے دعویدار تھے اُس حیثیت سے اپنے نام درج رجسٹر کرانے مین کوتاہی کی تھی۔ شاید اسوقت اِس امر کو وہ چندان ضروری نہین سمجھتے تھے کیونکہ وہ امید و یقین کرتے تھے کہ برٹش رواج جو بزور تیغ قائم ہوا تھا ممکن تھا کہ اُسی طرح سے تھوڑے ہی زمانہ مین درہم برہم بھی ہو جاتا۔ شاید انکو یہ خیال گذرا ہو کہ اپنے کو مالک قرار دینے کی نسبت بحیثیت کاشتکار اپنے نامون کا مندرج رجسٹر کرانا اُنکے حق مین بہتر تھا۔ لیکن اب جس حالت مین جدید بندوبست ہونے والا ہے اور زمین کی قیمت بہت بڑھ گئی اور یہ معلوم ہو گیا کہ برٹش حکومت زیر و زبر نہو گی تو اُن لوگون نے کوشش کی کہ مالکان اعلیٰ کے حقوق منسوخ کیے اُنکے موہومی حقوق پھر قائم کیے جائین۔ اور افسران بندوبست پنجاب جنکے سرغنہ اڈورڈ پرنسپ تھے اُنکے دعوون کے بحال رکھنے کے خواہشمند تھے۔ گورنمنٹ کے لیے امر تجویز طلب یہ تھا کہ آیا بہت سے لوگون کے وہ حقوق جو قدیم الایام سے پائے جاتے تھے اور جنکو ہم پندرہ برس سے جائز رکھتے آئے تھے وہ چند لوگون کے دعاوی کے مقابلہ مین سوخت کر دیے جائین۔ اِس بات کو یاد رکھنا لازم ہے کہ سکھون کی حکومت مین حقوق ملک کی تصحیح بہت بُرے طور سے کی گئی تھی اور ہماری زیر حفاظت بلا مزاحمت احدے پندرہ برس تک جو اُنکا قبضہ رہا اُس سے بخوبی تمام یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ کوئی پنجابی جس طرح سے اپنے حق کا دعوی کرتا وہ بحال رکھنے کے قابل تھا۔ خیال کیا گیا کہ اگر جدید افسران بندوبست کی تجویزات پر عمل کیا جاتا تو ضلع امرتسر مین منجملہ ۶۰۰۰ افسران خاندان کے جو دس دس برس سے اپنے کھیتون پر قبضہ رکھنے کے مستحق تھے ۶۰۰۰ خاندان صرف ایک کشمکش قلم سے برباد ہو جاتے اور اُنکی حیثیت مثل غیر دخیل کاشتکار کے ہو جاتی جو جابرانہ شرح لگان اور بیدخلی کے سزاوار ہوتے۔ یہ تقسیم اراضی کے متعلق ایک ایسا انقلاب ہوتا جسکا بدلہ کبھی ظہور مین آتا اور سر جان لارنس غریب غربا سے جسقدر ہمدردی کرتے تھے اُس سے امید نہین تھی کہ وہ امر مذکور کو بغیر اسکے کہ اُسکے نتیجون کا اثر کم کرتے اور رفتار اررعایا کے زوال پذیر ہوتے وقت اُنکی دستگیری کرتے واقع ہونے دینگے۔

بنابران مدت مدید تک تحقیقات ہونے کے بعد ایک مسودہ بابت تصحیح و ترمیم قانون متعلقہ حقوق اراضی پنجاب اڈورڈ پرنسپ صاحب نے ۱۷ جنوری ۱۸۶۶ء کو پیش کیا۔ لیکن فرقہ مخالف مزید تحقیقات کا متقاضی ہوا جسمین اس موقع کو سر ڈونلڈ میکلوڈ کمانڈر انچیف سر ہنری ڈیورینڈ فوجی ممبر کونسل اور مسٹر گرے لفٹنٹ گورنر بنگال

ص ۲۳

شامل تھے - اِن لوگون کو کامیابی حاصل ہوئی جس تحقیقات کی استدعا کی گئی تھی وہ عمل مین آئی - مسودہ کی
کارروائی سر ریچرڈ ٹیمپل جدید وزیر مال کے اختیار مین گئی اور بتاریخ ۱۹ - اکتوبر اِس امر پر شملہ مین ایک بڑی بھاری
بحث ہوئی - سر ہنری مین جو ابھی انگلستان سے واپس آئے تھے ایک طول طویل اسپیچ کے ذریعہ سے سر جان اسٹریچی
جو اودھ مین تجربہ حاصل کر کے اِس امر مین بخوبی واقف و ماہر ہو گئے تھے اور مسٹر نوبل ٹیلر نے سر ریچرڈ ٹیمپل کی
تائید کی - سر ہنری ڈیورنڈ رخصت فرلو پر گئے تھے اور سر ہنری مارمن جو اُنکے قائم مقام کی حیثیت مین کام کرتے تھے
وہ بھی مسودہ کے موید تھے اِسکے سوا سر جان لارنس نے مسودہ کے تائیدی حالات ایک اسپیچ مین جمع کیے تھے
جن سے ظاہر ہوا کہ وہ اِس مسئلہ سے نہایت ہی واقفیت اور اُسکے تمام رموز و نکات پر کمال عبور رکھتے تھے -
اُنھون نے بیان کیا تھا کہ -

اپنی تجویز کو مفصل حالات کے بیان کے لیے موقوف رکھ کے مجکو نہایت شد و مد کے ساتھ اپنے اِس اشتیاق کا اظہار
لازم ہے کہ یہ مسودہ بغیر اسکے کہ اُسکی کسی ضروری بات مین کوئی تبدیلی بحالی ہو بحیثیت قانون نافذ کر دیا جائے جس مسئلہ کے
حل کرنے کا اُسمین قصد کیا گیا ہے وہ برسون سے غور طلب رہ چکا ہے اور اِس گورنمنٹ کے روبرو تین برس سے پیش ہے -

ایسی تائید کے سامنے مخالفت بالکل زائل ہو گئی اور مسودہ اُسی روز بحیثیت قانون نافذ ہو گیا -
ایک شخص یعنی ڈبلیو ٹیین سیٹن کار نے جو پردے کی آڑ مین تھے اسطور پر اُسکے نتائج جمع کیے ہین -

اِس قانون کی روسے باعتبار حقوق متعلقہ اسامیون کی حیثیت منضبط اور مشخص ہو گئی - اِس قانون کی رو سے
اُنکی حفاظت ہو گئی کہ سوا سے خاص حالتون کے اُنپر اضافہ لگان نہو گا - اِس قانون کی رو سے اُنکا یہ حق مسلم ہو گیا کہ
اپنے مقبوضات کو منتقل کر سکین - اِس سے رعایت حق شفع محدود ہو گئی اور زمیندار کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کا اختیار
حاصل ہو گیا آئرلینڈ مین جن جن باتون پر تکرار ہونے کا احتمال تھا قریب قریب پیشین گوئیون کی طرح اُنکا احتمال کر کے
ترقی حالت زمین کی تصریح کر دی گئی جو اسامیون کے ذریعہ سے عمل مین آئی اور اُس معاوضہ کی بھی صراحت کر دی گئی
جسکے وصول کر لے کی اُنکو امید ہو سکتی ہے -

(راقم مذکور اور آگے چلکر بیان کرتا ہے کہ) لارڈ لارنس نے جو اِس بات سے انکار کیا کہ رعایا پر ظلم کر کے
تعلقہ دارون کو عروج دیا جائے اِس سے آیندہ نسل مین شکر گزاری کے ساتھ اُنکا نام بطور ایک خطاب کے قائم رہیگا -
اس بات کے لیے اُنھون نے ہر طرح کی طعن و تشنیع جو بتخریب مدبری ملک اور بخیالات ناستحسن کی جاتی تھی گوارا کر لیا - اسکے لیے
اُنھون نے بیخوف و خطر ایا ندار آزاد مزاج اور تجربہ کار سٹر کا ہمعصر کی مخالفت اخبارات کی لعن طعن اور پارلیمنٹ کے دونون دربارون

سلہ سر ہنری مین ۱۵ - فروری ۱۸۶۸ء کے اخبار ٹیمس مین جو قابل تعریف چھٹی چھپوائی تھی اُسمین کل مسئلہ پر پوری پوری بحث
کی گئی ہے بخوف طوالت وہ نقل نہین کی جاتی -

غلط بیانی کا مقابلہ قبول کرلیا لیکن جسوقت طرفین کا فتنہ وفساد فرو ہوگا تو ہم اُس دور اندیشی کی تعریف کرینگے جس سے چند ہزار
گانوون کے باشندون کے معاندانہ خیالات متغیر رکھے گئے تھے - اور لارڈ لارنس اپنی کنارہ کشی کے وقت باطمینان تمام
یہ خیال کرسکتے ہین کہ اُنھون نے ایک ایسے گروہ مزارعین کی طرف سے لڑنے کا ذمہ اُٹھایا اُنکی طرف سے لڑے اور اُنکے
دعوے کو سرسبز کردیا جنکا کوئی حمایت کرنے والا نہین تھا - اور اُنھون نے خوش قسمتی سے اُس قسم کے ایک اختلاف کو فرو کیا
جسپر شاید اسوقت ایک جماعہ وزرا کی نیکنامی اور ایک قوم کی قسمت منحصر تھی[۱]-

مسئلہ حقوق اسامی کے متعلق مندرجۂ بالا احوال کے لکھنے کے بعد مجکو سر جان اِسٹریچی کی گرانقدر چٹھی
سر جان لارنس کی وائسرائی کی بابت وصول ہوئی جسکے طول وطویل مطالب اقتباس کرکے مین اوپر
محول کرچکا ہون - اور اِس امر خاص کے متعلق جو وسیع علم اُنکو حاصل تھا اور اُس زمانہ کے بعد اپنے بھائی کے ساتھ
ہندوستان کی حکومت مین اُنھون نے جو ضروری شرکت کی تھی اُس سب کا خیال کرکے میرے نزدیک
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گو بعض مطالب جو دوسری عبارت مین بیان کیے گئے ہین کسیقدر دوہرا کر رہ جائینگے
لیکن اُس چٹھی کا باقیماندہ حصہ بھی محول کیا جائے مسئلہ حق اسامی کے متعلق ایک مستند رائے ظاہر کرنے کے علاوہ
اُنھون نے صاف صاف ظاہر کردیا ہے کہ انکم ٹکس ہند کے بارے مین سر جان لارنس کی کیا رائے تھی (یہ مسئلہ
نہایت ہی ضروری اور بہاریہ حد غایت متنازعہ فیہ تھا) اور ایک ایسے لطف کا امر اُسمین مذکور ہے جسکا اور کاغذات مین
جو میرے ہاتھ آئے ہین کہین اشارہ نہین کیا گیا ہے یعنی اُسمین یہ بھی بیان ہے کہ حق اسامی کے متعلق انگلستان مین
جو جھگڑا پیدا ہوا تھا اُسمین جان اِسٹوارٹ مِل نے اپنی طرف سے کیا کارروائی کی -

اسامیون اور کاشتکارون کے حقوق کو بحال رکھنے اور اُنکی حالتون کو درست کرنے کے متعلق لارڈ لارنس نے
جو بلیغ کوشش کی تھی اُسکے متعلق ایک دلچسپ اور ضروری تواریخ بیان کی جاسکتی ہے اور اسوقت وہ خاص کرکے قابل لحاظ
کیونکہ اسی طرح کے مسئلے آیرلینڈ کے متعلق تجویز طلب ہین - زندگی بھر مین اس سے بڑھکر کسی امر سے اُنکا کام نہوا ہوگا اور اگرچہ
اُسوقت اُنکی کامیابی ناکمل رہی لیکن ایسی مخالفت کے ہوتے ہوے جو شاید کسی گورنر جنرل کے وقت نہ رہی ہوگی معقول حدود کو
جو اُنھون نے بنایا اور قائم رکھا تو اس سے ہندوستان کے حق مین نہایت ہی فائدہ ہوا ہے مین اسوقت یہ بیان لکھنے کا قصد
نہین کرسکتا ہون کیونکہ جن کاغذات کا حوالہ دینا ضروری ہوگا اُنکے محول کرنے کا میرے پاس کوئی وسیلہ نہین ہے - لیکن
ساتھ ہی اُسکے مین ایک نہایت ہی ضروری معاملہ کے متعلق جس سے وہ بحیثیت وائسرائے تعلق رکھتے تھے بلکل خاموش
نہین رہ سکتا - وہ ایک ایسا امر ہے جسکے بارے مین کسیقدر سند کے ساتھ مین لارڈ لارنس کی رایون اور کارروائیون کو
بیان کرسکتا ہون کیونکہ بحیثیت چیف کمشنر اودھ اور اُسکے بعد بحیثیت ممبر کونسل اِس امر کی بحث مین اور جو نسبت اُسکے اور اُنکی کیفیتو کارروائیان کی گئین

[۱] پیڈنبرا ریویو بابت ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۰ع -

اُن مین فعلاً شریک ہونا پڑا۔

لارڈ لارنس کی تدبیرات حفاظت اسامیان اودھ و پنجاب کے ذیل مین جو حالات بیان کیے جاتے ہین اُنمین سے اکثر باتین کسیقدر ترمیم کے ساتھ مین اُس خط کتابت سے اخذ کرونگا جو میرے بھائی جنرل رچرڈ اسٹریچی اور مسٹر جان اسٹوارٹ کے مابین ہوئی تھی اور جس مین مین بھی کسیقدر شریک تھا۔ وہ قائم مقام اُن خیالات کی ہے جو خود لارڈ لارنس کے تھے گو یہ امر علی العموم مشہور نہین ہوا لیکن مجکو بیان کر دینا چاہیے کہ لارڈ لارنس کی اُن کوششون مین جو اسامیان پنجاب کے واسطے کی گئی تھین بالکل ناکامی کا واقع نہونا اِس سبب پر کچھ کم منحصر نہین ہے کہ مسٹر مل نے اِس بارے مین جسکا اُنکو دل سے خیال تھا ذاتی کوشش کی تھی اور انڈیا آفس مین زبانی اُنھون نے بہت سی باتین بڑے شد و مد سے بیان کی تھین۔

قدیم ایسٹ انڈیا کمپنی کے قصوروات گو کچھ ہی کیون نہون لیکن مالکون اور کاشتکارون کے متعلق گذشتہ تیس برس سے اسکے خیالات نہایت ہی مہذبانہ رہے تھے۔ گو ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کمپنی کے معزول ہوجانے کے بعد صادر ہوا لیکن اُس مین ایسے اصول تھے جنپر وہ عرصہ سے عمل کرتے آئے تھے وہ اصول یہ تھے کہ اراضیات ہند کی ترقی بالکل اصل کاشتکار زمین پر منحصر رہے اور حقوق اراضی کے متعلق گورنمنٹ قدیم دستور ملک کے قائم رکھنے کی پابند رہے کیونکہ اولاً تو اُس سے کافہ خلائق کا فائدہ مقصود ہے اور دوسرے بذریعہ شہادت قدیمہ اِس بنیاد پر کل جایداد کا بندوبست ہوا جاتا تھا مالکان مزارع کا وجود بھی بخوبی تسلیم کیا گیا اور جس جس مقام پر اسامی زمین کی زراعت کرتے تھے وہان اُنکا لگان بذریعہ رواج کے محدود کیا گیا صرف مقابلہ کے ذریعہ سے اُسکا انضباط نہین ہوا۔ حقوق مقابضت بھی ہر حالت مین بپابندی رواج مستحقہ محفوظ رکھے گئے۔

غدر ہوتے ہی ایک تبادلہ عظیم واقع ہوا۔ قومی عداوت کو اشتعال ہوا اور بالائی ہند کے ایک بڑے حصہ سے ہماری سلطنت کے اُسوقت اُٹھ جانے پر جب اُسکی خلقی فوج جسپر اُسکے قیام کا دارمدار تھا جاتی رہی کسی کو اِس بات کا ذرا بھی یقین نہین رہا کہ ملک پر ہمارا قبضہ باقی رہ سکے۔ ان سب باتون سے اُس زمانہ کے مدبرون کا ایک قومی فرقہ یہ خیال کرنے لگا کہ سلطنت کو قوت اُسوقت حاصل ہوگی جب انگلستان کی طرح سے مالکان اراضی کی ایک حکومت ہندوستان مین قائم ہوگی بیان کیا گیا تھا کہ جسوقت ملک کے صاحب اختیار لوگون کے حقوق ہمیشہ کے لیے مقرر کر دیے جائین گے تو اُس سے ہماری سلطنت کے قیام کو بڑی مدد پہونچیگی۔ غدر کے بعد کچھ تو اُسکے صریحی نتیجے اور کچھ اِس سبب سے کہ جن ممالک مین انگلش سرمایہ اور انگلش انتظام کی حاجت تھی اُنکو بہت ترقی دی گئی ہندوستان مین اُن انگلش اشخاص کی تعداد جنھون نے برسے عادت پہ تعلیم پائی تھی جو زیادہ ہوگئی تو اِس سے انگلستان کی طرح یہان بھی زمیندارون کے لیے مجنونانہ شوق بہت بڑھ گئی۔ افتادہ اراضیات کی بابت جوش و خروش بلند ہوا اور جو دقتین اور نا امیدیان ابتدا مین اِس امر کے دریافت ہونے سے پیدا ہوئین کہ قریب قریب ہر مقام پر اراضی کے متعلق مشکلی حقوق موجود تھے وہ سب اسی خیال کی محرک ہوئین

جس جوش و خروش کو اسطور سے ترقی ہوئی اُسکے سبب سے تسلیم کیا گیا کہ حقوق مقابضت ہم لوگون نے ایجاد کیے تھے اور دراصل اُنکا کوئی وجود نہین تھا۔

ضرور ہے کہ ہر مقام پر ایک بڑا زمیندار رہا ہو اور جہان نہو تو ضرور ہے کہ وہ غیر واجبی طور سے بگاڑ دیا گیا ہو نہایت ہی زائد از ضرورت ذخیرہ ثبوت کے مقابلہ مین جو صرف ہندوستان ہی سے نہین بلکہ دنیا کے ہر ایک ملک سے باستثناے انگلستان اور اُسکی نوآبادیون کے جمع کیا گیا تھا یہ قرار دیا گیا کہ سواے اُس قاعدہ کے جو اصل مین انگلستان سے خصوصیت رکھتا ہے اور کسی قاعدہ سے بہبودی متصور نہین ہے یہ قاعدہ ہندوستان مین ہماری حکومت قائم ہونے کے پہلے ہی جاری تھا اور جہان مقام پر ممکن ہو اب بھی اُسکا جاری کرنا ضرور ہے۔

صرف کاشتکارون اور زمینداروں ہی کے متعلق ترمیم انتظام کا تقاضا نہین ہوا بلکہ اِس بات کی فریاد بلند ہوئی کہ ہر علاقہ مین امراے سلطنت قائم ہو علاقون کی تقسیم در تقسیم کی ممانعت ہو تی خلف اکبر کی جانشینی کا رواج قائم ہوا۔ بعد کو یہی باتین نہایت ہی زور شور کے ساتھ مسٹر چارلس ونگفیلڈ چیف کمشنر نے اودھ مین پیش کین۔ کچھ دنون لارڈ کیننگ نے بھی انکو قائم رکھا اور اُسکا نتیجہ وہی انجوبہ تریں کارروائی یعنی گورنر جنرل کا اشتہار بابت ضبطی کل حقوق متعلقہ اراضیات اودھ کے ہے۔

معاملات اودھ کے متعلق جیسے کا غذات اور اُن اسپیچون سے جو خود مین نے لیجسلیٹو کونسل مین قانون لگان اودھ کے بارے مین کی تھین لارڈ کیننگ کے اشتہار اور اُن تدبیرات کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو اُسکے بعد عمل مین آئین۔ جبکہ لارڈ لارنس نے ۱۸۶۶ء مین اودھ کا کمشنر مقرر کیا اور ذمہ اُنکے اِس مقصد کو تعمیل کرنے کا کام عائد ہوا کہ پرانے حقوق مین سے اُن حقوق کو قائم رکھون جو بالکل اسطور سے نہین گئے تھے جنکی کوئی امید باقی نرہ گئی ہو۔ یہ ایک مشکل کام تھا کیونکہ لارڈ لارنس نے ہمیشہ اِس بات کو تسلیم کیا کہ وہ ایسے انتظامات کی عزت کرنے کے پابند تھے جنکو لارڈ کیننگ نے قطعی قرار دیدیا تھا اور جنسے برٹش گورنمنٹ کا ایمان تعلقدارون کے ہاتھ بیع ہوگیا تھا اور علاوہ برین وہ انتظامات ایسے احکام اور اسناد کی روسے بحال رکھے گئے تھے جو ملک اودھ مین قانون کے برابر تاثیر رکھتے تھے۔

پس اِس سے بڑھکر اور کوئی بات بمشکل ممکن تھی کہ جو لوگ حق مقابضت رکھتے تھے اُنکا حق قائم رکھا جاتا اور جو مالک بیدخل ہوگئے تھے اُنکو اچھی سے اچھی شرائط پر جنکو تعلقدار قبول کرنے پر آمادہ کیے جاسکتے تھے یا جنکی گورنمنٹ متقاضی ہوسکتی کا اسطور سے حق دیا جاتا کہ لارڈ کیننگ کے احکام کی روسے جو بندوبست ہوا تھا اُسکی شرطون مین کچھ فرق نہ آنے پاے۔ یہ بھی ضرور بیان کرنا چاہیے کہ اِس امر کے طے کرنے مین لارڈ لارنس کی مشکلات اِس سبب سے اور بڑھ گئین کہ قریب قریب اُنکی کل کونسل نے اُنکے خیالات سے سخت مخالفت کی البتہ مسٹر ہنری مین اور مسٹر ریچرڈ ٹیمپل نے منصفانہ طور پر ہمدردی اور اعانت کی۔

گورنمنٹ انگلستان اور انڈیا آفس نے اُنکی اِس فرضی خواہش کو کہ سابق گورنر جنرل کا تمام کام درہم برہم کردیا جاوے نظر رعایت سے نہین دیکھا اور جیسا کہ مین اوپر بیان کرآیا ہون اُسوقت کی تمام مخالفت کا اور اضافہ ہوا۔

ص ۵۶۶

ایسی حالتون مین ممکن نہین تھا کہ کوئی اصل اور کامل کامیابی حاصل ہوتی اگرچہ تھوڑا بہت بھی بچ گیا تو یہ ایک مبارکباد کی جگہ ہے اسپر بھی لارڈ لارنس کی کوششین بیکار نہین گئین۔ اودھ کے حقوق اراضی کی جو حالت اُنھون نے پائی تھی اُس سے بہتر حالت مین لارڈ لارنس نے اُنکو کردیا اور بہت سی صورتون مین جہان ظلم اور شرارت کے ساتھ ناانصافی کا اظہار ہوا تھا اُنھون نے فریادرسی کردی۔ اسامیون ماتحت مالکون اور دوسرے اشخاص کی حفاظت کے لیے درحقیقت جو تدبیرین اختیار کی گئی تھین مین بالتفصیل اُنکے بیان کرنے کا قصد نہ کرونگا جو امر درجہ تکمیل کو پہونچا وہ بالکل لارڈ لارنس کے مستقل ارادہ سے انجام ہوا۔ اودھ کی حالت اب تک نہایت ہی غیر قابل اطمینان ہے۔ موجودہ نظام ایسی ایسی باتون سے شامل ہے جو خواہ مخواہ اُسکو برباد کردینگی۔ ہم یقین کرسکتے ہین کہ قطعی طور پر صوبہ کی حالت اُسوقت درست ہوگی جب بتدریج اور باستقلال وہ اصول موثر کیے جائینگے جنکو لارڈ لارنس نے قائم رکھا تھا اور جہان تک ممکن تھا اُنپر عمل کیا تھا اِس پختہ قصد کا کہ اودھ مین تعلقداری کی بڑی بڑی حکومتین قائم رہین ناگزیر نتیجہ یہی پیدا ہوگا کہ اُسمین ناکامی حاصل ہوگی۔

اُسی طرح کی ایک کارروائی جسکے متعلق اودھ مین ایسی کامیابی حاصل ہوئی کسیقدر مابعد زمانہ مین پنجاب مین بھی شروع ہوئی تھی۔ اصل بندوبست مالگزاری کے ترمیم ہونے پر جو اُسوقت عمل مین آیا تھا جب پنجاب پہلے پہل برٹش سلطنت کا صوبہ قرار پایا تھا اس بات کا موقع حاصل کیا گیا کہ ملک کے قبضہ دار اسامیون کے خلاف اُنکی بیخکنی کے لیے ایک جنگ قائم کی جاوے۔ اِن کارروائیون کی تواریخ لیجسلیٹو کونسل کے اُن مباحثون سے ہم پہونچ سکتی ہے جو قانون اسامیان پنجاب کے متعلق اور خاص کرکے ہنری مین کی بینظیر اسپیچون مین کیے گئے تھے۔

اودھ کی طرح اِس پنجاب کے معاملہ مین بھی لارڈ لارنس نے قصد مصمم کرلیا تھا کہ جہان تک ممکن ہو اُس ناانصافی کی دادرسی جاوے جو اُسوقت تک عمل مین آچکی تھی اور ملک کو نقصان عظیم نہ پہونچنے پاوے کیونکہ اُنکو بہت اچھی طرح سے یقین تھا کہ اگر اسامیون کے قدیم حقوق جاتے رہینگے تو اُسکا نتیجہ وہی پیدا ہوگا اِس معاملہ مین بھی بوجہ اُس مخالفت کے جو خود اُنکی کونسل اور انگلستان مین ظاہر کی گئی اُنکو بڑی بڑی دقتین لاحق ہوئین اور اِس بات کے سوا اور کچھ ممکن نہ تھا کہ جس قسم کا رفعداد اچھی طرح سے ہوسکتا ہو وہ عمل مین لایا جاوے۔

بااینہمہ پنجاب کے معاملات کی وہ حالت نہین ہوئی جو معاملات اودھ کی ہوئی۔ اور اسامیون کے لیے ایک عمدہ تر حصہ حقوق کا بچ رہا۔ علاوہ برین پنجاب ایک ایسا ملک ہے جسمین خاص کرکے چھوٹے مالک آباد ہین جو آپ اپنی اراضیات کا تردد کرتے ہین اور اِس وجہ سے درحقیقت یہان کا مسئلہ اودھ کے مقابلہ مین چندان ضروری نہین تھا اسپر بھی معقول اصول سے

ص ۵۷۶

سخت انحراف کرنا پڑا اور جو خرابی واقع ہوئی تھی اُسکی اصلاح صرف جزئی طور پر ہوئی - اگر جان اسٹوارٹ مِل نے اس معاملہ کی خبر نہ لی ہوتی اور عقلمندی اور اعتدال کے ساتھ انڈیا آفس کے اختلاف پر اپنا اثر نہ ڈالا ہوتا تو جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں یہ امر مشکوک ہے کہ آیا اپنے پیرا سے صوبہ کو نقصان سے محفوظ رکھنے میں اُنکو بالکل کامیابی حاصل ہوتی - خوش قسمتی سے وہ وقت گذر گیا تھا جب ان امور کے متعلق لارڈ لارنس کے خیالات کی تائید کرنا ضرور تھی - ہندوستان کے لیے بڑی خوش قسمتی کی بات ہوئی کہ اُس نازک زمانہ میں اُسکو ایک ایسا وائسرائے ملا جو اُس جوش و خروش کا جس سے ہندوستان کے سب سے زیادہ ضروری مقاصد یعنی پیشۂ زراعت کو نقصان عظیم پہونچنے کا کھٹکا تھا مقابلہ کر سکا - افسوس ہے کہ اب اس بابت کچھ کرنے کو باقی ہے مثلاً اُس حالت سے بڑھکر اور کس بات کا افسوس ہو سکتا ہے جبکہ گذشتہ صدی کے بندوبست استمراری کی رو سے غلط اصولوں کے مؤثر کرنے سے بعض حصہ جات بنگال کے مزارعین کم ہو گئے - جب لارڈ لارنس وائسرائے تھے اُس زمانہ میں اُس بڑے اور نہایت ہی نازک مسئلہ کے طے کرنے کا قصد خالی از امید تھا جو تھوڑے ہی عرصہ میں ضرور بالضرور بہت بڑی دقت پیدا کریگا - لیکن اُنھوں نے مسئلہ مذکور کے بارے میں کبھی اپنی رائے کو پوشیدہ نہیں رکھا - اور اُسکی وجہ زیادہ تر یہی تھی کہ اِس سخت قسم کی مخالفت کو باصرار تمام دولتمند زمینداران بنگالہ کے وکیلوں نے کلکتہ میں اُنکے خلاف ظاہر کیا تھا -

غرضکہ غربا میں جن لوگوں کے فائدہ کا خیال اُنکے مرکوز خاطر تھا اُن لوگوں میں صرف اسامی اور کاشتکار ہی لوگ نہ تھے چنانچہ اُنھوں نے اس بات کو اپنی اس دائمی خواہش سے ثابت کر دیا تھا کہ ٹکس زیادہ واجبی طور سے لگایا جائے - وہ سمجھتے تھے کہ غربا پر غیر واجبی بار ڈالا گیا اور دولتمند درجہ کے لوگوں پر اُنکے واجبی حصہ کا بار نہیں ہے اور اسی باعث سے باوجود مخالفت روز افزوں جو بعض اوقات ایسی قوی ظاہر ہوئی کہ بکامیابی اُسکا مقابلہ نہیں ہو سکا اُنکو ترغیب اس بات کی ہوئی کہ انکم ٹکس کو انتظام خزانہ ہند کا ایک دوامی جزو سمجھکر اُسکی ضرورت اور رواج کو قائم رکھیں -

ہندوستان کے قیام کی حالت میں اور وہاں سے روانہ ہونے کے بعد بھی (یہ میں اُس کتاب سے نقل کر رہا ہوں جسکا پیشتر حوالہ دے چکا ہوں[1]) اس امر کے متعلق وہ کبھی متزلزل الرائے نہیں ہوئے اُنسے بڑھکر ہندوستان کا جاننے والا کوئی شخص نہ تھا اور جن تدبیروں میں وہ سمجھتے تھے کہ رعایا پر ظلم اور نا انصافی ہوگی اُن کو بڑے شد و مد اور بڑی نکتہ چینی کے ساتھ اُنھوں نے نامنظور کیا اُنکو یقین تھا کہ رعایا میں سے بعض درجے ایسے ہیں جن پر اُنکے مناسب حصۂ فوائد عام کا کوئی بار نہیں ڈالا گیا حالانکہ اُنسے بڑھکر اور کسی درجہ کے لوگ اُس بار کے اُٹھانے کے قابل نہیں تھے - اُنپر بار اُسیوقت پڑ سکتا تھا جب براہ راست ٹکس جاری ہوتا اور اُس انتظام کی رو سے جو عقل کی رو سے اچھا کہا جا سکتا اور جسکی ذمہ داری بیشک ہمارے اختیار میں ہے اس بات کی مطلق کوئی ضرورت نہیں تھی

[1] دیکھو صفحہ ۴۳۴ تا ۴۴۱ کتاب ہذا -

کہ اِس قسم کی تشخیص اور ایسمال لگان مین کوئی بھاری اعتراض کیا جاتا علی الخصوص اُس صورت مین جب بہت ہی کم شرح سے انکم ٹکس لگایا جاتا۔ سب سے پہلے مرتبہ مجھسے اور لارڈ لارنس سے جب ملاقات ہوئی تھی تو اُنھون نے اس مضمون کی تقریر کی تھی۔

صفحہ ۵۷۶

ہندوستان مین گورنمنٹون کے لیے اِس قسم کی ترغیبون کی کمی نہین ہے کہ زیادہ دولتمند اور زیادہ صاحب اقتدار درجہ کے لوگون پر ٹکس لگانے سے انکار کرکے ایک سہل اور ظاہری نیکنامی حاصل کرین اور جسوقت یہ لوگ جن کے سوا اور کسی قسم کے نکتہ چین ایسے نہین ہین جنکی سماعت کی جائے پسند کرنے والے ہون تو کسی ایسی کارروائی کے لیے جو آئین جانداری اور انصاف کے بالکل خلاف ہو قابل قبول وسائل کا تلاش کرنا ہرگز مشکل نہین ہے۔ مدبران ملک کو یہ بات کبھی فروگذاشت نہ کرنا چاہیے کہ ہندوستان مین ہماری سلطنت کے قیام کی اصل بنیاد مین اس بات پر منحصر نہین ہین کہ معدودے چند شور وغل کرنے والے اشخاص اپنے فائدہ کی غرض سے کسی تدبیر کو پسند کرلین تو وہ عمل مین لائی جائے بلکہ وہ اس امر پر منحصر ہین کہ لکھوکہا اشخاص جو ہمیشہ خاموش اور ساکت نہین رہ سکتے ہین راضی رہین اور اپنے دل مین یہ خیال کرین کہ گو وہ لوگ جو اُنکے سرپرست اور وکیل ہونے کا اظہار کرتے ہون خود غرضی سے شور وغل مچاتے رہین لیکن ہمکو گورنمنٹ کے عدل اور انصاف پر دل سے یقین کرنا چاہیے اور یہ کہ گورنمنٹ کا قیام انام کے مقاصد کی برابر نگران رہیگی۔ دولتمند درجہ کے لوگون کو ٹکس سے مستثنی کردینا ایک پولیٹکل غلطی ہے اور وہ غلطی ایسی ہے کہ جیسا جیسا زمانہ گزرتا جائیگا اور علم وعقل بڑھتی جائیگی اُسی طرح وہ زیادہ ضرر رسان ہوتی جائیگی۔

یہ لارڈ لارنس کی رائین تھین اور یہ بات اسواسطے ضروری ہے کہ اُنکی صداقت کا باصرار تمام اظہار کیا جائے۔ کیونکہ ہندوستان کے زیادہ صاحب اقتدار درجہ کے لوگون کی یہ خواہش کہ اصل مین اُنکو ہر ایک طور کے ٹکس سے نجات ملجائے اب بھی اُسی طرح ہیجان پر ہے جیسی اور کسی زمانہ مین تھی جو کچھ مین نے ابھی اوپر بیان کیا اُس سے بعض اُن وجوہات کی توضیح ہوتی ہے جنسے لارڈ لارنس ہندوستان مین وہ بات حاصل نہ کرسکے جو علی العموم مگر نہایت ہی غلط طور پر نیکنامی کے نام سے ملقب کی جاتی ہے۔

اُنکو اِس سے کچھ بہتر بات حاصل ہوئی۔ کبھی کسی انگلش شخص کا خاص کرکے شمالی ہند کے رؤسا مین اسقدر اعزاز اور اقتدار نہوا ہوگا۔ مشرقی لوگ اُسی کی قدر ومنزلت کرتے ہین جسکو وہ اپنا زبردست اور اصل مالک سمجھتے ہین اور خود لارڈ لارنس کی یہ کیفیت ہے کہ باشندگان ہند عموماً اور اپنے قدیم صوبہ کے آزاد اور بہادر آدمیون پر خصوصاً جس طرح کی نظر محبت رکھتے تھے ویسی دیکھنے مین نہین آئی۔ جسوقت وہ وائسرائے مقرر ہوئے تھے اُسوقت تک انگلش اشخاص کے دلون مین ۱۸۵۷ع کے فسادات کا بخار اُسی طرح جوش زن تھا اور ہندوستان کے لیے یہ بڑی خوش نصیبی کی بات ہوئی کہ اُسوقت اُسکی فرمانروائی کے لیے ایک ایسا شخص ملگیا جسپر اِس قسم کی تاثیرین مطلق اثر نہین کرسکتی تھین

۱۸۶۹

اور جو اپنی رعایا سے نہایت ہی مہربانی کے ساتھ ہمدردی کرنے کے خیالات سے مالا مال تھا۔

اب بیرونی حکمت عملی کا سب سے ضروری مسئلہ باقی رہا جو عوام الناس کے توہم کے مطابق قریب قریب بلاشرکت غیرے سر جان لارنس کے نام سے تمیز کیا جاتا ہے حالانکہ یہ نہایت ہی یقینی امر ہے کہ کم و بیش دوراندیشی اور کامیابی کے ساتھ نافرجام گورنر جنرلی لارڈ آکلینڈ کے خاتمہ سے لیکر لارڈ لٹن کی ویسی ہی نافرجام وائسرائی کے آغاز تک برابر ہر ایک اعلیٰ فرمانروائے ہندوستان نے اُسی کی پیروی کی ہے۔ اصل میں سر جان لارنس کی حکمت عملی اُنکے ماسبق اور مابعد وائسرایوں سے صرف یا خاص کر کے اس بات میں مختلف تھی کہ وہ وسیع ذاتی واقفیت رکھتے تھے اور اسپر اُنکی حکمت عملی منحصر تھی۔ اُنکو ممالک متعلقہ کی اشکال و اوضاع خود سرحدی لیں اور اُسکے دونوں طرف جو قومیں آباد تھیں اُنکی جداگانہ خاصیتوں سے ایسی واقفیت حاصل تھی کہ اور کسی وائسرائے کو کبھی نہیں ہوئی۔ اصل تو یہ ہے کہ قدرتی فوجی تاریخی ملکی اخلاقی ہر ایک پہلو سے اس مسئلہ کی حالتوں کو وہ بخوبی تمام جانتے تھے۔ اسواسطے وہ اس بارے میں زیادہ مستند طور پر تقریر کر سکتے تھے اور ہر مقام پر اُس دباؤ کی مخالفت کرنے کو زیادہ مستعد رہتے تھے جسکو ایسے بیباک سپاہی اور حریص مدبر اُنپر ڈال سکتے تھے جو سبب کے سب اُنکی حکمت عملی کے چھوڑ دینے کے شائق تھے اور یہ حکمت عملی ایسی تھی جو ملک گیری اور فتوحی سے پاک اور اس بات پر قائم ہو کر کہ ہماری ذمہ داریاں اُسوقت بھی بہت بڑھ گئی تھیں خاص ہندوستان کی حکومت اور محافظت کو ایک ہندوستانی مدبر کا مقدم اور کافی مقصد قرار دینے والی تھی۔

سر جان لارنس کی حکمت عملی کو تو اُسکے ایک خاص موکد مداحکار نے ان الفاظ سے (یعنی ایک دوراندیشانہ سلوک کی حکمت عملی) تعبیر کیا ہے۔ یہ تعریف اعتراض سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے وہ علم اور وہ نگرانی ظاہر نہیں ہوتی جو حکمت عملی مذکور کا جزو اعظم تھی۔ اسواسطے اُسپر اُن مخالفین نے بڑے اشتیاق سے گرفت کی ہے جنھوں نے یہ تصور کیا ہے کہ خود اُسکے نام سے ایک ایسی حجت پیدا ہوتی ہے جو اُسکے مابہ المقصود کے خلاف ہے۔ لیکن میرے نزدیک اُسمیں اسقدر غلط فہمی نہوگی جسقدر کہ ہمیشہ اس قسم کی مختصر تعریفات سے ہوتی ہے۔ سر جان لارنس کی بیرونی حکمت عملی اپنے اوپر اعتماد کرنے اور اپنے کو روکے رہنے اپنے کو بچانے نہ کہ دوسرے کو ہٹانے اور اس غرض سے منتظر اور نگران رہنے کی حکمت عملی تھی کہ اگر کسی وقت جابرانہ کارروائی کا موقع آئے تو وہ زیادہ سختی کی کارروائی کر سکیں اور وہ کارروائی برسر صواب ہو۔ المختصر وہ حکمت عملی یہ تھی کہ اندرونی ملک میں امن و امان قائم رکھیں اور قرب و جوار کے ملکوں علی الخصوص اُن جنگلی جتہ گون کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دیا جائے جو ۷۰۰ میل کی شمالی مغربی سرحد پر حشرات الارض کی طرح بھرے ہوے ہیں۔

سلہ جسٹے ڈبلیو ہیلارڈ متوفی۔

اور جو خوش قسمتی سے ایک ایسے ملک مین جو چٹانون پہاڑون اور طوفان کی وجہ سے خود ہیبت مین کچھ اُس سے کم نہین ہے آباد ہونے کی وجہ سے اب تک ہمکو یہ صورت دُوس سے علیحدہ کیے ہوے ہین -

ص ۳۴۳

تیئیس برس اُدھر صدہا میل زرخیز قطعات اور ریگستانی ملک روسی اور افغانی چوکیون کے مابین اسطرح پڑا ہوا تھا - روسی چوکیان بحیرۂ اخضر اور افغانی چوکیان دریاے جیحون پر تھین - آج جنوبی حصہ جیحون روسی دریا شمار کیا جاتا ہے اور روسی اسٹیمرون کے ذریعہ سے اُس سے عبور کیا جاتا ہے - خان خیوا خان بخارا اور خان قوقند کی تینون ریاستون کو روس کی سرحدی مورت سے عمدہ خواہ بُرے طور پر آگے بڑھتے بڑھتے اسطرح چاٹ گیا جیسے بیل کسی کھیت کی گھاس بالکل چر جاتا ہے - ایران روسیون کی ایک کٹھ پتلی ہے جو اُسکے اشارون پر چلیگی - ریگستان کے درمیان جابجا جو شاداب اقطاع واقع ہین وہان کے وہ وحشی ترکمان جو پیشتر دنیا کے کسی شخص سے زیر نہین ہوے تھے اُنھون نے بھی اب اطاعت قبول کر لی ہے - مَرْو کے شاداب حصۂ زمین پر دھمکی دی جاتی ہے اور ہم نے اکثر سنا ہے کہ مَرْو اور ہرات کے مابین جو زمین واقع ہے وہ دریا سے سیراب رہتی ہے اور ہرات سے بھی زیادہ شاداب ہے - مسئلۂ وسط ایشیا کے متعلق ابتدا سے جو ایک تازہ اور روز افزون خیال رہتا ہے وہ افغانون کی پیشقدمی کی وجہ سے نہین بلکہ روسیون کی پیشقدمی کی وجہ سے ہے - ہم نے بحیثیت قومی اول جنگ افغانستان سے بڑھکر شاید کبھی جرم اور حماقت نہ کی ہوگی اور چالیس برس سے زیادہ عرصہ ہوا کہ اُسکا ارتکاب بیشتر جو ہم سے ہوا تو صرف روسیون ہی کے لگاؤ کے خیال سے ہوا وہ روسیون ہی کا لگاؤ ہے جو اب فخر کرسکتا ہے کہ اُسنے ہماری کھلی ہوئی آنکھون کے سامنے اُسی حماقت اور جرم کا ارتکاب جنگ دوم افغانستان مین ہم سے پھر کرایا -

لارڈ لارنس کا زمانہ ...

اِس امر عظیم یا خطرۂ عظیم کا علاج کہ روسی ہماری سرحد ہندوستان کی جانب رفتہ رفتہ بڑھتے آتے ہین کیا ہے جس شخص نے سنجیدگی کے ساتھ اِس امر پر غور کیا ہے وہ ہرگز انکار نہ کریگا کہ وہ بڑا بھاری خطرہ ہے یا اگر بالفعل نہین ہے تو آیندہ ہو سکتا ہے اِس سوال کے دو جواب دیے گئے ہین جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہین ایک جواب تو اُس فریق کا ہے جسکو سرحدی حکمت عملی سندھ سے منسوب کرتے ہین - اور دوسرا جواب اُس فریق کا ہے جسکو سرحدی حکمت عملی پنجاب سے منسوب کرتے ہین -

سندھی فرقہ جنرل جیکب کو جو ایک بڑے زبردست اور اپنے ذاتی اوصاف کے بڑے خود پسند تھے اپنا بانی مبانی قرار دیتا ہے اور اُس فرقہ کے صلاح کارون مین گویا اپنے علم قابلیت یا بہادرانہ کارروائیون کے لیے اِس قسم کے لوگ مشہور ہین جیسے سر ہنری راولنسن سر بارٹل فریر سر ہنری گرین سر لوئیس پیلی سر جارج ہنڈ وڈ اور سر ولیم میرویدر یہ مستند اشخاص کئی برس بیشتر سے کم وبیش مطابقت کے ساتھ

یہ صلاح دیتے ہوئے ہین کہ ہندوستان کے حملہ کی پیش بندی کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے قطع واقع ملک بلوچستان پر فوجی قبضہ کر لیا جائے اور اُسکے بعد بمقتضائے مصلحت قندھار اور ہرات پر قبضہ کیا جائے اُن سب اور اگر سب نہین تو اقل درجہ اُنہین سے بعض اشخاص نے یہ بھی خواہش ظاہر کی ہے کہ انگلش اثر افغانستان کے اور حصون مین بھی اِس ذریعہ سے پیدا کیا جائے کہ انگلش سفیر یا ریزیڈنٹ اُسکے خاص خاص شہرون مین تعینات کیے جائین اُسکی فوجون کو قواعد سکھانے کے لیے انگلش افسر روانہ کیے جائین اور سلطنت افغانستان کی جو ن آلود عزت کے لیے اب تب جو غاصب مدعی ہوا کرتا ہے ہم لوگون کی طرف سے بلطائف الحیل خواہ بزور تیغ اُسکی مدد کی جائے۔

پنجابی فرقہ جسکے سرغنہ سر جان لارنس تھے اور جسکی نام صاحبان سکریٹری آف اسٹیٹ اور صاحبان گورنر جنرل نے یکے بعد دیگرے اور اسی طرح بعض بعض نہایت ہی نامی گرامی فوجی مدبر جو ہندوستان مین کبھی پیدا ہوے تائید کی اُسکے خیالات بالکل فرقہ اول سے مختلف ہین۔ اُنکی راے یہ قرار پائی ہے کہ ارباب فرقہ سندھ نے جن تدبیرون کی صلاح دی ہے اُنہین سے کسی تدبیر کا عمل مین لانا بمنزلہ اسکے ہے کہ خطرون کے نصف راستہ تک اپنے کو پھنسا دیا جائے۔ دوسرے وہ بمنزلہ اسکے ہے کہ ایسے لوگون کا شبہہ و خدشہ اور نفرت اور بڑھا دی جائے جو وحشی اور بے وفا جنگلی اور متعصب مگر ساتھ ہی اسکے بہادر اور وطن دوست ہین یہ وہ لوگ ہین جنکو ہم اِس وقت تک بھی بہت کچھ ضرر پہونچا چکے ہین۔ یہ وہ لوگ ہین کہ گو اُن مین کیسے ہی عیوب کیون نہ پائے جاتے ہون لیکن نہایت ہی جوش کے ساتھ اپنی آزادی اور اپنے مسکن مالوف ہین اور (جیساکہ اُنکو بھولی تمام اسکی وجہ پائی جاتی ہے) ہر ایک اجنبی سے نفرت کرتے ہین اور نہایت افسوس کی بات ہے کہ منجملہ اُن اجنبیون کے انگریز سے کچھ نفرت نہین کرتے ہین۔ تیسرے وہ تدبیر بمنزلہ اسکے ہے کہ اینگلو سیکسن فرقہ کے اُن ظالمانہ نفوس حیوانی کو تقویت دی جائے جو ابھی سے بطور کافی اسقدر قوی ہین کہ ذمہ دار افسرون کو اُنکے اختیار مین رکھنے کے لیے ہر طرح کی تدبیر شعور مستقل مزاجی اور عقل سلیم درکار ہے۔ چوتھے وہ تدبیر بمنزلہ اسکے ہے کہ ہم اپنی ایک قدرتی سرحد کو چھوڑ دین جو اول تو ایک قریب قریب دشوار گزار دریا سے شامل ہے اور پھر اُسمین پہاڑون کی ایک دیوار کے بعد دوسری دیوار واقع ہے یہ وہ سرحد ہے جہان ہمارے وسائل بالکل ہمارے قریب رہتے ہین اور اقل درجہ بمقابلہ دوسری سرحد کے یہان کی آبادی بھی ہم سے بر سر راہ ہے اور اُسکو چھوڑنے کے بعد ایک سرحد قائم کرین جو ہر جگہ اور پھر کہین نہوگی۔ یہ سرحد مثل ایک سراب کے ہوگی جو ہمکو اپنے مقام سے دور دراز فاصلہ پر ترغیب دیکر کھینچ لے جائیگی اور وہان ہمکو دشمنون کے قریب تر لڑنے کے لیے چھوڑ دیگی اور ہمارے چپ و راست اور پشت پر

ایک ایسی آبادی ہوگی جو فتح حاصل کرنے کی حالت مین بھی اُسکا فائدہ آدھا کر دیگی اور شکست پانے کی
حالت مین ہمکو بالکل تباہ کر ڈالیگی — پانچوین وہ تدبیر بمنزلہ اسکے ہے کہ جو خطرہ ہمارے پانون کے نیچے موجود ہے
اُس سے فروگذاشت کرکے ایک آیندہ اور محتمل خطرہ سے حفاظت کی جائے — چھٹے وہ تدبیر بمنزلہ اسکے ہے
کہ انگلش اور ہندوستانی مدبر ایسے معاملات پر اپنی تمام توجہ جمع کرین جنپر وہ ایسا کوئی اثر پیدا نہین کرسکتے ہین
جو قابل قدر ہو — ساتوین وہ تدبیر بمنزلہ اسکے ہے کہ شاہنشاہی حکمت عملی ہند کسی بہشت ڈھونڈھنے والے
غازی کی بادہوائی گولی یا پیش قبض پر منحصر کی جائے — آٹھوین وہ تدبیر بمنزلہ اسکے ہے کہ ہماری ہندوستانی فوج
ایک ایسی خدمت پر مامور کی جائے جس سے وہ نفرت کرتی ہے اور اسطور پر فوج بھرتی کرنے والے افسر کی
مشکلات جو ابھی وقت خوفناک طور کی ہین اور بڑھا دی جائین — اور بالآخر وہ تدبیر بمنزلہ اسکے ہے
کہ کرورہا روپیہ بنجر اور پہاڑی ٹیلون اور سرحد کے ایسے نشانون پر جو روز ہاتھ سے نکل نکل جائینگے
صرف کر ڈالا جائے اور یہان ایک ایک روپیہ کی گورنمنٹ محتاج ہو اور آبادی کا ایک بڑا حصہ جو قریب قریب
بھوکون مرتا ہو ایک طرف ٹکس وصول کرنے والون اور دوسری طرف درحقیقت بھوکون مرنے سے
بچنے کے لیے صدا سے فریاد و الغیاث بلند کیے ہو — ان مین سے ہر ایک تجویز اکثر اشخاص کے نزدیک
ایسی پائی گئی ہے کہ اُسکی بعض بعض باتین مسلم الثبوت ہین ہر ایک تجویز باقی تجویزات کی مؤید اور اُنہی کی
اُن سے بےتعلق ہے اور ہمیشہ مجموعی اِن سب کا اثر یکے بعد دیگرے ہر ایک عصر کے منصبدار اور [illegible]
مدبران ہند پر پڑا ہے —

اب دیکھنا چاہیے کہ اِس حکمت عملی سے افغانون کے ساتھ کارروائی کرنے کے متعلق کیا کیا عملی نتیجے
مستنبط ہوئے ہین اور وہ کون سے نتیجے ہین جنکی سر جان لارنس نے بحیثیت چیف کمشنر و نیز بحیثیت
گورنر جنرل برابر پیروی کی — انھون نے صدہا صورتون پر اُن چٹھیون مین جو اِس وقت میرے سامنے
رکھی ہوئی ہین اور جو چھبیس برس سے زیادہ مدت کے اندر کی لکھی ہوئی ہین یہ باتین بیان کی ہین کہ افغانون کو
یقین دلاؤ کہ اُنکی چند زرخیز گھاٹیون یا اُنکے ہزارہا بنجر پہاڑیون سے ایک فٹ زمین کی بھی ہمکو طمع نہین ہے
اور نہ ہم اُسکو لینگے ہم کبھی کوئی انگلش سفیر یا ریزیڈنٹ جبراً اُن لوگون پر مسلط کرنے کا قصد نہ کرینگے کیونکہ
ہم اِس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ اُنکی موجودہ تہذیب کی حالت مین جو عقل حیوانی اُنکو ہمارے سفیر یا ریزیڈنٹ کی
موجودگی سے کنارہ کش کرتی ہے وہ بہت صائب ہے اُنکی یہ عقل اپنی ذاتی حفاظت پر نگاہ کرتی ہے — ہماری
خواہش بلکہ ہماری مرضی بھی نہین ہے کہ سوائے صلاح یا تمثیل کے ہم کسی طرح اُنکے مذہب اُنکے خونریز جھگڑون
اُنکی خانہ جنگیون اور اُنکے موروثی دستورات مین دست انداز ہون جنسے فرمان روا کو وہ منتخب کرینگے

ہم اُسکو ملک کا مالک ذیحق سمجھکر اُسکے ساتھ اُسی طرح کا برتاؤ کرینگے جسوقت ایک مرتبہ اُسکی حکومت ملک مین مستقل طور سے قائم ہو جائیگی تو ہم راضی رہین گے کہ زر نقد یا توپ یا سامان جنگ غرضکہ اس قسم کے تحائف سے جو ایک دوست دوسرے کو دے سکتا ہے وقتاً فوقتاً اُسکی مدد کرین - لیکن ہم یہ کبھی نہ کرینگے کہ اُسکو تخت دلوانے یا (اگر وہ خود اپنی کمزوری یا اپنی بدعملی سے تخت کھو بیٹھے تو) از سر نو اُسکے بحال کرنے کے لیے ہم فوج سے اُسکی مدد کرین - ہم اُن لوگون کے ساتھ جو دوستی کرینگے وہ اُنکے پھنسانے کی دوستی نہین ہے جو بہتر سے بہتر حالت مین بھی یکطرفہ ہوگی - کیونکہ ہم اپنے حصے کے مطابق ایفاے عہد اپنے اوپر واجب اور لازم سمجھین گے - ہمکو معلوم ہے کہ وہ اس قسم کی کوئی بات اپنے اوپر واجب و لازم نہ سمجھین گے - گو ہمارے اصل مقاصد بعض اوقات بسبب ظاہر خلاف بھی جاہین لیکن ہماری خواہش یہی ہے کہ وہ ملک زبردست متحد مرفہ حال اور دوست رہے چونکہ ہمارا قصد مصمم یہ ہے کہ اُنسے مزاحمت نہ کرین اس سبب سے ہم امید رکھتے ہین کہ وہ بھی ہماری مزاحمت نہ کرینگے اور چونکہ ہندوستان کے بے انتہا مقاصد ہمارے سپرد ہین نظر بران ہم جیسا کہ ہمکو اختیار حاصل ہے اس بات کے مدعی ہین کہ کسی اجنبی سلطنت علی الخصوص ایسی ناعاقبت اندیش سلطنت کو جیسی روس کی سلطنت ہے اس بات سے ممتنع رکھین کہ وہ حیلتاً خواہ صریحاً ایلچیون سے خواہ سازشون سے عہد ناموں کے ذریعہ سے خواہ بزور تیغ کوئی ایسی حالت پیدا کرنے پاے جو ہماری حکمرانی کے خلاف ہو - اگر روس نے اسطور پر افغانون سے مزاحمت کی تو وہ بخوبی تمام ہماری مدد طلب کرنے پر آمادہ ہو جائین گے اور اُسوقت ہم اُنکے ملک مین نہ بحیثیت دشمن بلکہ بطور اُن کے دوستون کے داخل ہونگے اور ادھر ہمارا کام ختم ہوا کہ ہم پھر اپنی سرحد کو پلٹ آئین گے اور اُنکی کسی شے پر نہ اپنا تصرف کرین گے اور نہ تصرف کرنا چاہین گے -

اب یہ وہ حکمت عملی ہے جو قطع نظر اور باتون کے بہادری راستبازی اور ظلم و تعدی کی مخالفت خیر و بہی ہے - اس حکمت عملی کا دارمدار اس مبحث کے ایک بے نظیر علم پر ہے اور وہ حکمت عملی ایسی ہے کہ گو جا بیجا یوروسی پیشقدمی کے خاص لحاظ سے قائم کی گئی ہے جو بعجلت خواہ بدیر بلکہ اغلباً بعجلت دریاے جیحون اور کوہ ہندوکش تک پہونچ جائیگی - پس اگرچہ حکمت عملی سنہ ۱۸۵۶ء مین جب قطع پر قبضہ کرلینے کی تجویز جنرل جان جیکب نے پہلے پہل بتائی تھی صائب تھی تو کسیقدر تبدیلی بحالی کے ساتھ سنہ ۱۸۶۶ء مین بھی جب سر ہنری گرین اور سر بارٹل فریر نے اُسکو نئے طور سے جلا دیا تھا وہ صائب تھی - وہ حکمت عملی سنہ ۱۸۶۸ء مین بھی صائب تھی جب سر بارٹل فریر نے جو اُسوقت ولایت کے انڈیا اسکول کے ممبر تھے اپنی مشہور چٹھی سر جان کے نام لکھی تھی جو نصف خرابی کی بانی ہوئی تھی - اور بالآخر وہ حکمت عملی سنہ ۱۸۶۹ء مین بھی

ش ۵۵

صاحب تھی جب سر جان لارنس نے پہلے پہل ایک ایسی جنگ کے خلاف (اور بدقسمتی سے وہ اُسوقت ایک ایسا نتیجہ پیدا کر چکی تھی جو پیشتر ظاہر ہو چکا تھا) اپنی آواز بلند کی تھی جسکو وہ غیر ضروری اور خلاف انصاف سمجھتے تھے اور جسکو وہ جانتے تھے کہ اُسکے مقصود و مطلب کے خلاف ہوگی اور ہماری سلطنت ہند کے حق مین انتہا سے مرتبہ کو مضر ہوگی۔

اب اِس باب کے خاتمہ کے حصہ مین مجکو بسبیل اختصار صرف اُن تدبیرون کا بیان کرنا باقی رہا جنکو سر جان لارنس بحیثیت وائسرائے اپنی اختیار کی ہوئی حکمت عملی کے انجام کرنے کی غرض سے عمل مین لائے تھے اور ابتدا سے ۱۸۶۹ء مین جب وہ اپنے عہدہ پر آئے تو اُسکے نتیجون کے اعتبار سے دونون سلطنتون کے مابین کیا تعلق تھا۔

دوست محمد نے جو ایک لائق فرمانروا تھا اور جو افغانون کے خیال کے موافق ایسا عادل بادشاہ تھا کہ وسط ایشیا مین آج تک اُسکا ثانی پیدا نہین ہوا ماہ جون ۱۸۶۳ء مین بمقام ہرات انتقال کیا۔ یعنی جب سر جان لارنس وائسرائے ہند مقرر ہو کر آئے تھے اُسکے چند ہی مہینہ پیشتر اُسنے قضا کی تھی اُسکی زندگی از گہوارہ تا بگور بڑے بڑے حادثون اور بڑی بڑی خلاف قیاس داستانون سے معمور ہے اُسکا باپ مشہور بارک زئی فرقہ کا ایک افغان تھا جو اپنی لیاقت کی وجہ سے ترقی کرتے کرتے اُس وقت کے مسلم فرمانروا سے فرقہ سدوزئی کا وزیر ہو گیا تھا اُسکی مان قزلباش تھی جس سے لوگ نفرت کرتے تھے۔ اُسنے نہایت ہی کمسنی کی حالت مین یعنی چودہ برس کے سن مین ہرات پر جو وسط ایشیا کی نااتفاقیون کی جڑ ہے قبضہ کر لیا۔ اور بڑے تعجب کی بات تو یہ ہے کہ جب ۷۰ برس کے سن کو پہونچکر سب سے پچھلی مہم اُسنے سر کی تھی تو وہ بھی مہم تھی کہ اُسنے کابل سے کوچ کرکے پھر اُسپر قبضہ کرنے کا قصد کیا تھا۔

ع۔ ز تو آغاز شد انجام بر تو ؂

افغانون مین بیباکانہ دلاوری اور سازشی گردنکشی جو معمول ہے اُنکے ذریعہ سے بند و بست کرکے اِس شخص نے سدوزئی فرقہ کے لوگون کو اُنکے آبا و اجداد کے تخت سے نکال دیا تھا اور اپنی ذات سے بجائے اُسکے اُسنے بارک زئی فرقہ کی حکومت قائم کی تھی اُسنے امیر المومنین کے خطاب کو جو اب مشہور ہو گیا ہے گڑھ کر اُسپر اپنا تصرف کیا تھا۔ درانی سلطنت کے منتشر اور خود سر ٹکڑون کو جمع کرکے اُنکی ایک متحد سلطنت قرار دی تھی پشاور پر بھی اُسنے ایک دوڑ ماری تھی مگر کامیاب نہین ہوا یہ صوبہ وہ ہے جسکو مع کشمیر کے رنجیت سنگھ نے افغانون کی سلطنت سے نکال لیا تھا اور وہ قریب قریب چالیس برس تک افغانستان پر دور اندیشی اور عدل و انصاف سے سلطنت کر چکا تھا۔ اِس چالیس برس کے اندر اُسکی سلطنت مین برابر یہ ضرب المثل

جاری رہی تھی کہ وہ کیا دوست محمد مرگیا جو انصاف نہین ہوتا" کسی حاکم افغانستان کی قبر پر اس سے بہتر کتبہ تحریر نہین ہوسکتا تھا۔

یہ وہ شخص تھا جسکو ایک عارضی جنون کی حالت مین دو کرور روپیہ اور ہیبت ناک قتل عام اور اپنی فوجون کی گڑگڑاہٹ کی خرابی گوارا کرکے ہم نے تخت سے اُتار دیا تھا اور بعد اُسکے جب کوئی دوسرا شخص (حتی کہ شاہ شجاع جو ہمارا منتخب کیا ہوا ایک کمبخت کاٹھ کا پُتلا تھا) ایسا نہ مل سکا جو اُس خطرناک عزت کو حاصل کرکے اُسپر قبضہ رکھ سکتا تو ہم رجوع ہوے کہ پھر اُسکو اُس تخت پر بٹھائین۔ دوست محمد نے صرف ایک مرتبہ سکھون کی لڑائی کے زمانہ مین ہم سے انتقام لینے کی کوشش کی تھی مگر سوا اُس مرتبہ کے اور کبھی ایسا قصد نہین کیا سر جان لارنس نے جو صحیح اور قوی سرحدی حکمت عملی اختیار کی تھی اُسکی بدولت دوست محمد نے پھر کبھی ہمارے حق مین کسی طرح کی بُرائی نہین ظاہر کی۔ ۱۸۵۵ء اور ۱۸۵۷ء مین اُس سے جو عہدنامے ہوے تھے اُن دونون مین اُسنے اپنے کو پابند اِس بات کا کردیا کہ "وہ ہمارے دوستون کا دوست اور دشمنون کا دشمن رہیگا"۔ ہرات کو ازسرنو فتح کرنے کے لیے اُسنے ہم سے امدادی روپیہ لیا اور بعد اسکے غدر کے کل نازک زمانہ مین جب اور ہر ایک افغان بندھے ہوے شکاری کُتّے کی طرح ہاتھ پاؤن جُھڑا رہا تھا کہ ظاہرا ہماری غیر مستحکم شکارگاہ مین آکر صید کرے وہ برابر ثابت قدم رہا۔ اگر دوست محمد نے اتنی ازواج سے نکاح نہ کیا ہوتا اور اپنے بعد اسقدر لڑکے نہ چھوڑ گیا ہوتا تو اتنی درستی درازی زندگی کے اعتبار سے وہ ہرگز ایشیائی لوگون مین شمار کرنے کے قابل نہ تھا۔ وہ افغانون مین بھی شمار کرنے کے قابل نہ تھا بشرطیکہ اُسکے بیٹے جو اپنے باپ کی زندگی کے زمانہ مین اُس پاسداری کی وجہ سے جو اُنمین سے ہر ایک اپنے باپ کی نسبت ملحوظ رکھتا تھا ایک دوسرے کی گردن کاٹنے سے محفوظ رکھے گئے تھے اب یہ دیکھکر کہ وہ مرگیا تھا آخری وقت کے لیے جنگ وجدل کرنے پر تیار نہ ہوگئے ہوتے۔ دوست محمد ہمیشہ پیشتر ہی سے یہ خیال کرتا رہا تھا کہ اُسکی وفات کے بعد سلطنت کے لیے بطور امر ناگزیر ایک سخت جھگڑا ہوگا اور اُسنے سر جان لارنس کو صلاح دی تھی کہ اسمین وہ مطلق دخل نہ دینگے۔ ایک مرتبہ جمرود مین جب ملاقات ہوئی تھی تو اُسنے سر جان لارنس سے کہا تھا کہ "وہ ہمکو اور ہمارے ملک کو اسیطرح رہنے دیجیے ہم ہر ایک بات مین عاجز ہین اَلّا پتھر دل اور آدمیون مین"۔ دوسری صلاح اُسنے یہ دی تھی کہ وہ کابل کو رزیڈنٹ بھیجنے کا کبھی ذکر تک نہ کیجیے گا کیونکہ جس وقت مین خود اُسکی حفاظت کی ذمہ داری نہین کرسکتا تو میرے بعد والے اور بھی کچھ نہ کرسکین گے"۔ گوش ہوش اور سمع رضا کے نزدیک یہ لفظین آب زر سے لکھنے کے قابل شمار کی گئین۔

دوست محمد نے اپنے دو بیٹون کے دعوون کو جو حقیقی بھائی تھے نامسموع کرکے تیسرے بیٹے کو

جو اوسکو درجہ سے تھا اپنا جانشین مقرر کیا - اُسکی یہ کارروائی جائز تھی لیکن اِس قسم کا انتخاب (گو دوست محمد نے کیا تھا) باقی اہالیان خاندان شاہی کی سمجھ مین قابل پابندی نہ تھا اور عام افغانون کے نزدیک تو اور بھی قابل پابندی نہ تھا - اُسنے سولہ ۱۶ بیٹے بقید حیات اپنے بعد چھوڑے تھے اور انمین سے تین بیٹے براہ راست تاج کے حاصل کرنے پر آمادہ تھے - اور باقی بیٹے اپنے اپنے صوبون پر فرمانروائی کرنے کے خواہشمند تھے پس اِس موقع پر (جیسا کہ ہندوستان کے بعض اشخاص نے خیال کیا تھا) سر جان لارنس کے لیے ایک بڑا موقع اِس بات کا تھا کہ وہ اپنی شمشیرِ خاص علم کرتے اور عام دست بدست جنگ مین ایک اور جنگجو شریک پیدا کر کے انہین سے کچھ انگلستان کے واسطے بھی حاصل کرتے اور خود سر جان لارنس کا جو خیال تھا (یہ بہت واجبی خیال تھا) اُسکے مطابق یہ بڑا بھاری موقع اِس بات کا تھا کہ بالکل علٰحدگی اختیار کی جاتی یہ بات ظاہر کی جاتی کہ ہمارے مقاصد خود غرضی اور ظلم سے تعلق نہین رکھتے تھے اور افغانون کو فرصت دی جاتی کہ وہ اپنے جھگڑے اپنے طور پر طے کر لیتے - اگر انہین کم استقلال رہتا تو انکی وائسرائی کے کل زمانہ مین یا تو افغانی خونریزیون کے جھگڑے مین ہم بھی پھنسے رہتے یا یہ ہوتا کہ اپنے امیدوار کو یکبارگی تخت پر بٹھا دینے مین ہمکو کامیابی ہوتی اور اُسکے بعد ہماری مدد سے یا بغیر ہماری مدد کے طبعی انتخاب کے فنا ما نہ طریقہ پر بار بار عملدر آمد ہوتی رہتی -

جو جو انقلابات اِن بھائیون کے جھگڑے مین واقع ہوے اور جسکا یہ انجام ہوا کہ (اور جیسا کہ لوگ امید کر سکتے ہین اُسکے مطابق افغانستان مین بھی علی العموم یہی نتیجہ ہوتا ہے) جو سب مین قابل تھے وہی زندہ باقی رہے قریب قریب پانچ برس یعنی سر جان لارنس کی وائسرائی کے کل زمانے تک یہ جھگڑا اُسی طرح زورون پر رہا - جیسا کہ معمول ہے عجب عجب طرح کی کیفیت دکھائی دی اور بڑے بڑے کھلاڑیون نے خوب خوب کرتب دکھائے جلاوطنی اور نبرد آزمائی تخت اور دربار قید خانہ اور گویہی طرح یکے بعد دیگرے طے ہوتے رہے حسب معمول بارہا قرآن کا حلف دیا گیا اور ہر مرتبہ اُسکی خلاف ورزی ہوئی - بارہا مصالحہ ہوا لیکن آخر کو پھر قلبی عداوت ہوگئی بہتیرے فریب سے قتل ہوے اور بارہا قتل عام واقع ہوا - ایک مہینہ مین تو افضل خان قلات غلزئی کے قید خانہ مین گلا کیا - دوسرے مہینے مین وہ تخت کابل پر متمکن ہوا اور سر جان لارنس سے مصر ہوا کہ وہ امیر تسلیم کیا جائے - ایک مہینے مین اعظم خان جلاوطن اور سر جان لارنس کی فیاضی سے راولپنڈی مین پنشنر مقرر ہوا - دوسرے مہینے مین وہ ایک جنگی فوج کا افسر ہوا - ایک دفعہ تو وہ کابل مین اپنے بھائی افضل خان کے نام سے حکومت کرتا رہا اور پھر افضل خان کے مرنے کے بعد اکتوبر ۱۸۶۷ء سے اگست ۱۸۶۸ء تک کل ملک کا اعلیٰ فرمانروا رہا -

صفحہ ۵۵

اب شیر علی کا بیان کرنا چاہیئے جو نا تو انا امیر تھا بشرطیکہ یہ خطاب کسی طور سے ایک ایسے شخص کی نسبت استعمال کیا جا سکتا ہو جسنے اب تک یہ ثابت نہین کیا تھا کہ جس حق کو افغان لوگ ہمیشہ جائز سمجھتے آئے ہین اُسکو یعنی سب سے زیادہ زبردست ہونے کا حق رکھتا تھا اُسکا مقدر اب تک نئی نئی گردشین دکھلاتا تھا سر ولیم ڈینیسن نے اُسکو اُسکے باپ کا ذیحق جانشین سر جان لارنس کے داخل ہندوستان ہونے کے قبل مان لیا تھا۔ لیکن ابھی تخت پر بیٹھنے بھی نہ پایا ہوگا کہ اُسکو معلوم ہوگیا کہ اُسکو تخت کے واسطے لڑنا پڑیگا — چار مخالف دعویدار پیدا ہوسے اور اُسکے عہد سلطنت کے ابتدائی دو سال کے ختم ہونے کے بعد ہی (۱۸۶۵ عیسوی مین) جب بظاہر اُسنکے زیر کرلے مین کسیقدر کامیابی کے آثار معلوم ہوسکتے تھے تو انھون نے اور بھی زور شور سے ایک بار پھر سر اُٹھایا اور اِس مرتبہ اُسکے تباہ ہونے کی باری تھی — پہلے تو وہ بلخ سے پھر کابل سے بعدہ قندھار نکال دیا گیا اور آخر کو اُسنے ہرات مین (افغانستان مین صرف یہی ایک ایسا مقام تھا جہان وہ خطرناک حالت مین بھی قدم رکھ سکتا تھا) جاکر پناہ لی اور جس زمانہ مین اُسکے دونون بھائی یکے بعد دیگرے تخت نشین رہے وہ مجبوری چپ چاپ اُنکی طرف دیکھتا رہا۔

ص ۹۵

لیکن اسپر بھی اُسنے دم نہین لیا۔ فی الواقع وہ یعنی دوست محمد خان کا یہ بیٹا ایک مشہور شخص تھا اور اُسکی قسمت مین لکھا تھا کہ آیندہ پندرہ برس کے اندر وسط ایشیا کے مقدرات سے ایک عمدہ حصہ حاصل کرے۔ اگر میرا یہ کہنا جائز ہوسکتا ہو تو وہ تاریخ افغانستان کا ساؤل — وہ اپنے تحکم اپنی فیاضانہ خواہشات اپنی دلی محبتون اپنے مول لیے ہوسے رنج اپنے مجنونانہ حسد اور اپنے عزیز ترین اشخاص پر انتہا سے مرتبہ کا غیظ و غضب ظاہر کرنے اور بالآخر اُس مرتبہ مین جسکی تعریف کسی زبان سے ممکن نہین ہے ساؤل کے مشابہ تھا یہ مرتبہ وہ ہے کہ باوصف بیشمار بلاؤن کے جنمین سے صرف نصف کا وہ سزاوار ہوتا ہے ایک ایسے شخص پر نزول کرنے مین وہ کبھی قاصر نہین رہتا جسکے اطوار یا گذشتہ حالات مین کوئی عمدگی کی بات ہوتی ہے۔ الغرض اُسکے مزاج مین آدھی شرافت اور آدھی شرارت تھی اُسنے اپنے برادر علاتی افضل خان کو امن و امان سے رہنے کی اجازت دی تھی قرآن ہاتھ مین لیکر اُسکی وفاداری کا حلف دیا تھا اور افضل خان کے بیٹے عبد الرحمن (یہ وہی شخص ہے جسکو عجیب طرح کے انقلاب زمانہ سے ہم نے خطرناک تخت افغانستان پر بٹھایا۔ روسیون کا پنشن خوار روسیون کی اولو العزمی کے روکنے کو مقرر کیا گیا ہے) کے ایک قصور پر سر دربار اُسکو مقید کرنے کا حکم دیا۔ اور پھر جو لڑائی اُسکے بعد ہوئی اُسمین اُسکی قسمت مین یہ لکھا تھا کہ اپنے حقیقی بھائی کو اپنی جان سے زیادہ پیارے بیٹے کے ہاتھ سے اور پھر اُسی جان سے زیادہ پیارے بیٹے کو اپنے بھائی کے ہاتھ سے ہلاک ہوتے ہوسے دیکھے۔ اور جیسا کہ اُسنے اپنے مراسلہ مین نہایت دردمندی کے ساتھ

بیان کیا تھا "فتحیابی کی تمام خوشی اُسکے ہلاک ہونے سے جاتی رہی تھی" - اُسکے بعد کئی مہینہ تک اُسنے
قندھار مین اپنے کو ایک کوٹھری کے اندر بند رکھا اور رساؤن کے پرانے بھاری رقیب کی طرح ہر ایک
آسایش سے پرہیز کیا - سوائے چند خاص ملازمون کے اور کسی سے ملاقات نہین کرتا تھا - کبھی تو وہ
دوست اور دشمن پر غیض و غضب ظاہر کرتا تھا کبھی حج مکہ کو جانے کے لیے کہتا تھا اور کبھی جب اپنے غم سے
وحشت مین آجاتا تھا تو آدھی رات کو تالاب مین غوطہ لگا کر سنگریزون کو اس امید سے نکالتا تھا کہ شاید
وہان اپنے گمشدہ پیارے بیٹے کی لاش کا کچھ پتہ پاتا - "اے میرے بیٹے ابسالم میرے بیٹے میرے بیٹے
ابسالم کاشکے تیرے بدلے مین مرگیا ہوتا - اے ابسالم میرے بیٹے میرے بیٹے" -

اُسکی وحشیانہ مصیبت کے قصے شاید بہت مشہور ہین مگر چندان یاد رکھنے کے قابل نہین ہین وہ آخر
زمانہ مین برسون تک اپنی ضعیفی کے عصا یعنی اپنے پیارے بیٹے عبد اللہ جان کو رویا کیا اُسنے وحشیانہ طور سے
لارڈ میو کی تعریف کی - اُسنے بڑی سرگرمی سے اس بات کو ظاہر کیا کہ لارڈ میو نے اُسکو جو تلوار دی تھی اُس سے
وہ ہر مقام پر انگلستان کے دشمنون کو نیچا دکھائیگا اُسنے لارڈ میو کے مارے جانے پر ایک بڑی دردانگیز
چٹھی لکھی تھی اُسنے چند برس بعد اُن لوگون سے جو نہ گوش شنوا اور نہ قلب موثر رکھتے تھے بڑی آرزومندی سے
یہ فریاد کی کہ اُسکے ملک مین کوئی انگلش سفیر جبرًا نہ بھیجا جائے کیونکہ وہ اُسکی حفاظت کی ذمہ داری نہین کرسکتا
اور اُسکا آنا بمنزلہ اسکے ہوگا کہ اُسکے اور اُسکے ملک کو پیام موت بھیجا جائے - اور حقیقت مین اُسکا یہ قول
بہت صحیح تھا - اسمین شک نہین کہ جنگ دوم افغانستان کی بُرائی مین اس بات سے اور بھی زیادتی ہوگئی
کہ جس شخص سے ہمنے دیدہ و دانستہ جھگڑا مول لیا تھا اور جسکو اُس جھگڑے کے دوران مین ہم نے اُسکی
سلطنت سے نکال کر غربت مین مرنے کے لیے جلاوطن کردیا تھا اُسمین وہ خاصیتین جو ابھی بیان ہوچکین
بہت ہی استحکام کے ساتھ پائی جاتی تھین یہ فطرتی اور حریص تو بیشک تھا لیکن بہت برسون تک اُسنے
ظاہر کیا کہ وہ ہماری دوستی کا دل سے خواہان تھا اُسنے اپنی لیاقت کے مطابق افغانستان پر عمدہ طور سے
حکومت کی تھی لارڈ لارنس کو بہت معزز جانتا تھا لارڈ میو کا شیدا تھا اور لارڈ نارتھ بروک سے باوصف
اس امر کے کہ اُنکے زمانہ مین اُسکی بہت سی امیدین منقطع ہوگئین کوئی عداوت نہین رکھتا تھا اور اصل تو
یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے جو گورنر جنرل مقرر ہوئے اُنمین سے ہر ایک کی بات کو وہ اُسکی اور انگلستان کی
دستاویز سمجھتا رہا تا آنکہ ہمکو ایک اچھی خاصی جو نیکنامی حاصل ہوئی تھی اُسکے ایک نافرجام وقت یعنی
ایک عارضی جنون کی حالت مین ہم نے پہلے کا کیا کرایا سب مٹا دیا اور یکے بعد دیگرے ہر وائسرائے نے
جو عہود و مواثیق کیے تھے اُن سب کو شکست کر ڈالا اور ایک دوسری جنگ افغانستان کے شرمناک انقلابات

ص ۵۵۵

اور جان فروشی کی بےسود فتحمندیون مین اپنے کو مبتلا کردیا۔

لیکن اگر زیادہ نہین تو کچھ زمانہ کے لیے جوگئی کامُنہ شیر علی کی جانب تھا سنہ ۱۸۶۸ء کے موسم خزان مین اُسنے پھر اپنے کو ایک مرتبہ کابل مین پایا کیونکہ اعظم خان جو اُسکے ہیبت ناک دشمنون مین سے پچھلا دشمن رہ گیا تھا بحالت یاس و مجبوری بلخ کو بھاگ گیا تھا۔ اس سبب سے شیر علی پھر ایک بار امیر حقیقی اور امیر قانونی ہوگیا تھا اور سر جان لارنس نے آغاز مناقشۂ ہذا سے جو حکمت عملی اختیار کی تھی یعنی یہ کہ کوئی دعویدار سلطنت جسکو افغان لوگ سوچ سمجھکر امیر مقرر کرین وہی امیر تسلیم کیا جائے اُس حکمت عملی کے مطابق سر جان لارنس کو آزادی کے ساتھ یہ موقع ملگیا کہ اُس حکمت عملی پر عمل کرین (اور یکطرفہ دوستی سے اپنے کو بچا کر جس سے بدنظمی کی ترغیب بلکہ شاید سند ہوجاتی) وقتاً فوقتاً اُسکی اسطور سے مدد کرین جسطرح کوئی دوست اپنے دوست کے ساتھ کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنے کو اسکا مستحق ثابت کرتا رہے۔ امداد یا استقرار امارت کے متعلق ہر ایک درخواست کے جواب مین عام اس سے کہ وہ شیر علی یا اُسکے کسی رقیب کی جانب سے تھی تا دوران مناقشہ انسانیت کے خیال اور حکمت عملی کے لحاظ سے بھی وہ بالکل ساکت رہے۔ کوئی امیدوار تو بطور رشوت کے یہ ایجاب کرتا تھا کہ افغانستان اور انگلستان کے مابین دوستی ہوجائے اور دونون ملکر اُسکی مخالفت کرین اور کوئی اسکے بالکل برعکس یہ دھمکی دیتا تھا کہ ہم افغانستان اور روس کے مابین دوستی قائم کرکے انگلستان کی مخالفت کرینگے۔ لیکن یہ سب بےسود تھا۔ "بوڑھے کوہستانی" یعنی اخوند سوات کا بےمعنی اور موہومی خوف اُنکی آنکھون کے سامنے بیفائدہ ظاہر کیا گیا۔ اُنھون نے کسی بات کی کچھ سماعت نہین کی کسی طرح کی مدد یا کسی طور پر امارت کا تسلیم کرلینا یا خاموشی کی جو حکمت عملی اختیار کی گئی تھی اُس سے کسی طرح کا انحراف کرنا بمنزلہ اسکے ہوتا کہ تخت افغانستان پر ایک ایسے شخص کے بٹھانے مین مدد دی جاتی جسکو شاید اکثر افغان اُسی وقت مکروہ سمجھتے تھے اور جسکو شاید اُسوقت وہ اور بھی مکروہ سمجھتے جسوقت ہم اُسکی تخت نشینی کے واسطے اپنی اُنگلی اُٹھاتے۔

اس قسم کی ایک درخواست جو افضل خان کے پاس سے آئی تھی اُس کے جواب مین سر جان لارنس لکھتے ہین کہ۔

میرے دوست۔ اس گورنمنٹ کے تعلقات افغانستان کے اُن فرمانرواؤن سے ہین جو بالفعل فرمانروائی کرتے ہون اگر یور ہائینس اپنا اختیار کابل مین قائم کرسکتے ہین اور دل سے اس بات کے خواہشمند ہین کہ برٹش گورنمنٹ سے دوستی رکھین تو مین تیار ہونگا کہ یور ہائینس کو اُسی طرح سے خیال کرون لیکن مین موجودہ عہود و مواثیق سے جو امیر شیر علی کے ساتھ ہوے ہین انحراف نہین کرسکتا ہون اور مجکو ضرور ہے کہ افغانستان کے جس حصہ پر اُنکی حکومت قائم

اُسکے فرمانرواکے طور پر اُنکے ساتھ برتاؤ کرون - مین نے صرف صدق دلی اور راستبازی سے اسطور پر صاف صاف اور عالانیہ جواب آپ کو لکھا ہے -

لیکن اب حالت بدل گئی - کنسرویٹو گورنمنٹ انگلستان جسنے سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ کے ذریعہ سے اِس امر کی نسبت جسکی سر جان لارنس صلاح دیتے یا جو وہ کرتے اپنا اطمینان کلی ظاہر کیا تھا اُسکی کامل منظوری سے ساٹھ ہزار پونڈ امیر کو اِس بات کی مدد کے لیے دیے گئے کہ وہ اپنی نو مکسوب حکومت کا استحکام کرین اور عرصۂ دراز کی خانہ جنگی سے جو بربادی واقع ہوئی تھی اُسکی اصلاح کرین - پھر اُسکو اِس بات کی جو امیدین دلائی گئین کہ اگر وہ اِس بات کو ثابت کریگا کہ اُسکی حکومت قوی منصفانہ اور رحیمانہ ہے تو آیندہ اُسکے ساتھ مراعات ہونگی اِن امیدون سے وہ مسلم طور پر ہمارا دوست ہو گیا - اُسنے ایک بات کی یہ تجویز کی تھی کہ وہ بذات خاص پنجاب مین آئے اور وہان خود سر جان لارنس اپنے باپ کے دوست سے ملاقات کرے وہ خوشی سے منظور کی گئی - اور سر جان لارنس نومبر کے مہینہ مین معمول سے زیادہ مدت تک اِس خیال سے شملہ مین متوقف رہے کہ اُسکی خواہش کو پورا کرین لیکن وہ بات نہو سکی پائی ناراضی کا جو مادہ لکڑیون کی طرح سلگ سلگ کر دھوان دیتا تھا اور قریب اِسکے تھا کہ جل اُٹھے اُس سے شیر علی کو اِس بات کی تنبیہ ہو گئی کہ جب تک وہ بجھ نہ جائے یا جب تک خاموش نہ کر دیا جائے اُسوقت تک کابل سے جانا مصلحت نہین ہے اور سر جان لارنس نے بہتر سے بہتر خود شیر علی یا اپنے بعد کے وائسرایون اور دونون ملکون کے آیندہ تعلقات کے بارے مین جو کچھ کر سکتے تھے اُس کے اعتبار سے یہ قصد کیا کہ اپنے بعد اُن تدبیرون کو جو ہمارے تعلقات افغانستان مین رہنما رہی تھین یا اُنکہ اُن اصولون کو جن سے اُنکے نزدیک ہمارے تعلقات افغانستان کے متعلق رہنمائی ممکن تھی لکھکر چھوڑ جائین - اِس سے بڑھکر قیمتی وصیت اور وہ کیا چھوڑ سکتے تھے اور اُسکا بلا فصل اور صحیح نتیجہ بلا کم و کاست مشہور دربار انبالہ تھا جسکو آیندہ مارچ مین اُنکے جانشین نے منعقد کیا تھا - اِس دربار مین (گو اُسکی بہت سی درخواستون کو ضرورتاً لارڈ میو نے نامنظور کیا) جس طریقہ سے اُسکے ساتھ برتاؤ کیا گیا اُسپر کمال مفتون ہو کر اور جیسا کہ مین ابھی بیان کر چکا ہون اِس بات کی قسم کھا کر واپس گیا کہ مجکو جو تلوار عنایت ہوئی ہے اُسکو مین انگلستان کی حفاظت مین علم کرونگا - اور اُسنے یقین دلایا کہ انگلستان کی بیغرض دوستی سے اُسکو کسی بات کی بیم نہین ہے اور امید ہر ایک بات کی ہے -

جس حکمت عملی کے مختصراً بیان کرنے کا مین نے اسطور سے قصد کیا یعنی افغانستان سے مزاحمت نکرنی اور اُسکے ساتھ یہ چاہنے کی حکمت عملی کہ وہ زبردست آزاد اور ہمارا دوست رہے (مین ایک مرتبہ

ص ۴۹۳

اور اس بات کو بیان کرتا ہون) صرف جان لارنس ہی کی حکمت عملی نہین ہے - غالباً اُنکی طرح اور کوئی
وائسرائے اُس پورے طریقہ سے اُسکی عملدرامد نہین کرسکتا تھا کسی وائسرائے نے اس دلی شوق
اور نگرانی سے جو اُنکی چٹھیون سے ثابت ہوتی ہے اس پیچدار جھگڑے کے ہر انقلاب کی تاک نہ رکھی ہوگی
اور تمام جال جو افغانستان مین مخالفون نے اور انگلستان مین سر ہنری رالنسن اور مسٹر بارٹل فریر کی
مختلف فیہ تجویزات نے پھیلائے تھے اُنکو جان لارنس کی طرح کسی وائسرائے نے دور نہ رکھا ہوگا -
بلکہ خود وہ حکمت عملی بہت سے وائسرایون اور اُنسے بھی زیادہ صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ کی
حکمت عملی رہی جو یکے بعد دیگرے مقرر ہوے علی الخصوص سر جان لارنس کی وائسرائی کے زمانہ مین
جو پانچ صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ مقرر ہوے اُنمین سے ہر ایک کی حکمت عملی یہی تھی یہ سب صاحبان
سکرٹری آف اسٹیٹ یعنی سر چارلس وڈ لارڈ ڈی گرے لارڈ کرین بارن سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ
اور ڈیوک آف آرجل یا تو اپنی حاکمانہ لیاقت یا مرتبہ پارلیمنٹ یا ہندوستانی انتظام سے اپنی واقفیت کی
بابت مشہور ہین اس بارے مین اُنھون نے اپنے بیشمار اقوال جو ظاہر کیے ہین اُنمین سے بعض بعض
باتون کو جو اُنکے خواص خاص کو ظاہر کرتی ہین منتخب کرکے مین یہان درج کرتا ہون - سر چارلس وڈ
لکھتے ہین کہ -

مین کابل مین وہ بات قائم کرنے کے بالکل خلاف ہون جو دوامی سطوت کے تسمیہ سے موسوم کی گئی ہے -
اور پھر لکھتے ہین کہ -
مین آپکے اُس برتاؤ کو جو آپ نے امیر کابل کے ساتھ کیا ہے کلیتہً پسند کرتا ہون - بالکل غیر طرفداری
اور عدم مزاحمت انھین قاعدون پر مین بھی آپ کی طرح عمل کرنا چاہتا ہون - جیسے آپ سے اس بارے مین
اکثر گفتگو ہوئی اور ہم دونون کی رائین باہدگر متفق ہین پس مجکو کوئی شبہ نہین ہے کہ آپ بالکل اُس طریقہ
کارروائی کررہے ہین جو میرے قابل پسند ہے ۰۰۰ -
رالنسن صاحب کی تجویز کا منشا یہ ہے کہ بطور حفظ ماتقدم ہرات اور قندھار پر قبضہ کرلیا جائے مین اُنکی
تجویزات مین کوئی عمدگی نہین دیکھتا اور میرے نزدیک اُنپر عمل کرنا نہایت ہی خلاف مصلحت معلوم ہوتا ہے
اسطور سے کہ اپنے مقام سے ہم لوگ اور آگے بڑھ جائین اور اُنھین لوگون (افغانون) کی عداوت کو زیادہ کرین
جنپر ہمکو اس بات کا بھروسہ کرنا پڑیگا کہ وہ حملہ آورون کی مخالفت کرینگے ہم اپنی اُسی پرانی حکمت عملی پر قائم ہین
کہ اگر ہم اس درمیان مین افغانون سے برسر صلح رہینگے تو بروقت ضرورت ہم ہمیشہ دوستی قائم کرلینگے -
اور اب دیکھنا چاہیے کہ لارڈ ڈربی نے جو فی الحال ہندوستان کے گورنر جنرل ہین کیا بیان کیا تھا -

ص ۵۹۰

مین اس بات مین آپ سے بالکل اتفاق راے کرتا ہون کہ افغانستان کے بارے مین ہماری حکمت عملی یہ ہونا چاہیے کہ اپنی سرحد کے ادھر کے لوگون کو اُسوقت تک جب تک وہ ہم سے مزاحم نہون انہین یہہ چھوڑ دین کہ جس طرح چاہین اپنے معاملات کا انتظام کرین ۰۰۰۰ کسی جابرانہ یا دست اندازی کرنے کی حکمت عملی مین آپ مجکو میرے پیشتر کے انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ ہند سے زیادہ آمادہ نہ پائینگے۔ اسمین شک نہین کہ بعض مواقع ایسے بھی آسکتے ہین جب ہمکو دست اندازی کرنا ضرور ہو لیکن جسقدر آپ دست اندازی کرنے سے کنارہ کش رہ سکین میرے نزدیک اسیقدر اچھا ہے

لارڈ کرین بارن نے اپنی عادت کے موافق اس بارے مین اور بھی نوک جھوک اور بذلہ سنجی ظاہر کی تھی اور جس طرح انکے قبل و بعد کے صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ کے متعلق مجکو آزادی بیان حاصل تھی اگر اسیطرح لارڈ کرین بارن کے متعلق حاصل ہوتی تو مین (اس مقام پر گویا مین ان دلچسپ اور بیشمار چٹھیون کا نفس مطلب محول کررہا ہون جو میرے آگے دھری ہوئی ہین اور جنکو دیکھ مجکو لالچ معلوم ہوتا ہے) ثابت کرسکتا تھا کہ بعد کو مارکوئیس آف سالسبری نے جو حکمت عملی اختیار کی تھی اور جن تدبیرون پر اُنھون نے عمل کیا تھا اُنکی خوب ہی چتھاڑ لارڈ کرین بارن کے حیرت انگیز مراسلات مین پائی جاتی ہے۔ اس قسم کی چٹھیان اگر تواریخی کاغذات کے طور پر درج نہین ہوسکتی ہین تو اُنسے تواریخ کا مادہ تو ضرور پیدا ہوسکتا ہے اور اُنکے پڑھنے کے بعد میرے دل مین جو خیال پیدا ہوا اُسکے مطابق اسقدر بیان کرنے کی بہرحال مجکو اپنے لیے آزادی حاصل ہے کہ لارڈ کرین بارن اُن لوگون پر مضحکہ کرتے تھے جو ایسے اشخاص کے جنکا خیال تھا کہ روسیون کے بڑھنے مین ہندوستان کے لیے کوئی بڑا خطرہ متصور ہے مذمت کرنے کی حاجت سمجھتے تھے۔ اُنکا خیال یہہ تھا کہ دریاے سندھ پر کوئی لڑائی اس صورت مین بھی جب روس کا کوئی بکار آمد معسکر بحیرۂ اخضر کے نزدیک قریب ترین مقام پر قائم ہو روس کے اختیار سے بالکل باہر ہے اور قطع پر قبضہ کرلینے کی نسبت (یہ وہ خاص تدبیر ہے جو پیشقدمی کرنے والے فرقہ کے نزدیک اُسوقت اور اُسکے بعد بھی دل سے پسند تھی اور پسند رہی اور اُسکی اصلی وجہ یہہ تھی کہ وہ خوب جانتے تھے کہ اگر اُس بات کا کسی طور سے بندوبست ہوگیا تو حُسن تدبیر سے باقی باتون کا بندوبست ہوجائیگا یعنی یہ کہ قندھار اور ہرات پر چڑھائی ہوگی ایک سفارت کابل کو روانہ ہوگی اور آخر کو کل ملک پر اختیار یا اُسکا الحاق ہوجائیگا) لارڈ کرین بارن ویسے ہی ہمساے ہے جسطرح سر جان لارنس خود اور دوسرے اعلی درجہ کے اینگلو انڈین افسر ہین جو اس بات کو دیکھ چکے تھے کہ اُسمین کیا کیا الجھاوے ہیے تھے جیسے سر رابرٹ نیپیر سر ولیم مینسفیلڈ سر ہنری نارمن سر ڈونالڈ مینکلیوڈ سر ہنری ڈیورنڈ سر ہنری لمسڈن۔

سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ جو لارڈ کرین بارن کی جگہ انڈیا آفس مین مقرر ہوے تھے اُنکی راے بھی یہی تھی چنانچہ وہ سر جان لارنس کو لکھتے ہین کہ۔

ص ۵۸۹

آپ نے جو کچھ افغانستان کے بارے مین لکھا ہے اُسکو مین نے بڑی دلچسپی سے پڑھا اور آپ کی چٹھی مین نے لارڈ اِسٹینلی کو دکھائی - ہم اِس بات سے رضامند نہین ہین کہ کسی طور سے اِن پیچیدہ خانہ جنگیون مین دست اندازی کرین اور مجکو امید ہے کہ آپ اپنی حکمت عملی پر کسی فریق کی مطلق طرفداری نہ کی جائیگی قائم رہینگے . . . . . - مین اُس روسی ہُولیا کے فروکرنے مین جو خلاف عزت اور خلاف دانشمندی بھی ہے آپ کی راے سے تمامتر اتفاق کرتا ہون خوش قسمتی سے وہ روسی ہولیا اِس ملک مین بہت سُست ہے اور آپ کو کبھی اُسمین کارروائی نہ کرنا پڑیگی -

بدقسمتی سے خود سَر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ کی نہین (کیونکہ اُنکی نسبت تو ہمیشہ یہی ظاہر ہوگا کہ وہ اِس سے بری تھے) بلکہ اُسکے بعد کے جلسۂ وزرا کا روسی ہولیا جسکے وہ ممبر ہونے والے تھے ایسا ہوا کہ اُسنے کُل جماعت کو جسکے اختیار مین ایک بڑی بھاری کثرت راے تھی اور جسکو اُسوقت اِنگلستان کے کُل سیاہ وسفید پر پوری قدرت حاصل تھی سیدھا دھر گھسیٹا -

ڈیوک آف آرجِل کی چٹھیون یا اِسپیچون سے ایک لفظ کا محول کرنا بھی ضرور نہین ہے کیونکہ اُنکے خیالات اس بارے مین نہایت ہی مشہور ہین اور اُنسے جلسۂ وزرا کی ممبری کی حالت مین اور نہ ممبر ہونے کی حالت مین بھی کبھی علیحدگی اختیار نہین کی -

جسوقت تجربہ اور سند کی اتنی باتین خلاف پیش کی گئی تھین تو سَر ہِنری رالِنسن ہرگز یہ امید نہین کر سکتے تھے کہ اُنکی مشہور یاد داشت کے متعلق جسمین مختلف تدبیرین وسط ایشیا مین روسیون کی پیشقدمی روکنے اور افغانستان اور ایران مین اِنگلستان کے دبدبہ اور اقتدار کے قوت دینے کو درج کی گئی تھین ہندوستان سے زیادہ مددملتی - اُسکو سَر اِسٹافرڈ نارتھ کوٹ نے ضابطہ کے ساتھ اِس غرض سے ہندوستان کو بھیجدیا تھا کہ اُسکی تجویزات کی جانچ کی جائے اور جو لوگ اُسکی بابت رپورٹ کرنے کی زیادہ قابلیت رکھتے ہون وہ رپورٹ کرین اِس سبب اور خاتمۂ جنگ افغانستان کی وجہ سے بھی سَر جان لارِنس نے قصد کیا کہ اپنے جانشین اور عام قوم کے واسطے وہ سرکاری کاغذ جسکا مین نے ذکر کیا وصیت نامہ کے طور پر چھوڑ جائین اُسکے ساتھ اُن بہت سے آدمیون کے لکھے ہوے رسائل بھی تھے جو امر مذکور کے متعلق راے دینے کا بہترین حق رکھتے تھے اور جو مختلف مقامات سے سفر کرکے اور مختلف رستون مین چل چل کر آخر کو عام نتیجون کی ایک ہی منزل مقصود کو پہونچے تھے - یہ نتیجے حسب صراحت ذیل محکمۂ خارجہ کے ایک ملفوفہ مراسلہ مین یکجا جمع کیے گئے تھے -

ہمکو اِس بات مین عذر ہے کہ معاملات افغانستان مین خواہ کوئی اعلیٰ برٹش افسر (مع کنٹنجنٹ فوج یا بلا کنٹنجنٹ فوج) بھیجکر یا ہماری سرحد کے اُس پار کسی خاص مقام یا کسی قطعۂ ملک پر جبراً خواہ دوستانہ طور پر قبضہ کرکے دست اندازی کی جائے کیونکہ ہم سمجھتے ہین کہ موجودہ حالتون مین اِس قسم کی تدبیر سے افغانون کے دل مین اشتعال مخالفت اور نفرت

پیدا ہوگی اور حملہ خواہ اپنی حفاظت کے متعلق ہماری سطوت مین کسی قسم کی تقویت نہوگی - ہم اس بات کو خلاف آئین جہانداری اور خلاف دانشمندی سمجھتے ہین کہ اُن مشکلات کو جو اُسکو اُس حالت مین پڑسکتی ہین جب وہ درحقیقت ہندوستان پر حملہ کرنے کا خیال رکھتا ہو کم کردین کیونکہ اگر ہم نے اپنی سرحد چھوڑکر ایک دشوارگزار ملک یا شاید ایک مخالف یا برانگیختہ آبادی کے درمیان اُسکا سامنا کیا تو درحقیقت یہی ہوگا ایسی کارروائی مین جسقدر مصارف درکار ہونگے ہم ابھی سے اُسکی کوئی حد نہین بتا سکتے اور ہماری راے ہندوستان کے لوگون پر کوئی زاید ٹکس لگانے کی ضرورت ہونے کے بالکل خلاف ہے کیونکہ وہ ایسی تدبیرات کے ہوتے ہوے جنکو وہ سمجھ بھی سکتے ہین اور قدر بھی کرسکتے ہین اس قسم کے دباؤ کے متحمل نہین ہوسکتے ہین اور ہم سمجھتے ہین کہ ہندوستان کے فوائد سے جن لوگون کو تعلق ہے اُنکے اتفاق سے ہمارے جو کچھ مقاصد ہین وہ اس طور پر حاصل ہوسکتے ہین کہ اپنی سرحدی حکمت عملی کے بارے مین ہم مستعد او ثابت قدم رہین اور اپنی کل خبرگیری اور تمام وسائل اُن عملی اور معقول نتیجون کے حاصل کرنے مین صرف کرین جنہین ہم سود مند طریقہ سے بلا توسط ہم قابو پیدا کرسکتے ہین -

اگر اجیانا کسی دولت اجنبیہ کو جیسی کہ روس کی سلطنت ہے کبھی ہندوستان پر حملہ کرنے یا جیسا کہ زیادہ قرین قیاس ہے ہندوستان مین نارضی او فساد پھیلانے کا کبھی درحقیقت خیال ہوا تو ہم خیال کرتے ہین کہ اُسوقت ہماری سچی حکمت عملی اور قوی ترین محافظت ان باتون سے متصور ہے کہ کابل قندھار یا اسی طرح کی اور کسی بیرونی تھانہ پر اپنے کو پھنسانے سے محترز رہین - اس بات پر کامل بھروسہ رکھین کہ ایک منضبط سامان سے اچھی طرح درست اور قاعدہ دان فوج ہمارے خاص علاقون یا خاص سرحد کے اندر مقیم کی جائے - عام رعایا اگر خوش نہو تو مانوس و مربوط ضرور ہو - حقیت اور قبضہ کی محافظت رہے کیونکہ اُسکے بارے مین جو کچھ ہماری حکمت عملی ہے رفتہ رفتہ اُسی کی نسبت اصل سردارون اور دیسی رئیسون کے خیالات رجوع ہوتے جاتے ہین برٹش ہند کے اندر ضروری تعمیرات کے کام جاری ہون جنسے رعایا کو آسایش ملے اور ملکی اور جنگی تقویت ہو - ہمارے خزانون کا کفایت شعاری کے ساتھ بندوبست رہے اور پیداوار مستقل اور روزافزون حالت مین قائم ہو جن جن باتون کا اندیشہ ہے اُنکے لیے خاموشی کے ساتھ تیاری کی جائے اور اُنسے ہندوستان کے کسی مدبر کو غافل نہونا چاہیے - اور اس بات پر بھروسہ کرلینا چاہیے کہ ہمارے مقاصد صاف دلی اور سچائی پر مبنی رہین اور اُس قسم کی ہر ایک وجہ شکایت سے احتراز کرنا چاہیے جنسے خواہ کسی اجنبی سلطنت کے ظلم و تعدی یا اپنے ملک کی صلح پسند طبائع مین خانہ جنگی پیدا ہوسکتی ہو -

اس امر کے متعلق کہ کیا کرنا اور کیا نہ کرنا چاہیے سطور بر اپنے خیالات ظاہر کرکے سر جان لارنس نے ایک امر کو جو وہ پہلے خیال کرچکے تھے اور جسکی نسبت بجا یاد کرنے کی عمدہ وجہ پائی جاتی ہے کہ وہ عمل مین بھی لاسکے یعنی یہ بات تجویز کی کہ روس سے اُسکی پیشقدمی وسط ایشیا کی بابت صاف صاف ایک سمجھوتہ کرلینا چاہیے - چونکہ وہ خوب جانتے تھے کہ جس طرح برٹش ہند مین ہمیشہ رہے ہین اسیطرح روس مین بھی

ایسے لوگ ہین جو جابرانہ حکمت عملی کی جانب مائل ہین اور موقع پاکر اپنی گورنمنٹ کو خوشی سے اُس طرف
راغب کرینگے اسواسطے اُنھون نے یہ تجویز کیا کہ روس سے "مضبوطی کے ساتھ مگر میٹھی زبان مین" صاف صاف
یہ کہدیا جائے کہ وہ افغانستان یا کسی اور ریاست مین جو ہماری سرحد سے متصل ہو دست اندازی نہ کرنے پائے۔
سر جان لارنس ایسے شخص نہین تھے جو اپنے قول پر قائم رہنے مین کوتاہی کرتے۔ اگر روسی کسی وقت
اِس سمجھوتے کی خلاف ورزی شروع کرنے کی کوئی علامت ظاہر کرتے تو وہ بالیقین کمزور نہین بلکہ زور آور
فریق کی تنبیہ کرتے اور اگر تنبیہ مین ناکامی ہوتی تو سلطنت کی کل فوج کے بھروسہ پر ناراض مظلومون کو نہین
بلکہ اصل ظالمون پر آخری درجہ کی کارروائی کا اشتہار دیتے۔ اُسوقت روس ایک جابر سلطنت اور گریٹ برٹن
بھی ایک جابر سلطنت کی حالت مین پایا جاتا اور افغان لوگ اُسوقت سے ہمکو بطور اپنے ظالمون کے نہین
بلکہ مثل اپنے محافظون اور دوستون کے دیکھنے لگتے۔

صفحہ [illegible]

اُس سرکاری کاغذ مین جسکے آخری فقرات مین محول کرچکا ہون ہندوستان کے بہت سے ذمہ دار
مدبرون اور سپاہیون کی وہ رائین جو کسی قسم کی حکمت عملی کے متعلق ہندوستان بھر مین جمع ہوسکتی تھین
درج تھین اسکی پشت پر سر ولیم منسفیلڈ کمانڈر انچیف نے سر ہنری مین مشہور مقنن نے سر ریچرڈ ٹمپل نے
جو خود سر جان لارنس کی ہدایت کے بموجب پنجاب مین ترقی کے زینہ پر چڑھنا شروع کردیا تھا اور
سر جان اسٹریچی نے جو لارڈ میو لارڈ نارتھ بروک اور لارڈ لٹن ان تینون گورنر جنرلون کے زمانہ مین
یکے بعد دیگرے بعض نہایت ہی ضروری عہدون پر مقرر ہونے والے تھے ان سب نے دستخط کیے منجملہ
اُن اشخاص کے جو اپنی سرحدی واقفیت کے لیے مشہور ہین اور کسی نہ کسی زمانہ مین اُسکی حفاظت کے
ذمہ دار تھے اور جنکی نسبت معلوم تھا کہ مقررہ اصول سے اُنکی راے موافق ہے سر رابرٹ منٹگمری
سر ڈونلڈ میکلیوڈ اور سر ہنری ڈیورنڈ کے دستخط تھے جو یکے بعد دیگرے لفٹنٹ گورنر پنجاب مقرر ہوے
منجملہ اُن اشخاص کے ایسے بہت سے سپاہی تھے جو سرحدی واقفیت کے لیے شہرۂ آفاق ہین جیسے
سر ہنری نارمن سر ہنری ڈیورینڈ سر ہنری لمسڈن اور سر نیول چیمبرلین۔ پھر ان دونون شاخون کے
درمیان اُن لوگون نے جو چشم بینا رکھتے ہین بعض اُن مردہ اشخاص کے نام بھی پڑھے ہونگے جو سرحد
افغانستان کا حال خود اپنے گھرون کے حال کی طرح جانتے تھے جیسے جنرل جان نکلسن سر ہربرٹ اڈورڈس
اور سر ہنری لارنس۔

یہ کاغذ ۴ جنوری کو تیار ہوا تھا اور وہ سر جان لارنس کے اہم کامون مین سب سے پچھلا کام تھا
چنانچہ وہ اِسی کے شایان بھی تھا۔ ہندوستان مین اُنکے ہاتھ سے جو کام ہونے والا تھا اسکے بعد اُسکا خاتمہ ہوگیا۔

اُنھون نے پورے پانچ برس تک وائیسرائی کا بار اُٹھایا یہ وہ بار تھا جو انسان کے عالم شباب اور قوت کی حالت مین بھی بہت بھاری معلوم ہوتا - اُنھون نے ہندوستان کو ایک ایسی چیز دی جسکی اُسکو سب سے زیادہ ضرورت تھی یعنی ہندوستان کو اِس بات کی ضرورت تھی کہ وہان کچھ دنون امن وامان رہے - اور اُنکی حکومت کے زمانہ مین برابر امن وامان رہی وہ عرصۂ دراز تک ہر ایک قسم کی مزاحمت کے مقابلہ مین اُن لوگون کی طرف سے جو اپنی حفاظت کے متعلق کچھ بھی نہین کرسکتے تھے اور جنکو ہرگز یہ بات معلوم نہین تھی کہ وہ اُن کو بچا رہے ہین ایک دشوار لڑائی لڑتے رہے اُنھون نے طول طویل کوششون کے بعد آخر مین سکرٹری آف اسٹیٹ کو آبپاشی نہرون تالابون اور پلون کی تعمیرات کے متعلق ایک بڑی بھاری تجویز کے منظور کرنے پر آمادہ کیا جس سے ہندوستان کے باشندون کی ضروریات زندگی کا سامان فراہم ہو جائے اور جو خوفناک حوادث واقع ہوا کرتے ہین اُنسے حفاظت ہو جائے اور یہ بڑے بڑے کام اُنکی حکومت کے آخری سال مین قریب قریب سلطنت کے ہر ایک صوبہ مین جاری ہوگئے تھے - گو اُنکو یقین تھا کہ آبپاشی ملک کی موجودہ حالتون کے اعتبار سے ریلوے کی نسبت کہین زیادہ ضرور تھی اُنھون نے اب تک اِس ریل کے متعلق بھی یہان تک ترقی کی تھی کہ اُنکی حکومت کے زمانہ مین پندرہ سو میل سے کم سڑک تیار نہین ہوئی جسمین تین لاکھ روپیہ صرف ہوا ہوگا - چونکہ اس بارے مین بھی وہ سب باتون سے بڑھکر اِس بات کے خواہشمند تھے کہ غیر محفوظ ہندوستانیون کا فائدہ ہو اسواسطے اُنھون نے اپنے ذاتی رعب کے ذریعہ سے بندوبست کر دیا تھا کہ تیسرے درجہ کے مسافرون کو ہوا اور پانی کے نہونے سے تکلیف نہو اور سفلہ مزاج افسرون کے ہاتھ سے اُن ہندوستانیون کی توہین ہوتی آئی تھی وہ نہونے پائے - اُنھون نے کل محکمۂ تار برقی کو بحال رکھا اور ۴۵۰۰ میل نیا تار جاری کیا اور اِس بات کا انتظام کیا کہ سلطنت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ایک روپیہ مین خبر پہونچ جائے - چونکہ وہ ایک سپاہی کے بیٹے (جیساکہ وہ خود بڑے اشتیاق سے کہا کرتے تھے) اور بہت سے سپاہیون کے بھائی تھے اِس سبب سے برٹش سپاہی کے فوائد کا اُنکو ہمیشہ دل سے خیال رہا اور سات مختلف چھاونیون مین اُنھون نے دو منزلہ بارکون کی ایسی عمارت اُنکے واسطے تیار کرادی جسکو آج تک کوئی شخص اُنکے واسطے نہ بنوا سکا تھا اور نہ کسی کو اُسکے بنوانے کا خیال گذرا تھا - یہ عمارتین ایسی بنی ہوئی تھین جنمین روشنی اور ہوا خوب پہونچتی تھی اور جن مین پڑھنے کے کمرے پیشہ ورون کی دوکانین باغات اور نماز پڑھنے کے کمرے بنے ہوے تھے ہندوستان کے موزون مقامات پر اُنھون نے چھوٹے چھوٹے مستحکم قلعے بنوا دیے تھے جو بروقت حاجت بطور مامن کے کام دے سکین اُنھون نے حفظان صحت کی اصلاح کے متعلق نہایت درجہ کی توجہ کی جس سے باوصف اس امر کے کہ وہ ایک نہایت ہی ضروری بات تھی

ص ۵۹۹

ہمیشہ لاپروائی اختیار کی گئی تھی بیشک فلارنس نائٹنگیل نے جنسے وہ برابر معتمدانہ طریقہ سے خط کتابت کرتے رہے
جو کہا تھا کہ وہ ہندوستان مین حفظان صحت کی تدبیرون کے بانی مبانی تھے بہت صحیح کہا تھا۔ خزانہ کے متعلق
انکی بہت سی تدبیرین عام پسند نہین ہوئین لیکن وہ تدبیرین ہرگز بری نہین تھین بلکہ برخلاف اسکے عام پسند نہونے کی
وجہ سے وہ بہت ہی اچھی تھین۔ کیونکہ گو وہ سرکاری روپیہ کو ہمیشہ بڑی کفایت شعاری سے خرچ کرنے کی راے
دیتے تھے لیکن انھون نے اس بات کے مقرر ہو جانے کی کوشش کی تھی کہ جہان تک ممکن ہو بابات اخراجات کا بار
اُن لوگون کے ذمہ جائے جو بخوبی تمام اسکو برداشت کر سکتے تھے اور جنکو وہ مطلق معلوم نہین ہو سکتا تھا گو شکایتون مین
انکی صدائین سب سے زیادہ بلند ہوتی تھین اسی خیال سے انھون نے کوشش کی تھی کہ نمک کا محصول کم کر دیا جائے
جو ضروریات زندگی کی ایک شے ہے۔ انھون نے تماکو پر ٹکس لگانے مین مخالفت کی کیونکہ محنت پیشہ اشخاص کے
تکلفات کی بس یہی ایک شے ہے۔ اور انکم ٹکس کے قائم رکھنے کی جو انھون نے راے دی تھی وہ اسوجہ سے
دی تھی کہ دولتمند اشخاص پر بابات بار کے مناسب حصہ کے ڈالنے کا صرف ایک یہی ذریعہ تھا۔ تعلیم کے
بارے مین وہ نہایت ہی سرگرم رہے اور جو لوگ سب سے زیادہ اسکے محتاج تھے یعنی بے بس اور جاہل
رعایا بنگال کے بارے مین انکی توجہ کچھ کم نہین رہی اور جسوقت وہ ہندوستان سے روانہ ہوے تو اس بات سے
مطمئن ہو کر گئے کہ ۱۹۰۰۰ سرکاری امدادی اسکولون مین ۷۰۰۰۰۰ شاگرد پڑھتے تھے جنمین ۵۴۰۰۰ لڑکیان
بھی تھین۔ کلکتہ مین سیلرس ہوم تصدیق اس امر کی کر رہا تھا کہ وہ جہازیون کی فکر رکھتے تھے۔ جدید جیلخانے
اس بات کو ظاہر کرتے تھے کہ جیلخانون کی درستی مین انکو سرگرمی تھی۔ اور یہ سب باتین انھون نے ایسی ایسی
مشکلون مین کی تھین کہ انکی طبیعت بخوبی تندرست نہین رہتی تھی انکے اور بعضے نہایت ذی اختیار
ممبران کونسل کے مابین اختلاف راے رہتا تھا بعض قسم کے اینگلو انڈین اخبارات برابر انپر معاندانہ حملے
کرتے رہے کبھی تو وہ سویلین اور کبھی پنجابی کہے جاتے تھے اور پھر کبھی انکی نسبت یہ کہا جاتا تھا کہ وہ ایک سچے
اور معتقد عیسائی ہین۔ ایک مرتبہ جب وہ اپنی جدید اور وسیع ذمہ داریون کو اختیار کرنے والے تھے تو
انھون نے ایک مایوسی کی حالت مین سر جارج کیمبل سے کہا تھا کہ "مین صرف ایک بال پڑا ہوا برتن ہون"۔
شاید وہ اپنے دل مین ایسا ہی سمجھتے ہون لیکن ہم بہت اچھی طرح سے یہ سوال کر سکتے ہین کہ کونسا آدمی
اپنے شباب کی تندرستی اور قوت کی حالت مین انکی نسبت اس بات مین بڑھ سکتا تھا کہ بلا اظہار نمایش
بلا افسردگی اور بلا غرض ذاتی ایک فیاضانہ اور یادگار کام کر سکتا ایڈیٹر اخبار "فرینڈ آف انڈیا" نے جو انکی
کارروائیون کو ہوشیاری سے دیکھتا آتا تھا اور جسنے انکی بعض تدبیرون پر بیجا نکتہ چینی کی تھی بیان کیا
کہ "وہ ایک جلیل القدر شخص اس کام کے اعتبار سے ہے جسکو آپنے بحیثیت گورنر جنرل انجام دیا ہے"

وہ ایک جلیل القدر شخص اُس اخلاقی جوش کے اعتبار سے ہے جس سے اُسنے ہر ایک کام کیا ہے
اُس اعلیٰ اصول کے اعتبار سے ہے جو اُسکا حاوی رہا اور اُس فیاضانہ خانگی حیثیت کے اعتبار سے ہے
جو اُسکے سابقین مین سے ہر ایک سے سربلند ہے ۔

اور یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ کسی سرکاری آدمی کے عام رعب داب کے اندازہ کرنے مین انگلستان
کی نسبت ہندوستان مین یہ بات زیادہ ہے کہ اُسکی پرئیوٹ (خانگی) حیثیت اِس بات کے لیے جزو اعظم
سمجھی جاتی ہے ۔ بیشک میرے نزدیک یہ امر مشتبہ ہے کہ اِس بارے مین سر جان لارنس اور (مین
کہہ سکتا ہون کہ) فرقۂ لارنس کے تمام لوگون نے ہمارے عام ہموطنون کے لیے جو نظیر پیدا کر دی ہے
وہ سر جان لارنس اور اُنکے فرقہ کے لوگون کی تمام خدمتون سے جو ہندوستان کے فائدے کے لیے
کی گئی ہین سربرآوردہ نہین ہین ۔ اپنی ابتدائی عمر مین بلکہ دہلی اور پنجاب کی ابتدائی ملازمت کے زمانہ تک
بھی جان لارنس اُن دستورات کے بالکل خلاف رہے جنکا سمجھنا بیان کرنے سے زیادہ آسان ہے اور جو اُسوقت تک
ہمارے ہندوستان مین رہنے والے ہموطنون مین عام طور پر جاری تھے ۔ کوئی شخص جس کا چال چلن صفحہ ۵۹۹
ان امور کے متعلق مشتبہ نہ تھا ابتدا سے ایام مین اُنکے ساتھ اچھی طرح سے رہنے کی امید نہین کر سکتا تھا اور
اب اُنکے وائسرائی دربار مین تو اور بھی اُسکا گذر نہین ہو سکتا تھا اور اُنکے سامنے کسی قسم کی بدمعاشی
فروغ نہین حاصل کر سکتی تھی ۔ مرد و زن تک اِس بات کو خوب جانتے تھے کہ اُنکی ریاست یا سیاست سے
قمار باز فاسق فاجر چاپلوس خودمطلب اِس قسم کا ہر ایک شخص خوب جانتا تھا کہ اُنکے دربار مین میسر اگذر
ممکن نہین ہے اُنکے سامنے کبھی کسی نے کوئی گندہ لفظ نہ اپنے مُنھ سے نکالا اور نہ کسی اور شخص کے ایسے
قول کا ذکر کیا کبھی کسی نے خواہ اُنکے خاص مذہب یا ہندوستانیون کے مذہب کی توہین نہین کی اور کبھی
کسی شخص نے ہندوستانیون کی نسبت ایسے حقارت آمیز یا سخت کلمات استعمال نہین کیے اور جب کبھی
ایسا ہوا تو اُنھون نے سخت ملامت کی اور بعض اوقات بڑی درشتی سے پیش آئے ایک مرتبہ ایک لیڈی نے
جو وائسرائے کی میز کے قریب بیٹھی تھی بَیبل[1] پر کچھ مضحکہ کیا ۔ سر جان لارنس نے آنکھ گڑا کر اُسکی طرف دیکھا
اور اپنے پورے جلال کے ساتھ لیکن غصہ کی بہ نسبت افسوس کا زیادہ اظہار کرکے یہ کہا کہ "آپ اِن
نوجوان آدمیون کے سامنے خدا یا کتاب خدا کے مطابق کیونکر گفتگو کر سکتی ہین " ۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس سے
اور باتین کرنے لگے گویا اُسکا کچھ خیال ہی نہ تھا لیکن اُس تنبیہ نے لیڈی مذکورہ اور کُل حاضرین جلسہ پر اپنا
پورا اثر پیدا کیا ۔ ایک دوسرے موقع پر ایک نوجوان افسر فوج نے جسکی عادت پڑ گئی تھی کہ ہندوستانیون کا
ذکر حقارت کے ساتھ کیا کرتا تھا اتفاق سے اُنکے بارے مین ان الفاظ سے (کہ " یہ کالے لوگ ") ابتدا کرکے

[1] انجیل مقدس

اسطور پر کچھ کہنا چاہا کہ سر جان لارنس نے بھی اُسکو تسلیم کیا۔ سر جان نے کہا گستاخی معاف یہ
کن لوگون کا ذکر ہے اور اس موقعہ پر بھی انکی چشم نمائی اپنا کام کر گئی اس طور پر دربار وائسرائی اُنکے
زمانہ مین ویسا ہی رہا جیسا خوش قسمتی سے ہمارے اکثر وائسرائیون کے زمانہ مین رہا ہے اور جیسا انگلش دربار
حضور ملکہ وکٹوریہ کے عہد مین برابر رہا ہے یعنی جہان تک اُسکے خاص ارکان اُسکو ایسا بنا سکتے تھے وہ ایسی
ہر ایک شے کا مرکز رہا جو بالکل خالص اور عزیز اور ہر طرح سے عمدہ تھی اور اُس سے تازہ چشمہ کی طرح خلوص
صفائی عظمت جوانمردی جانفشانی اور اُن خانگی امور خیر کے سبق نکلتے رہے جو کم و بیش ہر درجہ کی انگلش سوسائٹی
ہندوستان مین پائے گئے ہین۔ کاشکے اُسکے پیشتر اور بعد بھی ایسا ہی ہوتا۔ خدا کرے اب سے ہمیشہ ایسا ہی
رہے خدا کرے ذکی الطبع اور محقق ہندوستانی اشخاص ان فرمانروایون مین جو عیسائی کہلاتے ہین اُنکے
اقوال افعال حکمت عملی اور حالات متعلقہ کے اعتبار سے کبھی اس بات کی ضرورت نہ پائین کہ عیسائیت کے
خلاف اپنے نہایت ہی پُر زور دلائل پیش کرین۔ لیکن اب ان سب باتون کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ لارڈ میو
اُسوقت ہندوستان کی سرزمین مین پہونچ گئے تھے وہ بمبئی کے عجائبات دیکھ چکے تھے اور وہان کے
خاص خاص ہندوستانی باشندون سے ملاقات کر چکے تھے۔ اب وہ یہی کارروائی مدراس مین کر رہے تھے
اور امید کی جاتی تھی کہ چند ہی روز کے عرصہ مین وہ دریائے ہگلی کے دہانہ پر پہونچ جائینگے۔ سر جان لارنس نے
کسیقدر تاسف سے کہا کہ "لارڈ میو ایک سرکاری شخص کی حیثیت مین اب اُس جگہ اپنی زندگی شروع کرتے ہین
جہان سے مین اب اپنی زندگی ختم کیا چاہتا ہون" وہ ہرگز یہ پیشین گوئی نہین کر سکتے تھے اور اُنپر کیا موقوف ہے
کوئی شخص نہین کہہ سکتا تھا کہ کئی برس کے بعد لارڈ میو کے عاقلانہ اور فیاضانہ کارروائیون کا وعدہ دغا باز
قاتل کے حربے سے فسخ ہو جائیگا اور لارڈ لارنس ہوس آف لارڈس اور اسکول بورڈ مین رہنے اور
لندن ٹائمس مین چٹھیان چھپوانے کے ذریعہ سے اپنے ملک کی سچی بہادرانہ خدمت کرتے رہینگے۔

ص ل ۹۹

۱۱- جنوری کو یعنی جس روز لارڈ میو داخل ہونے والے تھے اُسکے ایک روز پیشتر ٹون ہال کلکتہ مین
سابق وائسرائے کو ایک رخصتی دعوت دی گئی۔ مہمان تعداد مین ۲۵۰ تھے اور ہر درجہ کی انگلش جماعتون کے
وکلا بھی شامل تھے۔ البتہ تاجران کلکتہ کا ایک قلیل حصہ اس سے مستثنی ہے جسکے نہ آنے کی وجہین اُنکے
حق مین تو قابل تعریف نہین ہین مگر سر جان لارنس کے حق مین البتہ قابل تعریف ہین۔ سپریم کورٹ
(عدالت العالیہ) کے جج انگزیکیٹو اور لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بنگال ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب کے
صاحبان لفٹننٹ گورنر اصل مہمان کے بالکل قریب بیٹھے تھے۔ سر ولیم منسفیلڈ کمانڈر انچیف صدر انجمن تھے
اور ایک اسپیچ مین جو مناسب حال تھی اُسوقت سے لیکر سر جان لارنس کے تمام حالات پر نظرثانی کی گئی

جب اول جنگ پنجاب کے شروع ہونے پر مقرر اپنی رجمنٹ کو لیے ہوے معرکہ جنگاہ کو جاتا تھا اور ہر طرف سے یہ سنتا تھا کہ سامان جنگ جان لارنس کے پاس سے آئیگا"۔ یا اس بات کو یون بھی کہہ سکتے ہین کہ یہی سپاہی سا دا انا مشہور سپہ سالار بنین دو کل کارروائیون کا مرکز تھا اور اسی طرح دوم جنگ افغانستان پنجاب بورڈ چیف کمشنری پنجاب اور غدر کے زمانہ سے لیکر جسمین انھون نے ایک متنفس شخص کی حیثیت سے بہت کچھ ناموری حاصل کی تھی وایسرائی کے زمانہ تک جسمین (چنانچہ مفسر نے بہت صحیح بیان کیا ہے) سر جان لارنس نے اپنا نام اور بھی روشن کر دیا وہ کل کارروائیون کے مرکز رہے آخر کار سر جان لارنس جواب دینے اٹھے انھون نے ایک دھیمی اور مرتعش آواز سے تقریر کی جو دو ایک مرتبہ جوش مین رک رک گئی اور صاف صاف صرف انھین لوگون نے سنی ہوگی جو اُنکے قریب تھے انھون نے بھی اپنے سوانح پر خود نظر ثانی کی اور سچی کسر مزاجی سے اپنے سامعین کو یاد دلایا کہ اُنکی کامیابی کا ایک بڑا حصہ "ان افسرون کی وجہ سے جو انکے شریک کار تھے اور اُنکے اُن ہموطنون کی وجہ سے جو ہندوستان مین تھے حاصل ہوا تھا"۔ انھون نے یہ بات بھی فروگذاشت نہین کی کہ دیسی باشندگان بالائی ہند کی پسندیدہ صفات کا ہمدردی کے ساتھ بیان کرین جنکے درمیان وہ چالیس برس تک محنت کر چکے تھے جن سے وہ اسقدر ہمدردی کرتے تھے اور جنکے حالات کو وہ اسقدر سمجھتے تھے۔ پھر اپنی بیرونی حکمت عملی کا ذکر کر کے جسکے واسطے اُنپر اسطرح کا حملہ کیا گیا تھا انھون نے بیان کیا کہ "انھون نے ایسے وقت لڑائی سے کبھی پہلوتہی نہین کی جب عزت اور انصاف اُسکا مقتضی ہوا لیکن بھوٹان اور ہزارہ مین جنگ کا بعد اُس زمانہ کے قائم رکھنا جب اُسکا مقصد حاصل ہو گیا تھا نہ عاقلانہ اور نہ رحیمانہ ہوتا"۔ اِس الزام کی کہ وسط ایشیا کے بارے مین انھون نے ایک مجہول اور غیر متحرک حکمت عملی اختیار کی تھی تردید مین یہ دلا دینے جواب دیا کہ "اُن دور دراز ملکون مین جو کچھ واقع ہوا ہے مین بڑی ہوشیاری سے اُسکا نگران رہا ہون" یہ سچ ہے کہ انھون نے اُن تمام تدبیرات کی مخالفت کرنیکا قصد کر لیا تھا جن سے بظاہر وسط ایشیا کے معاملات مین درحقیقت پھنسنے کا احتمال تھا۔ کیونکہ اس قسم کی مزاحمت "قریب قریب یقینی طور پر اُس لڑائی کا باعث ہوتی جسکی انتہا کے بارے مین کوئی شخص پیشین گوئی نہین کر سکتا تھا اور جو ہندوستان کو ایک بھاری دین مین مبتلا کر دیتی یا کسی جدید ٹکس کی ضرورت پیدا کر دیتی جس سے ملک مفلس ہو جاتا اور علی العموم ہماری حکومت نکروہ ہو جاتی"۔ انھون نے بیان کیا کہ "وہ ہماری سچی حکمت عملی یہ ہے کہ ایسی پیچیدگیون سے احتراز کیا جائے ہماری قوت ہندوستان مین اور مضبوط ہو ہندوستان کی رعایا کے لیے جہانتک ممکن ہو عمدہ سے عمدہ گورنمنٹ رہے ہر ایک صیغہ مین ہمارا انتظام ایک ایسے قاعدہ سے رہے کہ کفایت شعاری بھی ہو اور کام بھی اچھی طرح سے نکلے اور اِس طور سے

ص ۹۲ ۲

۱۹/۶

ہماری حکومت ہمارے خاص علاقون مین زیادہ قوی اور معزز ہو جائیگی"۔ اگر ہم ایسا کرینگے اور خاص اپنی سرحد پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہینگے تو ہم نہایت ہی عمدہ طور سے کسی حملہ کے روکنے کے لیے بشرطیکہ وہ کبھی واقع ہو تیار رہ سکینگے اور جسوقت اُنھون نے اپنی رخصتی صلاح اور آخرترین الفاظ کی حیثیت سے اپنے ہموطنون سے ہندوستانیون کے ساتھ منصف اور مہربان" رہنے کی تاکید کی تو ان لفظون کے اُنکے مُنہ سے نکلنے کے ساتھ ہی حاضرین جلسہ نے اِس دلسوزی سے خوشی کے نعرے بلند کیے اور اتنے عرصہ تک بلند کرتے رہے کہ وہ لوگ جو کلکتہ کے بہت سے عام جلسون مین شریک ہو چکے تھے کہتے تھے کہ اُنھون نے لارڈ ڈلہوسی کے زمانہ سے اُسوقت تک کبھی ویسی کیفیت نہ دیکھی اور نہ اُسکے پیشتر کبھی سنی تھی[1]۔ بیشک کوئی شخص جو اُس جلسہ مین موجود تھا اِس بات مین شک نہ کرسکا ہوگا کہ اگر مسافر وائسرائے معمولی اور مبالغہ آمیز مضمون کے اعتبار سے بھی "ہر دل عزیز" نہین تھے تو اُنکو ایسی بات حاصل تھی جو اُس سے بھی زیادہ حاصل ہونے کے قابل تھی یعنی اُنکے ہموطن اُنپر اعتماد کرتے تھے اور اُنکے معترف تھے اور وہ اُن کی نہایت ہی عمدہ خدمت کرسکے کہ اُنکے اشرف نفوس کو متحرک کر دیا۔

ص ۵۹۳

اُس شب کو وہ گورنمنٹ ہوس مین گورنر جنرل کی حیثیت سے آخری مرتبہ سوئے۔ دوسرے روز لارڈ میو کی آمد آمد تھی اور جب سر جان لارنس اُنکی آمد کا انتظار کر رہے تھے تو گورنمنٹ ہوس کی ایک کھڑکی کے نزدیک ایک ایسی گفتگو واقع ہوئی جو میرے نزدیک اگر درج تواریخ ہو جائے تو کچھ عجب نہین ہے اور جس سے میرے نزدیک مرصع ساز یا شاعر نقاش یا فسانہ نویس کو من مانی بات مل سکتی ہے سرنک رینڈال لکھتے ہین کہ۔

جس روز لارڈ میو کلکتہ مین داخل ہونے والے تھے اور سر جان لارنس اور مین گورنمنٹ ہوس کے ایک کمرے کی ایک کھڑکی سے جسمین مین رہتا تھا سپاہ کا آراستہ ہونا دیکھ رہا تھا جسوقت مین اس سیر مین مشغول تھا تو مین نے اُنسے یہ بات کہی کہ "اِسوقت جب عنقریب آپ اِس ملک کی حکومت حوالہ کرنے والے ہین اگر آپ یہ بتلاتے کہ آپکے دل کی کیفیت کیا ہے تو میری بڑی تسلی ہو جاتی" سر جان لارنس نے کہا "وہ عجب بات ہے کہ آپ بھی اِس موقع پر یہی سوال کرتے ہین۔ کیونکہ ٹھیک تیرہ برس کا عرصہ ہوا کہ جب مین لارڈ کیننگ کی آمد کے انتظار مین اِسی کمرے مین اور مجھکو یقین ہے کہ اِسی کھڑکی مین کھڑا ہوا لارڈ ڈلہوسی سے باتین کرتا تھا تو مین نے یہی سوال کیا تھا جو آپ نے ابھی مجھ سے کیا ہے" پہلے مین وہ جواب بیان کرونگا جو لارڈ ڈلہوسی نے مجھکو دیا تھا اور اُسکے بعد اُنکا جواب بیان کرونگا" اُنھون نے کہا

---

[1] ڈاکٹر جارج اسمتھ اڈیٹر اخبار فرنڈ آف انڈیا۔

آپ کو معلوم ہے کہ جب لارڈ ڈلہوزی ہندوستان سے جانے والے تھے تو وہ بہت علیل اور پژمردہ تھے — چہرہ افسردہ صورت کھڑے ہوے تھے لیکن میرے سوال کرتے ہی وہ میرے پاس چلے آئے اور بڑے جوش مین مجھ سے کہا کہ "کاشکے مین اسوقت کیننگ ہوجاتا اور جب کیننگ ہوجاتا تو اُس وقت ہندوستان کی حکومت نہ کرتا" — پھر دفعتاً وہ جوش جاتا رہا اور اُنکا چہرہ اُداس ہوگیا اور اُنھون نے کہا کہ "و نہین لارڈ کیننگ تو میرے دوست ہین مین اپنے بدتر سے بدتر دشمن کو بھی نہ چاہونگا کہ وہ میرا سا عاجز غمگین شکستہ دل اور قریب المرگ شخص ہوجائے" —

"اور اب مین اپنا جواب دیتا ہون — وہ یہ ہے کہ مین نے یہ نہین چاہا کہ میرے عہدہ کی معمولی مدت کم ہوجائے اور اب مین اُسکو بڑھانا نہین چاہتا ادھر کچھ دنون سے مجھپر کام کی سختی زیادہ گذری اور اگر میری ملازمت کی مدت بڑھ جاتی تو شاید مجھ مین اُس بات کے کرنے کی طاقت نہ رہتی جو مین اسوقت کر رہا ہون یعنی یہ کہ حکومت ہند اپنے جانشین کو ایسی حالت مین سپرد کر رہا ہون جب اُسکے کل محکمجات عمدہ حالت مین ہین کسی صیغہ کا کام باقی نہین پڑا ہے اور تمام غیر مجوزہ معاملات خوبصورتی کے ساتھ طے ہوجانے کی طرف راجع ہین — مجھکو صرف اس بات کا تردد ہے اور وہ بڑا بھاری تردد ہے کہ مبادا بعض تدبیرین جو نکالی گئی ہین اُن قاعدون سے ترقی نہ پائین جنکو مین غور کامل کے بعد یقین کرتا ہون کہ وہ صحیح ہین اگر مجھکو اپنے عہد ملازمت کے بڑھانے کی خواہش ہوتی تو صرف اس خیال سے ہوتی کہ وہ تدبیرین درجہ تکمیل کو پہونچ جائین — مجھکو اس بات کا مطلق افسوس نہین ہے کہ مین اُس کل شان و شوکت اختیار یا سرپرستی سے جو اس عہدہ سے تعلق رکھتی ہے استعفا دون ان باتون کی مجھکو کبھی پروا نہین رہی وہ وقت میرے بڑے افتخار کا تھا جب مین اس ہوس کے زینون پر چڑھا تھا اور اپنے دل مین خیال کیا تھا کہ بغیر پولیٹکل حق یا رسوخ کے مین سلطنت انگلستان کے سب سے بڑے عہدہ یعنی حضور ملکہ معظمہ کی قائم مقامی (وائسرائی) کے لیئے منتخب کیا گیا — لیکن وہ وقت میری اور بھی خوشی کا ہوگا جب مین ان زینون سے یہ سمجھکر اُترونگا کہ مین نے اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے مین کوشش کی" —

ص ۳۱۵

اسکے بعد سرکاری طور کی جو کیفیت واقع ہوئی اُسکو ڈاکٹر اسمتھ نے جو اُس موقع پر موجود تھے خوب بیان کیا ہے —

گورنمنٹ ہوس کے چوڑے زینون کے قریب جدید وائسرائے کے استقبال کا ہونا اور ہندوستان کی سلطنت کا اُنکے حوالہ کیا جانا جو فوراً عمل مین آیا ہے عجیب دلچسپ کیفیت دکھاتا تھا اس موقع کی کیفیت اس دیکھنے ہی تعلق رکھتی ہے سب سے اوپر کے زینہ پر شستہ حال جنگ آزمودہ وائسرائے مع عملہ کے جسکے لیئے ... اور پوشاک ...

کھڑے تھے اُنکے چہرے پر جھریان پڑی ہوئی تھین اور اُنکا دراز قد چالیس برس کی ہندوستانی ملازمت مین خمیدہ ہوگیا تھا۔ لیکن اُنکا سر سیدھا تھا اور اُنکی آنکھ مین ابتک وہ سُرخی تھی جو ہندوستان کے نہایت ہی گاڑھے وقتون مین اسقدر تیز ہوگئی تھی۔ اُنکے گرد وہ آزمودہ صلاح کار کھڑے ہوے تھے جن سے عمر بھر اُنکو سابقہ رہا تھا کچھ لوگ نصف دائرے کی شکل سے نیلی اور سنہری پوشاک پہنے ہوے چپ چاپ کھڑے تھے اور اُنکے درمیان چند قرمزی وردیان بھی چمکتی تھین۔ زینون کے نیچے جدید گورنر جنرل فوجون کی سلامی اور ہتھیارون کی چمک مین پھرتی کے ساتھ گاڑی پر باہر آئے۔ اُنکا بلند بالا تنومند جسم ہلکی پھلکی گرمی کی پوشاک سے ملبوس تھا۔ ایک ابیض ہلکے رنگ کا گلوبند اُنکے گلے مین تھا اور چہرہ سے تندرستی اور سُرخی عیان تھی۔ جب وقت وہ پھرتی کے ساتھ زینون پر چڑھ آئے لارڈ لارنس ظاہری ناتوانی کے ساتھ تین قدم آگے بڑھکر اُنکے استقبال کے لیے اُترنے کی جگہ کے کنارے آئے مین اُن افسرون کے غول مین تھا جو کونسل چیمبر مین اُنکو لے گئے اور جسوقت ہم لوگ جا رہے تھے تو ایک دوست نے اُسوقت کی کیفیت کا ایک اُس سے بھی زیادہ یادگار کیفیت سے جو اُنھین زینون پر واقع ہوئی تھی مقابلہ کیا اُسوقت وہ محنت کا مارا مدبر جسنے ۱۸۵۷ع مین ہندوستان کے بچانے کے بارے مین ایسا کام کیا تھا جو اور کسی متنفس انگلشمین سے نہوا ہوگا اب زمام سلطنت ایک تازہ دم جانشین کے حوالہ کر رہا تھا اور تیرہ برس پیشتر لارڈ ڈلہوزی وہ پختہ مغز فرمانروا جنکے برابر اور کسی انگلشمین نے اُس سلطنت کی بنیاد قائم کرنے مین مدد نہ کی ہوگی اِس جگہ اِس صورت سے نیچے اُترنے کی رسم ادا کرنے آئے تھے کہ اُنکا چہرہ بیماری اور تردد سے اور بھی زیادہ اُترا ہوا تھا اُنکی طبیعت اور جسم اور بھی زیادہ پژمردہ تھا اور اُنپر وہ موت سوار تھی جو اُن بڑی خدمتون کے صلہ مین اُنپر گذر کرنے والی تھی جنکو اُنھون نے اپنے ملک کی طرف سے انجام کیا تھا چیمبر مین سر جان لارنس اور اُنکی کونسل کے لوگ اپنی معمولی کرسیون پر میز کے قریب بیٹھے صاحبان چیف سکریٹری اُنکے گرد کھڑے ہوے۔ افسرون کا کمرے مین ہجوم تھا اور وہ انگلش لوگ جنھون نے گذشتہ زمانہ مین ہندوستان کو فتح کرکے محفوظ رکھا تھا دیوارون سے دیکھتے تھے۔ کلارک نے آواز فصیح حلف پڑھا اور لارڈ میو نے اُس سے رضامندی ظاہر کی اُسوقت وائسراے کے بینڈ نے پائین باغ مین "گاڈ سیو دی کوئین" کی گت بجانا شروع کی باہر کے لوگون کا ایک نعرہ خوشی بلند ہوا اور اُنیس کروڑ برٹش ہند کی رعایا نئے فرمانروا کے سپرد ہوگئی۔

شب کو جانے والے گورنر جنرل نے آنے والے گورنر جنرل کی شاہی دعوت کی اور چند روز تک سر جان لارنس جیساکہ پیشتر بندوبست ہوا تھا کچھ تو لارڈ میو کے میزبان اور کچھ مہمان کے طور پر گورنمنٹ ہوس مین مقیم رہے۔ اُنکو بہت کہنا اور تعلیم کرنا اور لارڈ میو کو بہت کچھ سیکھنا تھا اور سب سے زیادہ سرحدی حکمت عملی کا مسئلہ تھا جو قریب الوقوع دربار انبالہ مین پھر پیش آنے والا تھا۔ ۱۸ جنوری کو باشندگان کلکتہ بشپ پادریون اور مشنریون کے ایک کانفرنس کا ایڈریس اُنھون نے قبول کیا اور دوسرے روز صبح کو

دو رویہ سپاہ کی قطار کے درمیان جو اُنکے اعزاز کے لیے آراستہ کی گئی تھی وہ پرنسپ گھاٹ کو گئے - لارڈ میو جہاز تک اُنکے ساتھ گئے اور سر جان لارنس کی یادگار میں اُنھوں نے بذات خاص ایک خوشی کا نعرہ بلند کیا جسکے ساتھ ہی بڑی سرگرمی سے ہجوم خلائق نے نعرہ مارا - اور اسطور پر ہر طرح کے اعزاز اور تاسف کے اظہار کے ساتھ ہندوستان سے اُسکا سر ہیست وائیسرائے روانہ ہوا - وہ سفر کا مارا تھا مگر سفر کا کوئی داغ اُسپر نہین تھا اور سفر مین اُسکی جان گئی تھی وہ خمیدہ تھا مگر شکستہ نہ تھا - گریٹ ایسٹ انڈیا کمپنی کا قریب قریب سب سے پچھلا اور نہایت ہی نامی گرامی ملازمان کمپنی کا سربرآوردہ شخص تھا اگر اُن سب لوگون مین سے کسی شخص کی نسبت صحیح طور سے یہ بات کہی جا سکتی تھی تو اُسکی نسبت کہی جا سکتی تھی کہ اپنی چالیس برس کی ملازمت ہند مین اُسکا مقصد یہی رہا کہ وہ انصاف سے کام کرے رحم سے عشق رکھے اور انکسار کے ساتھ ہمیشہ خدا کے حکم پر چلے "۔

باب پانزدہم

لارڈ لارنس کے آخری ایام

۱۸۶۹ء لغایت ۱۸۷۹ء

باقی احوال بہت جلد بیان کر دیا جائیگا - سر جان لارنس کی زندگی اب دس برس اور باقی تھی - لیکن بمقابلہ سالہاے اسبق یہ باقیماندہ برسین آرام اور خانگی عیش کی تھین مین نے پیشتر کے ایک باب مین اُنکے خانگی طرز معاشرت کا حال تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور اُسمین اُنکی عادات کے متعلق بعض بعض لطائف و ظرائف کی باتین اور بعض ایسے واقعات بھی جو باعتبار سیاق تواریخ اُنکی اس آخری زندگی سے متعلق ہین پیشتر بیان کر دیے اسواسطے مین سمجھتا ہون کہ اب اُسکے اعادہ مین اس خیال مزید کو قوت نہین بلکہ ضعف ہوگا جو مین نے ایک ایسے شخص کے خانگی طرز معاشرت کے بارے مین کوشش کرکے پیدا کیا تھا جسکی بیکاری کبھی شغل سے خالی نہ رہی ہوگی جو ضرور یقینی طور پر اپنا کام تلاش کر لیتا اور اُسکو اپنی پوری قوت صرف کرکے انجام کرتا تھا اور جسکی رحمدلی اُسکی راستبازی ثابت قدمی اور جانفشانی کے برابر تھی جو اُسکی زندگی مین کل اوصاف سے ممتاز رہین -

انگلستان جاتے ہوے وہ ایک ہفتہ سیلون مین اسواسطے متوقف ہوے کہ ملک کی سیر کر لین اور کافی کی زراعت کا ملاحظہ کرین جس سے اُنکو خاص شوق تھا اور جسکے انتظام کے متعلق اُنکو خیال تھا کہ اُنکے ایک بیٹے کے لیے معقول شغل پیدا ہو جائیگا لیکن وہان کی کیفیت دیکھکر اُنکے خیالات بدل گئے وہ انگلستان مین

ص ۵۹۶

۱۵- مارچ سنہ ۱۸۶۹ء کو داخل ہوئے اور جیسا کہ دیکھنے والون مین سے بعض لوگون نے خیال کیا تھا وہ بہت
شکستہ دل معلوم ہوتے تھے اُنکا شکستہ دل ہونا حق بجانب تھا- اپنی وائیسرائی کے زمانہ مین جیسا کہ وہ خود
اور اُنکے طبی مشیر خوب جانتے تھے (گو اُنھون نے اور کسی شخص کو اسکے جاننے کا ہرگز موقع نہین دیا) اگر ایک
واقعی مہلک بیماری مین نہین تو ایک جانکاہ بیماری مین ضرور مبتلا رہے اور اگر اُسنے دو چند
زور نہ کیا ہوتا اور اس بات کی ضرورت نہ پیدا کی ہوتی کہ قواعد غذا مین انتہا مرتبہ کی پابندی کی جائے
تو وہ دم بھر کے لیے اپنی تیز دستی موقوف نہ کرتے اُنکی تمام مدت ملازمت سرکاری مین یہ اُنکا قاعدہ کلیہ رہا کہ
"کوئی کام باقی نہ رہنے پائے"- وہ ایسی حالت مین وائیسرائے مقرر ہوئے تھے کہ تمام باقی کام ڈھیر لگا ہوا تھا اور
اُنھون نے ٹھان لیا تھا کہ چاہے جو کچھ ہو مگر اُنکے بعد جو وائیسرائے مقرر ہو اُسکے لیے یہ قباحت باقی نہ رہنے پائے-
جن ڈاکٹرون سے اُنھون نے انگلستان مین مشورہ لیا اُنکے نزدیک احتیاط کے ساتھ اب بھی کچھ نہ کچھ کام
کر سکتے تھے اُنھون نے اپنے معمولی اشغال مین کوئی بات نہین بدلی وہ ہر ایک موسم مین باہر نکلتے رہتے تھے
اور اپنی تندرستی کے لیے کبھی پریشان نہین ہوتے تھے اور اِسی سبب سے وہ پھر تندرست ہو جایا کرتے تھے-
جو صحبت اب اُنکے اختیار مین تھی اُسمین اُنھون نے داخل ہو کر فائدہ اُٹھایا اور پُرانے اور نئے دوست
ایک مرتبہ پھر اُنکے گرد جمع ہونے لگے- دنیاوی عزتون کی اُنکو بہت کم پروا تھی بلکہ بالکل نہین تھی جس وقت
وہ از خود اُنکو مل جاتی تھین تو قبول کر لیتے تھے اور وہ بھی کچھ اپنے خیال سے نہین بلکہ اُن لوگون کے
خیال سے جو اُنکو جان کے برابر عزیز تھے اُنھون نے ایسی باتون کی کبھی خواہش نہین کی اور کسی مقدار کی
عزتون نے اُنکا کبھی سر نہ پھرایا اور نہ کبھی اُنکو اس بات کی ترغیب ہوئی کہ وہ اپنے دلپسند اصولون
یا عادتون سے انحراف کرتے اور نہ اپنے پُرانے رفیقون کے دل مین خیال پیدا کرایا کہ وہ سیدھے سادے
جان لارنس ہونے کے سوا کچھ اور تھے-

سکرٹری آف اسٹیٹ ہند مقرر ہونے کے بعد ڈیوک آف آرجل کے پہلے کامون سے ایک یہ کام تھا
کہ جس اعزاز کے سر جان لارنس اتنے عرصہ سے مستحق تھے اور جسمین اسقدر تاخیر ہوئی تھی اُسکے واسطے
سفارش کرین- اُنکے انگلستان مین داخل ہونے کے تھوڑے دنون بعد مسٹر گلیڈ اسٹون نے اُنکے نام کی
ایک چٹھی مین لکھا کہ "چند ہفتہ کا عرصہ ہوا کہ حسب تحریک ڈیوک آف آرجل مین نے سفارش کی اور حضور ملکہ معظمہ نے
براہ خاوندی یہ اجازت دی کہ آپ کے اعلیٰ اوصاف اور نامی گرامی خدمتون کے اعتراف مین آپکو پیرج کا منصب
عطا کیا جائے- اور آج یہ سنکر مجکو بھی خوشی حاصل ہوئی کہ حضور ممدوحہ نے جس منصب کی بابت مجکو یہ اجازت
دی تھی کہ اُسکے دینے کے لیے آپ سے کہون اُس منصب کو آپ نے قبول کیا- اِس نتیجہ پر جسقدر مین آپکو

صفحہ ۵۹۶

بہار کیا دیتا ہون اُس سے کچھ کم ہُوس آف لارڈس کو نہین دیتا ہون"۔

سر جان لارنس کو جسقدر اِس بات کا خیال تھا کہ جو لوگ اُنکے حالات کے نگران تھے وہ اُنکی نسبت عمدہ رائے رکھین اُتنا خیال اِس سند کا نہین تھا جو اسطور سے اُنکو دی گئی تھی اُنکے سالانہ ۲۰۰۰ پونڈ کے وظیفہ کے بدلے جو اُنکی مدت العمر اور اُنکے دوسرے جانشین پیر کے لیے ایک پنشن مقرر ہوئی (یہ تبادلہ وہ تھا جو انڈین کونسل نے کیا تھا) اس سے ظاہر ہو گیا کہ اعلیٰ حکام معاملات ہند اُنکی خدمتون کو کیسا سمجھتے تھے۔ اور پھر انڈین کونسل کی ممبری کو دس سال تک محدود رکھنے کے مسودہ کی تائید مین بتاریخ ۱۹- اپریل اپنی بے لوث اِسپیچ کہنے کے واسطے جب وہ استادہ ہوئے اور ہوس کی دونون جانب سے خوشی کے نعرے بلند ہونے لگے تو اُس سے ظاہر ہوا کہ اُس منصب کے ممبر جس سے وہ پیدا نہین ہوئے تھے منصب مذکور پر اُنکے مقرر ہونے کو کیسا سمجھتے تھے۔

ص ۵۹۸

[illegible]

انھون نے اپنے واسطے "لارڈ لارنس آف دی پنجاب اینڈ آف گریٹلی" یہ خطاب پسند کیا اور فی الواقع اور خطاب اِس سے زیادہ موزون نہوتا۔ "علاقہ گریٹلی" اُنکو اُنکی بہن کی محبت یاد دلاتا تھا جو میدان سالسبری مین یہ چھوٹی سی املاک اُنکے واسطے چھوڑ گئی تھین۔ اِسکے باعث سے اُسکی جدید پیری اور مختصر طور کی زمینداری قائم ہوئی۔ اور پنجاب کا نام وہ خدمتین یاد دلاتا تھا جنکو صرف لارڈ لارنس ہی نے نہین بلکہ اپنے اپنے موقعون اور لیاقتون کے مطابق کُل خاندان لارنس نے تاج انگلستان کے ایک سب سے پچھلے اور شاید سب سے زیادہ ضروری حصہ ملک مفتوحہ ہندوستان مین انجام دیا تھا۔ لیڈی لارنس اپنے شوہر کے آنے کے چند مہینہ پیشتر سوتھ گیٹ سے اُٹھ گئی تھین اور کوئینس گیٹ پر ۲۶ نمبر کا مکان ایک سال کے لیے کرایہ پر لیا تھا اور ۱۵- مارچ کو اِسی گھر مین سب خاندان کے لوگون کا مجمع ہوا تھا۔ پورے پانچ برس کے عرصہ مین اہالیان کُل خاندان کے متعلق بہت کچھ تبدیلی بحالی واقع ہوئی تھی۔ سر جان لارنس کے بعض لڑکے پورے جوان ہو گئے تھے۔ بڑے بیٹے جان نے کیمبرج کالج مین ڈگری حاصل کی تھی اور اب وکالت مین امتحان دینے کی کتابین پڑھتا تھا دوسرا بیٹا ہنری ولنگٹن کالج کا امتحان پاس کر کے روزگار کرنے لگا تھا تیسرا بیٹا چارلس مارلبرا اسکول مین پڑھتا تھا اور چوتھا بیٹا برٹی جو خاندان بھر مین سب سے زیادہ محبوب تھا اسکول مین پڑھنے کے لیے پہلے پہل مکان کو چھوڑتا تھا جسکی جدائی مان باپ دونون کو کمال شاق تھی۔

سر جان لارنس کی بیٹیان بھی گھر بار والی ہو گئی تھین یا جو نہین ہو گئی تھین اُنکی اب ناخن بندی ہوا چاہتی تھی۔ سب سے بڑی لڑکی کرنل رینڈال کے ساتھ ہندوستان مین بیاہی گئی تھی جسکا ذکر مین اوپر کر چکا ہون۔ تیسری بیٹی ماہ جولائی سنہ ۱۸۶۷ء مین چارلس والفورڈ کے ساتھ بیاہی گئی جو علاقہ سفک کے ایک پیرش کے ریکٹر تھے۔ اور چوتھی بیٹی میری کی شادی فرانسس کنگسٹن کے ساتھ ہوئی جو اب ایڈورڈ کی طرف سے

پارلیمنٹ کے ممبر ہین - یہ شادی ماہ فروری ۱۸۶۲ع مین ہوئی تھی اور اُسکی وجہ سے ایک خاندان جو کئی نسلون مین
انگلستان اور افریقہ کے لوگون کے ساتھ حقیقی ہمدردی کرنے کی بابت ممتاز رہا اُس خاندان مین بقرابت قریبہ
وصل ہو گیا جسنے غالباً ہندوستان کی طرف سے اُسکے ایک نازک وقت مین اور کسی متنفس خاندان سے کم
کام نہ کیا ہوگا اسطور پر گھر والون کا گروہ بہت جلد گھٹا جاتا تھا - اِس پچھلی شادی کے ہونے کے بعد اُنہین
(اگر وہ بیٹے شامل نہ کیے جائین جو کم و بیش باہر ہی رہتے تھے) صرف دو بیٹیان اِمیلی اور مانڈ باقی رہ گئین
لیکن ایک تیسری لیڈی مِس گانسٹر کو کسی طرح سے فروگذاشت کرنا لازم نہین ہے ابتدا مین اُسنے سَوتھ گیٹ والے
مکان مین اطفال لارنس کی نگرانی مین بڑی مدد دی تھی جب اُنکے والدین ہندوستان مین تھے لیکن اب وہ
ایک گرانقدر رکن خاندان ہو گئی تھی اور چند سال کے بعد جب لارڈ لارنس بوجہ نابینائی اپنے بہت سے
محنتی کامون مین معذور ہو گئے تو اُسنے بابت کتابت پرائیوٹ سکرٹری کا بیش قیمت کام انجام دیا - آگے چل کر
مین اُسکی چند یادداشتون کو بیان کرونگا جس سے کافی طور پر ظاہر ہو جائیگا کہ وہ لارڈ لارنس کی عادات کو
کس گرمجوشی اور عشق سے پسند کرتی تھی -

ص ۹۹

لارڈ لارنس کے اکثر پرانے ماتحت اور احباب کنسنگٹن مین رہنے لگے تھے اور چونکہ اُنکے بھائی جارج
اور رچرڈ اور اُنکے سوا منٹگمری ٹریویلین اِلسبوک رِکیٹس سیٹن کار جان تھارنٹن ایڈورڈ تھارنٹن
اور بہت سے دوسرے اشخاص جو ہندوستان مین اعلیٰ عہدون پر رہ چکے تھے آیا جایا کرتے تھے اس سبب
اُنکا مکان بمنزلہ ایک مرکز کے تھا جسمین کم سے کم انڈیا آفس کا لطف تھا اور ہندوستان مین جو کچھ گذر رہا تھا
انڈیا آفس کے برابر اُنکے مکان سے واقفیت کامل حاصل ہو سکتی تھی -

اور پرانے رفقا جنکے نام اِس سوانح عمری مین پیشتر مذکور ہو چکے مثلاً کِنسنگٹن سانڈرس کیپ سٹر
چارلس برینڈلی اور اُنکے متعلق وغیرہ کے باعث سے جلسہ کا رنگ بدلتا رہتا تھا اور تازگی پیدا ہوتی جاتی تھی
جو بات تارک الملازمت اینگلو انڈین اشخاص کے گھرون مین بہت کم پائی جاتی ہے خاص کرکے ہر اتوار کو
سہ پہر کے وقت بیشمار نامی گرامی اشخاص لارڈ لارنس کے مکان پر اُنکی ملاقات کو آتے تھے اور
اُنہین سے بعضون کو اِس بات کا اشتیاق ہوتا تھا کہ موجودہ معاملات ہند کے بارے مین اپنے میزبان کے
خیالات سُن آئین اور لوگ اِس سے بھی زیادہ اشتیاق کے ساتھ اُس غرض واقفیت کی خوشہ چینی
کرنے آتے تھے جو اُنکو حاصل تھی اور اسکے سوا اُنکے ذاتی سوانح کیا کم تھے اور سب حالات سے وہ کامل فن
گورنر جنرل اپنے پورے تجربہ اور علم کے ساتھ ہر ایک شخص سے جو اُنکو سُننے آتا تھا لڑکون کی طرح سیدھے سادے
طور پر بیان کر دیتے تھے -

اسی طرح چھ مہینے تک برابر انگلستان مین اُنکی حالت گذری پھر اپنی بہن کی قبر دیکھنے کے واسطے وہ سرسری طور پر لنڈن کو گئے اور وہان سے پلٹتے وقت اُنھون نے ایک مرتبہ کلفٹن اور باتھ کو دیکھ لیا جہان اُنکا بچپن اور جوانی گذری تھی اور جزیرہ وَایٹ مین اپنے خاندان کے ساتھ اِس سے بھی زیادہ عرصہ تک سیر کرتے رہے۔

جب بعد بڑی محنتون کے مکان ملا اور اُسکا اسباب وغیرہ فراہم کیا گیا تو ۱۸۶۹ء کے موسم خزان مین وہ کوینس گیٹ پر ۲۶ نمبر کے مکان مین سکونت پذیر ہونے کے قابل ہوے۔ قرب وجوار کے پارٹی کالج کے سرل باغات مین جہان وہ اپنی پرانی مستعدی کے ساتھ داخل ہوے تھے کبھی کبھی کروکٹ کھیل کا کھیلنا اور کبھی دن کو کوکس پارک مین جسکو اُنھون نے ۱۸۷۰ء کے موسم خزان کے واسطے لیا تھا شکار کھیلنے جانا اُنکی خاص تفریحات تھین اُسکے بعد کے موسم سرما مین مسٹر فارسٹر کے بڑے قانون تعلیمات کے مطابق لندن اسکول بورڈ کا پہلا انتخاب شروع ہوا۔ ملک کے بعض بڑے سربرآوردہ محرک تعلیمات اُسمین ممبری پانے کے خواہشمند تھے اور جب لارڈ لارنس سے حلقہ کنسنگٹن کی طرف سے ممبری کے واسطے کہا گیا تو اُنکو ذرا بھی تعجب نہین معلوم ہوا اُنکے بہت سے دوستون نے اُنکی تندرستی کے خیال سے اُنکو اِس عہدہ کے قبول کرنے کے خلاف راے دی۔ یہ کام بھی کچھ ایسا نہین تھا جسمین اُنکو کوئی خاص مہارت حاصل ہوتی لیکن ہندوستان کی تعلیم کے بارے مین وہ کچھ کر چکے تھے۔ اُنھون نے دیکھا کہ اسی طرح سے انگلستان مین بھی بہت کچھ کام ہوسکتا ہے اور جسوقت اُن لوگون نے جنپر اُنکو اعتماد تھا اِس بات کا یقین دلایا کہ وہ اپنے نام اور اپنے مشورہ سے بھی اسمین اعانت کرسکینگے تو اُنھون نے پہلوتہی نہین کی اور ایک جماعت کثیر نے اُنکو منتخب کیا۔

اِس جدید بورڈ کا پہلا کام یہ تھا کہ ایک چیرمین منتخب کرے مختلف امیدوارون کی لیاقتون پر بحث کرنے کے لیے جنکے نامزد ہونے کا احتمال تھا بہت سے خانگی جلسے منعقد ہوے اور اُنمین یہ بات پائی گئی کہ لارڈ لارنس کا رقیب سواے مسٹر چارلس کے کوئی نہوسکیگا جنکے تن گنفارمسٹ لوگ بڑے معین تھے۔ لیکن گلڈہال مین پہلے جو جلسہ منعقد ہوا اُسمین دونون کے ذریعہ سے سب دعوون کا تصفیہ ہوگیا اور لارڈ لارنس باتفاق راے چیرمین اور مسٹر رِیڈ اُنکے ڈپٹی چیرمین مقرر کیے گئے مسٹر لیفون جنھون نے لارڈ لارنس کے ساتھ بورڈ مین کام کیا تھا لکھتے ہین کہ۔

ہم اِس بات کو بہت ہی غنیمت سمجھے کہ ہمنے اپنا کام ایک ایسے نامی گرامی یوروپین شخص کو افسر مقرر کرکے شروع کیا اور ابتدا ہی سے ہمکو اپنے انتخاب کی دانشمندی ظاہر ہونے لگی۔ بورڈ مین جو بعض بعض لوگ مناقض طبع تھے اُنمین انصاف اعتدال اور استقلال پیدا ہونے لگا مجکو خوب یاد ہے کہ لارڈ لارنس ہمارے مباحثون کے وقت

کس استقلال سے صدارت کرتے تھے اور بہاری بحثون سے ذرا بھی نہین گھبراتے تھے۔ علی الخصوص اُس یادگار موقع پر جب لوگون نے چاہا تھا کہ اسکولون سے ہر قسم کی مذہبی تعلیم اُٹھ جائے جسوقت وہ بحث کو موقوف کرکے اپنے خیالات ظاہر کرنے لگتے تھے تو لوگون کو کچھ شک وشبہہ باقی نہین رہ جاتا تھا اور ہم سب لوگون کو اچھی طرح سے معلوم ہو جاتا تھا کہ امر مابہ النزاع کا اُنکو بڑا خیال رہتا تھا۔ پھر کمیٹی کے کام مین جو بورڈ کا روزانہ شغل ہے وہ کبھی غیر حاضر نہین رہتے تھے جس امر کی بحث ہوتی تھی جب تک اُسکے تمام وکمال حالات سے واقفیت نہین ہو جاتی تھی اُسوقت تک بظاہر وہ مطمئن نہین ہوتے تھے چنانچہ عام بورڈ کے ہفتہ وار جلسہ مین امور زیر بحث کے متعلق وہ تمام باتون سے بخوبی تمام ذرہ ذرہ واقف ہوتے تھے۔ جب تک اُنکی تندرستی قائم رہی اُسوقت تک اُنھون نے کبھی بیدلی نہین ظاہر کی اور جسوقت پہلے مرتبہ کی سہ سالہ مدت کے ختم ہونے کے بعد اُنکے کمزور قوا نے اُنکو اِس جانفشانی کے کام سے علیحدہ ہونے پر مجبور کیا تو اُنکے پیشتر کے ساتھیون نے تجویز کی کہ اُنکی علیحدگی پر انتہا سے مرتبہ کا افسوس ظاہر کیا جائے اور جس عبارت سے اُنکی محنتون کا بیان کیا گیا تھا اُسکے لفظ لفظ سے اُنکی قدر ومنزلت کا اظہار ہوتا تھا۔

جیسا کہ مین پیشتر بیان کر چکا ہون سر جان لارنس کی کارروائیون مین اُنکے چیرمین اسکول بورڈ ہو جانے سے بڑھکر بہت کم دلچسپ کارروائیان ہونگی وہ تمام بورڈون کو ایک ہی طور پر گردہ سمجھتے تھے پنجاب بورڈ انڈین کونسل انگلستان لیجسلیٹو کونسل حتیٰ کہ اگزیکیٹو کونسل ہند تک کو وہ بخوبی پسند نہین کرتے تھے۔ وہ ایک کارکُن آدمی تھے۔ بک بک اُنکو پسند نہین تھی اور تمام بورڈون مین حتیٰ کہ جنکا ضابطہ سب سے اچھا ہے کام کی نسبت بک بک زیادہ ہوتی ہے جو لوگ بہترین مقرر ہین وہ خواہ مخواہ زیادہ وقت لیتے ہین اور اکثر اُنکا رسوخ بھی زیادہ ہوتا ہے صوابدید راسے بے لوث تحمل توجیہ کافی واقفیت کامل یہ سب باتین زبانی ہمخرچ کے آگے پست ہو جاتی ہین لارڈ لارنس حاضر طبیعت مقرر ہرگز نہین تھے۔ وہ فطرتًا صاحب نہین تھے اُنہین مقتضاے وقت کے اعتبار سے تقریر کرنے اور پیرایہ تقریر کے بدل دینے کے وہ خاص خاص اوصاف نہین تھے جو بعض اوقات ایک ایسے آدمی کو جسمین اور کسی نوع کی خوبیان نہین ہوتی ہین اول درجہ چیرمین (صدر انجمن) بنا دیتے ہین۔ باینہمہ وہ انتہا سے جبر کے ساتھ (جیسا کہ ممبران بورڈ نے عمومًا اور سر چارلس ریڈ اور مسٹر اڈورڈ بکسٹن اُنکے جانشینون نے خصوصًا تصدیق کی ہے) ہفتہ بہفتہ اُن اسپیچون کو سُنا کرتے تھے جو ممبران بورڈ بورڈ کے فائدہ کے لیے بلکہ اپنے فرقہ کی تائید مین کہا کرتے تھے اور اکثر یہ ہوا کہ اُنھون نے آخر مین چند الفاظ کہکر اور اپنی حیثیت کا دباو ڈالکر زیادہ سخت مزاج آدمیون کو اپنے خیالات کا مغلوب کیا۔ ہر شخص اِس بات کو جانتا ہے کہ مذہبی امور کے بارے مین اُنکے اصول مقررہ تھے۔ لیکن جسطرح ہندوستان مین نیک اندیشی اور انصاف پسندی نے اُن لوگون کے دلائل سے مغلوب ہونے مین اُنکو باز رکھا جنکی خواہش تھی

کہ بقول اُنکے گورنمنٹ ہند سے وہ تمام اصول خارج کردیے جائین جو عیسائیت کے خلاف ہین" کیونکہ اس قاعدہ مین بہت سی وہی باتین جو عیسائیت کا جزو اعظم ہین اُٹھ جاتین یعنی اِس قاعدہ مین "ہرچہ برخود نہ پسندی بدیگران نپسند" کے اصول سے انحراف ہوتا عیسائی مذہب کا تحمل خیرات اور رحمدلی یہ سب باتین بالاے طاق ہوجاتین اُسی طرح سے اب اُنکی طبیعت نے جو غدر کے مشکل زمانہ مین اُنکے قابو مین رہی تھی اُنکو ان دو قطعی فرقون کے تابین انصاف کرنے کے لائق رکھا جنمین سے ایک کی خواہش یہ تھی کہ اگر اُسکو اختیار ملتا تو سرکاری امداد کے مدرسون کو بالکل مذہبی تعصب کا انجمن بنا دیتا اور دوسرے کی خواہش تھی کہ وہ ہر ایک طرح کی مذہبی تعلیم بلکہ مذہبی رسوم بھی اسکول کی خواندگی سے خارج کردیتا۔

مسٹر اڈورڈ بکسٹن جو اب بڑی لیاقت کے ساتھ لارڈ لارنس کی جگہ اسکول بورڈ کی پریسیڈنٹی یعنی صدر انجمنی کرتے ہین اور جنھون نے ابتدا سے اُنکے ساتھ کام کیا تھا اُنھون نے مجکو ایک چٹھی لکھی ہے جسمین بڑے زور شور سے اور ظاہرا بہت صحیح طور سے بورڈ کے متعلق لارڈ لارنس کی کارگزاری اور اُنکی توجہ کا حال بیان کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ۔

اِس بات کا خیال کرنا ایک بڑی بھاری غلطی ہوگی کہ لارڈ لارنس اپنی ان نئی خدمتون کو نہایت ہی شوق اور رغبت کے ساتھ انجام کرنے گئے تھے۔ کسیقدر گرمجوشی اُنمین ضرور پائی جاتی تھی اور جس نیک کام مین وہ مشغول ہو اُسکا اُنکو کمال یقین تھا اور جب کوئی کام کرنے کو ہوتا تھا تو وہ اپنے امکان بھر کوئی کوشش اُٹھا نہین رکھتے تھے لیکن تقریر سے وہ بہت تنگ ہوتے تھے۔ انعقاد بورڈ کے پہلے سال ہماری کارروائی کے اصل اصل طریقون کے متعلق طول طویل بحثون کا ہونا امر ناگزیر تھا لیکن مجکو یقین ہے کہ وہ اکثر اِس بات کے خواہشمند رہتے تھے کہ اپنے اور سب ساتھیون سے چھٹکارا پاجاتے اور ایک مہینہ تک سیاہ و سپید کا کُل اختیار اُنکو ملجاتا چونکہ وہ ایک محض کام کرنے والے آدمی تھے اسواسطے وہ چاہتے تھے کہ اسکول ماسٹر معمار کی طرح کام کرے اور اُن اسپیچون سے وہ بہت تنگ ہوتے تھے جن سے خاص خاص لوگون کو حظ ملتا تھا مگر وقت بہت صرف ہوتا تھا میرا یہ مطلب نہین ہے کہ اُنھون نے بظاہر اپنے اضطراب کی کوئی علامت ظاہر کی ہو لیکن خانگی طور کی گفتگو مین اُنھون نے اپنے اِس خیال کو ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ اُنکا قول تھا کہ مین اسطرح گذارہ سکتا ہون جس طرح محاصرہ کی حالت مین مین کھڑا رہتا لیکن ہر وقت کام کرنے کے دن کا منتظر رہتا ہون۔ مجکو یاد ہے کہ قریب قریب حریفانہ طور پر اُنھون نے لارڈ سینڈن کی اِس تجویز کو معاً قبول کرلیا تھا کہ ہم لوگ لندن کے اُن حصون مین جہان تعلیم سے نہایت ہی لاپروائی رہی تھی بلیس اسکول بلا انتظار اُن صحیح نقشہ جات کے جو تیار ہورہے تھے جاری کردین۔

وہ خود بہت کم بولتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر چیئرمین ایسے معاملات کی بحث مین کسی طرف شریک ہوگا

جنکے بارے مین قطعی طور پر اختلاف راے موجود ہوگی تو اُسکی کارروائی پر جنبہ داری کا احتمال ہوسکیگا لیکن کبھی کبھی ایسے معاملات مین جنکو وہ نہایت اہم سمجھتے تھے خاص کرکے مذہبی تعلیمات کے مسئلہ مین جسپر بڑی گرمجوشی سے بحث ہوتی تھی وہ یہ کارروائی بھی کیا کرتے تھے۔ اِس امر کے بارے مین اُنھون نے ہمیشہ یہ خیال ملحوظ رکھا کہ جن مسائل پر ہر فرقہ کے عیسائی متفق ہون وہ بہ نسبت مختلف فیہ مسائل کے کہین زیادہ وقیع ہین اور ہمکو اختلاف کو نہین بلکہ اتفاق کو یاد رکھنا چاہیے۔

اسکول بورڈ کے چھوٹے کامون مین اُنکے پرائیوٹ سکرٹری مسٹر ر انجکوم اور اُنکی بڑی نا کتخدا بیٹی ایمیلی نے جو اکثر صبح کا پورا وقت اُنکے کام مین صرف کیا کرتے تھے بلا چون و چرا اُنکی مدد کی لیکن تردد خرابی ہوا گیاس کی روشنی اور بُری ہوا کو اُنکی طاقت مغلوب نہ کرسکی۔ لیڈی لارنس لکھتی ہین کہ۔

چہارشنبہ کو سہ پہر کے وقت بورڈ کا جلسہ منعقد ہونے والا تھا اور چونکہ میرے شوہر نارتھ برٹش انشورنس کمپنی کے ڈیرکٹرون مین تھے اور اُسکے جلسے بھی اُسی روز سہ پہر کو منعقد ہونے والے تھے اسواسطے وہ دن بھر اُس روز کام ہی مین مشغول ہے۔ مجکو اکثر اُنکی اس حالت سے بہت رنج ہوتا جب وہ ایسے موقعون سے بظاہر نہایت تھکے اور ماندے واپس آئے لیکن اُنھون نے کبھی اِس بات کو تسلیم نہین کیا کہ اُنکو بہت کام کرنا پڑا تھوڑی دیر تک قیلولہ کرنے اور ایک پیالی چاے پینے کے بعد وہ بہت تازہ ہوجاتے تھے اور گھر پر خواہ باہر طعام ڈنر کھانے کے قابل ہوجاتے تھے لیکن ہوس آف لارڈس کی نشست کی حالت مین اپنے مقدور بھر وہ شام کو جب موسم اچھا ہوتا تھا تو بھی باہر نہین جاتے تھے۔ سنہ ۱۸۷۷ع کے موسم بہار مین گرمیون بھر رہنے کے لیے بروکیٹ ہال واقع ہرٹفورڈشایر مین ایک مکان لیا۔ یہ ایک وسیع اور خوبصورت جگہ تھی اور لارڈ کوپر کی املاک تھی انگلستان لوگ اِس جگہ سے بخوبی واقف ہین کیونکہ آخری زمانہ مین لارڈ ملبرن اور لارڈ پامرسٹن یہین رہتے تھے اور اِسی مقام پر اُنھون نے قضا کی تھی۔ یہان کئی برس تک ہمنے خوب عیش اُٹھایا اور ہالیان خاندان کا یہان خوب ہی مجمع رہا گو وہ اگلے زمانہ کی طرح اب بہت دور تک ٹہل نہین سکتے تھے لیکن بظاہر اُنکو دیہات کبھی سنسان نہین معلوم ہوا ہمارے پاس ایک چھوٹی سی گاڑی تھی جسپر سوار ہوکر ہم بڑی دور دور تک لطیف سیرین کرآتے تھے۔ وہ ہمیشہ چھوٹے والے گھوڑون پر سوار ہوکر سیر کرنا بہت پسند کرتے تھے اور مجکو یاد ہے کہ اُنکے پاس ایک سبزہ رنگ گھوڑی تھی جو "لیڈی کیتھ" کے نام سے پکاری جاتی تھی اور جسکو وہ بہت عزیز رکھتے تھے اِس گھوڑی کو وہ اُسکے حال پر چھوڑ دیتے تھے کہ جس طرح چاہے دوڑے اور جسوقت اُنکی بصارت مین فرق آنے لگا تو کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم لوگ بچ بچ گئے لیکن کثرت کار کا اثر کم و بیش اُنپر پڑتا ہی جاتا تھا اور مجکو روز بروز تردد ہوتا جاتا تھا۔ آخرکار اپنے ڈاکٹر کی صلاح سے بڑی اکراہ کے ساتھ وہ اِس بات پر راضی ہوے کہ جاڑے کے موسم مین کچھ دنون کے لیے باہر ہوآئین۔

لیکن اِس اثنا مین ایک ناگہانی تقریب واقع ہوئی جس سے ہم لوگون کو بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ ہماری چوتھی بیٹی میری

سنہ ۱۸۷۱ء کے بڑے دن کو فرانسس تکسٹن کے ساتھ بیاہی گئی جنکو ہم کچھ دنون سے جانتے اور پسند کرنے لگے تھے اور جو
ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جسکی ہم سچی قدر و منزلت کرتے تھے زندگی کے اتفاقات ہمارے گھر مین خوب خوب
واقع ہورہے تھے اور ہمارے اطفال اپنے بچپنے کے مکان سے نکلتے جاتے تھے پہر شادی ۲۸ - فروری کو واقع ہوئی اور
اسکے ایک مہینہ کے بعد ہم گرم تر ملک کو جانے کے قابل ہوسکے میرے شوہر نے اس بات کو ناپسند کرکے کہ اسکول بورڈ کا
کام ادھورا چھوڑ دیا جائے استعفاء دینے کی خواہش ظاہر کی لیکن انسے اصرار کیا گیا اور ایسا نکرین - اسواسطے وہ رضامند ہوئے
کہ اپنی نوکری برقرار رکھین اور تین مہینہ کی غیر حاضری کی رخصت لین -

لارڈ لارنس پہلے پیرس کو گئے جو انکو لطف مین اسوجہ سے اور بھی دوبالا معلوم ہوئی کہ فی الحال
وہان جنگ اور قحط واقع ہوچکا تھا - انھون نے ٹولریز اور سینٹ کلوڈ کے ویرانون اور دوسرے بیرونی
قلعجات جنکو چند برس اُدھر یورپ مین ہر ہر گھر کے لوگ جانتے تھے مگر اب بالکل فراموش ہوگئے تھے دیکھے -
اتفاق سے انکا رہنا اُن انگلش اشخاص کے ساتھ ہوگیا جو محاصرہ کے ختم ہونے کے بعد جلد کسی شہر کے واسطے
باشندون کی مدد کرنے آئے تھے اور جو انکی دیکھی سُنی باتون کے متعلق بہت کچھ کہہ سکتے سننے کو تھے - مارسیلیز کینس اور
اور مرتھو پیرا کی عام لطیف ہوا نے انکی تندرستی مین ایک قابل احساس اصلاح کی اور وہ اس قابل ہوسکے کہ ناپولی
مین رہنے اور اُس سخت موسم کے برداشت کرنے سے جو انکو شہر ہی اور اپینین یا کے مابین اپنین پہاڑ پر
پڑا تھا وہان کی کیفیت سے حظ اُٹھا سکتے چنانچہ لیڈی لارنس جنکی تحریرات مین بہت کم مختصر کرتا ہون
لکھتی ہین کہ -

شہر روم مین ہم نے بڑے لطف کے ساتھ تین ہفتے بسر کیے ہم نے اُن پرانے شہر کے مقامات کا معاینہ کیا جنکو
تیس برس پیشتر ہم بیاہ کے بعد جب سیر کرنے نکلے تھے تو دیکھا تھا اور وہان بہت سی ایسی باتین ہمارے دیکھنے مین آئین
جنسے اس درمیان کے زمانہ کی غمناک اور فرحت انگیز باتین ہمکو یاد آئین وہ اپنے آپ مین نہین تھے اور مین تو کہتی ہون
کہ ہم سب کے سب اس طرح کی سیر و تفریح مین مشغول تھے کہ ہم نے کافی طور سے انکے روکنے مین کوشش نہین کی -
وہ اُس ذوق مین شریک نہین ہوے جسکو ہم مین سے اکثرون نے گرجا گھرون مین حاصل کیا اور جس وقت ہم لوگ
اِدھر اُدھر گھومنے جاتے تھے تو وہ اضطراب کے ساتھ بیٹھے رہتے تھے - ایسی موقع پر اُنھون نے خاص کرکے اپنا کسل
ظاہر کیا - اُنکو پرانے شہر مین گھومنا بہت پسند تھا لیکن اگر ہم اپنی سیر مین زیادہ وقت لگا دیتے تھے تو وہ بیقرار ہوجاتے تھے
اور برابر ہم سے جلدی کرنے کی تاکید کرتے جاتے تھے وہ گھوڑے پر سوار ہوکر اور پیدل سیر کرنے جانا پسند کرتے تھے -
تصویرون اور سنگتراشی کے تصویر خانون کو بھی وہ پسند کرتے تھے - یہ بات نہین ہے کہ اُنھون نے اپنے کو کبھی تصویرون کا
عمدہ معرف خیال کیا ہو یا اس بات کا دعوی کیا ہو کہ وہ تصویرون کے حالات سے زیادہ واقف تھے لیکن ہم نے

کسی تصویر خانہ مین اُنکو اسطرح سے نہین دیکھا کہ اُنھون نے سب سے عمدہ تصویرات کو دفعتاً نہ پسند کر لیا ہو شاہزادۂ ویلز کے آملنے کے سبب سے کالوسیئم مین جو روشنی ہوئی تھی اُس سے وہ بہت متحیر ہوئے شام کے وقت اِس موقع پر اُنھون نے باہر نکلنے کی جرأت کی تھی یہ سب باتین ایسی ہین جنسے سوائے میرے اور کسی کو بہت کم لطف ملیگا لیکن مجکو اُس آخری سفر کے حالات طوالت کے ساتھ بیان کرنے مین بہت حظ ملتا ہے جو مین نے اُنکے ساتھ کیا تھا - مین نہین کہہ سکتی کہ اب اِس وقت مین اُنکی تندرستی کے بارے مین زیادہ متردد تھی کیونکہ انگلستان چھوڑنے کے بعد میری تندرستی مین قطعی طور پر ترقی تھی - مین نے اُنکی بیقراری کا زیادہ لحاظ نہین رکھا بلکہ مین یہ سمجھی کہ اُنکی خواہش تھی کہ اِس چند مہینہ کی تعطیل مین جو اُنھون نے حاصل کی ہے وہ خوب سیر کر لین -

ہم نیپلس مین آخر ماہ اپریل مین داخل ہوئے اور اُس شہر کو بہت ہی مرغوب طبع پایا - پھولون کی کثرت اور جس طریقہ سے وہ چلتے وقت گاڑی مین لٹکائے جاتے تھے اور جیسی کم قیمت اُنکے واسطے دینا پڑتی تھی ان سب باتون سے اُنکو بڑا حظ ملتا تھا ہماری جماعت کے جو لوگ سن مین کم تھے اُنھون نے کوہ وسُووِیس کے جانے کا قصد کیا لیکن مین نے اور اُنھون نے خیال کیا کہ ہم لوگون کے سن اِس قابل نہین تھے کہ جو وہان جاتے سارنٹو کو جاتے وقت ہم لے چند گھنٹے شہر پامپئی مین صرف کیے اِس سیر سے اُنھون نے خوب ہی حظ اُٹھایا اور یہ کہا کہ وہان کی کیفیت مین ہندوستان اور وہان کے اوضاع و اطوار اور آدمیون کو کسقدر یاد دلاتی ہین - مقام سارنٹو مین ہم نے آرچ ڈیکن اور مسٹر مین بلنٹ سے شناسائی پیدا کی اور اِس شناسائی کے بعد بہت جلد ہماری اُنکی بڑی گاڑھی دوستی ہو گئی - ہم وہان دس روز ٹھہرے رہے اور قرب و جوار کے مقامات کو خچرون پر سوار ہو کر کئی مرتبہ دیکھنے گئے لیکن ہمنے بندوبست کر کے اُنکے واسطے ایک چھوٹا انیز قدم ٹانگھن اُنکی خاص سواری کے لیے منگوا لیا تھا -

اُس زمانہ کی سب سے بڑھکر کھلبلی کوہ وسُووِیس کا اخراج تھا جو جاری ہو چکا تھا - ہم نے بڑے خوف کے ساتھ اُسکی کیفیت دیکھی رہ رہ کر ہولناک صدا پیدا ہوتی تھی اور دن کے وقت دھوئین کے بادلون کا اُٹھنا اور شب کو بڑے بڑے شعلون کا نکلنا ایک حیرت انگیز اور عبرت خیز کیفیت تھی - میرے شوہر کو گانوُون کے اُن باشندون کو دیکھ دیکھکر بڑا ترس معلوم ہوتا تھا جو گھبراہٹ مین اپنے گانوُون سے نکلے جاتے تھے اور نیپلس سے روزمرہ جو تار برقیان اور چٹھیان آتی تھین اُنپر دل لیا جاتا تھا - دس روز کے قیام کے بعد اُنھون نے وطن جانے کی خواہش ظاہر کی اور اپریل کی آخری تاریخ کو ہم روانہ نیپلس ہوئے اب آتش فشانی کا بدترین زمانہ ختم ہو گیا تھا اور جسوقت ہم سڑک سے گذرنے لگے تو ہمنے غول کے غول دیہاتیون کو راہ مین دیکھا کہ وہ اپنے گھرون کو پلٹے جاتے تھے یہان پھر اُنھون نے ہم لوگون سے کہا کہ وہان کی کیفیت دیکھکر مجکو ہندوستان کا انتشار یاد آ گیا - ہر ہر گھر کے سب لوگ اپنے اپنے گھرون کا اسباب لیے آتے تھے ماں باپ اپنے اپنے بچون اور لڑکیون کو لیے چلے جاتے تھے اور شاید جابجا خچرون اور ٹٹوون سے بھی مدد لیتے تھے

نیپلس مین پہونچکر آتش فشانی کے نتیجون کی کیفیت پورے طور پر معلوم ہوئی جس جگہ کو چند ہی روز پیشتر ہم خوش سواد
چھوڑ گئے تھے وہ اب کالی بھوری اور ویران معلوم ہوتی تھی ایک خوفناک ہوا سن سن چل رہی تھی زمین گندھک کی
سیاہ راکھ سے ڈھکی ہوئی تھی اور ہوا اُسی راکھ کے غبار سے سیاہ تھی اور آنکھون کو اندھا کیے دیتی تھی اصل مین یہ
معلوم ہوتا تھا کہ گویا سارا ملک ماتم مین مبتلا ہے اور آواز عجیب طرح کی ہولناک پیدا ہوتی تھی باوجود اس تاریکی کے
جس وقت ہم لوگ طعام کھا چکے تو وہ اور مین دونون آدمی اپنے ہوٹل سے ایک پروٹسٹنٹ کے اسکول کے
معائنہ کو روانہ ہوے اس کام کے لیے یہ موقع مناسب نہین تھا لیکن انکو اس اسکول کا ایک خاص خیال تھا اور انھون نے
اپنا مقصد پورا کیا۔

ص ۶۰۷

روم مین انکو اپنے خاندان کے متعلق ایک بڑی خوشی کی خبر ملی یعنی یہ کہ اُنکے بڑے بیٹے جان کی شادی
مَیری سے ہوئی جو مسٹر رچرڈ کیمبل ساکن گلن کارا ڈیل واقع آرجل شایر کی اکلوتی بیٹی تھین - فلارنس
اور میلن کی راہ سے وطن جاتے ہوے انھون نے اٹلی کی جھیلون کی سیر کی وہان سے وہ ورونا اور
وینس کو گئے اور ہر مشہور شہر کی کیفیتون مین انھون نے گورنمنٹ اسکولون کے معائنہ کو کہین فراموش نہین کیا
جھیل گارڈا پر ریشم کے کپڑون کا ایک بڑا کارخانہ دیکھکر انکو بہت لطف حاصل ہوا اور اسی طرح ٹیرل مین
کسانون کی مذہبی گرمجوشی دیکھکر وہ بہت خوش ہوے جو ادھر اُدھر کے دیہات سے کسی بڑی بھاری تقریب مین
آکر کوٹزن مین جمع ہوے تھے اور چونکہ اندرونی حصہ گرجا گھر کا آدمیون سے بالکل بھرا ہوا تھا اس سبب سے
سڑک پر معلوم ہوتا تھا کہ انکی جماعت کی جماعت یکبارگی رکوع و سجود مین مصروف ہوتی تھی - برینر پر سوار ہوکر
وہ انسبرک اور اسی طرح مقامات میونچ بیڈن فرینکفورٹ کالون اور برسلز مین آئے - اسطور پر وہ سفر جو
لارڈ اور لیڈی لارنس نے باہم کیا تھا تمام ہوگیا اور اُسکے حالات جو مین نے لیڈی لارنس کی تحریرات سے
تفصیل وار لکھے ہین اگر اُنسے سوا سے راقم کے اور کسی کو لطف نہ حاصل ہوا تو مجھسے بڑی بھاری غلطی ہوئی -

انگلستان مین آکر پھر ایک مرتبہ اپنے کو کام کرتے ہوے دیکھنے سے جب خوش ہوے تو انھون نے کہا
کہ اب کوئی ڈاکٹر کبھی مجکو اس بات کی ترغیب نہ دے سکیگا کہ مین یہان سے پھر کہین جانے کا قصد کرون
وہ برابر اسکول بورڈ کے جلسون اور نارتھ بریٹش انشورنس کمپنی کی کمیٹیون مین اور مختلف خیراتی امور کے
جلسون مین جنکا خیال انکو جان کے برابر رہا کرتا تھا شریک ہوتے تھے وہ گائیز اسپتال کی کونسل کے بھی ایک ممبر
مقرر ہوے اور جہاز میگیرا کے غرق ہونے کے متعلق جو کمیشن تحقیقات قائم ہوئی تھی اُسکے پریسیڈنٹ بھی مقرر ہوے
اس کام مین انھون نے اُسی مستعدی اور جفاکشی سے محنت کی جس طرح انھون نے پنجاب کے نہایت اہم زمانہ مین
کی تھی - اُنکے بڑے بیٹے کی شادی ۲۲ - اگست کو ہوئی اور اُس سے لارڈ اور لیڈی لارنس کو ایک لڑکی حاصل ہوئی

جو خاندان بھر مین نہایت ہی ہر دل عزیز رکن ہوگئی اور ہر وقت اُسکی حرکات وسکنات کو دیکھکر خاندان کے اور لوگ اُسکو پیار کرنے لگتے تھے۔ دوسرے مہینہ مین لارڈ لارنس پہلے پہل اور مین سمجھتا ہون کہ شاید آخری مرتبہ اپنی قلیل الاملاک داتع گریٹلی کو دیکھنے گئے وہان کے جھوپڑون اسکولون اور گرجا گھر کو دیکھا اور جہان تک اُسکے امکان مین تھا ہر ایک کی حاجتون کو پورا کیا۔ باہر کی سیر کرنے سے انہین بہت قوت آگئی اور دو ایک سال تک اُنکی حالت ایسی رہی جس سے اُنکے خاندان کو اُنکی تندرستی کی طرف سے کسی بات کے تردد کرنے کی چندان ضرورت نہین ہوئی۔

جب پارلیمنٹ کی نشستین نہین ہوتی تھین تو وہ برابر اپنے مرغوب مقام پراکیٹ ہال کو جایا کرتے تھے اور جیسی خوشی اُنکو اس بات سے حاصل ہوتی تھی کہ وہان اُنکے خاندان کے لوگ لڑکے لڑکیان پوتے نواسیان یہ سب جمع ہوتے تھے ویسی خوشی اور کسی بات سے اُنکو نہین ہوتی تھی۔ اُنکے پوتون اور نواسون وغیرہ کی تعداد کثرت سے بڑھتی جاتی تھی۔ یہ سب اپنے بچپن ہی سے اُنسے مالوف ہونے لگے تھے اور وہ بھی اُنکی صحبت مین بالکل لڑکون کی طرح سے شریک ہوتے تھے تعطیل کے زمانہ مین کبھی کبھی وہ مقام پولیس مین ہنری اور اُنکے خاندان اور مقام نارفک مین گرنی ہوزنس اور بکسٹن اور اُنکے اہالیان خاندان کو دیکھنے جاتے تھے۔ پراکیٹ کے اسکولون کو وہ حسب معمول دیکھنے جایا کرتے تھے جنکو اُس قرب وجوار مین اُنکے سکونت پذیر ہونے سے وہ فائدہ پہونچا جو آٹھ برس پیشتر سوتھگیٹ مین رہنے سے اُس نواح کے مدارس کو اُنکی ذات سے پہونچا تھا۔

ماہ نومبر ۱۸۷۳ء مین لارڈ لارنس نے پورے تین سال کام کرنے کے بعد اسکول بورڈ کی ملازمت سے کنارہ کشی کی۔ اُنکے خاندان کے لوگون نے پھر اُنکی ملازمت نہ چاہی کیونکہ اب اُنکی تندرستی اس قابل نہ تھی جو کام کو برداشت کرسکتی۔ چیرمین کی حیثیت مین اُنھون نے جو کام کیا تھا وہ نمایشی نہین تھا (نمایش ہی سے اُنکو خود ہی نفرت ہوتی) بلکہ وہ اصلی تھا۔ اور اُسکے نتائج عرصہ تک قائم رہے بڑے بڑے اصول جنپر بورڈ کی کارگزاریان منحصر تھین وہ مسٹر فارسٹر کے مسودہ کے ذریعہ سے پہلے ہی منقح ہوچکے تھے۔ لیکن یہ مسئلہ دیدہ و دانستہ چھوڑ دیا گیا کہ آیا اسکول بورڈون مین مذہبی تعلیم جاری ہونا چاہیے تھی یا نہ چاہیے تھی اس بارہ مین لارڈ لارنس کی بڑی شرکت اور طول طویل مباحثہ کے بعد ۱۸۷۱ء مین ضروری رزولیوشن (تجویز) یہ صادر ہوا کہ بائیبل پڑھائی جائے اور اُسمین سے ایسے بیانات اور ہدایات اخلاقی اور مذہبی اصولون مین منضبط کرکے بتائے جائین جو اطفال کی استعداد کے لیے موزون ہون اور اسی قاعدہ پر انگلستان اور ویلز کے اکثر اسکولون مین بزمانہ مابعد برتاو کیا گیا۔ اور امور کے متعلق جو کام تھا وہ تفصیل طلب ہے بورڈ کی

آیندہ کارروائیون کے قواعد مقرر کیے گئے اور عملہ مقرر کرکے کام پھر جاری کیا گیا مسٹر گروڈ جو بحیثیت کلارک اسکول بورڈ برابر لارڈ لارنس کے پاس بیٹھتے رہے اور جو اس وجہ سے مسئلہ ہذا کے متعلق تحریر کرنے کا بہترین منصب رکھتے ہین بیان کرتے ہین کہ۔

ابتدائی دو سال تک جلسے اور کمیٹیان قریب قریب متواتر منعقد ہوتی رہین اور اُن مین اکثر جلسے اور کمیٹیان ایک ہی وقت مین منعقد ہوئین لارڈ لارنس ہر ایک کمیٹی مین جہان تک ممکن ہوتا تھا شریک ہوتے تھے اور جسوقت جلسے ایک وقت مین ہوتے تھے تو جہان وہ شریک نہین ہوسکتے تھے وہان اُنکا پرایوٹ سکرٹری جاتا تھا اور اُنکی اطلاع کیلیے رپورٹ تیار کراتا تھا۔ اُنھین کی ہدایت یا اُنھین کی شرکت کار سے بورڈ کی اصل کمیٹیان مقرر اور اُنکی حدین تشخیص کی گئین۔ اُنھین یہ یہ کمیٹیان تھین یعنی خزانہ کی کمیٹی۔ تیاری نقشہ جات کی کمیٹی جسنے لندن کی مردم شماری کرکے نئے اسکولون کے بنانے کی سفارش کی تعمیرات کی کمیٹی جسنے عمارات کی جگہین تجویز کرکے مکانون کے نقشے کھنچوائے۔ قواعد و دستورات کی کمیٹی جسنے لندن کے دس حصون مین جبری اصلاح کے متعلق عملہ مقرر کیا تھا۔ حرفتی اسکولون کی کمیٹی جو موجودہ وقت دَانڈسٹری اسکولون کے ساتھ اس بات کے عہد و پیمان تجویز کرکے اُنپر عملدرآمد کرتی تھی کہ بورڈ کی تحریک سے بذریعہ مجسٹریٹ جو لڑکے وہان روانہ کیے جائین داخل کرلیے جائین۔ اور کمیٹی انتظام مدارس جسکے ذمہ تمام بورڈ اسکولون کی نگرانی اور انتظام مقرر تھا۔ اور چھوٹے چھوٹے معاملات جنپر ان ابتدائی ایام مین غور کرنا پڑا وہ ایسے متعدد اور پیچدار تھے اور اُنپر توجہ کرنیکی اسقدر حاجت پڑی کہ کام حد سے زیادہ بڑھ گیا اور لارڈ لارنس کو رات رات بھر جاگنا پڑا اور وہ مجبور ہوے کہ ۱۸۷۲ء کے موسم بہار مین تین مہینے کی رخصت لیکر باہر جائین۔ وہ ماہ جون مین واپس آئے تو اُنکی تندرستی مین کسیقدر ترقی ہوئی تھی اور اُسی کے دوسرے مہینہ بورڈ نے جو پہلا اسکول آولڈ گیول اسٹریٹ مین (یعنی مدرسہ ہوایٹ چیپل) قائم کیا اُسکے جلسۂ افتتاح مین وہ صدر انجمن بنے اول بورڈ کا آخری جلسہ جو ۲۶۔ نومبر ۱۸۷۳ء کو منعقد ہوا اُسمین علاوہ اس امر کے کہ کنارہ کشی کرنے والے چیرمین کی نسبت دلی شکرگزاری کا ووٹ دیا گیا اس بات کی بھی اطلاع دی گئی کہ ممبرون نے اس مقصد سے ایک چندہ جاری کیا ہے کہ "لارنس اسکالرشپ" کے نام سے دو وظیفے ایک لڑکون کے واسطے اور دوسرا لڑکیون کے واسطے مقرر کرکے لارڈ لارنس کی صدر انجمنی کی یادگار قائم کرین۔ اور مستقل افسران بورڈ نے ایک نقدی چندہ دستخط کرکے اُنکی ایک تصویر مسٹر اڈگر لیمنس کی بنائی ہوئی پیش کی جو اب بورڈ والے کمرہ مین لٹکتی ہے۔

اب اِس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ اپنے مرتے دم تک وہ سررشتہ تعلیم کے اُس کام کا برابر دل سے خیال رکھتے رہے جسکے ترک کرنے کو وہ مجبور ہو گئے تھے۔ اور مسٹر برایٹ نے ایک اسپیچ مین جو اُنھون نے فی الحال مقام لنڈنڈ مین دی تھی اِس بات کا اشارہ کرکے کہ ایک مرتبہ وہ بورڈ کے ان اسکولون کو لارڈ لارنس کے ساتھ دیکھنے گئے تھے خاص اپنی پُرزور انگلش زبان مین وہ خیالات ظاہر کیے جو اِس انجام شدہ

کام کے بارے مین وہ رکھتے تھے اور جب اُنکے یہ خیالات تھے تو لارڈ لارنس کے ضرور یہی خیالات ہونگے صفحہ
چنانچہ اُنکی خاص عبارت یہ ہے۔

چند سال کا عرصہ ہوا کہ مین لارڈ لارنس مرحوم اور سر چارلس ریڈ مرحوم کے ساتھ جو اپنی زندگی مین لندن کے اسکول بورڈون کے افسر رہے تھے مشرقی کنارہ لندن یعنی بتھنل گرین کے تین بھاری اسکولون کو دیکھنے گیا تھا اور مین نہین کہہ سکتا کہ یہ بڑے بڑے اسکول اور وہ لڑکے جو دور دراز اضلاع سے آکر جمع ہوے تھے دیکھکر میرے دل مین کسقدر جوش اور ولولہ پیدا ہوا۔ مین یہ نہین کہونگا کہ تہذیب سے بلکہ منتہاے مغرب کی تہذیب سے ایسا ہوا تھا۔ اُن مدرسون سے واپس آکر مجکو سخت حیرت تھی کہ کیا کرتا یعنی آیا جو کچھ مین نے دیکھا تھا اُسپر خوشی کے نعرے مارتا یا اس بات کا خیال کرکے آہ وزاری کرتا کہ اس ملک کے لوگون کے فائدہ کے لیے اُس زمانہ کے دو برس پیشتر کچھ نہین کیا گیا۔

لندن مین لارڈ لارنس نے ہر قسم کے خیراتی کام مستعدی سے انجام کیے۔ جب کبھی اُنکی صلاح لی گئی یا اُنھون نے دیکھا کہ اُنکی صلاح کا نتیجہ اچھا نکلیگا تو اُنھون نے چرچ مشنری سوسائٹی کے جلسون مین شرکت کی اور اُنکی کارروائیون مین دل سے لحاظ کیا۔ ہندوستان مین مشنریون کی کارگزاری کی بابت جو اعلیٰ راے اُنھون نے قائم کی تھی وہ اُنکی اسپیچ کے ایک خلاصہ سے ظاہر ہوتی ہے جو وہ ڈبلین مشنری سوسائٹی واقع ہائی بری کے ایک جلسہ مین اُنھون نے کہی تھی۔

باوصف اس امر کے کہ انگلش لوگون نے اس ملک کے فائدہ کے متعلق بہت کچھ کیا لیکن مشنریون نے جسقدر کام کیا ہے جو اور تمام وسائل سے بحیثیت مجموعی ہوا ہوگا۔ اُنکو ایک سخت اور مشکل کام تھا جسمین اُنکو کسیطرح کی تقویت نہین ملی بلکہ بعض اوقات خود اُنکے ہموطنون نے بہت کچھ اُنکی بیدلی کی۔ اور اُنکو ایسے ایسے لوگون کی طعن وتشنیع سننا پڑی جو اُنکے مواعظ کو حقیر اور نامستحسن سمجھتے تھے لیکن اُنکی دلی سرگرمی پکے عقیدے اور اُسی نظیر سے جو شاید اُنھون نے میرے نزدیک تمام عالم کے لیے پیدا کر دی ہے ایسا نتیجہ پیدا ہوا کہ مجکو اس امر مین کسی طرح کا شبہہ نہین رہا کہ بحیثیت مجموعی وہ ملک بھر مین ہر دل عزیز ہین گو بڑے بڑے گروہ بالکل اُنکے عقیدے کے مخالف ہین۔ ... میرے نزدیک سال بسال اور وقتاً فوقتاً اُن مشنریون کا رسوخ بڑھتا جائیگا اور اگر خدا کی مہربانی ہوئی تو وہ وقت ضرور آئیگا جب لوگون کے بڑے بڑے گروہ خاص اپنے عقائد کو زائل کرنے اور یہ سمجھنے کے بعد کہ ایک خالص اور سچے اور پاک مذہب کا ہونا ضروریات سے ہے وہ کرسچین ہو ہوکر عیسائی مذہب قبول کرینگے اور جب وہ مذہب قبول کرینگے تو اُسی کے مسائل کے مطابق عمل کرینگے ..... خاص میرے دل مین اُنکی (مشنریون کی) اور اُس مقصد اعظم کی جسمین وہ مشغول ہین بڑی عظمت اور جگہ ہے اور مین اسمین بڑی خوشی اور فخر سمجھتا ہون کہ اپنی زندگی کے اِن آخری ایام مین اُس کار اہم کی مدد کرون جسکو وہ اسقدر کرچکے ہین۔ صفحہ

انھون نے اس بات کی بڑی کوشش کی کہ گذشتہ دنون مین لوسےلنگٹن کے لڑکون کا جو خیراتی خانہ تھا وہ اُس قرضہ سے بری کیا جاتا جسمین وہ پھنسا ہوا تھا اور آخر کو اُسکے خاطر خواہ بنیاد پر قائم کرنے مین انکو کامیابی حاصل ہوئی انھون نے لیڈی کینیرڈ کے اُس کام مین جو مشرقی لندن مین ہوتا تھا بڑی توجہ کی اور مزدور پیشہ عورتون کی امداد کے لیے جو کلب قائم ہوئی تھی اُسکے وہ صدر انجمن ہوے۔ اور کے لیے انکے پاس بہت سی ویسی انجمنین آئین اور کوئی مجبوری تھی بغیر اس بات کے رخصت نہین کی گئی کہ اُسکے بارے مین کامل طور پر تحقیقات ہوئی اور بشرط ضرورت انھون نے اُسکو فی الواقع مدد بھی دی۔

جنوری سنہ ۱۸۶۸ء مین انھون نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے مسمی ہنری کو مقام ہارو کی جانب روانہ کیا۔ وہ لڑکا ڈاکٹر بٹلر ہیڈ ماسٹر کے مکان مین مقیم کیا گیا لیکن بندوبست کر دیا گیا کہ نجی طور پر اُسکو ہنری ہارنٹ پڑھایا کرین جو ایک نائب مدرس تھے اور جنکو بہت سی باتون کے اعتبار سے لارنسون اور ہندوستان کے ساتھ تعلق رہا تھا۔ اُسکا باپ مقام فوائل مین جان لارنس کا ہم مکتب رہا تھا اور سسرال کے رشتہ سے انکو آرچ ڈیکن ہیملٹن لیڈی لارنس کے بڑے بھائی سے قرابت تھی اور انکی زندگی کا بہترین حصہ ہندوستان مین بمبئی کے ایک سویلین کے طور پر ختم ہو چکا تھا۔ انکی مان سر بارٹل فریر کی بہن تھین اور حال مین خود انھین کی شادی ہونوریا کے ساتھ ہوئی تھی جو سر ہنری لارنس کی اکلوتی بیٹی تھین۔ اس لڑکی مین اپنے باپ کی مستعدی زندہ دلی اور خوبصورتی پائی جاتی تھی اور اپنی یتیمی کے زمانہ سے لارڈ لارنس کی سرپرستی مین پرورش پاتی رہی تھی اور اسوجہ سے یہ بات پیدا ہوئی کہ بمقام ہارو ایک ہی گھر مین سرحدی حکمت علی ہندوستان کے آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے دونون فرقون کے وکلا (وہ لوگ جنکی خاصیت اور حکمت عملی کے اختلافات کے بارے مین اس کتاب کا ایک بڑا حصہ صرف کیا گیا ہے) یعنی سر بارٹل فریر اور لارڈ لارنس کبھی کبھی ہفتہ کے دن ایک جگہ دکھائی پڑ جاتے تھے۔ اُس شخص سے پہلے پہل اسی ہارو کی ملاقاتون مین مجھسے شناسائی ہوئی جسکی سوانح عمری مین اسوقت لکھ رہا ہون اور جسکی وہ مہربانی مجکو سب باتون سے بڑھکر یاد رہیگی جو چند عرصہ تک میرے حال پر مبذول رہی اور بعد اُسکے وہ قضا کر گیا۔

ص ٦١١

سنہ ۱۸۷۵ء کے موسم خزان مین لارڈ لارنس مجبور ہوے کہ براکٹ ہال کو جہان وہ بڑی خوشی سے آرام اور عزلت نشینی کی بہت سی فصلین گزار چکے تھے ترک کرین اور اسی زمانہ یعنی آغاز سنہ ۱۸۷۶ء مین انکی بصارت جو کئی سال سے ضعیف رہتی آتی تھی بالکل انکو جواب دینے کی علامتین ظاہر کرنے لگی برسون تک انھون نے کچہری مین اور اپنی میز پر ایک صوبہ کے انتظام اور ایک سلطنت کے استحفاظ مین جو حد سے زیادہ جانفشانیان کی تھین انکا اسوقت نتیجہ انتقام لے رہا تھا۔ گو اس بصارت سے محروم ہو جانا آفت عظیم تھی

اور اس بات کا خیال کر کے انکو روحی صدمہ ہو رہا تھا لیکن مین سمجھتا ہون کہ جن محنتون کے سبب سے انکی کیفیت ہو رہی تھی انپر ہرگز انکو افسوس نہین ہوا اور اگر وہ زمانہ پھر عود کر آتا تو وہ سوا سے اسطرح کی محنت کرنے کے اور کچھ نہ کرتے لیڈی لارنس بیان کرتی ہین کہ۔

"اب بڑی گاڑھی مصیبت کا زمانہ قریب آتا جاتا تھا پہلے تو اسوقت کو دیکھکر میری آنکھین کھل گئین جو انکو صبح کی دعاؤن کے پڑھنے مین واقع ہونے لگین کیونکہ وہ اکثر معذور ہو کر کتاب کو میرے حوالہ کر دیتے تھے اس سال موسم بہار مین انھون نے مشہور کحال مسمی لیبرلیش سے جسنے بڑی متوحش خبر سنائی تھی مشورہ کیا اسنے کہا تھا کہ آپ کے بارے مین میری صلاح یہی ہے کہ آپ اپنے کام سے استعفا دین — اس سے میرے شوہر کو بڑا صدمہ پہونچا۔ اور ڈاکٹر گِلڈ کی راے سے انھون نے ایک اور کحال سے مشورت کی جسنے بڑی امید دلانے والی راے ظاہر کی اور کہا کہ مین بصارت کو صحیح کر دونگا لیکن اسکی تدبیر سے صرف تھوڑے زمانہ تک فائدہ رہا۔ جولائی کے مہینہ مین پہلے سے بھی خراب حالت ہو گئی اور اسی کحال نے اب جراحی عمل کی صلاح دی۔ مین نے اسمین مخالفت کی اور اسی طرح ڈاکٹر گِلڈ نے بھی پہلے اپنی ناراضی ظاہر کی کحال کا کہنا مرجح رہا اور بندوبست کیا گیا کہ یہ عمل ۱۲ جولائی کے ۹ بجے دن کو کیا جاے اب سواے اسکے اور کوئی بات باقی نہین رہی تھی کہ اس مصیبت کا بھی سامنا کر کے بہبودی کی امید کی جاے۔۔ اس افسوسناک دن کو وقت معینہ پر ہم سب لوگ تیار ہوے۔ مین اور وہ کتب خانہ مین بیٹھے ڈاکٹرون کی راہ دیکھنے لگے یہ بڑا سخت اور افسوسناک کام تھا۔ لیکن وہ بڑے بہادر اور شہور تھے اور مین سمجھتی ہون کہ ہم مین سے دونون شخص اس بات کی بڑی کوشش کر رہے تھے کہ ایک دوسرے پہ یہ بات ظاہر نہو نے دے کہ طرفین پر کیا گذر رہی ہے جسطرح وہ یکہ و تنہا سینہ تانے ہوے اپنی زندگی مین آخری مرتبہ بغیر کسی ہاتھ یا لاٹھی کی مدد کے کوٹھے پر چڑھ گئے تھے گویا اسکی تصویر اسوقت میری نظرون کے تلے پھر رہی ہے۔ دارو سے بیہوشی سنگھا کر وہ عمل کیا گیا اور بہت جلد ختم ہو گیا اور ہمکو امید اور یقین ہوا کہ کوئی ضرر نہ پہونچا ہوگا اور عجب نہین اگر شفا ہو جاے۔ وہ اسی طرح بشاش تھے اور جو دوست انکی ملاقات کو آتے تھے ان سب سے بلا تکلف انھون نے باتین کین۔

"مین اس رات ڈرائنگ روم مین ایک کوچ پر انکے قریب سوئی۔ اور صبح ہوتے ہی کو تھی کہ انھون نے ایک بارگی مجھ سے پکار کر کہا کہ مجھپر سخت صدمہ گذر رہا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے بہت زور سے کسکر میری آنکھون پر پٹی باندھ دی ہے۔ ہم لوگ بہت خائف ہوے اور جسوقت ڈاکٹر اور کحال آئے تو وہ بھی یہ کیفیت دیکھکر خاموش ہو گئے لیکن انکو اب بھی امید تھی کہ یہ درد رفع ہو جائیگا افسوس کہ اسکے بعد روز افزون ایذا کے ساتھ ایک بڑی نابینائی اور جانکندنی کا زمانہ گذرتا رہا جسکو انھون نے نہایت ہی حیرت انگیز بھولے پن

ص ۶۱۲

اور صبر کے ساتھ برداشت کیا کئی ہفتون کے گذرنے کے بعد افاقہ کی کچھ صورت معلوم ہوئی اور شب و روز انکی تیمار کی ضرورت ہوئی۔

"۱۶- اگست کو ہم لوگون نے بندوبست کیا کہ انکو لیک فوکسٹون مین کچھ دنون رہین اس زمانہ دراز مین جو جو مصیبتین اُنپر گذرتی رہین اُنکے بیان مین اب مین بہت طول نہ دونگی صرف اسیقدر کہونگی کہ وہ بہادرانہ صبر مین کبھی قاصر نہین ہوے اور خدا کی مدد سے وہ اُسکی مرضی پر شاکر رہ سکے فوکسٹون کے قیام سے اُنکو کسیقدر فائدہ ہوا اور باوقات مختلف ہم اُنکو ایک بڑے بھاری پبلک باغ مین لیجاسکے جہان وہ گھنٹون تک ٹھہر سکتے تھے جس شخص نے دہلی کے فتح کرنے اور ایک بگڑی ہوئی سلطنت کے سنبھالنے مین مدد دی تھی اُسکو اب بیشک اسطرح پڑا ہوا دیکھکر ایک عجیب صدمہ گذرتا تھا لیکن ہم لوگون کو جو ہر روز اُسکے نگران حال رہتے مین شبہ نہ تھا کہ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنی مصیبت سے بھی زیادہ تکلیف برداشت کرنے کی ہمت رکھتے تھے اور ہمکو اس مقولہ کی تصدیق ہوگئی کہ وہ جو شخص اپنے نفس پر قادر ہو وہ ایک شہر کو فتح کرنے والے شخص سے عظمت مین بڑھا ہوا ہے" اُنکے برابر کسی شخص نے اپنے دل پر قابو نہ رکھا ہوگا اور خدا کی مدد سے اُنہین تکلیف برداشت کرنے کی قوت بڑھتی ہی گئی۔

"جسوقت درد کی شدت مین خفت ہونے لگی تو اُنکی قوت عود کرنے لگی اور وہ تھوڑی دور تک سواری یا پیدل سیر کے لیے نکلنے لگے۔ وہ بینائی سے بالکل معذور نہین تھے لیکن ایک آنکھ کی بصارت بالکل جاتی رہی تھی اور دوسری آنکھ کی بصارت ایسی ضعیف تھی کہ ذراسی تیز روشنی بھی اُنکو بڑی تکلیف دیتی تھی۔ ہم اس امر کے دریافت کرلینے مین قاصر نہین رہے کہ یہ عمل جو کیا گیا تھا اُسمین بالکل ناکامی ہوئی تھی۔ ہم سب لوگون پر اسکا بڑا رنج گذرا لیکن اُنھون نے کوئی سخت کلمہ اپنی زبان سے نہین نکالا۔ اُنکی نہایت سیرتی بھولے پن اور صبر نے ہم لوگون کے نزدیک اُنکو پیشتر سے بھی زیادہ عزیز کردیا اس بات کی بڑی خوشی تھی کہ کسی روز وہ ڈائننگ روم مین آکر ہم لوگون کے ساتھ کھانا کھاسکینگے ہم اول ہفتہ اکتوبر کو لندن مین واپس آسکے اور جب ہمارے بیٹے شام کے وقت گھر آئے تو اُنکو یہ دیکھکر بڑی خوشی اور تعجب ہوا کہ وہ پھر ایک مرتبہ کھانا کھانے کی میز کے پاس اپنے باپ کو بیٹھا ہوا دیکھ سکینگے صرف اتنا فرق تھا کہ اُنکے لیے لقمے بنانا پڑتے تھے۔

"دوسرے روز ہم پھر اُس کحال کے پاس گئے کہ دیکھیے اب کیا صلاح دیتا ہے اُسنے کہا کہ جب تک دوسرے مرتبہ عمل نہوگا اُسوقت تک دوسری آنکھ مین روشنی نہ آئیگی کیونکہ اُسپر جالا آگیا ہے۔ لیکن اُس نے پہلے مرتبہ کی طرح یہ بھی کہا کہ اب کے مرتبہ جو جراحی عمل ہوگا وہ محض خفیف ہوگا۔ چونکہ ہم اسکے پیشتر ایک مرتبہ تجربہ اُٹھا چکے تھے اسواسطے ہمکو اُسکے کہنے کا کامل طور پر یقین نہو سکا۔ اور ہم نے مسٹر کوپر اور مسٹر بومین دو کحالون سے بھی

صص ۱۱۳

مشورہ کیا اور اُنھون نے ہمکو صلاح دی کہ موسم بہار تک اور انتظار کرنا چاہیے کیونکہ اُسوقت پوری طرح سے جالا پڑ جائیگا۔ اب میرے شوہر مین بہت تازگی آگئی۔ اُنکی آنکھ کا درد بھی جاتا رہا وہ پھر روزمرہ چہل قدمی کو نکلنے اور گرجا گھر کو جانے اور نارتھ برٹش انشورنس کمپنی کے جلسون مین بھی شریک ہونے لگے لیکن افسوس آزادانہ طور کارروائی کرنے کی سب باتین جاتی رہی تھین اور اب وہ تنہا ہرگز نہین جاسکتے تھے۔ اسمین کوئی شک نہین کہ اُنکو ایسے مددگارون کی کبھی کمی نہین ہوئی جو خوشی اور مستعدی سے اُنکے ساتھ جاتے۔ خاص کرکے ہمارا بیٹا جان جسکو کوئی خاص کام نہین تھا ہمیشہ اپنے باپ کی خدمت کو موجود رہتا تھا۔ اُسکی بہن مسٹرس برنارڈ ۳۰۔ جنوری کو یکایک قضا کرگئی اور اُسکا اُسکو بڑا صدمہ ہوا۔ اِن صابرانہ انتظاری کے مہینون مین ہم لوگون نے بڑی خاموشی کے ساتھ زندگی بسر کی۔ لیکن وہ ہمیشہ بڑی خوشی کے ساتھ اپنے دوستون سے ملاقات کیا کرتے تھے اور وہ بھی بڑی نیک سیرتی اور مہربانی سے برابر آیا کرتے تھے کتابین پڑھنے کی خواہش اب اُنکو ایسی ہو گئی تھی کہ کسی زمانہ مین ایسی خواہش نہ ہوئی ہوگی اور ہماری لڑکی ایلائی اور مس گاسٹر نے آواز بلند کتابین پڑھ پڑھ کے سُنانے مین اپنے کو بہت ہی بیش قیمت ثابت کیا مجکو اُس تعداد کے بیان کرنے مین خوف معلوم ہوتا کہ اسطور سے کتنی کتابین وہ سُن گئے۔

”وسط فروری مین ہم پھر مسٹر بومین کے پاس گئے اور اُنھون نے تجویز کیا کہ جالے کے رفع کرنے کا یہ وقت بہت مناسب ہے۔ لیکن اُنھون نے ہم سب لوگون کی تسلی کے لیے صلاح دی کہ پہلے اور کچھ لوگون علی الخصوص مسٹر جوزف فریر سے مشورہ لے لیا جائے جو حال مین اُنکے یہان آتے جاتے تھے اور جو لکھنؤ مین سر ہنری کے ساتھ اُنکے آخری وقت مین تھے۔ اُنکی تجویز کا بڑے تردد کے ساتھ انتظار کیا گیا لیکن جس کمرہ مین ہم لوگ منتظر تھے وہان اُنھون نے بہت جلد واپس آکر کہا کہ وہ متفق الراے ہین کہ جسقدر جلد ممکن ہو عمل کیا جائے اور بخوبی امید ہے کہ اُسکا نتیجہ مفید مطلب پیدا ہوگا۔ مسٹر بومین نے کہا کہ کب تک آپ تیار ہوسکین گے میرے شوہر نے بلا تامل یہ جواب دیا کہ کل تک۔ لیکن جب مسٹر بومین چاہتے تھے اُسکی نسبت یہ زمانہ قبل از وقت تھا کیونکہ اُنھون نے کہا تھا کہ ہم لوگ کلفرڈ اسٹریٹ کے کسی ہوٹل مین جو اُنکے مکان کے قریب تھا اُٹھ جائینگے تاکہ وہ متواتر وہان آجاسکین۔

”عمل جراحی کے لیے ۳۔ مارچ ہفتہ کا دن مقرر کیا گیا صبح اُٹھکر ہم ضروریات مین حسب معمول مشغول ہوے اور میرے شوہر صبح کی نماز پڑھنے آ گئے۔ طعام چاشت کے بعد ہم لوگ آرچل لاج کو گئے اور وہان ڈیوک اور ڈچز کی ملاقات کی اور کچھ دیر تک اُنکے وہان ٹھہرے رہے۔ اُنھون نے بڑی مہربانی اور غمخواری کی اور وہان جانے سے ہم لوگون کو بڑی فرحت اور خوشی حاصل ہوئی وہان سے واپس آنے کے بعد

اور ہوٹل جانے کے قبل مسٹر میگیلیگان (جو اُسوقت کنسنگٹن کے وکار تھے اور اب چپنیاڈ کے بشپ ہین) ہم لوگونکی ملاقات کو آئے اور اُنھون نے ہمارے ساتھ دعائین پڑھین - ایک روز قبل اسکے مس مارش بھی ہمکو ملی تھین اور اُنھون نے اِس روز دعاؤن مین شریک ہونے کے لیے آنے کا وعدہ کیا تھا لوگون نے جو محبت اور غمخواری کی اُس سے ہمکو بڑی مدد ملی اور میرے شوہر مین اتنی جرأت اور امید پیدا ہوگئی جو ممکن تھی - مسٹر جوزف فریر اور مسٹر بومین کے پہونچنے کے قبل تھوڑی دیر اُنھون نے آرام بھی کر لیا - ۲ بجے دن کے قریب یہ لوگ آئے اور وہ یکبارگی اُٹھ کھڑے ہوے اور سونے کے کمرے تک پاؤن پاؤن چلے گئے مین اُنکے ساتھ گئی اور جو مصنوعی آنکھ اُن بیچارے نابینا کی آنکھ کا نقص رفع کرنے کے لیے بنائی گئی تھی اُسکو لے لیا - اسکے بعد ڈاکٹرون نے شفقت کرکے مجکو وہان سے چلے جانے پر مجبور کیا کیونکہ اُنھون نے نہ مانا کہ مین وہان موجود رہتی اسکے بعد وہ چند خوفناک سکنڈ آئے جو مجکو بمنزلہ گھنٹون کے معلوم ہوے آخر کو مسٹر بومین نے مجھ سے آکر کہا کہ وہ کام ختم ہوگیا اور مجکو امید و یقین ہے کہ اِس عمل مین کامیابی ہوگی اِس مرتبہ کوئی داروے بیہوشی نہین سنگھائی گئی تھی اور جب مین اُنکو دیکھنے گئی تو وہ مطمئن اور خوش معلوم ہوے اور مسٹر بومین نے مجھ سے کہا کہ دیکھو کس عمدگی سے انھون نے سب تکلیف برداشت کر لی - مین شام کو برابر کتابین پڑھ پڑھ کر اُنکو سنایا کین اُنکو درد مطلق نہ تھا اور ہوش و حواس سب طرح سے بجا تھے دوسرے روز اتوار کو اُنکی ۶۶ برس کی عمر پہونچنے کی سالگرہ تھی وہ اُسیطرح کے اچھے تھے جیسی امید کی جاسکتی تھی - دوپہر کو وہ اُٹھے اور درجہ بدرجہ لڑکون سے جب وہ ہوٹل مین آئے تو ملاقات کی - وہ روز بروز خوب ترقی کرتے جاتے تھے اور رفتہ رفتہ زیادہ روشنی کے کمرے مین بیٹھنے اور غذا بھی کرنے لگے -

۲۱ - مارچ کو ہم لوگ اپنے مکان واقع کوینس گیٹ کو واپس آئے جو بدقسمتی سے اِس سب مصیبت کے زمانہ مین فروخت کر ڈالا گیا تھا اور ہم لوگ مجبور ہو کر ۲۴ - تاریخ پھر کوینس گیٹ گارڈن نمبر ۲۳ کے مکان مین جسکو ہم نے ایک سال کے واسطے لیا تھا اُٹھ آئے اب ہم اِس قابل ہوے کہ دوسرے روز یعنی اتوار کو پہلے پہل اُن باغات کی سیر کرنے گئے جو ہمارے مکان کے سامنے واقع ہین - وہ بہت جلد تھک گئے لیکن اپنے دوستون کی ملاقات کرنے کے لیے بالتکلف ایک مرتبہ جانے کی اُنکو بڑی خوشی تھی اُنکے پُرانے اور پیارے دوست سر رابرٹ منٹگمری بھی برابر اُنکی ملاقات کو آیا کرتے تھے اور اُنکے علاوہ اور بیشمار لوگ آتے تھے جنکے نام بیان نہین ہوسکتے رفتہ رفتہ اُنکی پُرانی عادتین پھر عود کرنے لگین - اور وسط مئی مین ہم سب لوگون کی خواہش ہوئی کہ اب کہین سیر کو چلنا چاہیے اور یہ تجویز ہوئی کہ نیو فارسٹ (نئے جنگل) کو جانا چاہیے - گو وہ اکیلے بندوبست نہین کرسکتے تھے لیکن اُس کیفیت سے عیش اُٹھانے بھر کو اُنھون نے بہت کچھ دیکھا ہم لوگون نے لنڈہرسٹ رنگ ووڈ کرائسٹ چرچ

صفحہ ۶۱۵

ونچسٹر اور سالسبری کی سیر کی اور ہر ہر مقام مین چندروز قیام کیا وہان سے واپس آکر وہ پھر ایک مرتبہ ہوس آف لارڈس کو جانے لگے ہمارا بیٹا جان ہمیشہ اُنکے ساتھ جایا کرتا تھا اسمین شک نہین کہ وہ اب تک پڑھنے اور لکھنے کے قابل نہین ہوسکے تھے اور یہ اُنکے لیے ایک بڑی مجبوری تھی لیکن بالکل نابینا ہوجانے کے خوف سے نجات پانے کا خیال ایسا قوی تھا کہ ہم سوا اسکے اور کسی بات کو نہین دیکھتے تھے کہ دل مین شکر کرین اور مسٹر بومین نے جو یہ امید دلائی تھی کہ جس وقت تندرستی پورے طور پر قائم ہو جائیگی تو بصارت مین ترقی ہوگی اُسپر بھروسہ کرلین ۷ - جون کو مسٹر بومین نے اُس ترکیب سے جسکو سوئی کا عمل کہتے ہین اُس خفیف جالے کو بھی صاف کرڈالا جو آنکھ پر سنوز چھایا ہوا تھا اور مانع بصارت تھا اصل مین یہ ایک خفیف معاملہ تھا لیکن اس سے اُنکی صحت مین کچھ کچھ مدد حاصل ہوئی" -

اسطرح کی ایک مصیبت جو اس بہادرانہ طور پر برداشت کی گئی تھی اُسکے ایک ایسے پر درد دلکش اور سلیس بیان کو مین مناسب سمجھا کہ جہان تک ہو لیڈی لارنس ہی کی عبارت مین لکھون اور شرح کے لیے مین ایک لفظ بھی لکھکر اُسکے اثر کو ضعیف نہ کرونگا آگے بڑھکر وہ لکھتی ہین کہ -

"آغاز جولائی مین ہماری بیٹی ایما ای کا ہنری کننگھم ہارڈ کے مشہور دکار کے بیٹے کے ساتھ جو اسوقت کلکتہ ہائی کورٹ کے پیونی جج (چیف جسٹس کے ماتحت جج) ہین بیاہ ہوا - اسکول بورڈ کے ابتدائی ملازمت کے زمانہ مین وہ اپنے باپ کا داہنا ہاتھ رہی تھی اور بیماری کی حالت مین بھی اُسکے استقلال اور ہمت سے اُنکو برابر مدد ملتی رہی - ۲۸ - جولائی کو اُسکی شادی ہوئی اور اُسکے باپ نے اُسکو بخش دیا - مجکو وہ وقت یاد کرکے بڑا صدمہ پہونچتا کہ جب وہ اُسکو لیکر آلٹر کو گئے تھے تو وہ کیسے ناتوان معلوم ہوتے تھے حالانکہ اُسوقت اُنکی صحت ہونے لگی تھی" - حص ۶۱۶

اُسی فصل برسات مین لارڈ لارنس نے انگلینڈ مین آلورلین کے قریب ایک جگہ لی اور یہان اُنکے پرانے اور پیارے دوست مسٹر اور مسٹرس کیمر مسٹر اور مسٹرس بکسٹن اور مسٹر اور مسٹرس کننگھم جنکی فی الحال شادی ہوئی تھی ملاقات کے لیے آنے لگے - اب وہ جلی حرفون کی انجیل پڑھ سکتے تھے اور اس سے اُنکو بڑی خوشی ہوتی تھی - عرصۂ دراز تک سوا اس کتاب مقدس کے اور کسی کتاب کو اُنھون نے کھولکر نہین دیکھا لیڈی لارنس لکھتی ہین کہ "وہ کیفیت بڑی دردناک تھی جب فقدان بصارت کے بعد پہلے پہل پھر عبارت پڑھنے کی اُنھون نے کوشش کی اور اس بات کو دیکھکر کہ وہ کچھ پڑھ سکینگے نہایت خوش ہوے - اب وہ بغیر دقت کے ایک چٹھی بھی لکھ سکتے تھے - لیکن اگر دیر تک اس کوشش مین رہتے تھے تو اُنکا سر چکر کھانے لگتا تھا" ڈیوک اور ڈچز آف آرجل برابر اُنکے جویان حال اور مستفسر خیریت رہتے تھے اس زمانہ مین اُنھون نے لکھا کہ انگلینڈ سے روانہ ہونے کے قبل انوریری مین آئینگے مگر لارڈ لارنس اس دعوت کے قبول کرنے کی قوت نہ پاکر

اکتوبر کے مہینہ مین لندن کو واپس آئے اور ایک مرتبہ پھر تار تھر برٹش انشورنس کمپنی کا کام انھون نے شروع کیا مسٹر او مسٹرس کننگھم بڑے دن کے پیشتر روانۂ ہندوستان ہوے اور اُسوقت مس گاسٹر نے پرائیویٹ سکریٹری کا کام کرنا شروع کیا اور لیڈی لارنس نے لکھا ہے کہ وہ ہمہ تن اُنکی خدمت مین مصروف رہتی تھین اور کبھی اُنھون نے گھبراہٹ نہین ظاہر کی - ماہ مئی ۱۸۷۸ء مین ڈچز آف آرجل کے یکبارگی مرجانے سے اُن کو نہایت ہی صدمہ ہوا وہ ڈچز کی بڑی قدر کرتے تھے اور اُنسے بہت محبت رکھتے تھے اُنکی بھاوج یعنی زوجۂ سر جارج لارنس کے مرجانے سے اُنکو ایک دوسرا صدمہ پہونچا کیونکہ ابتدائی ملاقات سے اب تک وہ نہایت ہی الفت کرتی آتی تھی -

اور اب اس موقع پر مین قابل اِسکے ہوا کہ مس گاسٹر کا لکھا ہوا کچھ احوال بیان کرون جسکو لارڈ لارنس کے حالات پر ان آخری دس برسون کی مدت مین بہت قربت کے ساتھ غور کرنے کا موقع ملا تھا چنانچہ جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور جو یادداشتین مین ذیل مین درج کرتا ہون اُنسے ثابت ہوگا کہ مس گاسٹر نے لارڈ لارنس کی کیسی بیش بہا خدمت کی چنانچہ وہ لکھتی ہین کہ -

۱۸۶۹ء کے موسم بہار مین لارڈ لارنس کا ہندوستان سے واپس آنا نمبر ۲ کوئینس گیٹ کے رہنے والون اور اسی طرح میرے بھی بڑے لطف اور حیرت کا باعث ہوا - غدر کے زمانہ سے جب مین بالکل بچہ تھی مین ہمیشہ لارڈ لارنس کو رستم وقت سمجھتی آئی تھی اور جب سر ہربرٹ اِڈورڈس نے اکسٹر ہال مین اپنی مشہور اسپیچ کہی اُسوقت سے میرے اِس خیال کو انتہا سے مرتبہ کی ترقی ہوئی اِس موقع پر اُس بہادر کو مین نے بھی ایک نظر دیکھا تھا جو پلیٹ فارم پر موجود تھا لیکن اپنے کسر نفس سے جو اُسکا خاصہ طبعی تھا خاموش رہا حالانکہ ہجوم خلائق نہایت ہی مشتاق تھا اور اُسنے کئی مرتبہ اُنسے اسپیچ کہنے کی استدعا کی - پس کوئی تعجب کی بات نہین ہے اگر آخری ایام مین جب حُسن اتفاق سے مین اُنکے اہالیان خاندان کے ذیل مین داخل ہوگئی اُنکے دیکھنے کی امید مین مجھپر ایک طرح کی خوشی اور خوف کی حالت طاری ہوئی اسمین شک نہین کہ یہ ایک بڑے ذاتی تعلق کی بات تھی کہ ایسا جلیل القدر شخص ایک ایسے آدمی کے ساتھ جو ہر طور سے بے وقعت ہے کس طرح سے پیش آئیگا میرے کان مین پہلے پہل اُنکی یہ آواز پڑی تھی کہ "وہ سب کہان ہین" اور جب اُسکے دو ایک گھنٹہ کے بعد مین سر جان لارنس کے حضور مین پیش کی گئی تو مین نہین کہسکتی کہ آیا میرے ہوش و حواس بجا تھے یا نہین -

اب تک بھی جسوقت مین اُس خوف اور تعجب کی مجموعی مجنونانہ حالت کو یاد کرتی ہون تو بیساختہ مجکو ہنسی آجاتی ہے سر جان لارنس نے میرے بے حقیقت سلام کے جواب مین بے اعتنائی سے سر ہلادیا بااینہمہ جب وہ رات کو سونے کیلیے جانے لگے اور باقی اشخاص سے رخصت ہوکر اُنھون نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا تو اُسوقت میرا سب خوف جاتا رہا

صں ۱۱

اور اُسوقت

اور اُسوقت سے ماہ جون ۱۸۷۹ع کی غمناک رات تک سب سے زیادہ قدر و منزلت اور سب سے بڑھکر الفت میرے دل مین انھین کی طرف سے رہی - آخری زمانہ مین جب مین ایک مختصر طور پر اُنکے کچھ کام کی ہوئی تو ظاہر ہے کہ اُنکی گذشتہ اور موجودہ مہربانی کا خیال کرکے اُنکی جو خدمت مین کرتی سو تھوڑی تھی - یہ مین نے کچھ خودستائی کی راہ سے نہین بیان کیا بلکہ اِس قدیم مقولے کے بطلان کے لحاظ سے کہا ہے کہ "بے تکلفی مین نفرت پیدا ہوتی ہے" - مین اُنکی پرائیوٹ زندگی کو دس برس تک اپنی آنکھ سے دیکھنے کے بعد اب بلقاب صادق یہ بات کہتی ہون کہ اُنسے بڑھکر سچا اور شریف النفس آدمی کبھی نہ پیدا ہوگا - عیوب بیشک اُنمین بھی تھے لیکن جو لوگ اُنکے حالات سے واقف ہین اُنکے نزدیک یہ عیوب بمقابلہ اُنکی نیکی کے ایسے تھے جیسے آفتاب مین داغ ہین - اور اُنکی نیکی اپنے گرد و پیش کے لوگون پر محبت اور رحمدلی ظاہر کرنے مین بمنزلہ آفتاب کے تھی -

سر جان لارنس کی صورت سے بڑا اضمحلال معلوم ہوتا تھا اور اُسوقت کی کیفیت دیکھنے سے مجھکو معلوم ہوا کہ وہ کام کرتے کرتے تھک گئے تھے اور اُنکے قوا ضعیف ہوگئے تھے - لیکن جسوقت اُنکی جودت طبع اور وہ عام چہل جو اُنکی موجودگی سے مچی رہتی تھی دیکھی تو میرا وہ خیال رفتہ رفتہ دور ہوگیا اُنکے واپس آنے کے اول دو ایک سال کے حالات کی بابت میری یادداشت خطا کرتی ہے اسکول بورڈ کے انتخاب سے بڑا جوش و خروش پیدا ہوا اور دیگر اکیشن مین جو کام اُنھون نے کیا وہ گویا اِس بات کا سبق تھا کہ کام کسطرح سے انجام کرنا چاہیے لیکن اُس جگہ کی گرمی اور اسکول بورڈ کے جلسون کی تکلیف اور اذیت نے اُنکی تندرستی پر ایک بڑا خراب اثر پیدا کیا -

لارڈ لارنس کے حالات سے زیادہ مین اُسوقت واقف ہونے لگی جب مین برا کٹ ہال مین تھی - وہ کرکٹ کھیل کے بڑے شائق اور اسمین بڑے مشاق تھے اور بڑی زجر و توبیخ کے بعد اُنھون نے مجکو بھی اُس فن مین کامل کردیا وہ ہر روز کئی گھنٹے یہ کھیل کھیلا کرتے تھے چنانچہ اکثر بارش کی حالت مین بھی وہ یہ کھیل کھیلا کیے - برا کٹ ہال کے قریب ایک بڑا تنومند پادری رہتا تھا وہ اِس کھیل مین شریک کرنے کے واسطے بلایا جاتا تھا اور جب میری حماقت سے کبھی بازی ہر جاتی تھی تو مجکو سخت افسوس ہوتا تھا -

ص ۶۱۸

لارڈ لارنس کو اپنی دو چھوٹی بیٹیون کی تعلیم کا بڑا خیال رہتا تھا - زیادہ مین کے اشخاص خاندان کی نسبت اُنکو اِن لڑکون کی ترقی کے خیال رکھنے کا زیادہ موقع تھا - ہربرٹ کی تعطیل کے زمانہ مین اِس بات کی بڑی کدہوئی کہ وہ کافی عجلت کے ساتھ محنت کرتا - اُسکی اور کتابون مین سے تاریخ کا پڑھانا لارڈ لارنس نے اپنے ذمہ کرلیا تھا - ایک تعطیل کے زمانہ مین ہربرٹ کو ہارو کے مدرسہ مین بور شپ کے انعام کے لیے محنت کرنا تھی - پڑھنے کی کتاب "سنڈرڈ اپرس وار" تھی اور لارڈ لارنس اِس کتاب کو دو گھنٹے روز خود پڑھاتے تھے اور اُسکے متعلق بحث اور سوال کرتے تھے - اُنھون نے خود اِس امر مین ایسی کدکی تھی کہ اگر وہ ہارو مین جاکر امتحان دیتے تو اُنکے مقابلہ مین اور کسی کو بہت کم فروغ ہوتا -

لارڈ لارنس لڑکون کے مقابلہ مین لڑکیون کے بڑے معترف تھے اُنکا خیال تھا کہ لڑکیان لڑکون سے

بالطبع زیادہ محنتی اور زیادہ شائستہ ہوتی ہین - لیکن مین خیال کرسکتی ہون کہ انھون نے کچھ شباب ہی کے زمانہ مین عورتون کو ترجیح نہین دی - سواے اُس صورت کے جب کوئی خلاف بات اُنکے نزدیک ثابت ہوئی انھون نے ہمیشہ عورت کو ہر طرح کی ہمت دلائی کہ جہان تک اُس سے ممکن ہو ترقی کرسکتی ہے - مردون کے بارے مین بغیر انکی نیک چلنی کے ثبوت کے انھون نے کبھی اعتماد نہین کیا مردون مین وہ سب سے زیادہ ہمت بہادری اور راستبازی اور عورتون مین حلم غربت اور خوبصورتی کی صفتون کو پسند کرتے تھے -

اُنکے دل کی مہربانی صرف اُنکے دوستون ہی پر نہین ظاہر ہوتی تھی بلکہ جو شخص اُنکے سامنے آجاتا تھا اُسپر ظاہر ہوجاتی تھی - براکیٹ سے اسٹیشن کو بڑی دور تک سڑک چلی گئی ہے جب اُس سڑک کی راہ سے سواری پر جاتے ہوتے تھے اور کوئی عورت میلی کچیلی جسطرح کی مل جاتی تھی اور وہ اپنے بھاری بوجھ سے تھکی چلی جاتی ہوتی تھی تو وہ ہمیشہ ایسی عورت کا ٹوکرا تھام کر زمین پر رکھوا لیتے تھے اُس سے نہایت ہی شفقت کی باتین کرتے تھے اور اسکو اپنی اون عنایتون کا ممنون چھوڑ جاتے تھے جو انھون نے ہمیشہ غربا کے ساتھ کی ہین -

رمنہ کے پھاٹکون پر جو کوٹھریان بنی تھین انمین چار بوڑھی عورتین رہتی تھین جنمین سے ہر ایک اپنے طریقہ پر تھی اور لارڈ لارنس اور ان عورتون کی جو گفتگو مین نے سنی انمین بعض بعض باتین بڑی دلگی کی ہین - تین عورتین مذہب کے بارے مین بڑا پختہ خیال رکھتی تھین لیکن مین ڈرتے ڈرتے کہتی ہون کہ لارڈ لارنس چوتھی عورت کو مرجح سمجھتے تھے جو بڑی چرب زبان تھی اور بظاہر مذہبی احکام سے منحرف تھی اور جسپر شبہہ تھا کہ اُسکو ایک اور قسم کے حظ نفسانی کی طرف میلان تھا - بہرحال لارڈ لارنس کے قیام براکیٹ کے زمانہ مین وہ سب ایک جگہ رہا کین - ایک روز اتوار کو ہم لوگ باہر ٹہلنے نکلے اسکے ایک روز پیشتر بڑی تیز ہوا چلی تھی اور زمین پر چھوٹی چھوٹی شاخین تمام گری پڑی ہوئی تھین - لارڈ لارنس کے دل مین خیال گذرا کہ اس مکان کی محافظون کے یہ بڑے کام آئینگی - چنانچہ باوصف اِس امر کے کہ وہ اپنی اتوار کی پوشاک پہنے تھے ہم سب لوگ بڑے بڑے گٹھے باندھنے اور (جو شاخین بہت بڑی گری تھین) اُنکے کنارے گھسیٹ گھسیٹ کر جمع کرنے مین مشغول ہوے - اسطرح ہم جھوپڑون تک بڑھ گئے اور مجکو ایک نوجوان آدمی کی صورت کبھی نہ بھولیگی جو ایک رنگین مزاج آدمی تھا اور چندروز پیشتر ہال مین دعوت ڈنر کھاتے ہوے دیکھا گیا تھا اور وہ اِس عجیب قسم کے گروہ مین جسکے سرغنہ لارڈ لارنس تھے اور جو سب سے بھاری لکڑی کھینچ رہے تھے شریک ہوگیا جیساکہ امید کی جاسکتی تھی اِس سے انکو فائدہ ہوا لیکن لارڈ لارنس کی خاطر دروازہ کھولنے کے لیے جو عورتون کو اُس سردی مین اُٹھنا پڑا اسکا انکو بڑا صدمہ ہوا اور جب تک انھون نے سنگین اونی ٹوپیان جس سے بارش اور سردی دونون کی حفاظت ہوسکتی تھی انکو لاکر نہین دے دین (اور یہ کچھ آسان بات نہ تھی) اُسوقت تک انکو چین نہین ہوا - اسکول کے لڑکون کے ساتھ سلوک کرنا مزدورون اور مزدورنون کو عمدہ چاے کی پیالیان دینا محلہ کے پادری کی ہر ایک طرح سے مدد کرنا یہ باتین

حص ۶۱۹

اکثر اُنکے یہان واقع ہوا کرتی تھین - اِس قسم کی مہربانیون کا حال جہان تک مجکو یاد پڑتا ہین اُسکو بیان کرتی لیکن ورڈس ورتھ کے مندرجۂ ذیل خیالات ظاہر کردینے سے میری تشفی ہوئی جاتی ہے کہ -

"کسی شخص کی عمر کا بہترین حصہ وہ ہے جب وہ اپنی مہربانی اور شفقت کے چھوٹے چھوٹے کام کرتا ہو اور نہ اُنکا نام لیتا ہو نہ یاد رکھتا ہو" -

لارڈ لارنس کو کبھی کسی شخص سے نہ سُنا ہوگا کہ کسی نے اُنسے مدد طلب کی ہو اور وہ متوجہ نہوے ہون - مجکو پہلے سے کچھ نہین معلوم تھا لیکن جب مین اُنکی سکرٹریہ (مستورہ) کے طور پر کام کرنے لگی تو مجکو معلوم ہوا کہ خیرات مین وہ کسقدر صرف کرتے تھے اور کس کشادہ دلی اور غیر نمایشی طریقہ سے وہ داد و دہش کرتے تھے اصل حاجتمندون کو جس شوق سے وہ دیتے تھے اُسکا حال بیان نہین ہو سکتا اور اگر حوصلہ دلانے کے لیے میرے ایسے کسی شخص کو وہ کچھ انعام اکرام دیتے تھے تو اُسکے ساتھ ہی ہنسی مین کچھ کہ دیا کرتے تھے کہ یہ فلان کام کے لیے دیا جاتا ہے جس سے کچھ گو مگو کرنے کا موقع نہین رہ جاتا تھا - جب مجکو اُنکی خدمت مین نیاز حاصل ہوا تو اُسکے تھوڑے ہی دنون بعد اُنکو معلوم ہو گیا کہ میرے مزاج مین کفایت شعاری نہین تھی لیکن اب میری خراجی کا زمانہ گویا بالکل گذر گیا - وہ میری تنخواہ کا ایک حصہ خواہ مخواہ اپنے پاس رکھ لیا کرتے تھے اور اُسپر پانچ فیصدی سود دیتے تھے اِس سے میرا روپیہ محفوظ ہونے لگا ہندوستان مین حساب کتاب کے متعلق اُنکو کوئی محاسب بھلا کیا دھوکا دے سکتا آمدنی کے مطابق خرچ کرنے کا سیدھا سادہ اصول یہ تھا کہ وہ ہمیشہ اِس بات کا خیال رکھتے تھے کہ کچھ بچ رہے اور کمی نہ پڑنے پائے

بزاکِٹ سے اُٹھ جانے کے بعد اُس سال کچھ دنون تک ہم لوگون نے ٹارگوے مین قیام کیا اور اِسی جگہ سے اُنکی طاقت اور بصارت مین قطعی طور پر فرق آنے لگا - ۱۸۷۶ء مین جو مصیبت اُنپر رہی بیشک کبھی عمر بھر نہ پڑی ہوگی - ابتدائے حصۂ سال مذکور مین یہ پریشانی رہی کہ روز بروز اُنکی بصارت کم ہوتی گئی اور دوسرا حصہ اِسمین صرف ہوا کہ اُنکی آنکھون پر جراحی عمل ہوتے رہے جس سے چار مہینہ تک وہ انتہائے مرتبہ کی اذیت مین مبتلا رہے اور قریب قریب بینائی سے معذور ہو گئے - جن لوگون نے اِس زمانہ مین اُنکی تیمار کی تھی وہ خوب جانتے ہین کہ کس صبر و استقلال سے اُنھون نے یہ مصیبت کے بڑے بڑے دن اور بہاڑ ایسی راتین کاٹی تھین - سب سے بڑھکر اُنپر اِس بات کی آفت تھی جب وہ خیال کرتے تھے کہ بصارت بالکل جاتی رہیگی اور دوسرون کی محتاجی ہو جائیگی جو ایسی صورت مین ضروری امر ہے

سال آیندہ کے موسم بہار مین کچھ امید پیدا ہوئی - کحالون سے مشورہ کرنے کے بعد دوسری بار جراحی عمل کرنے کی تجویز ہوئی جس سے ایک آنکھ کی روشنی کسیقدر بڑھ گئی اور اُس سے وہ اپنے دوستون کو دیکھنے اور تھوڑا بہت پڑھنے لکھنے کے قابل ہو گئے -

۱۸۷۶ء کا موسم برسات اِنگلینڈ مین صرف ہوا - اُس زمانہ مین کچھ دنون تک مین اُنکے لیے لکھتی پڑھتی رہی -

جس مکان مین ہم لوگ گئے تھے وہان ہمنے ایک بڑا بھاری کتب خانہ پایا اور اُس فصل کی سخت بارش مین ان کتابون سے نہایت ہی طبیعت بہلتی رہی - ملک کی سیر کرنے کے لیے دُور دور تک سوار ہو کر جانے مین بڑی خوشی حاصل ہوتی تھی اور ایک مرتبہ کی سیر مین جو ایک عجیب ماجرا گذرا تھا مین اُسکو بیان کرتی ہون لارڈ لارنس پابندی اوقات کے بڑے شائق تھے اسلیے جب کبھی سیر کے لیے دور جانا ہوتا تھا تو میرے ساتھ چند کتابین ضرور ہوتی تھین جنسے ذہنی ترقی ہوتی - ایک روز اتفاق سے مین اُنکو ونسٹنگ ڈیسے ریویو سنا رہی تھی اور اسکا پڑھنا بھی بڑا جبر گذر رہا تھا کیونکہ ہم لوگ ڈرینانٹ ایک گھاٹی سے گذر رہے تھے جسمین بڑی دلچسپ کیفیتین تھین - گاڑی کے ایک جانب اونچے اونچے پہاڑ سر بلند کیے ہوے تھے اور دوسری جانب تنو فیٹ کے قریب پست ہو گئے تھے اِس اثنا مین مجکو معلوم ہوا کہ گاڑی کچھ رُک کر چلتی ہے اور مین نے شیشہ پھیر کر نظر کی تو معلوم ہوا کہ راستہ تنگ تھا اور اُس مقام پر ایک کل کھڑی ہوئی تھی جسکے اُس پار گذرنے مین گھوڑے متامل تھے - ایسے موقع پر میرا ٹھہر جانا لازمی تھا - لیکن جب مین رُک گئی تو لارڈ لارنس نے کہا کہ بد کیون تم رُک کیون گئین" - مین نے جواب دیا کہ "ابھی مین خیال کر رہی تھی کہ دیکھیے ہم لوگون کو کب تک رہنا پڑیگا (یا کب تک ہم لوگ زندہ رہتے ہین) اُنھون نے کہا "تم پڑھے جاؤ جب ہم لوگ سمندر کے کنارے چلنے (یا لگر کھانے) لگینگے تو مین تم سے کہدونگا" اب اِس بات کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہین ہے کہ مین نے پھر اُسی طرح سے پڑھنا شروع کیا -

اُو تیرھرفنا اتنی دور تک بہت کم لوگ سیر کرنے آتے ہین - کچھ دنون تک ہاشکر اور مسٹر سن کینٹ لارڈ اور لیڈی لارنس کے پرانے دوست اِس تنہائی مین آ یا کیے انکا آ نا کی گوشہ نشینی مین اِن لوگون کا آنا غنیمت سے تھا کیونکہ مسٹر سن کینڈ ایک بڑی خوش مزاج بوڑھی لیڈی تھین جنھون نے خوب خوب سفر کیے تھے اور ظاہرا اُنھون نے کوئی لطف کی بات جو اُنھون نے دیکھی یا سُنی اُسکو کبھی فراموش نہین کیا - اور اِسکی وجہ سے اور کچھ اپنی سادہ مزاجی سے وہ بڑی سلاست اور تیز زبانی سے قصون کو بیان کرتی تھین لارڈ لارنس کے سینہ مین بھی واقعات کا ایک بیحد خزانہ بیان کرنے کے بھرا ہوا تھا اور جب ایک شخص ایک قصہ کہتا تھا تو اُس سے دوسرے کو اَور قصہ یاد آ جاتا تھا - وہ پیاری بوڑھی لیڈی ابھی حال مین مری ہے اور لارڈ لارنس کا نام مرتے مرتے اُسکی زبان پر جاری رہا - چونکہ دونون شخص استاد مرتبہ بے تکلف تھے اسواسطے آپس مین برسون کی آزمائی ہوئی اور سچی دوستی ہو گئی تھی -

یکم اگست کو لارڈ لارنس مع متعلقین جزیرہ تھینٹ کے ایک مکان مین براڈ اسٹیرس کے قریب اُٹھ آئے - وہان وہ آرام کرنے اور گوشۂ عافیت مین رہنے کے لیے گئے تھے - لیکن دونون مین سے کوئی بات ذرا بھی اُنکو حاصل نہوئی - کیونکہ ایسی ناشہور مکان مین اُنھین قریب قریب بے نور آنکھون اور اُسی ناتوان جسم اخبار ٹیمس مین اُنکی بہادرانہ چٹھیون کی اشاعت کے ذریعہ سے وہ تحریک شروع ہوئی تھی جسنے (اور اگرچہ یہ تحریک اِن باتون کو جو ایک عجیب طرح کے حیلہ سے چپکے چپکے تجویز کی اور عمل مین لائی گئی تھین مسترد

حصّہ ۲۲

اور ہاؤس آف کامنس کی کثرت رائے کو مبدل بہ قلت رائے نہ کرسکی تاہم اُسنے علی العموم انگلش لوگون کے دلون کو چونکا دیا کہ کس گناہ اور ذلت اور غلطی اور جرم مین وہ عنقریب پھنسنے والے ہین اور جب ہر ایک پیشین گوئی جسکو اُنھون نے اپنی چٹھیون مین ظاہر کیا تھا ہمارے سخت ترین نقصان کے بعد پوری ہوگئی اور خود اُنکے لب گور کے اندر خاموش ہوگئے تو اُسکی وجہ سے ایک کامل اور جیسی امید تھی اُسکے مطابق قطعی طور پر وہ ظلم و جور کی حکمت عملی ترک کی گئی۔

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ مین نے اِس خاتمہ کے باب مین یہ نہین بیان کیا کہ لارڈ لارنس نے اِس زمانہ مین سرکاری معاملات یا اُنکے کسی جز سے کہان تک دلچسپی ظاہر کی لیکن اُسکی وجہ کچھ یہ نہین ہے کہ وہ دلچسپی کم ہوگئی ہو یا جب موقع آیا ہو تو اُنھون نے اپنا اتفاق اظہار نہ کیا ہو پہلے پہل ہاؤس آف لارڈس مین داخل ہونے کے وقت سے وہ برابر ترچھی بنچون پر بیٹھتے رہے اور اُس اجلاس کے آخر زمانہ تک اسی طرح بیٹھا کیے۔ مگر البتہ اُسوقت سے جب بوجہ اِس امر کے کہ ایرش چرچ کی موقوفی کی بابت وزرا کی رائے سے اُنکو اتفاق ہوا اور لبرل فرقہ کے سرغناؤن سے وہ زیادہ پولیٹکل ہمدردی کرنے لگے۔ وہ تقریر شاذ و نادر کرتے تھے کیونکہ وہ اسمین بلینظیر ہونے سے بعید تھے اِس بات کے وہ خود بھی معترف تھے لیکن جب کوئی ہندوستان کا معاملہ پیش ہوتا تھا تو وہ بڑی گرمجوشی اور دبدبہ سے تقریر کرتے تھے اور ہاؤس کے دونون فرقون کے لوگ بلکہ یہ بھی کہنا چاہیے کہ علی العموم ایک ایک کے تمام لوگ اُس ادب کے ساتھ اُسکی سماعت کرتے تھے جو اُنکے بے نظیر تجربہ اُنکی وسیع واقفیت اور اُنکے اقتدار کے شایان تھا۔ وہ نہایت ہی دلچسپی کے ساتھ بر اعظم یورپ اور تمام دنیا کی ہر ایک فوجی حرکت کا برابر لحاظ کرتے رہتے تھے ہر ایک انڈین بلو بک کے حالات سے وہ کامل واقفیت پیدا کرلیتے تھے اور جب وہ اپنے کو پڑھنے کے قابل نہین پاتے تھے تو اور لوگ موجود تھے جو بڑے شوق سے اُنکو پڑھکر سناد یتے تھے ایک روز جب وہ اصل مین آنکھ کے درد کے سبب سے جانکندنی کی حالت مین تھے تو اُنھون نے اصرار کیا کہ ایک بلو بک سے قحط ہندوستان کے متعلق سرکاری تحقیقات کے کاغذات پڑھے جائین اور اگرچہ اُنکے پڑھنے کے وقت اُنھون نے کوئی توضیح نہین کی تھی لیکن جب درد کی شدت کم ہوئی تو اُنھون نے اُسکے متعلق باتین ایسی بیان کین جن سے ثابت ہوگیا کہ اُنھون نے کل بحث سے واقفیت تامہ پیدا کرلی تھی۔

اصل ۶۶۳

[illegible]

اِس زمانہ کے پانچ برس پیشتر سے لارڈ لارنس کو یہ معلوم کرکے نہایت ہی اطمینان حاصل ہونے لگا تھا کہ لارڈ گرانول اور ڈیوک آف آرجل انگلستان مین اور لارڈ میو اور لارڈ نارتھ بروک ہندوستان مین اِس بات کی کوشش بلیغ کرتے رہے کہ اُس حکمت عملی پر عملدرآمد کی جائے جسکی بابت افغانستان وسط ایشیا

اور روس کے بارے مین بالاتفاق صلاح دی گئی تھی - علی الخصوص کہ شمال کی سلطنت اعلیٰ سے دوستانہ طور پر یہ سمجھوتہ کرلیا گیا تھا کہ وہ افغانستان کو تنہا چھوڑ دے اور ادھر ہم لوگ اس بات کی کوشش کرین کہ صلح آمیز وسائل سے امیر کو اس بات کی ترغیب دین کہ وہ دریاے آکسس کے اُس پار وسط ایشیا کی ریاستون سے سازش نہ کرے خود اُنکے زمانہ خاص مین جس امن و امان سے معاملات کی ترقی ہوئی تھی اُسیطرح سے لارڈ میو کی مختصر وایسرائی مین اُسکا خاص خیال کیا گیا اور گمان غالب تھا کہ لارڈ نارتھ بروک کے آخر زمانہ مین بھی اُسپر توجہ ہوگی —
سر جان لارنس نے ۱۸۵۵ء اور ۱۸۵۶ء مین دوست محمد اور پھر اپنی وایسرائی کے آخری کام کے طور پر ۱۸۶۹ء مین امیر شیر علی سے جو دوستانہ برتاؤ قائم رکھنے اور اُنکے معاملات مین دست اندازی نہ کرنے کا عہد و پیمان کیا تھا لارڈ میو نے انبالہ مین اُسکی تصدیق کی اور اس سے بھی زیادہ صدق دلی کے ساتھ لارڈ نارتھ بروک نے بمقام شملہ ۱۸۷۳ء مین اُسکی تجدید کی - اور شیر علی جو اسوقت بھی غیر مطمئن تھا تو اُسکی وجہ یہ نہ تھی کہ کسی ایسی شے کے حاصل ہونے مین اُسکو ناکامی ہوئی ہو جسکی استدعا کرنے کا اُسکو حق حاصل تھا بلکہ اُسکی وجہ یہ تھی کہ اُسنے ایسی ذمہ داریون کی استدعا کی تھی جنسے فی الواقع ہمکو اندرونی معاملات افغانستان مین دخل دینا پڑتا اور آخر مین ہمکو روس سے جنگ کرنا پڑتی اور یہ لڑائی ایسی تھی جو نہ ہماری اور نہ روس کی تھی بلکہ خاص افغانستان کی خواہشون سے متعلق تھی - بہرحال امیر کا وکیل بخوبی تمام اس بات سے متیقن ہو گیا کہ ہم لوگ کبھی اُسکے ملک کے کسی مین جبراً اپنا سفیر مقرر کرنے کا قصد نہ کرینگے ہمکو اُسکے علاقہ کی ایک وجب زمین پر بھی طمع نہین تھی اور اگر بیرونی معاملات کے متعلق اُسنے ہماری صلاح پر عمل کیا تو پہلے ہم اپنے ملکی اقتدار سے اُسکی تائید کرینگے اور آخر مین بزور تیغ اُسکی کمک کرینگے مگر کسی بیرونی سلطنت کی طرف سے اُسپر کسیطرح کا ظلم و تعدی نہونے دینگے اس سے زیادہ واجبی طور پر ہم اُسکے حق مین کوئی بات نہین کرسکتے تھے اور اس سے کم پر اُسکا راضی ہوجانا بھی لازمی نہین تھا - اسپر بھی شیر علی اہاب کی طرح "مکدر اور ناخوش" تھا تو اُسکا سبب یہ تھا کہ جس طرح وہ ہم سے بیزار تھا اُسی طرح خود اپنی ذات سے بھی وہ بیزار تھا - ساؤل کی طرح اُسپر بھی غم اور بیدلی طاری ہوئی اور ساؤل کی طرح اُسکو بھی یقین ہوگیا کہ اُسنے آپ اپنے پاؤن مین کلہاڑی ماری - باینہمہ اُسنے ہماری نصیحت پر عمل کیا اُسنے سیستان کی پنچایت کی کسیقدر تلخ گولی اپنی حلق سے اُتار لی اُسنے جنرل کافمین کی سود بانہ چٹھیان ہمارے دیسی ایجنٹ کے پاس بالکل علانیہ طور پر بھیجدین اور ۱۸۷۳ء مین ہمارے اُسکے درمیان کوئی جھگڑا نہین رہ گیا تھا اور نہ کسی جھگڑے کی امید تھی —

لیکن ۱۸۷۴ء مین انگلستان کی وزارت مین تبدیلی واقع ہوئی اور اُسکے ساتھ افغانی سرحدی

حکمت عملی کے متعلق بھی ابتدائی تبدیلی کے آثار معلوم ہوے لارڈ سالسبری اب پھر ایک مرتبہ سکرٹری آف اسٹیٹ ہند مقرر ہوے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس عہدہ پر مقرر ہوتے ہی اُنھون نے اس سرحدی حکمت عملی کے سب دساتیر اور اصول جنکو لارڈ کرینی بارن اسقدر عزیز سمجھتے رہے تھے بالاے طاق کردیے اسمین شک نہین کہ ۱۸۶۲ع سے اسوقت تک بہت سی باتین گذری تھین لیکن روسیون کی پیشقدمی کے متعلق ایسی کوئی بات نہین ہوئی تھی جو پہلے ہی سے دیکھ نہ لی گئی ہو اور جو حکمت عملی اُسوقت اُنھون نے پسند کی تھی اُسکے متعلق ایسی کوئی بات نہین ہوئی تھی جسکا خیال نہ کیا گیا ہو۔ وسط ایشیا کی سب ضروری حالتین وہی تھین۔ افغانون کی خاصیت وہی تھی افغانی سرحد وہی تھی ابتداے آفرینش سے جو پہاڑ تھے وہ اب بھی اُسی طرح کے تھے ریگستان سندھ اور وسط ایشیا کے بنجر میدان وہی تھے ہندستان کے لوگون کی مناسبی وہی تھی۔ انصاف اور ایمانداری کے تازہ اصول بھی اب تک وہی تھے پھر اس تبادلہ کی وجہ کیا ہے۔

لارڈ سالسبری اُن لوگون کو جو روسیون کے ہندوستان پر حملہ کرنے کا خوف کرتے تھے عنقریب یہ معقول نصیحت کرنے والے تھے کہ اگر وہ اچھی طرح سے نقشون کو دیکھ لینگے تو بہتر ہوگا۔ پس فی نفسہ روسیون کی پیشقدمی اس امر کے باعث نہین ہو سکتی تھی کہ یکقلم اور کامل طور سے وہ حکمت عملی پلٹ دی جاتی جسکی مختلف وائسرایون اور صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ نے اب تک پیروی کی تھی جنکے زمرہ مین وہ خود بھی تھے اور اُن سب سے لائق ترین اشخاص مین سے ایک شخص تھے پس کیونکر یہ تبدیلی واقع ہوئی مین اس مسئلہ کے حل کرنے اور اس کا پاپلٹ کے واقع ہونے کے جواب کی کوشش کرونگا۔

ص ۲۴

ماہ جون ۱۸۶۷ع مین سر بارٹل فریر جو اُسوقت لارڈ کرینی بارن کی کونسل کے ایک ممبر تھے پھر ایک مرتبہ وہ آگے بڑھنے والی حکمت عملی” کے صلاح کار بن کر جو تیس برس پیشتر آزمایش کرنے کے بعد قابل الزام قرار دیے گئے تھے آگے کھڑے ہوے ایک بڑی پُر زور چٹھی مین جو براے نام سر جان کے کی طرف مخاطب کی گئی تھی اُنھون نے یہ صلاح دی کہ قلعہ پر فوراً قبضہ کر لیا جاے۔ اگر صلح آمیز طریقہ سے ممکن ہو تو ریگستان کی راہ سے درۂ بولان تک ایک ریل کی سڑک تعمیر کی جاے لیکن ہنوز تیغ نہ نکالی جاے۔ انگلش ایجنٹ ہرات قندھار (اور خاص کرکے) کابل مین مقرر کیے جاین افغانستان مین ایک ”کامل ہمکاری مجبہ“ قائم ہو اور اگر ممکن ہو تو ملک مین بھی ہمارا رعب جمایا جاے یہ تجویزین (جو ۱۸۵۸ع مین اُسکے دریافت کرنے کے لیے باقی رہ گئی تھین) کسیطرح سے جابرانہ نہین ہین بلکہ محض خلائق دوستی اور افغانون اور ہم لوگون کی بہبودی کے لیے بحیثیت مسادی کی گئی ہین۔

یہ چٹھی انڈیا کونسل کے ممبرون مین شائع کی گئی اور بعد کو لارڈ سالسبری کے ذریعہ سے مقام برکٹ ہال مین لارڈ لارنس کے پاس استصواب راے کے لیے بھیجی گئی تھی۔

۴- نومبر کو لارڈ لارنس نے اُسکا ایک دندان شکن جواب لکھا جسمین پہلے اپنی ذاتی واقفیت عادات افاغنہ و سرحد افاغنہ کے ذکر کے بعد اُنھون نے بیان کیا کہ اولاً جس حکمت عملی کی صلاح سر بارٹل فریر دیتے ہین وہ روسیون کی پیشقدمی کے متعلق بگمان غالب اُور سہولت اور آسانی پیدا کریگی۔ دوسرے اُسمین ایسی دقتین اور پیچیدگیان واقع ہونگی جیسی ۱۸۳۹ء مین پڑی تھین اور اِس صورت مین ہندوستان کے خزانہ کے متعلق بڑا ضرر عائد ہوگا۔ تیسرے قطع پر قبضہ کرنا قندھار اور ہرات پر پیشقدمی کرنے کا ایک مقدمہ ہے۔ چوتھے اسمین صرف کثیر منصور ہے۔ پانچوین اسمین حفاظت نہین ہے۔ چھٹے اِس سے امیر کو شبہہ ہوگا کہ اُنکے ملک پر حملہ کرنے کی یہ ابتدائی کارروائی ہے۔ ساتوین برٹش افسر اگر افغانستان مین رہینگے تو اسمین آخر کو افاغنہ ہمارے مخالف ہو جائینگے۔ آٹھوین افاغنہ اپنی ترکیبون سے اُنکو نکال دینگے۔ اگر وہ قتل ہوے تو لڑائی ہوگی اور لڑائی کے بعد قبضہ رہیگا یا ملک شامل سلطنت کیا جائیگا۔ اس امر کے متعلق کہ روسی بہ نیت مخالفانہ بڑھنے والے ہین اُدھر تو اُنھون نے اِس بات کو ناپسند ٹھہرایا کہ بیکار اُنکو کوئی رنج پہونچایا جاے یا کوئی خلاف مصلحت تدبیر کی جاے اور ادھر یہ راے دی کہ وقتاً فوقتاً جو مقتضاے وقت معلوم ہو ویسی تدبیرین کی جائین۔ لیکن اُنھون نے لکھا کہ دو اس معاملہ مین سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ روس کو سمجھا دیا جاے کہ انگلستان ہندوستان کی ضرور حفاظت کریگا چاہے اسمین جو کچھ ہو اگر اچیانا گر روس بڑھتے بڑھتے سرحد ہندوستان کے قریب آیا تو اس کارروائی کو گھٹا کر اور کوئی حکمت عملی کافی نہوگی لیکن مین یقین کرتا ہون کہ انگلستان کا بعزم بالجزم اتنا خیال رکھنا ہی کامل طور سے کارگر ہوگا۔"

لارڈ لارنس کے بعد لارڈ میئو اور لارڈ نارتھ برُوک یہ جو دو وائسراے مقرر ہوے مین سمجھتا ہون کہ اُنکی دو چٹھیون کا اِس مقام پر درج کرنا خالی از منفعت نہوگا کیونکہ اُنسے مسئلہ افغانستان کے متعلق اُنکے سچے خیالات ظاہر ہوتے ہین اور بلاشک و شبہہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ برابر اُس حکمت عملی افغانستان کو قائم رکھتے آے تھے جو اتنی جلدی اور اِس بے امتیازی سے شکست ہونے والی تھی۔

انبالہ ۴- اپریل ۱۸۶۹ء۔

میرے پیارے لارڈ لارنس - پہلے تو مجکو صدق دل سے اُس اعزاز کی بابت جسکے آپ بخوبی مستحق تھے اور جو حضور ملکہ معظمہ نے آپ کو بخشا ہے مبارکباد دینا چاہیے جسکی خبر کل کے تار پر مجکو ملی ہے۔ مین تہ دل سے امید کرتا ہون کہ آپ مع الخیر والعافیت عرصہ دراز تک اِس رتبہ سے فائدہ اُٹھائینگے جو باستحقاق تمام آپ کو ملا ہے۔ اور جس امر کو

مین جانتا ہون کہ سب سے زیادہ آپ پسند کرتے ہین یعنی یہ کہ آپ کے ہموطن آپ کی قدر و منزلت کرین اُس سے بھی عیش اُٹھائینگے۔

مجکو یقین ہے کہ آپ کو یہ سنکر خوشی حاصل ہوگی کہ گذشتہ ہفتہ کو یہان کے واقعات کے متعلق جو کچھ واقع ہوا بخیر و خوبی اتمام کو پہونچا۔ امیر اور اُنکے وکلا بہت سی ایسی باتون کے طلبگار تھے جو وہ پا نہین سکتے ہین لیکن مین نے بڑے اصرار کے ساتھ وہی مقررہ حکمت عملی قائم رکھی یعنی یہ کہ ایسا کوئی عہد و پیمان نہین کیا جو آیندہ ہم لوگون کو دقتون مین مبتلا کرے بلکہ صرف یہ راے قائم رکھی کہ دوستانہ برتاؤ رہیگا اور حسب مصلحت وقت کچھ زائد مدد بھی دی جائیگی ہمنے کچھ اور ہتھیار اور چھ توپین دی ہین جب وہ کابل پہونچ جائینگی تو آپ کا باقیماندہ بارہ لاکھ روپیہ بھی اُنکو دیا جائیگا لیکن ہم سب بالکل اِسی راے پر قائم ہین کہ اگر ہمکو در اصل امیر کے حق مین بہبودی کرنا ہے تو بہت جلد ہمکو کچھ اور روپیہ اُنکے پاس پہونچانا ہوگا۔ ترکستان مین صریحی طور پر اُنکو ایک سخت مشکل کا سامنا ہے اور چونکہ اعظم خان نے ایکسال کا خراج پیشگی وصول کر لیا ہے اسواسطے موسم خزان تک ملک کے محاصل سے اُسکو کچھ امید کرنے کی جگہ نہین ہے مجکو یقین ہے کہ جو راہ ہم نے اختیار کی ہے اُسمین لوگ ہمارے معین ہونگے مین یقین کرتا ہون کہ جب آپ نے گذشتہ ستمبر مین شیر علی کو روپیہ اور ہتھیار بھیجے تھے تو ایک ایسی حکمت عملی کی بنیاد قائم کی تھی جس سے بعد کو ہمارے حق مین بڑا فائدہ پہونچیگا۔ مین چاہتا ہون کہ اُسکو جاری رکھون اسواسطے مجکو امید ہے کہ اگر آپ کو موقع ملے تو آپ میری اختیار کی ہوئی راہ کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرینگے مجکو یقین ہے کہ وہ حفاظت ہوشیاری اور صوابدید کی راہ ہے مین یہ سنکر بہت خوش ہوا کہ یورپ مین پہونچنے کے زمانہ سے آپ کی حالت بہتر ہوگئی ہے اور مین امید کرتا ہون کہ اِس خط کے پہونچتے پہونچتے آپ کی تندرستی کامل طور سے قائم ہو جائیگی۔

آپ کا دوست صادق

میؔو

اِسکے پانچ برس بعد لارڈ نارتھ بروک نے مندرجۂ ذیل چٹھی لکھی تھی جس مین زیادہ تر اُسی امر کا بیان ہے لیکن اِس امر کی جانب بالتخصیص اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر مسٹر بارٹل فریر کے "ناقص اور خطرناک خیالات" پر انگلستان کے اعلیٰ ترحکام نے مخالفت کی تو اُسوقت کیا صورت پیدا ہوگی۔ ص ۲۲۶

گورنمنٹ ہوس کلکتہ ۱۸- دسمبر ۱۸۷۴؁

میرے پیارے لارڈ لارنس۔ مجکو ایک آدھ سطر اِس بارے مین ضرور لکھنا چاہیے کہ آپ کی یادداشت متعلقہ مسئلۂ وسط ایشیا کو جسکی نقل کل لارڈ سالسبری کے ذریعہ سے میرے پاس پہونچی ہے مین نے کس خوشی سے پڑھا۔ مسٹر بارٹل فریر کی چٹھی جسکی ایک نقل اُنھون نے بھیجی ہے مجکو ناقص اور خطرناک خیالات سے بھری ہوئی معلوم ہوئی

اور مین یہ دیکھکر بہت خوش ہوا کہ آپ نے اُسکا جھگڑا ابھی تمام کر دیا۔

آپ اپنے تجربہ کی وجہ سے مجھ سے زیادہ سند کے ساتھ یہ کام کر سکتے ہین۔

مین نہین دیکھتا کہ آپ کی یادداشت مین کوئی ایک بات بھی ایسی ہو جس سے مجکو اختلاف ہو۔

مسٹر بارٹل فریر کا یہ خیال غلط ہے کہ لارڈ میو نے افغانستان کی حکمت عملی کو بدل دیا۔ جیسا کہ آپ نے تصور کیا ہے اُنھون نے اِس بات کی بھی صلاح نہین دی تھی کہ امیر کو کوئی مقررہ وظیفہ دیا جائے بلکہ اِسکے برعکس اُنھون نے تو بالکل ہی اِسکے خلاف راے ظاہر کی تھی اور آپ کی طرح اُنھون نے بھی اِس بات کو پسند کیا تھا کہ بمصلحت وقت دیکھکر عمل کرنے کے لیے ہمکو آزادی ہے۔

تازہ ترین نامہ و پیام مین مین نے بڑی احتیاط سے صاف صاف یہ بیان کر دیا کہ جب کبھی کوئی رقم نقد یا ہتھیار جنکا دینا مناسب ہو بطور مدد کے دیے جائین تو اُسکے نیک و بد کی ذمہ داری ہم لوگون پر ہونا چاہیے۔

آپ کا یہ خیال بہت صحیح ہے کہ افغانستان مین انگلش افسرون کا بھیجنا اب بھی قوی اعتراضات پیدا کرتا ہے۔ اسمین شک نہین کہ جو تدبیر مسٹر بارٹل فریر بتاتے ہین اُسپر بغیر اِسکے عمل کرنا ممکن نہین ہے کہ بعد کو افغانستان غیرون کے اختیار مین دے دیا جائیگا اور یہ بہت قرین قیاس ہے کہ اِس صورت مین یا تو جنگ کرنا پڑے یا سب عہد و پیمان بیہودہ ہونگے۔

آپ کا بڑا صادق دوست
نارتھ بروک

مسٹر بارٹل فریر نے لارڈ لارنس کی یادداشت کا جواب ایک طولانی تحریر مورخہ ۱۱۔ جنوری سنہ ۱۸۷۵ء کے ذریعہ سے دیا اور لارڈ لارنس پھر ایک مرتبہ اُنکو بزور دلائل پست کرنے والے تھے لیکن لارڈ سالسبری نے بیچ بچاؤ کرکے اُنسے التجا کی کہ آپ اپنا ہاتھ روک لیجیے۔ وہ مسٹر بارٹل فریر کے خیالات پر عبور حاصل کر چکے تھے اور ایسی حالت مین یہ نہایت ضرور تھا کہ جس طرح مسٹر بارٹل فریر نے اوّل درجہ ایک مشہور موقع پر بزمانہ مابعد کیا تھا اُسی طرح اُنسے بھی آخری بات کہی جاتی اسی زمانہ مین ۲۲۔ جنوری کو بغیر اِسکے کہ پیشتر گورنمنٹ سے مشورہ لے لیا جاتا لارڈ سالسبری نے اُن آفت انگیز مراسلات مین سے پہلا مراسلہ لارڈ نارتھ بروک کے نام روانہ کیا جنکی وجہ سے لارڈ سالسبری کو ترغیب ہوئی تھی کہ تیس برس کا کیا کرایا سب کام غارت کر ڈالا جائے اور جو صلاح مسٹر بارٹل فریر نے دی تھی اُسکے مطابق عمل کیا جائے۔

لارڈ نارتھ بروک نے جنکی تائید پر اُنکی کونسل کے ایسے ایسے مشہور لوگ تھے جیسے لارڈ نیپیر آف مگدالا سر ہنری نارمن سر ولیم میور سر انیشلی ایڈن اور سر آرتھر ہابہوس ڈیوس لفٹننٹ گورنر پنجاب اور وہ شملہ کے کل حکام جنسے اُنھون نے مشورہ لیا تھا لارڈ سالسبری کی تجویزات کے سخت مخالف تھے اور [illegible]

دلائل اور عذرات کے ذریعہ سے ٹال کرنے کے لیے لڑتے رہے۔ اور قبل اسکے کہ ابتدائی ہدایتین اُنکے پاس پہونچتین اُنھون نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا چنانچہ اُنکی قسمت مین یہ نہین تھا کہ وہ ایسی تدبیرون کو عمل مین لاتے جنکو اُنھون نے اور اُنکے ساتھ اُن کُل اشخاص نے جو حقیقت حال سے واقف تھے ناپسند کیا تھا۔ لارڈ سالسبری کے ہاتھ مین ایک اور مطیع آلہ آگیا اور لارڈ لٹن اس بات کی ذمہ داری کرکے ہندوستان کو روانہ ہوے کہ وہ جدید اور مہلک حکمت عملی کو عمل مین لائینگے۔ قبل اسکے کہ وہ روانہ ہوے لارڈ لارنس نے اُنکی ملاقات کی اُنکی عادت تھی کہ جو شخص مستفسر حالات ہوتا تھا اُس سے بکشادہ پیشانی ہندوستان کے معاملات بیان کرتے تھے چنانچہ اس موقع پر بھی اُس کامل فن گورنر جنرل نے اُسی طرح ہندوستان کے متعلق اپنی کُل واقفیت کا خزانہ لارڈ لٹن پر صرف کر دیا اسوجہ سے کہ اُنکو گمان گذرا کہ اُس بات پر لائین جسکے بارے مین اُنکو نہایت شبہہ تھا اور جسکے متعلق وہ سمجھتے تھے کہ اُنکی نصیحت بہت کارگر ہوگی اور بگمان غالب آخر مین ضرور اُنسے صلاح لی جائیگی یا اُسی پر عمل کیا جائیگا۔ اُنھون نے صاف صاف یہ پوچھا کہ ”تو پھر اب سرحدی حکمت عملی کے بارے مین آپکی کیا راے ہے“۔ لارڈ لٹن نے جواب دیا ”بس آپ مہربانی فرمائین اِس بارے مین جو کچھ آپ کے خیالات ہین اُنسے مین واقف ہون“۔ اور اسطرح سے اُنھون نے وہ بحث ہی اُڑا دی جسمین اُنکو دقت معلوم ہوئی اسکے ایک یا دو برس بعد جب قدرتی سرحد ہندوستان کے اُس پار گذر ہوا اور حکیمانہ سرحد گڑھی گئی تو لارڈ لٹن نے سر جارج کالی کو انڈیا آفس انگلستان کی طرف روانہ کرکے اُنکے ذریعہ سے یہ خبر بھیجی جو انڈین کونسل مین مشہور کی گئی کہ ”مین اپنے فوجی سکرٹری کو روانہ انگلستان کرتا ہون جسکی راے سرحد کے بارے مین بعینہٖ لارنسون کی راے کے برابر ہے“۔ لارڈ لٹن اپنے پرائیوٹ سکرٹری کی واقفیت پر بہت نازان تھے اور یہ وہ شخص ہے جسنے قبل اسکے کہ وہ اس جابرانہ حکمت عملی کی تکمیل کو ایک برس پیشتر روانہ کیا گیا تھا وہ کبھی سرحد کے نزدیک ہی نہین گیا تھا اور درحقیقت مشرقی باشندون مشرقی زبان اور وہان کی قومون کی عادات اور خیالات سے بالکل واقف نہین تھا لیکن لارڈ لٹن کی تصدیق کرنے والا کون شخص ہے۔ وہ شخص جسکی راے سرحد کے بارے مین بعینہٖ لارنسون کے برابر تھی“ ایک لیرا و رپیاک

ص ۴۲۷

سلہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہندوستان یا انگلستان کے کسی شخص نے سواے کپتان ہینسکوک کے اس بات کو بیان نہین کیا کہ لارڈ لٹن کا اپنے پرائیوٹ سکرٹری کو ایسے نازک کام پر روانہ قطع کرنا ایک بڑی بھاری غلطی تھی کپتان موصوف نے اپنے حیرت انگیز رسالہ موسومہ ”لارڈ لٹن اور جنگ افغانستان“ صفحہ ۵۰ و ۵۸ مین لکھا ہے کہ ”پرائیوٹ سکرٹری وائسراے کا خانگی ملازم ہوتا ہے وہ نہ تو کوئی سرکاری ملازم ہے اور نہ جنرل اُسکی وقعت ہے اُسکو صرف وائسراے مقرر کرتا ہے اجلاس کونسل مین بھی شریک نہین ہوتا جسطرح سے خانگی ڈاکٹر مقرر کیا جاتا ہے اگر لارڈ لارنس نے ڈاکٹر ... یا ... کو روانہ قطع یا کابل یا طہران کیا ہوتا تو اُنکی نسبت بھلا کیا خیال کیا جاتا۔

مگر بالکل بیخبر افسر تھا جسکی سادہ لوحی سے انگلستان کو بڑی آفت مین پھنسنا پڑا اور وہ افغانستان ہی مین نہین (کیونکہ اُسنے جنوبی افریقہ کی کئی لڑائیون مین انگلش فوج کو خطرہ مین ڈال دیا تھا اور خود اپنی جان بھی مخطور کردی تھی) بلکہ مجوباکے پہاڑون پر بھی ایک خراب جنرل ثابت ہوا۔ انگلستان مین پہونچ کر سر جارج کالی نے لارڈ لارنس کی ملاقات چاہی اور باریاب ہوے اور اپنے بیمغز خیالات کامل فن مدبر پر ظاہر کیے۔ لارڈ لارنس نے بذات خاص اُنکو بہت پسند کیا مگر جب وہ کئی گھنٹہ کی گفتگو کے بعد کمرے سے جانے لگے تو لارڈ لارنس نے کہا کہ "بھائی اپنے نزدیک تو مجکو اُنکے کہنے سے کوئی ایک تازہ واقعہ یا نئی دلیل نہین معلوم ہوئی"۔

یہ تو فورمیو اور ہنیبال کا قصہ ہوا۔ کارتھیجینیا کے بہادر کے قیام کی حالت مین جو اُسوقت بمقام افیسس ایک بے خانمان شخص کی طرح انٹیوکس کے دربار مین ٹھہرا ہوا تھا اُسکو اُسکے نئی مغز میزبان شاہ شاہان نے فوجی معاملات کے متعلق فورمیو حکیم کی ایک تقریر سننے کے لیے مدعو کیا۔ چنانچہ فورمیو کئی گھنٹہ فوجی معاملات کے متعلق عموماً اور سپہ سالار کے کام کے متعلق خصوصاً تقریر کرتا رہا۔ اُسکے سامعین نہایت ہی جوش مین تھے اور ہنیبال کی طرف جو بیچارہ چپ چاپ سُنا کیا تھا اُنھون نے متوجہ ہوکر فخریہ طور پر استفسار کیا کہ کیون ہمارے حکیم کے بارے مین آپ کی کیا راے ہے۔ ہنیبال نے جواب دیا "بیشک مین نے اِس عمر مین بہت سے احمق دیکھ ڈالے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسکا نمبر سب سے بڑھا ہوا پایا"۔ سر جارج کالی بھی اِس احمق ہونے کے سوا اور کچھ نہ تھے وہ بہادر اور دلیر سپاہی تھے۔ لیکن لارڈ لارنس کو مسئلہ افغانستان کے متعلق اُس سے کچھ زیادہ تازہ حال معلوم ہونے کا گمان نہین تھا جیساکہ ہنیبال کو فورمیو کی تقریر سے فن جنگ کا حال معلوم ہوا تھا۔

لارڈ لٹن ماہ اپریل ۱۸۷۶ء مین اِن صریحی ہدایتون کے ساتھ داخل ہندوستان ہوے کہ اگر ممکن ہو تو کوئی حیلہ پیدا ہو اور اگر یہ نہ ممکن ہو تو اپنی طرف سے کوئی بہانہ گڑھ کر عارضی طور پر ایک سفارت کابل کو روانہ کرین جو بعد کو سرحد افغانستان کے اندر مستقل سفارت قائم کرنے کا ذریعہ قرار دی جائے یہ کام کسی مدبر ملک کا نہ تھا بلکہ ایک سفیر کا تھا اور وہ بھی اول درجہ کے سفیر کا۔ لیکن آئین ایسی ایسی مشکلین تھین جنکو نہ تو اُنکی یہ بھاری دھمکی جو روس کے اتفاق کے ساتھ دی جاتی تھی کہ "وہ افغانستان کو بالکل نقشہ سے مٹا دینا چاہتے ہیں"۔ اور نہ تشبیہ جو رضاجوئی سے دی جاتی تھی کہ "وہ افغانستان دونون سلطنتون کے دودھ کی مکھی ہے"۔ رفع کرسکتی تھی سعہذا اُنکی پہلی عملی تدبیر وہی ہوئی جسکی سر بارٹل فریر اور اُنکے ساتھیون نے سفارش کی تھی یعنی یہ کہ قطع پر بطور ایک پیشقدمی کی چوکی کے قبضہ کرلیا جائے جو قریب ترین مدد کے مقامون سے

ص ۶۲۹

۲۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اُس تک پہونچنے کے لیے پہلے تو اُس گرم ریگستان کو طے کرنا پڑتا ہے جہان سال کے ایک حصہ تک موت کی ہوا کا جھونکا چلا کرتا ہے اور پھر جیسا کہ ہیری لمسڈن نے بیان کیا ہے ایک ایسے درہ سے گذرنا ہوتا ہے جو بڑی دُور تک چلا گیا ہے اور دشوار گذار ہے اور جسکے اکثر مقامات مین پانی کا قحط ہے اور راستہ مین دونون طرف جنگلی اور جنگجو قومین آباد ہین " پیشقدمی کی حکمت عملی کی یہ پہلی تدبیر تھی جو ماہ جنوری و فروری ۱۸۷۷ء مین عمل مین لائی گئی۔

اِسکے بعد پشاور کانفرنس کا معاملہ آیا جو نور محمد امیر کے وکیل اور سر لیویس پیلی - لارڈ لٹن کی قوت ناطقہ کے مابین ہونے والا تھا۔

سازش عجلت کے ساتھ ترقی کرتی جاتی تھی اور اگر ہم بلو بُک کے اُن مکالمون کو جو اہل ایشیا اور اہل یورپ مسلمانون اور عیسائیون اور نیم وحشیون اور اعلیٰ درجہ کے مہذب لوگون کے وکیلون کے مابین ہوے تھے دیکھنے کے بعد اپنے دل سے یہ سوال کرین کہ زیادہ تحمل زیادہ عظمت اور عہود و مواثیق کی پابندی اور انسانون کے عام حقوق کا زیادہ لحاظ کس جانب تھا تو افسوس ہمکو یہی جواب دینا پڑتا ہے کہ وہ عیسائیون کی جانب نہین تھا۔

پشاور کانفرنس کی کل داستان پر انڈین اور انگلش گورنمنٹ نے جسقدر سنگین نقاب ممکن تھی وہ ڈال دی اور جسوقت پارلیمنٹ کے دربارون مین سوالات کیے گئے تو سکرٹری آف اسٹیٹ نے اُسکی وجہ بہت کم بیان کی اور جو تھوڑی بہت وجہ بیان کی وہ نہایت ہی نادرست اور مغالطہ انداز تھی ہرچند کہ یہ امر ممکن نہین تھا لیکن اُس کامل فن گورنر جنرل کو جسکا برتاؤ اور جسکی حکمت عملی افغانون کے بارے مین ایسی مختلف تھی ایک نہ ایک طور پر اُس سے زیادہ اطلاع پہونچتی رہتی تھی جسکو گورنمنٹ چاہتی تھی کہ اُنکے پاس پہونچے اور اِس موقع پر مین پھر چند دلکش سطرین اُس لیڈی کی لکھی ہوئی محول کر سکتا ہون جس نے اُنکے پرائیوٹ سکرٹری کے طور پر شاید اِس زمانہ حال کو اور لوگون کی نسبت زیادہ دیکھا ہوگا اور جو اِس مصیبت تک کام مین بمنزلہ اُنکے ہاتھون اور آنکھون کے رہی ہوگی - وہ لکھتی ہین کہ۔

وہ زمانہ ۱۸۷۸ء کے آغاز کا تھا جب گورنمنٹ گیسٹ گارڈنس کے کتب خانہ مین افغانستان کی مصیبتون کا حال پہلے پہل معلوم ہوا - جو سوانح آیندہ واقع ہونے والے تھے مگر اُنکا سایہ پیشتر ہی سے پڑ رہا تھا اُنپر بحث کرنے کے لیے پرانے ہندوستانی افسرون کے بہت سے جلسے منعقد ہوے اور پارلیمنٹ کی اُن کتابون کا انبار جنکو صرف پڑھنا ہی نہین تھا بلکہ اُن پر نشان بنانا صرف صرف پڑھنا اور خلاصہ بھی کرنا تھا اُنکو دیکھکر خوف معلوم ہوتا تھا پیشتر مجکو کبھی یہ نہین معلوم ہوا تھا کہ عمدہ راے کیونکر ڈھالی جاتی ہے - یہ سبق عمر بھر کے لیے تھا کوئی تجویز اُسوقت تک صادر نہین ہوتی تھی جب تک یہ بات

صفحہ ۶۳۰ ... صفحہ ۶۳۱

نہین ہو جاتی تھی کہ پہلے امر متنازعہ کے متعلق جو باتین معلوم ہو سکتی ہون وہ بخوبی تلاش نہ کرلی جائین اور تلاش کرنے کے بعد سمجھ بوجھ کر ذہن نشین نہ ہو جائین اور جب تک اُن لوگون کے دماغ جنکی نسبت کچھ واقفیت ہونے کا گمان ہو ٹٹول نہ لیے جائین اور آخر مین جو نتیجہ نکلے وہ سادہ اور بلا مبالغہ الفاظ مین منضبط بہ تحریر نہ ہو جائے ہم لوگ اُسوقت اسٹون ہوس مین تھے جب چیمبرلین کی سفارت اور اُسکے ناشدنی خاتمہ کی خبر انگلستان مین پہونچی تھی - اس سے لارڈ لارنس کو ایک تازہ جوش پیدا ہو گیا - وہ موسم برسات مین اچھے نہین رہے تھے سرکاری معاملات کے متعلق کوئی قطعی راہ اختیار کرنے کے لیے اُنکو تھوڑا زمانہ درکار تھا لیکن جب ایک مرتبہ اُنھون نے اسکو شروع کر دیا تو پھر اُنکی مستعدی کے سامنے کسی بات کی حقیقت نہ تھی - جسقدر امور باواز بلند اُنکو پڑھکر سُنائے جاتے وہ ہرگز اُنسے گھبراتے نہ تھے لیکن جو کچھ اُنکو لکھنا ہوتا تھا اُس کے لفظ لفظ کا بتانا البتہ مشکل معلوم ہوتا تھا - اخبارون اور گمنام چٹھیون کے ذریعہ سے جو سخت سُست باتین اُنکی شان مین استعمال کی گئی تھین اُنسے اُنکی طبیعت پر چندان مَیل نہین آیا اُنکی ایک خواہش بس یہی تھی کہ نامنصفانہ جنگ روک دی جائے یا نہین تو اُسوقت تک تاخیر ہی کی جائے جب تک ملک کے لوگ اچھی طرح اِس بات کو نہ سمجھ لین کہ کِس بھیڑیا دھسان مین وہ کھینچے جاتے ہین وہ اِس بات سے بہت متحیر تھے کہ ملکی جماعتین اپنے اپنے فوائد کے سامنے نیک و بد کی تمیز نہین کرتی تھین افغانستان کے ملکی معاملات کے متعلق جو کچھ اُنکی رائے تھی اُسمین نہ وہ "لبرل" اور نہ "کنسرویٹو" تھے بلکہ ایک ایماندار مدبر تھے اُنکو ہرگز اِس بات کا یقین نہین تھا کہ "ہمارے سفیر کی توہین ہوئی" اُنکو روسیون کی دھمکی کا یقین نہین تھا اور اُنکو اِس بات کا بھی یقین نہین تھا کہ وائسرائے ہند کی تدبیرین اور اُسکے مؤیدین انگلستان کی تدبیرین ایک تھے ہین - بلکہ وہ اِس بات کو یقین کرتے تھے کہ جو لڑائی عنقریب ہونے والی تھی اُس سے افغانون کے حق مین ایک ظالمانہ ناانصافی ہوگی خزانہ کے متعلق ہندوستان مین بڑی مشکلات لاحق ہو جائینگی اور قوم کے لوگ جلد بازی کر رہے ہین اور مصنوعی گالیون اور دھمکیون سے برانگیختہ ہو رہے ہین - اور اُنکا یہی عقیدہ مرنے کے وقت تک برابر قائم رہا - اب یہ سب کو معلوم ہے کہ جو کچھ اُنھون نے کہا تھا آخر مین حرفاً حرفاً اُسکی کیسی تصدیق ہوئی -

ملک بھر مین صرف ایک شخص ایسا تھا اور سوا اُسکے اور کوئی نہ تھا جو اپنی وقعت اپنی حق شناسی اپنی کامل واقفیت حالات اور اپنی مشہور خدمات ہند کے سبب سے اب بھی یہ امید کرسکتا تھا کہ اُسکی سماعت ہوگی اور اب بھی اِس نقصان کے روکنے کا اُسکو موقع ملیگا (گو اِس بات کی کیسی ہی موہوم امید کیون نہ تھی مگر پھر بھی امید تھی) - جیسا کہ مین پیشتر بیان کر چکا ہون لارڈ لارنس موسم برسات کی تعطیل گذارنے کے لیے براڈاسٹیرس واقع جزیرہ تھینٹ کے قریب ایک مکان مین رہنے کو گئے تھے اور انسان پر جو جو تدبیرین اثر کرسکتی ہین اونمین سے کوئی تدبیر اِس بات کے واسطے اُٹھا نہین رکھی گئی تھی کہ وہ اپنی زبان بند رکھین - انکے سابق وائسرائے ہونے کی عجیب حالت بیشک اُنسے اِس بات کی متقاضی ہوئی

ص ۶۳۳ واضح ہو کہ صفحہ ۳۲ و ۳۳ کا ترجمہ غلط نہین کیا گیا مترجم کو یہی ہدایت تھی - ناشر

کہ قبل اسکے کہ وہ ایسا کام کرین جس سے موجودہ وائیسراے کو وقت واقع ہو (حالانکہ یہ دقت خود موجودہ وائیسراے کی پیدا کی ہوئی تھی) اُس کام کو ایک یا دو یا تین مرتبہ غور کرکے سمجھ لین اُنکی پیرانہ سالی اُنکا ضعف جسمانی اُنکی نابینائی اور پڑھنے لکھنے سے اُنکی معذوری ایسی ایسی قوی وجہین موجود تھین جن سے وہ قریب قریب ایک مایوسانہ جہاد بر خلاف ایک قومی عام راے برخلاف ایک فریاد حب الوطنی اور برخلاف ایک گورنمنٹ کے جو کثرت راے ممبران پارلیمنٹ کا زور رکھتی تھی نہ کرسکے گو اُس سے دربار اور تاج کا فائدہ مقصود تھا - یہ یقینی امر تھا کہ اگر وہ ایسا کرتے تو چارون طرف سے اُنپر طعن وتشنیع کی جاتی - جو تدبیرین وہ بیان کرتے اُنکے معنی غلط لگاے جاتے اُنپر ان باتون کا الزام لگایا جاتا کہ وہ پارٹی کے طرفدار ہین وہ پلیکٹی کرتے ہین اُنہین جوش اور ملکی ہمدردی نہین ہے المختصر وہ تمام عیوب اُنسے منسوب کیے جاتے جو ہرگز اُنہین پاے نہین جاتے تھے - اُنکی خدمات سابقہ کو لوگ بھول جاتے یا بے وقعت کردیتے اُنکی کل حکمت عملی پر ایک زمانہ تک بے اعتقادی رہتی اور جس شخص کو سلطنت کا اصل بچانے والا کہا گیا تھا جب وہ مرتا (اور اپنی قضا سے وہ عنقریب مرنے والا ہی تھا) تو جن لوگون کے لیے اُسنے سلطنت کو بچایا تھا وہی اُسکو ناپسند کرتے اور اُسپر اپنا شبہہ ظاہر کرتے - اُنکے بہت سے قرابتمندون اور پرایوٹ اور پولٹکل دوستون نے اُنکو صلاح دی کہ ان سب باتون کا خیال کرین اور جو امر ناگزیر ہے اُسپر رضامند ہوجائین لیکن جان لارنس نے جو "مرتے دم تک اپنا فرض ادا کرتے گئے تھے" ایسا نہین خیال کیا - اُنھون نے ان سب باتون کو دیکھا اور جان بوجھکر سب کو برطرف کردیا اُنھون نے اپنے دل سے خیال کیا کہ اُنکو صحیح راے قائم کرنے کے عجیب عجیب موقعے ملتے رہے اور گورنمنٹ اور قوم اندھون کی طرح دلدل مین گھسی چلی جاتی ہے - اور میرے نزدیک اُنکی کل بہادرانہ زندگی مین ایک تدبیر بھی ایسی نہوگی جس نے اس سے بڑھکر عزت سچی ہمدردی بے ریا اخلاق یا اصل بات تو یہ ہے کہ جسنے اس سے بڑھکر اُنکے خاصۂ طبیعت کو ظاہر کیا ہو - ذیل مین اُنکی یہ پہلی چٹھی درج کی جاتی ہے جو اخبار ٹیمس کے نام اُنھون نے لکھی تھی - اسمین نہ تو عمدہ بندشون کے جملے ہین اور نہ رنگین نگاری کی کوششین ظاہر کی گئی ہین بلکہ اسمین اصل بحث پارٹیون کے خیالات سے نکل کر یکبارگی روشن دماغی اور خلوص نیتی کی طرف بلند ہوتا ہے اور وہ مثل اُن چٹھیون کے جنکو اُنھون نے اوائل غدر مین لکھا تھا اُنکی انصاف پسندی دانشمندی جانفشانی اور حب الوطنی کی یادگار کے طور پر ہمیشہ سربرآوردہ رہیگی -

افغانستان

بنام اڈیٹر اخبار ٹیمس

صاحب من - ۲۳ - ماہ حال کے پرچہ ٹیمس مین پشاور کی جو خبرین اِس مضمون کی شایع ہوئی ہین کہ مجوزہ سفارت

جو امیر کابل کی دارالسلطنت کو روانہ ہو چکی تھی اُسکے قبول کرنے سے اُنھون نے انکار کیا اور میجر کیوگنری کو علی مسجد سے پلٹا دیا بیشک گورنمنٹ ہند کے لیے اُنسے ایک بڑی توہین کی بات پیدا ہوتی ہے علی الخصوص اِس خیال سے کہ سفارت درحصل روانہ ہو چکی تھی۔میرے نزدیک یہ ایک بڑی ہماری غلطی ہوئی کہ سفارت تیار کرکے کابل کو بھیجدی گئی اور پہلے یہ امر تحقیق نہ کر لیا گیا کہ آیا امیر شیر علی ہمارے نامہ و پیام کے قبول کر لینے پر تیار تھے یا نہین اور اُس سے بڑھکر یہ غلطی ہوئی کہ اُن سے اپنی اِس کارروائی کی منظوری بھی نہ لی گئی اور سفارت روانہ کر دی گئی۔اگر پیشتر سے اِن باتون کا لحاظ کر لیا جاتا تو جیسی بدنامی اِسوقت ہوئی ہے اُس صورت مین ایسی بدنامی نہوتی۔لیکن گو امیر کی کارروائی سے اِس بارے مین کیسا ہی رنج کیون نہ پہونچا ہو لیکن اُس سے ہمکو اِس بات پر نہ آمادہ ہونا چاہیے کہ جبریہ امیر کے پاس سفارت روانہ کرین۔اور اُسکے خلاف اشتہار جنگ دینے پر تو اور بھی آمادگی نہ کرنا چاہیے۔میرے نزدیک یہ بات صائب حکمت عملی کے خلاف معلوم ہوتی ہے کہ بزور تیغ کوشش کرکے اپنی مایوسی کا اظہار کرائین۔کیونکہ ایسا کرنا بمنزلہ اسکے ہے کہ ہم اپنے کو خود دشمن کا شکار کر دین اور افغانون کو اِس بات پر مجبور کر دین کہ وہ روسیون سے سازش کر لین۔

ہمکو بیشک اِس بات پر تعجب نہ کرنا چاہیے کہ امیر نے اسطور کی کارروائی کی ہے سنہ ۱۸۵۵ع کے عہدنامہ کے زمانہ سے دوست محمد خان یہی کہتا رہا کہ وہ ہمکو کابل مین سفارت بھیجنے کی اجازت نہین دے سکتا اور یقین دلاتا رہا کہ اگر عارضی طور پر یہ بات منظور بھی کر لی جاے تو اِس کارروائی سے بڑی خرابی پیدا ہوگی اور افغانستان سے امن و امان کے ساتھ تعلقات قائم نہ رہ سکینگے۔ہم نے اُسکے عذرات کو قبول کر لیا تھا۔سنہ ۱۸۶۹ع مین امیر حال نے بھی اُسی حکمت عملی کو بحال رکھا۔گو اُسکے عیوب اور قصور کچھ ہی کیون نہون لیکن اُسنے اِس بارے مین اپنے خیالات ہم سے کبھی پوشیدہ نہین رکھے تھے۔آخر سنہ ۱۸۷۷ع مین امیر کے ایجنٹ اور سر لوئیس پلی کے درمیان پشاور کی ملاقات مین جو کچھ واقع ہوا تھا اُسکا اصل حال نہین کھلا لیکن مین یقین کرتا ہون کہ کابل کو سفارت روانہ کرنے کے بارے مین جو کچھ ہمارے خیالات ہین اُسوقت اُنکا پھر اعادہ ہوا تھا لیکن وہ اعادہ بیسود ہوا۔

پرانی حکمت عملی یہ تھی کہ ایک معقول طور پر جہان تک ہو سکے افغانون کا ساتھ نباہا جائے اور ملاطفت اور مصالحت اِس بات کی کوشش کی جائے کہ ہمارے اُنکے باہم دوستانہ تعلقات قائم رہین اور رفتہ رفتہ اُنکو معلوم ہو جائے کہ ہمارے اور اُنکے مقاصد مغائر نہین ہین۔لیکن اِدھر کچھ دنون سے ظاہرا ہمارا خیال یہ ہو گیا ہے کہ افغانون کے مقاصد کو ہم اُس سے زیادہ سمجھتے ہین جو وہ خود سمجھتے ہین۔خلاصہ یہ کہ ظاہرا ہمارا خیال یہ ہو گیا ہے کہ ہم اپنی حکمت عملی کا پختہ نفاذ چاہتے ہین اور وہ اسمین کچھ چون و چرا نہ کرین۔

امیر سے جنگ کرکے ہمکو کیا ملجائیگا۔کیا یہ ممکن ہے کہ ہم اُسکو تخت سے اُتار دین اور اُسکے ملک کی حکمرانی یا ہمارے خلاف نہو کیا ہم سنہ ۱۸۳۸ع کی حکمت عملی اسطور پر اختیار کر سکتے ہین کہ اُس زمانہ کے ایسے نتائج بغالب پیدا نہون۔اگر ہمکو

شیر علی کے کابل سے نکال دینے مین کامیابی ہوئی تو ہم کس شخص کو اُسکی جگہ قائم کرسکتے ہین - اور کیونکر ہمکو اِس بات کا یقین ہوسکتا ہے کہ جس پُتلے کو ہم بٹھائینگے وہ قائم رہ سکیگا ہان اگر ملک پر قبضہ کرلین تو اُسکی اور بات ہے - اور اگر اِسطرح قبضہ بھی کرلیا جائے تو آخر وہ قبضہ کب تک رہیگا -

مجکو اِس بات مین کوئی شک نہین ہے کہ ہم لوگ افغانستان کے ویرانون اور گھاٹیون کو اُنکے محافظون سے بالکل پاک کرسکتے ہین اور جسوقت ہماری فوج مناسب طور سے اُنکے مقابلہ مین کھڑی کی جائیگی تو افغانون کی کوئی فوج ہمارے سامنے نہ ٹھہر سکیگی - لیکن ملک بالکل پہاڑی ہے اور وہ پہاڑ زیادہ تر ہموار ہے اور جو مسطح میدان جابجا اُسمین واقع ہین وہ بالکل دشوار گزار ہین - یہان جو بہادر آدمی اپنے بچانے کو کھڑے ہونگے اُنکو اپنی حفاظت کا بڑا موقع ہے - اور جسوقت ہم ایسے ایسے مقامون پر ریل پیل کر پہونچ جائینگے تو ہم اُنپر اپنا قبضہ قائم نہ رکھ سکینگے -

ایسے ملک پر حملہ کرنے کے مصارف بہت کثیر ہین اور اِس کارروائی کے انجام کرنے کے وسائل دوسرے مقام سے جمع ہونا ضرور ہین - جس ملک پر امیر کا قبضہ ہے وہ نہ روپیہ اور نہ باربرداری کا سامان مہیا کرسکتا ہے حتّٰی کہ فوج حملہ آور کے لیے رسد بھی بمقدار کافی بہم نہین پہونچ سکتی ہے اِس بات کا حکم لگانا کہ یہ لڑائی کب تک رہیگی محال ہے اور اِسی مابین مین اُسکا انصرام کرتے کرتے ہندوستان کے خزانے بالکل تباہ ہوجائینگے -

صفحہ ۱۳

امیر شیر علی کے خلاف موجودہ حکمت عملی کے برتاؤ کرنے مین مین نے جو مخالفانہ صدا بلند کی ہے تو مندرجہ بالا ملکی اور فوجی خیالات کے سبب سے بلند کی ہے - کیا اخلاقی امور کے اعتبار سے بھی اِس قسم کی جنگ نامناسب نہین ہے کیا افغانون کو اِس بات کا منصب نہین حاصل ہے کہ ہمارے جبراً سفارت بھیجنے مین وہ مزاحم ہون اور اپنے دل مین یہ خیال کرتے ہون کہ بسا اوقات اِس قسم کی سفارتون کا کیا نتیجہ ہوا ہے اور ۱۸۳۲ء مین برنس صاحب کی سفارت کا درحقیقت کیا نتیجہ ہوا تھا -

مین نے لوگون کو یہ حجت قائم کرتے سُنا ہے کہ کسی قوم کو اسطور سے اپنے علیحدہ رکھنے کا اختیار نہین حاصل ہے اور نہ اِس بات کا کہ وہ اپنے ہمسایون سے آمد و رفت رکھنے سے انکار کرے - مہذب اقوام مین اگر یہ عذر معقول سمجھا جائے تو کوئی تعجب نہین ہے لیکن میری عقل ناقص مین اُسوقت ایسے عذر کی شنوائی نہین ہوسکتی جب ایک فریق تو مہذب گورنمنٹ کا ہو اور دوسرا فریق وحشی لوگون کا ہو -

اسمین شک نہین کہ امیر شیر علی نے جس طریقہ سے ہماری سفارت مین مزاحمت کی اُس سے ہمکو بہت رنج پہونچا علی الخصوص اِس امر سے کہ اُسکے میر آخور نے علی مسجد مین نیول چیمبرلین کو دھمکی دی کہ اگر تم واپس نہ چلے جاؤگے تو تمکو گولی ماردی جائیگی - لیکن اِس امر کے لحاظ سے ہمکو امیر کی جانب سے بہت ترش ہونا چاہیے - مجکو اِس بات مین کوئی شبہہ نہین ہے کہ اگر ہم اُس سے اِس بات کا وعدہ کرین کہ سفارت ہماری دارالسلطنت مین جبراً نہ مقرر کی جائیگی تو ہم معقول طور پر جس طرح کی معافی کے طلبگار ہون اُسطرح کی معافی وہ مانگیگا - مین یہ حجت قائم کرتا ہون کہ بہت سی صورتون مین جو بتائی جاسکتی ہین

امیر کے بارے مین ہماری حکمت عملی کا ابتدا مین جو برتاو ہوا اُسمین ہم لوگ بر سر غلط تھے اور اسواسطے اسکے معذرت قبول کرنا ہمکو حد سے زیادہ اغماض نہ کرنا چاہیے - مین باصرار اس بات کو بیان کرتا ہون کہ اگر ہم اس سے صلح کرین تو اسمین ہماری کوئی ہتک عزت متصور نہین ہے - اور اگر ہم نے جبراً اپنی حکمت عملی کا اُسکے خلاف نفاذ چاہا تو اسمین بڑی بڑی دقتین اور اُس سے بھی زیادہ خرابیان دھری ہوئی ہین -

پچھلی تار برقیان جو ہندوستان سے آئی ہین اُنکا یہ مضمون ہے کہ اُس امر کے لحاظ سے جسکو حفظ ما تقدم کہا گیا ہے تین فوجی گروہ ایک قطع مین ایک تھل مین دریاے خرم پر اور تیسرا بطور فوج محفوظ کے ملتان مین تعینات کیا جائیگا - مین تو کہونگا کہ حفظ ما تقدم نہین بلکہ اپنے پاؤن مین آپ کلھاڑی مارنا ہے - جن باتون کی خوشی سے ہم نے اپنے کو ان پیچیدگیون اور دقتون مین پھنسایا ہے وہی قریب قریب یقینی طور پر اُنسے بھی زیادہ قطعی حرکتون سے ہمکو مبتلا کرینگی خیریت اسی مین ہے کہ انگلستان کے لوگون نے جلدی مزاحمت کی -

مقام اسٹون ہوس واقع سینٹ پیٹرس آئل آف تھینٹ
مورخہ ۲۷ - ستمبر

آپ کا دوست صادق
لارنس

یہہ چٹھی کیا تھی کہ گویا تمام ملک کے لوگون کے لیے اس بات کی منادی تھی کہ اپنی اپنی راے اس بارے مین ظاہر کرین - جس صبح کو یہہ چٹھی شائع ہوئی اُس روز کپتان ایسٹوک نے اپنے دوست سے کہا کہ "تمنے تو بھڑون کا چھتہ چھیڑ دیا" - اسکا نتیجہ بہت ہی جلد ظاہر ہوا وہ اظہار ایک تو اسطور سے ہوا کہ پالیسٹ فارم کے مقررون کی اسپیچون گمنام اور تہدیدی چٹھیون اور اخبارات وزراکے قریب قریب وحشیانہ مضامین کے ذریعہ سے لعنت ملامت کی بوچھار ہوئی اور پھر اُن ہمدردی کی چٹھیون سے بھی وہ نتیجہ کچھ کم نہین ظاہر ہوا جو ہر ایک طبقہ کے اہل الراے نے بکثرت لکھنا شروع کین اور اُن مضامین کے ذریعہ جو مذکورۂ بالا چٹھیون کی تائید مین بے لوث اور آزادہ مزاج اخبارات مین شائع ہوے اور پھر بیشمار چٹھیان اخبار ٹیمس مین اُن لوگون نے چھپوائین جو ہمیشہ انصاف کو پالیٹکس اور اخلاق کو مصلحت پر مقدم جانتے رہے جیسے لارڈ ڈشٹنگشڈ سری لارڈ گرے اور سر چارلس ٹریولیین - بدقسمتی سے اُس زمانہ مین نامی اخبارات کا زور جابرانہ حکمت عملی کی جانب تھا لیکن جیسا کہ عموماً آغاز معاملات مین ہوا کرتا ہے اُنھون نے اپنے صفحات آزادی اور انصاف کے ساتھ اُن متخاصمین کی حجت کے لیے خالی کردیے جو فریقین مین سر برآوردہ تھے اور لارڈ لارنس لارڈ گرے سر جان ایڈاپی سر چارلس ٹریولیین سے ایک طرف اور سر جیمس اسٹفن سر ہنری رولنسن

اور جنرل ہیگلی سنے دوسری جانب جو چٹھیان چھپوائین وہ بعد کو علیحدہ علیحدہ جلدون مین مشتہر ہوئین -

لارڈ لارنس نے کل پانچ چٹھیان لکھی تھین انکی دوسری چٹھی بظاہر مسٹر جیمس اسٹفن کی ایک چٹھی کے جواب مین تھی - شاید یہ چٹھی بہ نسبت اسکے زیادہ طویل ہوگئی ہے جسکو خود راقم اپنے ہاتھون اور آنکھون کے استعمال کرنے کی حالت مین لکھتا - لیکن افغانون کے جھگڑے کے حالات اس کمال کے ساتھ چھانٹ ڈالے گئے ہین اور وہ چٹھی ایسی جامع و مانع اور ایسے طرز عبارت سے ہے کہ مین اسکو تمام و کمال محول کرتا ہون کیونکہ مین مجبور ہون کہ بہت سی چٹھیون مین سے جو سب کی سب نگاہداشت کے قابل ہین صرف معدودے چند منتخب کرون - وہ چٹھی یہ ہے -

صاحب من - سنۂ ماضی مین کے اخبار ٹیمس مین مسٹر جیمس اسٹفن کی ایک عالمانہ چٹھی شائع ہوئی ہے جسکے جواب کی ظاہرا بہت جلد ضرورت ہے الا اس صورت مین اگر ہماری خواہش یہ ہو کہ فی الحال جو کارروائی امیر افغانستان کے خلاف کی جاتی ہے یا چاہیے اسی بات کو یون کہیے کہ جو لڑائی اُس ملک مین قائم ہونے کو ہے وہ جائز رکھی جائے اور اُن لوگون کی طرف سے جو ایسی جنگ کے خلاف ہین کوئی قصد اسکے روکنے کا نہ کیا جائے -

اُس چٹھی مین سات سوال کیے گئے ہین جنمین سے اول چار سوال بڑے مشکل ہین لیکن ظاہرا راقم کی خواہش یہ معلوم ہوتی ہے کہ انکا جواب نہ دیا جائے - پہلا سوال جسکی نسبت مسٹر جیمس اسٹفن کا بیان ہے کہ اسکی بحث کا پورا سامان عوام الناس کو بہم نہین ہے یہ ہے کہ "چند سال سے امیر کے ساتھ جو برتاو ہوتا ہے آیا وہ واجبی ہے یا نہین" اب اگر یہ سوال مذکورۂ بالا عذر کے سبب سے ایک غیر معین زمانہ تک ملتوی رکھا جائیگا تو میری عقل ناقص مین امیر شیر علی کے ساتھ بڑی بے انصافی ہوگی - ہم واجبی طور سے یہ تجویز نہین کرسکتے کہ آیا سفارت کے قبول نہ کرنے مین اُسنے جا یا بیجا کیا ہے جب تک ہم اُن وجوہات کو قرار واقعی وقعت نہ دینگے جو ایسا نہ کرنے کے عذر مین پیش کیجاتی ہین گو ہم لوگون کو اطلاع کامل حاصل نہو لیکن مین باصرار یہ کہتا ہون کہ اس بات کی تجویز کا کثرت سے ثبوت موجود ہے کہ آیا اسکی یہ کارروائی بادی النظر مین جائز تھی - اگر ہم یہ تجویز کرتے ہین کہ جو کارروائی اُسنے اختیار کی اسکی وہ معقول وجہ رکھتا تھا تو میرے نزدیک انصاف اسی کا مقتضی ہے کہ جب تک ہمارے پاس وہ سامان مہیا نہوئے جس سے ملک اسکی کارروائی پر قطعی فیصلہ صادر کرسکتا ہو اسوقت تک اسکے خلاف جنگ کرنے کی تجویز کو ملتوی رکھنا چاہیے -

پھر دوسرا سوال ہم سے یہ کیا جاتا ہے کہ "آیا امیر نے برٹش ایجنٹ کی کامل توہین کی یا نہین" - اور بیان کیا گیا ہے کہ اس امر پر بحث کرنے کی حاجت نہین ہے لیکن اسمین شک نہین کہ جو اصول سوال اول مین موثر ہے وہی اس دوسرے سوال مین بھی علی التساوی موثر ہے - جسوقت مسٹر جیمس اسٹفن نے اپنی چٹھی لکھی تو تمام انگلستان مین یہ عقیدہ پھیل گیا کہ امیر نے سفارت کے ایک افسر کی کامل توہین کی اور قریب قریب ایک عالم

ص ۶۳۹

اُسکو باور کرلیا امیر کے خلاف جس جرم پر اشتہار جنگ دیا گیا تھا چونکہ اِسکی اصل وجہ یہی تھی تو بیشک انصاف اِسی بات کا مقتضی ہے کہ اسکے بارے مین جو بیان کیا گیا ہے وہ صریح طور سے ثابت کیا جائے مین اِس بات کو تسلیم کرتا ہون کہ مسئلۂ مذکور کی وقعت جاتی رہی اور "اب اُسپر بحث کرنی کی حاجت نہین ہے" کیونکہ اب علی العموم یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اِس قسم کی کوئی توہین نہین ہوئی تھی بلکہ برخلاف اِسکے علی مسجد مین امیر شیر علی کے افسر نے سفارت کا عمدہ طور سے برتاو کیا امیر شیر علی اِس بات کی اجازت نہین دے سکتے تھے کہ سفارت کابل کو روانہ کی جاسکے اور جہان تک ممکن تھا شیر علی نے نہایت اخلاق کے ساتھ برتاو کرکے اُس اجازت کے دینے سے انکار کیا - البتہ یہ امر کہ آیا کابل مین سفارت کے قبول کرنے سے انکار کرنا امیر کے خلاف لڑائی کی ایک وجہ پیدا کرتا ہے یا نہین اب بھی باقی رہا - اسکے بارے مین اب تک مین یقین نہین کرسکتا لیکن میرے ہموطن (جو اپنے اعزاز اور انصاف کے بارے مین نازان ہین) وہی کہینگے کہ اُن حالتون کے جنکا وجود ثابت کیا جاسکتا ہے امیر کو اُسکی اِس کارروائی کی بابت معذور خیال کرنا چاہیے -

"تیسرا سوال بھی اسی طرح الغلط کر دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ "آیا کسی ایشیائی فرمانروا کے معاملہ مین جیسا کہ امیر شیر علی یورپ کی مختلف سلطنتون کے قانون کے مشترک واقعات کسیطور سے موثر ہوسکتے ہین یا نہین" - اگر انٹرنیشنل قانون اِس معاملہ مین موثر نہین ہے تو وہ کون سا قانون یا اصول ہے جسکی روسے ہمارے اور شیر علی کے مابین فیصلہ کرنا ہوگا - کیا ہم آپ اپنے مقدمہ کے منصف قرار دیے جاینگے - کیا ہم اپنے ہی مقاصد کے مطابق فیصلہ کرینگے - کیا انگلش لوگ ایسے سنگین معاملہ مین بھی جواب دینگے -

چوتھا سوال بڑا بھاری ہے - وہ اسطور پر بیان کیا گیا ہے "آیا کسی حالت مین ایک افغانی جنگ سے کچھ فائدہ ہوسکتا ہے" - اور اسکے بعد بیان کیا گیا ہے کہ اسمین تین شقین پیدا ہوتی ہین یعنی یہ کہ "آیا یہ صحیح ہے کہ ہماری موجودہ سرحد بدرجۂ غایت کمزور ہے - آیا یہ صحیح ہے کہ اُسکا اسقدر مضبوط کرلینا جسقدر وہ کمزور ہے پہاڑون پر جنگی مورچے اور پہاڑی جرگون سے دوستانہ تعلقات قائم کرکے ممکن ہے اور آیا یہ صحیح ہے کہ گو سابق مین کیسی ہی حالت کیون نہ رہی ہو لیکن روسیون کی پیشقدمی اور روسیون اور افغانون کے متفق ہوجانے کا احتمال ہمکو اپنی سرحد کی مضبوطی (بشرطیکہ جسکی مضبوطی درکار یا ممکن ہے) لازم آتی ہے" جواب مین میری تو رائے یہ ہے کہ افغانون کی لڑائی مین کچھ حاصل نہین ہوسکتا ہے علی الخصوص اُس صورت مین جب لڑائی کسی ایسی بنیاد پر کی جائے جیسی فی الحال قائم کی گئی ہے -

پھر مین اس بات کو تسلیم نہین کرتا کہ ہماری موجودہ سرحد بدرجۂ غایت کمزور ہے برخلاف اسکے مین اسکو ایک ایسی سرحد سمجھتا ہون جو خلقی طور سے نہایت ہی مستحکم ہے اور وہ ایسی ہے کہ بشرط ضرورت تھوڑے سے خرچ مین اسکا اور بھی استحکام ہوسکتا ہے بمقابلہ اسکے آگے بڑھکر کسی مقام پر اگر جدید سرحد قائم ہوگی تو بیشک اسکے لیے زیادہ صرف درکار ہوگا فوجی آدمیون نے جو بڑے مشاہیر سے ہین میرے خلاف بھی رائین ظاہر کی ہین لیکن اور بھی فوجی آدمی کم معتبر نہین کہ انہوں

مشہور ایسے ہین جنکی رائے اُنسے خلاف ہے میرے نزدیک مشکل معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آنکھ والا آدمی سرحد اور اُسکے
آس پاس کے ملکون کو صرف نقشہ مین دیکھکر (سرحد کے دیکھنے کو جانے دیجیے) یہ نہ کہدے کہ وہ مستحکم جگہ ہے- اس سرحد کے
اندر تمام ملک ایک قدرتی قلعہ کے اندر ہے جہان مشکل سے حملہ کرنے والے کا گذر ہو سکتا ہے- پھر بہ نسبت اس سوال کے
کہ "آیا یہ صحیح ہے کہ پہاڑون پر جنگی مورچے اور پہاڑی جرگون سے دوستانہ تعلقات قائم کرکے اُسکا اُسیقدر مضبوط کرلینا
جسقدر وہ کمزور ہے ممکن ہے" میرا جواب یہ ہے کہ اسوقت جو قصد کیا گیا ہے کہ موجودہ سرحد سے آگے بڑھکر دور تک کے
ویرانون اور درون پر قبضہ کرلیا جائے اس سے سرحد کی مضبوطی نہوگی بلکہ بڑی کمزوری ہوجائیگی- ان مقامون پر
اس امید سے کہ ہماری سرحد زیادہ مستحکم ہوجائے قبضہ کرنے کے لیے وسیع انتظامات کی ضرورت ہوگی اور اسکے ساتھ
اُن تدبیرون کو بھی شامل کرنا پڑیگا جو پیشتر درون کے آس پاس کے جرگون سے راہ و رسم پیدا اور اُنکے مطیع کرنے کی بابت
تجویز کی گئی تھین- ایسی چوکیان جنمین کافی طور سے اتنی فوج تعینات رہسکے کہ ان ویرانون کے سرے اور درہ مقامات پر
قبضہ اور درمیان کی زمینون کی حفاظت رہے بہت بڑی بڑی قائم کرنا پڑینگی- سوا ایک بات یہ بھی ذہن نشین کرنا چاہیے
کہ کوہستان کے درمیانی پہاڑون کی راہ کی گھاٹیان تعداد مین تین یا شاید چار ہی تک محدود کی جاسکتی ہین لیکن
اور گھاٹیان ایسی ہین جنکی راہ مین یا جنکے اوپر سے ہلکے سامان کی فوجین بلا دقت مزید اسطور سے حرکت کرسکتی ہین کہ دشمن
اُنکو دیکھکر ہٹ جائینگے- بہت سی صورتون مین پانی نہ ملنے اور ایسے مورچون کے قائم کرنے کی مشکلات بہت بھاری ہونگی
جہان سے درہ ہمارے اختیار مین رہ سکے اور ہم خود قرب و جوار کے مورچون سے دشمن کی زد پر نہ رہین- مثلاً مین
درہ کوہاٹ کا ذکر کرتا ہون جو صرف دس میل یا اسکے قریب قریب لمبا ہے- اس درہ کے آفریدیون کے مقابلہ مین
سرچارلس نیپیر نے جو سنہ ۱۸۵۰ء مین چڑھائی کی تھی اسکے بعد یہ امر زیر تجویز رہا کہ اُسکو مستحکم کرین اور اپنی فوج سے اُسپر
قبضہ رکھین لیکن جو مشکلات مین نے بیان کی ہین اُنکی وجہ سے یہ خیال فسخ کردیا گیا- علاوہ برین مجھکو اس بات کی بھی
کوئی وجہ نہین پائی جاتی ہے کہ اپنی موجودہ سرحد کو اپنی کارروائیون کا مرکز قرار دیکر اُسوقت جب حملہ ہونے کا اندیشہ ہو
عارضی طور پر سرحد کے باہر چند چوکیون پر اسطور سے قبضہ نہ کرسکین کہ وہان کے ویران مقامات کم و بیش ہمارے اختیار مین
رہین جیسا کہ اسی طرح کی صورتون مین اور ملکون مین اکثر یہی کارروائی کی گئی ہے- میرے نزدیک اسی قسم کا انتظام
قرب و جوار کے فرقون پر چندان گران نہ گذریگا اور اسطور پر امید کی جاسکتی ہے کہ اگر اُنکو کچھ دیا جائیگا اور ہوشیاری سے
بندوبست کیا جائیگا تو وہ فوراً ہم سے اتفاق کرلینگے- مجھکو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ ان مقامات پر انگلش فوج سے
قبضہ کرلینا قرین مصلحت نہوگا اور اسواسطے دیسی سپاہیون سے اُنپر فوج تعینات کرنا پڑیگی- اور جس حالت مین زیادہ
تعداد درکار ہوگی تو ظاہر ہے کہ یہ امر پھر قابل اعتراض ہوجائیگا- اس سے میرا خیال پھر سوال کے آخری جزو یعنی
اس بات کی طرف رجوع ہوتا ہے کہ "پہاڑی جرگون سے خاطر خواہ طور پر تعلقات قائم کیے جائین"- اگر کسی طور سے

ایسا ممکن ہو تو اسکے لیے زمانہ درکار ہے اور وہ بھی ایک امر مشتبہ ہے یعنی یہ کہ گو کیسی ہی ہوشیاری اور عقلمندی سے یہ کارروائی کی جائے لیکن پھر بھی ممکن ہے کہ مشکل کے وقت وہ بات جاتی رہے پس یہ کارروائی ایسی ہے جسپر کوئی ہوشیار شخص بھروسہ نہین کرسکتا ہے حضرت اسمٰعیل کی اُمت کی طرح پہاڑی جرگون کی فطرت مین داخل ہے کہ ہر شخص اپنے ہمسایون کے خلاف اُنسے کارروائی کراسکتا ہے۔ حاصل یہ کہ وہ لوگ مفلس ڈاکو اور دغاباز فرقہ کے ہین جو اُسوقت تک لوٹ مار سے دم نہ لینگے جب تک اُنکو کوئی فائدہ اسمین حاصل ہوتا معلوم ہوگا۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ بہیئت مجموعی یہ جنگجو لوگ تعداد مین ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) ہین لیکن اگر فرض کیا جائے کہ وہ ایک مقام پر اپنی چوتھائی تعداد سے زیادہ جمع نہو سکینگے تو بھی یہ ایک نہایت مشکل بات ہوگی کہ ایک مورچہ پر دو تک ہم اسطور پر قبضہ کرسکین کہ ہمارے عقب مین جو ویران مقامات واقع ہون اُنکی جانب سے یہ لوگ ہمارا محاصرہ نہ کرلین۔

اب اسکے بعد ہم اِس سوال پر آتے ہین کہ ”آیا یہ صحیح ہے کہ اگلے زمانہ مین گو حالت کچھ ہی کیون نہ ہی ہو لیکن روس کی پیشقدمی اور روس افغانستان کے مابین دوستی ہوجانے کے احتمال سے یہ بات نہایت ضروری معلوم ہوگی کہ ہم اپنی سرحد کو مستحکم کرین“۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس بات کو موجودہ سرحد اور آگے بڑھا کر نہین بلکہ اُس سرحد کو جو اسوقت ہم رکھتے ہین مستحکم کرکے انجام کرنا چاہیے۔ مین خوشی سے خیال کرتا ہون کہ اِس بارے مین سر جیمس اِسٹیفن اور مین بعض باتون مین متفق الراے ہون۔ کیونکہ ظاہرا وہ آگے بڑھنے کی صلاح ”صرف اِس شرط پر دیتے ہین کہ سرحدی جرگون سے خاطرخواہ تعلقات قائم کرنے کی کوئی نہ کوئی تدبیر کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اگر وہ مخالف رہے تو ہر ایک چوکی جسپر ہم کسی درہ کے داخلہ پر یا اسکے اُس پار قبضہ کرلینگے تو اسکی حالت نازک رہیگی“۔ پس میری صلاح یہ ہے کہ بہرحال جب تک یہ تعلقات ایک بالکل محفوظ طریقہ سے قائم نہو جائین اُسوقت تک منتظر رہنا چاہیے۔

اب اِسکے بعد سر جیمس اِسٹیفن نے جو اِن دو باتون مین مقابلہ کیا ہے کہ اسوقت وسط ایشیا مین روسیون کی جو حالت ہے وہی حالت آغاز صدی ہذا مین اِنگلش لوگون کی ہندوستان مین تھی مین اُسکی توضیح کا قصد نہ کرونگا۔

گو اِن دونون حالتون مین کیسا ہی تماثل کیون نہ پایا جاتا ہو اسپر بھی دونون کے مابین اختلاف عظیم ہے۔ یعنی اُس زمانہ مین اِنگلستان نے جب ہندوستان مین فتحمندیان حاصل کی تھین تو رعایا علی العموم جنگجو نہین تھی اور ملک کا راستہ صاف تھا اور دشوارگزار نہین تھا اور افغانستان کا ملک ایسا ہے جسمین پہاڑون کے سلسلے تنگ گھاٹیان اور چھوٹے چھوٹے درے واقع ہین جنمین جنگجو فرقے آباد ہین جو باستثناے چند عرصہ سے اپنی خودسری قائم رکھتے آئے ہین جس زمانہ کا سر جیمس اِسٹیفن نے ذکر کیا ہے اُس زمانہ مین ہندوستان کے اکثر مقامات پر ایسے ایسے لوگ تاخت وتاراج کرچکے تھے جو بزمانہ مابعد آپس مین جھگڑنے لگے تھے اور ایک دوسرے کی خرابی مین مشغول تھا ملک کے لوگ اپنے حملہ آورون کے خلاف اکثر بکامیابی برانگیختہ ہوتے تھے اور اسکے بعد اُنھون نے ایک دوسرے پر تلوار اُٹھانا شروع کی تھی۔

ص ۱۴۲

(۹)

ایسی حالتون مین ہندوستان کا فتح کرنا کوئی دشوار امر نہ تھا - اگر روس ہندوستان پر اب حملہ کرنے کا قصد کریگا تو اسوقت اسکی حالت اُسوقت کی نسبت کہین مختلف پائی جائیگی - اُسکو ایک ایسی انگلش فوج کا مقابلہ کرنا پڑیگا جو دنیا کے ہرایک حصہ مین اپنے استقلال اور ثابت قدمی کے واسطے مشہور ہے اوراُسکی پشتی پروہ ہندوستانی فوج ہوگی جو ہرایک قسم کی تعلیم یافتہ فوج سے جو اُسکے مقابلہ مین لاکر کھڑی کی جائیگی اگر افضل نہوگی تو اُسکے برابر ضرور ہوگی -
مین اُس مشکل کا کوئی بیان نہین کرتا ہون جو اِس قسم کی ضرورت کے لیے روپیہ کی طرف سے روسیون کو پڑیگی -
مین اپنے دل کا حال تو یہ بیان کرتا ہون کہ مجکو اُس نتیجہ مین کوئی شبہہ نہین معلوم ہوتا جو ایسی حالتون مین اِس قسم کی لڑائی سے پیدا ہوگا -

لیکن اگر ہم افغانستان پر بڑھتے ہین تو سب کے پہلے ہمکو وہ حکومت شکست کرنا ہوگی جو بالفعل وہان موجود اور جسکی جگہ اور حکومت کا قائم کرنا ہمارے لیے غیر ممکن ہوگا - جو گورنمنٹ اِسوقت قائم ہے گو اُسمین کیسے ہی عیوب کیون نہ پائے جاتے ہون مگر وہ وہان کی رعایا کے لیے ناموزون نہین ہے اور وہ اِس حکومت سے راضی بھی ہے - اسکے بعد ہمکو ایک ایسے ملک پر قبضہ رکھنا پڑیگا جسکے باشندے خونخوار اور بدظن ہونگے اور سردار لوگ اِس بات کے خواہشمند ہونگے کہ وہ ہماری اطاعت چھوڑکر کسی ایسے حملہ آور کے شریک ہوجائین جو اُنکی کامیابی کی امیدون کو قائم رکھ سکتا ہو -

مین وسط ایشیا کے معاملات کو دم بھر کے لیے بھی لاپروائی کی نگاہ سے نہین دیکھ سکتا اور افغانستان کے معاملات کو تو اور بھی اسطور سے نہین دیکھ سکتا - برخلاف اسکے مین اِن معاملات کو بڑے تردد سے دیکھتا ہون اور یہ مین ہمیشہ کرتا آیا ہون - لیکن مجکو اچھی طرح سے یقین ہے کہ افغانون سے جنگ کرکے ہم اپنی حالت کو درست نہ کرسکینگے - مجکو یقین ہے کہ شاید جسوقت کچھ اختیار نہ باقی رہیگا اُسوقت ہمکو معلوم ہوجائیگا کہ افغانستان کی طرف بڑھنے سے ہماری حالت اور بھی کمزور ہوگئی علی الخصوص اُس امر سے جسکا مین پیشتر خیال کرچکا ہون یعنی یہ کہ اُس سے ہم وہان مقیم ہونے کے جھگڑے مین پھنس جائینگے - ایک وقائع نگار تو چپ چاپ یہ خیال کرتا ہے کہ کابل غزنی قندھار اور ہرات پر قبضہ کرلیا جائے - دوسرا نامہ نگار جو اِسپر راضی نہین ہے وہ یہ صلاح دیتا ہے کہ اور بھی آگے بڑھکر اُس کل ملک پر جسکے شمال مین پامیر اور جنوب مین ہلمند ہے قبضہ کرلیا جائے - اور جب عین وقت آئیگا تو ایک تیسرا وقائع نگار اِس بات پر اصرار کریگا کہ دریاے جیحون سے اُترکر روسیون کو وسط ایشیا سے نکال دیا جائے اور ان کارروائیون کیلیے خود اسکے نزدیک موجہ وجہین پائی جاتی ہین - ظاہرا سرجیمس اِسٹیفن اِس بات پر قانع ہین کہ ہندوستان سے کابل کو جو تنگ راستے گئے ہین اُنپر قبضہ کرلیا جائے - لیکن جن لوگون کی صلاح آگے بڑھنے کی ہے اُنمین سے اِس حد اپنی خواہشات کو بہت کم لوگ محدود رکھینگے اور میرے نزدیک اصل بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان درون پر حملہ کرنے کیلیے

ص ۳۴۶

غالباً اور آگے کی گھاٹیون تک بھی بڑھنے کی ضرورت ہوگی -

مجکو اسقدر فرصت نہین ہے جو اس مسئلہ کی بحث لکھون کہ وسط ایشیا مین روس کی کیا حالت ہے بذات خاص میری یہ راے نہین ہے کہ جس حالت مین اسوقت وہ ہین وہ اُنکے اور آگے بڑھنے کی مقتضی ہوگی روس کے لیے بگمان غالب دریاے جیحون کی سیدھ سے ایک ایسی سرحد ہے جو اسکی من مانی ہے - مین نہین خیال کرتا کہ جس ملک پر فی الحال اُسکا قبضہ ہے اُسکی مضبوطی وہ اور آگے بڑھنے کے ذریعہ سے چاہیگا - اگر اُسنے اپنا قبضہ افغانستان تک بڑھایا تو گمان غالب افغان لوگ اُسی طرح اُسکے مخالف ہو جاوینگے جس طرح ہمارے قبضہ کر لینے سے وہ ہمارے مخالف ہو جاوینگے -

مین یقین نہین کرتا کہ فی الحال روس نے امیر شیر علی سے جو تعلقات پیدا کیے ہین وہ محض تجارتی ہین - اسمین شک نہین کہ ہمنے جو سلطان روم سے دوستی پیدا کی ہمنے جزیرہ سائپرس پر جو قبضہ کیا اور ہمنے تمام عالم سے جو یہ کہا کہ سرحد آرمینیا پر ہم روس کا راستہ روکینگے تو اس سے ہمنے روسیون کو رنج پہونچانے کے متعلق بہت سی باتین کین - اب وہ افغانستان کی طرف ہماو اشتعال دلا دلا کر اسکی کسر نکال رہے ہین - اور بیشک یہ باتین ہمنے بعض بعض یورپ کے اخبارون مین دیکھی ہین - لیکن اصل بحث تو اس بات کی ہے کہ آیا ہم خاص اپنی سرحد پر قبضہ قائم رکھکے یا افغانستان کی طرف بڑھکے اور گورنمنٹ افغان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنی حالت درست کرینگے یا اُسکے برخلاف اُسکو اور بدتر کر دینگے - مین اس آخری راے کا قائل ہون -

بیان کیا گیا ہے کہ جن صورتون مین انگلستان کی عزت اور اُسکے اہم مقاصد سر دکار ہے اُن صورتون سے نہ تو ہمارے ہموطنون کی خونریزی اور نہ مصارف کثیر کا لحاظ کرنا لازم ہے اور مصارف کا لحاظ تو اور بھی نہ کرنا چاہیے - مین تسلیم کرتا ہون کہ بعض صورتون مین یہ بات صحیح ہو سکتی ہے لیکن وہ صورت یہ نہین ہے اسواسطے مین یہ راے قائم کرتا ہون کہ یہ انگلستان کی عزت کی بات نہین ہے کہ ہم افغانون سے اسواسطے لڑنے جائین کہ وہ ہماری سفارت کو قبول نہین کرتے - اور یہ کہ اس قسم کی لڑائی آئین جانداری اور انصاف کے خلاف ہے -

مین نے اس قسم کی لڑائی کے اخراجات کے بارے مین کچھ نہین بیان کیا ہے ہم سے کہا گیا ہے کہ انگلستان اُسکا ایک بڑا حصہ عطا کریگا لیکن اس بارے مین ہمکو ظاہر الیقین نہین ہے - گذشتہ حالات کو خیال کر کے یہ بات قرین قیاس ہونے سے بھی کچھ بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ انگلستان ان مصارف کا حصہ ادا کریگا کیونکہ حکمت عملی ہند ایسی کارروائی کی مقتضی ہے - علاوہ برین گو وہ اس لڑائی کے زائد اخراجات کے دینے پر راضی ہو جائے لیکن غالباً قبضہ افغانستان کے اخراجات کا کامل حصہ ادا کرنے مین پہلوتہی کریگا اور پیشین گوئی کوئی شخص نہین کر سکتا کہ کب تک یہ قبضہ رہیگا - لیکن دونون ملکون کے درمیان تقسیم اخراجات کے متعلق گو کچھ ہی فیصلہ کیون نہ ہو مگر موجودہ حالت مین اس قسم کی لڑائی کے واسطے کوئی رقم کثیر صرف کرنا میرے نزدیک بڑے افسوس کی بات ہے - ہندوستان اپنے خرچہ کا

بار اُٹھانے کے قابل نہین ہے اور انگلستان کسی طرح سے ایسی حالت مین نہین ہے جو اس خرچ کو ادا کرے۔

آخر مین ہمکو ایک اور بات جو پہلے بیان کرنے کو قریب قریب باقی رہ گئی تھی یہ بیان کرنا چاہیے کہ جن وجہون سے امیر شیر علی کو ہم سے بدظن ہونے کی ترغیب ہوئی ہے وہ بہت سے ایسے لوگون کے نزدیک جو گورنمنٹ ہند کی کارروائیون کو دو برس سے دیکھتے آئے ہین واجبی ہین۔ ۱۹۔ ماہ حال کے اخبار ڈیلی نیوز مین ایک چٹھی "انگلشمین" کے دستخط سے چھپی ہے۔ اس چٹھی مین مختصر طور پر وہ اسباب بیان کیے گئے ہین جنکی وجہ سے راقم مضمون کے نزدیک امیر نے ہماری جانب اپنے وہ خیالات پیدا کیے ہین جو ظاہر کیے گئے۔ وہ وجوہات یہ ہین۔ قطع پر قبضہ کرنا۔ امیر پر اس بات کا دباو ڈالنا کہ وہ افغانستان کے مختلف مقامات مین انگلش افسرون کو قبول کرین۔ مہاراجہ کشمیر کو بیشمار جنگی ہتھیار ان ہدایتون کے ساتھ دینا کہ وہ اُن درون پر جو چترال کو گئے ہین قبضہ کرنے کی غرض سے سپاہ کو آگے بڑھائین۔ ہندوستان سے کابل کو جنگی سامان وغیرہ لے جانے کی ممانعت اور تحریرات مطابع ہند مین امیر کی نسبت سخت سخت الفاظ کا استعمال ہونا۔ اس امر کے متعلق مین نے پارسال جون کے مہینہ مین بڑے شد و مد کے ساتھ ہوس آف لارڈس کو مطلع کیا تھا لیکن اُسکا کچھ نتیجہ نہ پیدا ہوا۔ اُسکے ساتھ مین نے گورنمنٹ کو یہ بھی باصرار لکھا تھا کہ جو خط و کتابت مسٹر پیلی نے امیر کے ایجنٹ سے بمقام پشاور جو ملاقات کی تھی اُسکے متعلقہ کاغذات کی نقل ملک کے لوگون کو دینا جائز ہے۔ مین نے سُنا ہے کہ بعد کو بعض ممبران ہوس آف کامنس کے تقاضا سے شدید سے اُنکے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن جہان تک مین دریافت کر سکتا ہون اب تک وہ وعدہ پورا نہین کیا گیا۔ اگر ہمکو اُن تمام واقعات کے لیے جو اُن معاملات کے متعلق ہین اُسوقت تک انتظار کرنا پڑیگا جب تک گورنمنٹ اپنی خوشی سے وہ کاغذات شایع کرے تو شاید اُسوقت تک ہم کابل پر حملہ کرکے امیر کی گورنمنٹ ہی تباہ کر دینگے اور اُسوقت ہم سے کہا جائیگا کہ اب حالات متنازعہ کے جانچنے کا وقت باقی نہین رہا۔ چنانچہ اخبار ٹیمس کے ایک ممتاز مضمون مین کچھ دن ہوے کہ ہم سے یہ بیان کیا گیا تھا کہ موجودہ حالت کابل کے متعلق ۱۲ ستمبر کے قبل کسی تفصیل اور تشریح کے طلب کرنے کی حاجت نہین ہے اور یہ وہ دن تھا جبکہ ہماری سفارت علی مسجد سے پلٹا دی گئی تھی۔ اور ان سب باتون کے بعد مین سوچ سمجھکر اس امر سے اعتراف کرتا ہون کہ پیشتر گورنمنٹ ہند کو افغانون کے بارے مین جس دوستانہ حکمت علی کے برتنے کا لحاظ رہا اُس سے نہایت ہی عمدہ نتیجہ پیدا ہوا چنانچہ جنرل سر جان ایڈی کی جو چٹھی ۱۸۔ ماہ حال کے اخبار ٹیمس مین چھپی ہے اُس سے یہ بات خوب ہی ظاہر ہوتی ہے۔ اُس زمانہ مین ہم دیکھتے ہین کہ امیر اور روس کے مابین کبھی سازشین نہین ہوئین امیر کی طرف سے ہمارے بارے مین پرخلش کلمات کے اظہار کی کبھی افواہین نہین اُڑین اور کبھی ایسی خبرین سُننے مین نہین آئین کہ بمقابلہ کفار عزم جہاد کیا گیا۔

ص ۶۴۵

مقام اسٹونن ہوس واقع سینٹ پیٹرس آیل آف تھینیٹ

مورخہ ۱۹- اکتوبر

آپ کا دوست صادق

لارنس

اُنکے مابعد کی چٹھیون مین بھی چند فقرات نگاہداشت کے قابل ہین-

۲۴- اکتوبر-

جہان تک تعلقات خارجہ کو دخل ہے وہان تک ہم اپنے امکان بھر اس بات مین کوئی کوشش اُٹھا نہ رکھینگے کہ افغانون کو ہماری طرف رہنے کی ترغیب دی جائے لیکن صرف وہین تک جس حد تک تعلقات خارجہ کو دخل ہے- میرے نزدیک یہ امر مناسب نہین ہے کہ ہم لوگ افغانون سے اُنکی حفاظت کرنے اور اُنکی طرف سے لڑنے کا اقرار کرلین- یہ برسون سے اُنکی خواہش چلی آتی ہے لیکن اُسکے خلاف یہ دلیل موجود ہے کہ اگر ہم نے اسطرح کا عہدنامہ کیا تو ہم پابند ہوجائینگے کہ اُنکو اُنکے ہمسایون پر حملہ کرنے سے باز رکھین اور جب اُنپر اسطرح سے اُنکے ہمسایہ والے حملے کرین تو اُس سے ہم ناراض ہون اور اس قسم کی شکایتون کا حقیقت حال دریافت کرنا ہمکو سخت مشکل ہو جائیگا- اس صورت مین ہمیشہ اپنے کو ایک ایسی حالت مین پائینگے جو کسی فریق کو خوش نہ کرسکیگی اور ایسے ایسے امور کے لیے بھی ہم اُنکی تائید کرنے پر پابند ہوجائینگے جنمین اُنہین کا قصور ہوگا-

۳۰- اکتوبر-

سب سے زیادہ ضروری مسئلہ یہ ہے کہ امیر نے ہماری سفارت کے قبول کرنے سے جو انکار کیا تو اُنکا یہ انکار جائز یا بہر حال ایسا ہوسکتا ہے کہ اُنکا عذر قبول کرلیا جائے- اگر ایسا ہے (اور مین یقین کرتا ہون کہ ہے) تو میرے نزدیک امیر اور اُنکے ملک کے خلاف جنگی کارروائیون کو اُسوقت تک ملتوی رہنا ہے جب تک یہ صاف صاف ظاہر نہو جائے کہ جس جواز کا عذر پیش کیا جاتا ہے وہ کوئی مضبوط بنیاد نہین رکھتا ہے- اگر ہم امیر کے خلاف اشتہار جنگ دیتے ہین تو ہر طرح سے قرین قیاس ہے کہ ہم اُسوقت کے پیشتر اسکو برباد کرکے یا ملک سے نکال کر اُسکی حکومت تہ و بالا کردینگے جب ہمکو معلوم بھی نہونے پائیگا کہ وہ ہمارے ہاتھون سے اس بات کا مستحق ہے- اور اگر کبھی آخر مین یہ ظاہر ہوا کہ جو طریقہ ہم نے اختیار کیا تھا اُسکی بابت قابل الزام ہین تھے تو اُسوقت ہم کو معلوم ہوگا کہ ہم نے ایک بڑی بھاری غلطی کی ہے جسکی اصلاح اب ممکن نہین ہے-

اور اب اسکے بعد جو اُنکی پچھلی چٹھی یا بلکہ یہ کہیے کہ اُنکے سب سے پچھلے الفاظ جو بیان کیے جاتے ہین اُن مین کل معاملات کا مجملاً ایک بار اور ذکر کیا گیا ہے-

مین نے کوشش کی ہے کہ موجودہ شمالی مغربی سرحد کے متعلق جہان تک ممکن ہو فوجی خیالات ملکی خیالات سے جدا رکھون- لیکن اس مسئلہ کی متعلقہ دلیلین باہم اگر ایسی اُلجھی ہوئی ہین کہ پورے طور سے اس کام کا انجام دشوار ہے- مجکو معلوم ہے کہ مین نے اپنی خواہش سے زیادہ دونون کو ملا دیا ہے- ایک سب سے بھاری اعتراض یعنی شاید جس سے بڑھکر

اور اعتراض نہو سکتا ہو "درستی سرحد" (جسکے معنی مین یہ سمجھتا ہون کہ ملک افغانستان کے ایک اور حصہ پر قبضہ کر لیا جائے اور وہ ہمارے مقبوضات مین شامل کر لیا جائے) کے بارے مین وہ ہے جو ملکی اور اخلاقی وجوہات پر ہے - زمانہ حال کے کپتان اعظم نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جنگ کے بارے مین بھی اخلاقی رائین بمقابلہ جنگی رایون کے سہ چند قیمتی ہین - اب قطع نظر اس بات کے کہ ایسا تسلیم کیا جائے فقط ملکی اور اخلاقی خیالات نہایت ہی وقیع ہین - جون جون زمانہ گذرتا جاتا ہے جنگ کے زمانہ کی خرابیان بیشتر ہی سے نیست و نابود ہو جاتی ہین لیکن ظالمانہ کارروائیون پر طبیعتون مین جو غصہ پیدا ہوتا ہے وہ موقوف نہین ہوتا بلکہ نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا جاتا ہے - افغان ایک دلاور جفاکش اور خودسر قوم ہے جس ملک مین وہ آباد ہے وہ بہت ہی مستحکم اور دشوار گذار ہے اور جا بجا چھوٹی لڑائیون کے حق مین بہت موزون ہے - جب تک کامیابی کی امید ہے اسوقت تک یہ لوگ مخالفت سے کبھی باز نہ آینگے اور اگر زیر بھی ہو جاینگے تو انمین وہ گھرکے پن کی عادت کوٹ کوٹ کر بھری ہے کہ جسوقت موقع پاینگے اپنے وہی ہتکنڈے پھر شروع کر دینگے - اگر ہم افغانستان مین (خواہ سردارون کے مظہرہ قصورات پر سزایا کی تنبیہ خواہ درستی سرحد کے لیے) داخل ہوے تو بہ یقین جہان تک انسے ممکن ہوگا ہماری مخالفت کرینگے - ہم انکو دوستون کی حیثیت مین چاہتے ہین دشمنون کی حیثیت مین نہین چاہتے ہین - اس آخری حیثیت سے وہ بدرجہ غایت ہمارے لیے مضر ہین - گو ہمارے کہر و شان کے کیسا ہی خلاف کیون نہ گذرے مگر ہمکو دو پیچھے ہٹنے کا خیال کر کے اس بات کی کوشش کرنا چاہیے کہ زیادہ عقلمندی کی حکمت عملی اختیار کرین - ہم نے انسے ایک عہدنامہ کیا ہم نے عہد کیا کہ انکے ملک کا پاس کرینگے اور اگرچہ ہمکو انکے بچانے اور انکی طرف سے لڑنے کا عہدنامہ نہین کرنا تھا لیکن ہم نے انکی دلجمعی کر دی تھی کہ ہم انکی آزادی کا بڑا خیال رکھین گے اور انپر ضرر پہونچانے کا اگر کوئی قصد کیا جائیگا تو اس قصد پر بڑی سختی کی نگاہ سے دیکھینگے - میرے نزدیک دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کی بنیاد سب سے بہتر ہی ہے - یا بہرحال اس قسم کی کارروائی سے ہمکو پشیمانی کا تو کھٹکا نہ رہیگا -

اب مین مالی حالت کے متعلق اس مسئلہ کو دیکھتا ہون - اسکو مسٹر فاسٹ نے خوب بیان کیا ہے - حملہ کرنے اور اس سے بھی تجاوز کر کے افغانستان پر قبضہ رکھنے مین بڑے مصارف ہین - کینہ کشی اور جنگ کے صلاح کارون نے چالاکی سے ان سب باتون کو چھوڑ دیا - ۴۲-۱۸۳۸ء کی جنگ افغانستان مین ہزار روپیہ خرچ ہوا تھا اور جو لڑائی اب آنے والی ہے اسمین اور بھی زیادہ صرف ہوگا - ہم نے اب تک اس بارے مین کچھ نہین سنا کہ یہ خرچہ کس کے ذمہ عائد ہوگا میری قطعی رائے تو یہ ہے کہ انگلستان اسکو نہ برداشت کریگا اور ہندوستانیون کی یہ کیفیت ہے کہ انپر میرے نزدیک اسیوقت سرکاری ٹکسون کا اسقدر بار ہے جو انکے اٹھائے نہین اٹھتا ہے - یہ لوگ زیادہ تر سیدھی سادی وضع سے رہتے اور ایک مختصر خرچ مین زندگی بسر کرتے ہین لیکن ایک حد ایسی ہے جس سے تجاوز کر کے وہ بھی اپنی پرورش نہین کر سکتے ہین ملک پر جو ٹکس کا بار ہے اسکو بہ نسبت دولتمند نہین اٹھاتے ہین اور اسوجہ سے لوگون کی حالت اور بھی خراب ہو جاتی ہے

چند سال سے خشک سالی اور قحط سے بعض بعض حصون مین انتہا سے مرتبہ کی مصیبت پڑی ہے اور ہزارہا بیچارہ لوگ اتنا بھی نہین پیدا کرسکتے ہین جس سے شام تک کسی طرح سے انکا پیٹ بھرجائے - ایسی حالت مین ٹکس بڑھانا ضرور لڑائیگا ہے کہ جمہور خلائق قریب قریب برانگیختہ کردی جائے - آیا یہ وقت ایسا ہے کہ لاکھون کروڑ روپیہ ایک ایسی لڑائی مین خرچ کردیا جائے جسکا کوئی معقول بہانہ تک نہین مل سکتا ہے - اور جسکی شہادت پیش کرنے مین ہم لوگون کو شرم معلوم ہوتی ہے -

مقام اسٹون ہوس واقع پینٹ پیٹرسن ایل آف تھینیٹ

مورخہ ۱۸ - نومبر

آپکا دوست صادق

لارنس

لارڈ لارنس نے اس بات پر اکتفا نہین کی کہ صرف چٹھیان لکھتے اور اپنے دوستون سے اس بارے مین خانگی اور ملکی طور پر مشورے کرتے - وہ اس بات کو دریافت کرکے کہ جن کاغذات کی نسبت بعض سرایع الاعتقاد لوگ تصور کرتے تھے کہ انسے ہماری کارروائی کسیقدر جائز ہوگی انکو اب تک گورنمنٹ نے شایع نہین کیا فوجی تیاریان ہورہی ہین اور لارڈ لٹن اس بات پر آمادہ ہین کہ ان تیاریون کے ہونے کے پیشتر ہی لڑائی شروع کردین وہ ایک کمیٹی کے چیرمین ہوئے جسمین ہرطرح کے اہل الرائے شامل تھے علی الخصوص وہ لوگ جو ہندوستانی تجربہ اور ناموری مین سب سے سربرآوردہ تھے اسکا خاص مقصد یہ تھا کہ گورنمنٹ پر دباؤ ڈالکر جنگی کارروائیان اسوقت تک ملتوی رکھی جائین جب تک اس بارے مین انگلستان سے صریح حکم پہونچ نہ جائے اور وہ کاغذات پیش نہ ہوجائین اور امیر کو عذرخواہی اور جوابدہی کا ایک مرتبہ اور موقع نہ ملجائے - لارڈ لارنس خیال کرتے تھے کہ اگر سوا انصاف کے اور کچھ بات نہ کی جاتی تو جوابدہی اور عذرخواہی بالکل نامسموع نہوتی -

۹ - نومبر کو لارڈ بیکنسفیلڈ نے اپنے مخالفین اور اسیطرح اپنے شہر کا موئدین کو "مینشن ہوس" مین یہ بات مشہور کرکے متحیر کردیا کہ وہ قریب الوقوع جنگ اس بات کے واسطے نہین اختیار کی گئی ہے کہ امیر نے جور وسیون کی سفارت قبول اور انگلش سفارت نامنظور کی اسکی بابت سزا دی جائے بلکہ وہ درستی حد یعنی بقول انکے اس بات کیلیے اختیار کی گئی تھی کہ ایک مفید وش سرحد کے بدلے ایک حکیمانہ سرحد مقرر کی جائے - نام تو انہین کا تھا لیکن مین یقین کرتا ہون کہ یہ منصوبہ جنرل کولی کا تھا - اس بہادر سپاہی نے جسکی رائے افغانی سرحد کے بارے مین لارڈ لٹن کے نزدیک بیش لارنسون کے برابر تھی کسی نہ کسی طور سے ایک آدمی سے بھی زیادہ اختیار والے حاکم کے ضمیر روشن یا اس ضمیر پر بھی جو تھوڑی دیر کے لیے مکدر ہوگیا تھا اپنا اثر پیدا کردیا تھا اور اس اعلی حاکم کے زور پر اسے صاف صاف جابرانہ مقاصد کے لیے اشتہار جنگ دے دیا گیا -

ص ۶۴۸

مصنوعی برخلاف قدرتی سرحد [illegible]

اُسی مہینہ مین سولھوین تاریخ لارڈ لارنس نے بحیثیت چیرمین (صدر انجمن) افغان کمیٹی لارڈ بیکنسفیلڈ سے تحریراً یہ استدعا کی کہ جہانتک جلد ممکن ہوسکے ایک ڈپوٹیشن (چند آدمیون کا گروہ جو کسی خاص مقصد کے لیے اعلیٰ حاکم کے پاس اصالتاً استدعا کرنے جاوے) قبول کرین لارڈ بیکنسفیلڈ نے ملاقات سے صاف انکار کرکے جواب دیا کہ "لارڈ لارنس اور اُنکے احباب نے اپنے خیالات شرح و بسط کے ساتھ فی الحال ظاہر کرکے ملک پر جو مہربانی کی ہے اُس سے اب ڈپوٹیشن کا قبول کرنا کچھ ضرور نہین رہا اور کاغذات جو طلب کیے گئے ہین جسوقت وہ پیش ہونگے تو لارڈ لٹن کی وائسرائی کے کچھ پیشتر زمانہ کے بھی پائے جاوینگے"۔ لارڈ لارنس کے لیے جواب مین اِس بات کے کہنے کی کچھ حاجت نہین تھی کہ "گورنمنٹ افغانستان اور میرے درمیان ایسا کوئی معاملہ پیشتر نہین ہوا ہے جسکی نسبت میری یہ خواہش نہو کہ وہ اس حد سے اُس حد تک تمام عالم مین مشتہر کیا جائے"۔

آغاز دسمبر سے پارلیمنٹ نے اِس مسئلہ پر غور کرنے کے واسطے اجلاس کیا لیکن اب وقت گذر چکا تھا۔ جو نتیجہ تھا وہ پیشتر ہی ظاہر ہوگیا تھا۔ ہم افغانستان پر حملہ کرچکے تھے اور بقول لارڈ لارنس تمام مزاحمت فرو کرکے اُس امیر کو جسنے لارڈ میئو کے مرنے پر دلاویز چٹھی لکھی تھی اُسکے ملک سے نکال چکے تھے کہ وہ مصیبت اور جلاوطنی مین مرجائے۔ لارڈ لارنس کی بیحد واقفیت اور اختیار لارڈ نارتھ بروک کا تجربہ جو ابھی حال ہی مین اصل موقع واردات پر حاصل کیا گیا تھا لارڈ ہیلی فاکس کی سرکاری وقعت اور مرتبہ لارڈ گرے کی آزادہ مزاجی اور لارڈ ڈربی اور لارڈ کارنارون کی حکیمانہ تجویز اور اعلیٰ درجہ کا اخلاق یہ مفت رائگان ہوا۔ اگر وہ لوگ امید بھی کرسکتے کہ جو بیشمار لوگ ہر حالت مین سکھلانے کے مطابق راے دینے پر تُلے ہوے تھے اُنپر بزور دلائل کوئی تحریک کارگر ہوسکیگی تو بھی جو کچھ ہوچکا تھا اب وہ مٹ نہین سکتا تھا۔ عملیات کے اعتبار سے زیادہ سے زیادہ وہ اسیقدر کرسکتے تھے کہ گورنمنٹ سے اس بات کے واسطے اصرار کرتے کہ جہانتک جلد اور جسقدر واجبی طور سے ممکن ہوتا لڑائی کو ختم کردیا جاتا۔

ص ۱۴۹

وہ خاتمہ بالکل ایک طور کا اور خاتمہ بہت جلد وقوع مین آیا۔ ہم نے شیر علی کی گورنمنٹ (اور افغانستان مین اُس سے بڑھکر مضبوط گورنمنٹ قائم نہین ہوسکتی) کو شکست کرکے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کردیا تھا۔ ہم نے اُسکے بدنصیب ملک کے لیے خانہ جنگیون کا ایک نیا سلسلہ تیار کردیا تھا۔ اور ہمارے پلٹ آسکنے کے پیشتر یہ ضرور تھا کہ خواہ عمدگی خواہ حفاظت کے لحاظ سے ہماری نئی حکیمانہ سرحد کے پیچھے اُسکی قائم مقامی کے لیے کسی ایسے شخص کو تلاش کرین یعنی کسی ایسے شخص کو جو ہماری شرطون کو قبول کرلیتا اور جسکے لیے محض اپنے قبول شرائط سے ہمارے چلے آنے ہی ملک پر قوت کے ساتھ حکومت کرنا غیر ممکن تھا بشرطیکہ وہ اپنی جان تک بچانے کا بھی بندوبست کرسکتا۔ یعقوب خان "منحوس الطالع" امیر شیر علی کا ستم رسیدہ بیٹا ہمارے پہلو ہی مین لگ گیا۔

عہدنامہ گنڈمک پر بیشک اُسنے فوراً بلکہ لالچ کے ساتھ دستخط کردیے اور جنگ کے دونون مقاصد یعنی کابل مین دوامی طور پر رزیڈنٹ کا موجود رہنا اور حکیمانہ سرحد پر دوامی قبضہ رہنا حاصل ہوگئے لیکن ظاہر ہے کہ شاید ایک یا دو مہینہ تک یہ مقاصد حاصل رہے۔

جو لوگ اس لڑائی کے بانی مبانی تھے انھون نے اس سہل الوصول فتحیابی پر خوب ہی خوشیان منائین اور جو کچھ نتیجہ حاصل ہوا اُسکے ذریعہ سے لارڈ لارنس کی نسبت ثابت کیا گیا کہ اُنکے خیالات اور نتائج محض غلط اور غلط اتخصص تھے۔ کیا وہ بر سر غلط تھے اور اس عہدنامہ کے بارے مین انھون نے کیا خیال کیا۔ انھون نے کہا تھا کہ مجھکو اندیشہ ہے کہ اسکا انجام سوا اسکے کچھ نہ ہوگا کہ ہمارے حق مین خرابی ہوگی"۔ اور جسوقت انھون نے سُنا کہ عہدنامہ کے شرائط مین سے ایک شرط یہ کی گئی ہے کہ میجر کیونگنری اپنے بدرقہ کے ساتھ کابل مین رہینگے تو انھون نے یہ فریاد بلند کی تھی کہ وہ سب کے سب مارے جائینگے ایک بھی نہ بچیگا۔ اور وہ سب کے سب ہی مارے گئے ایک بھی نہ بچا اور آخر کو کابل مین سفارت کے رہنے اور حکیمانہ سرحد کے قائم ہونے کی راے ہی سے خود وہ لوگ جو اسکے بانی مبانی تھے ہمیشہ کے لیے دست بردار ہوے لیکن ایک اور جنگ ضروری سمجھی گئی ایک اشتہار اس مضمون کا ضروری سمجھا گیا کہ ہم اُن لوگون کو دار پر کھینچ دینگے جنھون نے اپنے چوکھٹے کی اور اپنے گھر دن کے بچانے کے واسطے ہم سے جنگ کی تھی۔ کابل مین ایک جاڑے کی فصل کا گذارنا ضروری سمجھا گیا جسکے لیے ایک زیادہ عرصہ تک ہماری فوج مستحکم کمپ مین قید کی گئی۔ سوا اسکے ایک آخری لڑائی ضروری سمجھی گئی جسمین شاید پہلے ہی مرتبہ برٹش تاریخ کے اعتبار سے ایک بڑی بھاری انگلش فوج کو کھلے میدان مین ان محض افغانون نے شکست دی ہوگی اور شکست دینے کے بعد اُنکو بھگا دیا ہوگا۔ اور جسوقت جنرل رابرٹ کی مشہور چڑھائی اور فتحیابی کے بعد ہم یہ شیخی بگھارنے کے قابل ہوے کہ ہم نے اپنی بدنامی یکقلم مٹا ڈالی تو ہم لوگون کے نزدیک ایک اور شخص کو تلاش کرکے اُسکا بادشاہ بنانا ضروری سمجھا گیا اور ہم نے سمندر مین جال ڈال ایک روسی پنشنخوار کو شکار کیا اور اُسکو براہ راست روسیون کی پیشقدمی روکنے کے لیے تخت پر بٹھایا۔ اور اسکے بعد جس گورنمنٹ نے اپنے ہورٹون کے متردکہ خطا کو (کچھ اُنکے قصور سے نہین) ورثہ مین پایا اُسنے ہمارے گناہ اور ذلت سے چشم پوشی کرکے جو کچھ کیا اُسوقت کے حالات کے اعتبار سے بہت اچھا کیا۔ اور اب ہم اطمینان کے ساتھ یہ خیال کرتے ہین کہ ہم سے دو کرور روپیہ اور ہزارہا جانین اور یکے بعد دیگرے ہر ایک وائسراے کے سنجیدہ اقوال اور عہدنامون کے صلح اقرارات ایک "حکیمانہ سرحد" کی تلاش مین جو آب بالکل معدوم ہوگئی اور کوئی شخص بغیر لعنت ملامت کیے ہوے اُسکا نام نہین لیتا یہ سب باتین رائگان کردی گئین۔ اور ہم نے ہندوستان کی جانب روسیون کی چڑھائی ایک دن کے لیے بھی موقوف نہ کی۔

جسوقت امیر شیرعلی کے نام لارڈ لٹن کا نادرشاہی فرمان پہونچا تو اُسنے یہ سنجیدہ فریاد کی تھی کہ "تمھارا

جو کچھ چاہے کرلو مگر اسکا انصاف خدا کے ہاتھ ہے"- اور یہ وہ لفظین ہین جنکو یاد کرکے لارڈ لٹن کو بھی اپنی مقصودہ
کارروائی کرتے وقت خدا یاد آگیا ہوگا- مسٹر ہان کہ جو مصنف تاریخ افغانستان اپنی مجموعہ راے ظاہر کرنے مین
لکھتا ہے کہ "اول جنگ افغانستان اصولاً اور فعلاً ایک ناجائز غضب تھا اور اُسپر پیشتر ہی سے خدا کا قہر نازل تھا-
ابتدا مین ہمکو جو کامیابیان حاصل ہوئی تھین وہ ایک جزو اُسی قہر کی تھین- اُنسے ہمارے دلون مین یہ فاسد عقیدہ
جم گیا کہ ہمارا مطلب حاصل ہو گیا اور ہمکو اُنھون نے ایک تباہی کے دریا مین ڈال دیا جنگ افغانستان کو خیال کرکے
اس بڑے بھاری سبق کو حاصل کرنا چاہیے کہ منتقم حقیقی ضرور انتقام لیتا ہے- کیا ہم لوگ اقل درجہ وہ اشخاص جو
اب تک ایک قادر مطلق اور ایک خدا کے قائل ہین وہی بات حرف بحرف دوم جنگ افغانستان کی نسبت
نہین کہ سکتے ہین- راستبازی قوم کو عزت دیتی ہے مگر گناہ ہر متنفس پر وبال ڈالتا ہے"-

لیکن لارڈ لارنس کی قسمت مین نہین لکھا تھا کہ قبیح ترین انجام کے بارے مین اُنھون نے جو پیشین گوئیان
کی تھین اُنکو دیکھکر انتہا درجہ کا صدمہ برداشت کرتے یا اُس ناجائز حکمت عملی کو اُلٹتے ہوئے دیکھکر اطمینان کلی
حاصل کرتے- اور وہ جانشین وزرا جو اسیطرح کی ناجائز تحریکون سے ویسی ہی ناجائز لڑائیان ایشیا اور افریقہ مین
شروع کرنے کو تیار ہوا تھا اُس عام ملامت کے طوفان مین بالکل بہ گیا جو ان تمام باتون کی طرف ملک کے ایک سِرے
خیال کرنے سے اُٹھا تھا- سال آیندہ کے موسم گرما تک تو وہ لوگ لارڈ لارنس کے ساتھ رہے جنھون نے اُنکے
بارے مین قبل طور سے اندیشہ کرنا شروع کیا تھا- اُنھون نے اپنے دوست کپتان ایشٹوک سے اکثر بیان کیا کہ
اُنکے نزدیک اب اُنکی زندگی کے دن محدود رہ گئے تھے اور اُن لوگون مین سے جنھون نے اُنکی حالت بہت کچھ
دیکھی تھی بعض لوگون کا خیال ہے کہ اگر اُنکے قوا کو اس خیال سے ایک مرتبہ اور تحریک نہو گئی ہوتی کہ ابھی وقت ہے
وہ دنیا کا ایک کام کرسکتے تھے تو وہ بالکل خاموشی کے ساتھ آرام کی زندگی بسر کرنے لگتے- شاید ایک مرتبہ اور
(جیسا کہ مین نے جسارت کرکے قیاس کیا ہے کہ اُنکی ابتدائی عمر سے ایک مرتبہ جب وہ قریب مرگ تھے گذرا تھا
اُسی طرح) یہ خیال گذرا ہو کہ "مرنے سے پیشتر کوئی اور بھی بھاری کام کرلینا چاہیے"-

بہرحال جسوقت سے اُنھون نے یہ سنا تھا کہ میجر کیوگنری کی سفارت واپس کردی گئی ہے اُسوقت سے ظاہرا
اُن مین ایک تازہ جوش پیدا ہو گیا تھا اور اُنھون نے جوانمردی کے ساتھ قصد کیا تھا کہ اگر اچانک جنگ افغانستان
رُک گئی تو وہ اس خرابی کے دور کرنے مین کوشش کرینگے-

موسم برسات اور آغاز موسم سرما مین لارڈ لارنس برابر اپنی پرانی منتظر قوت کو ایسے کامون مین صرف کرتے
جنکو اُنھون نے خود اپنے لیے اختیار کیا تھا- بارہا وہ باہر کھانا کھاتے تھے اپنے اکثر احباب سے ملاقاتین کرتے تھے اور
میرے لیے یہ بڑی خوش نصیبی کی بات تھی کہ اُن ایام مین بڑی بڑی دیر تک اُنسے باتین کرتا رہا- ایک مرتبہ

سرسری طور پر وہ اڈنبرا کی سیر کر آئے اور ایک دوسرے مرتبہ کسی کام سے منچسٹر کو گئے۔ دونون مرتبہ اُنکی ہر وقت کی وفادار رفیقہ ہمراہ رہی جسنے اپنی آنکھون سے اُنکو شاذ و نادر ہی اوجھل ہونے دیا اور کبھی علی الاتصال ایک دو گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک تنہا نہین چھوڑا سوا اسکے ایک مرتبہ کے جب تمغہ کراؤن آف انڈیا خاص حضور ملکہ معظمہ کے دست مبارک سے پانے کے لیے ونڈزر مین اُسکی طلبی ہوئی تھی۔ ماہ مئی مین لارڈ لارنس ایک ایسے موقع پر موجود تھے جس سے اُنکو اور اُنکے کل خاندان کو دلی خوشی حاصل ہوئی اور یہ بیوجہ نہ تھی کیونکہ یہ موقع وہ تھا جب اُنکے فرزند ثانی ہنری آرنالڈ کی شادی کانسٹینس ڈیویز کے ساتھ ہوئی تھی۔ برات کے کھانے کے وقت اُنھون نے ایک اسپیچ کہی تھی اور کسی شخص کو اُسوقت یہ نہین معلوم ہوا تھا کہ اُنکی ساعت قریب آ پہونچی۔

آغاز جون مین ایک مرتبہ شدت کی بارش مین اُنھون نے باہر نکلنے کا قصد کیا اور اسمین اُنکو سردی ہو گئی جس سے اُنکے جسم کے ضعیف اعضا پر بڑا اثر ہوا کسیقدر افاقہ ہونے پر اُنھون نے ۱۹۔ تاریخ کے اجلاس لارڈس مین جانے پر اصرار کیا تاکہ ہندوستان کے بجٹ کی بحث مین شریک ہوتے۔ اُنکا بڑا بیٹا جو حسب معمول ایسے موقعون پر اُنکے ساتھ رہتا تھا اتفاق سے کسی اور کام مین تھا اور اُنکے ساتھ جانے کے لیے دوسرے آدمی کے بہم پہنچنے مین دقت ہوئی۔ اُنھون نے کہا "کپتان اینسلوک کا بلانا کچھ ضرور نہین ہے کیونکہ چاہیے جو کچھ ہو وہ ضرور آئینگے"۔۔ جب کپتان اینسلوک کو خبر ہوئی تو اُنھون نے کہا کہ "اُنکی اسپیچ ایسی ہے جسکو مین ہزار پونڈ سے زیادہ قیمتی سمجھتا ہون"۔ لارڈ لارنس ہوس کو گئے لیکن کام بالکل نہ کر سکے۔ اُنھون نے اپنی اسپیچ معمول سے بھی کہین زیادہ محنت کر کے تیار کی تھی۔ اور دراصل آپ یہ ہے کہ اُنکو انتہا سے مرتبہ کی محنت پڑی ہوگی۔ لیکن اُنکی آواز قریب قریب سنائی نہین پڑی اور بہت سی باتین جنکو وہ بیان کرنا چاہتے تھے بیان نہ کر سکے جنکا اُنکو نہایت قلق ہوا۔ باینہمہ وہ روئی کے محصول کے موقوف ہونے کی مخالفت کر سکے جسکو وہ خیال کرتے تھے کہ اس زمانہ مین اُسکے معاف کرنے کی کوئی ضرورت نہین تھی اور نہین سوا اسکے انگلش کاریگرون کے ہندوستانی کاریگرون کا کوئی فائدہ نہین تھا۔ اُنھون نے لیسنس ٹکس کی بھی مخالفت کی کہ وہ غریب غربا کے لیے ایک بلا سے بے درمان ہوگا۔ جب بڑی دیر کو وہ مکان کو واپس آئے تو بہت ہی تھکے ماندے تھے اُنکو کل مباحثہ کے سُننے کا اسقدر اشتیاق تھا کہ اُنھون نے طعام ڈنر کھانے کے واسطے ہوس آف لارڈس کو نہین چھوڑا اور جب ڈنر کا وقت گذر گیا تو ایک ہینسم کیب پر سوار ہو کر رات کی ہوا مین بالکل سردی کھاتے ہوئے واپس آئے اور دن کو کئی گھنٹہ تک عین تمازت آفتاب مین رہ چکے تھے۔ اس مرتبہ ہوس آف لارڈس کو اُنکا جانا آخری تھا۔

مِس گاسٹر لکھتی ہین کہ "دوسرے روز چہل قدمی کرتے وقت اُنھون نے مجھ سے کہا کہ مین ایسا خستہ ہون کہ مجھسے قدم نہین اُٹھایا جاتا" اور فی الواقع اُنکی یہی کیفیت تھی۔ مین نے اُنکی خستگی اور پیاس کا خیال کر کے (مین پڑھا

پیشتر ہی بیان کرچکا ہون اب اصل موقع پر پورے طور سے پھر اُسکے بیان کرنے مین عذرخواہی کی ضرورت نہین ہے) اور بحسن اتفاق ایک دوکان عمدہ عمدہ میوون سے آراستہ پاکر مین نے تجویز کیا کہ ہم لوگ اندر جائین اور وہان سے کچھ اسٹرابری (ایک ولایتی پھل) خرید لائین ہمکو ایک ٹوکرا نہایت نفیس اسٹرابری کا دکھلایا گیا لیکن افسوس کہ اُسکی قیمت حد سے زیادہ تھی کیونکہ اسکی فصل قریب الاختتام تھی - اُنھون نے کہا کہ ایسے کام کے لیے مین اپنے اوپر دو شلنگ صرف کرون - یہ تو مین نے کبھی عمر بھر نہین کیا ہے آخر کو ہم لوگ چلے گئے اور اُسکو خرید نہین کیا" اُسی روز سہ پہر کو اُنھون نے کپتان اِلِیٹ ڈوک کے ساتھ سپاہیون کی یتیم لڑکیون کے خیراتخانہ واقع ہیمپ اسٹڈ کو جانے کا قصد کیا یہ وہ مکان ہے جسکا اُنکو ہمیشہ خیال رہا - یہ سالانہ جلسہ کی تقریب تھی - ڈیوک آف کیمبرج اُسکی صدارت کرنے والے تھے اور ڈچز انعام تقسیم کرنے کو تھین - اِس تقریب کے ختم ہونے کے بعد اُنھون نے ڈچز کے واسطے شکریہ کا ووٹ تجویز کیا اور ڈچز اور ڈیوک سے دوستانہ طور پر باتین ہوئین - مجکو بیان کرنا چاہیے کہ اُنھون نے ایک لڑکی کے حال پر جسکی مان فی الحال مری تھی بڑی توجہ کی - مرتے وقت جب اُس سے پوچھا گیا تھا کہ وہ اپنے بچون کو کسکی خبرگیری مین سپرد کریگی تو اُسنے جواب دیا کہ میرے کوئی نہین ہے لیکن اگر لارڈ لارنس کو یہ معلوم ہوتا کہ میری "لارنس اسائلم" مین پرورش ہوتی ہے تو مجکو یقین ہے کہ وہ میرے بچون کو بھوکون مرنے دینگے یہ بات اُسکے بھائی نے جو ایک درزی تھا لارڈ لارنس کو لکھ بھیجی اور اُس عورت کا جو کچھ اعتقاد تھا اُس سے زیادہ اُسکے ساتھ سلوک ہوا کیونکہ موجودہ زمانہ کے لیے اُسکی پرورش کا خرچ دینے کے سوا اُسوقت تک اُنھون نے دم نہین لیا جبتک اُسکے بچے گھر بار والے نہین ہوگئے - بیچارے درزی کے شکریہ کی چٹھی جسمین لارڈ لارنس کے بقاے عمر کی دعا کی گئی تھی مین اُسوقت پہونچی جب اُسکے محسن کی روح قفس تن سے پرواز کرچکی تھی -

دوسرے دن اتوار کو قریب قریب ناشتہ کے بعد ہی وہ سو رہے (جو اُنکا کبھی کا معمول نہ تھا) اور گرجا گھر نہ جاسکے - اُنکی زوجہ اُنکے ساتھ مکان پر ٹھہری رہین اور اگرچہ اُنکو اُسوقت اِس بات کا مطلق خیال نہین تھا کہ کسقدر جلد موت کی لڑائی لڑی اور فتح کی جائیگی مگر اتفاق سے اُنھون نے "موت پر فتح حاصل کرنے" کے بارے مین رابرٹسن کا ایک گیت پڑھا جس سے بظاہر اُنکو کمال حیرت ہوئی - سہ پہر کے وقت اُنکی طبیعت بشاش ہوگئی اُنکے مکان مین اہالیان خاندان جو کثرت سے جمع تھے اُنسے باتین کین اور حسب معمول اپنے دوستون کی ملاقات کی -

دوشنبہ کو اُنکی طبیعت اور بھی بحال رہی اور اپنے کاروبار کو دیکھ سکے لیکن منگل کی صبح کو ایک عجیب طرح کی غنودگی اُنپر طاری ہوئی جو پھر اچھی طرح سے ہرگز رفع نہوئی - طعام چاشت کے بعد وہ سو گئے لیکن سہ پہر کو ایک کاروباری جلسہ مین شریک ہونے کے لیے شہر کو جانے کے لیے اصرار کیا - اُنکی غیبت مین لیڈی لارنس نے فرصت پاکر اُنسے چھپا کر ڈاکٹر گڈ سے ملاقات کی اور اُنسے حالات بیان کیے - ڈاکٹر گڈ نے حالات کو سن کر اندیشہ

ص ۶۵۳

ظاہر کیا اور کہا کہ ہم اُنکو دیکھینگے لیکن جب اُنکے واپس آنے پر کپتان رینڈ ٹوک نے ڈاکٹر کی طلبی کے لیے اُنسے اصرار کیا تو اُنھون نے مسکرا کر صرف یہ کہا کہ وہ مین دیکھتا ہون کہ میری بی بی آپ کو اس بات پر آمادہ کر رہی ہین مگر اسکی کچھ حاجت نہین ہے'' - سہ پہر کو وہ اس قابل تھے کہ اپنے بعض احباب سے (جنھین ڈاکٹر ... اُنکے نسبتی بھائی بھی داخل ہین) ملاقات کی - اور ان احباب نے دوسرے روز یعنی منگل کو ہوس آف لارڈس جانے کا بھی بندوبست کیا - اس رات شام سے صبح تک اُنکی زوجہ اُنکے نزدیک بیٹھی ہوئی اُنکے حالات کی نگران رہین کئی مرتبہ اُنکی طبیعت بدمزہ ہوئی اور غنودگی طاری ہوئی -

چہارشنبہ کو صبح کے وقت اُنکی حالت ایسی ضعیف ہوگئی کہ وہ بستر سے اُٹھکر کہین جا نہین سکتے تھے - لیکن ظاہرا اخبارات پڑھوا کر سنتے مین اُنکا دل بہلتا تھا - وہ بات بہت کم کرتے تھے اور اگر کچھ کہتے تھے تو پانی مانگتے تھے غذا کی قسم سے کوئی شے قبول نہین کرتے تھے اور ڈاکٹرون نے اصلاح حالت کے لیے جو قوی سے قوی چیزین استعمال کرائین اُنکا بھی کچھ اثر نہوا -

پنجشنبہ کو صبح کے وقت اُنھون نے یہ پوچھا تھا کہ آج کے اخبارات کی کیا خبر ہے اور سرکاری معاملات کے متعلق یہ پچھلا سوال تھا جو اُنھون نے کسی سے کیا تھا - اسوقت معلوم ہے کہ دن سے اُس دن شب کی رات تک وہ اپنے آخری دشمن سے مقابلہ کرنے مین مصروف رہے جس سے اُنکو کچھ حصول نہین ہوا -

جمعہ کو صبح کے وقت وہ لوگ بھی جو اب تک اُنکے بچنے کی امید کرتے تھے دیکھنے لگے کہ اب خاتمہ کا وقت شروع ہونے لگا ہے - جو معدودے چند ارباب خاندان موجود نہین تھے اُنکے سامنے بلوا لیے گئے - وہ شخص جو کسی زمانہ مین دیو تھا اب بستر پر بے بس پڑا ہوا تھا - آنکھ کھلتی ہی نہ تھی اور ظاہرا کلام کرنے یا کسی شخص کے پہچاننے کی بھی قدرت نہین تھی - اُنکی لیڈی نے چپکے سے کان مین کہا کہ ''مجھے جانتے ہو'' - اسکے جواب مین اسطور سے کہ لوگون نے اچھی طرح سے سماعت کی اُنھون نے کہا کہ ''جان من جب تک نفس واپسین باقی ہے'' - اور جس وقت وہ اپنا آخری بوسہ دینے کے لیے جھکین تو اُنکو معلوم ہوا کہ بس اب اُنکے لب دوست کا یہ آخری ساتھ تھا چنانچہ جو لوگ مریض کے بستر مرگ کے گرد و پیش کھڑے تھے اُنھون نے اس کام کرنے والے دیو کو جس نے کبھی تھکاوٹ کا اظہار کیا ہی نہ تھا اپنے دل سے یہ شکایت کے کلمات آہستہ آہستہ کہتے ہوئے سنے کہ ''مین ایسا تھکا ہوا ہون'' - اور بعد اسکے اُسکی روح اُس مقام کو جہان تھکے ماندون کو آرام ملتا ہے پرواز کر گئی -

بس جان لارنس کی زندگی اور موت کا یہ حال ہے -

ختم شد جلد دوم سوانح عمری لارڈ لارنس مرحوم